

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232138

UNIVERSAL
LIBRARY

الوارثين

محمد

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۸۷	ذکر حضرت ابو الحسن احمد نوری رحم	۱۳۴	ذکر امام محمد جوادی قاضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۸۸	ذکر حضرت خواجہ علوی ممشاد دینوری رحم	۱۳۵	ذکر امام علی ناوسی نقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۹۰	ذکر حضرت خواجہ جنید بغدادی رحم	۱۳۶	ذکر امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۹۳	اختلاف اقوال در تعیین ممشاد دینوری رحم	۱۳۷	ذکر امام محمد بہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۹۵	ذکر حضرت محمد رویم رحم	۱۳۸	باب ۱۴م ذکر امیر ایمن علیہ السلام
۱۹۶	ذکر حضرت ابو علی الزردباری رحم	۱۳۹	ذکر خواجہ ابو ایسیس قرنی رحم
۱۹۷	ذکر حضرت محمد جبریری رحم	۱۴۰	ذکر امام عظیم رحم
۱۹۹	ذکر حضرت ابو اسحاق شامی رحم	۱۴۱	ذکر امام شافعی رحم
۲۰۳	ذکر حضرت ابو عبد اللہ بن خضیف رحم	۱۴۲	ذکر امام احمد حنبل رحم
۲۰۸	ذکر شیخ ابو الحسن بن محمد الاکار رحم	۱۴۳	ذکر جبار پیر
۲۰۹	ذکر شیخ ابو اسحاق ابراہیم بن شہر یار رحم	۱۴۴	ذکر ابوبکر بصیری رحم
۲۱۰	ذکر حضرت ابو اسحاق طے کتابی رحم	۱۴۵	باب چہارم در ذکر بزرگان خانوادہ نامی
۲۱۱	ذکر ابو بکر الشوشی و ذکر محمد طریانی رحم	۱۴۶	ذکر خواجہ عبدالواحد بن زید رحم
۲۱۲	ذکر شیخ ابو العباس القصاب الاملی رحم	۱۴۷	ذکر خواجہ حبیب بھٹی رحم
۲۱۳	ذکر ابو یعقوب الشوشی رحم	۱۴۸	ذکر فضیل بن عیاض رحم
۲۱۳	ذکر ابو یعقوب بہر جوری رحم	۱۴۹	ذکر ابو ایوب انان خواجہ وادین نصیر اللطیف
۲۱۵	ذکر ابو العباس سخاوندی رحم	۱۵۰	ذکر حضرت ابراہیم ادہم رحم
۲۱۶	ذکر شیخ عمور رحم	۱۵۱	ذکر حضرت معروف کرخی رحم
۲۱۷	ذکر حضرت خواجہ ابو احمد حشتی رحم	۱۵۲	ذکر حضرت خواجہ بند لیلۃ المرعشی رحم
۲۱۹	ذکر حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی رحم	۱۵۳	ذکر حضرت شقیق بلخی رحم
۲۲۳	ذکر حضرت خواجہ ابو محمد حشتی رحم	۱۵۴	ذکر خواجہ حاتم بن ہم رحم
۲۲۴	ذکر شیخ ابو القاسم گرگانے رحم	۱۵۵	ذکر احمد بن خضر ویدہ رحم
۲۳۰	ذکر ابو اسماعیل بن ابی منصور محمد نصاری رحم	۱۵۶	ذکر حضرت با زید بسطامی رحم
۲۳۱	ذکر خواجہ بھٹی بن عمار شیبانی رحم	۱۵۷	ذکر حضرت ہبیرۃ البصری رحم
۲۳۲	ذکر شیخ عبداللطیف رحم	۱۵۸	ذکر حضرت سری السقطی رحم

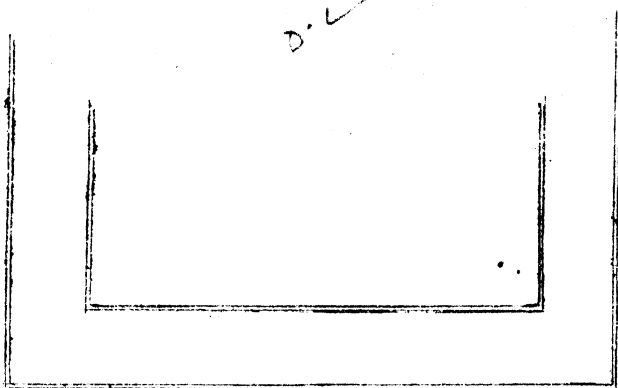
صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۶۶	ذکر شیخ عبدالغفری سے رحم	۲۳۲	ذکر خواجہ ناصر الدین ابویوسف ہشتی رحم
=	ذکر عبدالواحد بن عبدالغفری رحم	۲۳۵	ذکر حضرت شیخ ابو علی فارسی رحم
=	ذکر شیخ ابوالفرح طرطوس سے رحم	۲۳۶	ذکر ابو جعفر حداد رحم
=	ذکر شیخ ابوالحسن ہنکاری رحم	۲۳۸	ذکر شیخ ابوالفضل بن الحسن الرضی رحم
۲۶۷	ذکر حضرت مجتبیٰ جانی شیخ محی الدین	=	ذکر شیخ ابونصر سراج رحم
	عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ	۲۳۹	ذکر شیخ نقان سرخسی رحم
۲۶۸	ذکر شیخ حامد دیاس رحم	=	ذکر شیخ ابوسعید ابوالخیر رحم
۲۶۹	ذکر شیخ نجم الدین کبریٰ رحم	۲۴۲	ذکر شیخ خواجہ قطب الدین مودودی رحم
۲۷۰	ذکر شیخ شہاب الدین بہروردی رحم	۲۴۸	ذکر خواجہ امام بن مودودی ہشتی رحم
۲۷۱	ذکر حضرت خواجہ حسین الدین ہشتی رحم	۲۴۹	ذکر شیخ ابوبکر بن عبدالملطوسی رحم
۲۷۲	ذکر حضرت خواجہ قطب الدین نجفی کراچی	۲۵۰	ذکر حجۃ الاسلام امام محمد غزالی ملطوسی رحم
۲۹۱	ذکر سید میر کلال رحم	=	ذکر شیخ احمد غزالی رحم
۲۹۲	ذکر حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر رحم	۲۵۱	ذکر حاجی شریف زند نے رحم
۲۹۳	ذکر شیخ الاسلام ابو محمد زکریا الہستانی رحم	۲۵۲	ذکر خواجہ ابویوسف ہرانے رحم
۲۹۴	ذکر حضرت شیخ علی احمد صابر رحم	۲۵۳	ذکر خواجہ احمد سیوسی رحم
۳۰۳	ذکر حضرت سلطان نظام الدین اولیاء رحم	۲۵۵	ذکر خواجہ عبدالقادر غجدوانے رحم
۳۰۵	ذکر شیخ شمس الدین ترک پانی پتی رحم	۲۵۶	ذکر خواجہ عارف ریو کر سے رحم
۳۰۹	ذکر حضرت نصیر الدین محمود چراغ دہلی رحم	۲۵۷	ذکر خواجہ محمود ابنیہ فضوی رحم
۳۱۲	ذکر شیخ سراج الدین عثمان رحم	۲۵۸	ذکر خواجہ بطلے رامیتے رحم
۳۱۳	ذکر شیخ سعد الدین حکیم رحم	۲۵۹	ذکر خواجہ بابا سنا سے رحم
=	ذکر شیخ کمال الدین رحم	=	ذکر شیخ ابولخیر عبدالقادر بہروردی رحم
۳۱۴	ذکر سید محمد کیسو دراز رحم	۲۶۰	ذکر مشتار پسر رحم
۳۱۵	ذکر شیخ علاء الدین لاہوری رحم	=	ذکر شیخ روزن سبحان کبیر پسر رحم
=	ذکر شیخ فتح العداود جی رحم	۲۶۱	ذکر شیخ اسمعیل قصیر سے رحم
۳۱۶	ذکر شیخ سراج الدین رحم	=	ذکر خواجہ حضرت عثمان مبارک رحم

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۴۲	ذکر مولانا محمد زاہد رحم	۳۱۶	ذکر شیخ نور الدین رحم
۳۴۳	ذکر حضرت شیخ محمد ابن شیخ عارف رحم	=	ذکر شیخ محمد عیسیٰ رحم
۳۴۶	ذکر مولانا نور ویش محمد رحم	۳۱۸	ذکر شیخ علیہ الدین رحم
۳۴۸	ذکر خواجہ میر گل بند سبزی رحم	=	ذکر سید شمس الدین طاہر رحم
=	ذکر خواجہ محمد صابر رحم	=	ذکر شیخ حسام الدین بانکپوری رحم
=	ذکر مولانا شہیر محمد رحم	۳۱۹	ذکر شیخ بہار الدین جونپوری رحم
=	ذکر شیخ صلوتی رحم	=	ذکر شیخ محمود راجن رحم
۳۴۹	ذکر حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحم	۳۲۰	ذکر شیخ جمال الدین جہنم رحم
۳۵۰	ذکر حضرت مولانا خواجہ علی الکلکی	=	ذکر شیخ حسن محمد رحم
۳۶۱	ذکر حضرت محمد شفیع عبدالاحد الہندہ	۳۲۱	ذکر شیخ محمد رحم
=	محمد دروہم	=	ذکر شیخ شیعہ رحم
۳۶۲	ذکر حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی رحم	۳۲۲	ذکر شیخ حامد شہر رحم
۳۶۳	ذکر شیخ جلال الدین بہانیر سبزی رحم	=	ذکر شیخ حسن طاہر رحم
۳۶۶	ذکر حضرت خواجہ محمد بیٹے باندہ رحم	=	ذکر حضرت خواجہ محمد بہار الدین نقشبند رحم
۳۶۱	ذکر خواجہ محمد عبدالرشید شہور خواجہ کلان	۳۲۳	ذکر خواجہ علاء الدین عطار رحم
۳۶۲	ذکر خواجہ عبدالرحمن ابن خواجہ کلان رحم	=	ذکر خواجہ محمد پارسا رحم
۳۶۳	ذکر خواجہ محمد شیخ رحم	۳۲۶	ذکر خواجہ عماد الدین بغدادی رحم
=	ذکر میر عبدالعزیز ساری رحم	=	ذکر حضرت جلال الدین پانی پتی رحم
=	ذکر حضرت میر ابو العلی کرا باوی رحم	۳۲۸	ذکر شیخ شہبے رحم
۳۶۶	ذکر حضرت شیخ الشاش بخندگی نظام رحم	۳۲۹	ذکر شیخ بہرام شہتہ رحم
۳۶۹	ذکر حضرت شیخ احمد بہزوی مجد الفانی	=	ذکر حضرت مولانا یعقوب چرخمی رحم
۳۸۰	ذکر حضرت شیخ ابوسعید سبزی مجد الفانی	۳۳۱	ذکر شیخ احمد عبدالحق ابدال رحم
۳۹۱	ذکر حضرت خواجہ محمد مصدوم رحم	۳۳۵	ذکر شیخ جمال گوچک رحم
۳۹۴	ذکر شیخ محمد صادق گنگوہی رحم	۳۳۹	ذکر خواجہ عبید اللہ حسدر رحم
۴۰۳	ذکر حضرت شیخ داؤد بن شیخ محمد صادق	۳۴۱	ذکر حضرت محمد شفیع عارف رحم

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۲۵۲	ذکر حضرت میانجی نور محمد بن جانوی ۲	۲۰۸	ذکر محمد تقی بن بند ۲
۲۵۳	ذکر حضرت حاجی امداد الدین تانوی ۲	۲۰۹	ذکر شیخ سید الدین ۲
۲۵۴	ذکر حضرت حافظ ضامن تانوی ۲	۲۰۹	ذکر محمد زبیر ۲
=	ذکر خواجہ نور محمد ۲	=	ذکر حافظ محمد سن
۲۵۶	ذکر خواجہ سلیمان ۲	۲۱۰	ذکر حضرت سید نور محمد برابوری ۲
۲۵۷	ذکر سید صدر الدین راجور ۲	۲۱۱	ذکر حضرت سید ابوالعالی انبیبی ۲
=	ذکر شیخ سارنگ ۲	۲۱۲	ذکر حضرت میران شایہ ہیک ۲
۲۵۸	ذکر شیخ سینار ۲	۲۲۰	ذکر سید محمد سالم ترنڈی
=	ذکر شیخ سعد الدین بہمن خیر آبادی ۲	۲۲۲	ذکر حضرت میرزا جان بابان مظہر شہید
۲۵۹	ذکر میر عبد الواحد بگرامی ۲	۲۲۵	ذکر شاہ قطب الدین ۲
۲۶۰	ذکر میر عبد الجلیل ۲	۲۲۶	ذکر علیہم السلام قاضی اندری ۲
۲۶۱	ذکر سید اولیس ۲	=	ذکر شاہ محمد معین ۲
=	ذکر سید محمد ترنڈی ۲	۲۲۸	ذکر سید محمد عظیم ۲
۲۶۳	ذکر شیخ محمد فضل الہ آبادی ۲	۲۲۹	ذکر شیخ حکیم المدیحان آبادی ۲
=	ذکر سید احمد کاپوری ۲	۲۳۰	ذکر شیخ نظام الدین کاکوری ۲
۲۶۳	ذکر شیخ محمد تیکھے ۲	۲۳۱	ذکر مولانا نور الدین اورنگ آبادی ۲
۲۶۵	ذکر شیخ محمد فاضل ۲	۲۳۲	ذکر حضرت حافظ محمد موسیٰ کپوری ۲
=	ذکر شاہ برکت الدین صاحب البرکات ۲	۲۳۵	ذکر شیخ صاحب الدین آبادی ۲
۲۶۶	ذکر شاہ آل محمد ۲	۲۴۰	ذکر شیخ عیسیٰ ۲
۲۶۷	ذکر شاہ حسنہ ۲	=	ذکر شیخ محمدی اکبر آبادی ۲
۲۶۹	ذکر اچھے صاحب ۲	۲۴۲	ذکر شاہ عضد الدین ۲
۲۶۱	ذکر شہری صاحب ۲	۲۴۸	ذکر شیخ عبد الہادی ۲
=	ذکر سید دوست محمد ۲	۲۵۰	ذکر شیخ عبد الباقی ۲
۲۶۲	ذکر شاہ محمد نادر ۲	۲۵۱	ذکر شاہ رحمن بخش ۲
۲۶۴	ذکر حاجی سید عطاء حسین عظیم آبادی ۲	=	ذکر حضرت حاجی عبدالرحیم ۲

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۵۰۱	ذکر شاه سبغ عبدالرشاه رح	۴۷۵	ذکر حضرت شاه محمد حسین رح
۵۰۲	ذکر شاه حسام الدین رح	۴۷۹	ذکر حضرت شاه محمد بهمنی شاه غلام
۵۰۳	ذکر ملا خوند امام الدین رح	۴۸۱	ذکر حافظ کامکار خان صاحب
۵۰۴	ذکر خلیفه فادر بخش رح	۴۸۲	ذکر حضرت مولوی سید انا علی امروی
۵۰۵	ذکر عبدالرحیم شاه رح	۴۸۵	ذکر مولوی محمد انوار الحق دوگیر صاحب ارکان
۵۰۶	ذکر فقیر شاه رح		مولوی سید امانت علی صاحب
۵۰۷	ذکر حافظ علی حسین شاه رح	۴۸۶	ذکر خلیفہ مولانا سید امانت علی صاحب
۵۰۸	ذکر حضرت مولانا شاه عبدالغنی صاحب	۴۸۸	ذکر حافظ سید عبدالغنی رح
۵۰۹	ذکر مولوی محمد حسن مانو نوی		ذکر محمد حسن ولد مولوی رح
۵۰۶	ذکر مولوی تمنا مراد آبادی		ذکر مولانا احمد حسن مراد آبادی رح
۵۰۸	ذکر حضرت مولوی عبدالرشید صاحب	۴۸۹	ذکر مولوی عبدالغیر امروی رح
۵۰۹	ذکر مولوی ارشاد حسین رامپوری		ذکر سردار صاحب بہادر علی شاہ رح
۵۱۱	ذکر نسیم شاہ		ذکر سید معین الدین رح
۵۱۰	ذکر معظم خان	۴۹۰	ذکر حاجی غلام علی شاہ رح
۵۱۲	ذکر مولوی جمال الدین	۴۹۱	ذکر حمد علی شاہ رح
۵۱۳	ذکر مولانا نیا زا احمد بریلوی		ذکر مولوی امام الدین رح
۵۱۳	ذکر شاه علی محمد		ذکر مولوی عبدالرحمن رح
۵۱۴	ذکر ہودی میان	۴۹۲	ذکر حاجے عبدالرشاد رح
۵۱۵	ذکر اخوند یار محمد	۴۹۳	ذکر شاه صاحب بخش رح
۵۱۶	ذکر حاجے سعادت علی		ذکر فرزندان اخوند فقیر صاحب رح
۵۱۵	ذکر محمد عبدالصمد مشہور رشتہ دار	۴۹۷	ذکر حضرت شاه درگاہی رامپوری رح
۵۱۷	ذکر خلیل احمد خان	۴۹۸	ذکر حضرت شاه ابو سعید دہلوی رح
۵۱۸	ذکر حضرت سید محمد صاحب فانی رح	۴۹۹	ذکر شاه احمد سعید بہا رح
۵۲۲	ذکر شاه بغدادی رح	۵۰۰	ذکر حضرت محمد طہر رح
۵۲۳	ذکر مولوی محمد علی		ذکر حافظ محمد سعید رح

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۵۲۲	ذکر شاه جمال ر م	۵۲۲	ذکر حکیم نور الدین اکبر آبادی ر م
۵۲۲	ذکر شاه بلا تے ر م	۵۲۵	نقلے چند از دوروشان میخیز
۵۲۵	ذکر شیخ شهباز ر م	۵۲۰	ذکر طریقه خلیفہ
۵۲۶	ذکر حضرت شاه علام محمد ر م	۵۲۱	ذکر طریقه رسول شاه ر م
۵۲۶	ذکر شاه علام بولن ر م	=	باب پنجم شیوا می شطاریہ ر م
=	ذکر شاه محمد حسین ر م	۵۳۰	ذکر سلسلہ لکھنویہ بخاریہ
۵۲۹	ذکر شاه چپ ر م	۵۳۲	سلسلہ زاهدیہ
=	ذکر شاه لطف اللہ ر م	=	سلسلہ مصغویہ
۵۵۰	ذکر سلطان قطب الدین ر م	۵۳۳	سلسلہ عمید روشنس
=	ذکر شاه میر محمد ذوب ر م	۵۳۳	سلسلہ قلندر یہ
=	ذکر ظیفہ نظر محمد ر م	۵۳۶	سلسلہ مداریہ
۵۵۱	ذکر خواجہ مصطفیٰ ر م	=	ذکر آن بزرگان کہ در مراد آباد زونند
=	ذکر سید غلام قلندر ر م	=	ذکر محمود بن عالم ر م
=	ذکر سماع	۵۳۰	ذکر شیخ علاء الدین ر م
۵۴۰	دوازده حدیث برجواز سماع	=	ذکر شاه محمد کھل ر م
۵۴۳	اقوال دیگر در بارہ سماع	۵۳۴	ذکر شاه قطب ر م



بسم الله الرحمن الرحيم

حمید و محبت مدیعی شارب بارگاه عظمت پناه آفریدگار است که مدای ائی جاعل فی الاوصی
 خلیفة در جماعت ملا که در او راه اوست و جوهر معارف صفات در گنجینه سینه نوع انسان
 و ولایت نهاد و او کند کار از نارسامی بام اوراک کند ذاتش در بیچ و تاب است و کشتی فهم در دریا
 بیکبار صفاتش غرقه کرد اب نه طرب را و اصل عقول بشری را بر سواصل دریا می جلالتش
 گذری نیست و قوافل اوراک ملکی را در مراحل با دیده عظمتش از خود خبر می فی تشنه گامان
 ساحل سفت کشتی شکسته امواج بحر طلال او نیند و ره روان منزل طریقت که گشته با دیده
 شوق جمال او جل جلاله در عم نواله و صلوات نامحدود و تحیات نامحدود و تسلیت خدیشگاه
 وجود فائض الجود و مقصدای جماعت انبیا پیشوای طائفه اصفیا حضرت رسالت پناه شهنشاه
 شگانه بی مع الله که ذات بابرکات مصدر حسناش بسم همد و یوان ظهور است و تجلی آوازی
 کتابخانه نور اولین نقطه دایره هجره الفکرین یلتقیان بلبه تهاجرنم که لا یغیبون تفسیر آن
 برای کل یوم هونی شان رباعی چون خوست احد جلوه کثرت زنجاب و میری شهنشاه
 کشا و از بهر خطاب + هر شد و کن گفت و عیان شد کثرت + این است حقیقت عمر و در باب +

دور و دو سلام بجمعه صحابه که در خصوصاً خلفا و خلفاء امی خیر شریکاً بعد از آنجا متعین فرمودند امیر المؤمنین ابی بکر صدیق رضی الله تعالی عنه و اشرف الناس شریف توفیق اهل بالنسبه و کتاب
 اشرف المجاہدین عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه و اشرف الخلق بمنزل الاموال فی سبیل الله لقوی
 المستعان امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی الله تعالی عنه و افضل العالم بعد الولایة الکبریٰ و امانت
 الامم و اعلیٰ اسد الله العالم بمیسوب الدین امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم الله وجهه و براتیات
 عشره و بشره و تابعین و تبع تابعین رضوان الله تعالی علیهم اجمعین الی یوم الدین اما بعد میگردد بضمیر
 حقیر که تقریباً تقصیر محمد حسین کترین سترشدان قدوة السالکین زبدة العارفين مولای و مرشدی
 حضرت مولوی سید امانت علی حسینی چشتی صابر می قدوسی خفی که چون ذکر صفات اکابر و مرشد
 انزاع حسناست است و مذاکره حالات بزرگان سبب گوناگون برکات و سالکان این طریق سعادت
 و این روش محمود شهر آرزو و مندان میباشد که بر کیفیت سلسله مروجه و خانوادگی مختلفه و
 افکار و اسرار عارفين و اورد و او کار سالکین طلاع یافته در عالم شوق ریاضات و عبادات
 به پیر وی آنها خوشترین را بسر منزل مقصود رسانند و نفوس خود را استعملی حکمیة نفاق جملیه و محامیر
 جملیه گردانند تا آنکه آثار و جبار مقصوده خانوادگی چشیتیه و قادیه و نقشبندیه در کتب
 مستقیمین و متاخرین متفرق مذکور است تا گریز طالبان را در اتقاط و مطالعه اش از جاهای متخذه
 و مقامات مختلفه از جاز خاطر و میند و حافظه را به نگه داشت این آرب مقاصد و شوارسی
 پیشین آید بنا برین که شهر بخاطر مجتهدی زحمت میکرد که اگر عملی مشتمل بر حالات و مطالب ضروریه
 ترتیب یابد و مشتاقان را از انتشار نظر و وقت تفحص مستغنی گردانید و جمعیت خاطر رساند بود که
 اجزی جزیل بچاره کار این گنهار رسیده آبی بگوشی تمنای این شسته کام نجات چکاند و قطره بر
 روی آرزوی این از خویش رفته باوید تا کامی نشاندند الله که درین روز با ما با و اوار و احوال
 حضرت بزرگان سلسله متبرکه غایب برست آشناسد و ناخن حمت گره کشا بصدد تجرد و تکاپو
 کتب کثیره و این فن شریفی مثل اشرف المجرّب علی بن عثمان طرابلسی هم ذکر کرده الا و کیا شیخ فرید الدین عطار

رحمة الله ورحمة علي بن حسين واعظم برخواجگار حرارم و مکتوبات تطلب
 عالم شيخ عبدالقادر گنگوهری اسماعيل بن صفی الخفنی هم و مقاصد العارفين شاه عضد الدين اردوبی
 چشتی هم و زبدة المقامات و نشانات القدس خواجگار محمد باقر هم برخواجگار نعمان خلیفه شیخ احمد مجدد
 الف ثانی هم و مراتب الاسرار عبدالرحمن علوی الحاشمی هم و سیل العارفين جانی فضل الله دهلوی هم و
 اقتباس الانوار مولوی محمد کرم براسی هم شیخ سونداوی خلیفه شیخ داود گنگوهری هم و جبار
 الاخیار و رساله جمال ائمه اهل بیت و مدارج النبوة شیخ عبدالحق مشد دهلوی هم و قول حیل التا
 شاه ولی الله محدث دهلوی هم و رساله کشف الاسرار در مقامات شیخ ابراهیم مراد آبادی الف محمود
 بن عامر بدوی هم و تذکره حاجی رفیع الدین خان فاروقی مراد آبادی هم و سنابل میر عبدالقادر
 بگرامی هم و رساله مقامات نظریه شاه غلام علی هم و مکتوبات مرزا منظر جانجانان هم و رساله
 مولوی عبدالغنی سلمه الله و له شاه ابوسعید صاحب حتمه الله علیه و رساله مولوی محمد منظر سلمه
 الله و له شاه احمد صاحب حتمه الله علیه فراهم آرد هم و مقاصد ضروریه و مطالب لابدیه تا ایضا
 مفصله الله رتباط کرد هم و نیز بعضی از مسائل متفق علیه صوفیه از صراط استقیم احمد صاحب
 برچیدم و درج این اوراق گردانیدم بر چند اصل مقصود و را قلم ذکر مقاصد او را و او ذکر و خیال
 و افکار و معاملات سلاسل کلمه مذکور به بالابود و فاما از نیکه در کتب مشرعه صدر حالات مشایخ سلسله
 دیگر هم مثل خانوادہ کارونیه و سپهر رویه و فردوسییه و اولسیه و نوریه و خضرویه و شطاریه بخاریه
 و انصاریه و عید رویه و قلندریه و غیر هم قوم یافتیم نه پسندیدم که غرض بصرانان نموده آید از
 پاره ازان هم افزودم و هم ذکر بزرگانیکه در شهر مراد آباد و فون اندنیمیه آن ساختم و بیان حال آن بزرگان
 که آنها را دیده یا حال آنها از شفات شنیده ام تا نوشته نگذشتم و از خانوادہ مولوی طوسیان بدان
 و طیفوریان که ذکر آنها درین کتب مجتبه ندیدم از تسویدش بپلور زودیده خاربه از شرح حال آنها برکنار
 کشیدم و نام این کتاب با میده ظهور برکات و قبول توقع حضرت فاضل الانوار بنماست هم تبرک شد
 زاده خود مولوی نواز الحق سلمه الله تعالی انوار العارفين نهادم از پیشگاه رب العالی امید

آنم که سیر این اوراق در باب شوق را لذتی فرمود آن بخشود صاحب ذوق را از مطلق کتب
 مستغرق برای حصول مقصود مستثنی گرداند ما این نامه سیاه را بتصدق اوراق طبع یافت داریم
 عطا فرموده خانه نجیب ساز و دو خاطر را از هوس نفسانی و خوشه های دنیاوی سپرد و بجمعه
 و الاله الامجاد چون آغاز این ائین بسال کبیر زد و صد شهادت و شش بجزی در عهد دولت سایه
 مرمت یزدانی ظل ائین سبانی عدل گستر رعیت پرور جان جسم جاو و جلال جوان نعت و جوان
 دولت جوان سال جناب **محمد کلب علیخان** بهادر رسنده آرای حکومت ریاست
 مصطفی آبا و حروف را بر حفظ البدن الفاسد و لشکر مردم می خاص ارادتمند باجصاص عار صفت
 طریق خدمت شناسی کشف هشدار حقیقت بهاسی بکیر دان کفر بد و تجرید حضرت مولانا عجله شایسته
 قدس المندسره لغزیز موت انجام پذیرفته و شایه این آرزو از کتم ضمیر بر منصبه قرطاس سلو به ظهور گرفته
 واجب آمد که بسند از شخص کیفیت ابتدای این ریاست تمعال ریب صغحه بیان نموده آید تا بنندگان
 دهند و شنوندگان شناسند که ظهور و مجو افادات عاونه حشمانه از اثر نیت حق طوبیت چندین جا کمر
 مروج سلامت و خلائق را در این معرفت و حق شناسی بسا نیگری این مروج دین بسین در جام
 با آنا اشرع فی المقصود المرام معنی نماید که جناب علی محمد خان بهادر و غفر الله له ابوالبابی این شهر را
 ریاست مداند که مدینه الهمر کمال سطوت و شوکت جمعی غیر از افغانان شجاعت آماند و رعایای ملک
 کبیر سحر و طبع خویش فرموده بوضع او نظرم ملکت و فضل شجاعت میدادند که در جنب همیت و
 مردانگی آن سلی جناب کشتان عهد باز و نمی کشادند همیت فرادان و شستند و علم حلاوت و چار سومی
 افروخته تند باغبان در عهد دولت آن صبر و در جبال و صحاری آوار و گشته رخت بی خانمانی بر دوش
 بر شستند نما لغان بد فرجام کبار فرامی تیغ زمره و قام آن فریدون هشام جام جل بکام کشیدند
 چون چایه حیات تو اب بوضوف لالاقاب سپرد و جناب عبد بهد خان بهادر و جناب ابن بنی المصفا ب
 بسین فرزند آن عظمیان باب بعضیه اتفاقیه که شورش در کتبه های تاریخ مرقوم است بهر گالی چنده
 رانی بگری کابل و قندهار شد هر محبت نگرد و بلرزد و بلبران سرداران قوم با لشکر این عقیده مستند

فاشیه الحاحت جناب ائمه سده السده خان بهادر ولد ثلث آن غفران آب بر و شش کشید و بشال
 امر شریفش آن دالامرتبه را بر صدر ریاست نشاندند و حلقه گبوش فرانش گشتند آن نازاد و بیستم
 بصفات جلیله شجاعت و بهمت و دلش بود که کارهای ریاست بوجه تحسن از انجام داد و سالی چند
 مسند را ماند پس از آن که جناب امیر السده خان بهادر و جناب نواب فیض السده خان بهادر از ولایت
 کابل بازگشتند بمسکرا قبایل نزول فرمودند و تقسام بهایات علی در میان خلاف نواب غفران آب
 و قحش جناب سده السده خان بهادر شد با کاهرا آریسته در عین غفران شباب بحکم قضا و علی اصل
 لیک گفت و جناب فیض السده خان بهادر بر شد و کرامت مرصع عیان دولت شده و ساده
 فرمان فرمایی را بجلوس خود آمانی رود و نق افزودند که اهل لشکر و همه ناعنه کیسه دست بسته که طوطی
 ایشان بر میان طاب بستند و گزشتان وقت بد آنم بخیر و فرمان پذیر می گشته خیال سرتانی از
 سر بدر کردند بر آیه حال این مین غیر الوجو و کمال و روح و تقوی آریسته بود و قامت حالتش در حیات
 شریعت نبوی پر بسته طرح بنامی شهر مصطفی آباد عرف را مسوره نجه ذات فاضل البرکات همان عالمی است
 که در حیات خود و مورث فرموده علماء و فخر آریست فاروان جا دادند و بساط امن و عافیت را آریسته
 نمایان بخشیدند هر گاه آن منفوت و دستگاه را دل از سیرین دار فانی شنید و غمان کسیت غمیت بسبب
 دار البقا برگردانیدند خلف اگر ایشان جناب محمد علیخان بهادر و قدم بسند ریاست گذشت آمانی
 سلطوت و در حجب و برانفانان انداختند که تخم عداوت ایشان در دلها کاشته شد بالاخر همان تخم
 بنمو کشیده این بار آورد که از دست کسان شربت فنا چشیدند و برادر کوچک ایشان جناب امیر
 خان بهادر که پایه سرور و فطرت و شستند بنهایت جگر داری و شجاعت بر صدر ریاست جاگزیدند و
 برتری پایه و نش آن عالمیست در پایه انصاف سنجیده کرده ایشان جمیع گردید چون جناب غلام
 بهادر را شوق زیارت حرمین شیرین بدین کشید جناب احمد علیخان بهادر خلف نواب محمد علیخان
 مقتول بر منصبیست جاگزیدند و اکثر با بیهوشکار بر سر برده و ولایت حیات سپردند چون پسری که
 مرکز او ریاست چند نگذشتند بعد از فوت قضیه ارتحال شان جناب محمد سیدان بهادر خلف ارشد

بنامش عظام محمد بنان بجا و حاجی حرمین یعنی مسوده آرمی دولتگده ریاست و جلال نور افرازی
 بیت اشرفا قبال از دال گشته بسبب کمال زکات و طبع و اصابت را حسن نظامت را بجای
 رسانیدند کاین شهر در امن و عافیت منبسطه مثل اقالیم و مالک گشت بشاطلی دست نظامت حضرت
 مدوح الاوصاف عروس ریاست هر چه کمال شده جلوه آرای بزعم و وفق زریب گردیشان شوکت
 حکومت از کنگی بنویسید و رسال کثیره و دوحده و مقابله یک جرمی کاین کجا که ان از وجود و سر ایچو و
 خالی گشت جناب اب محمد یوسف علیخان بهادر خلف اکبر مر حکومت را بلبوس خود و سر بلند گردانید بسکات
 ایشان ستم صفات کردیم نه فلاق عینه و با حسن فلاق و تسخیر قلب بر باد و تجوی ملازم و رعایا پر دست
 حال ز قفا خرابی کرام و اجده و عظام گشتند احمق اگر پامی این رئیس با دوار در میان نمید و دیگر گاه
 آفتاب نهد در بر می بوج گشتی ز جنات نفوس بد ما نشان و بد عالمی که بر اندیشان شهر دانی شهر
 هر یک بر بار و نیاه میشد صابت ای ز زغیش ز غلط این خطه فرد و نشان همانا کار عجز نمود و عقود
 جده مهات را با ناض فکر صاب خود از کیم شود هنوز از سالها می عمر ایشان مانده ممتد گذشت به کوه و
 جهان بشوق این زمین نشان خوش گشا و ندادند در فرود و مسلی تعالی تعالی در و اند و سل کیم از و
 و دشتا و یک جرمی جسم کیش در زیر خاک آرمید پای سترت بخوا گاه عدم در کشید آنگاه خود دست
 جانی از سر گرفت و شاید ریاست نقاب از رخسار برگرفت کیمی آب نیه سجا باز آمد و عالمی را نشا و آزار
 مسلا از جمله عود و تعالی بد اادی جلوس کل بستان بخنداری نهال با نیک مکاری مزج احکام شرع
 متین احمد حامی بن حسین محمد جناب علی القاب **محمد کلب غلیخان** بهادر و رسید خلف
 اکبر در رشد حضرت مدوح الصفات فرین گردید و صدای تهنیت زناه فلاح عامه خلق و گنبد گردان
 پیچید شناخ آرزوی عالیان بار آورده نهال مراد جهانیان بر و مند گشت تا ز کیمیا جان تازه پیا
 انفسر و گی از دلها سیردن شافت همنرندان که از کساد بازار قدر سنجی پر مرد دل بود و کل کل
 و در باب کمال از اطراف عالم صیت سر ای نوید مرتبه دانی این رئیس عظم شنیده بود سه بر لب سر پر دست
 زود و سار اطراف ملازمی و خواه دست رسید و شرخار کلاف خوش الهامی دستیاب گردید

این نیز سپهر ریاست و کامکاری با زوایا و مراتب شوکت و بختیاری با نور دیده ذهنی و غیر ذمعی
 عین الاغیان کسنت و بیرون زنی و فرزند نیک تر مرقم شده زاده کامکار محمد شتاق علیخان با درخت تبه گوهر
 بر اوج اقبال لایزال تابان با و از بنجا که مدحت این چشمه فیض نیایان حاتم دوران مجال خامه
 و زبان عطار و رحمان نیست لهذا آن بر که رجوع بهل طلب نایم و دست بخریه مقاصد کشایم با بر آید
 که این کتاب مثل ست بر پنج باب **باب اول** در بیان کلمه نغی و اثبات و نظرات و شد و مدد فکر مفهوم
 اهم ذات و بیان اثر نسبت و ولایت و نبوت و سلوک و اخلاقیات و سبب الله سره اله عزیز و عاشق و
 مؤیدات عشق و آثار آن و توحید مطلق و مقید و قرب بخل و فرض و تجلی و عرضت حضرت مجتهد
 و مثال و تمثیل و تاریخ و بروز و حدیث آن الله خلق آدم علی صورته و روح و نفس و اول مرتب
 شیخ و دره که مقبول تصوف صاحب هفت انعام صوفیه و فرق مقام و حال و طوبی و انعام الهام
 و تصوف و لیس موقع در شرط صبح و سند خسته و خانوادها و اسامی رجال الله قطاب غوث دامان و او تار
 و ابدال و اخبار نقباء و مجاد و کتومان و مغروران **باب دوم** در بیان کرمه و کائنات و سید موجودات
 صلی الله علیه و آله و سلم و خلفای شریفین و ائمه اهل بیت مطهرین و دو واژه امام **باب سوم** در بیان
 اسامی صحابه و ائمه و ائمه اربعه و چهار پیرو در ائمه و **باب چهارم** در بیان کرمه و کائنات
 زانوادهای که در سلسله آن بهن فوت سوامی پنج خانواده که در آنها در **باب پنجم** خواهد آمد **باب**
پنجم در بیان بزرگان حسنه زانواده شطاریه و حشویه و بخاریه و عیدریه و قلندریه و مدائنیان که
 که در مرا و اباب و مدغون اند و ذکر سلسله چو گلین و عیدریه از نوشتن از اشعار است لهذا عبارات کتاب
 مذکور بعینه یا خلاصه زانها برشته گاشته ام و عرض نیست و اتفاق این فن نیست که درین کتاب اگر
 خطای و غلطی زفته باشد در صحت و صلاح آن درین نظر نماید بلکه گوشش نماند و اندوست در از غیظان
 و مدعیان بمنزله سهر قشور و حفظ و نگهبانی خود دارند که شمس و روح آمان از زبان مولوی محمد
 که ذکر شریفش خواهد آمد بیا دم آید مشهور و ماند و زهرا کار و حمید و غیره که معتقدند اجسار شریف
باب اول این است که کلمه از انومی چپ کشد و بر انومی رست رساند و کلمه از انومی

هست کشته در ووش است رساند و در آرد نقد کند که ضربات نمشد در یکدم در آید و بکله لاله بند بر
 چهارم برونی ند باشد ضرب اول اشارتست بر نفی خطر شیطان که همواره میان شیطان نفس
 مقابله است و مقام شیطان طرف چپت و ضرب دوم اشارت بر نفی خطر نفسانی و ضرب سوم اشارت
 بر نفی خطر ملکی که گوش است محل فرشته کاتب خیرت و ضرب چهارم اشارت بر اثبات ذات پاک حق
 سبحانه و شسته عبارتی از تعلیظ شدید و عبارت از تعدیل نفس و تحت عبارت از آنکه حمزه نهد را
 از زیر ناف کشته تا فوق و فوق عبارت است که در دماغ رساند و اکثر ائم کرام با وضاع و ضربات برای
 تحقق معنی است چون فتح سبایه و ریشه هندو کوی محمد اسمعیل که با ستر خدای جناب جمید کاشمیر
 بزبان فارسی و ساروده کتابی برآورد و سوم بصر اطه استقیم ساهه مقدمه کتاب که مینویسند ترجمه
 علیها باید دانست که شکر و طریقت و اساس حقیقت و معرفت تحصیل چیست حق است چنانچه
 من کان الله ورسوله احسب الیکه قدامیوا انما تقرحیت از ان و الکن امنوا الله صبا کله
 گویجی است آن ایضا باید دانست که سبیل وی برای تحصیل محبت حضرت حق ذکر و ذکر است اما لفظ مبارک
 شد که تجلی حضرت بی چون است در نشاء الفاظ چون طلق و زبان و کلام و گوش و اگر اضعفالی و نحو می
 خواه بدگر جو همین لفظ معنی حاصل شده باشد خواه بضم نفی یا صفات و دیگر طایفه از این تعالی تصور
 مابین لفظ میگردد و آن تجلی حضرت حقست و در نشاء علم که لطف و اعلائی تعلیقات و اقرب آنهاست
 بحضرت است چنانچه تجلی معنی مفهوم این لفظ که بسبب محض و مجرد است در زمین او استقراری میگردد و بیشتر
 که بصر بصیرت بر او اسم التمجید بجانب همان مفهوم بود و تمام قوت و ذکا که او مثل چشم آن مقصود نظر
 علی ذلک مفهوم گردد و انتقائی بسوی ما سوا می آن از صیرتیم سر بر نیز ندانگه حیانا خطر ما سوا
 در زمین خطوری کند بر آیه مثل امور اتفاقیه باشد نه از صیرتیم این سببی بفرستند و یا نوم با بجا
 غالب با در آن است خود درین مفهوم تنزاتی قوی حاصل میکنند و آن تجلی بود جان او دیگر و در کلف
 اجزای سالکت که روح الهی است ذکر و ساخته و با او امتزاجی بهم رسانیده او را اصل خود میکند و روح
 الهی که از عالم پاکست و قبل از آن در زمین است و در شان او است و بسبب بودیت این شرفی که

اهل خود را نشانیان کرده و آینه ادراک از رنگ خورده بود چون نور این کجایی و می از متصل گردید
 و عکس کمال است حق در خود دیده که این الله خلاق آدم عقل صوری است اشاره ای است بان و طین
 و سوسش کرده خود را باز یاد نمود و تقضای و وصل میل خود میکند و از اینجا است که مولانا می
 رومی میفرماید ای سیات از صفت و ز نام چه نیا بدتیا ل + دان خیالش هست و لال وصال + دیده
 و لال به عمل هیچ + آنا باشد جاده نبود و قول هیچ + هیچ + تازی به حقیقت دیده + یا ز کاف و لام
 گل گلچیده + هم خواندی کوسمی ایچو + مریبالا دان نماند رآب جو + گز نام و حرف خواهی گذری
 پاک کن خود را ز خوردین کبیری + و قال ذوالنون بصیرت رضی الله عنه لا تجعل معبودك عين
ما تصنع لئلا لا تخلفي ما تصنع لئلا يئنه و در شرح است در هم از کلمات قدسیه حضرت خواجیه عبدالقادر
 غجدوالی است تسلسل اندر سه هوش در دم و آن است که هر نفسی که از درون برآید باید که از سر حضور
 و آگاهی باشد و غفلت بان را و نیا بر حضرت مولانا سعد الدین کاشغری فرموده اند که هوش در دم
 یعنی انتقال از غسی نفسی میباید که از غفلت نباشد و از سر حضور باشد و هر نفسی که میریزد از حق سبحان
 خالی و فاعل نباشد و حضرت خواجیه عبید الله از فرموده اند که در خطبه رعایت و حفظ نفس الهی
 دشت است یعنی باید که هیچ انقاس بر نیت حضور و آگاهی مصروف گردد و اگر کسی می غفلت نفس نمیکند
 میگویند فلان کس نفس کم کرده یعنی طریق ورزش کم کرده است حضرت خواجیه بهاء الدین فرموده اند
 که نباهی کار درین راه بر نفس میباید کرد و نفس را گذارد که ضائع گردد و در خروج و دخول نفس حفظ
 با نفس همین سعی نماید فائده حفظ با این نفسین که گفته شد مخصوص عارفان است که بیفتند خود را
 و بر نیاید با سعی ای نماند و بحر علم بر ساحل عین + در بحر غایت و بر ساحل شین + در اصفی نقر موج
 نمونین + آگاه از بحر باش بن النضیج را تم گوید که مضمون این فائده که ذکرش بالاگشت نسبت حضرت
 مولانا نور الدین عبدالرحمن الجامی قدس سرهم در او از شرح رباعیات آورده اند شیخ ابوالقاسم
 الکبری قدس الله سره و در آن فو استحال میفرماید که ذکر می که جاری است بر نفس صورتات
 انقاس ضروریه ایشان است زیرا که در آید و فرود رفتن نفس حرف با آنکه اشارت بنمیتد به است

حق سبحانه گفته میشود و اگر فرزند و اگر نوه باشند همین حرف ثابت است که در همه مبارک اسد الف و لام از
 برای تریب است و تشدید لام از برای مبالغه در آن تریف پس سیما که طالب شومند در نسبت
 آگاهی بحق سبحانه برین وجه باشد که در وقت تلفظ این حرف شریف هویت ذات حق سبحانه و تعالی
 ملحوظ می باشد و در خروج و دخول نفس واقف بود که در نسبت حضوری مع المد فتوری واقع
 نشود و تا برسد آنها که بی تکلف نگاه نیست او این نسبت همیشه حاضر دل او بود و تکلف نماند که این
 نسبت بما اقول دور کند رباعی غایب هویت آمد ای حرف شناس و انطاس تر بود بران حرف
 اساس میباش از آن حرف در رسید بر اسان حرفی گفته شگرف گرواری پاس پوشیده نماند که غیب
 هویت که حضرت مخدومی و این رباعی گفته اند صطلح اهل تحقیق عبارت از ذات حق سبحانه عبارت
 لا تعین یعنی بشرط اطلاق حقیقه که مقید نیست باطلاق نیز ممکن نیست که درین علم و ادراکی سرگز بود
 متعلق گردد و از این حیثیت مجهول مطلق است **حاشیه** از اینجا ظاهر میشود که آنچه اهل متقول گفته اند
 که توجیه مجهول متعلق نمیشود و مانند علم عمل ششماه است و حق این است که توجیه متعلق میشود اگر چه علم
 متعلق نمی شود و چنانچه بوجدان معلوم است حضرت خواجہ عبید اللہ احار قدس سره در بعضی از کلمات قدس
 خود نوشته اند که مقصود از ذکر آن است که دل همیشه آگاه بحق سبحانه باشد بر صفت و محبت و تعظیم گرو
 صحبت ارباب محبت این گاهی حاصل شود خلاصه ذکر حاصل شد متذرع ذکر است که اول آگاه بحق
 سبحانه باشد و اگر در محبت این گاهی حاصل نشد طریق آن است که ذکر گفته شود و حضرت ایشان بعضی
 از کلمات قدسیه خود نوشته اند که وقوف قلبی عبارت از آگاهی و ملاحظه بر اون است بحق سبحانه
 بر آنچه که دل را بهنج پستی غیر از حق سبحانه نباشد و در جایی دیگر فرموده اند که صیغ ذکر ارتباط و گاهی
 بندگی شرط است و این گاهی را بشهود و وصول و وجود و وقوف قلبی میگویند و دو هم آن است که
 ذکا از دل واقف بود یعنی در آشنائی که متوجه باین قطعه صنوبری شکل شود و در اشغول و گویا مذکر
 گرداند و نگذارد که از ذکر و مفهوم ذکر غافل و ذاهل گردد و حضرت خواجہ بهار الدین فرمودند
 معنی از لایم همیشه مذکر زیرا که خلاصه آنچه مقصود است از ذکر و وقوف قلبی است همانند

مرئی باشن آن بر بنیة دل پاسبان که ز بنیة دل ایدت سستی و وصل و قهقهة بیان نسبت
 پیر طریقت و تحقیق آن ای طالب شد بشرط عدالت و تقوی باشد و مرتکب گناه کبیره
 نباشد و بر صغیره اصرار ننماید و در مدیعت یافته شخصی باشد و زیاده ازین شد الخطم میشود
 کتب سلوک فصل مرقوم است باید دانست که اکثر طالب بیچاره بر ظاهر صورت غلطی خورد و بر
 نقصان نسبت باطن پند و آن نسبت بیشتر از فساد عقاید مگر گردد و با بقصود و تمرین بعضی
 احکام شریعت و طریقت اندران که ورت افتد و صاحب بت بر نقصان آن سطلع شده یا باشد
 این نسبت سبزه بخندان و بلاکت و نسبت پس طالب با باید که از چنین صورت فریبی نخورد و آن نسبت کم
 از آنحضرت صلی الله علیه و سلم و در فقر استوار است و پاک از نقص مذکور خاصه آن در وقت است
 و ارا و توبه و راتباع قول فعل آنحضرت صلی الله علیه و سلم که هرگز خلاف آن نخواهم کرد اگر چه از
 غلبه بشریت چیزی قصور اندران افتد اما از صمیم دل احکام آن پذیرا گرد و در حرص بر نشت غلبه
 باشد تا نمانی نفس و ملوک است تمام طی گردد این نسبت طالب را کشتان کشتان برابر توب و
 عرفان میرساند تا اتم این اثر نسبت شیخ خود بیان میکند اگر از صحبت شخصی اینچنین آثار پیدا آید
 و در نماز چیزی کیفیت و دبستگی و دشمنوی پیدا آید هرگز از فیض نسبت آن رو نگرداند و اگر بعضی
 فضل ایشان در نظر تو خلاف شرع نماید بر قصه موسی علیه السلام و حضرت علی السلام عمل نموده بداند
 که در نظر من خلاف می نماید و ایشان هر چه کنند با الهام کنند ایشان این الوقت اند و بدانکه اگر در
 در نماز حضور نباشد از ملاحظه و مراقبه حضور و قرب بخیر است و دور و اندرون وی از جوش کبیر
 قرب حضور سبب بر است و هر قدر که نماز فقیر بی حضور است همان قدر و فقر آن تصور است
 و دستاورد که بسبب غفلت امر و نهی حکام شرعیه قضا از مرتبه خود فرود نیفتد آری در یابی اولیا
 از آلودگی گرد و غبار پاک و تیره گردد اما آن فعل ایشان تقلید افشاید این فیض و عطای
 بحر رحمت فرست ایشان شایانند و بعضی دیگر اند اینان خواص دریایی و صفت و شناسایی حقیقت
 یکما آن از حضوری و دست و صفت دوری را نشانید جای و قدرت بطاعت ظاهر نیاید هر چند که

در حکم و تکلیف شریعی کامل و ناقص هر دو محکوم و مکلف اند لیکن ایشان از مقام عروج بود و
 منزل نزول اختیار می نمایند ایشان آمده اند و هم این الوقت اند بعضی گفته اند و هم این
 پیش از ایشان واقف اسرار شریعت و طریقت اند و اولاد آگاه و سلامتی و ملائکت بحسب
 حقیقت اند چنانکه بنیامی سمانی و حقائق اند و شهباز صوامی معرفت و عرفان اند و پرواز بر مقام
 عروج و سیرت و منزل نزول میدانند ایشان صاحب ارشاد و اهل محمود اهل تکمیل اند قول و
 فعل ایشان قابل تقلید و لائق تقریر و تحریر است و در این زمان ایشان مایاب اند و هم این الوقت
 و ابو الوقت اند باید که جوایز بیست مرتب مذکور و در هر شیخی نباشد و گرنه از تعلیم لایق علم طرب
 باز مانده و محبت و جرمی غرق از ما بی غیر خود را بر بار و بر دایره نیست که آنحضرت را صلی الله علیه و سلم
 از غلبه ذوق قرب و رها زد و رکعت باقی ماند گفت ذوالیومین رضی الله عنده یا رسول الله انیت
 اقم نصیر الصلوة فقال لم انس و لکن متفصلا کبره در یافت مقدم فضلی تا رکعت ستم سلم این امر
 از نادر است آنحضرت است صلی الله علیه و سلم که در کیفیت عروج قرب و حضور به نزول التفات ننماید و کبر
 در سجده نماز تهنیت چندان دیر کشید مذکور ما شهباز رضی الله عندها چنان دانستند که روح حضرت از تن پروراز
 کرد صلی الله علیه و سلم در روزی در مجلسه بین سجدتین چندان شستند که صحابه چنان دانستند که حضرت
 صلی الله علیه و سلم سجده ثانی فراموش کردند این عروج و نزول در مقام قرب و حضور با اختیار
 آنحضرت است صلی الله علیه و سلم ظاهر است که عروج و نزول آنحضرت صلی الله علیه و سلم امر خفیه است
 است و در ظاهر است که آنحضرت مقدمه ابرو الوقت و این الوقت اند صلی الله علیه و سلم چنانچه تمنا گفت
 و سه هجرتین هر دو محال صد کسی که در داخل نهادن کسی نسیا نکوهی و باید دانست صحابه را
 ملکوت و سیرت و مقام عروج قرب حضور و تکشف همیشه و واردات فنا فی الشیخ و فنا فی الله و بقا
 با الله و ذکر و صحو و غیره در دو جنبه است لیکن در زمان ایشان آن لفظ مصطلح نبودند لهذا در اقوال ایشان
 آنها مستعمل نیست رضی الله عنهم همین در مکتوب هشتم می میریست ولی بر وزن فعل است مبالغه است
 از کمال طاعت ولی پیوسته بود و وودی محصبت اندر نیاید در و بود که فعلی بمعنی مفعول بود

پس بیایي بود و روحی احسان حق عزوجل در آن محفوظ بود و آن دست از زلات مصیبت و چنابهر
 مسوم اند و مسوم را از کتاب گناه و نبو له سببه الا محفوظ را از کتاب گناه بود بر سبیل ذرّت و لیکن
 او را بدان گناه هرا رنج بود و گفته اند که در واقعش نبو و در حق حق و تاخیر نبو و بقیام نمودن
 بحق خلق و مطیع بود و نه بخوف عقاب و نه بامید حسن آب نه بنید و نه اندر نفس خویش قدرت
 و قیمتی و بانی که خداوند تعالی را اولیاء اند که ایشان را بر دوستی و ولایت مخصوص گردانید
 است و اولیایان گمانند که بی بندگی برگزیده است ایشان را و نشانه اظهار نعل خود گردانیده
 است و در ایشان را اولیایان عالم گردیده تا از همان باران برکات اقدام ایشان آید ایضا
 ای برادر جامی نویسنده نیست که میفرماید لا تقنطوا من رحمته الله تا بدانی که امواج بحار رحمت
 او الیوش معاصی و آثار مناجی عاصیان از وجود ایشان پاک گرداند و بطهارت مغفرت و بیست
 نعمت رویت را قابل کند ان الله یعرف الذنوب جميعا بیان در ولایت و نبوت
 سلسله پنجم کتاب مقاصد العارفين جامع علوم محققین مفسر فائق مدققین شاه عضدالدین در بیان
 نبوت و ولایت است انشاء الله ذکر شریفش خواهد آمد بنی انسانی را گویند که زمان ایجادش و شوال
 اعداش متضمن از تمام هدایت احکام و اعلام ارشاد و انجام و شتمبر توأمین صلاح و تو اعدا اطلاق شده
 بود چه که نه نیت از آن منصوب نمودن فائده و ذناب و در خوان خدمت مأمده بلکه خود او است
 فائده که خلق متظلم بوزرش روشن و مضی میگردد و کونوز دافین بپشتش فشره و سبر جن و آنچه
 که گمراهم طریق زمانیدگان نعم حقیقت گویند که خدا را در ایجاد فائده انهار خویش حاصل است و
 انبیا بحال ریاست و حسن سخن معنی فعل الحکیم لایحکون عن الحکیمه خیال خام خاطر و شسته پی تحقیق هم گویند
 اند و حسب افادوی را در حدیث ان اعرف بحب جنابی نهیده و نبی اگر با کتاب و شرفیت تازه بود
 رسولش گویند و بعضی از انبیا چنانند که کتاب نبی مقدم بر ایشان بکار نازل شده بعضی علیان
 و این از اطلاق اسم رسول بر آنها ساکت شده اند و حال آنکه نزدیک صحاب تحقیق رسول اند چه
 آنکه از نزل حقیقت تجدید است بنسبت ایشان اگر چه تکرار است بنسبت انبیا بر سابقین در رسول اگر

نامور بجا و بشا و اولو العزم بود اولو العزم اگر محیط اعظم شده از انعام گویند محیط کسی است که حقیقتش محیط
 همه صفات باشد و بالایی مرتبه او هیچ مرتبه اعلی نباشد و خاتم نبوت کی پیش نیست و آن خاصه روح و
 ستمس عمومی است صلی الله علیه و سلم و اولو العزم نزدیک بعضی پنجاه اند و نزدیک بعضی شش
 و نمانند نبوت از آدم صلی تا حضرت محمد رسول الله است علیها السلام و مدت با این که گذشته شش
 برابر سال بود و روزمانه بنوعیه بدست هر هزار سال شهبسوار کی کلی پیدا شود که در علم و فضل و قدرت
 و قبول فضل و اعلی و اکمل ترین خلافت باشد و تا مدت نبوت کامل پسین فضل اولین بود و از انبیا
 علیهم السلام کسی که اول نبوت شده آدم صلی است علیها السلام در سر هزار و دوم نوح علیها السلام در
 سوم ابراهیم علیه السلام در چهارم داود علیه السلام در پنجم موسی علیه السلام در ششم عیسی علیه
 السلام در هفتم محمد رسول الله صلی علیه و سلم و غیر آدم داود و اولو العزم اند و بقول غیر او
 در قول تالی اتفاق است در علماء و نبی در نقلها و دعوت و ابلاغ پیام مختار نیست مجوس است و بر ذریه حبیب
 اشراق خاطر بود و کشف غیب بقدر طاق خویش کی اند و دیگری فضیلت و او در علم و قدرت و
 نبوت او در وی دار و در وی کجی در وی کفایت یعنی نبی و توجیه دار و توجیه بخدای تعالی که بدان
 سبب اتفاقه کند از حق و توجیه به بندگان که بدان واسطه نافذ کند بخلق و کمال اول ولایت است
 و کمال دوم نبوت و نهایت ولایت هدایت نبوت است و مطلق ولایت فضل است از مطلق نبوت چه
 ولایت قرب کجی است و نبوت قرب بخلق و اگر انصاف کنی به نبی پس نبوت اولی است از ولایت زیرا
 ختم کمال او در ان نبوت است نه به تنها ولایت چنانچه کمال آدمی در بلوغ است اگر چه انتها و طفولیت است
 بلوغ است و چون اولی است کجی هم ولایت فضل بود از نبوت از جهت آنکه کمالش در فضل ولایت
 حاصل است بلکه نبوت نسبتش موجب تر و اول ولایت است و اولی کامل نبوت به ابلاغ نیست هر چند
 که در ابلاغ احکام باشد و اما آنچه که نقصان گویند که در دیده بسیار زده از ذرات کائنات پندارند
 از حضرت غیب بر او از ان زمانه نبوت بود که هر شیء با ابلاغ و اظهار طریقت است که سالک نظر
 بنیای پیدا کند علیا گویند نبی رئیس قوم است و فضل و عمل بهتر از ان قوم و حسنات اطلاق و فائز

ترین در تهنید غیر منزه و پاک از او ناس عیوب و سوا از لوث مشبهات و تشکوک صاحب توت و
 قدرت مؤید بتائیدات غیبی بلاغتش اظهار کمال است چون خلقت انسانی بر نور و ظلمت مشتمل است
 و ظلمت غالب بر نور لایذ که بر زبان انسانی پیدا شود که نورش غالب بشود بر ظلمت تا قوم ظلمانی بهم
 بنورش منور شود و آن انسان انوار نشان اگر خود دوست نبی بود و اگر پس از او باشد ولی است و معرود
 ازین خود روی و پیکر وی در تحصیل کمال است نه در تکمیل انام و اگر خاصه نبوت بدان که نبی
 آفتاب است و نبوت فصیا و آن و دعوت خلائق حرکت او و قلوب آدمیان ذرات زمین که ظلمات
 کفر بظلمت افتاده اند و حرکت آن آفتاب و انور بر آن ذرات است هر که او را دید منور شد و هر که در پرده
 اند منظم گشت و هر که آن را ندید رانده شده و دعوت مطلق را مقدار می است طویل که در هر کلی عبارت
 از وی بود و ابتدا را و اول است و انتها را و ادب و این در هر باب نسبت اختلاف اعداد و انبیا و رسول احد
 لاحق شدند و آن باعتبار انبیا یکجهت است و تفاوت باشد و بحسب اعداد و رسل که اختلاف ادیان
 از ایشان پیدا شده ساعات و یا اعتبار آنانکه بر سر هر جزا رسین نبوت اندایا هم سببه و خاصات با برکت
 رسالت چنانچه محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم که جامع کلمات حکمین انبیا و اولیا است و دعوتش محیط دعوت
 جمله انبیا و اقبل و هدایت اولیا و مابعد است سلطان اله بر شایسته و از آنجا که او صلی الله علیه و سلم صاحب النبوت
 دوره این آفتاب و تاب او تا بایستی باشد و هر که کسی که درین میدان درخشد مستفید تاب او است و
 از آنجا که آفتاب حاکم مآب است در احداث نور و روشنی مآب است و انور سبب مقابله آفتاب است هر چه
 که او عفت لاچار نشارت و مجاز بنشارت بشوق قمر زنده که دلیل اول کمال محمد صی الله علیه و سلم است
 انبیا و دلائل کلمات و صحت انبیا باشند رکن نبوت چه ذرات نبوت بالذات امری مستقر ثابت است
 غیر محتاج اظهار و مجاز اما اظهار و مجتهد در عمام احتیاج با مجاز دارد و تا صورت پرستان بهیمن بجز تصدیق سخنی
 نبی کنند و انفاق حسبه از کلمات نبوت اند زیرا که دعوت نبی مخلوق از ابلاغ و اظهار حسنت است و مجتهد
 بر نبی بر حسب قضا می است دست چنانچه در قوم غیر صلی الله علیه و سلم فصاحت و بلاغت کلام بود
 آنحضرت بفرقان فصیح و بلیغ آمده و در پیغمبری که سخوات انبیا رخص بار آورده ایشان است بلکه شیت حق است

مقدم است بر آن چه می بینیم و آنچه گفته اند کمال و شنیدنی نقصان شان نمود و در آنچه اختیار شده است
عجز شان افزوده تا از کفر بگذرد و راه رست و آید و جمله انبیاء معصوم اند از کبار عمدا قبل از نبوت
و از کبار بلا عمد از صفا بعد از نبوت و بعضی گفته اند که از کبار مطلق معصوم اند هم قبل نبوت و
هم بعد از صفا مطلق معصوم اند بعد آن و نبی هر چند که مقرب خداست اما هیچ حکمی از حکام شرع
او را معاف نمیشود و بالا نظر او را و ای آن حکام فحشاء و تحقیق نبوت مانع صدور فعلی که ظاهرا شرعیت
تقاضا می آید و در نیست و نه از ان افعال بزوات نبوت مجابی و نه آنکه حکمت است از حکام نبوت و
بعضی گفته اند که سنن رسول است صلی الله علیه و سلم و یا که حضرت صلی الله علیه و سلم از حکام است
فرموده و پس هر دو می آید از کبار و انبیاء و فرموده و در حال آنکه منی خبر جز از منی آید و چه نبوت هر دو
صلی الله علیه و سلم جامع نبوت جمله انبیاء است علیهم السلام و در اصول دین همه را اتفاق است و اتفاق
فروع هر دو دین دیگر مانع این قول نیست تا فهمیم و الله علم الهی و اگر نجات است
بدانکه دلالت و قسم است عایده که عمود لیا که کیف بعد از لازم است تا صاحب لایت متوجه بخلق شود
و نفس حکام و نصب و در باطن پیامش تنفیح گردد و در واقع مخصوص انبیاء است علیهم السلام و در دم منقطع
مستحق آن لزوم باشد تا بر صاحب آن ابلاغ واجب آید آن ولایت اولیاء است رضوان الله علیهم
علیهم و هر یکی از قسین بر شصین است مقید و مطلق پس عقیده عایده موجب تخصیص طریق ادیان
اوضاع حکام است و عایده مطلق باعث ظهور و فائق اصول و حقائق فروع آن این حکام است و
منقطع عقیده علت استنباط طرق عروج و اقامت حد و دست بر حکمیه ابطال باطل و اثبات حق حاصل
آید و منقطع مطلق سبب بروز و فائق اسرار عالم و عالمیان و هر یک را از این اقسام اربعه خاتمی است
که لازم و بعد از منقطع شود و آنچه از قائم سرزود شود و کلی باشد که آنچه از غیرش صادر گردد و بعد از نبوت
او بود و قائم هر قسم در کار خود مختار نیست و قائم ولایت عایده مقیده خاصات مقدس محمد صلی الله
صلی الله علیه و سلم است و او فرموده و الرسالة و النبوة قد انقطعت فلما رسول بعدی و فتنی و حضرت
بعد علیهم السلام جامع هر چهار قسم بودند و قائم ولایت عایده مطلقه علی مرتضی است که الله وجه دین است

دارد شده که آنما نیتیه علم علی با پیا و نیز دارد شده و آنما نیز آن حکمت و علی کسانها و گمان نبری که
 چون عاده مطلقه ختم بر علی یافت شرکت او کرم الله وجهه با رسول صلی الله علیه و سلم و نبوت
 ثابت شد و با ذعان این گمان در مادی ضلالت و نقصان یقینی چه آنچه پذیر خدا آور و چه نیست
 شریعت و یقین و حقیقت و سابق گذشته که شریعت باب طریقت است و طریقت باب حقیقت و
 نیز یقین که حقیقت و یقین است و یقین در شریعت و هر که شریعت را دید و بران ماند موافق است
 و آنکه طریقت رسید و دران ماند زاهد است و کسی که پیشتر رفت و دران ماند عارف کامل
 و ولی وصل است و آنچه عاده را لازم است آوردن این کمالات تلمیذ پستری خاص شریعت جامع
 بمقیده و او بر رسول صلی الله علیه و سلم ختم شد و طریقت و حقیقت بطلقه عاده و او بجای مرقی تعالی
 نمود و بر وی کرم الله وجهه ختم یافت یعنی آنچه علوم طریقت و حقیقت بر دل رسول صلی الله علیه و سلم نازل
 کرد و بزبان سوزن بیان آن حضرت در ضمن شریعت مجمله با هر فاضل عام پیام شده بود و بزبان علی تفصیل یافت
 پس علی مرتضی زبیر له کسان مصطفی است و لهذا در شان او وارد شده که سخن گفتن مولاة فعلی مولاة
 یعنی بر بنده مؤمن که آزاد می خود خواهد بدین از قید بندگی و نفسانیت دستی پس آزاد می او بدست
 علی خواهد شد و چون علی را با نبی جزویتی ثابت است در باطن لاچارا و صلی الله علیه و سلم در شان او
 کرم الله وجهه فرمود و حکم کنی و آنکه می دینیز فرمود که نسبت علی با من چون نسبت بارون است بر
 علیها السلام و نیز گمان کنی که ختم ولایت چون بر علی شد و دیگر صحابا و ولایت نبود و بدین گمان فاضل
 از حق مبرانشوی چشمه باطن محمد صلی الله علیه و سلم برابر ایام و قلوب صحابه رضوان الله علیهم برابر بر
 زده و در یکی از ایشان از تجلیات انوار الهی منور بوده و لهذا در شان ایشان وارد است که صحابی
 کما بنجوم با یوم قدیم استیم پس ثابت شده که اندر رسول صلی الله علیه و سلم ولایت منقطعه قلوب
 صحابه انتقال کرده و از صحابه بقلوب تابعین و لیکن از علی مرتضی سلاسل انتقال ولایت تا آخر
 زمانه معرفت باقی است و از صدیق اکبر یک سلسله جاری می شد و بعضی از صحابه هر دو سلسله منقطعه
 جامع بودند و بعضی یک قسم را و بعضی بقوت حاصل بود و بعضی را الضعف از آنجا است و فیض است

بر بعضی آنها که جامع هر دو قسم بودند خواص مقربان آن حضرت بودند بعضی گفته که خواص رسول عشره مبشره
بودند و بعضی نیز او گفته و تحقیق آن است که عدو خواص معلوم نیست و از خواص صحابه آنها که نسبت
با رسول در ولایت عاده حاصل بودند خواص بود قابل خلافت وی صلی الله علیه و سلم خود را
و خلفا را رضوان الله علیهم تعیین نماسبت در هر دو قسم عاده حاصل بود و اما در امیر المومنین ابی بکر
در صدیق رضی الله عنه نسبت مطلقه غالب بود و لهذا او را صاحب تحقیق گویند و جمال او را کمال جمال
و یکا... سلسله دومی بر می شده و اگر این قسم بر دو تقال کردی مخاطب بظهور اجابت شدی و این معنی است
تصدیقان ولایت نیست در کمال ازین بیان ریاست عامه است بر بیشتر انبیا بود که قوم بر ایشان نگردید
و نام ایشان از حق بسیار با بیشتر مان خود هم گفته و از سر اوقات و نیز همین که گفته قصص علیک اتفاق
ایشان کرده و چون کمال در کمال در رضی الله عنه غالب بود و لاچار شیشه و خلاص قبول نمود و از غایت
تحقیق فرمود که اگر غیر عن در کمال از کمال او رنگ و از اینجا است که در وی رضی الله عنه و آنها که سلسله دومی
استمران غالب است اتباع او را نوع تاب ازین باب است این سلسله دومی گویند که فضیلت نشسته و کمال
القطع است و آن در رضی الله عنه ثابت که کونیش در ذات الهی بود تصدیق تعالی و از اینجا است
که پیوسته صلی الله علیه و سلم در شان او فرموده من اراد ان یری منی ان یری علی الارض فلینظر الی ابی
قحافه و در امیر المومنین عمر فاروق رضی الله عنه مناسبت مقیده غالب بود و لهذا خطاب عدل و
صاحب انصاف و فاروق بد و مفوض شده و هم در شان وی رضی الله عنه وارد شود که گویان بعدی است
لکن عمر بن الخطاب السدیث و از اینجا است که عدل در و غالب بود و چه تنها رح و باطل باطل که حسب
آن غیرت کامل بود و عدل کمال باشد و بیشتر از آن که در عهد او رضی الله عنه فرزند و اهل آنها با جان او بود
سبب آنچه غیرت آن عدل بود و باعث قوت اسلام که بسبب وی امیر المومنین و با وجود آورده نیز آن
غیرت است و از اینجا است که اسرار الهی از زبانش بیرون می آمد و شکر شد و در امیر المومنین عثمان بن عفان
رضی الله عنه مناسبت هر دو قسم برابر محتمل بود و اینجا در رضی الله عنه مخاطب بظهور اجابت دمی نمودن
است چه نور ولایت باطلان که سبب کشف عالم باطن است و نور ولایت تصدیق که کشف عالم ظاهر است

بود چه محمدال دران امیرالمؤمنین جمع بودند و ازینجا است که صرف همت و بی کسب آیات قرآن مجید آمده در
 نه پنداری که جمع قرآن که از دو بوقوع آمد محض نسخ آیات بود چه اسرار الوهیت و موهول حقیقت که در عالم
 لذت ازان حاصل است و اسرار عبودیت و حکام شریعت که علماء ابدان حطی کامل در نسخ آن آیه
 المؤمنین بوجهی اجمال یافته که طالب هر مراد در شش اهل بر او بشد هم در ضمن آیات و هم در ضمن سوره
 و هم در مجموعه قرآن چنانچه لیکن بر باب قصص و اجتهاد و سوره صبرین و پدید شده و وجه خطاب کما
 النورین بسیار نوشت همانند شرح هر یک در اینجا خلاصه تقابلی متوقع است و چون امیرالمؤمنین ^ع جمع
 بر وجه محمدال بوده و هفت علم حیا در وی وضعی الله علیه غالب آمدند چه غلبه جلال و جلال که تنفر غلب
 بر ظاهر است چون بدو راه نیافت لاجرا علم و حیا لباس خود کرد که گریز از پیچگی شکارا نگرد و گویند
 که علم و عدل شمایا و سجدات باشد مناسب مراتب هر یک یعنی تواضع هر چه در مرتبه هر چه در مرتبه
 و هم به جهت تسلیم هم با کس بودست از نامناسب و فصل خلفا و اربیده و عشره بشده و مثلاً بر بوالی صحابه
 قوه این مناسبت است بجناب رسول صلی الله علیه و سلم و خاتم منقطع طلقه با اتفاق بشیرین مؤمنین شیخ
 محی الدین عربی است و ازینجا است که اکثر اسرار و حقائق از او ظاهر شد و طریقی جاری شده فاطمان در حیات
 منکر او بودند و بعد مات هم خالی از طعن نماند نقل است که بزرگی رسول صلی الله علیه و سلم را بخواب و مرد
 از حقیقت وجود سوال کرد که ما حقیقه الوجود یا رسول الله در جواب فرمود که حقیقه الوجود ما قال شیخ
 الاکابر العری شیخ اکبر ادراد قدس سره در عالم غیب میند و در شهادت نیز این لقب شهرت گرفته و گرامان
 باطن اکبر ابا کفر فرسنگ کند و خاتم ولایت مقید و امام محمد مهدی است نهی و دلنسات القدس است که فاک
 شیخ کریمی که از صحاب بولانا ساهه الیه یک کاشتری است روزی بتقریب ضعی و چهار فرسود و جمعی که هزار از
 چهار فصل گفته اند از قبیل فضیلت ولایت است بزیوت که در قول العنبری که انا حق الولاية فضل من النبوة
 زیرا که چهار با فاضله و خلوت مناسبت بیشتر است وضعی با بقرب من الله چنانچه در ولایت و نبوت گفته اند که
 ولایت ر و بحق است و نبوت ر و بخلق است حضرت قطب عالماتیم عبد القدوس قدس سره در کتابی سیفیه
 که الولاية افضل من النبوة اینجا فرماید است در ای علم و عقل و مع ذلک بر مرد ایشان یابند و رسالت نبیا

یابند و هر چه بلند رند سر کمال نشان زیر قدم کمال انبیا بود از کمال و جمال خود و کمال و جمال انبیا میران
 باشند و خود را در اعتقاد خود و طفل و طفیل انبیا دانند و فضل کلی انبیا راست یعنی کمال و جمال نشان نبی
 ایشان نزد گداز و ولی است و مقربند است جز آنکه عکس از نور نشان و از پر تو حضور نشان کبسی است
 و آن کس مقرب و ولی گردد و الهام و وحی از انبیا بر این میراث است تا غلط نموری و ولی را فضل از نبی
 در اعتقاد نبوی که آنگاه در بادی فضیلت افتی و گمراه ابد گردی ایضا در کتب بی می زبانی حضرت
 شیخ جمال الدین بالنسوی کسبت شیخ فرید الدین گنجشکر نوشتند که فقر زور آورده است طاقت ماند
 نیست جواب نوشتند که ولایت راهت است و هند و معنی این سخن از شیخ نصیر الدین محمود منقول است
 که سه حالت ولایت در پیش است که دل را از انقبات بغیر حق پاک دارد و نقش غیر بر صورت دل
 نذازد پس ای فرزند چون دل با خدای قرار گیرد و بسجده خضربا نماند استی و باید دست و لی مشتاق
 است از ولایت که بمنی قرب است و آن بر دوستی اهل ولایت عامه مشترک است میان همه زمان
 و دم ولایت خاصه مخصوص است بواصلان از ان باب سلوک و هر چه عبارت عن فناء العبد فی الحق و بقا
 بر قالوئی بر الفانی فیه و البقیه و فناء عبارت است از نهایت سیر الی الهدی و بقا عبارت است از بدست
 سیر الی هدیه سیر الی هدیه و وقتی منتی شود که با و یه وجود را بقدم صدق یکبارگی قطع کند و سیر الی هدیه نگاه
 مستحق شود که بنده را بعد از فانی مطلق وجودی و ذاتی مطهر از لوث حدشان از انانی دارد تا
 بدان در عالم انصاف باوصاف الهی مخلوقه با اخلق الله ترسیه کند و لی آن بود که فانی بود
 حال خود و باقی بمشاهده حق سبحانه ممکن نباشد مراد را که از خود خبر دهد و با خبر خداه ندید با ادب
 سلوک خواصه نقشبندیه رسید کتابیات القدس است بدانکه عرفاء و علمای اتفاق است
 بر آنکه از صلوات است هر که اسما ملت بر عزیمت و غایت اتباع سنت است علی مصدر الصلوة و الحجة
 و هی عظیم و اکمل داد حق تا بیان است و اگر باین عایت تبعیت سخن ظاهر بر حضرت خاتم
 از مسلمات باطنیه آن خیر الیه صلی الله علیه و سلم که مشاهدات تجلیات ذاتیه و صفاتی است آن را
 تیر کبره فو امان بخشند دارش اکمل و از لیس عظیم عالی است و مصداق نور علی نور و خیر حفظ من

رسول اهد دعائین اجماعی نشان باصیت برکمال او نیز بدانکه در چهار صد و هفتاد و نهمین کتب است
 که بر چند روزگار بقیامت نزدیکتر شود و از زمانه خوابه عالم صلی الله علیه و سلم دورتر و در آن
 عمل غزیت سنت بر خست بدعت بیشتر رغبت نمایند این دو را لاگو بر تقلیل گیرد و خیره رخصت
 تکثیر پذیرد آن ساد مندی که در وقتی چنین چنگ در و امن غزیت و سنت سید المرسلین صلی الله
 علیه و سلم زندناچار آن عامل تقوی گیرد بر آن نیلنجی که او زمانه که بدعت در آن زمانه برین افتاد
 شیخ فرسیده باشد عامل با سنت و غزیت بود و خیره لولبی للقرآن بر دهن سنگ پستی عند قسا و آبی
 علم اجر مایه شهید مصداق حال او آید اکنون منتبت حضرت خواجه بهار الدین نقشبند بشو آن خوش روزگار
 از بدایت با نهایت کار با وجود قرب قیامت عمل بر غزیت و غایت اتباع سنت نموده اند که اندک اندک
 سلوک پیرومانیت ایشان خواجه عبد الخالق قدس الله سره با ایشان را تا که نام نموده بود مذکره چنگ
 در جبل التین سنت و غزیت زنی و از رخصتها و بدعتها و در باشی خواجه بزرگ چه حکم این بشارت و طراز
 دیگر اشارات ضعیف و الهام لایحی چنین کرده و تا آخر حیات بر آن بوده و هر روز در وقت نماز
 مصطفی و اتباع غزیت و اولی در همه امور افزوده خواجه فرمودند نظریه ماعوده و ثقی است هر که از
 طریق ماری و گرداند خطروین دارد و از غایت التزام غزیت با وجود کثرت جذبات بر قص و سماع که
 تا گزیر سالکان بتیق است نه در بدایت و نه در توسط و نه در نهایت توجه نموده اند که آن از امور
 رخصت بود که لاک بزرگ که آن نیز داخل تجویزات است توجه نفرموده اند و همچنین شطیحات که آن نیز
 در راه غزیت است از حضرت خواجه بزرگ نظر فرسیده و حال آنکه مستعدین مشایخ کبار و در بدایت
 و توسط هر کدام ازین امور یا بسکه انان توجه نموده شل حضرت شیخ المشایخ سلطان المحققین و مجتهد
 بهار فین طلاس العلماء بنید بغدادی که از رده صوفیه بوده اند و کامل در اتباع سنت سفید در بدایت
 و توسط بر قص و سماع میل نموده اند و رآشکارا ترک داده و چه ترک نقدان انخوان را فرموده اند
 و گاه گاه زبان شیطی کشوده اند و همچنین قدوه اولیا و مستعدین غوث الانامی ابو یزید البسطامی قدس سره
 بوده در این بزرگوار عالمیقا نیز در بدایت و توسط اند که هر خالی نبوده اند و از ابتدا تا انتها از شیطی

بیرون کلام ایشان است که لولای آنحضرت من لولای او و محبت و تیر ایشان فرموده اند که خدا بر ایندگان اندک
 اگر بهشت را با همه زینت بر ایشان عرضه کند ایشان از بهشت چنان فریاد کنند که دوزخیان از دوزخ
 دین فرمودند و لایحی شهید که در وی امر معروف و نهی منکر نباشد که این مرد در ولایت خلق است
 و در حضرت وحدت این و آن نیست و امثال این کلمات سگایات ازین مرد و بزرگ بنظهور رسید
 هم در ابتدا و هم در توسط و انتها چون جمال و احوال این دوزبزرگوار سلوک هم دو گناه عدل بر جمیع حضرت
 خواجیه بزرگ قدس سره که عنقریب بطریق جمال ندک گوید و بنظهور پیوست که آنخواجیه عالی مرتبت چه
 در بدایت وجه در توسط و نهایت بر خصصتها عمل نموده اند که ما با آنکه قیاس بدیگر بزرگان از عهد نبی
 صلی الله علیه و سلم در مرتبه و آثار زمان نزدیکتر بودند اگر بمثل آن بزرگان را نیز مسالمة از بدایت تا نهایت
 اینچنین بودی هم حضرت خواجیه بوجه آنکه در شدت فساد آخر زمانی باین اطوار ربانی امتیاز یافته اند
 ایشان را بدیگر آن فضل بودی از نبی لایسما که حضرت خواجیه بزرگ طریقه خود را بقوت تصرف در زمان
 پسین جریان داده و بهیچند ازینجاست که چون از مولانا جلال الدین خالیدی پرسیدند که سلوک خواجیه
 بهاء الدین از متاخرین بطریقه کدام کس شما سبب دارد آنجناب با وجود مصاحبت فرمودند من از
 مستدیان گویم چه هرگاه ایشان را برین دوزبزرگ مذکور نمی بینم تحقیق فضلی پیدا می آید بدیگران
 بطریق اولی شهید و انجم حضرت خواجیه محمد الباقی در منقبت خواجیه فرموده اند **الاولیة** و **دو عالم**
نطلبه شاد و **بها الدین** که درین سر از وی آید **از سننت** و **رحمید افکنده** **شوب** **بجذبه** **بازیرتین** **سنگان**
رود **شاهد** **این مطلب** **است** **عجب تر** **آنکه** **خواجیه بزرگ** **آن جذبات** **طیفیه** **را** **با** **بر** **ریان** **سپوک** **جنبید**
باز **دید** **آن** **جمع** **آورد** **و** **بوز** **چاکه** **خلیه** **صحوت** **سلوک** **ایشان** **نوران** **سگر** **و** **شعل** **غلبات** **جذبات**
فرود **نشاند** **و** **بود** **و** **کثرت** **جذبات** **غلبات** **ایشان** **کندی** **صحوت** **علم** **را** **بشدت** **آن** **کندی** **که** **شیخ** **الاسلام**
انصاری **در** **حق** **جنبید** **اشاره** **ک** **آن** **نمود** **و** **آنجا** **که** **فرموده** **در** **جنبید** **زیر** **کل** **تمدی** **استی** **که** **علی** **حضرت**
شیخ **بزرگ** **و** **با** **فرموده** **اند** **ایشان** **را** **هم** **جذب** **بود** **بطریق** **کمال** **از** **در** **اشت** **ابو** **زید** **سید** **و** **از** **سر** **و** **سلوک**
آن **نسبت** **بیت** **و** **گر** **گرفته** **بحضرت** **خواجیه** **آمده** **و** **هم** **حضرت** **خواجیه** **را** **مذبذب** **و** **بگر** **خاصه** **از** **مقتضی** **است** **بهدا** **و** **بهدا**

ایشان حق ایشان بظهور پرستیته از غلبات این جنبات کثیر بود که خواهم محمد اکمل از نزدی فرموده که
مجدوبی از بخارا ظهور کند و حضرت نوحا خیمه میفرموده اند که مراد از آن مجذوب بی هم پس با وجود این جنبات
کثرت تکمیل ایشان را که از پروردگاری سید المرسلین بود در ایام آن دوست راجع ایشان صادق
دان آن تبلیغ نبوی و ایشانرا از غایت این تکمیل شناس گویند حضرت خواهم بزرگ با آن همه جنبات
و غلبات ذنبا و استهلاک بجز خداوند که در وقت سفت سیدالابرار صلی الله علیه و سلم میگویند
گویم هر چند جهان تحقیق مذکور است از غیر است و اثنی لیکن تا بدان هم از خواهم بزرگ دارم و آن است
که فرموده حرام با وجهیهای حق سبحانه بر بابرالدین اگر اول به بابرالدین و آخر بوزیر باشد که قال العارف
الجامی فی مقبیه اول و آخر مرتبی با ما خزا و دست تمانتی حضرت شیخ زکریا را یعنی شیخ احمد مجتهد
قدس سره بتقریب بیان آن معرفت که عارف را کار باطل اند که شهود داده و جعلی و ظهور آسمان ازین
و نگردد راه اند فرموده اند که اینجا حقیقت و حقیقت آنکلام حضرت خواهم بزرگ بود اگر دو که فرمودند
دیده و شنیده و دستبند اند غیر است بحقیقت کلمه لافعی آن باید کرد ازین کلام خواهم بزرگ حقیقت
آن کلام ایشان که فرموده اند حرام با وجهیهای حق الزما باید دریافت که بازید با آنها بزرگی در قید
شهود و شایع افتاده بود از تنگنای سجانی قدم برون نهاد پس هرگاه کسیکه اول و آخر چون
بازید شیخ بهیمنی نصیب کمال از احوال مخصوصه سید الانبیا علیه السلام او را خاصه رسیده باشد مذکور
در آخر زمان آن طوحوال را با کمال اتباع آن رسول متعال منبسط گردانیده باشد عارفی عالمی
در حق او گوید که نوبت ثانی بخارا از اند چه عجب بود و نیز از مقوله جدید حضرت پیر بزرگ را در بزرگی
در بیان آن دوست بنماظر او فاده که هم این وجهات مذکور را مؤید می تواند شد و آن این است که حضرت
ایشان ما در مکتوبی گذارش فرموده اند که کمالات نبوت عبارت از قرب الهی است بی شائبه غلبت
عروضی روحی است و در اولش روح خلق و آن بالا احوال مخصوصه انبیا است علیه السلام و تسلیات
و الهیست و الاوراثه بهر و از آن کمال ایمان ایشان است رضی الله عنهم و را بیکه حصول است کمال با کمال
نبوت و است لایحی است مربوط باطلی کمالات معصوم مقام آرزوی حصول تجلیات غلبه مبارک که برین مقام

قرب ولایت اند بعد از طی این کمالات در حصول این تجلیات قدم در اقتباس کمالات نبوت نهادند
 در مقام وصول جبل است و انقاعات بظلمت نوب و راه دیگر است که بی توسط حصول کمالات ولایت
 وصول بکمالات نبوت میسر گردد و راه دوم راه است و موصل با قرب بوصول و بر کمالات اقتباس
 نبوت رفته است الا اشاء الله تعالی این راه رفته است از انبیا و کرام علیهم السلام و از صحابه عظام ایشان
 رضی الله عندهم که هم راه اول و دور و راه است و مختصر الوصول و متعذر بوصول در راه دوم ارفح و
 او شوق تو افوق انما بعد انبیا علیهم السلام و کبار صحابه رضی الله عنهم درین بیان از کمال اقل قلیل ازین راه
 بیان دولت رسیده اند بعد از وصول باین راه دوم هر چند کمالات مفصله مقام ولایت که در حصول آن
 تا نازیده و خلاصه آن با حسن وجهی سرگشته بل عنوان بدست این اصل آمده علوم سکرته و ظهور تله که ارباب
 ولایت را حاصل است درون مرتبه این اصل است و سلوک باین راه ثانی محض موسبت پروردگار است
 که کسب عمل را در آن کسب است بخلاف راه اول که بسیاری و مقدمات آن کسب است حصول
 آنها بیشتر مر و بطریقی است و مجانب از حق مآخذت من کلامه شریف خصار این حکم این تحقیق حضرت
 ایشان می تواند که خواجہ بزرگ قدس سرهما ازین راه ثانی در آورده باشد و شاید برین معانی این قول
 خواجہ بزرگ است که فرموده بطریق ما اقرب طریق است و نیز فرمودند ما فضلیا نتم که ما از راه فضل در آورده
 اند اول تا آخر همین فصل حق مشاهده کرده ایم و ایضا انکه حضرت خواجہ حلیه خود خواجہ علاء الدین
 عطاردی فرمودند که از ولایت و رگذر خواجہ علاء الدین جوهر ایشان از ولایت در گذشته اند چنانکه
 در مقامات ایشان معلوم است مخفی نماید که اقسام ولایت را که بر قسم گفته اند ولایت صغری و ولایت
 کبری ولایت حلیا بعد از طی اقسام ثلثه ولایت مرتبه اقتباس کمالات خاصه نبوت است که بخدا ولایت است
 مانند اشارت خواجہ بزرگ خواجہ علاء الدین تحقیق این مرتبه است پس هر گاه تحقیق سابق خواجہ بزرگ
 مذکرات بآن راه اقتباس که ولایت بان منتهی شود برده باشد درست آمدن قول ایشان که اول
 بهاء الدین آنرا اولیو تیرید پس چون مساله چنین بود و از سکه تیری که مراد بآن کمالات نبوت است اشاره
 بهر مخصوص از خاص علی طریق الاقتباس رسیده باشد چنانکه در آن گفت که جز در بی نقش نیست پس در جواب

بی نقشی نیز درین صرح ایامی بنیاد آن مرتبه که از شایسته طلبت بر سهت و بصفت برنگی مستثنی فقیه
 فخر و حضرت خواجہ بزرگ مامن حیث الولاية بر قدم سید الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم شہند بر وجه اکمل ان
 لغتم که تو اندر خود که دیگری از ساکنان نیز محمدی اشهر بشهند اما بکمال آن ولایت فرسیده بشند
 اینجا عجارت بنیاد و تهید کتاب مذکور است در مجاله مقامات منطهری فرمودند تعظیم جمیع اولیا و ائمه
 عامه مشایخ لازم است و در حق پر خود اگر از راه نفع و استفاده عقیده فضیلت نماید از فوط محبت سید
 تیشاید و در حق حضرت محمد و که طریقه بزبان نموده اند و مقامات کمالات طریقه خود بسیار تحریر فرموده
 و ز به سحاب آن طریقه با مقامات رسیده از الواف هم زیاده اند در آن مقامات پیش شهبه
 نیست که اقوال بر آن علماء و عظام ترا رسیده عقیده تساوی با اولیا یا فضیلت ایشان بر آن
 اکابر نباید نمود که آن کبر را درین اندیشای ایشان اندر حجت است که حکم حق آن کتاب را حال حضرت
 نقشبندیه زینت زینت خواهد یافت لهذا بنظر زبانی دیگر تحریر برخی انکالات پر کمالات حضرت نقشبندیه
 پر زجت که مولوی محمد سبزی در مقدمه کتاب صراط المستقیم که کور می نویسد باید دانست که شرف طبیعت
 و طریقت و اساس حقیقت و معرفت تحصیل محبت حضرت حق است این سکه اگر چه مجمع علیه منور و کرام
 بلکه مستقی طیه طواف نام گرانجا گفته است بس بزرگ که اکثر این مان اذنان در غفلت و نسیان اند
 و آن تمیز است در میان حب نفسانی که طعنه مشق است و حب ایالی که مشهور بحب عقلی است چه اول از
 واردات مبادی سلوک است و ثانی از کمالات انبیا و کرام و مقامات اولیا و عظام اکثر عوام صوفیه
 اول ایجابی ثانی بنیاد و مشارالیه با شمارات شرعیه پیشتره و تطبیق سیر انبیا و اولیا با حال اول عشق
 و مراد جیده تشویشات بی حاصل کار میرند و حال آنکه سیرین بزرگواران بیگونه بود و این ساکنان مطابقت
 پذیر نیست تفصیل این اجمال آنکه مراد از عشق قلبی و شورشی است که در باطن انسان بسبب تقصود
 پدید می آید و در تمام قوای باطنیه سرایت میکند و غایتش وجدان آن مقصود و وصال آن محبوب است
 مروج اول این قلب است که محل جمیع کیفیات نفسانیه اوست و ثانیاً سائر قوای باطنیه غایتش
 انکمال آن خود و قلبی طالب است در وجدان مطلوب با چون این غایت مرتب بشود و شورشی آن قلب منظر آن

زودی نشیند کیفیتی که کسی عشق است زائل میگرد و در هر یک آن منطقی میشود و در ادب و از حب عقلی است
 و اعیه طلب چیزی است که طالب بر فوائد منافع او و احتیاج خود بسوی او مطلع شده و این دو اعیه تقاضا
 مشتاق طریق طلب بر وی سهل گردانیده و این سبب کرمیت و طلب و بسبب و هر چه که در کسیر فکری
 سید شت بر طلب و باخته و از سر سامان خود در گذشتیم خستار الا نهی طرازا و موقع اول این عقل است که
 خزانه مساوات است و ثانیاً در سائر تواری باطنیه همین داعیه سر بر این میکند مثل سر بر این آب از فصل
 در برگ و نگر و پس در عقل چه افکار و نظار است که برای تحصیل او درست میکند و در طلب غرام شکر است
 که در طلب آدمی انگیزه و در جراح چه شفت و ترک مالوفات است که در سلوک طریق آن بر خود می پسندد
 چنانکه نتیجه حب اول زنا علم است یعنی غیبت و عدم شهور با سوا می محبوب حتی که نفس خود و چنین شکر حب
 نانی تقاضا است یعنی هر چه میگوید از محبوب بگوید و هر چه می شنود از آن بشنود و باید دانست که از همه اینها
 حب ایمانی است حکام غریب تلبیه است بر اتباع شریعت و کمال و فور رغبت بر موافقت سنت و شدت
 نفرت از ملامت بدعت و توت عصا نام تحمل اصد الستین یعنی اقدامی ظاهر و باطن بکتاب مبین سنت
 رسول امین ذکر محبت را بر ضا جوی حضرت حق چیست بستن و عقدا و تظیم و تظیم شاعر و اولیا شایخ که
 از عظم شمار است درست کردن نانی که مقصود ازین کلام کثرت عبادت شرعی است با هر ساندن سوپس که
 عوام الناس در بافتوی ملقب مینمایند بلکه مقصود از ان الطمان قلب بر عقائد شرعی و در جوشن من و محبت و غربت
 و تظیم از صمیم قلب نسبت او امر و مینه و عدم مبالات موافقت و مخالفت خلق در ضا جوی خالق لقصه
 صاحب این حب از بطلب رضای کمال و انقیاد او کار می نیست آری انقید باید فهمید که حب ایمانی شتر شرات
 بس عیبیه و نتج نتایج کس غریبه است که تخم آن عنایت نیردانی و جبتای رحمانی است و غایت حضرت حق
 و جبتای جواد مطلق را صدی و پایانی نهج و داغ غلامیت کرد پایه خسر و بلند و صدر ولایت شود بند
 که سلطان خریدار فائده نرانی که در میان راه ولایت در راه نبوت تباین است حتی که سالکان راه ولایت
 بر گزیمقامات راه نبوت فائز نشوند یا طالبان راه نبوت مورد و حالات ولایت نگرند یا ارباب عشق
 ماطل از حب نایاب باشند و صاحب حب نایاب ماطل از حالات عشقیه مانند عاشا و کلامی و هم صاحب کتابی که در پیوسته

چنانکه ب عشق بعد وجدان محبوب زائل میگردد و لیب آن منطقی میشود همچنان حبیبانی بوصول محبوب رود
 به از ویامینند و از یک نزار میشود و دوستی بگیرد که هرگز آن دوست وقت در هر متصو نسبت چه اول نبی نعت
 بود و شرط بجز و از انفات الشرفانات لمشرطه را تم گوید عشقی که بعد از وجدان محبوب اکل میگردد و آن
 عشق بر خور دار نیست چنانچه محسید گیسو دراز در بیان آفت ابتدا و انتهای عشق خیر می فرموده اند
 بود و در ایشان باید هست که خواهد آمد و صاحب بده القامات از حضرت مجد و نقل میکند و می از والد
 بزرگوار خود که فرموده بقر مجرب حقیقین که نمازل الوصول لا یقطع ابدا الا بدین و در مکتوبه ۲۸ میفرماید و الوصول
 مراتب الا لیکن قطعها ابدا الا بدین و هم در فصل چهارم مقصد سوم کتاب مذکور غرض داشت حضرت مجد که
 بخدمت شیخ خود میرساند می آرد و آن این است عجب کار و بار است بعد از قربان سید اندو غایت فرا
 را وصل گفته اند شعر کتیف الوصول الی سعاد و در و نهها قلل الجبال و در همین حرف که کان رسول الله
 علیه و سلم سوا سئل الخزن و در آخر الفکر و آنسر در فرموده ما اذ فی شیء منی مثل ما اذ فی مصرع قصه عشق
 لا انقضام لها و ایضا سبحانه تعالی از برکت علیه از کون بتمکین مشرف گردانید حاصل کار جز
 حیرت و پریشانی بدست نیامد با وجود علم و معرفت جناز و یا و جهل و نکرت نیست مصرع عجب نیست
 که من و هسل و سرگردانم و انتهی تفصیل این احوال مغرب در عرائض ایشان خواهد آمد و حضرت قطب عالم
 در مکتوبی میفرماید نبشته بود مصرع قلندرا نکه فوق الوصل جوید و و سره گر پرت بیچ بسوی ما
 سیت چه معنی دارد مقربا و عزیزین ازین سخن بنده می در آتش حیرت اوداده بودم این که در اجلا
 و عظمت که با چشمش و جمال با کمال او دستم که الکریم یا ویرای و لفظه از آری ستر او هم بد و لقمه چای
 ذراته وصل و فصل را بر بود که بائی همه او دست سه نیت کس از حقیقت آری چه جلد می میرز
 با دست تپی که گر پرت الم شعر بقرای عشق شورا گیزه شرو شور می قلند در عالم که راه گز نیست و
 جای خازنه طاعت و اذ را و متقوی در بر احباب گفتند و معانی من اذ هم بالله الا و هم مشرکون
 حیات و مات را در جان و تن را و نفس دل را و عقل و فکر و ذکر را احباب گفتند العلم بحجاب لا عظم خورشیده
 و مکاشفه و شاهده را احباب بخوان و عین الیقین و حق الیقین را احباب میدان صدیق اکبر شیخ کاتب

در ذوق و عشق خود کمال و وصل با مال معلق بمل الله میگرد و چون وقت صبح میاید از بی صبحی وقت
 آبی سیزده و بوی از بکر سوخته او ظاهر میشود اینهمه از دوری دست و از جینوری دوست از اینجا فریاد میکند
 ایا ایان یا زنتل الله سیات بیات که صنفه صنفه علیه و سلم هم از اینجا نالید بایت رب محمد خلیل
 محمد احمد و محمد مجاب است پس اینجا چه جامی فتح باب است شعر اینچو در یائی است قرشش ناپدید درین چه
 و رکا هیست تخلص کلید الفراق حجاب و الوصال حجاب انفصال و انفصال خیال شنند است بیجا
 قلند چرا اندر وصال بالا تجرد که در صین وصال با انفصال سپرد آنگه که وصل سهل است جبر آن سعدی
 علیه الرحمة رهت ع مجابین است که من وصل سرگردم و جز خضار روی نیست دگر در پیمان نزار
 لفظ الجبرئیل ان تنفک کلمات ذوقی شعره حسنش آخری و از سعدی سخن پایان به سپردن مستند
 و در اینجا چنان با چه بحر محیطه گر از خیار در چند باران رخت با دران است طالب همیشه در تشنگی طالب است
 شمس کلامه الشریف مکتوب طوالت و طرد و این مختصر کنی انش عاده و ششج رحمة الله عز و جل غیب شمس
 که ای تسلیج با در طلب قناعت کن ترا بیایف چکار و هم صاحب سخات القدس در ابتعا و تهنید کور
 می آرد از کلام صاحب عوارف و بعضی عرفا و هم الله تعالی چنان مفهوم میگردد که بعضی از کمال ادبیار
 باحوال بلند بنوازند و حال آنکه ایشان را کثیر عمل بر طبق نوعیت دادلی کمتر داده و با وساطت بعضی آخر
 عکس آن بود و برخی را اهل کثیر بخشند و حال عظیم تر عطا و هبند الا حراق عاوات از ایشان کثیر نظر
 رسد و بعضی با قدرت ظهور آن خواری که متعلق بود بکونیات و اخبار از معنیات و عاده اتمه انا وقت
 انصرف کمال ناقصان در ایشان کمتر بناده اند و بعضی بر عکس آند و برخی جامع این دو آن و غلطی
 بیان عشق در حیرت هوش نازک تجرید با برسی الله حضرت قطب العالم شیخ ابوالفتح عبد القدوس
 قدس الله سره میفرماید عاشق بیچاره در مشا به و عهت و در ذوق وصال مستغرق است و در
 تراق در سوز حال مستغرق است و با فریاد نیست بهر دو حال او را با دوست باخته اند و این عالم عشق است
 نه عالم سلوک عالم عشق دیگر است و عالم سلوک دیگر در سلوک الشیر الی الله و در عشق الا حراق فی
 طائفه اند که از سبب گند و یقین دانند که دوست فادری است از آن مکان بی سبب هر چه خواهد بود

آرد و بعد سپارد و این طائفه اهل عبادت و اهل آخرت اند صاحب لایت و صاحب کرمت شوند و چون بعد از
 مشرق در مغرب شوند و کرامات بر خلق نمایند و لنگ هم الا بر هر چند در یقین دین مرصعین امانی
 جمال دست و بچرف یقین بنیز در دست اند و هنوز چنین در شکم ما در اند با شراق نور حق زسیده در کشف
 کون مانند باطلانند و بگرد که در کشف خود میشوند و در صرف یقین بودند همیشه در شاهده حق تعالی با
 دستور بودند با دست و حضور بودند نور علی نور این نور است و این حضور تا کدام برین نور و حضور بودند اگر
 بر سعادت پایوس مرشدی صاحب اینکار بخت یا در می کند و لنگ هم المقر کون امی برادر در مشرب
 عجا و وزا و همان لذت مناجات و ذوق تقربات و مشروبات و علو درجات است این نعمت رفعت
 خشک نامند و سگابی نمک خوانند و مشرب مقربان در محو خود می و فحاشی ماسوی الله است
 می صرف شد کسی نوش کرد که در دنیا و عقبی فراموش کرد و ایضا میفرمایند مردان حق در مقام قدرت و
 کشف حق جایی رسند که در لجه نزار جای میزند و بر عرش شوند و گوهر و نزار عالم گردند چرا که در توضیح
 است آنگاه تبار زمان و مکان است اهل زمان مکان او را در مکان زمان خود میابند و او با دست بی نشان
 بوی مکان او درین مقام خندان تر قیست که ملک مقرب در آن در حریت بود و می با حق بقدر آرام بود و
 در ابتدای حال او را خبر نبود و در کمال با خبر بود و از خود با دست بود و با همه بهی بود و ازل او در دیده وقت
 وی یکی بود غیر حق نما دنیا معلوم شود که محققان چه گفتند الهیاته هو الرجوع الی الیه و یسه کسی که ذوق جانان
 گشت در موش همه عالم شده او را فراموش قول صاحب الوارف الهیاته الرجوع عن الله الی الله و هو هم
 آنچه فی عین الحج و هو الاسلام فاقم الله علم ایضا میفرمایند عزیزین از واقعه نمودن طائفه و طلب حق
 در میدان و صد سبب است تا خدایا طائفه جاننازی میگیرد و طلب حق چنان بود که حق زود و سبب و لذت در سیر
 سعادت در جولان آوردند و مطلوب بطلق و مقصود بر حق رسیدند که حق سبحانه را بر سبب مرتبه یا بقدر مرتبه
 در مرتبه صفات و بر مرتبه فعل شایسته در مرتبه ذات غیر ذات رواندازند و هم و صفت را در صفات عین
 دارند و همان ذات دانند و جز ذات چیزی ندانند و خدای حدائی ذات و صفات خوانند و ذات پاک
 حق سبحانه را در مطلق دانند و کماکان الله و کماکان الله و کماکان الله فانه و لا سواه

جز از کفند و فرمودند بلکه جان کفند خون خورند و کفند و کفند پیش مرگ میرند و سخن بسند اینجا اکثر مدعیان سلوک
 در جهان صوفیه خطا کرده اند و گمراه گشته اند و عیادت به بدن ملک روی علی السلف عنوان نموده اند و علم جمیع انما هو فی سبیل
 تشخیص الاموال و الاصول غایب است و طریقه و راه پرگفته اند ملاوة القرآن و الاستئصال بعلوم الشریعه از دست رفته
 و اگر شیخ طالب ایشان از نسبت زواید و نوافل گفته اند که کار طالب حق بود و از الفرائض منکر است و از نوافل
 بشغل باطنست و زیادت نوافل در همان مجاری که آن نظریین عباد و بندگان است مذموبانند شطارت و تجاوزی است و الا عرض
 محاسنی است و در دشمن است و الا سواه در راه نیستی و سستی و برافتن سستی وجود است قطع در راه باوی
 عدم نیزند کیفیت درین راه عدم نیزند بهر که درین راه مجرد است و بر سر کونین علم نیزند و در عناصر اول استقیم
 بیان مؤیدات حبشقی میزنند از عمده مؤیدات حبشقی ریاضت یعنی تقلیل نام کلام در صحبت با ناخوش
 حیوانی با باطن موردی و لطافتی حاصل میشود از جمله مؤیدات آن سماع اسما و شش شهر عشق الکریم از جمله مؤیدات
 آن اجتناب از اموریکه باعث شد و کثافتی در روح طبعی باشد مثل کثرت سماع آیه برانند که کثیفه و امثال آنها در راه است
 ثبات کتاب که در بیان آثار حبشقی میزنند از جمله آثار آن نیت که این حب بالذات تقصیر از خزان مجاب شری
 روح باطنی سهل شود و نیت مطابقت بهر قانونی خواه قانون شرع یا خواه قانون ادب یا بتواضع رضای کسبی و رضا بهر چه
 خواه رضا غیر آن نذر آن تمام است کسبی اما متابعت خود محبوب یا خواه غیر آن نالی که مقصود ازین کلام آن است که این عشق
 و مواجید بقیه و شریعت متاد با ادب فیه طالب ناسی علی و لکن تمایز مصلحت مصطفی صلی الله علیه و سلم میباشد اما کلام
 بلکه مقصود آن است که این حب بالذات تقصیری این امور نیست بلکه محض ضحالی حاجب این حال در مشاهد جمال حضرت مجلی
 است و در این بر طرف فیکه است آیه خصوصیت بهم طریقه را در تقصیر آن نعلی نیست مثلا اگر صاحب این حال از نظر حصول
 خود در سماع فراموش مجازی و شغل نزع و تحلیلات از او کار و طامع امثال آنها از امور منع شرعی هر چه
 البته از صبر قلب و سیکان سوسی این امور نموده خواهد گرفت اگر چه آن صاحب حال از راه تدبیر و تشریح از ظهور
 آثار این اویان آید بلکه دراز الیه آن چه کند آینه بینی که در عشق مجازی عاشق را مشاهده جمال مستحق و قرب
 و وصول او مطلوب میباشد اگر چه آن مشوق از قرب این عاشق متناهی و از آمدن رفت در مجلس خود ممانعت
 میکند و از قرب او بلکه از جمله و با خود و غمراخ میاید چنانکه زینت پرستم و شتم و لکه کوب میران و عثمانی بگویند

از دید و دیدار آمد رفت ملاحظه مجلس شوقان نمودت بر داری نشود بلکه مقول شدن از دست مستحقان
و تحمل غصبت آنها نمودن جان و رکوی آنها با حقن را کمال فخر و علومت می شماند با جمله مقصود از نظم
ادانت عشق نیست عاشا و کلاما اشارت نیست بسوی ترقی که میان حب عشقی و حب عقلی است این کلام مولانا
مولانا جلال الدین رومی هر چند میفرماید ملت عشق از بند و نیاز جداست + عاشق از اندام رب رست
خندست + عمل اگر بر بند و پاک نیست + عاشق از در ایامی غم نمناک نیست + آتش از عشق در جان بر فروز +
سر سیر فکرو عبادت را بسوزد + عاشقان را بر نفس سوزیدنی است + بر در ویران خراج و عشرت نیست +
توز سرستان قلا و ترمی بخود با کام را به فراموشی آرد + آنتی چه خوش گفته اند که کمال سحر است بهر
نه مقصود گناه + که هر که بی همت از نظر کشید + به منزل عشق مکانی دیگر است + مرد این راه را نشانی نگردد
چون تا این کتاب باز که عاشقان شسته که نسبت این طریقه شسته عشقی است پر ذوق + شوق خواهد گردید و با هر
آقا و که شسته زبان کمال عشقان کتاب هذا الاشارة لیکه باشد بیان **توحید مطلق** مفید و هم حضرت
قطب العالم میفرماید ای برادر مقصود کلی توحید مطلق است خواه نبی بود خواه ولی بود آن سحر است و سحر را
بدان خوش است و مطلوب ایشان مان است و هر کس ذوق و لطفه المبتدیان در آن توحید بودی است هم چه بشت نه
و هر کس است هم چه فرزند و محو بق میند تا خیره ای در بهمانا طریقه خبر ازین سر است و آن توحید که
مؤمنان عام دارند و خداست و ایمان بعبودت و مقید ثواب عقاب آن جهان گشته اند این را
توحید مقید خوانند و زبان توحید مطلق و انندی این توحید آن توحید دست نه و دیگر که بران راه
نیاید که لا توحید بدون الایمان اینجا گفته اند که درین راه که رود ایمان رود و این با دین خودخواه که قطع
گذا ایمان قطع کند و بدین دولت که رسد ایمان هر که در راه محمد ریه نیافت + تا اگر در می آید که نیست
بیان قرب نقل و فرض هم حضرت قطب العالم میفرماید چون عاشق در عشق و محبت بصفتار
محبوب بر صوفی گردد و مخلص با تعلق با صد روی نماید بی ییهر و بی غیظی نشان دهد در کمال ایقام نامت را
با کمال الحی و جهانی بر آرد و بی تقام را قرب نقل گویند که ذات بر جا است و صفات دوست زیادت بر ذات کلی
ناست و این متعابد و غلبه حال آرد بر مثال اگر گشته که خوشه بود و در راه بود و از اولیا سهرنگان باشد این

صوفی حق را بنمود و میا بر گزید و سهل است اما بنور و در دست است که کس که کشته گشت از ان حال هند و شیخ کرد
شبه گشت مسلمان نبرده چون در مسو آید است تقاضا نم آید سلطان عازمان اینجا گفت الهی ان فلت
بگو ای سبحانی ما اعظم شانی ما اایوم مجوسی فاطم زاری ما قول الله لا اله الا الله محمد رسول الله و چون عشق محبت
از مقام صفات درگذرد و چنان ترقی نماید که بحال ذات رسد که آنرا قرب فرض خوانند و تجلی ذات در این
صوفی را از اولیا مرتب گویند که خود را بحق باید و همه تسلیم حق شود و آنجا هیچ وقت نباشد در مقام محبت
از خود و هیچ عبارت نیار و بلکه اشارت ندارد و جزو دست نبود و قبول نیست الا هو و ما دعت احد من عباده
و لکن الله و فی جلوه این مقام است یدک الله فوق ایدایم سر این دولت است و اینجا کمال تکلیف بود
دست حال بحال بود و شطیبات بر و گذر نیار و با باطن بصوت عقل بود و تکلمه الناس طبع قدر عقول بود چنان
اود بود و احکامات شرع بر طلق بر قصد خلق رساند و صلاح دلبرین کند و مسأله مسلمانان را تسوولی
که لا یطاعوا الا الله حلیه کمال است فاشد و لا سواه جمال است درین مقام همه قول فعل بود
حق بود در جهان شیع بود و این مقام کللی در دنیا است بیان تجلی ذاتیه حضرت قطب العالم سیر فایم
چون بنده در صفات خود در تقاود دست از خود چنان سترن و محو شود که هیچ انصاف بخود نماند
که هیچ شور خودی صانع نبوده آنکه بنده تا چه عرض بود و نه آنکه بنده خدا شود و لیکن در کمال صفات خود
جایی رسد که اندوهی خودی وی بر خیزد و هیچ دوی با وی نیامیزد لقا بود و بد بر صفات او اندوه
توحید کشف شود و تجلی حق بر وی تابد و جاب کیفیت و شلیب در میان نبود پس در پیش نماز بگریه شود
سه چو ز گس تمام دیده شود و با هر دین دوست دیده شود و هر چه در چشم شود چون ز گس خودی
جز من را نایب نیکند خود را غیر و غیب نمیدانند حق بخیر کی نیست و سگ و دانا حق یعنی جز من حق نبودند
و نه باشد تجلی حق بر هر کی انانیا و اولیا و مدعیان اخوت در مسوئان عام دعا خرت بر قدر وی شود
هم سدی جاب نیست و ذاتیه صاف دارد و با کینه بود تصفی اول چیزی که کس آن ظهور یابد حال تعالی
بود و این سر عظیم است پس اینجا باید که بر آمد و لا سوا او هیچ تعالی باشد قلب آمیخته و در دنیا با هر چه که باشد
باید که حق را در سجاورد که لا اله الا الله میا پدید و لا سوا او از مقام کمال را در حق الیه و صفی تعالی و کمال آن نیست

و اینک مال امری لایزال است چون از تعریف اشکال هوای است چنانچه با وجود کسب آن برود ملکوتی در هر روز و در هر وقت
 ایضا گفتیم جلوه کند ربوبی که در آیت آمده است اگر در عرضی است شخص از خود کند و نفی غیرت از خدا کند تعابا المؤمنین
 و رب و تعابا المؤمنین است که اما آنچه که است به ظاهر تعابا بر ویست و بهیچ وجهی تعابا بر شمس نیست است
 اما اینها هم با یکدیگر در حدیثی در باب گذشته با حقیقت کار بسته به کتباید و گذشته با در هر دو چه بران چه با در هر دو
 چهارم حضرت عیسی بن مرسیه در آنکه تجلی عبارت از ظهور ذات و صفات الوهیت است بل علاوه بر روح رانیز تجلی است
 و بسیار در زمان آن مقام منور شده اند و پندهند که تجلی حق یافته اگر شمس صاحب تصرف باشد ازین جمله است
 و شمار بود که آن بدانکه فرست میان تجلی بانی و تجلی طانی چون آینه دل از که در وجود و ماسوی است صفات است
 و مشرقه آفتاب است حضرت گرد و جام جهان نجات و صفات او شود و لیکن هر که را این صفت مشاهده نماید از میان
 صاحب لقی باشد که چون آینه دل از صفات بشریت صافی کند بعضی صفات روحانی بر آن تجلی کند پس گاه بود که در
 روح که نظیر حق است در تجلی آید و بخلاف خود روحی نماند کردن گیرد و گاه بود که جمله موجودات را پیش تحت خلافت روح
 در وجود بنیاد غلط افتد و آنکه که حضرت حق است قیاس بر غیرت که از آن تجلی شد شیخص که کل شیء از آن محسوس غلطها
 بسیارند که تجلی طانی و سمت خود دار و آنرا قوت آنها نباشد و از تجلی طانی خود و سزا در آید و در طلب تعین
 پیدا آید و از تجلی حق سبحانه این جمله بر خیزد و شیء بیستی بدل شود و در طلب غیر آید و تشکیلی نیاید که در حقیقت بنده
 همان آینه ذات و صفات با ریتالی است بهر صفت که حضرت حق خواهد تجلی کند اما مسخ تجلی بدانکه تجلی است
 و لفظ است میان این طایفه متعارف تجلی بحق در لغت کشاده گشتن باشد و آهتا پوشیده گشتن باشد و
 مراد این طایفه از تجلی کشاده حق است و مراد از آهتا پوشیده گشتن حق است و اینها ذات حق است
 که تلون و تغییر بر ذات او روانیست این چنان است که بر کسی سلب روشن گردد و گویند که سلب کشاده گشت
 سلب کشاده نگردد و لیکن خاطر او کشاده گردد و سلب اندر باید علم او کشاده شدن سلب خوانند و بل
 او را پوشیده شدن سلب خوانند چون سر او بگوشین مشغول گردد و از در باری غیب پوشیده گردد این
 است از خود باز چون جمله از حق بنید از ان حق بنید از خود شستن و از ان شستن بشریت از پیشین وقت
 دیدن این تجلی خرم غیر حضرت طلب عالم شیخ عبدالقدوس گنگویری در جواب سوال میرزا یسند مسطور بهر نظر در

صحنه گرد نیست که در اصالح است این استن در او دیده بودید که در صحنه پیش حضرت شیخ عالم الهی شیخ حسن
 میلانی فرموده اند یعنی دیدن چشم یقین که آن کاشف و شاهده است نه مجرد استن از اخبار غیبی بلکه
 دیدن آئینه دلستن بود که آنچه در وی است هنوز ندیده است بلکه دلست است بطل یقین و دیده چه یقین است که هنوز
 آنچه حقیقت است فهم نکرده اگر چیزی میتوانی شنید نشو حقیقت آینه نه آهن است بلکه آن آنست که می بینی
 دوران بطل یقین آنچه از بر تو آن است میدانی و چشم یقین می بینی پس این استن مدین بودند و دلستن بود و جز در
 و آن پر تو حسی و حقیقتش صانع رایت ربی فی این صورت و حقیقت بود و مجاز نباشد فی غلبی و بی کیفی بود که
 چنان آئینه در همان بیننده هر چه بیننده بود و سایه بود همان استن بود همان مدین مدین جز این نبود خواه
 عیان آنچه اینجا بود یقین گویند که حجاب بسیار است و آنچه اجاب و عیان است که در قطع حجاب از میان فرق
 همین پیش نیست یا رفتی که میان ایشان است نشان اینها و اگر حقیقت جز یک نقطه پیش نیست دیدن شیدان
 آنچه استخوانه مذکور آگونی زد او وقت دیدن حجاب غرت و کبر ای می باشد و گزیر گزیدن ممکن نبود و عقاب است
 که در دنیا خداست و در بهشت سوسان را با ارتفاع حجاب شبیه بود و در حدیث سزوان بگویم الفیته که سزوان
 ایله العبدین هنوز فهم کرده یا نه اما زبان اینجا انگ گشت چه توان کرد همان باید که داده اند نصیب بصیرت نیست
 فردا حجت رسمی وقت ردیت حجابها بردارند و چشمهای ظاهر ترا در ردیت سپارند نگاه خدای عالم حجت
 بی زبان میکان چشم ظاهر نظر بر بینی چون خدا تعالی ظاهر شود و آن همه جزای ظهور شسته مسرور مضمحل گردد
 بهشت در نشان نبود که کن مکان از میان روم و حجابت عیان شود و جز در ای در عالم بقای نشان
 در نشان شود خدای جهان بی شبهه بیگیان دیده شود **وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقْنَا وَنُصِّلْنَا وَلَوْلَا الَّذِي نَعْتَدُ**
 شود و بعد از هر کس خدا تعالی را بقدر خود بیند نه بکنه ذات و حقیقت حق که آن راه مسدود است انبیا بقدر
 خود بینند و الباقی بقدر خود و مؤمنان بقدر خود و این سری عظیم است هر چند بیند تجلی بیند نه بجزئی خارج
 تعالی الله من کاب علو اکبر ایضا و تجلی نه عبارت از ظهور چیزی از خارج است بلکه ظهور حق تعالی بر بنده
 هر سر وجودی بقدر صفای و صیفت و هم اینجا است که بعضی دائم در مشاهده اند و بعضی گاه بگاه بر صفای
 وقت هر کی فآن نیز الوجود و بولس الا هو فانوف فانه و قین و تجلی حق در مقام ظهور شسته شود و نمود است

معنی او نیست آنچه بخدا عده برودیت بود و اینجا بجهت تصدیق مشاهده این مقود احمقان مشاهده خوانند و محض
 خوانند یعنی آنچه برودیت در مشاهده ایشان مقود است هر چند در صفا بلند و در مشاهده و در قرب حق
 شود صفا حجاب بود چنانکه دانند که بی حجاب است و در چنان است بلکه صفا حجاب است نه ارتفاع حجاب
 ایضا مشاهده خدا را دید و در وقت با وی شریک نیست و آن دیدن جان الهی است بود که در کشف کردن
 از صفا حجاب تعلق حجاب نیست نموده آنکه حقیقت ارتفاع حجاب در وقت بود پس نیست که خدا را دید
 و خود در آخرت نیز حجاب عظمت و کبریا در میان بود و در زودیت مجروره جمال سبحان نبود که از آن عدم
 لازم آید فلا عجب و لا در گوئی که از سبب آنکه در خط خور و در نیست که این زودیت حجاب فانی در کون فانی
 است ارتفاع آن در وقت زودیت رب مطلوب بود و آنکه مانع زودیت حجاب باقی است که کمال معنی
 در جنت بود و آن حجاب است و کبریا بی حق تعالی است که بقضا آن فنا و تطیل برودیت و عبودیت
 لازم آید و ذلک لایحوز قطب بیان سخی فانی تمولوی محمد اسماعیل شهید در فصل چهارم باب آخر کتاب
 نه گویند پسندید و ذکر کلمه نفی و اثبات و ملاحظه معنی و مراقبات باز سیر تجلی ذاتی و دائمی است و معنی تجلی
 ذاتی ظاهر است یعنی تجلی که مشاهده آن نفس ذات است و غرض از دائمی نیست که تجلی مستقر ثابت باشد
 در زمین در مستقر از ثبوت تجلی بود اگر چه تفاوت بسیار است لیکن از همین امری بگیرد معنی ظاهر است و از همین
 تجلی است ظهور کمالات انبیا و مرسلین و اولی الهی پس این سیر را سیر در سیرت اولی محاطه یک مشاهده گمالات انبیا است
 یعنی ظهور علم و ادب بود چه یک غلط در آن بود چه باز نبود در همین در انبیا علی الدوام تحقق میبود که در حالت
 خواب هر چه بود و با وجود ایشان منع فیض عبادت میباشد و منافع ایشان بخلاف سیر بود که ایشان کار می
 نمود پس وجود ایشان منزه هر چه نیست که از روشنی آن فوائد حاصل است گو چنانچه را خبر نباشد پس انبیا
 و ائمه و کار و باران بعد از فیض ایشان تعلق تجلی ذاتی و دائمی و ابد بخلاف ملائکه که دوام در کاری
 مستغرق نمیشد بلکه بر وقت رسیدن حکم در فلان کاری میآید و باز مسلط و منتظر هستند میباشند
 لهذا مشاهده کمالات ملائکه تجلی ذاتی و دائمی نمی بود و از اول تجلیات که ثبات تا مدت نیز نیست معنی است
 حکیم درین معنی میشود و مورد فیض این سیر مستقر ناک است بدو سبب اول آنکه مستقر از ثبات

احاطت ماکست لهذا سبب است که در جمعی بر منسوبی ظهور است چه در جمعی گفت که عالم هر یکی از انبی
 الهی است ظهور عالمی است و از ظهور عالم ظهور آن تجلی باید فهمیده عنصر خاک هم در نشان ظاهر است و از ظهور نفس
 سیر در عنصر خاک نفع فرودتی است در انسان مخصوصاً ازین نفع فرودتی است در پیش مالک خود عدم کششی از
 قبول فرمان او در وجه دوم از سیر تجلی موصوفه بجا مواظبت کمال است رسالت است خصائص سل فیض
 انتقال نبش آن کند حضرت ذات را از جهت مشاییت آن مراقبه نماید یعنی از رسالت از نبوت بظهور
 و سلطت است در بیان حق تعلق ناصح و عطف بودن که شش بلنج در بیان حجج و دلائل و اقامت معجزات
 و مناظره و محامه و مقابل مرسل لازم است بخلاف انبیا و قول رسول در حق مرسل الیه مقبول است که از انبیا
 منصب سلطت است در وجه سوم مراقبه است بجا مواظبت کمال است اولو العزم و امتیاز او اولو العزم از سایر
 مرسل است قرینه است در باب بلاک کفره و صلاح مومنین پس الاک کفایت قرینه صاحب العزم از مرسل
 نیز و تعلق دارد و انصاف نشانی است عظیم که نقص بجانب قائم الانبیا است صلی الله علیه و سلم ظهور آن
 که این غنی روز در بند بالجهل امتیاز مرسل از انبیا و امتیاز او اولو العزم از مرسل خصائص آنها بر مرسل است
 و حصول آثار آن قره نسبت و قال الله تعالی الذین احسنوا الحسنی زیاداً و تفسیر یا و بی در بیت
 بموجب آیات صحیح و مورد فیض و در وجه اخیر بهیات و عدلی انسانی است و عنصر لطیفه در درود
 این سیر خصوصیت ندارد و پیش این است که متهامی کلمات مرسل و اولو العزم نشان جامعیت حضرت
 عزات است و صلاح عموم جهانی ناس تمام ابرامی انسانی بهیات و عدلی مقصود وصل اهل این کلمات
 است لهذا مورد فیض این دو وجه بهیات و عدلی میباشد باز مراقبه حضرت ذات است باعتبار ظهور
 که در آن سجودیت حضرت ذات است در فلالن را و همچنین بر جو با است و اثر نامسب این مراقبه
 در سایر این سیر منظم بودن است بجهانیت و اهل حق او را تعظیم بسیار کنند و موجب رضا و خوشنوی
 او فعلی شایسته دهند و از همین است که بخاطر بعضی از صحاب که شسته بود که جناب رسالت تاب را
 سجده و باید کرد و حضرت آدم علیه السلام خود سجود تمام لاکه گشتند و قبله آنها شدند و حضرت
 یوسف علیه السلام را مستظلمان ایشان که اولین در برادران بزرگ بودند سجده کردند باز مراقبه

حضرت وقت با تصور دست یحیی و احوال محمد با ششم احوال جزو کل شیخ احمد محمد و حال فرزندان و نقلهای ایشان
 بر ایشان خواجہ محمد الباقی و حال ملا حضرت محمد و شیخ عبدالصمد و پیر ایشان شیخ عبدالقدوس بیان
 خلافت و شال یافتن شیخ عبدالصمد از شیخ رکن الدین که در پی پسر ثانی و خلیفہ اولی شیخ عبدالقدوس اند
 در کتاب بدو التفات میرایند رحمة الله علیهم انشاء الله تعالی ذکر حضرت ایشان تا بیان حضرت مجد و این بیان
 در کتاب خواهد آمد لهذا نعم آقا که از کتاب مذکور دو سه عرضند نسبت حضرت مجد که بجزت شیخ خود و غیر آن
 اولاد و کتاب بزرگ آرد و تا که طلاب طریقه محمد و بیطالنه اش نسبت خود را تجدید و تازه نمایند و بدین بیان
 کتابت آن آرد و آن نسبت بجزت خواجہ محمد الباقی عرضند که از مدتی است که احوال خود به تعبیر عالی
 طالع دارد و نگار نیست میداند که شایان دولت حضرتیت مصرعه این حسین که رسد زور بانگ بجم
 عجاب کار و بار است نهایت بعد از قرب نامیده اند دعای خرق را وصل گفته اند که بیانی الحقیقه در بیان
 شاعر و نفعی قرب وصال کرده اند شعر کیف لوصول الی سماء و ذهاب ظلم الجبال و دوین حقون به سخن
 ابدی فکر داعی الاجرم امن گیر آمد و زمانه از آخر الامم بار آورده هر چه در یاد شد و محبوب بعبت محب جایگشت
 آن سرور و بن علی من صلوات الله علیها و من التیات فصلها با وجود مقام مرادیت و محبوبیت از جمیع داند
 گشت الاجرم از حال و خبر دادند کان رسول الله صل الله علیه و سلم من أهل النور انوار الفکر شهر زود و در علی صلوات
 و اسلام ما و زینتی بی مثل ما و زینت محبان با رحمت تو نماند کشید محبوبانرا تحمل این باشو است تقصیر پامانی زمان
 عم قفصه لعینش لا انفصام لها منها چون حضرت من بجهان و تنگ از برکت تو جبات علیه از رفیت احوال محرم
 ساخت و از تمومین بکین مشرف گردانید حاصل کار جز حیرت و پریشانی بدست نیامد از وصل جز وجود از
 قرب جز بود حاصل نشد و از سرفتن بزرگرت و از علم جز جهل نغز و دلاجرم در عرضد شهادت توقف و تمسک
 محب نیست که حال بحق البقیسی مشرف ساخته اند که در آن موطن علم و عین جباب که گریستند و فنا و بقا
 در آن هیچ اند در عین حیرت و بی نشانی علم دشو است و نفس غیبت حضور است با وجود علم و معرفت
 جز از رویا و جهل بزرگرت نیست عجب این است که من اصل در سر دامن نماند تنها بعضی غیبات بیانات
 بفرش من سراج کمالات ترفیات ارزانی داشته است فوق مقام دلایت مقام شهادت است نسبت

عبدالقدوس شیبانی
 حضرت مجد

ولایت شهادت نسبت تملی صوری بر تملی ذاتی است بل بعد از اینها اکثرین بعد از این التمسکین و فوق مقام
 شهادت مقام صدقیت است و تفاوتیکه میان این دو مقام است آنست که در مقام شهادت اعتبار بر عینه است و در مقام
 آن اعتبار بر عینه با اشاره و فوق آن مقامی نیست الا بنیة علی المصداق و استیلا و نشانی که در مقام صدقیت
 و نبوت مقامی بود و هر چه بلکه عالی است و این حکم محالیت او بکشف صریح معلوم گشته و آنچه بعضی اهل علم و علم
 میان این دو مقام ثابت کرده اند و بقرب نامیده اند باین نیز مشرف ساختند و بر حقیقت آن دو مقام
 اطلاع داده اند باینکه در مقام شهادت و توجیه بسیار اطلاق کرده اند که بعضی کابر فرموده اند ظاهر شد که اختلاف حقیقت
 معلوم فرموده اند آری حصول مقام حصول مقام صدقیت است و در وقت عروج اما در مقام بودن محل اطلاق
 مقام بر عالی است در مسائل عروج فوق آن مقامی معلوم نیست و زاید است وجود درجات جعل اطلاق مقام
 ظاهر میشود و اینجا وجود هم همراه میباشد و فوق آن عروج واقع میشود و اولی که در مقام شهادت و اولی که در مقام
 بعضی مصنفات خود میفرمایند و فوق عالم الوجود و عالم الملک الوجود و در مقام صدقیت از مقام شهادت است
 که در مقام دارد و پایان تر از مقام شهادت است که فی الحقیقه بالاتر است و کمال وجود و قیامت مقام قربانیت
 بر خیزد این مقام ندارد که در روش بتفسیریه بر نیست و تمام عروج است آن مقام در مقام شهادت و در مقام
 داشته اند و هر چه است از آن گفت بگویم که در مقام شهادت که در مقام شهادت که در مقام شهادت که در مقام شهادت
 گستاخی چنانچه در این مقام در مقام شهادت که در مقام شهادت که در مقام شهادت که در مقام شهادت
 علاوه بر گشت علی الخصوص در مقام شهادت که در مقام شهادت که در مقام شهادت که در مقام شهادت
 اقتیاد و مضطر بود و هر چه که در این است بوده در هر چه جان و خصوصیات انسانی و حجتا حجاب که در این لباس تنبوا و
 هر چه مظهری ظاهر نیست پیش ایشان تمام گذاشته آب شده میرقم و همین در هر طعمی شرابی که در مقام شهادت
 سنجیده است که در مقام شهادت که در مقام شهادت که در مقام شهادت که در مقام شهادت
 بود بلکه در هر چه در هر چه در هر چه در هر چه در هر چه در هر چه در هر چه در هر چه در هر چه در هر چه
 رسانیدند و در مقام شهادت که در مقام شهادت که در مقام شهادت که در مقام شهادت که در مقام شهادت
 پاره و خود در این مقام شهادت که در مقام شهادت که در مقام شهادت که در مقام شهادت که در مقام شهادت

بظواهر حلافت نیست و ظاهر که از آن نسبت خالی بود این سخن شریف ساکن در جهان ما فیم که باطن صلابت نیز بعبیر
 نیست و از جمله معلوم است و ظهور آن نیز نسبت و ظاهر که متوجه کثرت و تنبیت بود این سخن مستقیم است بعد از آن جمله
 این سخن را در اینجا آورده و همان نسبت حیرت و امانی مجال از آن دو سار ملک تجلی کلان که در این سخن یاد کرده است و نسبت
 است نسبت که از آن ملامت محمد قاضی است که حیرت بر دو گونه است حیرت اهل استدلال که مذموم است زیرا که آن اندک از
 بچ و او که است و نظیرین هم او نیست و شیر شا به آن حال و جلال که محمود است و آن از توالی تجلی جلال باقی باقی است
 که سالک نزد قرآن تجلی لاهوت است که در او ادراک و درستی بر تبه متوجه شود و هیچ عبارت نماند که از مفاصل تعبیر کند
 مسئله در سبب آسود است که حضرت حق سبحانه تعالی از مثل منزه است لکن گفته اند که این آمانان جا در شسته
 اند و مثل تجویز نمود و **وَاللَّهُ الْمَنَّانُ الْأَعْلَى** از باب سلوک صفت کشف را تسلی مثال میدهند و از آن سخن معنی
 بیچون مثال چون اینها نیز در وجه بر بصورت مکان جلوه گر میسازند و میسازد مثال اعیان میثال بخار و صورت اعیان
 از بصورت از اینجا است که صورت حاصل حق است و شایع بنده مثال آن اعطای را در عالم شاه و نمای خیال میکند که شهود حقیقت
 اعطای حق تعالی است و چنین است بلکه اعطای است چون بچگونگی است و منزه است از آنکه در مشهور آید و کشف معنی در
 مسئله مجال عقلی و مثل حضرت قطب العالم هر که کتاب خود میفرماید متوجه بر این ظاهر سخن عقل
 و همان مبلغ علمشان است و قید و جهان در حق عقل کل **الاشیاء ناطقه گویند و لا تکان فیما کان شریک الاشیاء لیس الا**
فی مرتبه نفس و نقل آن مرتبه فعل است و ایجاد هر که نبوت بسیار از مرتبه تجلی از حق پس از شریک نبوت بگذارد وی
وین در او و بر نور چنین ارمه صیت این راه کاری شکست + صد جهان یک هم چون دست + در غیرت به بر
قابل گردیده اند و بقدم و عباد ماکل گردیده اند استی که بر علی جان این است که علمشان بر آن بصیرت اما زمان مرتبه
حق عقل بلندتر اند و در علم تقوی خود حق سبحانه تعالی ندیده اند و بیک جو که همان وجود حق تعالی است قابل شنیدن
و لا شک فیها فی مرتبه الالات عزیزین به مرتبه ذات که هستی مطلق است و وجود محض غیر حق را وجود نیست هم
مصرف و محض امتناع است لیس الا بر هو الله الو احد القهار و در مرتبه فعل حق سبحانه تعالی ایجاد عالم است از
المسئله مخلقه فیها درجات العلماء مرتبه اگر چه یکی از فهم و علم صورت نازدین یا نفوس است بلکه درین بر صورت
نقیرت درین نگاه بر دو در نظر این جامع اهل این بود ضیا در کتب نو و ششم است بر احوال و توجیه کلمات و در

شکر و تهنیتها گویند بر عقل از همان شکر عشق تا آنجا که شکر است عقل که پیش جهت حدیث است بری پیش نیست عشق
 گوید است بری نه تمام من با باجه نمی تحقیق مثل جبریل عبور در حیه مراح الهیة است و نزد اهل تحقیق کیفیت مثل انصاف
 و حیه است که شکر علیّه در حیه در زمین جبریل علیه السلام بسبب است کامله و آراوشالمه که دارد او امانت و جو خود بران شکر
 علیه یصفای تکیه دارد و خود را عبور در حیه نموده و شکر علیه تسلیم آن انصاف جوگر دانیده جبریل انصاف تمام است که در این
 اذات و صفای کلی که دارد و در حیه در حیه خود است که شکر است و شکر حاصل مثل من جبریل است زیرا که جبریل حقیقی
 بود که در آن غیر دست نیکه همان تا و صفای جبریل است که به صورت بر آید و مثل شکر چنانکه اهل توحید در ظهور حق سبحانه و
 مثل می بشود عالم بگویند و به نظیر این مثل بر اینات بصورت جسمانی و مثل حق بصورت بشر و مثل بعضی کمال او را بصورت
 مستطبه عالم بگویند گاهی در غیر صورت و حیه نیز می آید چنانکه در حدیث جبریل در بیان سلام و ایمان جهان آمده است که
 سلام خود بر فرزند بدانکه کفار بران گفته اند چون سلام از زمین ناید در عرض نیکو چاره شایسته باشند نمانند
 در جو و بهر میزان صفای اهل عالم گفته ظاهر شده و بنودان این آواگون بگویند و بیان است که چون نشان میرود همان
 قبلیه صفای با در روح ادا و صفای ذال انصاف می آید و خلق میکند در بعضی اوصاف و قالب بر انسان ظاهر
 میکند و اگر همان آن نیست بر عکس آن نشیند و صلح بدن بسین آن که کالی روح خود را در بندگی می رود خواه
 آن این نشان خواه جوان گیرند بلکه آن من صمیم و سالم باشد می اندازد و عمل میکند و بنودان کالی که بیایند
 طرقتش نیست که روح خود را از زنگشت پای خود کشیده در باغ برده بدن گیرند و می کنند مانند سبب نفس ناخوش
 بر جو از نمانند که در انیت کمال بر بدن آید یا نیست و کالی تصرف اینها عمل افعال او که در چنانکه از آن آید بصورتش
 بر شکر عروج عملی که در طمان حال فرموده ای تا آنکه در سه چون بر علی غالب شود و آدمی که شود مردم در وصف کرده حساب
 در شمان نقل میکند هرگاه حضرت خواجه عبد الله احرار اقبسی هارن شدی که راز خانه بر روح آدمی در باز و در کمال آدمی
 هر بار که بخوانی که در بطریق خلق جلیس مشور و گیر ظاهر می آید و در کفر ضار و بار آورده بر با بصورت دیگر بری آمدند
 یعنی خلق مشور بسین حدیث این سخن در مسئله مثل وضع گردید مولانا شاه و به غیر از ذی جواب سوال عامی و فیج الذین ان
 مراد ابادی می نویسند و جمله رساله سنی با سوره و جو به سلمه بر روز و ناسخ آنچه از کتابی منقول بود در حدیث است
 در حدیث در بیان تلخیص و بود در فرمودم بر غیر صریح بلکه در وصف فیض این نوع تصرف در روح می باشد و وصل از خواص حقیقت

امکان ندارد تصدیق است چون است آری با مخلوقات نزد ایشان ظاهر در نوعیت و مخلوقات نیز از نوع آن تصدیق است
 میکنند آری بعد از این نوع تصدیق و بعضی از مخلوقات که ملائکه و جنات شهادت عادی مطهر است و بعضی دیگر مخلوقات که
 ارواح نجی از طم غارق عادی و بعضی اولیا این باب چیزی بسیار منقول است و خود حضرت شیخ کلان زیاده را می فرماید
 روایت کرده اند و شارکت از روح نجی آدم از روح جنات مثل شیخ سید و غیره در این امر و بعضی بانی و قد می نشود چه
 اشتراکات و مثل و تشکیک با کمال مخلوقه فیما بین ملائکه و شیاطین ثابت است و از اولیا هم بسیار منقول است آنچه در تصدیق عمل است
 علمی بعد از اول سوره و غیره از آن است و ملائکه و جنات و بعضی ملائکه و اولیا منکر و اگر شیاطین نسبت تصدیق ایشان
 و در تصدیق است با ملائکه و اولیا حال شود چه آنکه بخواند از هر جنین با هم در امور بسیار شریک میباشند و در
 که آنچه آدم میکند و بر زمین هم فرق نیست که شیاطین مثل شیخ سید و غیره این تصدیق ابراهیمی غوامی نجی آدم و بعضی
 و طلب عبادت و غفور و قوابل اینجی و میکنند دار و لوح تقدیر برای القادری ایضا گفتنی محمود در اولی قابل
 این عمل مینانند و بیشتر در فرق در میان این مقصود و عراجم و نیات مکه صالحه و ضمیمه میانه در صورت عمل شهادت
 و کافران در استعمال سلاح اجرا و سیف و سنان توابع و شکار و دست کیسان میباشند و تفاد و تیکه فیما بین الفرقین است
 از راه صحت و نیست نیست پس شهادت عمل ارواح تقدیر عمل شیخ سید و غیره از شیاطین تشبیه یک عمل عمل دیگر
 جنات نزد صورتیست و نیست بلکه برای تقدیر این تشکیل در ارواح ایشان با بجا نماند که است حتی در حق حضرت تقدیر
 ربوبیت چه مای ارواح دیگر و تاسیه شیخ ابن فارض مصری همه بعد علیه نیست سه بجهت تفریق تنبیک فی لاهم غیر ما
 علی فیما فی ستماحت جنت و مولانا ارومی در ششمی همچنین را در فارسی صیغه یازده که سه چون پر می غالب شود بر
 آدمی و کم شود از هر وصف آدمی و چون پر می این رقم قانون بود و کردگار آن پر می خود چون بود و کردگار
 مقام است که نسبتی که روح ابدان از انیمیت میباشند میتوان که روح دیگر را که است و قرب باطلاق این نسبت
 با این روح بهر سه در روح حکم روح دیگر میکنند و هر قدر در صحت و باطلاق زیاده تر شود این تصدیق یازده تر
 بر روز نماید حتی که حقیقه الحقائق که روح صیغ ارواح است همینی آدم و در تحقق باشد از جناب بر روح نجی
 تصدیق فائض می تواند شد آری ستماد قابل شرط است نیست آنچه بر قواعد تصدیق منطبق می تواند شد با علماء
 ظاهر تقدیر است میکنند نسبت شیاطین چون دلیل علماء ظاهر درین عوی آن است که اگر این نوع تصدیق از

در روح طایفه اندکی اما که با حضرت حق در جمیع حالها که باطن اهل حق این تصرف از شایسته این امر خارج نیست و هست کسب
 عظیم از نعم آید و شنبه توحی در دهر و در جابلو را ممکن شود که برز روح مقدسه در خود اماند و در حال انبیا با
 نماز شود و انعام ملحق از نعم آید و قصصی که از اولیا در بنیاب منقول است چنانچه در نفحات در ذکر اولیای کرامی
 است و همچنین در فتوحات شیخ الکبری آنقدر قصص اولیا را احیا است که بر روح زنده دیگر تصرف کرده اند و در اصل
 و همچنین جاهی شنبه است که طریقت حیات اگر شخصی او را برز روحی ندارد و آن ندگان نماید توحی و فعلی از دعای
 شود و آن ندوه جمع کرده عمل شنبه میگرداند و بخلاف از هر یک در برزخ اندکی اما که با حضرت حق عمل عطا و اهل شرب
 تصوف که تجویز برزخ را و اولیا مطلقا خوانده خواهد بود و میمانند این لیل چنین جواب بگویند که شنبه طلسم حسن
 سر لیل الارتفاع باشد و ترسیب از اول انسان باکی نیست ازین طلسم شنبه آن از همین قبل است که با دنی جمع بلال
 کتاب نیست و حکام شرمیه مرتفع میشود و اتوال فعال آنکس باید که بر بسیار شریعت عمل نماید اگر سطلایق این با برزخ
 برزخ پاکست و اگر بخلاف آن باشد برزخ نیست است و نیز بگویند که این طلسم شنبه در مریضات بلهشی هفت ملاکه و دوحی
 الهی توحی شنبه است و ارباب ملکی در شوشنیکا و مثل شهری که اندک از جن و شیاطین میشود و نیز در وقت انچه از طریق دفع
 این طلسم شنبه در دنیا کاربرد میشود و در بیجا هم جاری خواهد بود و باید با اولی که در کتب بالجملة طریق است و همچنین بکار بر اعداد
 تصوف بکار بندند و در جمیع شنبه است مسلم نباید شود که در این زمان این طلسم نقل بر موقع قائم برزخ که در جمیع علیه
 صوفیه است و از این نوع هم بسیار و از که در کتب تصوف مشهور است اما از شایسته این جمله در کتب حدیث تصوف زید
 برین طایفه است که ابو بکر بن ابی الدنیا فی کتاب علی بن ابی المروت و فی ابی بکر بن محمد و دیگر حدیثین حدیث کرده اند که بعد از موت
 توحی از نفوس روح ابوابین متعلق شده و از این که در کتب مشهور آنکه محمد رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم این طایفه را که
 فی کتاب الادل شرم قال العالی علی سانه صدقه شرم قال ابی بکر صدیق رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم این طایفه را که در کتب حدیث
 در آنجا فی کتب الادل شرم قال العالی علی سانه صدقه شرم قال ابی بکر صدیق رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم این طایفه را که در کتب حدیث
 برزخ در روح شده بود یکی از آنها روح زید بن خارجه بود که با این خود متعلق شده حکم کرده و هم روحی که بعد از کسب
 از هر کدام در تصدیق میکرد و هم بر زبان او پیش از زمانیکه ثابت شده در کتب حدیث تصوف دیگر نیز همین برزخ بود
 است که افاضان با حضرت شیخ ابو حنیفه بن حاتم اللخامی در حدیث مشهوره ای در شرحی بر حدیث ابی بکر

سنانی است دوی شیخ قطب الدین ابروی شیخ ابوالفتح جبرود در حدس اهل علم سید زکریا که بود بصورت شرح
 علی الدین ابروی رسیدیم و در کتابت بعضی مسائل و گزاردهی حکایت کرده است و در باب تامل از نفعات میگردد که
 که ای راهبرد گفت که در این حدیث شیخ خود که در سفر بودیم در عمارتی شسته بود زحمت شکر و شت چون بجای رسیدیم
 که در آنجا راستی با خود نوشت کردیم که امان ده که ما که در این کتابت با شیخ چون منظر امان و با جان و در حضور می
 که گفتیم و در شسته دوازده سال با علی ایسا و پیش شیخی می افزودند می افغانی شناخت و من بر این شانه سخن در میان
 امان زمان و دید بر آن پیش آید و در آن گرفت و گفت ماب ترمیت ملک شیخ را با وی گفتیم فی الحال از وی می آید که در آن
 و با من بر آن آمد خانه هم ابراهیم است و او ترسیدیم که شیخ آمان میبردین آید گوید می آدم که با کرد و بازگشت پیش شیخ
 آنهم در او آوردم آن گرامه هم بر دم که آنشخص کرده بود با شیخ گفتیم شیخ تبسم کرد و گفت ای فرزندان منظر او دیدم تو
 شفقت آید با منم حاجت و او چون آنجا رسیدیم که آنشخص که آنکه منست بر اتفاقات نماید ترشده می
 از بخت خود خوشتر بودی بر آدم بر وضع می تبسم چون آدمی ترا گرامی تبسم کردیم و شیخ تبسم شد و علی
 در آن شب خواب دیدم که شیخ آمده پیش من و گفت من قول صاحب سخات شیخ شهاب الدین خلف میرا تمسک کردیم
 بود که در شیخ با بنده عیت می آن بوده که میگردد می خود بود حقیقت توصل فرمایند سیکرد و حال مطلق را در مورد
 عقیدان شایده می رود و با که گذشت در حال با کمال حق سبحانه و در چهار در در کمالی اطلاق که آن حقیقت جمال انانی
 است مع عین بی هوئی حارف این جمال مطلق را در ذاتی عهد سبحانه شایده بود اگر دو یکی دیگر عقیده آن باز
 حکم منزل حاصل آید در منظر عیب یا چونه چهل زلف اگر حسن بنید چنین عقیده و حال با جمال حق را در منزل با تبا کونیه
 و غیر عارف را که چنین نظر باشد باید که بجز بان شکر تا بهایه حیرت در نامه در ضمن حدیث آن عهد مطلق آدمی
 صورت حضرت قطب عالم نیز مانند مقر با و قمری این احد بر شاخ راغ حدیث تبر خرم آله الوهیت با این
 واضح و ماکمل عین الحق این هو الاوس کوشی آغاز کرد این عهد مطلق آدمی علی صورت هر عالم
 غیب است و صورت را در غیب بر ظاهر باطن را که ظهورش بطور آن جلوتش ظهور است و در ظهور کشید
 حقیقت را بجا از نو و مجازا با حقیقت باز نشود اکنون بر آنکه علماء و شریف تامل حدیث بدان میکنند که
 آدمی منی روح عیب است مفرطی را که هیچ مناسبت بدان نرسیده و این بود کمال در دست امام عزالی میفرمود

علی مرتضیٰ علیه السلام در این خبر که در علی حکم ذمه امام عالی از مشهور آدم علیه السلام حاصل است صحت پیدا کرد خود را بر سر
 بر دست خود بر علی حکم قدیم بخار و مانند آن یافته تا خدا را در خود و مردم ملین گال بشناسند اینجا برگی گفت که الفرقان است
 در مینه الایضه الوجودیه فی القیاسیه الوجوه و القیامیه الوجودیه و فی المناهیه و القیاسیه الوجودیه و فی المناهیه الوجودیه
 بی تریب از مشهور آدم در از ذات حق مید بر پیشانش محض غیب وجودش را بر بیست دعواتش در ظهورشها و غیب است
 کذا کمال حکم آدم علیه السلام فایده هر صفت آدم که در انسان است و در او از این انسان است که از هر کلیات است
 و آن حقیقت ذات اوست و هم چونان حق و آن محض فیث وجودش را بر بیست و این نیز در ظهور خود و شهادت او و غیب است
 و آن چهار عالم است چنانچه حق تعالی چهار عالم است عالم شهادت این جهان است و عالم شهادت او و هم که در دنیا
 و بمقابله عقول ملکت عقل و دل انسان است و بمقابله عالم که در ای عرش فرشتگان روح آدم است و آن جبروت است
 و دیگر که بر مقام مضمی نفس است و صفات کماله او را بر صفات و آفات که علی خلق عظیمه از اینجا روشن شود که در
 آدم چون حکم حق تعالی است و صورت این هر شوال است اما خارج صورت است بلکه صورتشها اوست و عالم شهادت
 پیش بود است نه صورت وجود اوست گمان که عالم حق تعالی علی کل شیء شهید و همی از ابتدا عالم الایضه در بیست
 از اینجا است معنی نفسیه فقد عرف ربیه عزیز من نهی را نگاه در ایند که از صورت معنی برود تا بند سلسله
 روح عزیز من روح را شرح حرام است بعضی روح را قدیم گفته و این از نظم صحیح نفسیه انما امر گفته اند کار روح
 نه چون کار مخلوقات دیگر است شرح روح همین است که در علم بر پروردگار است فند و قدیم بدان معنی میگویی
 که روح من اسما و شهادت کار را با حقیقت او را در زیت بلکه روح نبود کار او با حق بود پس ازلی بود پیمان نیار و این می
 بود و دیگر سلسله روح بنیامی فرایند سلسله روح از متشابهات و کیفیت و کیفیت شرح آن شرح دارد و شهادت است
 قیاسیه نیست تفاوت در آن شرح دارند و سخن بر دوازده را بر شانزده کسیکه روح را قدیم گفتند نه معنی که روح ذات پاک حق سبحا
 است و نه بنده است بلکه چیزی که روح نیست بانی و قدسی است و نسبت سجایای زمان مکارها بر روحی که نیست و
 این آن مکارها از وی جز نیست بلکه که در حق تعالی که گویا و بیست و این مفران سر است و سکوت شرح انجام هر چه
 است که شرح او شرح حق است بدین آنچه در توحید مطلق آمده است تا بهم بر تو محقق آمده است و چه شیوهی غیبیه در
 که بر هر دو عالم که باشد بر شود از آنکه اما حق سبحا گفتند به نهی که در می الوهیت است بلکه در آن معنی که شرح

عالم غیبی بنام آنکه
 عالم بیست
 بوسه صورت
 ذات من و
 صفات از شرح
 است چنان
 انسان کامل
 که عالم غیبیه
 صورت ظهور ذات
 و صفات و این
 مراتب ظهور او
 حاصل است

و نور مدنی بر وی منت و کرامتی است که از سوی حق تعالی بر او نازل شده است
 اینک جز روح نیست و جز روح الباقی نوعی هم نیست و جز روحیت و مشا به این موضع نیست که تمام روح برین مرتبه است
 نشان از وی کفین غیرت آمده و اینها مسأله دیگر سوال که مجاز گفت که بالایی شرفینا و مجاز در نور ظلمت است و میگنند
 بالا عرض خیر است جباب متور با دلاله عرض در پیش استخوانش و غشی و غش ملکی عالم جزو امری است و جو
 الوجود و بقوه قیسی صلاحیت دارد که وجودی و باطن خلق تشابه روح با مخلوق ازینجا گوید که بعد از سخن از عالم عالم خلق می گوید
 در تصرف میشود و بعضی دیگر و منصف نشان بنموده اگر از عالم قدس که کمال از عالم کردن برتر است و ان الطبع عالم اولاد
 پس عالم اولاد که در مرتبه است ستمانی پذیرد کیفیت و ثبوت بر نیکی و در عالم خلق و الامر آن بهفتاد و مجاز از نور ظلمت است
 از عالم اولاد در عالم خلق بالا عرض است و اینها انوار ربانی است ظلمت از فنا خبر می آید یعنی در پیش خود در آن نورانی
 و باقی میگردد فی الهنار فی الهنار و بعد از آنجا و بعد از هفتاد و چهار بقا در لایه های و بعد از هفتاد و چهار از کثرت تجلیات نورانی
 است نه تعین جز نیست و تعین هم بر یکدیگر در تعین نیست یعنی اگر چون عقاب و بار تجلیات کمال از نور نشان و عقاب کمال است
 از خود جداست و جداست با حقیقت با حقیقت لامر طین با او هر شرفی من کلون لانا نورانی است و لا نورش در
 الا ایجابها علی ابتر من النور و ظاهر است که تصور اوقات سبحان علی طالب الحق در کمال مجاز و کمال است و اینها
 فاعرف بیان حقیقت نفس انسان روح در عالم برین شرف امین همی میری بینند بر آنکه
 نفس مشترک است میان بی بسیار یکی از آن است که نفس همی است بر منی مانع از غضب شهوت را در وی استعمال
 قابل است میان این تصوف پس نشان از ذکر نفس صلی خواهند که با سبب هر جمله صفات مویز آدومی پس گنند چاره
 از مجاز و نفس خاک چاره نیست از ذکر کشف المجرور است بر آنکه نفس اندر وی لغت و در شرفی باشد حقیقت ذات و اندر بر
 فاعاد و عبارات آن محکم است متاسف بسیار از بر طرفان که بر استعمال گنند بهمانه متفاده بر تو یکا کردی نفس یعنی چشم و کلام
 اگر در بعضی شرف در زبانها گنند بر بعضی جنبه و یکا کرد بر بعضی سخن با حقیقتان به ظاهر و در این لفظ جمله هر چه باشد
 از در حقیقت آن موافق اند که منبع شرف و قائم سوره المکر و همی گویند ذاتی است موعود اندر عالم خلق
 روح و در وی که در صفتی است در عالم را چنانکه حیات و متفق اند که اظهار اخلاق دنی و بی شرف است و جهان
 از مومها مسبب آن است و این وجود و شرف هم یکی معاصی و دیگر خلاق دنی چون کبر و عسده و عمل

چشم و صد و پنجاه تا اند آن در شرح و عقل است پس بر اینست مراد منافع و از خود و رفع غم که در
 نفس نوری هر دو طاعت اند اند طالب اما یکی کل شرف است و یکی کل خیر و اما محاله صفت نامرئونی است
 آید این تا هم بود چه صفت خود تا هم باشد و صفت آن صفت جز نشانیست جمله طالب مسلم نگردد
 بطریق شناختن آن بیان اوصاف انسانیست و در آن و اندر تحقیق انسانیست مردمان سخن
 گفته اند از این اسم چه چیز است چه چیز از خدا است و علم این بر همه طلاب از نفسیه است
 از آنچه هر که بخود جاهل بود بنمیرد جاهل تر بود و چون بنده مکلف باشد بوقت خود ویرا باید تا بصحت خود
 خود قدم خدا در ایشان باشد و بقضا خود قیاس را معلوم کند و نفس کتاب باین نام است و
 نداند غرض دل مکرر را از جهل خود صفت کرد و گفت من کبر عجب عن سئل انی هیومیرا لا
 من سیفة نفسة کسی جهل نفسیه یکی گفته است از شاخ من جهل نفسیه با انیر اجل در رسول
 فرمود صلی الله علیه و سلم من عرف نفسه فقد عرف ربه ای من عرف نفسه بالفتا و قد عرف
 ربه بالباء و یقال من عرف نفسه بالذال فقد عرف ربه بالراء و یقال من عرف نفسه بالمیم و قد
 عرف ربه بالز و یستویس بر که خود را نشناسد از معرفت کل محبوب بشه و مراد ازین جمله انجانست
 انسانیست است و اختلاف مردمان ازین از این تبار که رسد گویند انسان جز روح نیستند
 جسد و مشن و بی کل آن است و موضع و ما و ای آن شده تا از فضل طابع محفوظ باشد و حس و
 عقل صفت آن و این باطل است از آنچه چون جان ازین نیت جدا میشود و در انسان میخوانند و این
 نام از آن مرد و بر خسته و دیگر اگر علت انسانیست روح بودی باستی که هر جا در حکم نیت
 بودی و اگر وی گویند که این اسم واقع بر روح و جسد است بیک جای و چون یکی از دیگری مایه
 بر و هم سا تطو بود و این نیز باطل است بقول خدا می غر و جل که گفت هل انی عمل الاقسان
 حسین که من الذمیر لعمریک شیئا تمذکون ذمیر خاک آدم و ایجان انسان خداوند و سخن
 جان بقالب آدم بر پیوسته بود و اگر چه گویند که انسان جز وی است استجری و عمل آن است
 که قاعده همه اوصاف آدمی آن است و این همه مال است که اگر یکی بگشود و عمل از وی بر

گفته هم اسم انسانیت از وحی خفیه در پیش از جان با لغاتی اندر قالب آدم دل نمود و گویست از
 در میان مستور در اندرین منته غلط افتاده است گویند که انسان عبارت از اکل و شارب و
 محل تئیر نیست و آن سر الهی است و این جسد طبعین است و آن روح است و در تئیر طبع و چهار
 جسد و روح گویم بلکه عظام و جانین و کفار و فساق و جهال را اسم انسانیت است و اندر ایشان هیچ
 منته نیست ازین چهار وجه تئیر و اکل و شارب اندر در قالب و وجود شخص را بهم منته نیست که
 آن را انسان خوانند و از بعد عدش نیز خداوند عزوجل را با یار که اندر ما مرکب گردانیده است
 انسان خوانده است بدون معانی که آن در بعضی آوسان نیست قوله عزوجل ولقد خلقنا
 الانسان من سلاله من طین ثم جعلنا له نطفة فی قراره و ان ثم جعلنا النطفة علقة
 ثم جعلنا العلقة مضفة ثم جعلنا المضفة عظاما فکسوا العظام لحمًا و انشأنا الاربعة
 اخر قلنا بآرک الله احسن الخ کفین پس بقول خداوند تعالی که اصدق الصادقین است
 از خاک این صورت مخصوص با بر تعبیه انسان است چنانکه گروهی گفتند از اهل سنت که انسان
 سه است که گوش برین منته شده است که موت از سه این سهم راستی گفته
 با صورت سه و دالت موسوم بظاہر و باطن و مراد از صورت سه و دست راست و بسیار بود
 و آلت موسوم بمعنون و فاعل و باطن برین سه و کمال تر باشد اندر خلقت پس
 بدانکه ترکیب انسان آنکه کمال تر بود و نسبت و یک متعلقان از سه منته باشد که روح
 و دیگر نفس و سه جسد و هر دلتی را ازین منته بود که بدان فاعل بود روح را عقل
 و نفس را هواد جسد را حیست و مریم نموده است از کل عالم و عالم نام دو جهان است
 و از هر دو جهان در انسان نشان است نشان این جهان آب و خاک و باد و آتش و ترکیب
 و حی از این دو خون و صفرا و سودا است حضرت شیخ عبدالقدوس میفرماید چنانکه در این
 دو عالم کار بجای رساند که از غیرین کلی اقطار گوید و مشرق و مغرب و نور و تاریکی و سبک و سنگینی
 از ابرار و عیال و هر یک جدا جدا نمودند که حق سبحانه و تعالی تقدس بود و خلق پرستیدن آن

نورست که فوره از ذوات عالم نیست که آن چه بیان است و اما این کلمه است و در عالم انوار نورست
 نورنا بر عالم این نورست چون فعلیل العبد علی بن محمد رسکیر گفت این دو حجت و حجت
 للذی قطر السموات والارض حقیقا و این نورست عالم و حقیقت بنی آدم است مصطلح علی
 العبد علیه وسلم در مقام صفای جان فرمود در حق عالم من عرف نفسه فقد عرف ربه و در حق
 خود خاص فرمود من لی فی تقداسی الحق انا الحق منصور و سبحانی طیفور ازین نورست و برین
 حضورست عزیزترین بن فقر تمام شود و غیر بکلی بر خیزد و در روشن در میان نماز اگر چه صورت بشری
 در میان بود اعتبار ندارد و بیان دل بدانکه دل نه مجرد پرکار که گوشت است که بهایم دل ندارد
 پرکار که گوشت دارد و دل انسان دارد و عارف و مومن و دلی و نبی دارد و دل مخاطب است که خدا را با
 خطاب است نه با گل دل ملکم است و دل عارف است و نورست ربانی و تعبیه در قالب است
 مردان بود که بیدان دل رسد القلب بحر لاساطیل که اگر صد سال حرف از زبان گذر کند چه از دل خبر
 دهد و در ملکوت در آید و با ملک بنشیند آید بیکه از ملک و فلک برتر رود و بیکه از مقام روح بلند شود و نورست
 و از الله تعالی فی الارض خبیر و در درین ولایت مرد عابدی رسد که انا الحق و سبحان
 دم زنده سیدنا محمد عبد و آرزب کج عبودیت و منشی بگزارد و ایضا بیان روح آنکه گفت عشق
 خدای جوهر جان مآند و عشق با جوهر وجود او را عرض آمد چه معنی دارد و لایح با در روح با از غیر نقد
 بیخبرم وجود آمد و نور عشق جوهر جان باشد یعنی اصل و حقیقت جان ما عشق خداوند است که شوقی و نور
 خداوند پسوند است پر وانه در شمع ازان می افتد که جان او از نور شمع وجود یافته و آن آتش در در
 شستانه لاجرم جان او در عشق سوخت و دیده از غیر محبوب دوخت و عشق با که از پر نور عشق
 او است جوهر وجود او را در مرتبه عرض و ظهور او است پس عشق ما او را عرض و عشق او جان
 جوهر بود و این جوهر و عرض نه یعنی مصطلح بود یعنی عشق ما از تسلیات و اسرار و انوار او است که
 شاد است برش دارد و عشق او در جان ما حقیقت جان با که اشارت جوهر جان است بیعت عشق او
 در جان ما جان است جان ما را عشق او سلطان ما است و مسئله تصور که شیخ در مقامات

نظری از منظر ما با آن منقول است قدس سره غاب کرم خان مرید صاحب محرم معصوم بحباب پر خود
 در تشنگی محبت شایر محبت خدا در رسول صلوات الله علیه و سلم غالب است و موجب انفصال شیوه
 در جواب برنگاشتن که محبت پرین محبت خدا در رسول است و سبب جذب کمالان الهیه که در باطن
 پیرایه است بشود و چون دیده فعل آدمی را سبب و تویر است اول در فعل اول تعظیم
 در سخنان علی بن حسین و اعطای نیر لیسند شرح هم در معنی آیت و لکن فو اجمع الله لایقین حدیث
 لغزها امر او میفرمود که کینوت مع الصادقین را دوستی است کینوت بحسب صورت آن است که
 بماست را با اهل صدق لایق وقت خود گیرد تا بسبب دوام صحبت ایشان باطن و می از انوار
 صفات و اخلاق ایشان منور شود و کینوتی بحسب معنی آن است که از رکنه در باطن طریق را بطریق
 در زد نسبت بطنه که استحقاق و سطلک داشته باشد در صحبت حصر کند در آنچه همیشه پیشتر ناظر
 باشد بلکه چنان سازد که محبت و ای شود از صورت بعضی عبور کند تا همیشه و اسطه در نظر باشد چون
 این معنی را بر سبیل دوام رعایت کند ترویج را با تر ایشان مناسبی و اتحادی حاصل شود
 و درین سطر آنچه مقصود و معنی است حاصل حقیقت وی شود حضرت محمد و لغز ثانی که خوب سی ام
 جلد ثانی که کتاب خود میفرماید درش نسبت را بطور افروخته بود و که بعد سی هتلا یا فیه است
 که در صلوات آنرا بسجود خود رسید اند وی منید و اگر در ضاعفی کند متقی نیک و محبت اطوار این است
 مستثنای طالب است از هر کس که یکی را گرد بند صاحب این معالیه مستند تا آن نسبت تمیل که باندک
 سمیت شیخ مقدس جمیع کمالات او را جذب نماید را بطور اچرا نفی کنند که او بسجود و الهیه است میسود
 چرا محاربه و ساجد را نفی کند ظهور این قسم دولت سجاد شد آن را میسر است تا در جمیع احوال
 صاحب را بطور راسته سطح خود دهند و در جمیع اوقات متوجه او باشند در رنگ جامه بیدار
 که خود را استغنی دهند و قبله توجه با از شیخ خود منحرف سازند و معالیه خود را بر هم نهند صورت
 اطوار اعم نسبت اگر در دو چیز فخر زرقه باشد یکی متابعت صاحب شریعت علیه الصلوٰه و السلام
 دوم محبت و خلاص است شیخ باشرت این دو چیز که هر کس در آن ظلمات طاری شود و یک خداوند

اور اصناف نخواهند گشت اگر یکی ازین دو چیز نقصان بیاید و خرابی در زبانی است اگر چه حضور جسمیت باشد که
 آن است در لاج است که عاقبت خرابی دارد و نشانات اقدس مولا ناخواجگی کاشانی فرمود نفس مقدس کن بسط
 وجود پر سیرگردد و در فیض اقدس آنکه بسط بر سیر و مرد صادق است که حال پر ایرات جمال مشرف
 حقیقی و اندر حضور غیب پر نظر بر آن آینه برود و زو آنکه جز حال پر در آینه دل بهم در نظرش نماید نگاه
 بوسل آن متوجه حال بچون گردد و عز شانه مولانا شاهه الی شهد محدث دلموسی در قولن حسین غومی
 فرماید در فصل شغال نقش بند فایر اطران الوصول الی الله ثلثه احد الیذکر و ثانیها الراتبه و ثالثها الطیبه
 بشیخ شریطان کبیر الشیخ قومی التوجه و اتم الیاد و شت فاذا صوب علی نفسه عن کل شیء الا تعبه و یظفر
 لما فیض منه و فیض عینیه او فیضهما و یظفر بین عینی الشیخ فاذا اغاض شیء فلیست بمسبح قلبه و
 شیوا نظر علیه و اذا غاب الشیخ عنه یحیل صوره بین عینیة یوصف الحبه و التظیم فقیه سورته با
 تعقیه صحبه مترجم مولوی خرم علی صبه شدت میگویند مولانا فرمایا حق بیبه هر که سب امون کسی
 بیبه راه یاده قریب بود و گفتی ذامع الشهد فین یعنی چون که ساهته رهوسه سین الی کطر کاهشاره
 را بطه شد کله نیز مترجم میگود مولانا نانی فرمایم شد کی شرط بیبه هر که داخل مقام شانه بود
 اور نورانی تجلیات ذاته موجب که یکین سوز ذکر کافاده حاصل بود بوجوب اس حدیث صحیح که
 که هم الذین انذروا ذکر الله یعنی اولیا و الصوره بین جن که یکین سوز خدا تعالی یاد کرد
 بر حسب حدیث که هم جلسا و الله اور مقتضای احمدیت معتقد که هم قوم لایق حلیه هم صاحب
 نشانات اقدس از حاجی عبدالعزیزی اردو که ادب است در را بطه که خرد در خدمت پر حضا که کند
 آنکه پر انز و خود حاضر سازد راقم گوید تعلیم طریق ثالث از کتاب صراط المستقیم در ذکر شیخ
 محمد صادق گنگو بی خواهم آورده امی حضرت مولانا شاه عبدالعزیز زبیر ابن آیه سور و منزل
 سے نویسد زاد کرامت و یاک یعنی و یاد کن نام پروردگار خود را بر اسمیل دام خواه
 اسم ذات خواه در ضمن تبیین کفنی و اثبات است خواه پس نفس خواه بی صفت نفس خواه
 بدون بزغ و یا با بزغ راقم گوید در مصطلح صوفیه رحمة الله تعالی هم در محل مذکور بزغ تصور

شیخ ناگو نیک حضرت قطب عالم عبدالقدوس گنگوہی در کتاب سیر یا سندی برادر سہار دل اہل دل
دہندہ اکو لرن روزگار کہ مقیم منزل حس و عقل ہم از زمین چہ فر وایم بد آنکولن مجرور کار اگر گشت
ہست کہ بہائم ہم دارند دل انسان و موسن و عارف و ولی و نبی دارد دل مخاطب است کہ خدا را با دل
مخاطب است با دل و دل تکلم است و دل عارفست و دل فری است بانی و تقبیلہ قالہ انسانے
چون مرید صادق بکشف و شاہین بدل رسد کہ انعام حق است و دانای آن عالم ملکوت است
دل خویش را مراقب با دل شیخ دارد و از دل شیخ بدل و قسمت صرفت بانی و ہر اسب بخار رسد
چنانکہ کسی پیش ہتہا ز بعضو تحصیل علم کند در مقام مریدان صادق بل از دل شیخ تحصیل علم کنند
و سوال از دل بود تحصیل از دل بل بود کہ دل شیخ خود را بانی است بکاشفہ و شاہین متوہر و سبحانی است
از حضرت سبحان فیض رحمان بدل شیخ سیر رسد و از دل شیخ بدل مریدان بر حسب تالیف شر
از بطی کہ بیان دل شیخ و دل ایشان است فیضان بود و ابتدای ایخار استحکام ارادہ است
ہر چند پیوند ارادت مستحکم تھاوارا و عملا توجہ دل و بدل شیخ حکم چون مرید را توجہ ظاہر باطن
بظاہر باطن شیخ بود و جسم و کلمات و سکنت مرید و صحبت شیخ بفرمان شیخ بود و ہمہ خواست وی بخیر
شیخ بود و خواست شیخ بخیر است حق است الفناء فی الشیخ حاصل آید و از صدق قول الفناء فی اللہ
روی نماید و ما نشاؤون الا ان یشکک اللہ جلوه گری انجام است مرید را این دولت سعادت
ہر چونکہ حاصل شود خواہ بعد خواہ سبحان خواہ تصور ہمان سعادت است کہ بحق رسانند
دولی و عارف گرداند العلماء در رتہ الانبیاء و دولت این سعادت است ای برادر این ظاہر است
کہ ہر کسی دل خود را متوجہ بطرفی میدارد و اگر دنیا است ہمان دنیا پیش وی است و اگر معنی است
ہمان بگرمولی است ہمان مولی فاکملوا فی پیچیدگی کہ اللہ سر این دولت است مریدان کمال
ارادت با شیخ چنان حاضر میباشند و مراقب کہ حضور و غیب در یک طور مے آید و پرورد
منے ماند اینجا مرید اگر زہار کرد و از شیخ بظاہر غائب شد پیش شیخ ہشد زندگانی با او
کند چنانکہ بحضور بود الحمد للہ علی ذلک زبیرۃ العلماء المسترین و ہمہ شین قدوة الفقہاء

التاخرین سالک سلوک تقبند یاقف اسرار طریقه مجددیه که نام نامی ایشان ازین صبح ظاهر است
 عآمده تاج محمد بر سر عالم که دود و مولد در وطن ای قصبه نگین است از مدت چند سال تا حال در شهر
 مراد آباد مسکن سیدانه نسبت ایشان تقدیر است غالب اسرودی می بخشد سلسله ابد تعالی
 و شاگرد و مرید و خلیفه مولانا محمد اندر رحمة الله تعالی علیه سفیر باینده سعادت وقت استراحت
 قول بحبل وغیره من الاستاذ الفاضل والمرشد العادل محمد اسحق شهر طلافان غفر له و اولاد و اولاد
 تصور شیخ علی بسیل تحقیق که برین وجه است اول طالب باید که اوصاف حمیده شیخ در تصور و خیال
 خود آورد و ملاحظه صورت بر نظریه محبت و تعظیم نماید تا عمل بر اوصاف حمیده آسان میسر شود
 و وقتیکه در بر روی شیخ خود بشیند در دل خود محبت آن مرکز نماید حتی که در وجه مجرب حاصل گردد
 بعد متفکر شود بسوی چیزیکه از طرف او فیضان گردد اگر سر در غمی است چشمهای خود را در گوشه
 در میان هر دو چشم شیخ خود را نظر نماید تا که بعد تا بگذرد و در قبول اثر بر روی حاصل آید و اگر
 نکه است چشمهای خود را بنده نماید و ملاحظه نماید بسوی دل خویش پس مرید را باید خواه
 غمی باشد یا ذکی بر نفسیه که از طرف شیخ بر دل او تاثیر نماید بچشمش تمام اثر را بخاطر دارد و در دل
 خود با او گیرد و هلاکت است خیال ننماید پس این مرتبه وقتیکه مرید را حاصل شود باید که در غیب
 شیخ نیز خیال صورت او را با اوصاف حمید و اثرهای مرکز مطمح نظر خود دارد و در بر روی
 چشمهای خود خیال نگیرد بوجه محبت و تعظیم شیخ دارد فیضانی و کیفیتی که در بر روی چشم
 شده باشد در غیب نیز حاصل خواهد بود تا گوید لانا در جواب سوال پنجاه و هفتم مسائل اثبات
 و جواز این سئله فرموده اند مفسر شرح الغزیز شاه عبدالغزیز قدس سره زیر این آیت سور لق
 فَلَا جُنُودَ لَإِلَهِ إِذْ نَادَى السَّمْعَاءَ وَرَأْسُ السَّمْعَاءِ وَرَأْسُ السَّمْعَاءِ وَرَأْسُ السَّمْعَاءِ وَرَأْسُ السَّمْعَاءِ
 چون مرد بزرگی که بسبب کمال یافتن در مجاهد مستجاب الدعوات و مقبول الشفاعت
 عند الله شده باشد از اینجهان میگذرد روح او را قوتی عظیم و سستی پس نفیم بهم میرسد هر که صورت
 او را بر رخ سازد یا مکان نشست و بر فراست او یا بر گور او بجز و تزلزل نام نماید روح او بسبب

واطلاق بران مطلع شود و در دنیا و آخرت در حق او شفاعت نماید زکم گوید این وضع بزرگ شیخ از
 شایخ صوفیه رحمة الله علیه تولا و فعلا و تعلیما جائز و ثابت نیست و آن صورت بالاندر ایشان
 و منسوخ صوف که تعلیم آن میگردانید جائز و ثابت است امام غزالی رحمة الله علیه در جواهر العلوم
 در باب حضور القلب فی العسکرة نوشته و حضرت فی تلک النبی صلی الله تعالی علیه وسلم و خصیة الکریم و قل
 السلام علیک ایها النبی و این مجری یکی در شرح عباد و در بیان مسائت شهنش گاشته و خطب صلی الله تعالی
 علیه وسلم کانه اشاره الی انہ تعالی یکشف من امتہ بکونه کالمیاضیر معهم لیسبده لهم بأفضل أعمالهم و
 لیکون مذکرة حضوره سببا لیزید فی شوق و حضور و قدوة العلماء و اولاد و اولاد و شیخ شهاب الدین
 در عوارف در باب صلوة اهل قرب گفته و سلم علی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم و یثبته من عینی قلبیه
 محمد باقر در خواص محمد مصوم کنز الہدیة منو لیسند من کتوبات حضرت مجدد الف ثانی
 سوال نیز در هم جنس دم در ذکر بدعت است یا نه اگر بدعت حسنه گویند پس بطور حضرت یحیی
 در هیچ بدعت حسن نیست پس این عمل از بدعت چگونه بر آید جواب ذکر فی صدراته حسنه و اول
 است اما جنس دم در آن بدعت وقتی باشد و ثابت شود که این در صدر اول نبی و در آن مسنون
 است و نیز این طریقه جنس را حضرت خضر حضرت خلاصه عبدالمالک عبد الوالی تعلیم کرده اند و عمل
 ایشان را حکم بدعت نمی تواند کرد و هر لغو و طالت حضرت ما منقول است که فرمودند در سلسله
 نقشبندیہ و کبریہ ذکر مسنون از حضرت صلی الله تعالی علیه وسلم رسیده است از حضرت صدیق اکبر
 و حضرت علی رضی الله تعالی عنهما الی برینا بناد و در وسط فتوری فرقی کی از حاضران سوال کرد
 که آنکه میگویند که در سلسله نقشبندیہ طریقه رابط از صدیق اکبر و طریقه ذکر از علی مرتضی سید
 چون است فرمودند ذکر می که در این سلسله است که آنرا خوف عدوی خوانند بطریقه محمود مثل حضور
 ضم محمد رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم و طریق صحبت نیز از ایشان رسیده که ایشان
 سفر حضرت بان سر و صلی الله تعالی علیه وسلم میبوند و از راه صحبت فیض میگردند و هم در کتب
 مذکور من کتوبات حضرت مجدد و میبند ذکر آنها بر ابطه و بی فانی شیخ موصل نیست و اگر چند

انچه سبب معلول است لیکن غالباً بشرط و طبراً بطبع محبت و فنا و شیخ است آری این ابدتتها با رعایت
 آداب محبت و توجیه و التفات شیخ بی التزام کموصول است مکتوب ۹۲ حضرت سید محمد در آداب
 پیشتر طالب باید که در وی دل خود را از جمیع جهات گردانیده متوجه پر خود سازد و با وجود سیر
 این اذن و خواص و اذکار نه پرواز و در غیر از نماز فرض و سنت و حضور ادا و انکند و هر چه در سیر
 صادر شود آنرا صواب اند اگر چه بظاهر صواب باشد و در هر چه میکند از الهام میکند باذن کار میکند
 اگر چه در بعضی صورت در الهامش صواب نیاید چه خطا الهام در رنگ خطا و جهت آدمی است و فقه را
 از عمل ادا نماید نمود و هیچ اعتراض را در حرکات و سکانات او مجال نهد اگر چه آن اعتراض
 مستقار حبه خود که بشیر اگر اعتراض را غیر از حرمان سبب نیست و بی مساوت ترین خستایق میباشد
 پس این طایفه طایفه است و تفصیل این خلاصه در مکتوب مذکور است بیان طایفه
 و گروه متصوفه حضرت قطب العالم میفرمایند مردان از سبب طایفه از طایفه از جهت
 خود باضای تعالی و در جایگاه اند ایشان این شهرات اند و از شامت حب نیا اکثر این طایفه
 بی ایمان و نه طایفه از جهت خدیجه با غفلت خدا در جنگ اند ایشان موس پاک اند چون در شریعت
 مستقیم شده با همان سلامت روند و در سر دوس ملکی شوند و طایفه اند که از جهت
 ندای تقاضای با خود در جنگ اند ایشان طایفه اند طایفه ابرار اند از دنیا روی گریز
 روی باختر آورده اند و بخدای تعالی شنول گشته اند از آن مردان سینه الدنیا و
 الرایجیون فی الآخرة و ابدانهم فی الدنیا و قلوبهم فی الآخرة در شان ایشان از طایفه
 اخیادان اند که ایشان را متصوفه خوانند و اهل دل و اند ایشان در فضا و قلبی سیر کنند
 خلق با خلق الله در کارند و طایفه اهل الله اند ایشان را موسی السبط گفته اند
 پیوسته و وصل حق گشته ایشان را صوفیه خوانند و معربان حق دهند متصوفه مکتوب حق در این
 عالم نشاند ایشان را خا پوزانسانند جز خدا بیجا و دیگری نماند فرشته با عالم زمین و ایشان گشتن اند
 صاحب کشف الیقین میفرمایند جمله متصوفه و داند و گروه اند و گروه از آن در راه و در راه

قبول و خبری ازین که کرده است و طریقی نیکوست اند مجاهد و آداب لطیف اند در شهادت
و هر چند که اندر مسامحات و مجامدات در ایضات ایشان نمکلف اند در سهل و ذریع شرح و توضیح
مواقف اند و بزرگت رفته همدلیه الاختلاف رحمة الهی تجرید التوحید و موافق بیکدیگر خبر شهید است
و بحقیقت تصوف میان اخبار شایخ متفق است از روی حقیقت و مقسوم است از روی مجامد و کما
اینکه قبول اند کرده اول ائمان محاسبان اند قولی بابی عبد الله الحارث بن العباسی گفتند
رحمة الله علیه روی با اتفاق همه اولیا و اول زمانه خود مقبول النفس و مقبول النفس بود و عالم معلوم
سهل و ذریع و حقائق و سخن می اند توحید و تجرید بود و بصحت مسامحت ظاهری و باطنی و
ناورده مذہب روی نیست که رضا از جمله مقامات نگویید و گوید که آن از جمله احوال است و در مقام
ابتدای کرد انگار اهل خراسان این قول گرفتند و عراقیان گفتند که رضا از جمله مقامات و این
بہایت توکل است اما در میان این دو قسم اختلاف مانده است گروه دوم تصصاریانند
قولی بابی صالح بن محمد و بن احمد بن عماره اقتصار کنند رحمة الله علیه روی از علماء بزرگ بود
و رسادات این طریقت و طریق دمی اظهار و نشر ملامت بود اندر ذریع مسامحت روی را کلام عابد
و از نواد رکعات روی یکی آنست که گوید فوج نام عیاری بود و جمله عبارات پیشاپور بود روی
ویرا گفتیم این فوج جو از روی چه چیز است گفت جو از روی من بخوابی یا از آن خود گفتیم هر دو را گویند
گفت جو از روی من آنست که من قبا بیرون کنم در حق پرشتم و مسامحت آن بود ز من تا صوفی
شوم از شرح خلق اندران جا بد از مصیبت پر نهریم جو از روی تو آنکه مرتع برین کشی تا تو بخلیق و
خلق چو غنچه نگردد پس جو از روی من حفظ شریعت بود بر اظهار و از آن بر حفظ حقیقت بود در سراسر
و این مصلحت تو است و بعد گفتا علم کرده سوختم طغیور یا نند و طریق روی غلبه و کرد بود و طلبه شوق
عزیز می رسد و دشمنی از بعضی کسی روی نباشد و تقلید بدان محال که اقتدا بر بستیم دست نیاید
را آنکه روی جدا و از آنکه تخلف ما و سر و غلبه سپرد گفت صلی الله علیه و سلم ای کافران گفتن که با کانی
گفتند ای کافران از آنکه تباخی کردید از آن جا که من تشبیه تقسیم نمودم و آنست که در آن را کرد و در

ری کار و این شک بر حکمت بدانکه سکر عبارتست از غلبه بر محبت حق عزوجل و سحر بیان از رسول
 مراد و اهل معانی را از در معنای سخن بیستادگر و بی این بران فضل خند و گریه ای که بر این مرتبت و بند
 آنگاه که سکر افضل نهند بر سحر آن بویزید است و متابعتان و می گویند سحر سحر تکلیف اقبال صفت لویست
 سحر دیگر در آن حجاب مہکم بود از حق عزوجل و سکر بزوال آفت و نقص صفات بشریت روز تاب تدبیر
 و اختیار و می و فناء و تفرش اندر خود و تباه و سگاد توای که اندوی موجود است بخلاف نفس می
 و این المیخ و اتم و اکل آن حال بود چنانکه در آرد علیہ السلام اندر حال سحر بود فعلی از وی بوجود آمد خدا
 کس نفس را باده و هفتان کرد و گفت قتل او حجاج است و پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اندر حال سکر بود
 فعل میرا بخود هفتان کرد و گفت و ما کرمیت از سر هیت **طَلَّكَ اللهُ كَذَلِكِ** الشتان این عبده
 مدبیه و آنکه بخود قائم بود و بعضی خود ثابت گفتند تو کردی بوجه کرامت و آنکه سخن قائم
 بود و از صفات خود فانی گفتند که دریم آنچه دریم پس هفتان فعل بنده سخن نیکوتر از هفتان فعل
 حق بنده که چون فعل حق بنده هفتان بود بنده بخود قائم بود چون فعل بنده سخن صفات بود
 سخن قائم بود که چون بنده بخود قائم بود چنان بود که او در علیہ السلام با کینظر بجای آقا و که نمیباید
 یعنی بنده را دید آنچه و در چون بنده سخن قائم بود چنان بود که پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کینظر آقا
 هم از آن جنس یعنی زن زید بر زید حرامم از آنچه آن نظر در حال سحر بود و این نظر در سکر و چه چارم
 چند یا نذولی یا اول القاسم چندین محو کنند رفته بعد علی طریق می بنی بر صورت و مشهور ترین نمیشک
 و می است و مشایخ بعد جنیدی مذهب بوده اند و متابعتان و می گویند که سکر اصل آفات متان
 تسویش احوال در خواب محبت و اگر کردن بیشتر خویش و چون قائم بر معانی طالب شهید یا از روی فناء
 و می یا از روی بقا مدوی یا از روی حقان یا از روی اثباتش چون سحر احوال باشد قائم و تحقیق حال نشود
 از چه بد دل اهل حق مجرب و سیاه یا کل خشتات و بنا بنیای هرگز از بنده شکیات آنا باشد و از آفت آن
 بر سگاشی و اندن سخن اندر چیز آمدن حق بر نیست که خبر بار چنانکه هست نمی بنید و اگر بسبب
 بر بندگی و یاد دوست برده گوی باشد یکی آنکه نظر اندر شیء پیشتر بقا آن گردد و بر چشم خا آن گردد

اگر چه بقیار آن کرده کل موجودات را اندر جنب بقا و خودانی باید اگر چه چشم فانی که در کل موجودات
 را اندر جنب بقا و حق فانی باید که بخرد بانی نه بنید اندر حال بقا نشان این سر و دست مراد از سر و دست
 عراض فراید و از آن بود که سپهر صلیبی علیه سلم اندر حال ما گفت که انهم انما الاشیاء و کما یحیی
 هم از آنچه بر سره پدید آسود و همین قول خداست عزوجل که فاعلموا ان اولی الالباب انما یفتنون بها
 که در پس اینچه از احوال موجود است نیاید و در آن سر که از این منتهییم اگر چه بی جان که
 سوسه علیه السلام اندر حال سر که بود طاقت الهی یک تجلی نه داشت و از جوشش شد سخن می بود
 صحت عقاید رسول صلی الله علیه و سلم اندر حال صحت بود و از آنکه آیه کتاب تو سین سین بل بود و در آن سر
 و بسیار تر بود و پس علم گروه چه خیم نور یافتن ولی باو محسن امین محمد نوری گفت در رحمت الله علیه
 ویرا اندر تصرف نه برسی پسندید و هست و قاهره نه بدیش تفصیل تصرف باشد بر فقر و معاش
 موافق جنبید شد و در طریقت مجتهد صاحب حب بود صحبت بی ایتار حرام و اندر گوید صحبت
 با درویشان فرایضه است و عزت ناستود ایتار صاحب بر صاحب فرایضه چنانچه در درویش
 در بادیه فرود شدند و با ایشان یکش آب بود و بر یکدیگر ایتار سیکو نه کسی نخورد تا میره از دنیا بختی شد
 نشاء الله تعالی ذکر ابو محسن محمد علیه السلام در کتاب تفصیل مذکور باشد گروه ششم سهیلانند ولی سهیل
 بن عبد الله شامی است که سهیل کندی و می از تختستان اهل تصوف بود که در ایشان در جمله اند وقت خود
 وقت بود اهل حل و عقد بود اندر ریاضت و در برابر این بر سایر بود و از آنکه عکایان عقل با بر شو و طریقت
 و می چنانچه در جان نفس ریاضت است و پرورش در آن از مدعی مجاهد در ریاضات طرف سهیلان
 بود و مرآت باطن طرفین جنیدیان اما ریاضت و مجاهد جمله تلاقی کردن نفس بود تا کسی نفس از نشاء
 ریاضت و مجاهد بر آسودند و حقیقت نفس معنی الهی در کتاب کشف المحجوب تفصیل مذکور است
 گروه هفتم حکیمیا توفی بابی عبد الله بن محمد بن علی الحکیم الرضوی گفت در نفس سهیلان و نوی کی از آنکه
 وقت بود از جمله علوم ظاهری باطنی و ریاضات بسیار و قاهره سخن طریقتی بود و او آیه در کشف المحجوب
 از می است که بلانی که در میان او در لیا که مشایخ از اخص بر گردید و در میان ایشان شایسته و این سخن در از دست

هر دو ششم نماز باشد تولى با بر حسیس را نکتہ زمره نهد طایفه بر این اندیش طریقت تصانیف اهل سنت و
 اذخر بود و تقطاع شانی عظیم شمت و ابتداء عبارات از ممال فلان و با او که در طرق خود اهل علم اندرین بیان
 مشهور گردانید بدانکه فناء بقا بر این علم معنی دیگر بود و بر زبان حال معنی دیگر و شامخ از اندر معنی سوزش
 لطیف می گوید که صاحب سبب الفناء فناء کسب معنی از تیره تیره و البقاء بقا بعد شایسته الالهیت
 فناء فناء بنده شاه از رویت بندگی بقا بقا بنده شایسته الهی یعنی اندر که دار و دید بندگی آفت بود
 بنده حقیقت بندگی آنگاه رسد که او را بگردان خود میار تا باشد از در فعل خود فانی کرده بدین فعل خود نرسد
 باقی نسبت فعل می جود بخت باشد بدو که آنچه بنده مقرون بود از نهال بنده و جمله اقصی بود آنچه از نهال
 سرصول بود و در کمال بود پس بنده در وقت فانی شود و مجال الهیت حق باقی شود و بر عیوب نه جوری
 محو شود و العیوب تیری الفناء بر کجا صحت بندگی کردن اندر فناء و بقا است از آنچه تا بنده ممال نصیب خود
 تیرا بگذر شایسته خدمت با مخلص مگر در پس تیرا از نصیب است فناء بود و مخلص اندر عبودیت بقا
 و حقیقت جمله آن بود که فانی بنده را از رویت جلال حق بود و کشف عظمت می بر اول تحقیق
 این جمال از کشف المحجوب یا جست گروهی هم خفیف است تولى با بر عبید شمس محمد بن شریف الشیرازی کنند
 رحمة الله تعالى علیه دوی از کبر و سادات بنی طایفه و غیر آن قوم بود و عالم بسلوک ظاهر و باطن
 و در تصانیف بسیار است معروف و مشهور است اندر ذنون علم طریقت و طراز مذمت بی اندر کشف
 نسبت و حضور است و عبارت از آن کند صاحب کشف المحجوب که منیر یار در من بمقدار امکان از زبان
 انشاء است که الکلام فی القیمة و الحضور این عبارت است که طر و نشان چون عکس بود در زمین معنی حضور
 آنگاه متفان و نماید مستعمل است و متداول اندر بیان از باب اللسان اهل سنتی پس مراد از حضور حضور اول بود
 به حالت یقین یا حکم قهیبی او را چون کم معنی گردد و مراد از غیبت غیبت اول بود از ذنون حق تا مدیکه از خود
 غائب شود از غیبت خود غائب شود که غیبت خود از خود بخود و بخود نظاره کند و بگلا این عراض بود از حکم سوم
 چنانکه از انرا می معلوم شد پس غیبت از خود حضور بود حق و حضور حق غیبت بود از خود چنانکه هر که از خود
 غائب بود حق حاضر بود بر کس حق حاضر بود از خود غائب بود پس اول آن خداوند است چون غیبتی از غیبت حق

چنانچه در اول طالب است و هر که در غیبت بی ترکیبی بی حضور گشت و شرکت قیمت بر خاست و نسبت
 بخود منتقل کرد و چون لیاقت را در مالک نباشد گناهی آرد یا مانده اند تصرف او با و اندر حکم نظر همین است
 بعد بر آن روشن اجاب نیست اما چون فرق افتد شایع را در همه اشکال از زمین است و هر که در بی حضور
 در اندر غیبت و گردی غیبت بر حضور چنانکه اندر همه و هر که بیان کردیم اما هر که بر بقای او مصاف
 نشان کند و غیبت حضور بر نفسی او مصاف پس این عمل آن بود و اندر تحقیق و آنرا که غیبت را مقدم دارند
 بر حضور آنرا عطا است و حسین بن منصور ابو بکر شیبلی و ابو عمر بغدادی و سمنون و محمد باغی از عراقی گویند
 که مجاب عظم اندر راهی قوی و چون قوی تواند تو غائب شود آفات ثبات هستی تواند توانائی شود قاعده
 در کار گشت مقامات مریدان مجاب شد و هر لایق طالبی عمل آفت گناه و گشت اسرارندار شد ثبات
 اندر محبت قرار شد چشم از خود و از غیر خود فرو رفته شد و صاحبان سر تندرست و خوشبخت و قریب سوزنده
 در صورت این چنان بود که خدای عزوجل اندر حال غیبت تو مرزا او پشت آدم علیه السلام بیرون آورد
 و کلام عزیز خود را را بشنوا نید و جماعت تو حیدر لباس شایسته مخصوص گردانید و تا از خود غائب بودی
 سخن حاضر بودی بجا که چون بیصفاات خود حاضر شدی از قریب غائب شدی پس ملک تواند در حضورت
 او نیست سنی تو خدای عزوجل لَقَدْ جَعَلْنَا قُرْآنَکَ حُجْرَةً لِّکَ لِمَا خَلَقْنَا کُم مِّنْ أَوَّلِ قُرْآنٍ و باز
 حادث محاسبی و بنید و حسین بن عبدلهد و ابو جعفر خضص حداد و حدودن و تصار و محمد و غیر حضرتی صاحب
 در محبت بنی خلیفه هم عهدت با جماعه دیگر برانند که حضور را مقدم بر غیبت و از هزارانچه مجابانند حضور
 بسته است و غیبت از خود را پیشی باشد حضور حق چون پیشگاه آدر راه افت کرد پس بر کار از خود غلب بودی
 حاضر بودی و غایب حضور است و غیبت بی حضور خوبن آید که تارک غفلت باشد چون مقصود
 ازین غیبت حضور بلند و چون مقصود موجود غفلت ساکت شد و اندر غیبت و حشمت مجاب بود حضور حشمت
 گشت اندر همه حال گفتن چون مجاب بود هر فرق نیستی شایع از الطیفه است عالی و از روی ظالمی انصارات
 هرگز و گناهی نیک که حضور سخن و غیبت از خود که مراد از غیبت حضور است و هر که از خود غلب نیست سخن حاضر است
 و هر که حاضر است غایب است چنانکه حسین علیه السلام اندر حال در بیان خود بود و بلکه اندران حال از خود

غائب بود و با هم مشتاکم که بخنجر نازم بر چو کوه چون بگفت مستغنی الله خداوند گفت ای
وجودگاه صبا که آرد آن حکیم مینامدین قصه میان آن نیکان مل کن تا بدانی و از جنیدی آید رحمة الله
علیه که گفت روزگاری چنان بود که از این استخوان زمین بر حیرت من میگرددستند از چنان که من بزرگ
ایشان میگفتم اکنون باز چنان است که از ایشان خبر دارم و نه از خود این شهراتی بگوست بحضور
انست منی غیبت و حضور که مختصر بر ایدم تا همه مسلک خفیفیان بدانند گروه و بهم بسیار آتولی با او بسیار
سیار می کنند رحمة الله علیه وی امام مردم بود و اندر همه علم عالم و صاحب بود که اسطی بود و امر و زاندر
نسا و در او مهمات می طلعت بسیارند که هیچ ندیدند در تصوف بر آن نخوانده است الا مذمت می آید
از سائل لطیف است سخن ایشان بدانید که زبانها بود است و من بعضی از آنان همسایه ایدم بر وقت
خوش است و بسیار ایشان با بر جمع تفرقه باشد و این لفظیست مشترک میان جمله اهل علوم و هر گروه از
صفت خود را این لفظ را کار بندند در تعظیم عبارت خود را اما در هر یک از این چیز دیگر است چنانکه از جمله این
از جمع انزلیان مراد تاج و از فراق مراد میگویند و نحو این اتفاق سامی لغوی و نه سراق بهمانی
آن و تعقیب جمع قیاس تفرقه قیاس جمع صفات ذات و تفرقه صفات
فصل اما در اینجا تفرقه برین این جمله بود و بدانکه جمع بردگ گونه باشد یکی جمع سلامت و دیگری جمع کسیر
جمع سلامت آن بود که حق تعالی اندر غلبه حال و قوت و جود و تعلق شوق در بنده پدید آرد و
و حق تعالی جان فطند و شهید و امر خود بر ظاهر وی میراند و در برابر گذاردن آن نگاه میدارد و در برابر
بجای آن می آید چنانکه بهیسل بن عبد الله و ابو حفص مد او ابو العباس سیاری مروزی امام هر صاحب
مذهب بود و ابو یزید بسطامی و ابو بکر شبلی و ابو الحسن حضری و جماعتی از کبار مشایخ پیوسته مغلوب
بودند و حق تعالی در وقت نماز اندر آمدی آنگاه بجال خود با نماندی و چون نماز بگردندی از مغلوب گشتند و
از آنچه تا در محل تفرقه باشی تو باشی امر میگردد می چون می ترا جذب کند وی با مر خود اولی تر که بر تو نگاه
دارد و در وصفی برای کی نشان بندگی از تو بر بخیزد و در گیر آنکه تا حکم و عده یتیم کند که من برگردن نیست
محمد علیه السلام را منسوخ نخواهم کرد امید و جمع تکسیر آن بود که بسنده اندر حکم و در پیشش شود و پیش

چون حکم جانین باشد پس کی ازین معذور شدیم کی مشکوک پس روزگار مشکوک و قوی تر از معذور
 باشد و جمیع تحقیقان تصوف گفته اند نظر به وجود جسم در مجاری عبارات در موزنان مراد بلفظ
 تفرقه کماست و هیچ موافقتی مجامده و مشایخ پس آنچه بنده از راه مجامدات بدان ماه یا بدر
 جمله تفرقه باشد و آنچه تصرف غایت در ایت حق بود و بنده هیچ بود و غیر بنده اندران بود که از
 اکت فعل خود نسبت کرده و فعال خود را اند فعال حق مستغرق یا در آنکه هیچ مقامی مخصوص نیست و عالی
 سفرد که هیچ جمعیت است اندر معنی مطلوب و خلاف مشایخ اندرین بسیار است و عبارات در آن
 در این مجال است و تفصیل از کتابت که را بدست و رفحات است بدانکه مراتب طبقات نرم
 بر قسم است قسم اول مرتبه وصال و آن طبقه علیا است قسم دوم مرتبه با کمال این
 کمال آن طبقه وسط است قسم سوم مرتبه مقیمان این نقصان و آن طبقه سفلی است
 و صلمان مقرران و سابقان اند و اولی وصول بعد انبیا علیهم السلام در طائفه اند اول شایخ فیه
 که برسط کمال متابعت رسول صلی الله علیه و سلم مرتبه وصول آئینه اند بدعوت خلق بازدن
 و امر شده اند و دوم طائفه آن جماعتی اند که بعد از وصول بر وجه کمال عازت کسب و جمع خلق
 با ایشان زلف و غرق بمرج گشتند و در شکم اهری فنا چنان ناخیز و سستملک شدند که از ایشان
 بر گز خبری و اثری بسا حل تفرقه و ناحیت بقا رسید و در سلاک زمره سگان قباب غیرت و طعنا
 و بارصرت نخر اطرافتند و بعد کمال وصول ولایت تکمیل یگان با ایشان مفوض گشته و این
 سلوک نیز بر قسم اند اول طالبان مقصد علی در میان وجه هدیریدن و وجه الله طالبان
 بهشت در میان آخرت و وجه تکوین بریدن و آخرت و اما طالبان حق در طائفه اند متصرف
 و طائفه متصرفه آنهاست اند که از بعضی صفات نفوس خلاص یافته اند و بعضی احوال اوصاف
 صورتیان متصرف گشته و مطلع نهایت احوال ایشان شده و لیکن هنوز از احوال بقایای صفات
 نفوس متشبث مانده باشند و بدان سبب وصول غایات نهائیا این قرب و صوفیه متخلف گشته
 و اما ملائمه که مدعایت معنی خلاص و صدق غایت جهد دارند و در اخفای طاعات از نظر خلق

مبالغه واجب باشد اکنون باز گردم بطرف آن که گوید که نامقبول اندکی طول بیان که بسجول دستخیزان
 تسویب اند و سالیان و شبهه بدیشان متعلق اند و دیگر حلاجیان اند که ترک شریعت گفته اند و الحاد
 گرفته و مردگوشه و اباقتیان و فارسیان بدیشان متعلق اند و گروهی از خوشریان که
 مجسبه این خراسان اند و متکلم بکلام متناقض اند و اصول توحید که اصل طریقت نشاسند خود را
 دلی خوانند و گویند که اولیا فاضله اند از انبیا و آن ضلالت است و شبهه که تو را بدین طریق کنند و
 علول نزول حق یعنی تعالی را و او دارند و بجاویز بخیزند گویند بزوات ضامی عزوجل ندانند اندر همه
 لغات و مجال با اتفاق جمله شایخ این طریقت انبیا فاضله اند از اولیا و از پنجه نهایت دلائل بریت
 نبوت باشد و جمله انبیا ولی بشند و نهیاسمکنانند اندر نفی صفات بشریت و اولیا عاریت اند از
 زیرا که این گروه را حالی است طاری آن گروه را مقام است و آنچه این گروه را مقام است آن گروه
 را حاجات است و بچکس از علماء اهل سنت و محققان این طریقت اندین خلاف نکنند الفرق
بین المقام و الحال بدانکه این دو لفظ مستعمل و متداول اند در علوم میان محققان
 مقام یعنی مقام است و جایی اقامت و مقام یعنی تمیز قیام بشده بجای قیام در اصطلاح نظامی
 جایی اقامت بنده بشده زنده است و حق گزار و حق رعایت کردن می مر آن مقام را تا کمال آن را
 در او رک کنند چنانکه صورت بند و بر آدمی در و انباشد که از مقام خود هرگز در بی آنکه حق آن
 بگذارد و حال سنی باشد که از حق بدل چویند و بی آنکه از خود آنرا بحسب نفع توان کرد چون بیایند
 و با تکلیف جلب توان کرد و چون بر و پس مقام عبارت بود از راه طالب تدهنگاه و می اندر محصل
 چهار و درجه و می بقدر که کتسابش اند حضرت حق عزوجل و حال عبارت بود از فضل خداوند
 و لطف و می بدل بنده بی تعلق مجاهد آدمی بدان از آنچه مقام از جمله حال بود و حال از جمله
 فضل و مقام از جمله کاسب بود و حال از جمله مواسس صاحب مقام مجاهد خود قائم بود و حساب
 حال از خود فانی بود قیام و می بجا بود که حقیقتا اندر می آفریند و شایخ رحیم است تمام اینها مختلف اند
 گروهی دوام حال را و او دارند و گروهی روان دارند و در کشف الحجب است که اینها کسب و می در اینها

مقامات گویند و چنانچه از مواهب بنا کرد و آنرا حلال است و نهند بیان تلویحی تکلیفین چون از حقان
 نسبتاً و بقایض آنجه در روایات دروش و زندگه گریختا بدین امر و در مقام تلویحی حکم نسبتاً یعنی
 خان حال غلبه علیّه و تجویفی در حدیثها و کلام کتب اسیب است و در حدیثی است که ابان لرت به یاد میسر بود
 مراتب متفرق و در آن درستی میاید و متفرق با وسعت در طرفین تا حکم می موجب است میو چند که در حدیث
 و فیرق را شنو گرداند چون قدم در آن حال است لاجرم حرارت بود چون در مقام تلویحی تکلیفین حکم
 معصوم است که عاید سلم درین ارت رحمت میفرستد و میگفت یا ایها الذی را حتی ما را برسان و بگو
 بعد اگر ما چون او مسلی بعد علیّه سلم کمال مقام تکلیفین بود کمال عصمت و شرف از تلویحی حال بهم از خود
 میزد و میخواست فإن الحاکم لیس و لا یجوز له ان ینال لب فی کل حال لا یغلب علیها قطبونی لکن لعل حال حسن
 الاحوال را باقیه نادینا کان و کتباً بیان الیهام هرگاه که بر حضرت رسالت بنا علی بعد علیّه سلم
 بر بیت خالیه می منف عبودیت مطلق گشته در آن سامت هر چه گفتی از وحی حنی و الیهام بود
 سر لوی محمد سیش سید رحمة بعد علیّه سلم را است تقاسم الیهام می پسندد آیت و حدیث بر آن
 دین سے آرند باید و نیست که تعبیر علیّه سلم را در معاملات و دعای و کلمات انسانی نیست
 مگر من اعتبار می باشد که از حضرت تبارا با به قابل خطاب اند و در حال کتاب با شارت غیبی
 ما مورا ند و مرتبه ولایت را که شبه نیست اول معاملات ساد قه مثل الیهام و تعلیم و تفریق حکمت
 و غیره پس باید نیست که انداخته الیهام است همین الیهام که با نبیا و انده ثابت است از وحی میگویند
 و اگر نیز ایشان ثابت میشود او را سخندین میگویند و گاهی در کتاب بعد مطلق الیهام را خواه با نبیا
 ثابت است خواه با نبیا بهده می نیامند و این مطلق الیهام گاهی در صورت کلام از مژده غیب و
 که در زین ل سیره و فی سوره العائق و لاذ آو حیت الی الخی اربین ان ایلوئی که
 بر سببی زیاد کن آن را که وحی کرد من بسوسه حوارین که ایمان آید بهمن
 بر رسول من و آو حیتا لک اقری منی الی آخره قلت اید الی الفکران
 الی آخره و فی الشکوة فی باب ستاق ممرضی است که ماله البیضی بعد علیّه سلم

قد كان من قبلهم من الامم محمد بن قيس بن ابي اسحق وقد فاقهم في تحقيق بود در ان چه بود
 پیش شما از آنها محمد بن ابی اسحاق که در پیشند بصورت کلام پس اگر باشد در امت کن سی
 پس برستی که آن یک مخرج باشد و گاهی همین ابهام بر سهولت ملک می شود و سوره مریم
 و اذ ذر فی الکتاب مزیلاً و اشتباهت من اهلهامک انا
 شد فیما فاختت من ذوقهم حجاباً فارسلنا الیهما روحنا
 فتمثل لهما بشراً سعياً الی اخره فی سوره آل عمران و اذ قالت الملائکه
 یمزکم الی اخره انما و اذ قالت الملائکه یمزکم الی اخره ان الله
 یبشیرکم بکلمة مینه اسمہ المسیم عیسی ابن مریم و غیرها
 فی اللانیا و الاخره و من المقدمین و گاهی همین ابهام این طریق اربع میشود
 که غرض و مجر و اول صاحب ابهام کلامی جوش میزند و آخر ابراز بان میراند فی الحقیقه کلام همانی
 که بر زبان او جاری گشته نه کلام نفسانی این قسم ابهام که با نیا و الله میشود و اول لغت فی الرفع
 اگر کسی فی شکوة فی باب التوش و لیسر کما قال النبی علیه السلام ان روح القدس نفث فی روعی
 یعنی بنیک خبر داد که جبرئیل در کمر و در دل داد اگر نسبت او لیا و الله میشود و اول انطق سکنیه میگوید
 چنانکه صحابه ذکر فرموده اند که انا نجد ان شکینة تنطق علی لسان محمد و قلبه یبوء بکم و در حدیث
 اینکه سکنیه انطق میکند بر زبان مراد او و از جهت اقسام الحام خواب است که کسی از مقبولین
 در حالت منام بر امری از امور غیر طبیعی میفرماید کانی شکوة فی باب الریایا مال النبی
 علیه السلام لم یمن الغبوة و الا بشارات قال لرویا الصالحه سبتت ان یبوا
 الرجل السیرة و یبوا لیه و دیگر از جمله کلمات ولایت تعلیم غیبی است و قال لهم نبیهم ان
 الله قد بعث لکم رحمة لوات ملکاً فالتوا ان یتکون له الملائک
 عبداً و یمنحن اسحق بالملک مینه و لم یوت سعیدین اقبال
 الی اخره و ظاهر است که طرقت سبب بود فی سوره الکہف فوجدا عبداً

مِنْ عِبَادِنَا الَّذِينَ رَضِينَا عَنْ عِبْدَتِهِمْ عَمَلًا مِنْ كَلِّ نَاجِلًا وَمَرَادُ أَنْ عِبْدَ دَرِينِ مَعْلَم

حضرت خضر اندیشیان بر اوصاف افعال از جمله انبیا ایستند و از کمالات مذکورده تمهید
میجست و حسن تقوا و برکت است و در فکر و نظر که قوت نظیر ایشان کشان
بر راه است آرد و چون شخص رساندن سوره الانبیا و فقه کتب با مسلمان و کلا اینها

حکما و عیال پس بنامیدیم حق در آن حکم سلیمان را در بر یک بر او و میستند و فیصله و مسلم

ظاهر است که حضرت سلیمان بن زمان که هفت ساله بود در منصبیت فائز شده بود و در کما فی
المشکوته فی باب القصاص قال علی رضی الله عنه و الذی ظن الحیة و بر و لیسته ما عندنا الا فی طهران

الا انما یطی بر من فی کتابه و فی فی باب اهل من علی رضی الله عنه قال یسئلی رسول الله صلی الله علیه

و علیه سلم الی العرف فیما فعلت یا رسول الله یسئلی و اما حدیث استین و لا علم فی القصاص و قال ان الله

سبب قلبک یثبت رسالت و قال علی فما شکلت فی قصایر کتبی المشکوته فی باب اهل من فی القصاص

انما یسئلی بر من فی کتابه و فی فی باب اهل من علی رضی الله عنه قال یسئلی رسول الله صلی الله علیه

و علیه سلم الی العرف فیما فعلت یا رسول الله یسئلی و اما حدیث استین و لا علم فی القصاص و قال ان الله

سبب قلبک یثبت رسالت و قال علی فما شکلت فی قصایر کتبی المشکوته فی باب اهل من فی القصاص

انما یسئلی بر من فی کتابه و فی فی باب اهل من علی رضی الله عنه قال یسئلی رسول الله صلی الله علیه

و علیه سلم الی العرف فیما فعلت یا رسول الله یسئلی و اما حدیث استین و لا علم فی القصاص و قال ان الله

سبب قلبک یثبت رسالت و قال علی فما شکلت فی قصایر کتبی المشکوته فی باب اهل من فی القصاص

انما یسئلی بر من فی کتابه و فی فی باب اهل من علی رضی الله عنه قال یسئلی رسول الله صلی الله علیه

که تویی بهیاب بفرموده و از نرد و گفته اند که این اسم از صفا مشتق است پس اهل کمال ایشان را صوفی خوانند
 و طالبان ایشان استصوف و تصوف از تفصل بود و تفصل تقضا و تکلف کند و تصوف اهل آن
 بر سه است صوفی آن بود که از خود فانی بود و سخن باقی و مستصوف آنکه مجاهده این چه برده ای
 طلبند خود را بر معاملات ایشان درست همیکند و مستصوف آنکه از برای نیاید جاؤه مال خود را مانند
 ایشان همیکند پس صوفی صاحب صول بود و مستصوف صاحب صول و مستصوف صاحب صول آن
 که وصل است از مراد بی مراد و از مقصود و مقصود و آنرا که نصیب صلی آمد بر حال طریقت نمکین شد
 و آنرا که نصیب فنون آمد از جمله بازان و ذوالنون مصر رحمة الله تعالی علیه که بیست و آن بود که چون گوید بیان
 و نطقش خفایق حال او بود یعنی چیزی نگوید که وی آن نباشد و چون خاموش باشد معاملاتش مستصوف
 حال وی شب یعنی گفتارش همه بر صلح معین باشد و در دانش تجرید صرف بود چون گوید قولش همه
 حق بود و چون خاموش باشد فعلش همه نقر بود و ابوالحسن نوری گوید رحمة الله تعالی علیه استصوف
 ترک کل شیء النفس این بر دو گونه است یکی رسم و دیگر حقیقت و تعلق این بحقیقت مشاهده بود
 اگر وی تارک حظ است ترک حظ هم خطی بود و اگر تارک وی شب این فاعل حظ بود پس ترک
 حظ فعل بنده و فاعل حظ فعل خداوند و فعل بنده رسم و مجاز بود و فعل حق حقیقت و این جلای گوید
 استصوف حقیقه لا رسم که چون تصوف از خلق عراض کردن بود و لا عمل که مراد رسم بود و محمد بن اسماعیل
 مرقی گوید رحمة الله تعالی علیه التصوف سبقة الاحوال مع الحق یعنی گردش احوال مرسد صوفی را
 از حال نگراند و صغری گوید صوفی آن بود که هسته ویرانیستی نبود و نیستی وی را هستی
 یعنی حال مشربیت او بجای ساقط شود که یافت اندر گز تا یافت نباشد و یافت او را بر گز یافت
 بیان معاملات ابوحض صمد گوید رحمة الله تعالی علیه التصوف کما آداب بکل وقت و کما
 بکل حال او بکل مقام او بکلی نفس لیس الاما ابلا و قات بفتح مین الراجال و من شیخ الاداب فهو
 همیکند من حیث یظن القرب و مراد که من حیث یظن القرب قول ابوالحسن نوری رحمة الله
 تعالی علیه لیس التصوف رسوما و لا علوما و لکنه اخلاق اما معاملات آن با خود و دست گفنی

حاصل نگردد و در فرق میان رسوم اخلاق آن بود که رسوم فعلی بود تکلف و سبب چنانکه ظاهر مختلف
 باطن بود یعنی نیت عالی و طلاق فعلی بود که در تکلف و سبب ظاهر بر وفق باطن از دعوی عالی
 مرتفع گوید تصوف حسن الخلق و ایوب کمال این بود که در مرتبه اول تصوف تصوف الیوم ترسم
 یا حقیقه که کان حقیقه با در تمام هر روز کسب می نماید چنانکه پیش ازین حقیقت بود تا بعضی وقت می باشد
 تا جائه همین این رسم نبود و معنی آن در بر کس می بیند اگر رسم مجرد را نگاه کنند باک نیست اگر
 عین معانی را نگاه کنند چهار کل شریعت بنوعی باشد بیان لمبوس مرقع به آنکه شمار تصوف لمبوس
 مرقع است و لمبوس مرتعات سنت است از آنجا که رسول گفت صلی الله علیه و سلم علیکم لمبوس
 حتی تموتوا خلافة الایمان فی قلوبکم و نیز یکی که در یاد صحاب کان النبی صلی الله علیه و سلم
 لمبوس الصوف و نیز کلب الحمار و نیز رسول صلی الله علیه و سلم گفت مرعایشه رضی الله عنهما الا ان
 الشوب حتی ترقیبه و از غیر خطاب رضی الله عنهما یعنی آنکه در مرقع و شبت سی مرتبه بران گذرند
 و هم از وی رضی الله عنهما می آید که گفت بهترین جاها آن بود که مؤمنان آن سبکتان بود و آیه
 المؤمنین علی مرتضی رضی الله عنهما غیر از این شبت که استین آن با گذشت برابر بود و نیز رسول
 صلی الله علیه و سلم فرمود که از خدای عزوجل بقصر عاصم چنانکه فرمود و دنیا یک فتح از وی
 بقصر حسن بصری گوید و در آنجا علی بن ابی طالب بودی را دیدم که چه را جامه های پشمین بود
 و صدقین اگر اندر حال تجرد جامه صرف پوشیده و هم حسن بصری گوید سلمان را دیدم رضی الله
 عنهما سگه مرقع پوشیده و در آن خطاب علی و در آن جهان رضی الله عنهما هم او پس ابابکر
 پشمین دیدند و قهبا بران گذرند و حسن بصری و مالک و یازد و سفیان ثوری و هم در آنجا جمله
 صاحب قیوم بودند و امام عظیم رحمه الله علیه در ابتدا صوف پوشیده و او و طالی رحمة الله علیه
 صرف پوشیده و وی یکی از صحفان منصف بود و ابراهیم هم مرقع صوف پوشیده رحمه الله علیه بیان
 شرط مرقع ماشرط مرقع است که از برای خفت و زراعت سازد و چون صلی باشد هر کجا که پاره شود
 در هر بران گذارد و در آنجا در آنجا و قول است که هر چه گویند که در وقت مرقع را ترتیب نگاه داشتن

شرط نیست باید که از آنجا که سوزن سر بر او بکشد و اندرین تکلف نکند و در هیچ گویند که در وقت ترا
 ترتیب درستی شرط است نگاه داشتن و تضییع کردن تکلف اندرستی آن از معاملات ضرر است و
 صحت سلامت دلیل صوت مهمل باشد کتاب گوید بن علی بن عثمان الجلابی ام از شیخ المشائخ ابو
 القاسم که کافی رحمه الله تعالی بطوس پرسیدم که دروشین اکثرین چه چیز باید تا رسم فقر را سازد اگر گفت همه
 چیز باید که کم از آن نشاید یکی باید که پاره رست بر تواند دخت و دیگری سخن رست بر تواند شنید و دیگری
 رست بر زمین تواند زد و در هیچ از درویشان با من حاضر بودند هر کسی اندرین سخن تصریح کرد چون بت
 برین سوید گفت پاره رست آن بود که بفقیر دوزند برینست چون قه بفقیر دوزی اگر نه رست دوزی رست
 آید سخن رست آن باشد که بحال شنوند بجهت و بی وجه اندران تصرف کنند بهرزل برزند کافی می
 فهم کنند بعقل و آبی رست آن باشد که بوجد بر زمین نهند تا بهر دوسم سید محمد دم علی گفت حساب
 جزا بهر چیز پس مراد از فقر چه پیشین مر بنیاط فقر اخفت موت و یا اصدق فقر خیر و خداست با بود
 و باز گروهی اندر صفت نیست لباس تکلف نکردند اگر خداوند نشان عیالی داد و پوشید و اگر بیانی داد و پوشید
 اگر برینیه و رست بودند و در زندیک آن نبود زود من که علی بن عثمان الجلابی ام نظیرین را پسندیده ام
 میان قه خلافت و سندان بد که در باب قه خلافت جمیع ارباب تصدقند صاحب کشف المحجوب
 میفرماید اما پوشیدن قه مرد و در رست آید یکی مستطمان نیاراد و دیگری شتاقان مولی را و اندر
 عادت مشائخ رضی الله عنهم چنان رفته است که چون مرید بیکم ترک تعلق را بد نشیان کند مردی را
 بسپار اندر به معنی ادب کنند اگر حکم آن معنی نیام کند فیها والا گویند که طریقت مرین را قبول میکنند
 یکسال بخدمت خلقی و دیگری سال بخدمت حق و سوم گرامعات دل خود را خدمت خلق نگاه تواند کرد
 که خود را اندر درجه نادمان نهد و هر خلق را اندر درجه خود مان یعنی بی تمیز همه از خود ببرد و اندر خدمت
 بملک بر خفا چاره ندهد چنانکه خدمت میکند و خود را هزاران خدمت بر خدو مان خود نفس می بندد این
 ششتری ظاهر بود خدمت حق نگاه تواند کرد که همه خطبای خود را از دنیا و عقبی منقطع کند بطلان سخن
 چو سخن کند اگر برای چیزی می پرسند خود را می پرسند نه وی را و مرادات دل آنگاه تواند کرد

که پیش مجمع شہد و موم از دل بر نماستند اندر حضرت پس دل را از مواعظ غفلت نگاه میدارند و چون این شرط از مرید حاصل شد پوشیدن مرتع تحقیق دادن تقلید او را تسلیم نمودن و آن پوشیدن که مریدان را مرتع پوشاند باید که مستقیم الحال باشد و از جمله فراز و نشیب طریقت گذشته باشد و باید که شریف باشد بر حال آن مرید و دو سینه خرقه در مرآة الاسرار است مصنف کتاب فصوص الآداب خلیفہ شیخ سیف الدین باخرزی قدس سرہ چنین گویم سیکہ آنحضرت مر علی رضی پو شائندہ بود و آنرا سینه خرقہ اصل گرفته و میگویی کہ حضرت شیخ نجم الدین کبری قدس سرہ از اخبار صحیح نقل کرده است کہ خرقہ اصل همین عبا بود کہ از آنحضرت بعلی مرتضی رسید و از علی اکرم بعد و جہہ اش بشارتخ مادست بدست رسیده است و نیز میفرماید کہ این سخن حقیقت خرقہ است کہ شفا بخیر خرقہ اولی طهارت و تشریف پوشندہ خرقہ گردانیدہ است پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاقبت ہر از نبوت و ولایت و خرد رویت ہنما داگاہ آن خرقہ را بعلی مرتضی پوشانید و ہم محمد باقر مذکور کثیر الہدایہ نیز فرمودند در محفوظات حضرت با قدس اللہ تعالی سرہ منقول است کہ فرمودند کہ در سلسلہ پیغمبتیہ دہم در ویہ خرقہ حسن از حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہنما میکنند حضرت سلطان الشیخ در راحت قلوب و صاحبیر الاولیاء و فیہم بجان چشت روایت کرده اند کہ رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم در شب معراج خرقہ از حضرت عزت یافتہ بود چون از معراج بازگشت صحابہ را طلبید گفت کہ من خرقہ یافتہ ام و مر از فرمان است کہ از اسکی بہ ہم بعد پیغمبر علیہ السلام رو بسوی ابو بکر کرد رضی اللہ تعالی عنہ فرمود اگر خرقہ تو بدیم ہم کنی گفت من صدق و زرم و طاعت کنم بعدہ بعد رضی اللہ تعالی عنہ فرمود اگر این خرقہ تو بدیم ہم کنی گفت صل کنم و تصدق نگاہم بعد بنیان رضی اللہ تعالی عنہ فرمود اگر خرقہ تو بدیم ہم کنی گفت من ایمان کنم و شجاعت و زرم بعد علی مرتضی کہ بعد تھا و جہہ ابرسید اگر خرقہ تو بدیم ہم کنی گفت من پردہ بکنم و عیب بندگان فدای عزوجل را پوشم پس پیغمبر علیہ السلام آن خرقہ را بعلی اکرم بعد تھا و جہہ از فرمود مر از فرمان فدای عزوجل چنین بود کہ این جواب گوید خرقہ با وی بدی و ہم نیز پسندان خرقہ بود جب فرمان الہی کہ پیغمبر علیہ السلام ب حضرت علی مرتضی عطا فرمودہ بود آن کلیم سہا بود از حضرت

کرم الله وجهه منتقل شده واسطه بواسطه پیران حشمت سیدان اینجا خرقه چینی نام یافت آخر از حضرت ^{علیه السلام}
 محمود پسر او خود بقبر برود و صاحب نجات از امام محمدالدین بغدادی نقل میکند که خرقه خلافت از علی مرتضی
 بدو کس رسید یکی بحسن بصری و دوم بجوابه کیل بن زیاد صاحب لطایف اشرفی و تذکره الاولیاء و موافقت
 اولد خوشی و نواید القواد و غیره و اکثر مشایخ کبار از هر سلسله برین متفق اند که خرقه خلافت علی مرتضی
 بجوابه کس رسید که ایشانرا چهار ظیفه و چهار پیر گویند و در سیر الاقطاب ذکر کرده که علی مرتضی شش خلیفه داشت
 حضرت امام حسن و حسین و کیل بن زیاد و حسن بصری و اویس قرنی و قیل ابوالمقدم شرح بن ثانی بن
 الحارث قضی الله عنهم کیل بن زیاد از محبت امام حسن نیز تربیت و فیض یافته است و خواجرجسن بصری
 نیز با امام حسن محبت داشت و از کیل بن زیاد نیز فیض صحبت یافت و خواجرجسن بصری بسبب نظر
 قبول اسداله الغالب مقدامی مشایخ گردید که اکثر سلاسل از وی بحضرت علی مرتضی کرم الله وجهه می پیوندند
 بعضی ابو تقالی منهم جمعین ذکر چهارده خانواده اصل و دیگر خانواده ماجمل نوشته می آید **اول خانواد**
تریدیان بن زیدیان منسوب بخواججه محمد الواحد بن بیکه می مرید و خلیفه خواجرجسن بصری بود و از کیل
 ابن زیاد نیز تربیت و خرقه خلافت یافته بود بعد بر سر نه ارشاد داشت مشایخ کبار بنا بخواججه عبدالمنعم عوفی
 او شدند از غایت خلاص خود را زیدیان گویند چون وقت خواججه آخر رسید خرقه خواججه جسن بصری بخواجه
 فضیل ابن عیاض داد و خرقه خواججه کیل زیاد را با بوعقوب السوسی عطا فرمود و هر دو سلسله از آن بخواججه
 مبارکی گشتند و **دوم خانواد** **عیاضیان** می پیوندند بخواجه فضیل بن عیاض وی مرید
 و خلیفه خواججه عبدالواحد زید بود و از اکثر مشایخ وقت فیض بر بوده و در تربیت مریدان شایسته
 عظیم داشت هر که بخدمت او ارادت آورد خود را منسوب باو کرد **سوم خانواد** **دومینان**
 منسوب گشتند بخواجه ابراهیم بن ادیم ویرا خرقه خلافت از سینه بزرگ سیده اول سبب ترک او حضرت
 علیه السلام شده و در تها با حضرت محبت داشت و از دست وی خرقه پوشید بعد بخدمت فضیل رسید و یکی
 نیز تربیت و خرقه خلافت یافت بعد از آن سیر سلوک بخدمت امام محمد باقر تمام نمود و خلافت یافت
 و عالی از وی هدایت یافت هر که در حلقه ارادت او درآمد منسوب بدو گشت یک شجره او همیان بواسطه

امام محمد باقر بحضرت امام حسین بن علی منتهی میشود و منی از نهم چهارم خانواوه پسران
 پسران منسوب شدند بخواجه بیره البعری وی مرید و خلیفه خواجه خدیفه رعشی بود وی مرید و خلیفه
 خواجه یاریم او هم علی آخره خواجه بیره البعری قبول فیظیم بود در ارشاد مردوان هر که خدمت وی ادرت
 آورد و در میری گویند **تکیم خانواوه چشتیان** می بودند بخواجه مستاد و علو و نیوری
 مرید و خلیفه خواجه بیره البعری وی مرید و خلیفه خواجه خدیفه رعشی وی مرید و خلیفه خواجه یاریم او هم است
 هر غرضی داشتی که برایم او هم را از خدمت خضر علیه السلام دانام باقر و فیصل میباش رسیده بود و مرید
 عنهاد اکثر حیات بخواجه خدیفه ایشان را فرمود از وی تا حال امانت بطریق سلک صحیح و مرید فرقه
 معمول است **الغرض** مبدای چشتیان از خواجگوا سماحق است وی از ملک شام به نیش ادرت
 در بغداد خدمت خواجه علو و نیوری رسید **تکیم** سید پیغام طری گفت ابو سماحق شامی خواجه فرمود از امر دنیا
 شمارا چشتی خوانند شما خواجگوا چشتی هستید پس ابو سماحق را برید کرد و تربیت فرمود بعد از آن **فرقه**
 داده و تربیت فرستاد و فرمود از وی خواجگوا احمد چشتی و از خواجگوا محمد چشتی و از خواجگوا یوسف چشتی
 و از خواجگوا محمود چشتی این پنج فرقه و تربیت بودند همچنان از طغایر ایشان پنج فرقه تربیت شدند
 معین الدین چشتی و خواجگوا قطب الدین چشتی و خواجگوا فرید الدین چشتی و خواجگوا نظام الدین چشتی و خواجگوا
 نصیر الدین چشتی شجره هر که باین عشر بشهر برسد او را چشتی خوانند زیدیان و عیاضین و آد هیان و
 پسران این همه در بیابان خلوت داشتند بعد سه چهار روز با سیوه و گمبا جنگلی افتاد میکردند و در
 و قرقر غیر فتنه و هیچ جاندار را نمیکشند مسافر و تنها میبودند در آن خانه و جامه نمیکشند و نیکو چشتیان
 جامه افتاده را با فرقه میپوشند و شب و روز با وضو نماز با حضور دل و همیشه با زبان دل میبندند
 و ذکر جلی بسیار میکنند و از کسی سطل نمیکشند هر چه از غیب مطلق میرسد بیخ میگردند و اکثر طغام را
 میخوانند چشتیان در شهر و قرقر مسکن داشتند و با هر فرقه تواضع پیش می آمدند و در تربیت
 شان بزرگ داشتند و هر چه صاحب یا خدمت و سماع و ذوق بودند و عوس پسران میکردند و تقریر
 بر غنیا جا میروند همه منسوب بطرف چستان که عرب کسیتان است و زدن بر کند است از تربیت

بخارا و مارون قریب است بر نصف فرسنگ از نمدن و پشت شهر است که در روز کوه واقع است و قریب
 از بزرگ کنون اورشاقان میگویند در عرض شهری است از توابع شام میرسد علاء الدین
 حشمتی ازین مقام خبر داده است که گزینند و شان شدیم بدین پاک با سبز و گلشن خراب انیم
ششم خانوادہ عجمیان می پویند بخواجه حبیب عجمی و خواجہ مذکور در حدیث و غیره
 خواجہ حسن بصری بود در مقامات ترک بخبر و در استجابات عادت قریب داشت سر حلقه اکثر مشایخ بود
 هر که بوی ارادت آورد از جمیع نسبتها بر او تجاوز و استیجابت عجمیان اکثر بویها سکونت داشتند
 و مغرب و صیودند و فتوح قبول نمیکردند و جابر مقدس از شرف توت نگاه میداشتند و بعد از هفتم و زینک
 فرزند است فرما افطاری میخواندند و حوسن و طیبه را ایشان گفت میگفتند **بفتم خانوادہ**
طیغور بیان می پویند بسلسله العارفین با نیز بسلسله کرامت نام و طیبور است در تذکره الان و سایر
 می پویند که او صد و سی و نه مشایخ را در یافته و مدت دوازده سال نزد حضرت امام معتمد ادریس
 کرده و از آن حضرت خلافت یافته و میر سید شریف جرجانی و نصفه شحات علی بن حسین و اخطا نیز
 نقل صحیح ثابت شده است که ولادت شیخ ابو یزید بعد وفات حضرت امام است در تربیت حضرت ویرا
 بحسب معنی در ومانیت بوده است نه بحسب بر و صورت هر دو حال مقبول است و در طایفه از شیخ
 سیزدهم که از حبیب عجمی نیز خرقه خلافت یافته است حضرت شیخ ابو سعید ابو العزیز میگویند که شرف
 عالم از بزرگ پری منیم و با نیز در میان نه یعنی آنچه با نیز بد است در حق محو است شیخ مسعود و شیخ محمود
 شیخ ابراهیم شیخ احمد هر چهار کس بشرف ارادت او مشرف شدند از غلبه حق نسبت آبا و بعد از
 محو ساخته خود را منسوب بوی ساختند **ششم خانوادہ کرخیان** می پویند بخواجه
 کرخیی بوی از قدماء مشایخ است گفت وی ابو محفوظ نام پدر وی فیروز است صاحب شحات است
 شیخ معروف را در نسبت واقع است یکی بر داؤد طائی و ویرا بحسب عجمی و ویرا بحسب بصری و خراسانی
 نقلها و دیگر نسبت ارادت ب حضرت امام علی رضا است و ایشان را بسلسله آبا و اجداد خود االی می پویند
 و در سادات الاسرا و صحابه بر و طائی که پدر خواجہ معروف علی نام داشته که مولد حضرت شایخ طائی است

و گویند وی بدست حضرت مسلمان شده و معروف سالها در بان مجره خاص حضرت امام بود و از دست خدمت باخلاص بجائی رسید که بشرف خلافت حضرت امام فایز گشت و بموجب اجازتش و گنجی که موصفی است از بغداد بر مسند ارشاد و میدان مکن گشت و حق تعالی او را مقدسای وقت و پیشوا مشایخ گردانید که سلسله مشایخ هفت خانوادہ بسبب رسید او بحضرت امام علی رضا سپیده بحضرت علی کریم الله وجه منتهی میشود و چنانچه نوشته آمد و بر او نبی خواهد داد و طایفی که مرید و خلیفه خواهد بود و او نیز خرقه خلافت بخواجه معروف کریمی داده است و جمیع مشایخ وقت طریق خواجه معروف کریمی بود و در تربیت و در ان نقش بزرگداشت و هر کس بخیرت او از آن بوسبب تبعیت پس هر چه در آنست وضع رخ میساخت آن خیران اکثر اوقات بازرگ تجرید در خلوت باشند و عبادت قرآن و ذکر بسیار کنند و از دنیا الهی بسیار میگردند و خود را از همه که میمانند بهم خانوادہ سقطیان می پویندند بخواجه سری سقطی او مرید و خلیفه خواجه معروف کریمی بود در معاملات ترک و تجرید و ریاضت و مجاهده و علم فتاوی می نداشت بعد از میر سلوک در ارشاد مشغول گشت اول سه کس از ابناء الملوک حلقه اوست او در آمدند و از غایت اخلاص خود را منسوب بنسبت او گردانیدند سقطیان صحابیم الدهر و قائم اللیل و وفیق کسی قبول نمیکردند بعد از سه روز از خلوت بیرون میشدند و وقت شام از ده خانه در بیرون کرده با یاران افطار بنمودند و بهم خانوادہ جنیدیان می پویندند بسبب الطایفه خواجه جنید بغدادی او مرید و خلیفه خواجه سری سقطی است روزی سری سقطی را بزرگی سپید که از چشم مرید کامل میشود گفت آری چنانچه ازنا جنید الغرض کمالات او را ازینجا قیاس باید نمود او بالاتفاق مقدم او پیشوای مشایخ بود اکثر شاه بازان در سلسل و نسک گشته نسبت با او اجاد و شهر محو ساختن از کمال عشق خود را منسوب بدو کردند و حدیث نبوی است ^{کما قال رسول الله} من عرفني عرفني ^{عن} محمد بن ابي بکر ^{رضي الله عنه} و در شان او وارد شده بود الغرض جنیدیان بر قدم توکل میرفتند و در ریاضت و مجاهده بسیاری کوشیدند و هر چه از غیب بی سبب خلق میرسید بدان افطاری نمودند یا از بهم خانوادہ کازونیان می پویندند بخواجه ابواسحاق کازرونی خواجه مذکور را میر کازرونی

وی مرید و خلیفه ابو عبد الله الخفیف بود و او مرید خواجہ محمد بودیم او مرید سید الطائیفه خواجہ ضحیه بغدادی
 الی اخره خواجہ ابو عبد الله از ابوسحاق فرمود که ہم ترا دنیا دوام و ہم دین تو عالم الاولیاء توان ذکر خواجہ
 ابوسحاق در اکثر کتب مسطور است کار زوینان در میان خلق با حق مشغول باشند و اسما و عظم و دعا
 کاتبه العتدات بسیار خوانند و و از دهم خانوادہ طوسیان می پیوندند شیخ علاء الدین
 طوسی و از اکابر طوس بود شیخ نجم الدین گبری که با فرزند و در میان یکدیگر اخوت بینی بود با ہم متفق شده
 بخدمت شیخ ابو نجیب سپهروردی رسیده گفتند که عمر سلیمان ما کار بر نیاید شیخ فرمود ما ہم این را در
 متلاطمیم تا که دست ارادت یکی از دوستان خدائی زینیم کشود این راه ممکن نیست هر کس با اتفاق
 بخدمت حضرت شیخ و جد الدین ابو حفص بن عمر بن محمد رسیدند شیخ بزرگوار شیخ علاء الدین را و شیخ
 ابو نجیب را مرید و تربیت فرموده و فرق خلافت داده و رخصت کرد که هر دو کس شما بناوای و مسکن
 خود ما رفته خلق خدا را ارشاد بکنید و شیخ نجم الدین که بکار احوال شیخ ابو نجیب کرد تا تربیت نماید ایشان
 بسهم هر دو رفتند شیخ علاء الدین طوس رفته بر سندان ارشاد نشست و جمیع مردم اقتدا بوی کردند
 هر که حلقه ارادت او درآید خود را منسوب بدو کرد طوسیان و فرود سیان هر دو یک و شش داشتند
 و سماع میکردند و نماز میری شنیدند و رقص و تواجب او ذکر بلی در میان ایشان بسیار بود و از هر جگه
 چیزی میرسدی تو منسوب بوی میکنند و هر چه در مجلس ایشان می آمد مومن کا و فقیه و غنی را بر اقامت
 میکردند جمله و ریاضت بسیار داشتند سلسله طوسیان بر شش واسطه منتهی میشود و خواجہ ضحیه
 بغدادی الی اخره سیزدهم خانوادہ سپهروردیان می پیوندند شیخ منیر الدین ابو نجیب
 عبد القادر بن سید السیوطی سپهروردی که قریه البیت تری بغداد وی مرید و خلیفه شیخ و جد الدین
 ابو حفص بود شیخ مذکور چهار واسطه بسید الطائیفه خواجہ ضحیه می پیوندند شیخ ابو نجیب فرق خلافت
 از شیخ احمد الغزالی نیز داشت شیخ احمد کلاور به پنج واسطه البیت الطائیفه ضحیه میرسد و اصل مقبول
 شیخ ابو نجیب پیش از ارادت ده سال ریاضت کرده بود و بعد از ارادت و خلافت مدتی
 سال ریاضت شاقه کشید و درین مدت خواب نکرد و وی عظیم القدر بود نفسی باریک داشت که هر

شیخ ابو نجیب
 مرید سید الطائیفه
 خواجہ ضحیه بغدادی
 بود

نجدهت و سبب پیوست از عرش تلموش پیش چشم وی مخفی نماند و چندین مشایخ که در سلسله کائنات
 گشتند در خانوادۀ دیگر کم باشند و از کمال اخلاص به بریدان او خود را منسوب میسازند و نظایر
 مذکور شهرت یافت چهاردهم خانوادۀ فردوسیان میسپیند شیخ نجم الدین کبری
 و از اکابر فردوس بود به اشارت شیخ وجه الدین ابو حفص ارواحت نجدهت شیخ ابو نجیب سهروردی
 آورد و از وی فرقه خلافت یافت شیخ فرموده که شما شیخ فردوس سبب سلطن خانوادۀ فردوسیان
 پیدا شد و در لغات مینویسد که شیخ عمار یا سکر اعظم صاحب شیخ ابو نجیب سهروردی و شیخ نجم الدین
 کبری از وی تربیت یافته نوز علی بو هشت و سلسله شیخ ابو نجیب پیشش واسطه بسید السطیفه
 جنید بغدادی میسپیند و الغرض فردوسیان و سهروردیان و طوسیان و کازرونیان این چهار
 خانوادۀ میرسد بخانوادۀ جنیدیان و جنیدیان میرسد به سقطیان و سقطیان میرسد بکریانیان
 و جملة مشایخ این هفت خانوادۀ میسپیند نجدهت حضرت فاضل مدینه دوی از پدرو خود امام
 موسی کاظم رضی الله عنه و دوی از پدرو خود امام جعفر صادق رضی الله عنه و دوی از پدرو خود امام محمد باقر
 دوی از پدرو خود امام زین العابدین دوی از پدرو خود امام حسین بن علی کرم الله وجهه علیهم السلام
 الی آخره و در معانی سلسله فردوسیان برین طریق ذکر نموده است که نوشته شد صاحب
 سزا گوید یک شجره سهروردی و یازده سلسله حضرت شیخ بهاؤ الدین ذکر یاد دیگر و میگوید بعد نام امام حسین
 نام امام حسن و باز نام علی مرتضی نوشته بود رضی الله عنهم ظاهر یک فرقه از امام حسن بنی امام حسن
 رسیده است از آن جهت واسطه می آرند و یک شجره قادر بر نیز بواسطه حسن مشنی با امام حسن رسیده
 در لغات است که شیخ نجم الدین کبری از فرقه از جانب خواجگیل زیاد نیز رسیده است برین طریق
 شیخ نجم الدین کبری بهجت شیخ اسمعیل قمری رسیده است و فرقه اول از دست دوی پوشیده است
 و دوی از دست شیخ ماکیل دوی از شیخ محمد و او در المعروف بخادم الفقرا دوی از ابو العباس بن
 دریس و دوی از ابو القاسم بن رمضان و دوی از ابو یعقوب طبری و دوی از ابو عبد الرحمن
 الملکی و دوی از ابو یعقوب نهرجوری و دوی از یعقوب السوسی و دوی از عبد الواحدی و دوی از کمال زیاد

که خلیفه محرم سراسری مرتضی بود که در آن وقت شیخ نجم الدین کی از آن زمان داشته بود میگویند نه تنها در مدینه
 خود داشت بعضی فرزندانش را میگویند بعضی خود را که بر وی میگویند هر دو کلمه را در این کتاب
 ذکر حضرت نجم الدین که ابو اسمعیل قسری و ابو یعقوب نهر جویری و ابو یعقوب السوسی در کتابت
 مذکور یافتیم درین کتاب نوشته می آید تمام شد بیان چهارده خانواده اصل و دیگر جمیل خانواد
 فرغ ازین چهارده استخراج شده اند از انجمله احوال دوازده خانواده که مشهور اند ذکر کرده می آید
 انجمله جمیل با پنج باره می پیوندند اول خانواده قادریه غوثیه مبدی این سلسله از
 حضرت غوث الاعظم میرسد می الدین عبدالقادر جیلی قدس سره مرید و خلیفه شیخ ابو سعید
 انجروی بود وی از شیخ ابوالحسن علی القرشی تا حضرت بنیدالی اخره رحمت الله علیه
 غوث الاعظم را یک مرتبه از حضرت امام حسن الرضا بطریق سلسله اجداد خود نیز رسیده است
 بافضل در خانواده قادریه پیون سلک را می نویسند دوم خانوادۀ لیسویه منشأ این
 سلسله از حضرت خواجہ احمد لیسوی پیرترکستان دی مرید و خلیفه خواجہ یوسف مهدالی است وی
 از خواجہ ابوعلی الفارمدی وی از خواجہ ابوالقاسم کرکالی وی از ابو عثمان المغربي وی از خواجہ
 ابوعلی کاتب می از ابوعلی رودباری وی از حضرت جنید بغدادی قدس سره الی اخره انشاء الله
 ذکر ایشان درین کتاب نوشته می آید خواجہ احمد بارشاد پیر خود در ترکستان بر سلسله نشاند
 سوم خانوادۀ نقشبندیه ظهور این سلسله از حضرت خواجہ بابا الدین نقشبند و
 ابوعیان اوست خواجہ بزرگ مرید و خلیفه امیر سید علی کللال است وی از محمد بابا ساکوی از علی رامینی
 وی از خواجہ محمود انجیرقندی و از عارف ربوگری وی از عبدالخالق نمجدوانی وی از یوسف سید
 وی از خواجہ علی الفارمدی وی از خواجہ ابوالقاسم کرکالی صاحب ثبات گوید شیخ ابوالقاسم سلسله
 حد علم باطن بدو جانب است یکی بواسطه شیخ ابو عثمان المغربي جنید بغدادی میرسد چنانچه بالا
 گذشت و با شیخ ابوالحسن فرغانی دومی را شیخ ابوینر بیطامی و ولادت شیخ ابوالحسن و قاضی
 شیخ ابوینر است بعدتی و تربیت شیخ ابوینر وی را بحسب باطن و روحانیت بوده است نه بظاهر

و نسبت ابوات ابو بکر بکبیرت امام جعفر صادق است رضی الله عنه و تقبل صحیح ثابت شده است که ولادت
 شیخ الهذلی بر پدر نیز بعد از وفات حضرت امام است و تشریح حضرت وی را بحسب معنی در حاکمیت بود
 است نه بحسب ظاهر و صلوات و حضرت امام رضی الله عنه بقول شیخ ابوطالب کوی نسبت است علی و ابیطالب از خود
 علی آخره و دووم بقاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق است که پدر مادر امام است و از فقهار سبب بوده است
 و بی نظیر در علم ظاهر و باطن و ویر نسبت ارادت باطن سبحان فارسی است و ویر العبد انفس است
 باطن بکبیرت رسالت علی علیه و سلم به ابی بکر صدیق تیر بوده و شایع طریقت سلسله نسبت اهل
 البیت رضی الله تعالی عنهم اجمعین از جهت نفاست و عزت و شرف که دارد سلسله الذریب نام
 کرده اند العرض خواجدها و الدین را و راستگی ظاهر و باطن شالی عظیم القدر بود و در تربیت
 مریدان نفسی کبری داشت با نذک نفسا کنان عالم مغلی را بعالم علمی میرسانید اکثر اولیا کمال
 ازلان خاندان بزرگ پدید آمدند و حضرت بهاء الدین نقش بند را تربیت باطن از روحانیت خواجده
 عبدالحاق محمد وانی نیز بود و این بابی حضرت شیخ عبداله بلبانی قدس سره وی دوام نمونید
 بدان نسبت رباعی تاق بدو چشم سرز بنیم هر دم با از پای طلب کشیم هر دم با گویند خدا
 بچشم سر نتوان دید با آن ایشانت ما چشم هر دم با صاحب اقتباس از خواجده عبداله لاریاق
 که فرزند خواجده عبداله حار بود و نقل بنمایید که اکثر مریدگان این سلسله کسب روزی حاصل میکردند و
 بنا بر این خواجده بزرگ حکم متابعت پیران کسب خالین با فی مشغول بوده است و در حاکمیت شجره زرا
 منظر جان جانان مینویس که لقب شریف نقش بند سلطان است که تا ابی کریم شان خالین با فی
 دران نقش بندی می نمودند شعری در تالیسی چون اولیوح ار محمدان با نرد نقش بدیج ان نقش بندان
 و بعضی گویند که نقش بندان با فی الدین است در جناب شد که میرسد کمال بودند و رضی الله علیه از آنکه توجیه
 بهاء الدین رحمت الله علیه درون گل منقش گردیدند و بعضی گویند که چون بابا ساسی تربیت او را
 سید امیر کمال کرده بود و فرمود که نقش بهاء الدین بر بند و بعضی بر آنته هر طالبی که خدمت وی میرسد
 از فیض نظرش نقش معنوی بر دل وی بسته میشد که از ان سبب بمطلوب می پیوست و بعضی

می آید که مریدان خود را نقش اسم اله نوشته میداد که بر دل صنوبری تصور نمایند تا موصوف بصفت
 القلوب بکیت الکرند چهارم خانوادۀ نوریه منشا خانوادۀ نوریه شیخ ابو الحسن غفری
 است نام وی احمد بن محمد بود و معروف است باین القبولی پدر وی از بغول است که شهری بویون
 نهرت و مر و منشا و مولد وی بغداد بود و ولادت و خرقه خلافت از خدمت خواجۀ طبریزی سقبط داشت تا از قرآن
 سینۀ است و محمد علی قصابی و النون مصر پیدا دیده بود و طریق ارشاد قبولی تمام داشت قدس سره
 پنجم خانوادۀ خضرویه سببای این سلسله از حضرت خواجۀ احمد خضرویه است وی مرید و خلیفہ
 خواجۀ حاتم الامم بود وی از شقیق البلیغی دوی از خواجۀ ابراهیم او هم دوی از امام محمد باقر دوی است
 امام زین العابدین دوی از امام حسین شهید بن علی مرتضی کرم الله وجهه از ابو حفص بر رسیدند از نظایر
 کرا بزرگ دیدی گفت از احمد بزرگ تر و بهجت تر بجای ما ندیم و خلیفۀ عظیم القدر بود پیش از این
 سال قوی داشت در تربیت مریدان قدس سره ششم خانوادۀ شطاریه عشقیه
 منشا از این سلسله در بند از حضرت شیخ عبدالشطاریست وی مریدان شیخ محمد عارف بود وی مرید
 و خلیفۀ شیخ محمد العشقی الخرقالی بود دوی از شیخ خدقانی ملازلانهری دوی از شیخ ابو الحسن الخرقالی دوی
 از شیخ ابی النظر مولانا ترک الطوسی دوی از شیخ بایزید العشقی دوی از شیخ محمد المغربي دوی از سلطان
 العاصمین خواجه بایزید البیطامی دوی از امام جعفر صادق بن امام محمد باقر آلئ اثره اول کسی که این سلسله
 در ملک هندوستان آمد شیخ عبدالشطاری بود که بیستم بود در شهر هری که میر رسید بقاره می نواخت اگر کسی طالب
 خدا باشد بیاید من بخدا رسانم در دیار جوینور اکثر مردم بوی شریعت یافتند و بزرگ بودند و نعت بایزید داشت و
 تلقین او را اکثر کمال بود چنانچه درین ملک اکثر سلسله والا آن جاریست هفتم خانوادۀ حسینیہ بخاریه
 که بواسطه سادات میرسد و رطالیف شرقی منید پس که منشا جمیع فرقۀ صوفیه و منشا همه سلسله طالیف
 علیه حضرت علی بن ابی طالب کرم الله وجهه است بتفصیل سلسله سادات ذودمان سعادت ایشانند اشرف
 المشهد الیه المومنین حسین ارادت و خلافت و علوم الهی و حقایق نامتناهی از حضرت علی مرتضی کرم الله وجهه
 اخذ نمود و از وی بابا زین العابدین رسید و از وی بابا محمد باقر رسید و از وی بابا امام جعفر صادق

وازوی بیام موسی کاظم وازوی بابایم علی رضا وازوی بابام محمد تقی وازوی بابام علی نقی وازوی
 بسید علی اشقر وازوی بسید عبدالسب وازوی بسید احمد وازوی بسید محمود بخاری وازوی بسید جعفر
 بخاری وازوی بسید علی ابی المود بخاری وازوی بسید جلال اعظم بخاری وازوی بسید احمد کبیر الحق بخاری
 وازوی بسید الشاخرین و مرشد العالمین حضرت سید جلال مخدوم جهانیان بخاری رسید قدس سره و هم
 لطیفه اشرفی منسوبه که منشاء این سلسله سادات بخاریه منشا نسبت مقامات عالی می شده آن مقدار
 تحقیق و معارف و خوارق عادات که از وی صادر شد هیچ یکی از شیاطین در متاخرین ظاهر نشدند بجز
 و مرصد الخراب بود در ربع مسکون هیچ درویشی نمانده که بکلامت وی مشرف نشده ویر اخلاف
 و اجازت از صد و چهل و چند مشایخ اهل ارشاد رسیده بود قاتریتت ارشاد تمام از شیخ کن الدین
 ابو القح سهروردی و از شیخ نصیر الدین محمود حقیقت یافته و در خاندان وی تا حال مبرهن و سلسله
 جاری اند سهروردی و حقیقت سیوم خانواده سادات که بالا گذشت الغرض کمالات و اظهار
 من الشمس است و در وقت خود غوث و قطب الارشاد او بود قدس سره بعد از وی مقامات مذکور
 خلافت متعدده از وی بپسید اشرف جهانگیر سمنانی رسید رحمه الله علیه هشتم خانواده رسیده
 منشاء این سلسله از خواجده الدین نایب است وی مرید و خلیفه خواجده فیض الدین نایب بود وی از خواجده
 شهاب الدین نایب بود وی از خواجده صدر الدین سمرقندی و وی از خواجده عبدالسلام و وی از خواجده عبدالکرم
 و وی از خواجده قطب الدین عبدالمجید و وی از خواجده ابوسعحاق کازرونی و وی از حضرت خواجده حسین نایب
 سهروردی و وی از حضرت خواجده ابو محمد ویم که اعظم خلیفه سید الطائیفه جنبید بود قدس سره و سلسله مذکور
 در بلاوات بسیار شایع است و قبولیت عظیم دارد و در شهر چوپور نیز سلسله نایب است و بعضی
 آن قیام در آن سلسله هم مرید میشوند هم خانواده انصاریه منشاء این سلسله حضرت شیخ الاسلام
 خواجده عبدالرہ انصاریت پیر پرات قدس سره و مرید و خلیفه خواجده ابوالحسن خرقانی بود و خواجده ابوترتیب الدین
 از دعوت عانیت خواجده بایزید بسطامی است ظاهر اراوت و خلافت از شیخ ابوالعباس قصباتی است شیخ
 محمد بن عبدالطبری وی از شیخ ابو محمد جریری که صاحب کرامات عظیمه و قبله وقت و غوث زمان خاندان

آرا عظم خلف رسید الطایفه خواجه جنید است که بعد از جنید ویر بجای جنید بر مسند ارشاد نشاندند و در این
 سال قدر در خراسان مخصوصاً در یار هرات شهرتی عظیم دارد و حضرت خواجه عبداله بن عبد حاجات و صاحب لایق
 آن دیار است شیخ الاسلام مغوث و قطب مقدس سر و هم خانواد و صنفویه منشا و این سلسله از
 شیخ صفی الدین اسحاق اردبیلی است وی مرید و خلیفه و اما شیخ زاهد را بر هم گمانی بود وی از میر سید جمال الدین
 تبریزی و وی از شیخ شهاب الدین بیهری و وی از شیخ رکن الدین سنجاسی و وی از شیخ قطب الدین الالبهری و
 آرا عظم خلفا و شیخ ابو نجیب السهروردی است قدس سره الی آخره منتهی میشود و بسید الطایفه خواجه جنید
 این سلسله بسیار شایع است در ملک عراق و خراسان در زمان شیخ صفی الدین آن قدر مردم بوی تربیت
 یافتند و فیض مندگشتند که از دیگر مشایخ کم شنیده میشود و در ارشاد و میدان قبولیه تمام و فقهی کلمات
 قدس سره یا زو هم خانواد و عیدروسیم منشا و این سلسله از میر سید عبداله الکی
 الیموی است الملقب بعیدروسی مرید و خلیفه شیخ ابوبکر بود وی از شیخ عبدالرحمن و وی از شیخ مولی و وی
 از شیخ علی و وی از شیخ علوی و وی از شیخ محمد بن علی المقدم و از حضرت شیخ ابومرین مغربی و وی بچند واسط
 بسید الطایفه خواجه جنید منبجادی میرسد الی آخره و سید عبدالعزیز و س از خانواد و سهروردی نیز فرقه
 خلافت داشت و سلسله نسب او بحضرت امام جعفر صادق رضی الله عنده منتهی میشود مردمی باین کثرت عظیم
 المثل بود کلمات حقایق و خوارق عادات عالی از وی بظهور می آمد سلسله او در دیار عرب عدن کجوات
 احمد باب بسیار منتشر است جامع علوم صوری و معنوی شیخ علم اله انشی و قدوه ارباب طریقت شیخ
 بهاء الدین محمد خراسانی درین سلسله بودند و او زو هم خانواد و قلم در ریه چند فرقه اند
 از هر سلسله که خود را منسوب بمشرب قلندر می گردانیدند چنانچه محمد قلندر و مریدان وی و گروهی کثیر این
 مشرب عظیم القدر استند این بیت از دست بهیبت باز در یائتم و در یائتم زماست به این سخن دانند
 کسی که آشناست به دیگر شاه جنید قلندر و شاه حسین لجنی و مریدان ایشان شیخ شمس الدین تبریزی
 و مولانا روم و محاببی و دیگر اهل المثل شیخ فخر الدین عاقلی و خواجه اسحاق مغربی و خواجه غیاث
 شیرازی علی القیاس بسیار از شاه بازان هر خانواد و قلندر مشرب بودند و آنچه اللان اکثر در همین

مشرب می باشد و همیشه در آسنگی باطن میگردشند چنانچه در تفصیلات آوده که بخدمت مولوی دوم
 جامعی التماس امامت کردند خدمت شیخ صدق الدین قونوی نیز در آن جماعت بود مولوی گفت طرد
 ابدالیم هر جا که میرسیم می نشینیم و می جوزیم امامت را اهل تصوف و تکلیف لایق انداختارت بخدمت شیخ
 صدق الدین کردند تا امام شد و در طایفه اشرفی می تولید که از سر حلقه پیران چیست خواجه ابو احمد
 ابدال گرفته تا این زمان اکثر خواجه گان چیست ابدال بودند و کرامات و خوارق عادات عالی از ایشان
 بوجود می آمد و اکثر از ایشان بر مشرب قلند ربه بودند چنانچه خلفا حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر
 شیخ علاء الدین علی احمد صابر حضرت شمس الدین تبرک میر سید محمود و گیسو و راز نظامیه و شیخ احمد تبرک
 رودوی مسابری سینه و بهم خالوا و مداریه نشان این خاندان از حضرت بدیع الدین
 مدارست و در سال ایمان محمودی که تصنیف شیخ محمود مرید حضرت بدیع الدین مدارست می آرد
 مداربن ابو اسحاق شامی در ملت موسسه علیه السلام و از فرزندان نارون علیه السلام شاگرد
 خدمت شامی بود و تورت و زبور و انجیل را درس میگفت و ویر مداران آن گویند که مدار وقت بود
 و ویر انگیل و ارشاد و از روح امیر المومنین کرم الله وجهه حاصل گشته و بعضی نسبت ارادت و تیره اسوس
 طیفور شامی لاحق میکنند و این راست نمی آید چرا که در زمان طیفور شامی و بدیع الدین مدار تفاوت
 بسیارست مگر تورت از روح در میان آمده باشد بهر حال بدیع الدین مدار از مشایخ کبار بود
 و این خاندان میدارید که از وی ظهور یافته اند از مداریه او سینه نیز گویند رحمة الله علیه تمام شد و از خالوا
 مذکور بود این اجمال فعل تمام اسامی رجال الهم اقطاب غوث و غیره صاحب الطیب
 از کتب معتبره می نویسند که از وقت حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم تا این زمان همه وقت در ملک
 سلاسل مذکور بودند و تا ظهور حضرت عیسی حضرت امام محمد مهدی خواهند بود بلکه شیخ علاء الدوله سینه
 در کتاب خانوادة عروة الوثقی نوشته است فلانمان او م علیه السلام گرفته تا وقت نیمه با صلی الله علیه
 رجال المدبری محافظت عالم همیشه بودند و تا ظهور عیسی علیه السلام و امام محمد مهدی خواهند بود
 انوار عالم از ایشان است و نیز می آرد که در زمان حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم

قطب احوال عصام قرنی بود و هم او ایس قرنی ازین سبب حضرت گاه گاه فرمودی که تو پر حجت من از سوی من
 می آید از آنکه قطب بلبل منظر تجلی صفت الرحمن است چنانچه حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم منظر جلوه
 تجلی ذات الهیست است چون قطب کور و فوات کرد این عظامه محمد علی از او بهیچ بوده میان مکه و کربلا
 بجای او قطب ال شد و بلبل حسی و حذیفه یمانی در آن وقت از جمله صفت ابدال بودند علی بن عباس کی
 میزد و بگری از خلق بر آورده بجای وی نصب میکنند و هم وی گوید که ایشان مانند می باشند
 و صفات بشری یعنی میخیزند و می آسمانند و بول و ناله میکشند و بجای میخیزند و دار و سبکت در آن
 میخیزند و فرزندان و اسباب ممال و اموال آنرا زنده و دردم برایشان حس می برند و منکر نشوند و اولاد آنرا
 حق تعالی همان حال ایشان از نظر مردم مستور دارد و تو را یاری سخت و یاری لایحه فهم غیرین بر ایشان
 است در اقتباس احوال راست که خدایه یمانی پیغام شان بدان حضرت نبوی میرسانند و آن حضرت
 نیز بایشان سلام میرساند و بیان نزد او جمع میشوند و علم کتاب سنت از او اخذ میکنند و باهاست
 او نماز میکند و دعا میخواند و خلیفه رضی الله عنه کسی دیگر ایشان را نمیداند و بی کتابت انجور است خداوند
 سبحانه و تعالی برمان نبوی را باقی گردانیده است و اولیا را سبب ظهور ایشان کرده تا پیوسته آیات حق
 و حجت صدق محمد صلی الله علیه و سلم ظاهر شده باشد و در ایشان ظاهر اولیای حق عالم گردانند تا خبر حدیث و میراث
 اند و راه متابعت نفس را در نوشته از آسمان مبارک است بر کلمات اقدم ایشان آید و از زمین آیات بصفا
 احوال ایشان روید و بر کافران مسلمان نصرت بهیبت ایشان یابند و هم کلمه توب هشتمی غیر است
 که ایشان چهار بار از آنکه کتومان اند و یکدیگر را نشناسند و مجال حال خود را ندانند و اندک احوال از
 خود و از خلق مستور باشند و هم در کتب و کلام و تفحیص کتابها جابرین وارد است و سخن اولیا در این طاق
 و مراد اندین معنی خبر بیان گفته است و در لطایف الشرفی که اکثر کتومان ظاهر در این صفت
 آشنا میباشند غیر از موحد بل باطن ایشان را نشناسند و هم در کتب است اما آنچه بل حل و عقدا بر کلان
 درگاه حق اندستند که در ایشان اختیار خوانند و چهل دیگر اند که ایشان را کمال خوانند و هفت کس
 دیگر اند که ایشان را بر خوانند و پنج دیگر که در ایشان را مجابا خوانند و چهار دیگر اند که ایشان را اولاد خوانند

و سدیگانه که ایشان را تقاضا خوانند و یکی دیگر که مروری او طب غلات و این جمله بکلیگر را بشناسند اندام را باین
 یکدیگر محتاج باشند و بدین نیز اخبار مروی و تا خلق است اهل حقیقت رحمت این مجمع اند صاحب کتب فقه حیات
 یکدیگر یعنی از عنده در فضل است و یکم از نایب صد و نوزده هجتم از آن رجال بنفکانه را ابدال گفته است و در آنجا ذکر
 کرده که حق تعالی سبحانه زین را بهجت اقلیم گردانیده و بهجت تن از بندگان خود برگزیده و ایشان را ابدال
 نام نهاده و وجود هر یک از این ابدال از آن بهجت تن گاه میدارد و گفته است که من حرمم که با ایشان جمع شود
 ام و بر ایشان سلام گفتم و ایشان بزمین سلام گفتند و با ایشان سخن گفتم فرات فیما کانت فی حسن
 ستمتار منهم و لا اکثر مشغلا منهم با السهم و فرموده است که شال ایشان تیرند بی هم که یک کس
 قورین شیخ طریقت شیخ فرید الدین عطار قدس سره گفته است قومی از اولیاء الهی عزوجل باشند که ایشان را
 مشایخ طریقت و کبر حقیقت اولیایان نامند و ایشان را در ظاهر به سیری احتیاج نبود زیرا که ایشان را
 حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم در حجر عنایت خود پرورش میدهند بی واسطه غیر بی چنانکه اولیای
 طریقتی از عنده و این عظیم مقامی بود و پس عالی تا اگر آنجا رسانند و این دولت بکس روی نماید ذلک
 نعمت الله یونتی و در کتب کتیب شفاء همچنین بعضی از اولیاء الله که کتاب العبادت مخفی است
 صلی الله علیه و سلم بعضی از طالبان را به نسبت بحسب معانی کرده اند بی آنکه او را در ظاهر سیری باشد و
 این همان تیر و داخل اولیایانند و بسیاری از مشایخ طریقت را در اول سلوک توجه باین مقام بوده است
 چنانکه شیخ بزرگوار شیخ ابوالقاسم رکافی طوسی در کلسله مشایخ حضرت ابوالجناح شیخ نجم الدین الکرکی
 با ایشان همچو بند و وار طبع شیخ ابوسعید ابوالخیر و شیخ ابوالحسن خرقانی اند قدس الله تعالی ارواحهم
 ذکر این بود که علی الدوام گفتی اولیایان صاحب رساله خانوادگی میگویند که در کتاب فی الجواب
 احوال رجال از فتوحات کلی نقل کرده است که سوره دو انده صنف اند موافق انبیا شاعشر در روایت
 که درین بعضی از آن مشایخ طریقتی در بعضی از یک نام بود یعنی میگردیدند چنانچه حضرت سید محمد علی عین تبرکات
 صاحب فتوحات کلی از شیخ داؤد قهیری قدس سره در کتب المعانی نقل کرده و در بعضی تفصیل داده
 و شیخ غوثی است و گفته که بر رجال الهی وقت ملاقات کرده ام و از هر یکی نعمتها یافته ام و مقامات

سید را مشاهده کرده ام اول قطب دوم غوث سوم امامان چهارم او تا پنجم ابدال ششم اخبار
 هفتم ابراهیم ثامن نقیبا نهم نجبا دهم محمد یازدهم مکتومان دوازدهم مغزوان پس باید دانست
 که قطب عالم در هر زمان یکی میباشد و وجود جمیع موجودات سفلی و علوی بوجود قطب عالم قائم است
 و دوازده قطب گیراند که آنها پیشتر بجای خود کرده اند و باید دانست که قطب عالم را فیض از حق
 تعالی بواسطه میرسد و قطب عالم را قطب کبیر و قطب کبیر و قطب کبیر و قطب کبیر و قطب کبیر و قطب کبیر
 قیام موجودات سفلی و علوی از بکرت وجود است و در اقتباس است که علامت قطب کبیر است که
 نور تکلیف که رنگ سبز دارد و گاه گاه نور سرخ در میان او مینماید بی جهت از همه اطراف در یک موضع
 چشم کشاده چشم بسته همه برابر بیند و بحقیقت آن نور خائمه مصطفی است که بوسی بر تواند اخته
 و این قطب مدار او وزیر میباشد که ایشان را صاحب فتوحات کی امامان می نامند یکی به دست راست
 میباشد و دوم بدست چپ بدست راست عبدالملک است و بدست چپ عبدالرب است نیزین
 که نامش عبدالملک است از کوه قطب را فیض میگردد و بر اهل علوی افانیشینیا یوزیر بسیار که نامش عبدالرب
 است از دل قطب را فیض میگردد و بر اهل سفلی افانیشینیا و چون قطب مدار از دنیا اشکال که بوی
 رود وزیر چون عبدالملک قائم مقامش گردد و آنم قطب را عبدالرب می باشد یعنی در آسمان و زمین او را
 عبدالرب گویند اگر چه نام وی دیگر باشد علی بنده القیاس جمیع رجال الهی در باطن بنام دیگر میخوانند با ستم
 آن شخص مخاطب میکنند وزیر بسیار عبدالرب را بجای عبدالملک ساند و ابالی از بدلا که بر قلبه است
 او را بجای عبدالرب ساند پس عبدالملک قطب مدار شود و عبدالرب عبدالملک کرد و ابدال نیز بود و محط
 عبدالرب رسد محمد بنی نار و ز قیامت باقی اند فاما الا قطب بهم علی غلوب الانبیاء علیهم السلام و دوازده قطب
 اند که قلب بعضی انبیا هستند قطب اول بر قلب نوح علیه السلام و در دوم بر قلب ابراهیم
 در و او سوره اخلاص بر قلب موسی در و او سوره اذا جاء نصر الله و پیامبر بر قلب موسی در و او سوره فتح پنجم
 بر قلب او و در و او سوره اذان لکات الارض ششم بر قلب سلیمان در و او سوره واقعه هفتم بر قلب داود
 سوره یقین هشتم بر قلب الیاس نهم بر قلب لوط و در و او سوره نمل دهم بر قلب یحیی و در و او

سوره الفاتحه نیز در همه بر قلب صالح در دو سوره تلاوت و از دم بر قلب شریف و دو سوره ملک است
 حملاً قطب کوره و دوازده قطب اند حضرت عیسی علیه السلام و مهدی علیه السلام از ایشان خارجند بلکه
 آنان مکتوبان اند از قسم مفروان و قطب یار بر قلب محمد علیه الصلوة والسلام می باشد و سکونت علی
 در شهر بکمان و قطب دوازده گانه همه محکوم قطب اند و قطب در حضرت اقلیم اند و پنج قطب است
 ولایت بین سیبانه و ایشانه از قطب عراق است گویند و قطب قالیمر را قطب اقلیم گویند و قطب قالیمر
 بر قطب قالیمر وار است و فیض قطب قالیمر بر قطب لایت وارد است و فیض قطب لایت
 بر سایر ایالات وارد است بمیزان موزان فیض بر می آید تا قیام قیامت میسر سید
 محمد جعفر کلی در بحر المعانی منیر حقیقی ترقی کن در قطب لایت گردد و قطب لایت قطب اقلیم
 شود و چون قطب قالیمر ترقی کن بعد از آن که وزیر بسیار قطب باشد است رسد و این قطب قدیم ایالات
 اقلیم بر اقلیم علیه السلام او را قطب ایالات گویند بعد از آنکه مرتبه سوم محل قطب باشد و در معنی قطب عالم سید
 که قطب عالم راجیات و اوقاشد و در سلوک بود و ترقی کند بمقام فردانیت رسد و هر جا منیر سید
 حضرت شیخ فیض الدین محمود حبشی و چراغ و علمای هدایت است و شصت سال و سه ماه و دو روز و پنج
 قطب مداری بودند و شش قطب این مرتبه داده بودند چون محل را بسیر کردند بعد از مدت مذکور بمقام
 فردانیت نازل فرمودند و در آن مرتبه اسم مبارکش آقطاب عبد الباقی بنوا آمدند چون در مقام فردانیت
 بجایم بقارعت کردند و وزیر دست بپوشان شیخ محمد الدین دمشقی که عبد اللک نام داشت بجای
 ایشان قطب یار شدند و قطب یار از عرش تا فرش و تا تشریف متصرف باشد و چون ترقی کرد بمقام
 فردانیت رسد تصرفات محسوسه چه که فردانیت مقام انبساط و موانست است پس او را در آن باشد
 و او هم را وحی کرد و در بطایف اشرفی از صاحب منتهیات کلی نقل میکند که حضرت رسالت پادشاه
 از نبوت در افراد بوده و حضرت علیه السلام نیز در افراد است از بحر المعانی گوشه دار که مراتب قطب
 و قطب بر حقیقت قطب ایشان اند که اگر ولی را از ولایت معزول کنند و دیگر را بجای او بگنجد
 تواند و ایضا مرتبه قطب یار که قطب عالم است اگر او خواهد که آقطاب را از مقام قطبیت معزول

که تواند و از عاقل قطب القطب غوث دیگری نیز برتر قطب بقول حضرت شیخ علاء الدین سمنانی
 قطب ارشاد و ولایت شمس است که بر تمام عالم تابد و قطب ابدال را ولایت قمری است که بر هر نقطه
 تصرف میکند الغرض قطب ابدال رئیس جمیع ابدال میباشد از جهت برجاتش نماید در مدارج النبوت است
 از خصایص امت محمد صلی الله علیه و سلم وجود قطب ابدال و نجباء ابدال است در ایشان حدیث فرمود
 ای انس رضی الله عنه آمد که ابدال جیل مردوزن اند چون بمیز یکی از انان پیلا در حدیث تعالی در بدل و مرد
 وزنی دیگر را ولایت بیابان هم از جهت است و بعضی شایخ عظام گفته که بحجت آنکه تبدیل کرده اند صفات
 بعضی از حمیده و منسلخ شده از صفات بشریت و روایت کرده است این را خلاصه در کلمات الاولیا و طبرستان
 در اوسط بابین فقط که خالی نمی باشد زمین از جیل مردانند خلیل الرحمن علیه الصلوٰة والسلام که ایشان
 قائم است زمین و برکت ایشان آب داده میشود مردم و این عدی در کامل آوده گشت و دو کس از نبوت
 بشام میباشد و شروه براق و جلال الوالی باید مقبول شود قائم شد و قیامت و تعیین مردی است از احد
 حور و هند و ابو نعیم و علی از بن عمر فرمودند که آمده که فرمود آنحضرت صلی الله علیه و سلم که اختیار امت من یافته
 کس است و ابدال جیل اند نه پانصد که میشوند و نه چهل ایشان در تمام روی زمین میباشد و محمد و علی از
 سعوط رضی الله عنه آورده که فرمود آنحضرت صلی الله علیه و سلم چهل مردانند امت من که الهای ایشان
 برابر دل ابراهیم است دفع میکند خدا تعالی برکت ایشان بار از خلق گفته میشود ایشان ابدال ایشان
 در نیافته اند این درجه را بر زره و صدقه پر سید این سعوط و بجه چیز یافته اند ایشان این درجه را فرمود سبحان
 و خیر خواهی مسلمانان یعنی در نماز و روزه شریک اند با مسلمانان ما صفت خاص ایشان که آن و یافته اند
 این درجه این دو صفت است اولم بودن ایشان مانند خلیل الرحمن بودن ایشان در صفات کامل
 که اخص صفات باشد شریک با حق علیه السلام و این است معنی آنچه فرمود میگوند که هر ولی بر قدم نبی است
 نه مثل در جمیع صفات ماث و نقلت از خواب معروف کرخی که هر که بگوید یا محمد یا محمد یا محمد یا محمد
 او را خدا تعالی از ابدال و در طیم هر روز بار گفته باین لفظ اللهم صل علی محمد اللهم صل علی محمد
 اللهم صل علی محمد و در بعضی حالتها است که این ابدال است که زائیده نمیشود و ایشان اولاد ایشان

لغت می کنند چنانچه از زمین این ماردن آمده که ابدال اهل عالم اند و امام محمد گفته ابدال اگر صاحب حدیث باشد
 پس چه کسان باشند و تاریخ بغداد خطیب کنالی آورد است که گفت نقیاسی صیداند و بجا افتادند
 و در لاجل و اخباریست و محمد چهارم غوث یکی مسکن نقیاس و غریب است و مسکن نجیامه و مسکن ابدال شام و
 اخبار سیاح اند و زمین محمد و گوشت های زمین اند و مسکن غوث که مسکن است و چون عارض میگردد
 سر عام و عامیکنند و اقبال مینمایند در بر آمدن آن حاجت بعد از آن نجیامه ابدال بعد از آن ابدال بعد از آن اخبار
 بعد از آن بعد از آن مستجاب شده عای ایشان قنبا و اگر نه اقبال میکند غوث و اجابت کرد و میشود و عا
 غوث پیش از آن نام شدن و در فصل الخطاب خواب محمد پارسا میسید که بقول صاحب معانی است که
 اوقطاس از نهایت نیست بر بر صفت قطب میباشد چنانچه قطب آرد و قطب آرد و قطب آرد و قطب آرد و قطب آرد
 چنانچه در تفحات حضرت احمد جام قدس سره را قطب اولیا نوشته است و در نظام رجب مسکن میکند
 میباشد که او را قطب لایب گویند قطب جهان و قطب بهایک عالم نیز نامند که صیغ احسام ولایت از وی
 توأم وارد علی بن القیاس بر سر مقامی قطب است بری محافظت آن مقام و نیز فرماید که برای محافظت فرمود
 از قرابت مالم کیلی الی میباشد که قطب آن قریه است خواه در آن قریه مومنان باشد خواه کافران و غیر
 اگر مومنان اند و رحمت علی اسم مادی پرورش مینمایند و اگر کافران اند و رحمت هم نایل بر دو صفت یک
 ذات اند زمین قریم قریم و بر محمد جعفر یکی مینمایند که مشاهد آن حضرت ابدال از چشم خلایق مستور اند و خبر اهل
 و انسان کامل ایشان را ندانند و بنیاد ایشان گروهی نیست کس اندک آن حضرت صلی الله علیه و سلم
 نشان میدهند بدلائل استیجاب این حضرت ابدال در صفت اقلیم اندیز بیلی در اقلیم میباشد و فرمودی
 عاجزان اقلیم خود میکنند و چنانکه از ایشان را موت آید یکی را از مومنی بجای او لقب کند به استیجاب
 در مشرب نیست نبی علیه السلام اندکی از آن عبدالحی در اقلیم اول بر قلب بر سر علیه السلام است علیه السلام
 او را اقلیم دوم بر قلب موسی علیه السلام و عبد المرید در اقلیم سوم بر قلب یارون علیه السلام و عبد القادر
 در اقلیم چهارم بر قلب لورین علیه السلام و عبد القادر در اقلیم پنجم بر قلب یوسف علیه السلام و عبد السمیع
 در اقلیم ششم بر قلب عیسی علیه السلام و عبد الباقی در اقلیم هفتم بر قلب آدم علیه السلام و این هم ابدال حضرت

حضرت علیہ السلام است و وظیفه ایشان مدوی و معدنی است و هم منبر ماینه که هر یکی ابدال معارف مملکت
 الهی عارف اند و مانند کواکب سجد الهی است که ایشان بجهت تیز واداست و و اول ازل حضرت مذکور عبد القادر
 و عبد القادر در ولایتی و یا بر قومی که تهر است و یا مهر است ایشان بقدر و معنی نامزد میشوند چرا که مقبول
 آن ولایت و آن قوم بواسطه اقدام ایشان میباشد و سید و نجاه و نعمت ابدال در کوه ساکنین خورشید
 ایشان اشتم و خاست و ولع نیابان و با معرفت کمال مقیدند میری و طبری نذرند چنانچه در حدیث صحیح از
 عبد البر بن خود رضی الله عنه روایت حدیث است ان یثلمنا من انفس قلوبهم علی قلب و هم علیه السلام و لم
 اربعون قلوبهم علی قلب موسی علیه السلام و له سبعة قلوبهم علی قلب ابریم علیه السلام و له خمسة قلوب
 جبرئیل علیه السلام و له اربعة قلوبهم علی قلب میکائیل علیه السلام و له واحد قلبه علی قلب ابراهیم علیه السلام
 چون یکی از ایشان فوت میشود یکبار او از چهار و یکبار چهارم از پنج و یکبار پنجم از شش و
 یکبار بیستم از سیصد و یکبار سیصد و نوزاد و صوفی سیرت را نصب میکنند و این جمله بدلا از ترتیب مذکور رضی الله تعالی
 ابدال میگیند که دل او در دل سرفرازی است و هم میر محمد علی گوید بدلا چهار صد و چهار اند سیصد و شصت چهار
 ذکر کردیم و چون گویند که اقال علیه السلام بدلا از منی اربعون رجلا اثنا عشر ما شاء و ثمان مائة و عشرون و ابدال منی
 ستمائة الف منی ارد که یک از اولیا من حیث الولاية والا استدلال زیر قدم منی از انبیا اند علیه السلام یعنی
 مبداء تعین آن ولی همان است از اسما و الهیه که مبداء تعین آن منی است لیکن مبداء تعین انبیا علیه السلام
 کلیات اسما و مبداء تعین اولیای که زیر اقدام ایشان اند در همه الرجزیات آن اسما و حدیث صحیح در حق
 سیصد تن از رجال الغیب آمده که چند تن از ایشان بر قلب ابریم علیه السلام باشند و چند تن بر قلب موسی
 علیه السلام و طیب الصلوة و السلام در لطایف اشرفی منسوبه که آنحضرت صلوات الله علیه جمیع عالم را در دست
 فرض کرده اند نصفی شرقی و نصفی غربی از عروق نصف شرقی خواسته اند چنانچه خراسان و هندستان و در
 و سایر بلاد شرقی در عروق داخل است و از شام نصف غربی و بلاد مصر و مغرب غیره و داخل شام است
 پس فیض او چهل تن مذکور بر تمام عالم ناشی است و صاحب کشف المحجوب و اکثر مشایخ همین جمله مبداء گویند
 در اصل ابرار قرار داده اند و حال مقبول است بر سید محمد جوهری که در بحر المعانی میگوید که چهار اوتاد اند

که چهار کن عالم سکن باشد یکی عبدود در او مغرب و دیگری عبد الرحمن را در مشرق سوم عبد الرحیم را در جنوب چهارم
 عبد القدوس را در شمال ملاقات کرده ام کی را بجای دیگری بعد فوت او میساختند چهار کن عالم بوجود این
 چهار راه تا معدوم است و امیر سید محمد گیسو دراز در لفظه جامع الکلم منیر مایه که ابدال برای تصفیه دل و عرفان
 با شیر آتش کرده میخیزانند از که در میان خویش درازند و را بدیند و این را اثری ظاهر گویند و میان ایشان
 بوزن چند دره جزیری لطیف بطریق آب برنگ سفید و سرخ و زر و دو سیاه منظر و خوش بود و میباید از
 خوردن آن در کلام ملاقاتی و دل را فرحتی حاصل میشود که آنرا جدی و اندازی نیست از ایشان پرسیده شد
 که این چیست و از کجا است گفتند در شبی اسرارش در حق هفت مشت میباشد این با بر آن در خست و این آب
 شیر و او است صاحب المعانی میگوید که فتنه سیصدانه اسمی کل نقابلی است و نجبا هفتادانه اسمی کل نجبا
 حسنت است و اخبار هفت اند اسمی ایشان حسین است و عده چهار اند اسمی ایشان محمد است یکی غوث نام او علی
 است و بعد از غوث غوث عمده و بعد از عمده اخبار و بعد از اخبار نجبا و بعد از نجبا نقبا و بعد از نقبا یکی از خلق نوزده
 بجای راستند و غیر در بحر المعانی مکن نقبا زمین بحر است و سکونت نجبا در مطر است اخبار مسکنی و قراری ندارند
 و عمده در زوایای ارض میباشد و مسکن غوث مکه است و این راست نمی آید که مجاورت کعبه غوث الا از شرط
 نیست چنانچه در نفحات آورده که یک شخص است که او را غوث و قطب نامند و لیکن مقتدا و این را طایفه صافیه مانت
 می و اکثر تصنیفات خود میفرمایند که غوث جدا و قطب الا قطب جدا است میر سید شرف در لطایف اشرفی میفرمایند
 که اگر وجود غوث و وجود قطب الا قطب در عالم نباشد تمام عالم زیر و زبر گردد و اما چون غوث ترقی کند
 افراد شود و چون قطب الا قطب هم ترقی کند افراد گردد و چون افراد ترقی کند قطب وحدت شود و قطب
 قطب حقیقی نیز گویند یعنی به مقام معشوقی رسد در لطایف اشرفی است ای محبوب گوش دار که تمام افراد نوشته می آید
 اما الفروغون فهم من چون علی قلب علی کریم الله و بعد و بعد علی قلب محمد علیه الصلوة والسلام ای محبوب افراد
 کامل و غیر کامل افضل اند بر قطب الا قطب اما افراد کامل منظار و چه نفر در روح کلی علی اند و غیر کامل
 منظار و چه تعلق روح علی اند کریم الله و چه در نفر و تعلق فرقی بسیار است عمر قطب مداری
 سال و سه چهار ماه باشد و بعضی راستی و سه سال است ماه و نوبت روز و بعضی از نوبت سال است و روز

و بعضی را بست و پنج سال و بعضی را بست و دو سال و یا زده ماه و بست روز و بعضی را نوزده سال و پنج ماه
و دور فرود از سه و سه سال و چهار ماه و یا زده سال و پنج ماه و دور روز نقصان نبود
از دور فرود اندک و تقصیر میرسد طاعت میکنند و اگر در سلوک عبودیت کورتری می کنند در مقام افراد میرسند
و عمر افراد پنجاه و پنج سال است نه زیاده نه نقصان اگر در عمر که تقصیر میرسد طاعت میکنند و اگر در عمر که
در سلوک سترقی میکنند قطب حقیقی میرسد و عمر قطب حقیقی بست و سه سال و دوه روز است و تمام
مقام معشوقیت یعنی قطب وحدت و مرتبه معشوق است که هر چه معشوق گوید حضرت حق آن کنایه فریض
قطب است و متصرف و افراد متحقق از عرش ناشی است و قطب مدار همیشه در تجلی صفات است افراد همیشه
در تجلی ذات است و قطب مدار داخل است و افراد آن داخل است و بعضی اولیاد تجلی افعال و بعضی در تجلی
اسما و بعضی در تجلی آثار اند و بعضی در مقام محو و بعضی در مقام سکر و بعضی در بر و دو باشند و اولیاد این
مقامات اکثرند اما اول فردانیت بیرون ازین مقامات تجلی دارند و فردانیت بی مکان است ای محبوب
اما ایضا افراد اولیاد و انیت بسیارند و از چشم مردم ظاهر مستورند مگر آنکه قطب مدار و بعضی اولیاد ایشان
دانشد و بتیند هر گاه که افراد کامل که مقام بر وجه تفرید علی مرتضی اند در سلوک سترقی کند بر قاصد سلسله سلوک
علیه و سلم نیز در سلوک سترقی کند بر قطب حقیقی که مقام معشوقیت یعنی قطب وحدت رسد ای محبوب
و نهایت این مقام از کل اولیاد دو کس رسیدند حضرت شیخ عبد القادر جیلانی و حضرت شیخ نظام الدین
اولیاد بر او فی ای محبوب فردانیت مقام لاهوت است و لاهوت در اصل لاهوت الاله است تا از یاد
از قانون عرب است که چون کلامی مخالف این جنبه چیزی خندت کنند چیزی زیاد هفت تا نامحرمان
محرمان از حقیقت باشند پس لامتنع است یعنی افراد را تجلی صفات نیست و بواسطه ذات است بی لامتنع
مگر تجلی ذات پس اول فردانیت را دوام مقام لاهوت است یعنی تجلی ذات و لاهوت خود یعنی فردانیت
مقام نیست که خارج از مشیت شان بود است و این لفظ مقام که اضافه میکنند مراد مقام نیست با سنا مجاز
مقام گویند که مقام لاهوت است اما مقام ندارد و آنچه که صاحب بحر المعانی بیان نموده از علم البقیس
عین البقیس نیست بلکه مشابه حقیقت البقیس است و اسفل این مقام جبروت است یعنی مقام جبروت که سفلان

و باین مقام قطب عالم متصرف است از عرش تا شرف کعبه و در مدو است و قطب عالم را فیض از عرش است
 که تعلق به عزلیت و نصیبت دارد و این مقام را جبر و کسر از آن گویند که اگر ارات و معجزات اولیا و انبیا
 ازین عالم است و در عالم جبر و کسر مقام خردانیت است یعنی لا بهوت و در عالم فردانیت جبر و کسر کفر است
 اما فراد قادر اند بر عالم جبر و کسر و کسر مشغول شوند از خردانیت که تجلی ذاتی است بر تقدیر است
 که از خود دستور باشند چه در مقام خردانیت مقام لا بهوت است صاحب کتاب عروه و فصل الخطاب
 حضرت الیاس و حضرت ارجال الیهم گفته است قطب فراد از استهلاک شهودات ذاتیه چندان نوحی
 به عویش ارشاد نمایی باشد کافی کتب القوم در مکتوب صدوست و چهار شیخ ناشیخ عبدالقدوس
 انگوی قدس سره مسطور بود و حال قدری خرابی این مضمون در دل بود عرض کرده اند که
 در مکتوب بانرو هم حضرت شیخ شرف الدین میری قدس سره می آرند علیه الاولیا از حضرت ائمه
 صلوات علیهم سلم منقول است که در عصری چهل کس باشند که دل ایشان چون دل موسی علیه السلام
 بود و معرفت کس باشند که دل ایشان چون دل ابراهیم علیه السلام بود و تا آخر حدیث آنجا که میگوید
 یک کس باشد که دل او چون اسرافیل علیه السلام بود پس ازین حدیث ظاهر دو چیز فهم میشود یکی
 دل اسرافیل را دوم فوقیت او بر پیامبران و بارباد مکتوب حضرت قطب عالم دستگیر مخرج
 میشود که فرشته دل ندارد و لاجرم در سراپرده خاص گذر ندارد و قما و جود توفیق بلطف تمام باقی مانده
 جواب مقرر باد و فضل جزئی که باعتبار عالم تقدیس و طهارت است تقاضای فضل علی بنکند زیرا که در
 امتقاد است که پیامبران بر جمیع ملائیک فضل دارند و فضل اولیا و مقرب نیز بر عوام ملائیک است و اینج
 از آن است که ملائیک دل ندارند و در سراپرده خاص گذر ندارند که دل دارد و خلیفه رحمان است
 و همشین سجا است و هم ملبس آری تعالی بوم اقلیمیه و این وایت در سعدان العظمی شرح شاشی
 تصنیف عبدی صفی الله والدین بدو لوی رحمه الله صریح است در بحث فی تحقیق خیر الانسان اصل
 سوائت آنست که سوال کرده اند و حدیث انسان که حیوان ناطق است ملک جن درمی آید و طایفه
 که مراد از نطق نطق حیوانی است فیخرج الملك الجن لخدمه الجنان لهما و درین سخن نیست که هر چه در و طایفه

هر که دل ندارد هیچ ندارد اگر چه ملک است هر فلک بدیت دل منزه حقیقت است و تن پوست به بین
 دل شیوه روح صورت و دو سنت بین به هر که روح قدسی دارد او دل دارد که دل نوزاد است و
 و سرخمان او و این روح کبر انسانیت لاجرم ملک این شان نیست فضل و بیست که حق تعالی میل
 فضل و دیگر ملک نوزاد است نه ویر این حضور است و چون اسرافیل علیه السلام در میان ملائکه مقرب بود
 و فضل تمام داشت فضل انکس را در حضرت حق تظلم کرده که تباری نفی هم چون در حدیث ذکر معنی بله و این
 اولیا بدل های انبیا افتاده در مقابل دل آن ولی با اسرافیل نیز ذکر دل افتاد و نیز ذکر دل انبیا چنان
 تواند بود که بگویند دل قرآن سوره ششم دل پس سسکه هر فوق که زمین که بیت سر حیدر است
 برای بیان مجرب و فضل است نه برای بیان تحقق او این چنین نظایر در جهان بسیار برای اعتبار
 نه برای ثبوت و تحقق بلکه بر عقل نیست و ملک برین فلک نیست و اگر دل صوری مراد دارند که
 بی روح ربانی ولی حضور نوزاد جانی است خود بهایم در عالم نوزاد و روح اعتبار و کار ندارد و در
 حضرت خداوند هیچ بار ندارد و آن دل نیست دل انست که عوشر رحمان است و آن دل انسان
 قلب المؤمنین بر کوشش الهی گواه انست بدیت محراب جهان جمال رضاه ماست به سلطان
 جهان در دل بیچاره ماست به سهیات سهیات آنچه اسرار است و این چه انوار هر چند بر نفس فضل
 دارد بروی در اعتقاد ظاهر اما در اسرار دل که ز ندارد و از سر دل ولی خبر ندارد در ملکوت طیران
 او و آشیان او و ولی در امکان طیران دارد و با سبحان یغانه و خبر سبحان از و خبر ندارد و آشیانی
 محبت سبحان که در عالم مجرب هر که این طلب و این عرفان ندارد او در خسران عظیم و در درمان جیم است
 گوید که هر چه حکایت است این چه گوید که هر چه حکایت است این عرفان و این انوار است
 این بیچاره است و دولت غیبان شهسوار است و انجالی که نجوم هر اخبار است بدیت من که در زنده
 عشاق برندی علم به طبل نهبان چندم طشت من از نام افتاد به فضل انبیا هر ملک و اعتقاد و غیرت
 و همچنین روایت صریح است که ملائکه دل ندارد الهی در ملکوت برسد و بست و نیم حضرت شیخ مفسر
 است ای برادر ایمان صفت دل است و تصدیق دل ایمان است هر که دل دارد ایمان دارد

و هر که ایمان دارد در جنت می رود خدا بندگان را بیدار کند و بیدار و جنت نعمت ایمان است جز مومن را نعمت جنت نفی
 رویت نمود اگر چه ملک است و بی ملک است خواه مقرب و خواه مجرب و ملک ایمان است مطیع است
 او هر چه دارد و مرتبه طبع دارد و هیچ اعتبار ندارد و با حضرت حق چون کار ندارد و مجرب و نواز است یا نواز یا خرد
 او را حق است و کار می باشد و کار مومن ساخته و برای کار مومن فاسته است **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ**
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اگر چه در جنت بود و در خدمت مومن بود و برای مومن بود و مومن برای خدا خدا
 برای مومن **فَسَيُجَنَّبُهَا** چون ملک در جمیع امور خود همان طبع بود و ایمان او
 در مرتبه طبع بود دل ندارد و ایمان ندارد که **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** که مومن **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** که لازمه آن بشود
إِنَّ الْكَافِرِينَ لَكَاكِبٌ که کار و بار و اسرار را برود و کار ندارد و بر چهره و کار
 آفرید و کار دارد و از مولانا عبد البر رحمة الله علیه شنیده ام و نیز روایت دیدم که هر که در جنت بود و بی ملک
 و حور و غلمان همه را رویت بود و نیز روایت دیده ام که کافر یکبار در روز خدایا ببندید و با محبوس
 ابد کرد و چون کافر ایمان ندارد و دل ندارد **حَتَّىٰ يَخْرُجُوا مِنْهَا** که مومن را
 نه ببیند و در جنت نه نشیند جز مومن در جنت بود و نعمت جنت و نعمت ایمان مومن را
 بود و هر چه غیر مومن را بود هر طریق و موضوع بود و نعمت را هیچ فتوح بود کافر از آن عیان و خسران بود
 نماید و مومن را در جنت شادی و در جهان و رنج و در جهان کشتاید و ملک در جاگاری مومن در جنت
 در آید هر چه و وضع یا باز و جدان و در جهان مفتوح نشتابد و نیز خسران نبود که جنت جایی آن نبود
اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا این جمله **مِنَ الْمُتَّقِينَ** است **إِلَىٰ التُّورِ** که از سوره
 رساند که از غلمات وجود گوئی چنان طلب برود که بنور وجود سبحانی کشیده او را ببیند حق را ببیند و با حق
 هم نشیند **مِنَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** که حق میخواند و دو کاغذی میان ایشان رواند و کسانی که مصطفی صلی
 الله علیه و سلم را بصورت میدیدند و بعضی نمیدیدند شکایت از حال ایشان این است **وَكَمْ أَهْلَ مَدْيَنَ** و آن
الْبَيْتِ و مکه **لَا يَصْطَرُونَ** و آنانکه مصطفی صلی الله علیه و سلم را همان بشنیدند و
 همان بشنیدند **فَقَالُوا الشُّرْكَاءُ لِمَ كَفَرْنَا** آ چون در ویش در میان کشاند

و اگر کون در گذر و خدا ماند بعل جبار خوش گفت عطار بیت مصطفی راضی بدان و حق به بین مصطفی
 نبی نور رب العالمین و هر چه نبی است امانت ولی راست تبار او این ظاهر است که ولی نوز نبی است
 قول امام ابو حنیفه رحمه الله علیه ما محمد علی الربا علیه وسلم لیثیرا کالیثیر کالیثیر کالیثیر کالیثیر کالیثیر کالیثیر
 انما من نوز الله المؤمنون من نوزی ملک نجا کذندار که دل ندارد و هر چند مقرب و مرسل است با خود
 و در خود باز مانده است و اما امانت الا مقام ملک کونی است سبحانی نیست مومن سبحانی است کونی
 نیست هر چند و کون است با سبحان در عون است. کون بالذمه منین مساجیم
 فضل ظاهری ملک در مذبح ظاهر است و در آن هیچ قبلی نیست تو ستر می بین بر میدان و میخیزان
 و میر میجوی و میری پوی امی برادر هر چند انبیا را فضل است ایدیا را سیر است کی بر دیگری مانع
 اگر حجت میجوی از قرآن شنو قال انک لست تطیع معی مشرک و کیف کفر بکلی
 ما لکم خطی به خیر اموسی علیه السلام وقتی دعا نده بود هیچ حیل نجات خود نیست تا کاه
 ولی صاحب و صاحب روزگار هم در وقت از اقصا رسیدند و گفت ان لا یاکفرون بک
 لیهتم لک فاجتج ائی لک من النار صحت این سبحان اله این چه سوره راست و این سه
 هو الذی یصل علیکم و لا یحکم علیکم من الظلمات الی الشور و مجال منباید
 و کمالی میکشاید که جز حق تعالی بکس نمی ماند و غیر ولی و نبی هرگز این ستر نماند و جبرین حرف میزند
 بدیت رازی درون پرده در زندان مست پیرس و کین حال نیست صوفی عالی مقام راه
 دم در کش تا دم در کشیم و اگر نه اکثر مردان در یک دم غرقش بر ستم زندان چار بچاره دم کشند
 و میخیزند و میجوشند و می نوشتند می پوشند هر چند میخیزند در بازار تفریح و شند مردان
 جز در آنوش اندر و فرغ ترشد که ارفع بدت است هیچ الحال هیچ الحال در حد فعل و حسن ابلکن سخن
 گویند و فلاح خلائق جویند و لقا است که می خوشی الی الله و در کار دارند و با خود خار خار دارند
 مکان رسول الله صلی الله علیه و سلم متواصل الحزن و در آیه فکر که چون بجز عین است و صاحب
 تر نسبت جز خون خواری و پیش نه اگر در ملکوت است در تعین کونی که در جنبانی از ناسوت

و ملکوت است و از قالب قلبی که دل مختصر کونست دل عرش رحمان است بلک فراخ تر از اوست
 که لا یسقی ارضی و لا سماء فیها و لکن یسقی قلب عبیدی المؤمنین و القلب ذرّاة الرّب و کون کجا
 کعبه و ملک بچاره با وی چه بنجد و رگند تا در گندیم و اگر نه تا کجا در گندیم حرفه رندان خبر ندان
 نخوانند و زبان مغز فرخ بر فراز بنده سلیمان وقت باید تا در اسرار یکشاید سخن مردان میرود و نه مقصد
 مختشان اهل ظاهر و علم ظاهر را برین حرف گذر نیست العلم محاب الله الا عظم مشیغو و در گذر تا بعلوم
 رسمی و نور الهی شوی و اگر نه حیوانی و بعضی روایات در فضل انبیا بر ملک توقف و در فضل ملک بر
 مومنان اختلاف مع آنکه خلاف الإجماع پس در عقاید و مینی در علم ظاهر خاکند و کتب متداوله استند
 علیها و در عقیده ما فنی است استفاد ظاهر هم بران وار و در کار شود و در اسرار شود محرم و کار
 بای و هم ذکر حضرت سید المرسلین حبیب رب العالمین صلی الله علیه و سلم
 از مدارج النبوت بدانکه احوال و اوصاف آنحضرت صلی الله علیه و سلم اندکی انکو در احادیث واردند
 و هم آنکه مکاشفان اسرار حقیقت بدیده بصیرت دریا فزاند بعضی از قسم دوم بیان نموده اند
 بدانکه انبیا مخلوق اند از اسما و ایزتی و اولیا از اسما و صفات و فقیه کائنات از صفات فعلیه و
 مسل صلی الله علیه و سلم مخلوق است از ذات حق و ظهور حق و روی بالذات است چون اقتضا
 ظهور در اسما و صفات بیشتر و ظاهر است بر حقیقی و بر اسمی آنها کرد آنچه مقتضای معنی وی بود
 از جلال و جمال باقی ماندند ذات از بطون و کون پس حقایق آن اسما و صفات خدا کردند
 که بار آنها اگر چه مظاهر کردیم این کمال راه جمال جلال و جمال که بیرون از حد حصر و احصاست
 ولیکن این هر قطره البیت از بحر وحدت و در نه کلیت از افتاب ذوات جهات جهات اجتماع
 ما کجا و حقیقت ذات کجا اشارت رفت که من پیدا کنم و بیرون آرم از ذات خود حقیقتی که بجهت
 جمیع کالات اسما و صفات و شیذانات ذات باشد و آنها که من ظهور کردیم این بطون است
 مستصوب بصورت بر وجه کجا مع باشد اشارت بدیج شمال و متناز باش و در حد خود کبند کمال لایک
 و لا یحرف و نسبت شما با وی نسبت صفات باشد با ذات تا کامل گردد بدان بنای پر علی من

پس شگافتم از حمد اسم او را و تسبیح کردم بخدمت او و حمد و محمود و گدوانیدم او را عابد و معبود پس انبیا و اولیا
 مطهر اسما و صفات الله و محمد صلی الله علیه و سلم منظر ذات گشت و حقیقت وی مصدر جمیع موجودات است
 و بعد از تنزیل وی از حضرت احدیت بمقام واحدیت ظاهرش بجای آسمان و صفات پس مایشان شد بزرگوار
 حضرت کمالیت مثل تعشق اسم بی شمی و صفت بجز صوف و بمعنی اد معانی آن کمالات اشارت
 نمیکند بحقیقت خود مگر بسوی وی و دلالت نمیکند بعبودیت خویش مگر بوی پس اگر استحقاق شود یکی از آن
 کمالات مشارالیه با معطوف خواهد بود و تابع خواهد گشت مراد او حقیقت و صفت بوزن منظر است
 در وی و نور از اسما و اوست و اگرچه انبیا و اولیا همه متصف اند باین صفت و متحقق اند بدان ولیکن
 وی صلح حقیقت این صفت است و فرقی است میان حقیقت شئی و کسی که متحقق است بدان
 و میر انبیا و مظالم آن نور و مجلای آن ظهور اند و قول وی صلح تأمین الله و المؤمنین من نور فی رتبه
 انما من الله و المؤمنین من نور اشارت بانست و تخصیص بر زمین اتفاق و بموافقت مقام است و چون
 نزول کرد و بوجود کونی پیدا کرده شد بوساطت وی عقول و نفوس و لوح و قلم و عرش و کرسی و اقلاب
 و کوکب و ارکان و معاون و نباتات و حیوانات و انسان که اسما و جمیع صفات این کونیاست منتظر
 گشت بوی کارخانه وجود تشریفی که واقع است در کلام عرفا و حکما و گفته اند که ترتیب موجودات مثل
 ترتیب وجود اعداد است از واحد که اثنین به وجود نمیشود مگر بوجود او و ثلاث موجود نمیشود مگر بوجود
 اثنین و اربعه مگر بوجود ثلثه و حکم هر اربعه موجود نمیشود هیچ عددی مگر بحد وجود و اقبل وی در مرتبه و هر
 موجود اند از واحد و واحد عدو نیست زیرا که هر عدد که ضرب کرده شود در عددی بیرون می آید عدد
 از آن و اگر ضرب کرده شود جمیع اعداد و در واحد بیرون نمی آید از آن نیز در بسیار قله کمالیت و صلی الله
 علیه و سلم که محمد جمیع عالم است زیرا که روح وی عقل اول است و عالم هر مخلوق از وی است پس
 قابلیت وی تنها همچون قوا بل سایر موجودات باشد و وی مستفیض اول و مفیض ثانی است همچون
 قدس ذاتی اول بوی متوج است و از وی بقیه مخلوق برسد و قابل ایشان پس وی کل موجودات است
 و مراد است کل شئی و همه الکل و اله کل الکل و جنید گفته است که مشهور است

هر در سبوی خلد و بر محمد و نیست زده در آمد در روز گاه حق مگر از روی شیخ میگوید پس کم شود در
 والحق کن لغزش خود را بوی بجز حقوق قطره بدینا در این حقوقی بجز محمدی اشاعه اولین قول خفصنا
 بجز گفته الانبیا علی السلام در کتوبی حضرت محمد منیر و سید و از حضرت چون فدای عزوجل را بینه
 جمال محمد را در یاد و در کتوبی می ششم حضرت قطب عالم شیخ مانشیخ عبدالقدوس اسمعیل صفی
 الحنفی گنوی نفس سهر است بر اولی شکل دیگر عزیز من اول باخلق الله تعالی از مقام محض غیب بود
 الهما جز عشق را سبقت نباشد پس اینجا معنی این حدیث آن باشد که اول ما ظاهر الله فی غیب
 و شرف عشق حق عشق محمد است علیه السلام که دائم ازل و ابد گرفته است و هکلی بکل نشی
 هکلی ط و اول ما خلق الله روحی از مقام روح اضافی است که انشا الله تعالی بر روحی است
 و اینجا جز روح محمد را سبقت نباشد پس اینجا معنی آن باشد که اول ما ظاهر وجوده فی عالم الامر بود
 و همچنین در مقام عقل در هر مرتبه از مراتب وجود محمد را سبقت بود و از غیر خود مگر و خلقت آن مبارک
 او که اول آدم است و آخر محمد تا اول محمد باشد و آخر محمد و سر و آن این است که نقطه اول همان
 آخرت هبوا الاقوال و الاخشار و الظاهر و الباطن و هو بکل شئی علیکم
 اینجا علم حق وجود است و وجود عین علم و دیگر مانگه عبارت مختلف است در هر وقتی ملازم آن گفته اند
 و مراد یکی است عشق همان و روح همان عقل همان چنانکه آب و در مظالم مختلف نامی دیگر باید بر سر
 منظر و حقیقت او یکی است جنید گفته کون الملک کون انانی اتقی وانما نظیر انحضرت صلی الله علیه
 باعتبار حقیقت وی حضرت صلی الله علیه و سلم محال و مستغنی بذات است چنانچه در مقاصد العارفین
 حضرت شاه محمد الدین میفرماید که رسول الله العزم مکر محیط اعظم باشد از عالم گویند و محیط است
 که حقیقتش محیط حبل حقایق باشد و بالاد مرتبه او هیچ مرتبه اعلی نباشد و عالم نبوت یکی پیش نیست و آن
 خاص وجود مقدس محمدی است صلی الله علیه و سلم تنهی و در کتابی است اول به توفیر احوال توفیر محمد
 صلی الله علیه و سلم پدید آورد و چنانکه گفت آنان نیز از آیه و المومنون منی انتی شعر قصیده حضرت علی کریم
 چه زیبا است س لطفت مبر آه من کل صیفت کائنات و خلقت کائنات و مدارج البرزخ

بدانکه اهل مخلوقات و واسطه صدور کائنات و واسطه خلق عالم آدم نوره محمد است صلی الله علیه و سلم چنانکه
 در حدیث صحیح وارد شده که **أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي** و سایر کلمات علوی و سفلی ائزان نوزوانان حجیر
 پاک پیدا شده از ارواح و عرش و قلم و انس و جن و سایر مخلوقات و در کیفیت صدور این کثرت
 ائزان وحدت و بر وز و ظهور مخلوقات ائزان جوهر عبارات و تعبیرات غریب آورد و مانند حدیث
أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْعَقْلَ نزد محققین و محدثین بصحت نرسیده و حدیث **أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْعَقْلَ** نیز گفته اند که در
 بعد العرش و الهی است که واقع شده است و کان عرشه علی آثار و در بعضی احادیث تصریح بدان
 واقع شده است و آمده است که خلق ما همیشه از عرش است و آمده است که چون خلق کرده شد
 قلم گفت بوی پروردگار تعالی بنویس گفت قلم چه نویسم گفت بنویس **مَا كَانَ وَ تَأْكُلُونَ إِلَى اللَّابَةِ**
 پس معلوم شد که پیش از خلق قلم کانی بوده است و گفته اند که آن عرش و کرسی ارواح و غیره است
 و خلق نوری صلی الله علیه و سلم ائزان سابق است و برین وجه تواند که مراد از آن صفات و احوال
 آن بوده باشد که اول در این عالم ثابت است و از تأکیون آنچه در آخر ظاهر گردد و در دنیا نبوت حضرت
 ثابت بود در آن عالم و در فضل آنحضرت آمده است حدیث سلمان که جبیر بن نفیل فرمود آمد نزد آنحضرت و فرمود
 یا محمد چه درو کار تو میگوید که اگر من از اسم را خلیل گرفته ام ترا جبیب گرفته ام و بدانکه مردم هیچ آفریده را اگر می ترا
 بر خود از تو پیدا نکردم دنیا و اهل دنیا را اگر برای آنکه بشناسانم ایشانرا که اوست نزد من است و تربیت
 ترا نزد من و اگر تو نمی بودی پیدا نکردم دنیا را پس نهاده شد نوز محمدی در پیشانی آدم و در روز قیامت
 وی و میدرخشید از جبین وی پس ائزان سرایت کرد در تمام اعضا و تعلیم کرد حق تعالی جبیر است
 این نوز آدم را اسامی جمیع مخلوقات و امر کرد ملائکه را بسجود وی و چون آدم بنا نهاد و بیست و او دند
 پس تنزیح کرد حضرت نوز آدم را با حواد و غلبه خواندند به کلام **أَنْدَسَسَ** خود
 خود بدانکه عادت الهی بران جاری بود که حضرت حواد بر ولادت پذیرفت توام نیز سید الاستیث تنها بود
 آمد تا نوز نبوی مشترک نباشد چون آدم وفات یافت شید را وصیت کرد که تنها این نوز را نگردد سار
 طهارت و شیدت نیز وصیت کرد پس خود را کافوش نام داشت باین و همیشه جاری بود این وصیت نقل

کرده می شد این نور از قبری تا رسیدن حق تعالی این نور را بجنبه الطلوع و لغوی عبد الوهاب گرانید
 و استیلا بر این بجنبه شریف را از سیفاج جاهلیت بدانکه استقرار نظر زکیه محمدیه و محمد و رحمت آمدن در ایام
 حج بر خلیل صحر و در وسط ایام تشریف شب جمعه بود و ازین جهت امام احمد فضل رحمت اله علیه لیسنه الحجه را
 فاضله از لیسنه القدر داشت و در آخر آن روز درین شب در ملک ملکوت نداد و در او نکر عالم را با نور
 قدس نور رسانند و در جمیع طبقات ملکوت و بقاع ارض اشبارت دادند که نور محمدی امشب در حرم امت
 قرار یافت و آنحضرت نه ماه تمام نبیش نه که در شکم مادر بودند بلکه جهود اهل سیر و نور حج بر آنکه تولد حضرت
 صلی اله علیه وسلم در عام الفیل بود بعد از صبح روز یا پنجاه و پنج روز و این قول صحیح اقول است و مشهور است
 که در روز و در صبح اول بود چون سیال مبارک آنحضرت بچیل رسید آفتاب نبوت از مصلح عنایت طلوع نمود
 و چون وقت ظهور نبوت نزدیک سید محبوب گردانیده شد بسوی وی صلی اله علیه وسلم خلوت گوش
 گیری از خلق این خلوت می نشست که در کوه حرا که آنرا جبل نور گویند و آنجا دیده جمال کعبه روشن میکرد
 و عبادت میکرد و متوجه بجانب نبوت و مستغرق می نشست و اختلاف کرده اند در آنکه عبادت و
 در آن خلوت بنگر بود یا بگردن مختار است که نگر بود قلبی و لسانی و عمل میکرد و شریعت ابراهیم علیه السلام
 یا هر چنانست میشد نزد وی یعنی از شریع انبیا یا استحسان عقل و می برد و با خود از خانه نوشت را چون تمام
 میشد نزد وی آمد از چیل و میبید داشت نوشته چند روز مشغول میشد و در رات بر سالی کسب از آنکه میبید
 آمدی و یکس ماه در غار حرا خلوت نشست و چون ایام وحی نزدیک سید انوارم و انکشار کرد و خلوت و
 عبادت تا آنکه آن دلد بروی حق و دارو گشت و می نمازل شد قرآن مجید و در کتاب کاشف الاستار
 سید شاه حمزه ماره روی است که اهل بیت و صحابه متفق اند که در غار حرا همین دو شغل یکی سومی باور و سب و دیگر
 سستی بسططان الاذکار مشغولی آنحضرت بود صلی اله علیه وسلم ابتدا مشغول حرا شد و شغل موسوم شده
 خلوت رسول صلی اله علیه وسلم از جهت اینست که فی اذنیک سمعت غیر الکواثر برود الدار قطعی من جابغ غیر
 رسول الدین سید علی انجی و در شمسالت که خواهد عبد الله ابرار از کوه شهبود احدیت و کثرت مراد داشت این
 انجی در کجول شیخ عبد الکبیر هم عرف انونه فقیر قدس سره از رساله مولانا شاه میری آنرا که در کتب

که هر چه در این شیخ و می آمده است و این اشاره صریح است بسطان الافکار استی بمانند این شیخ فرموده است
 اما در دو سوره کوش را از انگشت بندگن و این مراقبه را شیخ صد و هفتاد و می ذات نیز گویند و صدای آنرا صورت
 سردی و آواز وی می نامند و شیخ آورد در جوابش است و تحقیق آن از سینه صوفیان و تعلیمش است
 و در ایشان باید جست این سخن گفتار ایشان آن نذر و هم در کتابی که در بالاست که حسن نفس خواب خضر علیه السلام
 مرستیج عبدالمالک محمد بن ابی راشد کرده اند و در قول العیسی است قالوا لیس النفس خاصیه عینه فی سینه
 و شیخ الغزالی و شیخ البیرونی و قطع آیه بیست النفس تنسج فی النفس لکن لا یکمل علیها الا بالارواح العیس و غیره
 غیبیه وین ایام مرتبه یو کتبه بوقت بیان و مصنف قدس سره فرماید که با معنی حاشا که کما بره جو کتبه
 اثبات می مقامات را می آید که در حسن نفس و در ذوق و در حسن نفس است آنچه نشان در
 و هم در شرح است که نایل کند که ظهور نبوت دور و دوری اثر نماید و عبادت بود زیرا که نبوت مختص است
 و عنایت است و کسب عمل را در آن مدخل نیست شعر شاکر الله ما و می بگفتند و لا یصل
 صفت است و نعم ولایت نیست و معنی است که کسب یا صفت را در آن مدخل و تاثیر است که بوی
 بعضی عوامل و مشایخ بعضی راه حایات و الهام بعضی معانی حاصل گردان نبوت قریب خاص و بعضی
 مخصوص است که در آیه ای که حاصل آن روح القدس است و آورده است این گویند بحقیق اصطفی و حبیب
 الهی حاصل میگردد چون آمده اند نوشته بومی گفت فرموده باد ترا می محمد کن میراث خود را بنویس و ستاده
 و تو رسول خدا می گردان است بحزن و انس و محبت کن بقول لا اله الا الله و گفت بخوان یا محمد آن حضرت فرمود
 می خوانند و سیم و خواندن نادم یعنی امیر که خواند و نوشن یا موفقه ام پس برگرفت حیرت و در پیشگاه
 چندند طاقت من بایوی بود و لغو حدیث نخل بود معنی است و ظاهر در معنی اول است و همین شرح کرده
 شرح پس بگذاشت جبرئیل آنحضرت را بخوان گفت من خوانند و سیم یا محمد برگرفت
 و پیشتر و تکلیف طاقت رسیدم پس بگذاشت و گفت بخوان گفت من خوانند و سیم یا محمد برگرفت
 افراسیاب استیج من ربك الذي خلق خلقك لا يشان من كل ان اقر اذ ربك الا اكرم الله
 علیه السلام و در روایتی آمده که فرمود جبرئیل علیها محمد استعاده کن از شریعتی بطلان فرمود

آنحضرت استغفیراً للذین استغفروا عن الذنوب وکفرت بیهما الذین استغفروا عن الذنوب وکفرت بیهما الذین استغفروا عن الذنوب
 الذی خلق الخ یعنی تو بجزل و قوت خود مگر تپاید و تقویت ما که پروردگاو و مسلم تو ایم به بدین این
 در بر رفتن و پیشتر و تصرف بود از جبرئیل علیه السلام در وجود و شرفین آنحضرت با دخال انوار ملکوت
 تا پیش بقول و حی غالی از شغل باسوامی آن کرد در اقوم گوید صوفیه رحمهم الله تعالی آن سنت جاری است
 که اتفاقاً در سینه بر میمانند و ای بر بندگان این سنت و نیز اشارت است شغل این
 قول که شاکرده میشود بروی چنانکه آمده است انا سننک فی علیک قولاً ثم سبلاً
 و اشارت است بانکه از قبل تکلم و سوسان نیست چه تخیل و وسوسان را تا نیز و تصرف و جسم نباشد
 و مگر از برای تا کید و تقصیر و مبالغه است که ذاقیل و در نجاسی است در قول آنحضرت که فرموده انا
 بقاری که خوانند امی کلامی را بقلمم و تلقین غیر چه بعد و در با وجود آن فصاحت و بلاغت که حضرت
 داشت و امیت که منافات دارد بکتابت خواندن از روی مکتوب بطلبان مگر از وقت و سبب آن مقام
 بود و باشد اما شریح حدیث صل امریت کرده اند و در وقت آید است که چون جبرئیل گفت اقرأ
 یا محمد آن سرور فرمود چه خوانم که هرگز نخوانده ام پس جبرئیل تا ما از حریز بهشت که بد تو یا نوت منسوج
 بود بیرون آورد و گفت بخوان فرمود من خوانده نیستم و درین نامه خود چیزی نوشته نمی بنم پس
 جبرئیل از آن خود ضم کرد و پیشتر والی آنرا درین معنی مناسب است با تمیت بعد از آن جبرئیل بای نیزین
 و حشمه آب پیدا آمد پس وضو سامت و باین فضل آنحضرت را تعلیم وضو کرد و پس آنحضرت نیز وضو کرد
 پس جبرئیل پیش رفت و دو رکعت نماز بگذار و آنحضرت بوی مقتدی شد و گویند از نجی است که آن
 آن سنت در میان مشایخ جاریست که مرید را بوقت تلقین وضو کرد و دو رکعت نماز خواند تا زمانه پیوسته
 هر کج که بر او رجوع کرد آنحضرت بیکه در حالی که نیکه زد بجز در و شجر مگر آنکه میگوید السلام علیک یا رسول الله
 پس آنحضرت باز گشت و حال آنکی ازین قلب شریف وی و بر خدیج درآمد و گفت زلفی زلفی بر شانه
 او را از خاندن بر بدن مبارک و کلیم در یکشد بروی آب سرد و تارفت از وی ترس و حال خود آمد و فرمود
 بخدیج جان مرا که رسیدم من بر نفس خود تا در پایه بنفتم و گفت خدیج که از ده خود و شاد باش که خدیج

تر از در بلینغند و بدست می که تو صلح رحم بجای آری و با رعایا میکشی و معانداری میکنی و جای میدی هر چه
 دوست بکنی و خوش بخواهی و خوش خلقی و نیک خوئی میکنی با خلق پس متلی داد خدیجه رضی الله عنها آنحضرت را برین
 اندر آنحضرت را پس بوی و درین نوازل پس گفت خدیجه ای این عم من بشنو از بر او رزاده خود که چه میگویی که این فرزند
 من است عبد الله بود و الله شرفی آنحضرت پس گفت و رقه چه میی با محمد پس فرمود آنحضرت آنچه میدید پس گفت
 و رقه این ناموس است که بر موسی نازل می شد بشارت با و ترا ای محمد که رسول خدائی گواهی میدهم که تو آن پیغمبر
 که عیسی بشارت داد که رسول خدا از من مبعوث خواهد شد که معلم او احمد است و دوزخ باشد که ما مورثوی
 بجهد او و قتال با کفار گفت و رقه که ای فقم منی نور تو یاری در هم ترا میدری و ادنی توی پس فرزند که در وقت
 یافت و در روز قضا الاجابت پیشی آورده که دیدم من را در جنت که بروی جامهای منیز است زیرا که وی ایمان
 آورد و من را در عقب و رقه است و قریب بقیس الشمشیر بنفاری و قریب الشیطان که سید درین و علم و قصد
 بر درین خدیجه آنحضرت را نزد و رقه و بر سیدان کیفیت حال اشارت است که مرثارت و استفسار و وقت
 حیرت و اشتباه از علماء و اهل بصایر لازم است تا راه بمقصود نمایند و ازین کسک صغیر و طالبان کمالان
 طریق مشرفین معاملات و وقایع خود و بشایع تا کشف کنند حقیقه حال با چنانچه متعارف و معهود است میان
 این قوم کند و از بعضی علماء الصوفیه آمده است که آنحضرت بعد از مدتی در راه پیش از آن آواز نامی شنید که از
 هر جانب می آمد محمد و یا رسول الله که پیش را نمی دید و هفت سال و شش ماهی میدید و بان شام میبوی و خواه مراد و شام
 محسوس باشد یا نور علم و تقدر و از هر سنگ گیاه سلام میشنیدند بلکه علماء و جمی را مراتب معیده ذکر کرده اند اول و ثانی
 صالحین عاقله رضی الله عنها که اول مابدی که رسول الله صلی الله علیه و سلم را با العاقه ایفا و کان لایسے
 و ذی الایمانه است مثل فلان الصغیرانی آنچنان بود که انعامیکه از هر جبل در قلب شنیدند و می شنیدند سلام با آنکه
 آنحضرت اورا چنانچه فرمود که روح القدس میدرد و این حالتش انک مثل میگردد جزیر آنحضرت را بصورت موی
 آواز می آمد مثل صلواتی بر من یعنی آواز می که مفهوم نمیشود از آن کلمات و معانی غیر آنحضرت را حاضرین
 چنان بود که می دیدند که فرشته را بصورت اصلی او ساوس آنچه وی کرد اله تعالی بر وی در حال که قوی سرتو بود
 و وی کرده و شد بروی صلابت نفس و حران سماع کلام که در حضرت رب العزیز علی جمال بی و ساطت کلامی آنکه

تفکرم کرد موسی علیه السلام تا من کلام کرد من سبحان با وی آشکارا بجای غایب است که وحی فوق ستمانی زمین
قبیل است و سوره ای که نسیب کسی است که گوید آنحضرت حق تعالی را در شب چه معراج و الله اعلم این سوره اشکال
و نظایر دید آنحضرت پروردگار خود را بنام و تکلم کرد با وی چنانکه آمده است که در حق تعالی را در حوض صورت پدید
هر دو دست خود را بر هر دو کتف من بیا فتم بر آفاق او را در سینه و پرسیه از من شریک بچشم حلال الاعلی الحدیث جلوه
و ایضا و نقل مطلق وحی نیز آمده که چون نزول میکرد بر وی وحی کریم یکشبه بجهت آن و تفسیر میباید که رنگ وحی
تا بان او مانند رنگی است که سر و فری افتاد سر مبارک وحی و اصحاب نیز سرهای نگون می افتاد و چون کشاده شد
بر می داشت سر را و محققان گفته اند که افاضه را مناسب شرط است پس با طلیعت پهل آنحضرت غلبه میکرد و او را از خود
میر بود و بعالم خود میبرد و گاهی بشیریت آنحضرت بر جبرئیل غالب می آمد و او را بصورت بشیر میساخت و این
و عدّه بشارت می بود و اول در صورت و بشارت در مکتوب شیخ با حضرت شیخ عبدالقدوس گنگو بی است
که مصطفی صلی علیه و سلم ابتدا در حال در نماز میرفتند مشغول می گشت تا جبرئیل علیه السلام می آمد و او را
می شپسید و میگذاشت تا بجزیره روزگار و صاحب می گشت تا می آید که بعضی اوقات مصطفی صلی علیه و سلم
در وقت نزول وحی بنمود می افتاده ایضا و مکتوب است با آنکه سر حد نبی را از مرتبه تحقیق بلند است و دست بلند
او را به ذروه و مهبوط الاقبح الاکمل کند است در حال تکلیف است حال داشت و برین نزل این است که حال داشت
یکی را بر دیگر قوه می نهاد هر چند در حال هر یکی قطع و کمال میکرد و آن سه حال آن وحی جعلی است و مکتوب و آن را
قرآن و کلام سبحان گفت هر قوت بقوت وحی نبرد و هم حال وحی غنی غیر مکتوب است و آن را کلام حق می گویند
عن الرقاعی گفت هر چند از خود هیچ گفت و قوت دون وحی جعلی نیست و سوم حال حدیث است و آن کلام
اوست و هیچ نسبت ندارد کلام اوست همیشه با حق تعالی انتظام اوست و تا بی نظیر می گویند این کلام را وحی جعلی
اوست سبحان الله این چه کمال است و این چه جمال عطا فرموده بایده مصطفی راجع بدان حق می بیند
مصطفی نبی بزرگ عالمین در مردان تحقیق بحق رسالت و حق دانند و ذکر حضرت ابو بکر صدیق
رضی الله عنه ولادت وی بعد از دو سال و چهار ماه و اقامه قبیل بود و عمر شصت و پنج یا شصت و شش سال
تخلافت دو سال شش ماه و تقویمی چهار ماه و ده است و پنج روز و نیم و در طریح البیضاء اشکال کرده اند که او را که در این

آورده بر رسول خدا و تصدیق کرد و او را اکیست جبهه بر او تامل بر آن خط الاطلاق هم که زمین قبلیست که چه می آمد و حضرت مکی
 علیه السلام از جز او خبر داد و آنرا منزلت می آید تا آورد و تصدیق کرد و دستمالی در جبهه می آید تا بیاید خود و بعد از وی اول آن است
 ابو بکر صدیق است و بر آن است امیر عباس و حسان بن ثابت و بر ما و نسبت ابی بکر در خلق و غیر بر آن است امیر
 جماعه از صحابه تا بعد از غیر ایشان از علماء العباد و در قصه خدیجه علیها السلام از عرضی الی عنده که رفتم نزد رسول و رفتم
 یا رسول الله نه تو مارا و عنده کردی که زود باشد که بگرییم و طول گفتیم بجا ازیم فرموداری کردیم و لیکن تا نزد آمد
 ای و غیر خود که زیارت که خواهم رسید و طواف خواهم کرد گفتم پس سخنان خزن و اندو گویم از پیش آن حضرت
 بر خاستم و بنزد ابو بکر صدیق رفتم همان حکایت که بعرض حضرت رسانیده بودم با او غیر گفتم و همان جواب که آنحضرت
 گفته بود از ابو بکر نیز شنیدیم و این حکایت دلیل بر کمال علم و نبوت و حق و یقین است بقی که بر و طاعت است
 نبیه حدیث منسوبه فی صدق سیدنا الای و قد شتمت فی صدر ابی بکر رضی الله عنه و در روایتی که صدیق بعبر گفتم
 ای فرمود دست در کار این زان حج اعتراض کن که روی فرستاده خداست و هر یک نوعی کند و مصداق آن
 باشد و خدا تا مرا دوست و این قول عمر بن خطاب است که استفسار بود و نه بر سبب شک انکار حاشا و با او بود
 می گفتم وی رضی الله عنه عمری است که از سوسه شیطان که بید نفس که در آن روز در خاطر من گذشت بود
 استفسار بکنم و با اعمال صالحه از صوم و صلوات و اعتناق و تصدقات تو مسلم میجویم تا کفارت آن بجز
 حق کرده در کتابت اشج ما حضرت شیخ عبد القدوس حمت الله علیه است آری در اعتقاد است که غیر حق
 اگر چه در تیره رفحه رسد صاحب لایت و معرفت گردد و بر شایسته که ارام رضی الله عنهم رسد که فضل صحبت فضل علی است
 و آن فضل فری و فضل خرمی با فضل علی را بر نمود از اینجا است که صدیق اگر بر رضی الله عنه را بر جمل او نیایم
 و فضل آن که از اینها است اما فضل صحبت یافت با صاحب شایسته شایسته فی صدر ابی بکر رضی الله عنه
 شایسته ایضا در کتابی میفرماید بر ما و نبشته بود که گاهی گاهی بنده خود را غریق صورت حضرت
 می بیند ای را در این دولت مفتاح کفوز تجلیات احدیت و احوال صحبت است در این مقام صدیق که
 چنان بلند رفت که دست چپ علی از ابتدای عالم تا انتها کرد و در این اعلی او گناشت که صورت او بصورت
 محمد صلی الله علیه و سلم در شعوی دل پیدا گشت که شتی در قرنی قلید اشارت بدان است او گشت خدیجه خلیفه

الاخذ بالبرهان انست که وی از صورت خود در گذشته بود و بصورت پیر خود خود را نمود و بود با پیر خود
 یکی گشته بود محمد صلی الله علیه و سلم در قبات تو سینه از او آوی او با وی یک صورت یکی منی آمد کفنی خلقه الله
 محمد صلی الله علیه و سلم و ابو بکر سوره نهم بود و کلمتی الغناوی فی الشیخ و البقار ایضاً در مکتوبی میفرماید
 که در عیاشی جلال شیخ کرد و یک امت و یک لوح جانک وی بر خود در اندازد و جان جهان در قیام
 شیخ سارار و همیشه مشتاقی جلال شیخ بود و کمال سعادت مریدان بر این شتیاقی است اینجا میبینیم
 رضی الله عنه قدم بحال رسانید و در غار یار غار شد و گفت من خدای تعالی را در جان محمد صلی
 علیه و سلم دیدم سبحان الله فیه برین میدان چه ولت که گفته اند هر که ایشانرا شناخت خدا را یافت
 و بر خدای تعالی ریاقت ایشانرا شناخت صاحب آت ملاس را از سیر الاویامی آرد که عرضی است
 بعد از وفات ابو بکر رضی الله عنه زن و میر محمد کلیم خود آورد و از وی پرسید از مشغولیهای من میدان
 او گفت من ایقدر میدانم که بشیر شب مشغول بچ بودی و چون وقت سحر شدی نفسی آوردی
 و از سینه مبارکش بوی گلبرگ سوزنده آمدی عرضی الله عنه گفت من دیگر چه متابعت وی تو آنم کردی
 گلبرگ سوزنده که بآرم پس نفس را طلاق داد و گفت من از پیر سیدین احوال صدیق اکبر ترا در پنج
 کوزه بودم مقصود دیگر نبود و آنچه تو هم حضرت قطب عالم قول خیر رحمت الهی را ندانستی بر دو نوع
 است اول معرفت تعریف شیخ المصنوع بمصانع رفیق و این عالم طلق را باشد دوم معرفت تعریف
 از صنایع مبینوع دیده و رشک اینجا صدیق اکبر بود و معرفت از پالیه معرفت الاشیا و بالیه ایضاً
 میفرماید که تجلی حق بر هر یکی از انبیاء و اولیاء و دنیا و آخرت و بر مومنان عام و آخرت بر قدر و شکر
 تجلی الله تعالی ماست و لای که نمانند در کف تجلیات المیر المؤمنین ابو بکر عبد الله بن ابو قحافه عثمان صدیق
 رضی الله عنه ویرا کلمات مشهور است و آیات و دلایل ظاهر اند معاملات و محتایق و اندراب التصون
 طرفی از روزگار و گفته آمد هاست و مشایخ و پیر مقدم از ارباب شایسته داشته اند هفت در اول
 را و عمر رضی الله عنه مقدم از ارباب مجاهده نهند در ملائمت و معاملاتش را و اندر اخبار صحیح مسطور است
 و اندر بیان اهل علم مشهور که وی شب نماز کردی قرآن نرم خواندی و چون عمر رضی الله عنه

نماز کردی قرآن بلند خواندی رسول صلی الله علیه وسلم از ابو بکر رضی الله عنہ پرسید که چرا نمره خوانی گفت سماع
 من انی لایحی بعدی ملام که از من فایب نیست و نزدیک تسبیح وی نمره خواندن و بلند خواندن هر دو کیفیت و از
 عمر رضی الله عنہ پرسید گفت او فقط آن نشان ای انکم و اطرد بشیطان بودی بعد از کتب صحیفه نماز او را هم المیسر
 این نشان از مجاهدت داد و ان نشان از مشاهدت و مقام مجاهدت ایند جنب مقام مشاهدت
 چون قطره بود اندر بحری و از ان بود که سبغی صلی الله علیه وسلم بدو گفت یا عمر هل انت الا نسته یحیی
 ابی بکر پس چون عمر حسنه بود از حسات ابو بکر که عمر سلام بدو و نظر کن تا عالمیان چگونه باشد و از
 می آمدند که گفت دارا غایبه و احوال عاریه و انفاست ستمند و کوه و سلسله موجوده سرای مالکند
 است و احوال ما اندوی عاریت و فضیلهای ما بشمار و کاپی ناظر بر پس عمارت سه سرای عالی از جمله باشد
 و اعتماد بر حال رعایتی از اهل بی و دل بر انفاست معدود و نبادان از غفلت و کاپی را دین خواندن از نمره
 ساری بود باز خوانند و آنچه گذشته بود نمائند و آنچه اندر عهد و آید برسد و کاپی را خود دارد نیست و هم
 از وی می آمدند گفت اندر مناجاتش اللهم بسط لی الدنیا و زهدی فیها نعمت گفت
 که دنیا بر من فراخ گردان و نگاه مرا از آفت آن نگاه دار و اندر نعمت این رفیقت یعنی نعمت دنیا
 بده تا شکر آن کنم نگاه توفیق آن ده تا از برای تو دست ازان بدارم تا هر درم بشکر و انفاق یافته
 باشم و هم مقام صبر و تامل و مضطر نباشم که فقر و اختیار باشد و زهری از وی روایت کرد که چون
 او را خلافت بعیت کردند و بر منبر شد در میان خطبه خواند و الله ما کنت خیر لصالحی الامارة یوما و الله
 قطع و کنت فیها ارفیا و لاسا لکتها الا فقط فی سیر و الا عذابیة و مالی فی الامارة و خلافت یعنی
 بجد اکس بر با شرفیستیم و نبودم هرگز روزی و شمس از دست آن بر دل آگند زکرم و رعیت نوب
 و از خدای تعالی خواستم سب و علانیه و در اندران راحت نیست پس اقتدا و این طایفه تجرید
 بودیم در عرض بر فقر و غنی و ترک ریاست بدوست و امام اهل بر طریقت و بیست خاص رضی الله عنہم
 وفات یافت مجادی الا فر سال سیزدهم از حیرت و کرحضرت عمر رضی الله عنہ و ولادتش
 سیزدهم سال بعد از واقعه میل بود و عمر شریف پنجاه و شش و خلافتش ده سال و چندان بود و کبرج

این سخن از کتب
 صحیحین و صحیح
 بخاری و صحیح
 مسلم است

این سخن از کتب
 صحیحین و صحیح
 بخاری و صحیح
 مسلم است

هیئت است چون عمر بخانه خود آمد و رسید آواز فرات ایشان بگوش وی رسید ایشان سوره طه
 میخواندند و آنرا در سجده نوشت بودند عمر گفت این صیغه چیست بمن برسد خواهش گفت تو باست شرک
 و عمری و این کتاب است که در وصف وی آمده است که **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ** پس غسل کرد و از
 اول سوره طه خواند پس عمر در گریه شد و گفت چه بگویم کلامیت این کلام و خداوندی که صفت او این است
سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَرَأْسُكَ فَرِيدٌ وَأُوتِيكَ الْإِسْلَامَ وَأَنْتَ أَهْلُهُ إِنَّكَ اللَّهُ وَرَأْسُكَ فَرِيدٌ وَأُوتِيكَ الْإِسْلَامَ
 و نگاه گفت پیغمبر کجاست تا نزد وی روم پس تو را محضرت آمد شمشیر عیال کرده باران از ترس در نشو و نه
 تا محضرت فرمود تا در رکب شایان پس سید عالم صلی الله علیه و سلم پیش آمد هر دو باز وی عمر را بر وی عمر کرد
 گرفت و پیش رو گفت ای عمر اگر بصلح آمده دست از نو باز دارم و اگر جنگ آمده دمار از روزگار ببرد
 بر اسم چون عمر آن سخن از حضرت شنید از پست بند بر بندش بلزید و شمشیر از دستش بیفتاد و سر و پشیر
 افکند و گفت اشهد ان لا اله الا الله و انک رسول الله امی و در کشف المحجوب است و نیز
 سرنگ نهد اهل احسان و امام اهل تحقیق و اندک بجز محبت غریق الو حفض عمر بن خطاب رضی الله عنه مدیر الکرامات
 مشهور است و مخصوص او بود بفرست و صلوات و در الطایف است اندین طریقت و پیغمبر صلی الله
 علیه و سلم گفت **أَنْتُمْ بَرِيقٌ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَيْفَ كُنْتُمْ**
فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي فَمِنْ عُمَرَ یعنی اندامان پیش محمدشان بودند و درین است که باشد آن عمر است غیر اندرین
 طریقت رموز لطیف بسیار است پیش ازین که درین کتاب چهار احصا توان کرد اما از وی که گفت
أَعْرَضَ رَأْسُهُ مِنْ تَحْتِ السُّنُونُوتِ رَأْسٌ بود از همنشینان بد و عورت بر و گونه باشد یکی از این خلق
 بود و اگر اقطاع از ایشان علاج کردن از خلق **الْبَطْلَانِ** خالی بود و تیرا کردن از محبت اجناس ظاهر میزند
 بخود بر ویست محمود و بیست اعمال جز دو خلاص صبیح خود را از حماقت و مان و امین گردانیدن خلق را از بیک
 خود اما اقطاع از خلق بدل بود و مصفوق دل را بظاهر هیچ تعلق نباشد چون کسی بدل منقطع نشود و دلش
 نیاساید و چون بدل منقطع بود از خلق و در هیچ خبر نباشد از مخلوقات اگر این کس اندر میان خلق باشد از
 خلق و عیب بود و همش از ایشان فرید بود و مقام بس عالی و بعد بود و راست رود این صفت عمر بود

که از رحمت و کثرت نشان داد و وی بظاہر اندر میان خلق با بامت و خلافت مشغول بود و باطنی محبت بود
 و عزت و راحت طبع دلیل ظاہر است که بگز و نیام دوستان حق را مصفا کند و در احوال آن شهنشانه
 چنانکه معرفت دار است نسبت علی البکوی بلا بکوی محال سراسر آن بر بلا و بلوی بود محال باشد
 که بگز از بلا محال باشد و عمر رضی الله عنہ از خواص اصحاب رسول صلی الله علیه و سلم است و اندر حضرت حق تعالی بهر
 مفاضل مقبول بود تا حدی که جبرئیل علیه السلام اندر تالی عهد اسلام عمر یاد و رسول را گفت یا محمد ^ص
 اهل السماء ایدیم بسلام عمر پس اقتدای این طایفه بلبس مرقد و صلابت اندر برع دوست از بهر آنکه وی از همه
 انواع و هر خلق را امام است و در مکتوب حضرت شیخ ما شیخ عبد القادر است لایح باد بیدیت
 پیروزه کبریت احمد است ^۴ سینه او بجز اخضر آرد است ^۵ غزین در کار شغل باطن بودن با بلا حفظ
 و واسطه سیلا و نهار انا چه پیش آید ولایت شیخ حاضر است حج باک نیست اذ لا ابالی عمر بن خطاب گفت
 عرضی الله میگوید مردان قدر بران از انجا دانند که سالها صحابه کرام پیش از صحبت پیغمبر علیه السلام
 پیشینت در بت پرستی بودند ناگاه بی آگاه از دولت بخت صحبت ولایت نبوت صلی الله علیه و سلم
 پیدا آمد تا هر کی شود در هر طرف بر آوردند یکی گفت والله لا اعبد رجا لاله و یکی گفت عرفت که ^۶
 و یکی گفت را می قلی سبکی و یکی گفت و کانت شری الله فی ذالک مکان و یکی گفت قالوا من الله ساعده علی
 گفت ما لایمان یا رسول الله و مصطفی صلی الله علیه و سلم میگوید من را نبی فقدر را می الحق خود و در بخت
 و بر کدام صاحب نعمت این آفتاب طلوع کند و همچنین اولیا کس انا الحق و کسی شیخانی گفت ایضا
 در مکتوب است چندانکه جمال شیخ مرید صادق را آید بحال حق بود انگاه مرید صادق شیخ پرست
 که اینجا گویند که مرید پرست بر خدا پرست که پر پرست و در مشاهد حق بود ارقم گوید تفصیل این سخن
 بقول مولوی محمد اسمعیل در بیان تجلی ذاتی گذشت پس درین مقام وقتی حضرت عمر را حضرت رسول
 صلی الله علیه و سلم بهر سید یا عمر و تارا از زبان دوست میداری عمر صادق بود از سر صدق از زلف
 خود جوانچو یا رسول الله ترا از زبان دوست نمیدارم که جان از عمر عزیز است رسول صلی الله علیه و سلم
 فرمود یا عمر تا تو مرا از زبان دوست نداری ایمان نداری که تا جان نبازی و خود را از میان شیخ ^۷

دست تو بر من گریه ایمان نرسد که ایمان با خود پرستی نبود و بحقیقت خدا پرست ظاهر در شاه خود با خود
 بود پس خود پرست بودن خدا پرست پس پرستی که در حقیقت خدا پرستی است از خود پرستی بود و آن
 ایمان درستی بود که خدا پرستی در پرستی است نه پرستی خدا پرستی است هر صادق عاشق
 قائم بود در حال از خود خلست و با پرستی ساخت و گفت یا رسول الله انقلب از جان دوست
 سید ام یک جان چه باشد صد جان فدای راه تو آرم را تم گوید که از نیجاست که مردم تبرک میکردند
 میوک و دم آنحضرت صلی الله علیه و سلم و یکی از اصحاب از فرط محبت فرود بر خون آنحضرت را در شکم
 و نحو است که بر زمین میزد و روزی احد یکدیگر حاجت آنحضرت را مالک بن سنان پیدا بود سعید بن جبیر گفتند
 بینما از خون را از زمین گفت لا والله هرگز نریزم خون آنحضرت را بر خاک پس فرود بر آرزو فرود
 آنحضرت صلی الله علیه و سلم عبد الله بن الزبیر را وقتی که فرود بر خون و در ابوالجهم و در سواد
 آمده است ام ایمن و بر که مردی بول آنحضرت را خورده بود پس خنده کرد آنحضرت و او نکرد و بغسل نم
 و نبی بگر از خود آن ام ایمن را و از زمین است که چون او کرد آنحضرت صلی الله علیه و سلم بلال را کند آن
 که هر که سمیع و مطیع است از خدای را باید که نگذارد نماز دیگر کرد و بطریق بعضی صحابه نماز عصر را ظهر
 تقصیر کند و با هم گفتند باید که آنچه ما را پذیرا کرده است بکار هم بعضی تقصیر کند پس آنحضرت
 هر دو طایفه را مسلم و مقرر داشت و هیچ کدام را زبیر نکردند اشقی الله من زبیر سواد بن زبیر را و زبیر گفت
 چند پیشتر از صف ایستاده بود آنحضرت چوب یکسینه بر سر او زد و فرمود ایستو یا سواد او گفت
 یا رسول الله از ضرب چوبی تو ایمن رسید تقصیر من ده حضرت سینه بر نه ساخت آن سعادتمند
 سواد سینه آن سرور نهاد و تقبیل هر فراز شد حضرت پر سید بر لب که درین مقام از قتل ام ایمن شرمناک
 که در آخر حیات مساجد من مبارک کرده باشم و از نیجاست و زرش طریق ثالث و صوالله که آن
 فقط رطبا القلب بشیخ خود است و نواج اولین قری از کمال در زرش بین رقیه و زمره شایخ اولیاء
 بود کربان و میان عاشقان رسول الله صغری گوید حاصل خطبه یکم در سال بیستم از هجرت و قیامت
 و آنحضرت عثمان رضی الله عنه ایام حیات وی بر شهادت یاد و با خود رسال بود

و مدت خلافت یازده سال و یازده ماه و شش روز بود و در گذشتن کبریا است که در کتب صحیح و معتبر
 و متعلق به درگاه رضا و تقوی بطریق مصطفی صلی الله علیه و سلم عثمان بن عفان رضی الله عنه که در افضال
 بود است و عبد الله بن براج و ابوقتیاده رضی الله عنهما روایت آورده اند که روزی در جنگ در میان دو تن
 بودیم چون بر روی خود افتادیم جمع شدند غلامان او و سلاح برداشتند عثمان گفت هر که سلاح
 بردارد و زنا مال بر آن آید است و ما از ترس خود بیرون آمدیم حسن بن علی رضی الله عنهما را در راه پیشتر
 باغی با گشتیم و فرزند عثمان اندر آمدیم تا بدانیم حسین بن علی کرم الله وجهه با چکار آمده چون اندر آمد سلام
 گفت و در برابر آن بلیت تعزیت کرد و گفت یا امیر المؤمنین من جیفه ملن تو با مسلمانان شمشیر نترانم
 کشید و در تمام حتی مرد فرمان ده تا بالای این قوم و از تو دفع کنم عثمان گفت یا ابن اخی اصحیح و
 انجلس بیگیت یا ابی القاسم فله عاصیه تنافی امیر ائمه و این علامت است ایام است اندر حال
 بود و در آن روز جلیت چنانکه غرور اقرش بر فروخت و ابراهیم را صلوات الله علیه اندر پای ضحیفی نهاد
 چه سزا آمد گفت کل لک من حاجیه گفت اما ای کفایتی ندانم گفت پس از خداوند بخوانم گفت
 حسیبی من سئالی علیه بحالی میزان سحر او میداند که من پر میسر و او بر و ما تا از من است و وند
 که صلح من اندر چه چیز است این عثمان را بخاجای نعل بود و ضحیفی بلو او بخاجای اقرش و کلبه و کلبه و کلبه و کلبه
 علیه السلام اندر بلاغات و عثمان اندر بلاط کتبات را تعلق بسیار و در آنک ایضا اندر این معنی
 انون طرفی گفته ایم پس گفته از این طایفه سبیل را جان و تسلیم مولی اهل اندر با و است و وی است
 و وی بحقیقت امام حق است اندر بحقیقت و شریعت و عز ایت و وی اندر دو سستی ظاهر است انون
 در سال سی و نهم از هجرت و یقین مدغون گشته رضی الله عنه و اگر حضرت علی کرم الله وجهه
 در مدارج النبوت است بعضی گفته اند که اول ایمان آورد ز علی بن ابی طالب و گنار تربیت آنحضرت بود
 چنانچه کرم الله وجهه گفته است بقره ان الاسلام عز و جیتا المبتدئ اوان طینی عمر شریف وی در آن زمان و سال
 بود چنانکه حکایت کرده است طبری و ابوقریب و عبد البر گفته است که از آن کسانی که رفته اند تا بنگاه علی اول
 من اسلام است سلمان و ابوذر و جابر مقداد و جابر و ابوسعید خدری و زید بن اسود و چون است نقل کرد

وقتاوه و غیر هم گفته است شیخ ابن الصلاح کرا و عداوت است که گفته شود که از رجال خراب بود که است
 و از نصیب این آفتان علی بن ازیمن و ندی و از موالی زید بن حارثه و از نصیب مالک بن رضی الله عنهم و الله اعلم و این
 لعنه را در عا کرده است اتفاق بر آن اول این است که علی است و لیکن جزو بود و چنانکه است اسلام از خوف
 ای طالب مولد آن عاقبت محمود و در خانه کعبه روی نمود و القالیع امیر المؤمنین و امام المسلمین در تقبی و سلم الله
 و به این بود و کتبت وی از حسن ابوالزب است شیخ عبدالحق در احوال و وزاده امام سالار تعصیت
 کرده است در آن منویب که علی در زمان اسلام پانزده سال بود این قول از حسن عبری غیره
 مروی است که علی در تمام شبها تا مشهور است و پنجم خدا در بسیاری از موطنها و ابد است او داده است
 استیب گوید غیر علی کس نبود که گوید سپیدم از زینب که خواهر این عباس است که علم فرماه قسم آمده قسم از علی
 داده و ترندی در کتاب خود از سر محمد محالی یا زینب رقم شصت و یکم که ملوی این حدیث است شک است
 که کدام ازین دو صحابی از رسول الله علیه السلام روایت کرده که آنحضرت فرمود من کنت مولاه
 فعلی مولاه و ترندی گفته که این حدیث حسن است و شک در خصوص صحابی که کدام یکی است قدح در
 صحت حدیث ندارد زیرا که صحابیه پیغمبر صلی الله علیه و آله روایت کنند صحیح است و از رسول الله
 صلی الله علیه و سلم آمده فرموده است العلی منی و انما منی علی و لا یوادی منی الا انا و علی فرمود
 علی از من است و من از علی و او را کند هیچ یکی حقوق مرا مگر من یا علی روایت کرده این حدیث را نیز
 و سنائی و ابن ماجه و ترندی گفته که نه حدیث حسن و در بعضی نسخ حدیث حسن صحیح روایت کرده اند
 از ابن عمر رضی الله عنهما که گفت برادری داد رسول خدا صلی الله علیه و سلم میان اصحاب خود یعنی
 همه یکرا برادر گردانیدند پس علی آمد شک از پیشش روان و گفت یا رسول الله برادر گردانیدی
 صحابه خود را با یکدیگر الا امر که با هیچ یکی برادر نگردانیدی فرمود پیغمبر صلی الله علیه و سلم تو برادر منی
 در دنیا و آخرت روایت کرد این حدیث را ترندی و گفت حدیث حسن و حضرت صلی الله علیه و سلم
 و بر اخبار داده بود که ترا خواهند کشت و از وی رضی الله عنه آثار بسیار نقل کرده اند که در این علم ان
 رسال و ماه و منشی که در آن کشته شده داده بودند کشته ملوی ابن طلحه بود شمشیر زهر را از او

حمیه که نوزدهم رمضان سنه اربعین هجری بود و عمر شریف وی شصت و سه سال بود و در
 از این ابواب دنیا آمده است که بعضی از مردم گفته اند که روزی مارون رشیده از کوفه بعزم شکار بنا حیه
 خوتین برآمده بود و آهن پناه بنا حیه غریب برده و یکسوسه نندگان شکاری از اینجا بازگشتند و
 چرخها را بر آن آهن سردا و نمود و رشید را از حقیقت حال خبر کرد بد رشید پیری را از پیران غریب طلبید
 و از حقیقت حال این و آن پرسید گرفت مارا از پیران ما چنین سیده است که این موضع قبر علی است حق علیه
 پس رشید این خبر اثبات و مقدر داشت و هر سال زیارت می آمد تا از دنیا رفت و صحیح ترین اقوال آنست که
 وی رضی الله عنه در موضعی است که الان زیارتش کنند و تبرک بدان خواهند و درین باب اختلاف بسیار است
 الغرض موضع قبرش از نظر اعیانیه بسیار است اما نام تو وی رحمة الله علیه در ذکر علی رضی الله عنه گفته است
 احادیث که علی از رسول الله صلی الله علیه و آله روایت کرده است یا نصیر و مرثیة و در کشف حدیث است
 حدیث از ان متفق علیه است میان بخاری و مسلم و نه حدیث منفرد است بدان بخاری یا نیزه
 مخصوص است مسلم و در ابواب المریدین است که پیغمبر صلی الله علیه و آله فرموده است انت منی غیر
 ما و انت منی غیر ما یعنی تو از من بمنزله مارون هستی از موسی که از بعد پیغمبر
 نیست نقلت که چون پیغمبر علیه السلام باران را با یکدیگر بر آوری و او را که که کور رشید است یا علی تو
 برین انقی شکر من برادر تو باشم در دنیا و آخرت گفت راضی ام یا رسول الله در کشف المحجول است بر او مصطفی
 و غزین بجبل ابوالحسن علی کرم الله وجهه و او را اندر طریقت ثانی غیظ و در حجتی رفیع است و در سواق عبادت
 از اصول حقایق عقلی تمام داشت تا حدی که ضحیه گفت رحمة الله علیه شیخانی فی الاصول و البصار علی المرقطی فی شرح
 ما در اصول و اندر بلا کشیدن علی در تقصیر است و اما نام ما اندر علم و معاملات این طریقت علی است می لرزد
 یکی نزد وی آمد و گفت یا امیر المؤمنین مرا وصیت کن و بر او گفت لا تخجل اکثر شغلیک الخ تر جمیع شغل زن و
 فرزندانم تر ای اشغال خود نگردانی که اگر ایشان از دوستان خدا نیندند و دوستان خود را تسلیع نکن
 و اگر دشمنان خدا نیندند و دشمنان وی چو اداری و تعلق این مسئله با تقطاع دل بود و تا آنکه رسول صلی الله
 علیه و آله در شریف در حالتی بر چو تمام تر و صعب تر نگذاشت و بخند و نذ تسلیم کرد و بر او صلوات الله علیه

و او سئیل را بر داشت و بفرمود غیر ذریعہ از کتب بر برد و بخدای تسلیم کرد و در ایشان از اکثر مثل خود سئال نمود و همه
 دل اندرین سبب متعجب شدند است آن سخن بکنگ علی گفت کرم الله وجهه رسایل را که از وی پرسیدند بود و که بگفته
 ازین کس چیست گفت فیماثل قلب بالاروم دل که بخدایتعالی تو کمر باشد نسیب و نیاید و بر او در پیش کند و برستی
 شاهای نیار و حقیقت این بقدر و صفوت باز کرد و پس از طرفت اقتدا کند برو و اندر حقان عبارات و
 او قانین اشارات و تجرید از منوم دنیا و آخرت و نظاره اندر نقدیر حق و اطالع کلام وی همیشه از است
 که گویند راید و در اقتباس الاوار است حضرت قدوة الابرار خواجه عبدالاحرار وزیر سالک اشغال منویس
 که حضرت رسالت پناه مامور بود که اسرار و طلیت و تو حید کرد در مقام بی جمع قدر وقت بیواسطه جبرئیل انحضرت
 من سبحانه انضیج و جیصق طلب کبسی نگوید و الا ان سنت و رین فرقی معرست و حکام مرتبه نبوت
 که بواسطه جبرئیل انسان عالم میگرفت بخام و مامور میرسانید طلب کنند یا بکنند روزی آنقدر است معنوم
 که هر کس از احوال احکام شریعی می پرسد و از اسرار باطن سوال نموناید شاید این را از جبراه و مادر پرده
 خود بردفرت اتفاقا بکلمه اذوالشیشیا فیه سبب است سبحان همان بخاطر است
 الغالب علی ابن ابی طالب کرم الله وجهه گذشت که بموجب فرمان الهی احکام شریعی از آنحضرت اخذ
 نمود و متابعت ظاهر بخدا آورد و اما از احوال این باطن خبر ندانم تا متابعت باطن نیز کجا آورده می شد
 پس این کمال همه و اخلاص کجاست حضرت رسالت پناه رسیده سه ال کرد آنحضرت بنایت شکفته شد
 فرمود که مرا فرمان چنین بود که بی طلب این را از کبسی نگویی احوال حق تعالی ترا هدایت این را کرد قال علیه
 یعنی انت از کبیری آنکه پیش منی الولایه التي هی معانیته الحقی در قول مجمل مولانا شاه ولی الایات فصل
 فی اشغال المشایخ اچسبیه و هم تعالی با صراط قیود بر معین الدین من اچسبیه و حشبت قریه مشهوره فی
 منه و غیره قالوا جاب علی ابی البقی صلی الله علیه و سلم فقال یا رسول الله لو انی علی ارقب بطریق الی الله فیضلیا
 عند الله و استقبلها بعدده فقال رسول الله صلی الله علیه و سلم عليك ملازمه الی ذکر فی العلوه فقال علی
 کرم الله وجهه کيف اذکر یا رسول الله فقال رسول الله صلی الله علیه و سلم تخض عنک و اسمع منی قلت ان
 قال البقی صلی الله علیه و سلم قال لا ازال الله لثلاث مرات و علی سمع ثم قال علی کرم الله وجهه لا ازال الله لثلاث مرات

واهل بيته صلى الله عليه وسلم يسلمون ثم لقن علي كرم الله وجهه الحسن البصري وكذا ائمتي وصل هينا وهذا الحديث اتماما له
 عندنا ولا يمتدح على قوانين اهل الحديث في بحث طويل راقم مكيه مولانا ابن حديث را برى استغاده طاب
 وتعيين آوردن بر تعليم علم باطل ك اذان حضرت صلى الله عليه وسلم على ورضى واز على كرم الله وجهه بخواجه
 حسن بصرى رحمه الله تاشايخ ما در جبر رسیده است مینویسند با نكار اگر كار بودى درين رساله
 كرايد ان نه نمودندى وبحث طويل برين وجه مینویسند كه حديث بطور محمد بن غريب منقطع است زير
 كه ملاقات حسن بصرى رحمه الله عليه با على ورضى از روى تايخ ثابت نسبت و مترجم قول جميل مولوى در
 محرم ميگويد فى الواقع اكنب سماء الرجال نقال اربع و ايت مشكل است ليكن با اوليا اچشت رضى الضمير
 حسن بن بران مقتضى است كه از اباي اعتبار بشبهه القطع ساقط كنند كه نزد امام اعظم ابو حنيفه و امام
 مالك بشرط عدالت روايت حديث مرسل هم حجت است مولانا فخر الدين در رساله فوايد الحسن بن فضال
 قابل مجده اليراع السعادت ابن الاشرف فى اسماء الرجال جامع الاموال الحسن البصرى هو ابو سعيد بن اسلم
 الحسن بصرى من سبى حسان مولانا در اين ثابت و كذا استين بقولنا من خلافة عمر رضى الله عنه اليه
 الشرف و قال الحسين بن عبد الله الطبري فى اسماء الرجال ولد الحسن البصرى الحسين بن قيس بن عثمان بن
 وقال الكرماني فى شرح البخارى الحسن بن الحسن الانصارى و امة اسمها خيرة مولانا لا مسلم ولد الحسن بن فضال
 عمر فى الحديث الشريف و فضل ثمالى ان الحسن بن محمد بن محمد بن الحسين بن فضال بن الحسين بن فضال بن
 اربع عشرة سنة لانه قال صاحب جامع الاموال فى اسماء الرجال لما بعد انه قديم البصرة تبعه مقتضى عثمان
 وراى عثمان على البصرة و قال الطبري فى اسماء الرجال قديم البصرة تبعه مقتضى عثمان وراى عثمان رضى الله عنه
 و ذكر جمال الدين لمزى فى تهذيب الكمال انه حضر يوم الدار و لاربع عشرة سنة ثم جازين هو و فضل و ذكر الاشكال
 فوايد مترجمه فضل چهارم و در اين فضل رساله مذكوره حجت قيام على ورضى بعد خلافت در مدینه چهارده است
 از اقوال مختلف چنانچه حسين بن محمد بن محمد بن الحسن للديار بكرى در كتاب التمهيد جامع الخضر نقل كرده كه على بن
 بعد بايعت چهار ماه بعدين قايم بانه در هجرت حواش ششمه و چنانچه تاريخ القضاى رحمه الله ثابت است
 فمن ك اقامت فوايد حسن بصرى در مدینه منوره روز شهادت عثمان رضى الله عنه بصره چهارده ساله مطوم

مراد
 البصرى من سبى حسان
 بن فضال عثمان

و اما قاصد خلیفه الوقت علی المرتضی بعد بجهت مردمان بمقام موصوف چهار ماه مضبوط شد و صحبت سماع علی المرتضی
 نیز و یک نجاری و مسلم معروف و محدثین چنانکه فیهده میشود از عبارات شان معبر است پس چگونه وقت ثبوت
 این مقدمات با وجود نقل عن الثقات گفته شود که حسن بصری ندیده است علی المرتضی یا نه صحبت یا نه با وی کرده
 ال وجه و نه شنیده است از او شان بدلیل طهولت چنانکه بعضی گفته اند و جلال الدین سیوطی در حله نقل
 در رساله التحاف العزق گفته است که از معلومات است که حسن بصری پس تمیز سبقت سالگی رسیده بود که او فرغانه
 کرده شد و کان یخفف الجماعة و نماز میخواند پس عثمان رضی الله عنه تا وقتی که عثمان قتل شد رضی الله عنه بود علی مرتضی
 در آنوقت بگذرید و روانه نشد از مدینه بکوفه مگر بعد شباهت عثمان رضی الله عنه پس چگونه انکار سماع از علی مرتضی
 نسبت حسن بصری مسلم شود و حال آنکه حسن بصری مجتمع می شد یعنی المرتضی هر روز مسجد به نماز میخورد و قریب
 تمیز ناست چهار ماه سالگی و علاوه ازین علی المرتضی برای زیارت امهات المؤمنین که بمکه آن ام سلسله است میرفت
 می بود حسن بصری و ماوردی در فائده ام سلمه و در ابوابک رساله مذکور است قال الامام حافظ القاضی
 ابو بکر محمد بن یوسف گفت تحقیق ملاقات کرد حسن بصری از علی المرتضی بحالت شعور و جزو لکن الانعام سماعه و بیان کرد
 حافظ جلال الدین سیوطی در رساله التحاف العزق با بطلان گفت حافظ ابن العسقلانی در شرح ترمذی وقت
 ظلم کردن بر این حدیث قال علی بن المدنی دید حسن بصری علی را در مدینه و هو علامه قال ابو زر عبدو حسن بصری
 که سعیت نمود از علی بن ابیطالب بعد چهار ماه سالگی و دید علی را در مدینه بعد از آن رفت حسن بصری بجان کوفه
 و بصره و ملاقات کرد حسن بصری از حضرت علی بعد از آن و قال حسن بصری دیدم زبیر را که سعیت کرد از علی بن ابیطالب
 و قال الزبیر فی التذکره دید حسن بصری عثمان و علی و طلحه را انتهى و قال الشيخ العلامة زبیر بن الحارث بن جلال الدین
 عبده الرحمن سیوطی در رساله التحاف العزق گفت ابن حجر واقع شده در مسند ابی نعیم که حدیث کرد او جویری
 ابن اشرس گفت جویری که خبر ما در عقیم بن ابی الصبیح اله با بی قال سمعت الحسن یقول سمعت علیا
 یقول قال رسول الله صرحه که گفت عقبه که شنیدم حسن بصری را که میگفت شنیدم علی مرتضی را
 که میگفت کفر نمود رسول علی علیه و سلم حدیث مثل امی مثل المطرق قال محمد بن الحنفی بن الصری فی شیخ قتیبا
 یقول فی شیخنا الحسن بن علی کرم الله وجهه و رجاله الثقات صرحه که گفت محمد که شیخ اندکی از شیخ من این حدیث

این حدیث صحیح است
 در مسند ابی نعیم
 و در شیخ قتیبا
 و در شیخ ابی نعیم

عقاب است در باب ششم یعنی از علی مرتضی در روی این حدیث گفته اند تمام شد کلام سیوطی فقط نوشت
 این جمال بیاطیل قوی شرعی در رساله مذکور شرح و مفصل فرمود است مدحت خدا بر حال مولانا با در نظر
 در قول عیال در اشغال حقیره و بدیست معلوم آن که الله تعالی خلق فی الانسان سبب لطائف فریحی شمر تا عیال جل
 و باقی آنچه فرموده حال غیر ذلک هر آنکه اختیار سبب کماله و صورتی صورتی با فرسم و الیه و قال بی القلب تم
 و الیه آنچه فرموده حال غیر ذلک هر آنکه اختیار سبب کماله و صورتی صورتی با فرسم و الیه و قال بی القلب تم
 در بعضی مکتوبات علی ذلک بالحدیث الدیر و علی السنه الصوفیه ان فی حیدر این آدم قلبا و فی الصلح
 آخره و لم یحفظ لفظه فرمود که حدیث مذکور را در اهل حدیث هیچ اصل ثابت از قوم کبیر در رساله این سخن
 شیرینی دیدیم که این حدیث باین لفظ آمده است ان فی حیدر این آدم لم یصنع فی المصنوعه قلب فی القالب
 و فی النور غیره و فی الضمیر غیره و فی البصر انار که گوید بدانکه قوله و لکنه اتحق و صل العیالی آخره و قوله سینه و قوله ریدل
 علی ذلک بالحدیث الدیر و علی السنه الصوفیه نیز در این طائفه صوفیه مثل ابن جنین اقول و با بر جای حدیث معلوم
 دلیل مینداند چرا که علم و عقل و عمل و عقاید و صدق و تقوی و زهد و اتصال سلسله و حفظ ایشان بقرآن
 پس چگونه قول ایشان را بشمارشود تا باین اعتبار ساقط گردانند اگر چه بعضی ملاقات جسمانی و صورتی نسبت
 چنانچه باین بر با امام جعفر صادق و ابوالحسن خرقانی را باین برید سلطانی رحمة الله علیهم ملاقات ظاهر ثابت است
 مگر ملاقات روحی ثابت است و انتساب نسبت مدحانیت نیز بالاتفاق ظایف و انبطافیه و همچنین نسبت
 روحانیت را جایز و اصل و سند و حق و استد چنانچه سلسله تمام ایشان جاریست و مشاهد و کرامات و الهام
 ایشان دو دیگر اولیا و نیز حق است در مکتوب شیخ ما شیخ عبدالمقدوم است اولیا و اصفیاء کاملی و جمالی
 اند که عاقبت بدانند و همان باشد که ایشان دانسته فایز کرامت اولیا و اولیا و الهام هم چون اگر در ظاهر شرع مکتوب
 ادب قطع نموند و با انبیا علیهم السلام مساوات بخونید اولیا بصفتها علم رسیده اند از علم خود و با علم حق تبارک
 یافته اند نقل شایع علمهم فی علم الله تعالی پس علم ایشان همان علم حق سبحانه تعالی بود و لا خلاف فیها احد
 فریغ رعایت ادب الشریع در عوارف می آرد و عاد اولیا و آخره اولیا و سماعه یا کسب کلام شریف
 و عیان الوجودیه و عرفانیه بسیار با نام در حوصله اهل ظاهر سخن مردان چگونه که در چندین خلاف نماید بیکدیگر

اعتقاد آن خلاف لب کشاید که در حکایات آن حرمان عظیمی نماید و در عرفای می آرد من از آنکه در این
 من اگر چه منقول و اکتفا می نشینی در کتابها و الا مستقیم است در صورتی که در سنت کتاب بنویسد یا در حدیث یا در
 پوششیده نخواهد ماند که صدیق من در چه مقلد انبیای باشد و من در چه محقق در شرایع پس اگر صدیق ترک قلب است
 رضا و اگر اجمیت حضرت حق در افعال و اقوال مخصوصه بنویسد علی خود ریاست می نماید مثلا بشهادت قلبی می آید
 که فلان فعل مخصوصی با فعل مخصوصی مرضی است یا غیر مرضی و فلان عقیده خاصه حق است یا باطل پس
 احکام این امور مذکور و او را بر وجه معلوم میشود و یکی بشهادت قلبی و خصوصاً در دیگر سبب رایج او در کلیات
 شرع عموماً و علم که بر وجه اول حاصل شده تحقیقی است و ثانی تقلیدی پس کلیات شرعیست و حکم احکام است
 او را شاگرد انبیاء هم خوان گفت و هم دستاورد انبیاء هم و نیز طریق اخذ آن هم شبیه است از شدت می که نزد
 در عرف شرع بنقش فی الزرع تعبیری فرمایند و بعضی اهل کمال از ابوحی باطنی می نامند پس فرق بین
 این کرام و انبیاء اعظام علیهم الصلوة والسلام با قامت مطلق و اشباح حکم مبعوثیت الی الامم است
 و پس نسبت ایشان با نبیانش نسبت انوار با طرآن کبار یا نسبت آینه کبار با بای خود است
 که میباید ایشان من در چه علاقه نبوت است و من در چه علاقه اخوت و ایشان حق است پس بخلافه الانبیاء
 باشد که در تسلط ظاهری تغییر ایشان نشود و گویا جبار اهل مکت ریاست ایشان را مسلم نماند و همین معنی است
 و وصایت تغییر میکنند و علم ایشان را که بعینه علم انبیاء است لیکن ابوحی ظاهری متعلق نشود به حکم عنایت
 و عنایتی و ولایتی مخصوصه که درباره انبیاء معروف شده و ایشان را بسبب جهان عنایت مخصوصه است
 در امثال خود حاصل کرده که گفته اند *لک من الله طمأنینه من الله لک من الله* و این تقریباً تا این حد صحیح است
 در این حد صحیح است پس اینها با صفات ظاهری حق در صفای ایشان مندرج شده و تابع حق در اتباع ایشان مندرج
 و مندرج است با صفات ایشان تلازمی و تلازمی پیدا کرده نموده از ان عنایت و ولایت و پر قوه از ان عظمت غوث
 نصیب این حکای بلین و فراتر ایشانها و در سلیم هم میشود که آنرا در عرف قوم و جاهت تعبیری نمائند از
 صدیقیت مخصوصه به کمالی افضل از لوازم آن حکمت و وجاهت است حضرت مولانا شاه اول القاسم
 وجود و تعبیری فرمایند نیز باینکه است که قرب الوجود و همی مخصوصه و جلی عظمت که کسب القاسم و در

و تجدید و او را آن راه نسبت آری ظهور آثار آن از جهت نزدیک مسافت مویذات و اسباب آن تدریجاً متعین میگردد
 آنچه آنگاه گوید از عبارت بالا معلوم شد که با انبیا علیهم السلام مساوات نمونید و از عملیات مسطورین و در باب انبیا علیهم السلام
 مساوات لازم می آید و مسئله عقاید بر آن است که نبوت بر کس استثنای نبوت محض و بهی است و از این عبارت معلوم
 قریباً موجود نیز در همین مفهوم میگردد و جواب بحال هم در آن عبارت است بقیه من قیوم و جای تردد در عبارت
 افزون مضار و کبار و اخوت و مشورت است و این عبارت که رضای حق در رضای ایشان مندرج شده
 و اتباع حق در اتباع ایشان محکم گردید از تزیینات دیگر ایشان خلاف بنیاد و قول تابعان ایشان هم بیان
 کلام و خرقه صاحب نفحات از امام محمد الدین بغدادی نقل میکند که خرقه علی بدو کس رسیده یکی بحسب مری
 دوم بخواری یکین نید و امیر سید محمد کرمانی و صاحب سیر الاذکار از ملفوظات سلطان المشایخ است نقل میکند
 که او با و صاف نذل و عطا و رزم و وفادار و فقر و صفای میان صحاب کرام ممتاز شد و بقوت و شوکت از حضرت
 عزت و خطابت است و الله انما العالی خطابت است و بکثرت علم از جمله صحاب رضوان الله علیهم نقل حضرت رسالت
 انما نبی الله علی ما یبها مخصوص گشت و لهذا قال عمر بن الخطاب لا علی لیکم و جماعت خرقه فقر که از حضرت
 عزت حضرت رسالت پناه در شب عراج رسیده بود میان خلفای اربع مشرف و اگشت لاجرم تا روز
 قیامت سینه سینه الباس خرقه شایخ قدس الله سره از هم از و مانده و میر حماد الدین محدث در تحفه از حضرت
 حکیم مسلم و ترمذی و مصابح را روایت میکند که این آیه هر کجا در شان علی و فاطمه و آل وی بخانه ام سلمه بر سر
 نازل شده بود آیه ایما یربنا الله لیکم هب صکم الی حبس اهل البیت و لیکم هب صکم
 ظهر بعد از امام سید نقل میکند که آن وقت علی مرتضی تنزد آنحضرت بود پس آن سرور فاطمه و مرتضی
 را طلبید علی را بر او فاطمه را عقبه مرتضی را بر او در دوران نشاندند و کلیمی خبری که از ابا گویند رنگ ساه
 و بر روایت صدق سید خطبای سیاه بود پس آنحضرت آن عبارت بر سر خود و علی و فاطمه و حسن و حسین
 پوشانید و آیت مذکور را خواند و متصرف کتاب مضمون الادب خلیفه شیخ سیف الدین باقر ترمذی
 قدس سره همین کلیم سیاه را آنحضرت مرتضی را پوشانید از آن سینه خرقه اصل گرفته است و میگوید
 حضرت شیخ نجم الدین که بعد از سره از اجازت هم نقل کرده است که خرقه اصل همین مجاب بود که از آنحضرت

علی مرتضی رسیده و از علی کرم الله وجهه تا مشایخ ما دست رسیده است و نیز خود کسی که انجمن حضرت
 است کف تعالی بخیر فرود اسطهارت و تشریف پوشنده فرود برانیده است پس سبب صلح فائق اسرار
 نبوت و ولایت را فرمود و دعوت نهاد نگاه آن فرقد را بامیر المؤمنین علی بن ابی طالب و ابی طالب
 ابی اسحق فرمود که در اینده این تشریف مشروحه است می بخیر فرود ما و اولاد ما و اولاد ما و اولاد ما
 ان شاء الله تعالی است که چون علی مرتضی باری در کتاب می بنیاد شروع تلاوت قرآن میکرد و چون بانج
 در کتاب بر رسید و ابی بر بالای و کباب است می ایستاد و قرآن تمام میکرد و شیخ ابن عربی در فتوحات مکیه
 ذکر کرده که قاری مجلسان وی خوانده باشد روی میان فی در مکتوب شیخ ماشیح عبدالقدوس است
 قال علی مرتضی تعالی انما اذنه یقتضی انی یقین من در مشایخ جاهی رسیده است که معارف و در
 همان باشد که شهادت و یقین است و این را ویدار سیر گویند ایضا حضرت علی کرم الله وجهه در نماز خیر خود در
 ایضا در همین معنی میفرماید و حضرت علی مرتضی میگوید و الله لا اعبد رباً الا الله رباً لا اله الا الله
 و اینی حضور آنچ کمال است و این در مجال است و قولاً تا میوشی الارواح و قولاً تا ما عیش من فی القبور و قولاً که
 بسط همگی ان الکریم السلیط السلفی السبط الکریم ذرأه الاول و الاخر و رواه الترمذی و حسن بن صالح بن
 رمضان سنه اربعین هجری جان بمشاهده حق تسلیم کرده و مدت خلافت چهار سال و نهم ماه بود و در خلافت
 امام حسن علیه السلام آن جگر بند مصطفی و ریحان دل مرتضی و فرقه العین بر آن صاحب الطوب
 و السنه امام ابو محمد محمد بن علی بن ابی طالب کرم الله وجهه وی امام دوم است از ائمه اهل بیت
 و ولادتش در سنه شصت و نهم در رمضان سال سیوم از هجرت در مدینه واقع شده و بکفینه حمایت حضرت
 رسالت پناه برد و در شرافت و اکثر اوقات آنحضرت از کمال مهر بانی خود کرب میشد و در او برادرش بود
 را کب میساخت و میفرمود که نزدیک در در کار ما بهترین خلافت ایشانند دوستی ایشان باعث نجات
 و در ضمنی ایشان خیر کرمی و ضلالت ما را بنیاد چون علی مرتضی کرم الله وجهه شریعت شهادت چشید
 روزی که در رمضان سال چهارم هجری امیر المؤمنین حسن مرتضی علیه السلام بجای پدر بزرگوار خود بر ستود خلافت نشست
 علی را در مدای میبخت نمودند و با مظلومت مشغول گشت تا مدت شش ماه چون آنحضرت صلی الله علیه و آله

از سر راه بود که ایضا گفته می شود که این مکتوب است از سال و شش ماه فاطمه زهرا
 خلافت مکتوب بود و شش ماه که از جمله سی سال مانده بود و امیرالمؤمنین حسن قائم کرده اند حکومت را با بیعت
 تسلیم کرد و خود در مدینه گوش گرفت و بسفلی و ریه الحی مشغول گشت صاحب عبری و ذوالجلالی گویند که
 امام حسن بود نامی در روزگار فریفته شده آن ناقص العقل و البین امام مسموم ساست بجای نیت
 و هشتم منفر شده سینه بجری جان بجان تسلیم کرد ایام حیاتش بهین نیت سیال بود و خبر و شش و ختر
 در وقت گشت در گشت طحری است که در بیان چون غلبه گرفته و نه بهب استرال اندر جهان پادشاه کرده
 حسن عبری استبه علیه بحسن بن علی کرم الله وجهه نداشت بسم الله الرحمن الرحیم معنی آن این بود
 که سالم صد بود و امانی بر پیغمبر خدا و روشنائی چشم او و رحمت خدا بر کاتب او بر شما باد که شما جمعی
 نبی عالم کوششهای روان اندر با نامی شرف و ستاره گلان تابنده در تار یکبیا و علامات هدایت
 و طمان و نیشید هر که مستماع شما بود نجات یابد چون متابعان کشتی نوح که در آن نجات یافتند
 و قوی گویی با پیغمبر اندر حیرت ماند قدر و اختلاف ماند در سخطات تمام بدانیم که در شرح اندک است
 و شما در تیره پیغمبر بودم که مقطع نخواهد گشت علم شما بقدم خدایت و او نگاه دارید و حافظ شماست و شما
 آن بر تعلق و سلام چون نامه بدو رسید روی جواب نوشت بسم الله الرحمن الرحیم معنی آن این بود
 که این نوزده بودی از حیرت خود و از آنکه بگوید علی اندر قدس پس آنچه برای من بران مستقیم است
 که هر که بقدر و جوهر و شرف و ایمان از خدای نیار دکانه است و هر که معاصی بد و حواله کند عاجز بود و نگار تقدیر
 نه بهب قدر بود و حواله معاصی بخدای نه بهب جبر پس بنده و مختار است اندر کسب خود و بقدر استقامت
 خدای خود عمل و دین بر چه قدر است قول صاحب گشت آنچه خوب است که از او من این نامه پیش از یک
 نظر بود و اما جمیل بنا بودم که فصیح و نیکو بود و این جمله بدان بیاوردم که در این رضی الله عنه اندر علم و تقوی و دور
 بدیده بود و است که اشارت حسن عبری با متابعتش اندر علم بدو کرده و اگر حضرت امام حسین
 علیه السلام و بی امام سیوم است که اول بیت ولادت ایشان در روز شنبه بیاز شبان سال
 چهارم از هجرت و در مدینه واقع شده سعید نامه متواجده ابو عبد الله الحسین بن علی بن ابی طالب است

از تقصیرات اطفا بود و قبلا بل و قبلا که بلا اول این قصه بر دست می رسد متفق اند با حق ظاهر بود هر دو
متابع بود چون مغفرت شد شمشیر کشید جان عزیز فری دادند نگویارید در سلسله اصل الیه علیه السلام
اندوهی نشانها بود که امجدان مخصوص بود چنانچه عمر رضی الله عنه روایت کرد که روزی نزد یک شیخی بودم
صلی الله علیه و سلم را دیدم که حسین را بر پشت خود نشاند و بود در شسته در دمان خود گرفته و یک سر شسته
سپست حسین را و ه تا حسین را زنده دوی میفت برانوا چون آن بیدیم گفتم نعم تعجب ملک آبا عبدالمطلب
بغیر گفست صلی الله علیه و سلم نعم الا کتب بود با عمر ویر اکلام لطیف است اندر لقیقت حق در روز بسیار
معاملات نیکو دارد روایت می آرند که گفت اشفق الاخوان علیک ینک شفیق ترین برادران تو بر تو
درین است از آنچه نجات مرداندر متابعت دین بود و پلاکش اندر مخالفت آن پس مر و خرد مندان
بود که لغیرمان مشفقان باشد و شفقت آن بر خود بداند و جز متابعت آن نزد و برادران بود و شفقت
ناید و در شفقت نه بنده ایضا و اندر حکایات با تم که روزی مردی بنزدیکی می آمد و گفت یا پسر رسول
خدا و در چشم و اطفال دارم مرا از تو قوت امشب می باید حسین گفت بنشین که بر از زنی در راه است
تا بسیار ند کسی باید و پنج قره رزیب در دوازده یک معاویه اندر هر صره هزار دنیا بود و گفت که معاویه
عسدر بنحو بود بنویسد این مقدار اندر و هر کس بهتران خرج کن تا بر اثر این تیار نیکو ترا داشته باشد حسین فرمود
اشارت بدان در رویش گردانان صره بود و دادند و از وی عذر خواست که از بس دیر بماندی و این سخن
قلیل عطا بود که باقی و اگر دانستی که این مقدار است ترا انتظار نفرمودی و مرا معذور دارا از اول
بلا بکم و از سببه طاعتهای دنیا بازمانده ایم و مردمانی خود که کرده و زندگی بر او دیگران بسپرد
مناقب وی مشهور است از آنکه بر چکس از امت پوشیده نیست رضوان الله تعالی عنه و در سلسله کور
است از مصعب بن عبدالله متوکل حسین بن علی نسبت و بیخ گزارد و پیاوه بلیگ بیان و علی بن حسین
را گفتند چه شد پدیرت را که اولاد کمتر آورد و فرمود این قدر که آوردیم محبت بی بی رضی الله عنه در دنیا
در شب هزار رکعت نماز میکرد و در وقت کجا بود که با زنان محبت دلرود را قنباست و هم در غلظ
کلی از شاگردان شاه عبدالعزیز و ولیدی رحمة الله علیه شنیدیم که میگفت از عایشه رضی الله عنها آورده اند

که رسول علیه السلام با جبرئیل بود حسین بن علی رضی الله عنه بر ایشان در آمد و خطبه سید که این کس است رسول
گفت که به من است و در این روز که در پیشانند جبرئیل گفت زود باشد که در این کسند رسول علیه السلام
پرسید ویر که گشته جبرئیل گفت که تمام از امت تو اگر خواهی ترا بگویم که در او کدام زمین نجات گشت پس
جبرئیل علیه السلام اشارت بجانیه کرد و با کرد و قدری خاک سرخ بر گرفت و بر رسول علیه السلام نمود و گفت
که این خاک قتل و لیت و او اعطای بر زانی شاه صاحب میگفت که از شنیدن این ماجرا ملک چهره و بدن
انگرفت روان شد و میگفت که شاه صاحب میگفتند در گریه پیوسته غمگینم نیل مبری پیوسته
الله علیه و سلم و آن سر این است قتل پیوسته شدن گروهی از امت و آرزو شوق قتل که بلا سینه است
چون قلم شوق میگرد و لهنذایان آن زبان قلم توانست تا پنج و هم محرم سه شصت و یک هجری
شبهید شدند مدت حیاتش عجايب و شبت سال زانوی سفت و در با دور بود و ذکر حضرت
امام زین العابدین سید مظلوم و امام موحوم زین عباد و شمشع اوتا و اسم شرفش علی بن ابی طالب
وی ابو محمد و ابو القاسم و ابو الحسن و بعضی گویند ابو الحسین است و ابو بکر نیز گفته اند و القاب نیز العابدین
سید العابدین نیز که اولین است وی در زمان شهادت علی مرتضی و سال بود و در واقع که بلاست
سال و وی مشهور است که شرف عاقبت و نشود قایق در گشت محبوب است که از وی پرسیدند
که سعیدترین دنیا و آخرت کس است گفت من او را رضی الله عنه رضاه علی الباطل و اذا استخطم کفره
و رضی الله عنه بر باطل راضی بود چون راضی بود و خوشتر از رضی بیرون نیارد چون بخشید و این را نادم است
کمال مستقیمان بود از آنچه رضادان بی باطل باطل بود و دست بداشتن از رضی اندر حال خشم هم باطل
مرمن مبطل نباشد و تیری آزند که چون امام حسین بن امیر المؤمنین باقر را بودی رضی الله عنه اندر که با
گشتند جز وی کسی نماند که بر عتوات قیم بودی و او نیز مجار بود امیر المؤمنین حسین او را علی اضهر حرمه
چون در ایشان را بر شتران بر نه بد شوق اندر آوردند پیش زین معاویه آنرا الله تعالی چون آن
گفت کیف است عمره علی و با اهل بیت الرحمة قال سبحان من قومه با غنیرة قوم محسن من آل فرعون
چون آنرا هم قتل و کشته شد و هم مظلوم است و صاحبان سائر نام و پسران و غیره با آنرا فی با و شوا جبرئیل

با علی و اهل بیت رحمت گفت با ما بود از جنای قوم خود چون با ما بود قوم دوستی از جوی نریمان خود
 ایشانرا گشتند و زمان ایشانرا برده کردند تا با ما بود ای شمشیر و نه شایان کمال استیت با ما
 است و با ما خداوند را شکر گویم بر نعمتهایی و بی برکتی که بر ما باش و رساله شیخ عبدالحق است با شیخ
 ابوعی معروف بن العابدین از اکا بر سادات اهل بیت و از بزرگان تابعین و مشهور ایشان است
 که هرگز گویدند و هم هیچ قرشی را فاضل تر از علی بن حسین ندیدند که در حدیث است از جوی نریمان
 که سعید بن مسیب از ایشان است و سعید بن مسیب گوید در اجنبی رسیده است که علی بن حسین در حدیث
 تر از حدیث دیگر از اهل بیت و گفته اند که در ازین العابدین هم از آن گویند که عبادت بسید
 مکر زهری بر گاه علی بن حسین یاد کردی بگریستن و گفتی زین العابدین را روایت کرده اند که علی بن حسین چون
 وضو کردی بگریستی و بگریستی و در دستهای طبیعت و ازین بر سیدی که این چیست چون وضو کردی
 زین روی از یک در دو این خوبی تر شده است ایشان گفتی نه هیچ دانید که در حضرت که خواهر که با سید و از ایشان
 یعنی آنرا که گفت که علی بن حسین حج بر آن چون او ام پرست و پرست را خود سوار گشت یکایک
 رنگ روی می زد و شد و از نه بر اندام وی افتاد و تراست که تلبیه گوید گفتند چاره تلبیه که گفتی از سید
 تلبیه که گوید و اگر تلبیه گفتند ناچار تلبیه باید گفت که است است چون تلبیه گفت و پرست است و از
 پرست را حد بر زمین افتاد و تاد راه بود و همین حال داشت و همین حال حج کرد و عزیت زین العابدین
 که حج مسلمان گنجایش نداشت و کاوران شناسد و فضل و بر آنند چون وضو کردی رنگش زرد و شدی و چون
 بنام زبانه استوی از زه اش گرفت و میفرمودی رضی الله عنده گروی بر سید خدا را از جهت حج عقیاب
 اینست پیش پیش بندگانت و گروی با میدواری بقلب این بپرستش بر پیشش سوداگر است نموی
 که بگوید ای شکر نعمت من است پیش از او ان است و وی رضی الله عنه فرخنداشی که کس
 طاری و جدا و راه کار طهارت و چون وی رضی الله عنه از دنیا رفت پیشش نماند که شوی دست
 و سخت شد بود زهری گوید در اجنبی رسیده که این آلبه پرستش از آن لبه سمت شده بود که در شب
 آنجا بنهای مسایجان که تا امان بودند آب می کشید و میگفت این رسیده است که صدقه نهالی

آتش فتنه و در کار تعالی را نشاندهی رضی الله عنہ چون بمسکین صدق میداد اول استش میبرد یک
 صدقه بدستش می نهاد و وی تحت کوشش ناک بود و عبادت عملی سپرش محمد باقر بادی گفت باید ریاضت
 این ببرد کوشش دوستی می فرمود هر دو در کار خود تا شاید در آنجا تفریق بجای بخش طاووس کانی رضی الله عنہ
 شش در حجر اسمعیل بود مینا گاه علی بن حسین در آمد با خود گفتیم مردیست صالح از اسیران است صاحب خود
 و طاووس مقتدم است و سپردی نشستم نماز کرد و بسجده رفت و در خسارهای خود را بر پاک مال خود استوار
 بجهان آسمان برداشت شنیدیم میگوید غیبی که یقیناً کفیر که یقیناً کفیر که یقیناً کفیر که یقیناً کفیر که
 سنده مکتبه تو مسکین فرخنده تو درین خانه تست طاووس گوید این کلمات را با او فرمودم در هیچ سخن بی آن کلمات
 و ما نکردم مگر آنکه کشار کار خود در آن یافتیم و مناقب محاسن وی رضی الله عنہ بسیار است امام نووی نقل
 از بعضی علما میکند که گفت چون علی بن حسین از دنیا رفت رضی الله عنہما بعد از رفتن وی از دنیا معلوم کردند
 که صد خانه دار را بحدیته پنهانی فوت میداد و هیچ نیست که تولد او در سنه ثمان و ثلاثین است و درین اعیان
 رضی الله عنہ حدیث بسیار است میکرد و در روایتی ثقب بود مامون و عالی رتبه و فرج القدر اجماع کرده اند
 هر بزرگی او در هر چیز و عماد بن زیاد گفته فاضلترین اولاد ما ششم کس در یافتیم ام علی بن حسین بود وی رضی الله عنہ
 سحر متقی در کثیر العبادة باورم نیک کردی پنهانی در حالت فقر و غنا و در سفر نسیب خود را پنهان داشتی از هر
 چه رسیدند که چرخین کنی گفت کردند پندارم که از مردم به نسبت سول خدا صلعم چیزی بگیرم و دیدن نسبت آن
 از خود ندیدم و حق از او انانم گویند که پادشاه بن عبدالملک بن مروان سالی کج آمد خانه کعبه را طواف کرد و
 خواست که حج را اسود را بسوزاند از رحمت خلق را بیافت نگاه بر من بر شد و غلبه کرد و اندرین میان ائمه و غیر
 شین العابدین علی بن حسین رضی الله عنہم که بسجده آمد و ابتدا طواف کرد چون نزد کعبه حج را اسود را بسوزاند
 بر تعظیم حج را خالی کردند ندای مرا از بسوسید مودی از اسیران شام با شام گفت آن چنان خوب کیست
 چون او بیاید مروان حج را خالی کردند گفت من او را نشناسم و مرا و او این بود تا اسیران شام او را نشناختند
 و بیوه نقل نکند و فرزندش آنجا حاضر بود گفت من او را می شناسم گفتند یا ابافراس ماران بود که سخته سب
 جوانی دیدیم فرزندش گفت گوش دارید تا حال وصف و نسب وی بگویم فرزندش قصبه درخت است

بزخانه و دولت های جایی در سلسله انبیا از آن جمله که در است که منقش در من این ایات است که در علم
 کس است اینکه که در بطا و نغمه و بوقیس و حقیقت درنا و حرم و جل و بیت در کن و عظیم و تاودان و مقام علم
 مرد و سکی در صفا و جعفرات و طیب و کوفه که بلا و فزات و هر یک آمد بقید او عارف و در طه مقام ادا و اقص
 قره العین سید الشهداست و در تیره و شاخ و در حشر است و میوه باغ انعم مختار و لایزال حیدر کار
 چون کند جایی در میدان تیرش و رود از غریز زبان توش و که برین سرور ستودیم و نهایت رسید فضل کرم
 از رویه فرست منزل او و حال دولت است مملو و از چنین غرور دولت ظاهر و هم عرب هم محرم بود قاهر
 خبیر او را بسندگی و حاکم الانبیا است نقش کون و لایح از روی لغزش و طالع از نوری او بشیر و قاهر
 خبیر و معصوم است حق و از یمن معصوم شد مشتق و طالعش اهلین و زافر و در روشانی نوری از یمن
 از بزمین سپید و کاشای بر روی کس و دره و خلق از نیر زنده و بانند با کرمیت تکه او است که نیت به نیت بر او
 خلق و طاعت تکلم او و در عرب و عجم و مشهور و کونانش معقل و معنور و همه عالم گرفت بر تو حور
 از ضربی نیر از آن نور و شد بیدار قاب بر افلاک و بوم گران نیافت بر هر یک و بر هر کس از میان
 دست او بر دست بلران و فیض آن ابهر همه عالم و گریز ز نمی گردد کم و هست زان معشر المومنین
 که گشتند از وج علیین و حبیبشان دلیل صدق یونان و بعضی شان نشانی از نطق و قریشان با یطو و عدلان
 بعدشان سایه عقور و ضلال و گشتان در بل تقوی را و طالبان رضای مولی را و اندران قوم مقتدا باشند
 از آن خیل بشو باشند که بر سر آسمان با نغمه و سائلی از جنات اهل طغی و نیران کوکب و انجم
 بر سج نطفی نماید آلام و هم عهدت الهی از او بگویند هم کبریت الهی از او بگویند و در شان سابق است از نوره
 بر سر خلق بعد ذکر الله و سر بر نام را در واج افزای و نام ایشان است عبد نام ضعیف و ختم نظم و نشر را الحق
 باشد از این نام شان نوری و بسنام فرزوق را بر ندان فرستاد امام دوازده هزار و هم فرزوق فرستاد
 از رزوق گرفت و گفت مدحت من تیر بر می خدا بود ببطا امام فرمود ما الهیت ایم چون چیزی بخشیم باز
 نستانیم پس فرزوق قبول کرد او را و ایشان را فرخ سمانه تعالی در شرق و غرب منتشر گردانید
 چنانکه هیچ شهری از وجود ایشان خالی نباشد و از نیر پدید اختلافش یک تن نگذاشت که خانه آبادان کن

و در اعیان او فرود و وفات وی رضی الله عنه بمردی بود که در سنار و سنار و سنار و سنار است
 و در حدیث عمر شریف نجا در هفت سال بود و او دانش سی و چهار سال و در پهلوی امام حسن فرمود گشتند
 و در امام محمد باقر رضی الله عنه در رساله شیخ عبدالحق است ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن علی
 بن ابی طالب کرم الله وجهه القریشی الهاشمی المدني المعروف باباقرضی الله عنه باقر شریف تبرمین ظاهر است
 که با علم ایشان کثافت و اهلش را شناخت و نهایتش را دانست و نیز بقر معنی و دست و فراموشی که در حدیثی ظاهر است
 بغایت وسیع بود و مجال فراخ داشت و وی تابعی بزرگ است و امام فایق که اجماع است بر بزرگی
 وی می معدود است از فقهای مدینه و ائمه ایشان شیخ حدیث را از جابر و انس و جماعت از کبار تابعین
 مثل ابن مسیب ابن المنقیه قیدش از ابن عابدین رضی الله عنهم جمعین روایت کرده اند بخاری مسلم
 از احادیث وی و صحیح خود رحمة الله علیها مصعب بن زبیری گفته که وفات باقر مدینه است سنه
 اربع عشر مائة و نود و بی در سنه ثمانیه عشر مائة و نود مائتی سبع عشر مائة و عمرش سی و هشت سال
 بود و در ششم سفر و بقوی عده رجب سنه سبع و سبعین هجری در مدینه بود و از کلام وی می گویند که
 در عمل او خاصه ازین خدا باز داشت او را از هر چه مساوی او می فریفت اهل تقوی آسان ترین این دنیا
 اند از روی موت و بسیارترین اهل دنیا اند از روی معونه اگر فراموش کنی حق زیادت و نهد و اگر کلام
 کنی باریت و بند و نیز از کلام وی شیخ سلیمان بن علی بن ابی طالب گفته اند که در حدیثی فرمود
 کتاب خدا را در کس و ملاکت که این دو صفت کلید پریدی است در کشف آن مجرب است که کنیت
 وی ابو عبد الله بود و در الکلمات مشهور بود و گویند وقتی ملک قصد ملاکت وی کرد و کس خود فرستاد
 بدو چون ترودی آمد از وی عذر خواست و می یزداد و نیکی گردانید گفتند اشیا الملك قصد ملاکت
 وی داشتی اکنون ترا با وی دیگرگون دیدیم حال چه بود گفت چون وی نزدیک من آمد و شمر
 دیدم یکی بر راست وی و یکی بر چپ وی و مرا می گفتند اگر تو بد قصد کنی ما ترا ملاکت کنیم و آیت آن زد که وی
 گفت اندر تقسیم قول خدا فرمود من کلمت لیکن بالظلم اعرف است و کتب من یالشیخ
 حال من شخاکت من مطاوعه الی قیوم طاهر کلمت من باز در زنده تو از مطالبه حق طاعتت است که با حق

خیر محمد بن ابی بکر بن محمد از وی باز نمانده ترک آن حجاب گوی تا بگشت اندر سسی و محمد بن سوس بن سوس
 از آنست از نواسی کی روایت کند چون وی از او را و ما فارغ گشتی با او از بن بزرگ منی بنا مابات با او
 چون مرگ و گور یاکم چگونه دل را بر نیاشا و کم و چون نامه را یاکم چگونه با سیر از وی تا قرآن کرم و ملک الموت
 یاکم چگونه از دنیا بهره گیر پس از تو خواهم از آنچه ترا دانم و از تو جویم از آنچه ترا میخوانم از حق به اندر حال
 بی غلبت عیش اندر حال حساب بی عقاب این جمله میگفتی و میگفتی تا شبی ویرا گفتیم ای سیدی و
 سید آبا می چند گری و چند خردوشی گفت دوست یعقوب را یک یوسف گم شد چندان
 گریست که نامبناش در چشمها سفید کرد و من نژده کس با پدر خود یعنی حسین وقتیلان که با گم کرده ام
 کم از آن باری بیاشم که اندر فراق ایشان چشمها سفید کنم و این مناجات عبرتی است نصیح است و ذکر
 امام جعفر صادق رضی الله عنه در رساله شیخ عبدالحق است ابو عبد الله ابو محمد جعفر بن محمد
 ابو صادق ابن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب کرم الله وجهه و راه ادا حق بدان لقب کردند که در گفتا
 خود صادق بود چنانچه چهار دری او صدیق رضاست و این لقب صدیق از پیشین بهترین فرزندان
 موم است صلی الله علیه و سلم و او از جبرئیل شنیده و جبرئیل از پیش خدا آورده و مادر جعفر و مادر
 عبد الله ام فزوه بنت قاسم بن محمد بن صدیق اکبر است و من عنهم قاسم بن محمد یکی از فقهای سبعه
 و تابعین است جعفر رضی الله عنه روایت کرده از پدر خود و پدر مادر خود و نافع و عطاء و محمد بن المنکدر و دیگر
 و غیره رضی الله عنهم روایت کرده از وی اما این مشهورش یکی بن سعید الانصاری و ابو خنیسه و ابن
 جریج و مالک و محمد بن اسحاق و بسوی موسی بن جعفر و سفیان ثوری و سفیان بن عیینه و شعبه
 و یکی بن سعید و دیگر از بزرگان رضی الله عنهم و اتفاق کرده اند است بر امامت و جلاله و سیادت
 وی و آدات وی رضی الله عنه است سنده ثمانین و عمر شریفش ثمان و سستین بخاری در تاریخ خود از وی
 ولادت وی هفتاد و پنج سال است و ثمانین و دو فلت وی در مدینه بجا شوال و تقوایی پانزدهم ربیع
 سنده ثمان و از بیعت و آنکه و ابایلمت و کسی چهار سال بود در او رضی الله عنه کلام نفیس است
 در علوم توحید و غیر اینها شیخ عبدالحق از تاریخ امام عالم عارف ابو محمد عبد الله بن محمد بن علی

یا فی رحمة الله علیه یکوی در مثل جعفر صادق در شیخ من باقی ماند اسمعیل بن جعفر و موسی بن جعفر و اسحق بن جعفر
و محمد بن جعفر و علی بن جعفر و یکی از اولاد او عبد الله بن جعفر اقطع است و عبد الله و اسمعیل از یک پدر و مادرند
و عبد الله پس از بعد وی بهیچتا در روز وفات یافت و اسمعیل در حیات وی درین مرد در کشف الحجاب است سفینه
سنت و جمالی طریقت و معبر الی معرفت و درین باب صفوت جعفر بن محمد صادق رضی الله عنهما علیهما السلام
و نیکو سیرت و آراسته ظاهر و باطن بوده و میرا اشارت نیکو است اندر جمله علوم و مشهور است بدقت کلام
توت معانی اندر میان مشایخ رضی الله عنه و او پر اکتب معروف است اندر میان طریقت آزادی و کلام
می آرند که گفت من عرف الله عرفتم عماره و کوهی در مخرج بود از غیر و منقطع از اسباب از آنچه معرفت
وی می بیند بگرت غیر بود و نکریت مجروری از معرفت وی باشد و معرفت مجروری نکریت وی پس عارفان نظیر
گسته باشد و در پیوسته غیر اندر دلش مقدار آن نباشد که با او تفاوت کند و با وجود ایشان چندین
خطره که اندر خاطر ایشان را عقد کند و هم از وی روایت می آرند که گفت لا ینفع العباد الا بالاتباع
المتوجهة الی العباد و قال الله تعالی انما یتقون العبادات یعنی عبادت غیر متوجه
نیاید خداوند بجهان مقدم کرد توبه را بر عبادت زیرا که توبه بدست مقام است و عبادت نهایت آن و چون
خداوند بجهان ذکر عاصیان یا در توبه فرمود و گفت توبوا الی الله جمیعاً ما کردید بسوی
خداوند بفرمان برداری و چون رسول بر علیه السلام یاد کرد بعبودیت یاد کرد و گفت فاکفوا الی الله
فان الله هو الی الله و الله هو الی الله و الله هو الی الله و الله هو الی الله و الله هو الی الله و الله هو الی الله
رحمة الله علیه نزد یک وی آمد و گفت یا ابن رسول الله صلی الله علیه و سلم و انیدی دو که دو کلمه سیاه شده است
گفت یا باسلام توبه پذیر ما نه ترا با بیز من چه حاجت باشد گفت ای فرزند پیغمبر ما را بر همه ظالمین فضل است
و چندا درین توبه هم را واجب است گفت یا باسلامان من ابدان میترسم که بقیامت جسد من علی الله
علیه و سلم اندر من آویزد که چرا حق متابعت من نگزردی و این کار نسبت بچو و بمعاملت قوی نیست و این
بمعاملت خوبست در حضرت حق تعالی داود طامی در گریستن آمد گفت با خدا یا انکه طینت او چون از آب بر
و ترکیب طبیعت وی از اصل و بر نان و حبه برین رسول اله است و مادرش قبول است وی برین جهان است

بر او بود که باشد که او بمحاله بود و محبت خود و هم از وی هم نبود که نوری نشسته بود و با هوای خود و در ایشان میگفت
 یا سید تا بیکدیگر بیعت کنیم عهد گیریم هر که از میان ما رستگاری یابد در قیامت همه را شفاعت کند گفتند یا این
 رسول بر ایشانست ما چه حاجت که مقبول شغیعیم بظلالی است وی گفت کمن این افعال خود شرم دارم
 که غیبت بر روی خود کردم علی علیه و سلم و این کار بویست عیوب نفس است و این صفت از او افتاد
 کمال است و مجاز متکلمان حضرت خداوند بر این بوده اند انبیا و اولیا و رسول که رسول گفت علیه الصلوٰه و السلام
 چون خدا بنده خود خیر خواهد بود و بصیبه های نفس میناگرداند از اولاد الهی بصیرت بصیرت یغیور بغیرت هم که
 اندوی تواضع و عبودیت سرفروارد خداوند تعالی کار وی در دنیا و آخرت برادران میناقب جمله الهیت
 رضی الله عنهم بر شرم این کتاب عمل آن نکنند و این مقدار کفایت بود مراد است قومی را که عقل ایشان را لباس
 اوداک باشد از مردمان و متکلمان این طریقت و در رساله مذکور است که حضرت رضی الله عنده میگفت هر که را
 عبادت پیش آید بیس پنج بار بگوید ربنا نجحت و مد خداوند ما و را از اندوه و بد بد او را آنچه خواهد بجهه بخواند
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَا حَسْبِيَ اللَّهُ إِنَّهُ كَانَ بِنَدْوَى الْعَرْشِ الْمَشْرِقِيِّ حَافِظًا
 که تبتحی الایه و از سفیان نوری می آرند رحمت الله علیه که گفت گفتم مر ابی عبدالله جعفر بن محمد صادق
 رضی الله عنهما که وصیت کن بر او وصیتی که یاد گیرم آن وصیت را از تو امید دارم که خدا عزوجل نفع دهد مرا
 بدان وصیت بین گفت مرا با سفیان هر که دروغ گو است او را مروت نبود و هر که ماسد است راحتش نبود
 و هر که بدخلق است مهری نکنه و طوک را با کس برادری نبود گفتم زیادت کن برین چیزی گفت یا سفیان
 از محاسن خدا فی تعالی بر سر نه تا عابد شوی و بقسمت خدا عزوجل رضی باش تا تو مگر شوی و حق همسایگی میکند
 با مسلمان شوی هر با فاش صحبت خدا که بر تو غالب آید در شوق و در کارهای خود مشا درت کن با آنکه
 طاعت حق را نیکو کنند گفتم زیادت کن برین چیزی گفت یا سفیان هر که عزت طلبی خردیشان و بیست
 خواندنی سلطنت گوید از خواری معصیت بسوی عزت طاعت گفتم زیادت کن گفت یا سفیان هر که با
 مصاحب بد صحبت دارد هرگز سلامت نماند و کسی که در جای بد در آید متهم گردد و هر که مالک بان خود گردد
 پیشمان شود و نیز حکایت کشید حضرت رضی الله عنده که گفت هر معرفتی که مغلط نمود او را دوام مراقبه از خدا

فروج و خوف تسلط آن معرفت نکر است هر چقدر که مقارن نباشد او را دوام رافت آن محبت قریشی است
 و استدراج و گفت شیخ ابو عبد الرحمن رحمة الله علیه علم این طبقه منشاخ صوفیه رحمة الله علیه است که مخصوص
 بدان قرن اول و ثانی و ثالث از اهل بیت رضوان الله علیهم اجمعین تا جعفر صادق رضی الله عنه و بعد از
 جعفر صادق هر که برگزید از ایشان محبت فقر از جمیع اقزان خود از اهل بیت بر سر آید پسر گفت شیخ ابو جعفر
 که تفسیر و حکایت کنند که گفت صاحب ما درین کار اگر اشارت کرد باحوال که در گرفته است او را دلها و ایام کرد
 بختایق آن و تاویل نموده آن را بعد از پیغمبر مصلی الله علیه و سلم علی بن ابی طالب است رضی الله عنه
 و ذکر امام موسی کاظم رضی الله عنه ولادت وی روز یکشنبه بنفتم صفر سنه ثمان و عشرين مائت
 در رساله شیخ عبدالحق است که از ائمه اهل بیت ابو ابراهیم و قبیل ابومن موسی کاظم بن جعفر صادق ابو جعفر
 رضی الله عنهما و بود وی رضی الله عنه صالح و عابد و جواد و حلیم و کبیر القدر و خواننده می شد او را بعد
 صالح نماز حبه صلح و عبادت و اجتهاد و گفته اند که هر روز سجده میرفت بعد از سفید شدن اوقاتش و
 از و ان سخن بود در کرم مامون پدر خود ماریون رشید روایت کرده که گفت مر سپهران خود را در موسی
 بن جعفر رضی الله عنهم این امام همه آدمیانست و محبت خداست بر خلق وی و خلیفه دست بر بندگان
 وی من امام جماعتهم در ظاهر حکم علیهم و قهر و برستی و بر استی و بخدا سوگند می سپهران من بر اندید وی سزا
 و ارتزاست بجان شینی رسول مصلی الله علیه و سلم از من و از تمامه و بخدا سوگند اگر تو ای کلمه من نزاع کنی
 این در امر سلطنت می ستانم از تو آنچه چشم بران دوخته زیرا که ملک ما از اندیده است و گفت رشید آنچه
 من این دولت علم پیغمبر است این موسی بن جعفر بن محمد است رضی الله عنهم اگر علم دست طلبی از تو روی طلب
 مامون گفت از ان باز درخت محبت ایشان و در دلم نشست و مر او را رضی الله عنه اجناس شهب و نوک
 بسیار است و منقول است از جعفر صادق رضی الله عنه که بفرزند ان خود اشارت میکرد که این فرزند
 من اند و این موسی کاظم بهتر بر ایشان است و فرمود وی و در دست از درهای حق تعالی که بیرون
 می آید از وی غوث این است و نور این است را بهترین مولودی و بهترین پیداشونده و وفات کاظم
 روز جمعه پنجم ماه رجب سنه ثلث و ثمانین مائت و ایام امامت سی و پنج سال بود و عمرش پنجاه و پنج و تقوی

چهار سال بود و قبرش در بغداد مشهور است و جای بیسی در تبره در نجاست بود وی رضی الله عنه
 بزرگ فضیلت فرخ بخشش ترسان دل خود را بخدا برست و گفته اند که کسان وی می گفتند عجب از آن کسی که
 بیاید او را فرمود موسی بن جعفر رضی الله عنه دیگر شکایت از فقر و قلت کند وی رضی الله عنه سیاه قام بود و در آن
 است اسم شریفش موسی و القاب بی از نایب علم فرود بر درون خشم کاظم می خواندند و صاحب و صالح و امین نیز در آن امام
 علی رضا رضی الله عنه کنیت وی ابو الحسن و ابو محمد القاسم خواندند و صاحب در بعضی کتب سال شصت و پنج
 که از آنکه اهل بیت نام هشتم ابو الحسن علی بن موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی است رضی الله عنهم معروف
 بر خضاه و ولادت وی رضی الله عنه بحدیث بود و در پنجشنبه یازدهم ربیع الاول سن ثلاث و خمسين و مائت و بعد از
 وفات امام جعفر صادق پنج سال و هفتاد روز جمعه بود و یازدهم شعبان العین و مائت و هفتاد و شصت و خمسين مائت
 و هجرت عمر شریفش چهل و دو سال و شش ماه از آن جمله است و نه سال و دو ماه و در حجت پدیدش گذرانیده
 بود بعد از پدر در ایام امامت بست سال چهار ماه که از عمر شریفش باقی ماند بود با مردم ولایت
 قیام نمود و تا ویر خاتم دله است و از اشرف محمد و بیشترین زنان بود و نقل درین وقت نام داشت قاتل
 می گفتند از امام رضا رضی الله عنه که گفت چون به پدر خود علی حاضر شدم بزرگ در خود کوفی کل نیافتم و در خانه نشین
 تسبیح و تهلل و تحمید از درون شکم آهنگ می آمد پس شکره آنحال مرا ترس هول می آورد چون بیدار شدم
 چیزی نمی شنیدم در جوانی از آنکه دیدم دست بر زمین نهاده و سر بر روی آسمان برداشته بیرون آمد و بهامی
 جنبانید کویا سخن میکند در روایت است از موسی کاظم رضی الله عنه که گفت رسول خدا صلی الله علیه و سلم
 در خواب دیدم و علم کریم الله و جبر بادی بود پس گفت رسول خدا صلی الله علیه و سلم علی میر تقی میر
 خدا عزوجل و تو را میگرد و بگفت وی سبحانه و در اجتهاد صاحب کند و بر غلظت و در بداند و چیزی از در
 تا دانسته تا در دره کرده شده است وی بگفت و علم در میان خواب این دو کلمه نیز آمد که ائمه
 سلطان الله و العاقبه لانه سبحانه یعنی دستار علم اهل ظهور سلطنت الهی است و از سوره و عصای ایشان
 ظهر قوت وی الهی و از موسی کاظم می آید رضی الله عنه که گفت علی پسر من کلان ترین اولاد من است
 ترین و مطیع ترین ایشان است سخن مرا و آفر مرا هر که اولاد طاعت کند راه و راست یابد و از رضا رضی الله عنه

انانی می آید که گفت هرگز از منی اسرار نقل عبادت می در آمد متصدی گشت تا ده سال سکونت نمود و زیاده است
 است از ابو الصلت عبدالسلام بن صالح بن سلیمان هروی که گفت با علی بن موسی الرضا بودم در وقتی که
 حاکم کرد از منشا پورا دو سوار بود بر شتر سفید و احمد بن حرب دخیلی بن کی و اسحق بن رابع بود چندی اهل
 علم رحیم الله چسبیده بودند بیجا هم شتر روی گفتند حدیث کن ما را که شنیده از پدر خود دیدار شنیده است
 از پدران خود و ایشان یعنی از ششم از رسول خدا صلی الله علیه و سلم پس بیرون آورد و رضای الله عنه
 سر خود را از چهار پهلوی کرد با سنادهی که تا بانی کرام خود داشت از رسول خدا صلی الله علیه و سلم گفت شنیدم
 از جبرئیل علیه السلام گفت شنیدم از خدا عز و جل که میگوید ای نبی ما شاهدیم ان الله انا قاضی فی حق من
 جاد شکم بشهادة ابن لاله الا الله باخلاص و خل حسی بمن خل حسی امن من بعد الی یعنی بعد سیکه شکم خدایت
 بنور من صحت کنیده را در کز شتاب با خلاص اشبات آورده که بیهم میجو نیست بخبر خدا آورده در حسن من که بر آورده در حسن
 این شتر از خدای من در دست او دیگر آمده و می نویسد اینهم گفت که شهادت این کلمه را شروع است و من یکبار شروع
 این کلام بعضی گفته اند از شرط این کلمه قرار دادن است یا نکره وی رضی الله عن الامام است تفسیر این طاعت
 دوم هروی است شیخ امام عارف ولی ابو عبدال محمد بن علی الحکیم القزندی رحمة الله علیه در بیان قولی
 صلی الله علیه و سلم مضمونش این است نیدانم که دست بقای من در میان شما چیده است پس آنرا شنید
 بان و و کس که بعد از من باشند ان دو کسانند ابو بکر و عمر رضی الله عنهما ثم حیدر الامام ابو عیسی الرضوی هروی
 است که ابو بکر و عمر که مشارک ایشان در تحقیق الامام طاعت ایشان بر طبق زیر که در کلمات ایشان رسیده است
 عز و جل در گفته است در قبضه وی عز و علا و ایشان است ثبات پس چون نطق کنند سخن نطق کنند چون حکم
 کنند بعد حکم کنند و در کتاب سناب امام عبدالکریم بن محمد السمعی رحمة الله علیه در ترجمه هروی سه آرد
 ابو الصلت عبدالسلام بن صالح بن سلیمان الهروی مولی عبدالرحمن بن عمره یعنی الرضا در یافته است
 محمد بن زید را و مالک بن انس را و سفیان بن عقیه و یونس بن عمار و سید صاحب قیامت و زید و ابو الصلت
 زید میکرو بر اهل اشهر و مذاهب با علاوه جسد و جمیع زنادقه و قدریه و معرووف و بر تشیع که در سناب
 هروی گوید با وی مناظره کردم شنیدم در وی ظهور افراط و دیدم که اگر گفتیم که ابو بکر و عمر بن

علیه السلام پیغمبر صلی الله علیه و سلم کرب لکی و میگفت این است غصب من که میان من بود خداست
 یعنی بن معین میگوید که ابو اعلت نقداست و صدوق است الا آنست که تشیع میکند و وفات
 ابو اعلت در شوال سنه ست و ثلثین هجرت است و در تاریخ امام یاقنی مذکور است که وفات
 رضارضی الرعنه پنجمی بود و بعضی گویند سیزدهم ذی القعدة سنه ثلث و اربعین بعد از طوس است و از آن رو
 بروی مامون و دفن کرد او را در سلولی قبر پدرش بر کشید و سبب وفات وی رضی الرعنه آن بود که انگور خورد
 بود و بسیار خورد و بعضی گویند بلکه پدرش دادند گفت شیخ ابو عبد الرحمن سلمی رحمة الله علیه شنیدیم
 از منصور عبد الصمغیانی که گفت شنیدیم از قاسم بن عبد الله رحم بعبه که گفت شنیدیم حسین بن علی را
 رحمة الله علیه که گفت پرسیدم از رضای بن موسی الرضاری الرضی الله عنهما از فتوت پس گفت فتوت منسوخ و مقهور است
 فتوت طعام معصوم است و نایل مبدول و بیشتر مقبول و عقاب معروف و اذای مکفوفه
 و از کلام رضاست رضی الرعنه هر که از مایه کنی کن او را و چون فوا سب و هر که بد کند او را و چون خدا
 هر که با طاعت کند خدا را و غرض از مایه است و تو ای مخاطب چون طاعت کنی خدا را از مایه که اهل بیت
 پیغمبر صلی الله علیه و سلم مردی بر رضارضی الرعنه گفت بخدا سوگند تو بهترین آدمیانی فرمود ای
 سلطان سوگند محو زبیر از من است هر که بر زبیر کار تراست و طاعت کننده تراست بر خدا را و غرض
 بخدا سوگند این آیت منسوخ نشود ان الله انزلنا آیه التمسک
 و نیز مردی بر رضارضی الرعنه بر روی زمین یکی نیست شریفتر از تو جهت پدران فرمود که تقوی
 شریفتر ساخت پدران ما را و بود در مناسیاه قام مانند پدرش کاظم رضی الله عنه و در انساب
 رضای علی بن موسی الرضی الله عنهما از اهل علم و فضل بود با وجود شرف نسب و ظل در رو لیت او از
 را و بان اوست و وفات رضارضی الرعنه در قرقر پستان یا و طوس که امر و زمشهد مقدس گویند
 از رستاق نوقان و دفن وی در دار حمید بن محمد طائی در قبر که در وی بارون کشید و فنون
 از جانب قبله آن روز جمعه است و یکم رمضان و بقولی آخر صفر بود سنه ثلاث و اربعین و تقوی پسند
 نمان و اربعین و اولاد رضارضی الرعنه موسی و محمد تقی و فاطمه بود موسی هیچ عقب نگذاشت

و عقب از اهل اهل حق است و ذکر امام محمد مجاهد نقی رضی الله عنه در سال شیخ صدیق است در حدیث
 اهل بیت ابو جعفر محمد جواد بن علی بر نماست او را ابو جعفر تالی گویند و در کتبت و نام با امام محمد باقر مؤلف
 بود و لقبی جواد نقی است و قبرا و بندها است باقر جیش موسی کاظم زیر یک قبور امامان فخر
 خود امام الفضل زرنی و ادوی و فخر مامون را بحدیث آورد و مامون در هر سال هزار هزار در هم بسوی
 وی روانه میساخت و او را تعظیم میکرد و وفات یافت جواد محمد بن علی رضی الله عنهما در سنه شصت
 و هشتاد و عمر او بیست پنج سال بود و نماز کرد و بیروی الواثق ابو جعفر مامون بن معتمد محمد بن مامون رشید
 و مادر جواد جاریه بود و نامش خیران و در مرآت الاسرار است نام مادرش یکانه و با سکنه است و ولادتش
 شب جمعه پانزدهم یا هفتم هر رمضان سنه خمس و تسعین و آن در مدینه واقع شد و در زمان پید خواجه ابوالفضل
 عروا است و مدت امامت بنفده سال بود و در رساله مذکور است که روایت کرد جواد محمد بن مامون
 رضی الله عنهما با اسناد که از پدران خود دارد نام ابوالمؤمنین ^{علیه السلام} ابی طالب رضی الله عنهما گفت فرستاد مرا
 پیغمبر خدا این پس وصیت کرد مرا و گفت یا علی یا قاضی بین استخاره و ما ندیم بین استخاره هر که استخاره کند هرگز
 زیان نکند نشود و هر که کار مشهورت کند هرگز پیشمان نگردد و یا علی لازم گیر خود راه رفتن در آخر شب از الله
 بچسبیده میشود زمین و در شب که در روز آنچنان بچسبید و نشو و یا علی کاری کنی در بامداد کن کن حق تعالی گشت
 داد و استامت و از بامداد ما میفرزود هر که برادری یافت در بین خدای عزوجل خانه یافت در شب است
 و اعتقاد از اولاد ابو جعفر ثانی محمد جواد از زود مراد است علی نادوی بن محمد جواد و موسی بن محمد جواد که موسی
 از وی نسل ماند و لیکن بسیار گمانه او اولاد وی در جانب سی و ششم و نواصی آن موجود اند و اولاد جواد علی
 و موسی اند که مذکور شدند دیگر حسن و حکم و بریه و امام و فاطمه رضی الله عنهم همین ذکر امام علی کا
 نقی رضی الله عنه در رساله شیخ عبدالحق است که از امام اهل بیت ابو الحسن علی نادوی بن محمد جواد
 رضی الله عنهما که معروف است بجسری و لقب او نقی و زکی است ما و او امام الولده است نامش شامه
 مقبول است مادر او امام الفضل بنت مالمون و ولادت وی رضی الله عنه در ماه رجب سنه اربع و عشرين
 و بعضی گویند در روز عرفه و مولده او در مدینه بود و وفات در سنه ثانی روز و ششصد و اربعه و اربعه

و قوی دوم حبس و محبس و مائین و دهن کرده شد و در سر این کسب است بود در شایع یعنی شایع راه
 علی احمد رشیدی و چون نتایج و حقیق این بود المثل علی بن جعفر بن العظم مبارک شد مثل اول و از این
 بعد او آورد و از آنجا بسزنی را می نرسد و اقامت در آن مقرر گردانید پس می می یعنی الفت بسزنی می آمد
 درت بست سال و نه ماه در آنجا اقامت کرد و در زمان معتز بالله رفعت یافت معتز بالله وی ابو عبد الله بن جعفر
 است و مباحثت کرده شد او را در شش ماه ششم از محرم است: اثنین و منیر و مایع و مقلع و مغل کرده می
 خودش را پس از سه سال و شش ماه دست در دوزخ و عسکری نسبت به سکه سزنی برای گویند که آن شهر است
 که بنا کرد و معتزم در وقتیکه شکوه این شهر پیدا می روی تنگ آمد مردم از اقامت او دوری می نمودی
 شدند پس درین موضع شهری بنا کرد و خود با لشکرش با آنها انتقال نمود و عمارت خوب در آنجا ساخت و ادرا
 سزنی را می نامند و او را سائزه و سائزگرا نیز گویند از جهت تنزل عسکر معتزم روی و این واقعه در سنه
 احدی و هشتاد و مائین بود و معتزم بالله وی ابو اسحق محمد بن رشید است و او را و مارده مولده گویند
 است چون با یونان می نرسد معتزم کلایب عهد خلافت نبشت هشت سال و هشت ماه و هشت روز است خلافت
 بر او بود و در سنه احدی و هشتاد و مائین بسزنی را می انتقال کرد و در بیع الاخر سنه سبع و هشتاد و مائین
 بسزنی را می و او را خلیفه مثنی خوانند تا از فرزندان عباس بن علی و معتزم ششم بود از خلفای بنی عباس و بیست
 او در سنه ثمان و سبعین و مائین بود و خلافت او هشت سال و هشت ماه و هشت روز و فتح مشهور وی
 هشت بود و هشت هزار غلام داشت و در چهارم هشت سال بود و فرزند هشت روز بسزنی شده بود و اول
 بغداد از بنی اوبلی خلا مان ابو بکر بر او آمدند و برگشته شد سزنی را می بنا کرد بان موضع بالشکر
 خود انتقال کرد و ابو الفتح حمدانی رحمة الله علیه گفته که سزنی را می بیستم سزنی و فتح آن نام شهری مشهور است
 بعراق این چنین نقل کرد امام نووی رحمة الله علیه و در انساب گفته که چنین آورده اند که متول در اهل خلافت سزنی
 بیمار شد و نذر کرد اگر به شوم و نمانیز کثیره تصدق کند چون به شد نذر دادی علی بن محمد جوادی رضی الله عنهما کس
 فرستاد و فتوی می خواست که چه مقدار و نمانیز تصدق کند تا از عهده بر آید گفت وی یعنی الله عهده هشتاد و ست
 دنیا تصدق کند و از عهده بر آید قومی ازین معنی تعجب کردند بر وی تعجب نمودند و می گویند که گفت که چه سزنی

آن روی با امیرالمومنین که این از کجا قصیده نامی منی الله رسول را بنویس که با امیرالمومنین که
 این را از آنجا گفته ام که حق سبحانه گفته است لَعْنَةُ كُفْرِكُمْ كَمَا لَعْنَةُ آلِ كُفْرِكُمْ وَرَبُّكُمْ جَبَّارٌ
 الای بر در کار قتال میفرماید و خطابت پیغمبر صلی الله علیه و سلم در منی المصنوع میکند که شما را نصرت و اوم
 در جا نامی کثیره و با اهل بیت ما روایت کرده اند منی المصنوع که موطن در وقایع و سربا و غزوات مهشاد و
 موطن بود که در زمین هشتاد و سیوم موطن بود ازین موطن بجزت زیاد و کند امیرالمومنین در کار خیر سو و مندتر
 بود و در دنیا و آخرت و بود نامی ابو الحسن علی بن جلدر منی المصنوع متعبد فقیه امام و از وی ترم و متکل است
 کردند و گفته که وی در منزل سلاح نگاه میدار و در و پیش انداخته که وی طلب خلافت میکند پس پس فرستاد
 تا جای یک بروی در منزلش و آمد و از او دیدنها در خانه بروی مردم بسته و جامه نمونیه پوشیده و لبخند بر سر چید
 و مستقبل بنده نشسته و چو بساطی در میان وی در میان زمین خریک و سنگ زینا نینگند و آیات قرآن در وعده
 دو صد متر نم میکند بهر جهت او را بر داشتند و ترم و متکل آوردند چون ویرا بید تنظیم کرد و در پهلوی خوش
 نشاند و گفت از شعر جوان که خوش آید در فرمود من شعر کثیر روایت کنم گفت ناچار است این باید خواند پس
 بیت برخندش که در بیابان که ایشان از جاهای این مقله نامی که که تفرزه و از او که گریزه آنجا قامت کرده اند
 فرد و آوند و بعد خواری در زیر زمین بر نه آواز بر آید که آن گنجهها چه شد و آن تا جها که گرفت و آن خندگود
 روز نامی ترم و تازه که پرده با پیشش آن بیکشیدند که است از ترم جواب آید که آنجا به فانی شد و بیاد رفت و آن
 رو با رگرم خود و خاک شد حاضران همه ترم سیدند و گمان بردند که سببا و احمد بیاعت با منی بر سر آید و متکل
 که برید و آمد و گفت یا ابوالحسن چه داری بر خود داری فرمود دارم چهار هزار دینار پس متکل دفع چهار هزار
 دینار بوسی حکم کرده و او را صغرو کرم نمیشش باز گردانید و نسل از اولاد علی نامی و را به محمد حسن بی بی داد
 که او را عسکری نامی گویند و در بر او روی ابی عبدالصغیر بن علی نامی باقی ماند و اما بر او ایشان ابو صغیر
 بن علی نامی بجا بنب چهار زاده نهفت نمود و بعد در حالت حیات بر او رش من عسکری سفر کرده بود چون که
 ترم که بالاتر از موصل است به هفت فرسنگ سید هم در سو او آن وقت یافت و قبرش در پیش نیز همانجا است
 و بر وی مسجیدی بنا یافت و در آن است که در کیفیت با علی در تقی و علی رضا موافق بود بنا بر آن علی

ابو الحسن فاش گزیده و القابش نفی و عادی و عسکری و جامع و متزل و قلع و در قلع است امام ابو الحسن
 علی نقی در شان و وفات پدر و امام محمد تقی شش سال بود ذکر امام حسن عسکری رضی الله عنه
 در سال شیخ عبدالحی است که از اجداد اهل بیت ابو محمد حسن بن علی عسکری که رضی الله عنهم را اولاد بود و نامش
 سوسج سمانه و ولادت وی رضی الله عنه روز و هفتاد و هجدهم ربیع الاول سنه احدى و ثمانین و مائتین
 و در مدینه واقع شد و وفات وی در ربیع الاهل سنه ستین و مائتین و در جمیع ششم ماه مذکور یا هجدهم ماه مذکور
 و بعضی خبر آن گویند از سنه مذکوره قریب بیست و دو روز در بلده و اقامت او در شهر
 و در همین بلده بود و بعضی گویند که مشهد علی بادی در قم است و این قول صحیح نیست صحیح آنست که در قم شهید
 فاطمیت موسی بن جعفر بن محمد است رضی الله عنهم و منقول است از رضا علی بن موسی رضی الله عنهما که گفت که
 زیارت کند قبر فاطمیت موسی را در اربعه شنبه روزی شود و حسن عسکری رضی الله عنه نزد امامت و امامت
 ابو القاسم محمد منتظر صاحب سردایت و مدت بقای حسن عسکری بعد از پدرش علی الهادی رضی الله عنهما
 شش سال است و نگذاشت حسن عسکری رضی الله عنه مدتی را نه ظاهر و نه باطن غیر از ابو القاسم محمد و در
 است که کفایت وی امام حسن بن ابیطالب و ائمه بود و نقیض نزدیکی و عسکری و مخالف و سراج است
 وی روز جمعه ششم ربیع الاول باقر سنه ستین و مائتین در زمان سلطنت معتز غلیف بنی عباس بغیر و در
 ای نقل فرموده است عمر شریفش بشت و در سال و تقوی بشت و هشت سال و ایام امامتش هفت سال و
 یک پسر داشت که امام محمد مهدی باشد و ذکر امام محمد مهدی رضی الله عنه در سال شیخ عبدالحی
 است ابو القاسم محمد منتظر که مسمر است بقایم تر و امامیه بود که شش رضی الله عنه شب جمعه نصف شعبان
 سنه خمس و مائتین باور او امام ولادت که او را از جنس میگفتند و او در وقت وفات پدرش شش سال
 و پنج سال بود و امام باقری در تاریخش ذکر کرده که سنه خمس و ستین و مائتین وفات یافت محمد بن حسن عسکری
 ابو القاسم که او را امام محمد و قائم و مهدی و منتظر و صاحب الزمان لقب کنند و وی نزد ایشان خاتم الانبیا
 امام است و در حدیثشان آن است که وی در برین رای در بر ذات و آمد و مادرش میباید که می در آن بود
 مادر بر او نیاوردن در سنه خمس و ستین و مائتین بود بعضی گویند در سنه ست و ستین و مائتین از قول

صحیح تر است دوی نیز عمر ایشان تا این زمان پنهانست و چون ابی عبد الله جعفر بن ابی العاصی علیه السلام
 که کابویش ابو محمد حسن سکری رضی الله عنه فرزند می نگذاشت و دعوی کرد که برادرش حسن سکری رضی الله عنه است
 بوی داده او را درین دعوی کذاب نام کردند و وی معروف است باین لقب و این جعفر بن علی نادمی از پسران
 علی بن جعفر و این علی را سید پسر عبد الله و جعفر و اسمعیل و از ایشان نسل باقیست و ابو محمد حسن سکری و ابو
 محمد رضی الله عنهما معلوم است نزد خواص اصحاب ثقات اهل بیت در روایت کرده اند که طایفه ابی جعفر
 جواد رضی الله عنه که عمه ابو محمد حسن سکری رضی الله عنه باشد حسن سکری را دوست میداشت و در مقام
 و تفریح میبود که او را پسری بوجود آمده بیند و ابو محمد حسن سکری رضی الله عنه جاریه را بر گزیده بود
 که نزد میگفتند چون شب نصف شعبان فرخندین و مائین عمه وی طایفه نزد ابو محمد حسن سکری آمد و او را
 دعا کرد حسن سکری القاسم بخود که یا عمه کی امشب نزد ما باش که کاری در پیش است طایفه القاسم حسن سکری شب
 در خانه ایشان بایستاد چون وقت فجر رسید نزد بزرگواران مشغول شد طایفه نزد حسن سکری آمد و وی
 دید بوجود آمده همچون مغزوغ غصه یعنی غصه کرده شده و فارغ از غصه و کارشست و شو که مولود را کند
 مولود را بر حسن سکری آورد وی گرفت و دست بپشتش و پشانش فرود آورد و زبان خود را بر
 و نیش زد و در دگر گوش راست او اذان و در گوش چپ اقامت گفت و گفت یا عمه بر او پیشانی
 پس طایفه او را باورش سپرد طایفه میگوید بعد از آن پیش ابو محمد حسن سکری رضی الله عنه آمد مولود را پیش روی
 دیدیم در جلوه مای نرد و او را نوری و عظمت دیدیم که دل من تمام گرفتار او شد آنم سیدی هیچ علم داری
 بحال این مولود مبارک که آن علم را بر من اتفاقی گفت یا عمه این مولود منتظر است که ما را بدین اشارات داده
 بودند طایفه گفت پس من نیز من افتادم بشکر آن بعبده در رفتم و دیگر نزد ابو محمد حسن سکری آمد و رفت میگوید
 زلفی نزد وی آمد مولود را ندیدم میسیدم ای مولای من آن سید منتظر ما باشد فرود او را سپردیم
 با آنکس که مادر موسی علیه السلام موسی را بوی سپرده بود و روایت کرده شده است از ابو العاصی رضی الله عنه
 که از وی پرسیدند که چه چیز است نام قائم شما فرمود ما را حکم کرده اند که پیش از ولادت وی نام دینی بگویم
 پس شیعه ما میبرند که ابو القاسم محمد بن حسن سکری رضی الله عنه با امام قائم است و عمر او نزد و فاطمه

رضی الله عنهما سال بود درین عمر در حق تعالی حکمت و فضل خطا بنا بود و گردانید و آلتی برای اهل عالم چنانچه
 در سوره طه علیه السلام در حالت مساکین بنا در نبوت داد و او را عمر در از بخشید چنانچه خضر علیه السلام را بخشید
 شیخ امامی گویند که قائم مهدی مشبه وی در زمین دایمی است و اولاد حضرت علی بن ابی طالب بن محمد بن جواد
 بن علی رضا را بنوازش گویند و اینها همانند کثیر از امامان حضرت امام بود و قبر او در سمرقند میباشد و سینه
 وی در چین پنج سال از عالم رفت سده صدی و سی و هفت تا بیست و یکم اولاد اربع جعفر یعنی مشتهر و بعضی منقرض
 شتار و دق بودند و گفته اند که این جعفر پیش از موت خود از آن دعوی که برادرش او را امام گردانید و است
 بر کشتن و تأیید و علی بن جعفر صادق رضی الله عنهما نیز با برادرش محمد بن جعفر صادق علیه السلام ظهور کرده بود پس
 اوست که در ویران امامت رجوع نمود و شیخ علاء الدین ولد احمد بن محمد سسینی در متن الدرر و در ذکر ابدال
 و اقطاب میگوید که تحقیق ز سید مرتبه قطبیت محمد بن حسن کسری رضی الله عنه در این باب امام است
 الطهاره و وی در وقتی که تخمین شده داخل زمره ابدال بود پس ترقی کرد در مرتبه درجه و طبقه طبقه تا کسب
 انوار گشت و قطب ان زمان علی بن حسین بغدادی بود چون وی در گذشت و در ششمین مرتبه دخیل کرده شد
 محمد بن حسن کسری بیروی نماز گذارد و بجای وی نشست و تا نوزده سال در مرتبه قطبیت باقی ماند
 حق تعالی او را بروج و ریگان ازین عالم در گذراند و عثمان بن یعقوب جوینی خراسانی را در آن مقام بگذارد
 و نماز کرد و جمیع اصحابی بر محمد بن حسن کسری در دفن کردند او را در مدینه رسول صلی الله علیه و سلم چون
 جوینی وفات یافت احمد کوجک از اولاد عبدالرحمن بن یوسف کجایی وی نشست و در عجم تربیت یافت بود و بر
 جوینی نماز کرد و قبرهای این مذکورین بیست است پیوسته بزمین بر بنای بنا در و غیر ایشان انهارا نشناخته
 و ایشان بر سال زیارت آنها بکنند و یک تن از اقطاب طراز که تریاست در کوه مابین بسطام و دامغان
 پیش از نظر نبوت ان سرور صلی الله علیه و سلم دفن کردند و این جماعه مأمورانند تا بعثت انبیا علیهم الصلوٰه
 و السلام و تنگ بشرایع ایشان و اقرار بجلالت شهادت و ایشانرا بجلالت و آرزو میان که ایشان ان
 بدلائرا باشند و لیکن بدلائرا ایشانرا نشناخته و بدلائل رضی الله عنه در زمان پیغمبر صلی الله علیه و سلم از حجاب
 سبوع بود چنانچه در آسمان دو قطب اند قطب جنوبی و قطب شمالی و نزدیک تر بود که کعبه اقطاب است

و قطب شمالی حقیقی حق تعالی در زمین نبرد و قطب یافته در هر یکی را در مرتبه تعیین نموده و پس مرتبه قطب شمالی شام در مرتبه
 سهیل است که بزرگترین کوکب است که در روی جرم و قوت و نفوذ و قلب می بر قلب محمد صلی الله علیه و سلم
 چنانچه قطب شمالی برال انقطاب بر قلب اسرافیل است علیه السلام و در مرتبه قطب بدل مرتبه جدی است یعنی
 روز چشم اکثر مردمان قطب مبارک که حق سبحان زمان ما را بوجود غیر خودی مشرف گردانیده است نماز الدین
 عبد الوهاب یاری است و یار حسین تریه است از قریه نامی قزوین قریب بایر حق تعالی اورا بر تخت
 تعلیم بعد وفات عبدالله شامی و در سن ۱۰۰۰ تقال روده در ربيع الآخر سنست و شصت و سه ساله نشاند و در وقت
 او شش بود پس حق تعالی او را در طراز گردانید و وجود شریف او را میان طلائق وجودات سدرتی ساعت
 و این قطب نهم است از اقطاب از زمان حضرت صلی الله علیه و سلم تا زمان ما تا اینجا کلام شیخ علاء الدوله
 سمنانی است رحمه الله و اورا در این معنی کلام و راز ترازی کلام است و الله اعلم و بعضی از کبریا
 عسرا فرجه هم الله گفته اند بسیار باشد که القا کند شیطان بر آدمی اصل صحیح را که صحت او شکی ندارد و چون
 بداند شیطان پیدا میسازد و نفس آدمی را ازین اصل معانی مملکه که قدرتش بر او آفریند چنانکه القا
 کرد اهل بدعت و سواران خصوصاً شیخ را علی الخصوص امامیه ایشانرا اصول محمود را که در آنها شک ندارد پس
 عاشرین بر ایشان تبلیغی که تفهیم کرد و در وی نفوس ایشان نفی نفسانی و استنباط کرد و نفوس ایشان
 از ان شبهات امور که شیطان از ان گمراهی بیا نمونه چشما باین جن را قوتهای که در نفوس انسانی باشد
 بنا شده چنانچه اول از راه محبت اهل بیت رضوان الله علیهم جمعین بر ایشان درآمد و این اصل صحیح است و روشنی
 و بلندترین چیزهای است که بدان تقرب بخدا جویند و عمل و لیکن از حد اعتدال تجاوز کردند تا آنکه بعضی صحابه
 و سبب ایشان و انکار فضایل ایشان حتی الله منهم کشید با آنکه محبت ایشان نیز از بلندترین موصیبات است
 الهی است و عمل خیال کردند که اهل بیت سزاوارتر از حلالین تر بودند از ایشان با این مناصبت و بنا و پیر خود
 گمراه شدند و دیگر از نیز گمراه کردند چنانکه شیطان در ان مساعی که ایشان دارند شاگرد ایشان شد پس
 که غلو درین تا که ایشان را ساند و از حد بر آورد و قضیه بکس نیست و هم در رساله مذکور است که علی علیه السلام
 سطرین حسین بن علی و شهادت حسین بن علی از آل الله و منین علی رضی الله عندهم گفت گفت رسول صلعم

همه بعد از من دوازده تن باشند اول ایشان ثویبی ای علی و آخر ایشان مهدی که نغمه کنعانی است
 وی مشایق ارض و مغایر آب آن را در حدیث ابی عبد الله جعفر صادق رضی و من ابانها میرالدین
 می آید که گفت گفت رسول صلعم دوازده تن اند از اهل بیت من که داده است حق تعالی ایشان را نعم و حکمت
 و سپیکرده است ایشان را از طبیعت من پس ای برنگران ایشان بعد از من وارد کعبه رحمة الله علیها و
 وی از سید شهید حسین بن علی رضی الله عنهما می آید که گفت از ما دوازده تن هستند چهار اول علی ابیطالب
 و آخر ایشان مهدی قائم بحق زنده میگرداند حق سبحانه بوی زمین با بعد از مرگش و ظاهر میگردد بوی
 زمین حق را بر همه دنیا اگر چه ناخوش آید مشرکان را و از ابی عبد الله جعفر صادق رضی الله عنه می آید که گفت
 از ما دوازده مهدیست شش از آنها گذشته کوشش دیگر باقی مانده میکند الله تعالی و ششم آنچه
 دارد روایت کرده شده است از جعفر صادق رضی الله عنه که از وی حدیث کتاب الله و عشرتی سوال کرد
 که عشرت کسیت فرمود من حسن و حسین و ائمه مهدی جدایی نکنند ایشان از کائنات و جدایی نکنند کتاب ایشان
 تا وقتی که در آید بر رسول خدا بر من و منقول است از امام رضی الله عنه که گفت اگر خوش داری که بمکمل
 شوی بجائی که بر تو هیچ گناهی نباشد زیارت کن حسین رضی الله عنه را و اگر حسین گریه و شکهای تو بر
 زحارهای تو روان شود بسیار فرودتر خدا تعالی هر گناه را و اگر خوش داری که از ثواب بقدر باشی که آن ثواب
 که با حسین الایمیت وی ششید گشتند و مثل ایشان بر روی زمین یکی نبود پس گوهر گاه ایشان را با ذکر
 بِاللَّحْنِي كُنْتُ صَدْرَهُ وَ قَاتِلُهُ زَعِيمُهُ أَي كَاشِي بُلُودِهِ مِنْ دَرَانِ رُؤُوسِ بَابِئِشَانِ
 این مستگاری می یافتم مستگاری عظیم و تحقیق فرود آمد نیز بین چهار هزار فرشته از برای نصرت و اولاد
 داده نشدند ایشان را نصرت پس این چهار هزار فرشته بر سر قبر او بنده بر ایشان موعی بخار او داده اند
 کسایسته قائم رضی الله عنه پس ای باری باشند و نصرت دهند و هم از امام رضا رضی روایت است که فرمود
 هر که بار بر بندد و بقصد زیارت من مستجاب شود دعای او و آمرزیده شود گناگان او و هر که مراد و تقصیرت
 کند گویند زیارت رسول خدا صلوات الله علیه و سلم کند و بنویسد او را دعای تعالی ثواب هزار حج میبرد و هزار
 عمره مقبول و من پهلوان من روز قیامت شفعی او باشند و این بقدر روضه السیت از ما من حضرت

و جای آمدن و فرشتگان همیشه فوجی از ملائکه نزول میکنند از آسمان و فوجی دیگر صعود میکنند که فرود شده و برگردند
 و در وقت میکنند در رسول المصطفی علیه السلام که گفتند و باشد که در فوجی فرود شود و گوشت پاره و مرغ
 زمین خراسان زیارت نکند و راجع اند و گویند در مانند و مگر آنکه کشادی و در باراجن اقبال و در گناه گلابی که
 بیازد و حق سبحانه و تعالی این باره مثال این آفتاب را در زیارت این جناب اظهار بسیار نقل کرده اند و در زیارت
 حضرت مبارک است که در غلای این آفتاب طلب شفا نمایند و شفا یابد و از بعضی فوایدی تواریخ آورده اند که حضرت
 گرفتار شده بود پس نیز در روزی دعا کرد و حق سبحانه و تعالی او را شفا بخشید پس حکایت آنجا بکنار که در قریه همدان
 بر روی خرچ شده و در مرثیه وی رضی الله عنه گفته اند **سوره بقره** آیه **یا ایها الذین آمنوا** و آیه **یا ایها الذین آمنوا** و آیه **یا ایها الذین آمنوا**
 آیه **یا ایها الذین آمنوا** و آیه **یا ایها الذین آمنوا** و آیه **یا ایها الذین آمنوا** و آیه **یا ایها الذین آمنوا** و آیه **یا ایها الذین آمنوا**
 موجودی است **یا ایها الذین آمنوا** و آیه **یا ایها الذین آمنوا** و آیه **یا ایها الذین آمنوا** و آیه **یا ایها الذین آمنوا**
 آورده های خود میگفت **اللهم انعم** از وقت **یا ایها الذین آمنوا** و آیه **یا ایها الذین آمنوا** و آیه **یا ایها الذین آمنوا**
 ترین احوال که نیت او غضب بود عز اسمت نزدیک باشد و حق است که غضب میکند و هم از کلام امام زین العابدین
 است که **یا ایها الذین آمنوا** و آیه **یا ایها الذین آمنوا** و آیه **یا ایها الذین آمنوا** و آیه **یا ایها الذین آمنوا**
 از آن که او در روایات اوست رحم الله علیه که گفت **یا ایها الذین آمنوا** و آیه **یا ایها الذین آمنوا** و آیه **یا ایها الذین آمنوا**
 کسی ندی شناسد مزایه امام بروی از خلق خود کسی بلکه نمی شناسد مراد او از کلام است **یا ایها الذین آمنوا** و آیه **یا ایها الذین آمنوا**
 دوست دارد مراد دوستی اسلام و دوست داشتن شما را عارض باشد بر سینه بشوید مگر ما سود نخواهیم کرد
 شرف و غلا شمار او بدوستی در راستی که دوستی با یافند نمیشود مگر بوع این روایات از رساله شیخ عبدالحق است
 و بطوری جدید و از طرف خود چیزی زیادت نکردیم **باب سوم در ذکر اصحاب و شفا** که در حدیث است
 بدانکه است مجمع اندر آنکه پیغمبر صلی الله علیه و سلم را گوی بوده اند از اصحاب که اندر مسجد مدینه طرازی بودند و در
 مرعوبات با دوست علی از دنیا داشته و از کسب عریض کرده و خدای عزوجل از برای ایشان با پیغمبر صلی
 علیه و سلم خطاب کرد که **یا ایها الذین آمنوا** و آیه **یا ایها الذین آمنوا** و آیه **یا ایها الذین آمنوا**
 اینست که ایشان با علی است و پیغمبر صلی الله علیه و سلم را اندر فضایل ایشان اجتناب بسیار است که با رسیدن

طرفی از ذکر ایشان در معتمد کتاب گفته ام و این عباس رضی الله عنه روایت کند از پیغمبر صلی الله علیه و سلم گفت
 رسول الله صلی الله علیه و سلم علی تمام الصفة فرأی فخره و جده و طیب قلبه فقال سلموا الشیر را اتمام الصفة
 فمن تعین من اتمی علی العتبی انتم علیها یضربا کافیه فان و فقاری فی الجنة ترجمان برخواست که چون پیغمبر صلی الله
 علیه و سلم بر ایشان نگذشت و در ایشان از برید ایستاد و بخود می طل ایشان از اندر فقر و مجاهت بید گفت
 بشارة با و شمارا و انکه پس شما بایند بصفت شما و اندر فقر خود را ضعیف باشد ایشان نیز فقیران
 در وصیت یکی از ایشان منادی حضرت چهارم بر زید محمد مختار بلال بن رباح رضی الله عنه مدیکر دوست
 خداوند ادر و محمد بن اهل سیر غیر ابو عبد الله سلمان الفارسی رضی الله عنه و دیگر سرتبک مهابر و انصار و محمد
 رضای خدا و نجار ابو عبیدة بن عامر بن عبد الله بن ابراهیم رضی الله عنه و دیگر گزیده صماک زینت احباب
 ابو الیقینان عثمان بن ابراهیم رضی الله عنه و دیگر سالک کج علم و خزینه علم ابو مسعود و عبد الله بن مسعود البهذلی
 رضی الله عنه و دیگر شمسک نگاه حرمت و پاک عهدی انت معتبه بن مسعود برادر عبد الله رضی الله عنه و دیگر سالک
 طریق فرات و معروض از عصیان و زنت مقداد بن الاسود رضی الله عنه و دیگر داعی مقاد تقوی بر ارضی بلاد
 بلوی قجاب بن الازرت رضی الله عنه و دیگر در درج سعادت و بقر قناعت معتبه بن یحیی و ان رضی الله عنه
 و دیگر برادر فاروق و مؤمن از کونین مخلوق زید بن الخطاب رضی الله عنه و دیگر خداوند مجاهلات از طلب
 بگویش ترا که پیغمبر مسلم و دیگر عزیز تبارک بل کل خلق بحق آیه الکرسی کثرت من یحسین العبدی رضی الله عنه و دیگر عامر
 طریق و اضع سیزده نمجه تقاطع سالم معنی تدفیع الیمان رضی الله عنه و دیگر قاصد در نگاه رنا و طالب نگاه
 عقاب از فنا سبب بن سنان و می رضی الله عنه و دیگر خانیف از عقوبت و تارب از طریق مخالفت و کثرت
 من یحسین رضی الله عنه و دیگر زینت مبالغین و الانصار رسیده بنی و قاصد در بیع القاری رضی الله عنه و دیگر
 اندر زید باند بیسی و اندر شوق بر چه موسی ابو ذر جده بن جاده الفارسی رضی الله عنه و دیگر کف
 انفس پیغمبر صلی الله علیه و سلم و ما غیرت را در خود عبد الله بن عمر رضی الله عنه و دیگر اندر استقامت مقیم و اندر
 متابعت مستقیم صفوان بن بیضار رضی الله عنه و دیگر صاحب بیت و خالی از تهمت ابو الازداد و دیگر
 بن عامر رضی الله عنه و دیگر متعلق در نگاه و تجا و زید رسول بادشاه و الهولیا بن عبد الله المنذر رضی الله عنه

و دیگر گویای بحر شرف و مرد در تامل با صدق عبد الله بن عبد الرحمن رضی الله عنه و مگر علامه ایشان را بدو کلام بسیار
 کرد و در شیخ عبد الرحمن بن حسین السلمی رضی الله عنه نقل طریقت کلام مشایخ بوده دست نیکو معجزه و در اهل
 معتقد را مفرده مناقب و فضایل و آسانی و دشواری ایشان بیان آورده است اما سطح بن کثرت بن عباد را
 از جمله ایشان گفته و من بر اهل او را دوست ندارم که ابتدای افکار المؤمنین غایت رضی الله عنه و ای که بود
 امام ابو یوسف و ثوبان و معاذ بن الحارث و مسائب بن عمارة و ثابت بن دویله و ابو سعید خدری و غیر اینها
 و سالم بن عمیر بن ثابت و ابو ایوب کعب بن عمر حقیقه الله عنه و دهم بن سیاف و عبد الله بن اوس صحابی
 و الا سلمی از جمله نزدیک درجه بودند بحقیقت قرن صحابه غیر قرآن بودند و اندر هر درجه بودند از هر وقتی بهیچون
 و فاضلترین همه خلق بودند از هر که خدا تعالی را ایشان را صحبت پیغمبر صلی الله علیه و سلم از آنی داشته بود و
 اسرار ایشان از جمله عیوب نگاه داشته چنانکه پیغمبر صلعم گفت خیر القرون قرنی ثم الذین یأتونهم الحدیث و قد تعاقبوا
 کفتم و السابِقون الا و لکن من است اله الحجیرین و الا کمضک و الذین
 اتبعوا همک یا حیاتب و کر خواجه اوس قرنی در کشف الحجابات قباب است
 دین و ملت اوس قرنی رضی الله عنه از کبار مشایخ اهل تصوف بودند و اندر عبد رسول صلی الله علیه و سلم بود
 اما صحیح گشت از دیدار پیغمبر صلی الله علیه و سلم بر وجهی که علی مال دیگر حق و العود نیز بر مجاهد گفت مردیست
 از قرآن اوس نام در اقامت بجز مقدار که سفندان رسید و مفر شفاعت خواهد بود از امت مع روی
 بحر علی کرد علی رضی الله عنه او را پیشه مردیست و میان بالاد و شعرانی است و بر پیروی است
 او مقدار و در سفید است و پیشه است و بر کف دستش همچنان بود و بعد از سفندان رسید و مفر شفاعت
 باشد از امت من چون ببینیدش سلام از من برد و رسانید و بگویم سلامت را و مالک چون عرض کرد
 وفات پیغمبر صلی الله علیه و سلم بگرد علی رضی الله عنه با وی بودند میان خطبه گفت یا اهل کعبه تو همو اهل کعبه
 خاصتند گفت از قرآن کسی هست اندر میلن شما گفتند علی قومی را بدو فرستادند عرضی را گفتند
 خبر از اوس به هر سید گفتند دیوانه است اوس نام که اندر آید از آنها تا یابد کسی صحبت کند و آنچه در میان
 خورند و نخورد و فرمود شادی ندارد چون مردمان بخندند او بگریه در می آید و گفت میرا خبری

صحیح است

گفتند وی بمر است نزدیک شهران با امیرالمومنین علی بن ابی طالب پیش از آنکه بیرون رود یک شی شدند و بر ایافتند اندر غار نبشند
 باطلی شد و بالیشان سلام گفت و نشان کف دست و پهلوی بایشان نمود تا ایشان نظر معلوم شد و از روی
 او عاقلان شدند و سلام پیغمبر صلی الله علیه و سلم بر در رسانیدند و بد عالمیت وصیت کرد در زمانی پیش از آنکه
 با آنست برنج کشیدید اکنون باز گردید تا قیامت نزدیک است اعطاء و آماج دیداری بود که در آن زمان بگشتن نبود
 که من اکنون با من برگ راه قیامت مشغولم و چون اصل قرن بازگشتند و بر امر منی دعایی بریدار آمد
 از نجابت و بگو فآدم و هر من جهان روزی در بر ایافتن نشانی که امیرالمومنین عمر و علی گفته بودند تا از ایشان
 راه پیش آن هیچ کس او ندید تا بوقت قیامت هر دو ب علی بنی الله بنی اعطاء و بیامد و بر او گفت علی با جاده ای در
 یکدیگر قرار ز صفین مقدم شد ال و سندی و هفت یا ده جری شباهت یافت عاشق و حیدر او داشت پس
 بنی الله و آزادی رویت آمد گفت السلام من فی الوکرة سلامت است از تنهایی بود از آنچه دل کتبی بود
 از آنرا غیر است با شکر بر هر من جهان رض از بر زبان ملکیت بود و با سحابی که ام صحبت کرده بود و قصد کرد
 از آنرا پس از آن زیارت کند چون بفرمان شد او را آماج یافت بک با آمد و باز فرزند بگو فرزند آماج
 یافت مدتی در آماج و قیامت که از آماج بجهه دید راه و بر یافت بر کنار و وقت که طهارت میکرد و قصد کرد
 از ایشان نشد چون از کنار رود و بر آس بر هر من جهان چشم آمد و در اسلام کرد و او پس گفت علیه السلام
 بر هر من جهان هم گفت مرا چه شایسته است من بر هر گفت عرفت زومی بر و یک زمانی نبشند و در او پیش
 با نیکو را نیز هر گفت همیشه با منی از امیرالمومنین گفت بنی عمر و علی رضی الله عنهما روایت کرد در از عمر و عمر پیغمبر
 صلی الله علیه و سلم کردی گفت تمام الاموال باقیات علی از منی مانومی فرمود که بیرون است الی الله رسول فرمود
 که بخورد و مرا کانت بجز علی دنیا نصیب است الی او که بفرمود با منی شایسته است الی او که بفرمود مرا گفت ملکیت قبلک بود
 نگاه داشتند دل از آنرا غیر ذکر امام اعظم در تذکره الاولیاء و کشف المحجوبات امام امامان با خود
 نعمان بن ثابت الترمذی رحمه الله علیه ویر اندر مجاهده و عبادت قدمی درست بود و اندر وصل ابرار و تقی
 شانی عظیم داشت و اندر عبادت و مال تصد عت کرده و از جمله خلق ستر کرده خواست که از میان خلق
 شود که دل با حق است و جاده خلق را نیز گردانیده بود و مذهب حق را استاد و روی از خلق برگردانید و حق

پوشید تا شبی بخوابید که استخوان پهنی را علی علیه و سلم از محل او گردید و بعضی را از بعضی اختیار میکرد
 از جهت آن از خواب بیدار شد و از یکی از صحابه پرسید چه خبر شد پس او گفت تو اندر علم پیغمبر و حفظ کلمات
 وی بدستی بزرگ سرخانی که اندران معروف شوی و همچو ما از سقیم جدا کنی و دیگر باره پیغمبر صلی الله علیه و سلم را
 بخواب دید که او را گفت یا اباصفیة سینه تیرگی که سینه من گریه کند و از آن قصه عزت مکن و او است و بسیار کس بود
 از مشایخ چون ابوسهم غمی و فضیل عیاض و داود طائی و بشر حافی و غیر ایشان و اندر میان علما مشهور است
 که در زمان ابو جعفر منصور تیرگی کرد که ابوصفیة و صفیة ثوری و مسعودی کلام و شرح یکی از ایشان قاضی گردانند
 کس فرستاد تا جمله را حاضر گردانند اما گفت و در یکی از صحابه استحقاقی چیزی بگویم گفتند صواب این گفت و یکی
 این قصه را از خود فرغ کنم چنانچه در حدیث مشهور است و مسعودی را در دیوانه سازد و سفیان از راه گریز و شرح
 قاضی شود پس سفیان در راه گریخت و مسعودی را در دیوانه ساخت و شرح قاضی شد و ابوصفیة بعلین کلمات باستان
 حکایت دلیل توبیت و محبت و سلامت را و این نشان کمال حال وی است بر دو معنی یکی صدق فراستش از
 هر یکی و دیگر سپردن راه محبت و سلامت و غلبه را از خود دور کردن و بجای ایشان مغرور نداشتن و آن جمله است
 که گفت ابوصفیة ایها الامیر من مودی ام نه از عوب بلکه از موالی ایشان و سادات و ب حکم من راضی باشن از بعضی
 گفت این کار را با نسب بغلب نیست این کار را علم باید و تو مقدم علما و زمانه گفت نشاید این کار را و اندرین قول که
 گفتم نشاید این کار را اگر راست گویم خود نشایم و اگر دروغ گویم در حق خرمین مرفقضا مسلمانان نشاید و تو
 را و اندر که دروغ گوئی را غلبه خود کنی و نیز صاحب کشف المحجوب میفرماید که کلام روز جمله علما درین جنبه معاملات بسیار
 هزارانجا با هم آرمیده و از طریق حق رنیده خاصه خانه از آرزو را قبله خود ساختند و سراسی خانه از تیرت المعبر
 خود گردانیده و بساط جابر از اقامت تو سینه را اهل حق برابر کرده اند و هر چه بخلاف هوا ایشان بود بر این منکر
 شوند و فتوحه را به من عدم الانصاف تر شیخ علی بن عثمان الخلالی صاحب کتابی که گفت لبشام بر روضه
 بلال موزن رسول خدا خفته بودم و در خواب خود را بگردیدم که پیغمبر از باب منی مشبه در آمد و بر سر او کلاه
 گرفت چنانکه اطفال را گریزند بشیخ من پیش روی دیدم و بر پشت پایش بودم و آمد و اندر تعجب بودم
 که این پیکر است پیغمبر علیه السلام حکم انجام از بر اهل و اندر تیرت من مطلع شد فرمود این امام است و اهل دیار

شست یعنی اجمیفه گویند چون داوود طایب رحمة الله علیه علم حاصل کرد مقتدی عالم شد نزد امام ابوحنیفه علیه السلام
 گفت اکنون چه کنم وی گفت علیک بالعلم فان العلم بلا عمل کالجسد بلا روح مراد بود بجایستن علم بر عمل انکه طریقی
 کماز عمل نباشد چون تنی بود که از جان نباشد در هر آت الاسرار است سلسله نسب وی باذ شیعرا
 کسری میرسد و بعضی بکنار یک برادر وی کسری میرسد شیخ فرید عطا گوید رحمة الله علیه که صفت کسی که بنویسان
 ستوده باشد و بهر ملتها مقبول که تواند گفت ریاضات و مجاهدات او و خلوت و مشاهدات او را نهایت نبود
 و در اصول طریقت و فروع شریعت و در رفع و نظری نافذ داشت و بسیار صیبه مشایخ را دیده بود
 چون النس بن مالک و جابر بن عبد الله و عبد الله بن اوفی و داتلم بن الاسقع و عبد بن جبر و رضی الیه
 و با امام جعفر صادق رضی الیه عنهما صحبت داشت چنانچه خود گفته است که لا استکان لک لک نعمان یعنی
 نبود وی دو سال در خدمت امام سلاک میشد نعمان انگاه که زیارت حضرت صلی الیه وسلم وقت سلام
 گفت و از هر قدر پاک آن سر و در جواب علیک السلام شنید و در تقوی چنان بود که مقدار ناخنش کلج در بازار
 بر جامه او رسید بر در جل رفت می شست می گفت ای امام مقدار معین نجاست را بر جامه بر خشتند
 گفت آری آن تقوی است و این تقوی چنانچه رسول علیه السلام فرمود انما نزلنا بالاجازت نداد که خیره
 کند و زیاد از یکساز تا از اوقات بداد انقلت که سر از انوا اجمیفه چون زانو شتر او را در بسیاری که رسید
 او بی هلاکت که داوود طایب گفت بیست سال پیش اجمیفه بودم در زندت او را نگاه داشتند و در خلا و ملا
 سر بر نه داشتند و از برای استراحت پای و راز نگر داوود گفت ای امام دین در حال خلوت اگر پای را از
 گهی چه باشد گفت با خدای ادب نگاه داشتن او نزد در آت است امام شیخ گوید و علی بن ابی طالب
 و در عرب قسبل او یکصد نوبت یعنی تم گویند و هم وی گوید در سن ثمانین حج کرد و موقوفه شده بود و در سن
 خسیب و در زمان ابو جعفر عبدالله و انقی وفات یافت و در بغداد مدفون گشت رحمة الله علیه
 و از امام شافعی در کشف المحجوب است که امام طلبی ابن عم منی ابو عبد الله محمد بن ادریس شافعی رحمة الله
 از بزرگان وقت بود در حبله طومر امام معروف اقبوت و غلام علی و شاگرد امام مالک بود تا بمیدان بود و در
 عراق آمد سلطان محمد بن حسن کرد در راه علیه و همیشه در طبعش ارادت و محبت بود و طلب میکرد تحقیق

این طریق را ماکروی برداشته اند و در حدیث منقول از ایشان بود تا بوزیرش امامت مشغول گشتند و در بعد از او
 احوال از تصرف در پیش شش شش منتهی میسر و تا اسامان را می زد و بدو تقریب کرد بعد از آن هر جا که رفت ملک نشین
 حقیقی بود و زوی می آید که گفت اذکار این عالم بشتمل از قصص فلسفیه و کتب علمی چون عالمی را این که بغیر
 دنیا و ولادت مشغول گردد و باطل از وی هیچ چیز نیاید یکی از علماء روایت کند که بغیر معلم را در خواب دیدم گفت باین عالم
 از تو بگو چه وایت رسیده است که خدا تعالی را در زمین بر تو اولیا و ابرار انداخته گفت آن را وی از من بجز
 رسانیده است گفتم یا رسول الله میخواهم که یکی را از ایشان به خیمه رسول گفت صلی الله علیه و سلم که محمد را در
 یکی از ایشان است و دیگر بخوان مناقب بسیار است و در تذکرة الاولیا است به محبت الانبیا
 پس فریض و هم مقدمه قیوم القریش در سیزده سالگی در حرم میگفت سئوالی که شایسته بود و پانزده سالگی
 فتوی میداد و احمد جنبل صد هزار حدیث یاد داشت بشاگردی او احمد گفت در معنی این حدیث که مصطفی
 علیه السلام فرمود که بر هر صد سال مردی را بر انگیزند تا دین من بتبر او مطلق آموزند و آن شافعی است
 و بطلان خواص گوید که خضر را بر رسیدیم که در شافعی چگونگی گفت او را و تا و است نقلت از کتابی که در کاشانی گوید
 رسول علیه السلام را خواب دیدم که گفت ای پسر تو کیستی گفتم یا رسول الله ای از گروه تو گفت نزدیک ای نزدیک
 شدیم آب من بر من من انداخت پس گفت اکنون برو که برکات خدا بر تو باد و بعد از آن ساعت علی علیه السلام را
 خواب دیدم که انگشتری خود بر من کرد و در انگشت من کرد تا علم در حق من بر من بر سر است کرد و شیخ ابو سعید
 علیه نقل میکند که شافعی گفت علم بر عالم در علم من بر کسی علم من در علم موفیان بر رسید نقلت که یکبار
 در میان درس و بار بخواست و نشست گفتند چه حال است گفت علوی زاده بود و رازی میکند روان بود
 که در برابر من فرزند رسول الله بود و بر خیمه و در راه الاسرار است بایستی که بعد از حقیقه منقب باشد
 مالک ذکر نموده بعد از این احوال امام شافعی نیز در ششم اول مانع آنکه شیخ فرید عطار رحمة الله علیه احوال امام
 مالک را بداند ذکر کرده است دوم آنکه امام مالک بر شاگردی شافعی بسیار می نازید پس چون قدم منقبت و در
 کافیت که بچ شافعی و شاگرد داشت محبت امام مالک عبدالرحمن در سنه تسع و تسع و بیست و هفت و بقول ذوالقادر
 در سنه تسع و تسع و بیست و هفت واقع شده امام شافعی را شاد و تربیت باطن بخدمت امام موسی کاظم یافته بود

یعنی در عهد و در سده هجرت ایشان شهسود امام اعظم اوصیای وفات کرد امام شافعی همچون غیب تولد گشت
 آنجا که در عهد ماه حبیب سزاوار و یار یقین در زمانه خلافت ابوالعباس عبدالملک سامون بن مارون شریف
 وفات یافت و در ممدون گشت عتد العینیه ذکر امام احمد حنبل در کشف المحجوب است شیخ سنن است
 این مدعت ابوالمحمد احمد بن حنبل رحمه الله علیه و این طبقه بجهلان از فریقین می رانبا که گفته اند مخصوص بود بپوش
 و تقوی و حافظ حدیث پیغمبر بود و با مشایخ بزرگ صحبت کرده بود چون ذوالنون معری و لشیر مغانی و دیگری
 السقطی و معروف کوفی و ابان ایشان و ظاهر الکرامات و حجم الغزوات بود و آنچه او فریبش از دستش تعلق بدو کنند
 آن بروی افتراست موضوع دوی از آن جمله برست و در این اعتقاد نیست در اصول دین و مذہب دوی سپند بود
 جمله علم است و چون بنیاد معتزل غلبه کردند گفته دیر تکلیف باید کرد تا قرآن را مخلوق گوید وی سیر ضعیف بود
 و سستیایش بر عقاید کشیدند و هزار تا زیاده بر ذممش که قرآن را مخلوق گوید گفت و اندرین بنیاد از ایشان
 دستهایش بسته بود و دوست از غیب پیدا آمد بنیاد از ایشان بدست چون این بر بیان بدیدند بگذاشتند
 اندران حرمت و وفات یافت و اندر آخر عهد قومی نیز در یک می آمدند و گفتند چه گوئی اندرین قوم که ترا
 بر خند گفت چگونه از برای خدا و بند بند و بند داشتند که من بر باطل و ایشان بر حق اندم بقیامت ایشان
 خصوصیت نگویم ویر اکلام عالی است اندر معاملات و هر کسی که از وی مسلک پرسیدی اگر معالمتی بودی که بگفتی
 و اگر از عقایق بودی حواله شرفانی کردی چنانکه سوزی یکی بیاید و گفت ما الا خلاص قال الا خلاص هو القاصم
 من آفات الا اعمال یعنی خلاص آنست که از آفات اعمال خلاص یابی و گفت ما التوکل توکل چه باشد گفت التوکل
 باورد استن خلیفه از او عمل اندر رسانیدن روزی گفت ما التوکل ما چه باشد گفت التوکل الامر الالهی کا کاف
 خود بگردد بسیاری گفت ما التوکل محبت چه باشد گفت این از شرفانی بهر کسی که تا وی زنده است من این را
 جواب گویم و احمد حنبل اندر همه اعمال ممنوع بود اندر حال حیات از طعن معتزل و اندر حال وفات از تهمت با شیخ
 واحدی که این سنت و جماعت بر حال وی واقع نگشته اند و میرا جهت کنند و وی باطن بریت و الله اعلم
 شیخ فزید مطار در تذکره الاولیاء میگوید که احمد در بغداد بودی اما هرگز ندان بغداد مخزومی گفتی این
 زمین را امیر المؤمنین عرضی السعده وقت کرده است بر غازیان و در ریحون عمل فرستادی تا از آنجا رود

او فندی از ان بان حمزه می و چون وفات کرد و جنازه او برداشته در خان می آمدند و فرود را بر جنازه او می نهند
 و بر او می نهند و گویند و تر ساسطان شدند و زمار را می برند و نعره می زنند و لا اله الا الله محمد رسول الله می گفتند
 و محمد بن زین العابدین گفت احمد را در خواب دیدم بعد از وفات که می انگیسد گفتم ای چه بر قامت راست گفت من
 السلام گفتم خداستالی با تو چه کردی گفت میا فرزند و تاج بر سر من نهاد و نعلین در پای من کرد و گفت با محمد بن
 از برای آنست که قرآن را مخلوق خلقی پس فرمودم که بخوان بدان و عاتق کی تپسیده است از سفیان
 ثوری من بخوانم که باب اول است بقدرتک علی کل شیء غیر ذلک کل شیء ولا استثنی فقال تعالی و قل
 یا محمد بنه الجنة و علیها عهدنا علیها و روات الاسرار است و منتخب التاریخ منسوب الی امام
 احمد بن حنبل بن هلال بن اسد شیبانی در سنه ثلث و مائت متولد شده بود در سنه ثلث و مائت و چهارم
 حسین ابو الفضل جعفر بن معتمد خلیفه وفات یافت رحمة الله علیه ذکر چهار سوره ذکر حسین بعد از وفات
 شاه یعنی علی مرتضی بالا گذشت اما چون آن ایشان اول بی بر طریقت اندکند باز ذکر ایشان در محل واجب است
 اول پیر امام حسن در کشتان الحویلی است آن جگر بند مصطفی در میان دل مرتضی و ذره العین است
 ابو محمد حسن بن علی رضی الله عنیه و از اندین طریقت نظری تمام بود و اندر دقایق عبارات خلقی او واحد است
 گفت اندر حالت و پیشش علیکم بحفظ الاسرار فان الله مطلع علی الضمائر یعنی بر تو باد بحفظ اسرار الله
 و استند شماره است و حقیقت این آن بود که بنده محاط است بحفظ اسرار همچنانکه بحفظ اطهار پیر حفظ اسرار
 از انصاف باغیا را باید حفظ اطهار را زحمت جبار است آید و اندر حکایت یافتیم که اعرابی در آمد از ابوی
 بر در ساری خود نشسته بود و اندر کوفه ویران شام داد و وی بر خاست و گفت با اعرابی مگر رسیده باشی
 شده یا ترا صومی رسیده است و وی همچنان در شام میدر کرد چنین و ما در بود بر تو چنین حسن می آمدند
 اعلام را فرمود تا یک بدره سیم آورد و بدو داد و گفت با اعرابی معذرتی که اندر خانه بجز این نبود و الا از تو
 دروغ نداشتی چون اعرابی این سخن بشنید گفت اشهد انک ابن رسول الله علیه و سلم من کلامی می گوید
 که تو پسر پیغمبری و من اینجا توبه علم آورده ام و این صفت محققان شایخ با سکر گوید و ذم خلق ترا می باشد
 بر او بود بجا گفتن تغییر نشوند و دم پیر امام حسن آن شهید تیغ محبت و فنان است شکر با کافح

البصير وما طغى وشمع جميع آل محمد واز جمله طابق مجرد و سیزده مانده خود بود و بعد از حسین بن علی
 کرم الله وجهه از چهار شخصان اولیا بود صاحب اقتباس الانوار گوید گفتند که شخصی نزدش سوال کرد که چگونه
 چیست فرمود که نهایت بنده آنست که از اختیار خود بر غیرتیش در ملت صحبت چنان فرقی کرد که خود را در میان
 نه بیند و از سبع سالگی نیز نقل کرده است که روزی امیر المومنین حسین رضی الله عنه با جمعی از اصحابان بیرون
 نشسته بود خادمش با کلاهش که بر کمرش بود آمد و از غایت در هشتادایش با شمشیر باطل بر سر
 مبارکش افتاد و شکست و آتش بر خساره شریفین فرود ریخت امیر حسین علیه السلام را زود تپان
 نه از روی تعجب در دو گریخت بزبان خادمه عاری گشت لکن طهرین العینت سیزده روز و نه شب
 فرود آمد و باز خاوم گفت و العالیین حکم الناس امام حسین گفت که معذورم و باز خاوم گفت
 والله و حجت الحسینین امیر زاد و گفت که از مال خود ترا زاد کردم سهوه پیرمیل خاوم پیرمیل است
 زیاد قدم سره از کاظمان روزگار و در شد زمانه خود بود و مرید پاک اعتقاد و عقیده علی مرتضی کرم الله وجهه
 است کمالات و خوارق عادات او بسیار است در سلسله او اکثر شاه بازان خاستند بحدی که خواجرا
 حسن بصری بر آنکمال قلابدوی نموده تشبیح کنان الدین علاء الدوله اسمعانی در جیل مجلس مفید بیاید که روزی
 امیر المومنین علی کرم الله وجهه بر اشتر نشست و کبیل زیاد را در دین خود ساخت و علی رضی الله عنه را بر سر
 بودی که چون علوم و اسرار در باطن او موج زدوی کبیل را پیش خود نشاندی و اسرار گفتن رفتی و بعضی
 اوقات خواجرا کبیل زیاد سوال کردی قال کبیل بن زیاد و علی بن ابیطالب کرم الله وجهه گفت کبیل زیاد مرتضی
 را اما الحقیقه حقیقت چیست فقال لکن الحقیقه فرمود علی مرتضی ترا با حقیقت چه کار است فقال او گفت
 صاحب بسترک گفت کبیل مگر من صاحب سرتو نیستم فقال علی فرمود هستی و لکن بگویم شمع ملک ما یطفئ من
 ولیکن چون دیک سینه بچوش می آید بر تو میریزد فقال و مثلک لایحیی سالیان گفت کبیل که مانند تو سالیان
 را محمود نگذارد بعد از آن اسرار حقایق و توحید انواع طریق فرمود فقال الحقیقه کشف شمسات کمال حسن
 غیر اشارت و بس فرمود که حقیقت کشف و اظهار کردن جلالت و بزرگی ذوالجلال است از غیر اشارت
 اگر اشارت دومی میطلبد و غیر ستم میخواند و ان فی نفس الامر باطلست فقال زین العابدین فیه کیا تا کبیل گفت کبیل

بکن برای من دران اظهار حقیقت بیان را فقال **مولا** که معلوم پس فرمود علی کرم الله وجهه که مولا
 و ناچیز که من امر مویوم و کلمات واقع را که وجود عالم انسانی سوائی حق باشد چه میدار بودن و دانستن هر معلوم
 و محقق را که وجود حق باشد فقال **زین** فی بیان آن پس گفت کمیل زیاد کن برای من دران جلب حقیقت بیان را
 فقال **بنگ** علیه السلام پس علی فرمود **بنگ** کردن و پرده دریدن از ستروا امر نهیگر نزدیک علی علیه السلام فقال
زین فی بیان آن پس گفت کمیل زیاد کن فقال **جذب** الاعدیه بصفتی التوحید پس فرمود علی مرتضی جذب کردن گفتی
 اعدت بصفت توحید فقال **زین** فی بیان آن پس گفت کمیل زیاد کن برای من فقال **لطف** الستر علی فقال
میلونج علی سبک التوحید انما پس فرمود علی مرتضی نور است که میدرخشد از سج ازل پس ظاهر میشود بر
 بیسکه نور نام توحید آثار آن نور فقال **زین** فی بیان آن پس گفت کمیل زیاد کن برای من فقال **لطف** الستر علی فقال
طالع الصوم پس فرمود علی مرتضی سز کن بکش چراغ را پس تحقیق طلوع کرد و ظاهر گشت صبح و احتیاج
 بر شونامی چراغ نماید و حقیقت در ظهور خود محتاج به بیان ندهد و اینجا سخن بسیار است این ترجمه از کلامه الامام
 آوردیم و عبارات عربی بر وفق کتابی یافتیم و هم مصنفه آقا امیرالمومنین فرمود که یا کمال و بیست
 خود اشارت کرد که در اینجا علیها بسیار بنیاده اند اما اهل آن نمی بینیم که ما و گویم دران که دانای روزی که
 می بینیم میدانم که این علوم را و ام و بنا و جاه خواهد کرد و در آنکه در دین و ترک جاه می یابم و دانای دین
 بنام که این علوم فهم تواند کرد و این هر دو در یک کس جمع نیافتیم اما امیدوارم که حق تعالی خالی نکند و
 تمیز از کسایک و بهای ایشان باین علوم مسزطره و ایشان بقایات اندک باشند از روی عدو اما
 زیادت از ما باشند از روی بصر بعد از آن فرمود و استحقاقی را که خواجگیل زیاد در جمیع غزوات
 در همه وقت بخدمت علی کرم الله وجهه حاضر بود و بعد از مشاهدات آنحضرت کرم الله وجهه گوشه خلوت
 اختیار کرد و مرتباً که از امیرالمومنین بافته بود در آن مشغول گشت و مردان صادق الاغراض ملاشاه و
 محمود تاد زمان سلطنت عبدالملک در وان بتاریخ انشی و ثمانین بدست مجامعین یوسف گشت
 در عتله علیه چهارم **پیر حسن بصری** آن هر در ده ولایت نبوت آن کان حقیقت فرمود

ان بجز و علم آن کج عمل و علم آن متفق علیها صاحب ای صدری امام المتقین ابو سعید خواجه مسهری
رحمة الله علیه گفت که خوب است امام عصفور فرید در ابو علی الحسن بن ابی حسن بصری رضی الله عنه و کرد
گفتش ابو محمد گویند هر دو می ابو سعید و میرا قدری دیگر نیست نزد باطل طریقت و لطیف الاشارات
بوده است اندر علم معالمت شیخ عبدالحق در رساله مذکور منسوبه که جامع الاصول آورده که ابو سعید
حسن بن ابی الحسن بسیار بصیرت از بنده متفلسف است مولی زید بن ثابت دو سال از خلافت عمر رضی
الله عنه باقی مانده بود که حسن بصری زاید و سعید از قتل عثمان بدیده قدم آورد و عثمان رضی الله عنه
را دیده بود و بعضی گفته اند علی را بعد از ملاقات کرده اما در بصره دیدن او علی را نرسیده چون علی عبود
قدم آورد و سوس وادی قرمی بود متوجه بصره و گویند طلوع و عاشر را دید اما سماع وی حدیث الاذیتان
بعثت نرسیده و جماع دیگر از آنها بطلان کثیر از تابعین و غیر هم از وی روایت کرده قدرات است و در
پیش عمر بن ذر و وی رضی الله عنه گفت نام این حسن کنی که نیکو روی است و هم وی گوید که در اکثرت سکون
منقول است که وی علیه السلام علی مرتضی بود و با امام حسن بن علی علیهما السلام و خواجه کسین یاد می نمودند
و در فضایل بسیار و مناقب بی شمار است انجی مولانا فخر الدین هر سال فخر الحسن متقی تمام بیت و فرزندان
علی کریم الله وجه ایشان ثابت کرده اند در کشف المحجوب است اندر حکایت با نعم که اعرابی نزدیک می آمد و در آن
صبر رسید گفت صبر برد و کونه است کی صبر کند مصیبات و اندر بلیات است و دیگر صبر از چیزهای خالص
از آن صبر است یعنی فرموده است و از متابعت آن نمی فرمود اعرابی گفت آتش زاید آگوست از پرتو نیکو
تو بصری که هرگز زاید از تو ندیده ام و صابر تر در حسرت گفت یا اعرابی ما از بهر ما بجز غمت است و صبر من
جمع اعرابی گفت تفسیر سخن ترا گوید که اتفاقاً هم مشوش گشت گفت صبر من بلا یا اندر طاعت ناطق است
و ترس من از آتش و درخ و این عین خراج بود و زید بن در دنیا غمت است یا غرت و این صبر من غمت
بود و جمع که تفسیر خود را از دنیا بگیرد تا صبرش مرحق را بود و نه مرآمن بن خود را از درخ و در پرتو
مرحق را بود و نه هر سیدن خود را بپشت و این علامت صحت اخلاص است و هم از وی روایت می شد
که گفت رضی الله عنه این صحت الاشرار نور است سواد الفلج الاضیاء که با بدان این علامت صحت کند

بنیاد این طالب بر گمان شود و این قول سخت متناقض است اندر خوراک این زمانه که جمیع منکر اندر غیر از آن
حضرت حق را در تذکره الاولیاء است حسن مهربی و ایم خوف و وزن حق او را فرود گرفته و ما در وی از صلاحتی است
رضی الله عنها چون مادرش بجاری مشغول شد حسن در گریه آمدی ام سلمه سینه مبارک خود را در او نهاد
و قطره چندید که چندین برابر کرات و کرات که حق تعالی در وی پیدا آورد از آن شیر بود ام سلمه رضی الله عنها
پسوسته و عاگردی خداوند این مقتدی طلق گردان تا چنان شد که مدوسی بن را از صلیب بیاقت برفت
از آن بدرستی و ادرت او بحسن بن علی بود و در علوم مرجع بود که در و هم از وی نقلت که چون علی کرم
الله وجهه در بصره آمد چهار شتر بر میان بست و بجز نامه فرمود تا جمیع مزاران بکشند و مزاران را منع کرد و بکلیس
حسن مخفی شده در آمد و سوال کرد که تو عالمی یا معلم گفت من هیچ نام هر چه از پیغمبر علیه السلام بمن رسیده است
از آن بخلق میرسانم مثنی رضی الله عنه او را منع نکرد و فرمود که این جوان شایسته سخن است پس بر رخ فدا
حسن نیست که او علی است از مبر فرود آمد عقبش روان گشت تا به دور رسید گفت یا امیر از بهر خدا در طهارت
کردن بیلو ز جاسی که آنرا اباباطشت گویند او را طهارت موری و معنوی بیاموخت و بر رفت و یکبار
در بصره خشک سالی بود و دست هزار خلق بر قند باستقا و منبری نهادند و حسن را بر مبر فرستادند تا او مالک
مسکنت اگر میخواهد تا باران آید از بصره بیرون کنی چندان خوف بردی غالب بودی که چنان نقل کرده
که چون نشسته بودی گفتی که بگوش جلد نشسته است هرگز کسی او را خندان ندیدی در وی غظیر داشته
است که روزی مردی را دید که می گزیت گفت چرا میگری گفت مجلس محمد کعب قرظی بودم وی نقل کرد
که مرد باشد از موذیان که بشوی گشایان چندین سال در دوزخ بیاید گفت فاضل حسن زانها که در
شش سیزده آرد از آنش و هم از وی نقلت که در روزی این خبر منو اندر که او از سخن کبرج من انکار نقیال است
آخر کسی که از دوزخ بیرون آید ازین امت بعد از هشتاد سال سنا باشد گفت ماشی حسن آن مرد بودی
و هم نقلت که حسن شش در خانه می نالید گفتند این ناله تو از چیست با چنین درنگار که تو داری گفت ایلان
میگریم که بنا برین علم قصد من کاری رفته باشد یا قدمی بخطا جای نهاده باشم آن مرد در گاه حق پسندید
نه بود پس حسن را گفته باشم خبر که ترا بر درگاه مانه در می نمایند صبح طاعتی ترا قبول نخواهم بسم کرد

همه از وقتت که بر بام مومو چندان گریسته بود که اشک ناودان روان شد یکی میگذاشت بر روی یکپیک گفت
 قیام این آب پاکست باینه حسن گفت بشبوی که آب چشم عامی است یکبار بخاز جنازه رفت چون مرده را درون
 خاک راست کردند پس بر آن خاک نشست و چندان گریست که خاک گل شد پس گفت ای مردمان اول
 و آخر خداست آفرینا گو است و اول آخرت گو است القبر منزل من منازل الاخره چو می نازید عالمی
 که آخرت نیست و چراغی تر سید عالمی که اولش نیست چون اول و آخر شما این است ای اهل غفلت کار
 اول و آخر سازید تا جاعلی که حاضر بودند چندان گریسته که همه یک رنگ شدند و همه از وقتت که یک روز
 گویو رستانی بگذشت با جمعی گفت درین گورستان مردانی اند که سحر است اینها بهشت نیست فرو نمی آید
 است ولیکن چندان حسرت با خاک ایشان آمیخته است که اگر ذره از آن حسرت بر اهل آسمان و زمین عرض
 کنند همه از هم فرود ریزد و وقتی عمر بن العزیز نام داشت بدو که مرانصیحی کن چنانکه باید دارم و اثر امام خود پادشاه
 حسن نبوت که چون خدای با نیت است هر از که دای و اگر خدای با نیت است امید از که داری و وقتی ثابت
 دنیا را رحمت اله علیه امر نبوت که می شنوم که کج خواهی رفت منو ام که در صحبت تو باشم جواب نوشت که
 بگذارتا در سر خدا تعالی زندگانی کنم که از هم بودن عیب یکدیگر باصل آید و یکدیگر را بد شمردن گیریم و حق سعید
 همیز در نصیحت میگفت کار کن یکی قدم بر بساط سلطین من اگر همه محض شفقت بود و دم با هیچ نپوشیده
 مخلوق نشین اگر همه را بد بود و نو اور کتاب خدای آموزی سوم هم از گوش خود عاریت دهه همراهی که
 در بر مردان مرداری که از آفت خالی بود و آخر الامر زخم خویش بزندان لگت نیار گفت از من پرسیدم
 که عقوبت عالم چه بود گفت مردن دل گتم مردن دل چیست گفت حب یا عبد الله گفت با مداری بجان
 تا بنام جماعت دوم بدست حسن آمدم در دست بود حسن عالمی کرد و قومی آمین میگفتند گفتم باین حسن
 زمانی مرگم تا صبح بر آمد دست بر در نهادم باز شد در رفتم حسن را تنها دیدم تحمیر باندم چون نماز بگذردم قصر
 بار گتم گفت با کس گوی شرب آید بر پادشاهی آید من با ایشان طلم گیریم و عا میکنم و ایشان آمین میگفتند
 و همه از وقتت که او را در سفر شام عالی روی نمود که دل از جمیع مرادات ماسوا اله سر گذشت چون همه
 سوگند خورد که در دنیا نمانند و تا عاقبت کارش معلوم شود پس محمد را در انواع محالیت و عبادت خدا

که در آن عهد کسی را بالا آن ریاضات و مجاهدات ممکن نبود و در عزالت از همه مردم انقطاع کردی گفت مسیح علیه السلام
و بهتر از ماست بزرگی گفت از ازا مرد و زمره خلائق را بعلم او حاجت است و او را بجز حق حاجت نیست ^{علم} هر چه
یاد حاجت میداند و او در دنیا از همه فارغ و وی در عهده تکلیف و عطف لطف و چون در مجلس را بعد از ندیدی هر که
بعضی گفتند که چندین بزرگان و خواجگان حاضر اند اگر بیزنی بت باشد چه شود گفت نعمه کما از برای خود میگردانند
ساخته باشیم در سینه موران نتوان بر خیت و چون در سخن گرم شدی روی بر ایست کردی و گفتی اینها من جز او
تکلیف نیاستید این گرمی از گرمی دل است کسی سوال کرد که بدین انبوی که در عطف تو حاضر میشود نشاء و میشاء
گفت ما کثرت نشاء و نشاء ما اگر در ویش اهل دل حاضر شود نشاء و نشاء سوال کردند که مسلمانان چیست و مسلمانان
کیست گفت مسلمانان در کتبه است و مسلمانان در زیر خاک اند سوال کردند که اصل دین چیست گفت دین گفتند
آن چیست که در عهده راه است و طبع با وی سوال کردند که طبعی بجای معالجه دیگران چون کند گفت اول علاج
خود کند بعد عهده علاج دیگران و گفت شما سخن من میشنوید علم من شمارا سود و او روی عملی من شمارا زبان نداد
سوال کردند و پلهای ما خفته است سخن تو در او اثر نمیکند بگویم گفت کاشکی خفته بودی که خفته را بسید لطفان کرد
اماد پلهای مرده است که هر چند می جنبانم زنده نمیشود کس لا و توارق عادات خواجگان از ان قبیل نیست که در
تعمیر خود و بنیوای چنین اولیا و اصفیاء بود و رحمة الله علیه و سلسله بهایت و ارشاد او تا قیامت باقی است چنان
و قاتلش نزد یک سید بخندیدید هرگز کسی او را خندان ندیده بود و میگفت که گناه دارم و جان بد او بزرگ
او را بخواب دید گفت در حال حیات برگز خندیدی در وقت تیراج آن چه حال بود گفت آوازی شنیدم تا ملک
الموت سمعت بگیر که بنورش یک گناه مانده است مرا از ان شادی خنده آمد گفتیم که گناه و جان بد او بزرگ
مدان شبت که تو قاتل کردی خواب دید که در بامی آسمان کشاده آمد میگفتند که حسن بهی می بخندار سید خدی
از وی خوشنود شد صاحب مآة الله از از مشغلتنا راج میشوید که در زمان هشام بن عبد الملک بن مروان
تیراج فرود جیب کند مشرک بود سید حسن بهی در عهده وفات یافت مدت حیاتش هشتاد و نه سال
بود و در وقت شرف وی از بعهده رسیده و واقع شده و ظریف نوح داشت عبد الاحد بن زید و خواججه جیب راج
این غلام شیخ محمد داس سواهی اینها را بعد از زید در ظفاه وی میسازند ولیکن تحقیق آنست که زین همه چند

کمال برسد قابل ارشاد و فیض شود و در اقتباس است چهار کس سر طبقه ارباب نقوص اند هر یک از این چهار اهل امام
 انتساب نیست حاصل نمود ما فی یکی حسن بصری با علی مرتضی دوم از ائمه اولیم او هم با امام محمد باقر سوم هم از ائمه
 امام چهارم صادق چهارم حروف کرمی با امام علی رضا رضی الله عنهم ذکر را بجه بصری و در تذکره الاولیاء است
 که وقتی را بجه کج بر رفت در میان با دیه که در اوید که با استقبال او آمده بود را بجه گفت هر ارباب بیت باید بیت با
 بکنیم استقبال من تقریب اینی بیشتر تقریب الکنیه ذرا عما یساید بکنیم هر سه صلوات بکنیم نیست بجمال کعبه چه شدای غم
 در هر روز و نقلت که حسن را بجه را رفت رغبت شوهر کنی گفت عقد نکاح بر وجودی وارد بود و اینجا وجود کجاست
 که حسن را از غم زخم از آن راه بر سایه حکم از خطبایزه یاد کرد گفت ای را بجه این در چه کجای منی گفت بد را بکنیم با هم را که کرد
 در وی حسرت اورا چون دان گفت یا حسن چون تو دانی ما بچون دانیم وقتی چهار درم کس و او را که کلمه
 بجز آن مرد گفت کلیم سیاه یا سفید گفت درم بازده باز گرفت و در در جمله انداخت و گفت هنوز کلیم
 تفرقه پیدا نمده نقلت که جمعی با امتحان پیش او رفتند که همه فضایل و کرامت بر سر مردان نشان کرده اند هرگز
 پیغمبری بر هیچ زن نیامده تو این لاف از کجا میریزی را بجه گفت اینهمه که گفتی هست لاف منی و چه دیرستی آنا
 که کلیم که اکثری از آن زبان هیچ زن بر نیامده است و هیچ زن بر از غمت نبوده است و غمتی در مردان پیدا نم
 است یکی او شایخ بصره همش را بجه آمد و مذمت دنیا کرد را بجه گفت تو عظیم دنیا را دوست داری و اگر دوست
 داری کس نکر دی که مشتکه مالا فریاد را اگر تو از دنیا فارغ بودی به نیکم باز دی یاد کردی اما از آن یاد کردی
 که من آنچه شنیدم اکثر ذکره هر که چیزی دوست دارد ذکرش بسیار کند و هم از و نقلت که حسن بصری را
 دنیا را شقیق بنامد پیش را بجه بود و در صدق سخن بر رفت حسن گفت کیس بصادق بینی و خواهی کرد
 بصری علی مرتضی مولاه صادق نیست در دعوی خود هر که بر کند بر غم خداوند خود را بجه گفت این سخن بوی
 منی می آید شقیق گفت صادق نیست در دعوی خود هر که لذت نیابد از نعم دوست خویش را بجه گفت لذت
 ایشان گفتند اکنون تو گوی را بجه گفت کیس بصادق بینی و خواهی کرد من هم شقیق گفتم انصراف من مشاهده
 مولاه صادق نیست در دعوی خود هر که فراموش نکند از نعم در مشاهده مطلوب خویش و ازین سخن

آمدن حضرت یوسف و مشاهده ملائکه هم خدمت یافتند مگر کسی در مشاهده خالق مبین مغف بود و عجبش
 را بدیدند و معرفت و توحید مثل داشت و معتبر زمان وقت بود و در ازل روزگار حق تالیع
باب چهارم در ذکر بزرگان خاندان نوری مذکوره - ذکر خواج
عبدالواحد بن زید رحمة الله علیه آن رئیس فرزندان پیشوای ایجاد و اصل شیخین العظمی
 حضرت خواج عبدالواحد بن زید قدس سره وی سرمد عظیم بزرگ خواج حسن بهری بود و شاکر و امام حسن مجتهد
 در سال شیخ عبدالحق است شیخ ابوالمقالب غم العین کبری در لباس حره و اسناد آن از عبدالواحد بن زید
 است عبدالواحد بن زید در علم اهل انتساب بحسن بهری طرد و در فرقه کبیل بن زیاد و کبیل بن زیاد از علم
 بن اهل طالب رضی الله عنه صاحب آراء الاسرار نقل میکند امام عبدالله در تاریخ ایضی نوشته است که او
 آمدت چهل سال نماز مجز را بر منوچهرها سیکرد و هم از سیر الاولیا نقل میکند که وقتی جماعتی در ایشان مجتهد
 او نشسته بودند و در کسبی بغایت اثر کرد و چیزی می موجودند که خود را چار خواج عبدالواحد بن زید و خواست
 کردند که از اطوای مطلوب است خواج چون باران را بی اختیار دید گوی بسوی آسمان کرده مطلوبان را
 محفرت عزت در خواست نموده فی الحال دینارهای زر باریدن گرفت فرمود همان مقدار از این بستانید
 که مطلوبان گرفت موجود شود همچنان کردند خواج از این طواج بخورد و امام عبدالله یا فنی رحمة الله علیه
 اکثر حکایات غریب از وی در وقت الوصی نقل میکند از آن جمله ایضی نوشته می آید نقل است عبدالواحد
 گفت زانوی مراد بیماری مثل رسیده بود و من بغایت آزار میکشیدیم شعی السناد و محبت نماز و طاعت
 نماز بیشترم و سر در خواب سپیدم ناله دیدم دختری در غایت حسن صورت در میان جمعی دختران
 نیک بیکه بجانب من نگاه کرده بان دختران خطاب کرد که بر طرف این را چنانکه سیدار نشود پس من عرض
 کردم بر او داشته فرمود که باطنم گیسر اند و بالین نهید آنها نهفت نهالی گسترانیدند که در میان آن
 قسم نیده بودم و کینه های سب پران بگریته اند و مرا ماله آن خوابانیدند و انواع عطریات و گلها را
 بر من ریخته پس آن دختر قریب من آمد و دست خود بر جای در و بینها و در شفا می گوی حاصل شد
 گویا همی آزار رسیده بود و هم می میدودند که چون نقل میکند و ذی مردم اهل اول قریش بزرگواران

عیون
 نوریان
 کبیر
 کبیر

آمد از یکی از احوال خود شکایت کردند و می پرسیدم چه اشیا بر او داشتند و گفت الهی میگویم بنام تو که بر بندگ
 تو بزرگ میکنی بان نام بگرانجوی او اولیا، خود را و اول می افکنی آن نامم بگرنده را اینکه معنی ده
 نمایان را از نزد خود زمین وقت پس از اوستی ظاهر شد و بر او بر آنگه افتاد و بنام داد
 در عبار و استخوان بنام جان بنام دورم را و کمالات و خالق عالمی بود چنانکه است که در عالم آید و فایده
 در دست است و پسین باشد و در جیت است که فاش است بنام صغیر و بنام سعید بنام در بعضی واقع شده است
 الیه و اگر خواص صیبت عجمی حکمت الهیه علیه و مرید غلبه خود بر بعضی کرا و یا شایان در رسالت
 شیخ عبدالحق است شیخ کبر قدوه ارباب طریقت و حقیقت کلم الحق و الدین ابو الجناح محمد بن عمر بن عبد الله
 السوفی رحمة الله علیه در اجازت نامه که بعضی از اصحابش داده گفته است که صیبت عجمی با حسن همی صیبت
 داشت و از وی علم طریقت گرفته و حسن یعنی محبت با صحابه یعنی الله عنهم داشته و از ایشان علم طریقت
 گرفته و این قدر صیبت رسیده و در کشف المحجوب ذکره الاولیا است من مختصر از آن میگنیم شجاع طریقت
 و نمکن شریعت صیبت عجمی رحمة الله علیه بلند صیبت و باقیعت بود و توبه او در ابتدا بدست حسن یعنی ابو ایوب
 اول عهد را بخوردی و از هر جنبش فساد کردی خدا تعالی ویران توبه بوضوح از زانی داشت بعد از آن بنام
 حسن آمد نیز زبان حسن چیزی رفت که یکبارگی دل صیبت غارت کرد پس توبه کرد و واردت آورد
 و نفس از علم و معاملت از حسن بیاموخت و مالها که جمع کرده بود همه را بر او خدا تعالی صرف نمود و با شکر
 عجمی بود بر عریضت جبار سے نگشته بود خدا تعالی ویران توبه بسیار مخصوص کرد این تلبید و سر
 که بوقت نماز شام حسن بر در صومعه وی بگذشت و وی با قامت گفته بود و نماز ایستاد حسن بر آمد
 دید که صیبت محمد را الهی میگفت اقتلاب و نکرد و ان شب حسن حق تعالی را یکوایب میگفت بار خدا را
 تو چیست و زمان شده ای حسن بقاء من یافته بودی قدرش نداشتی حسن گفت بار خدا ای آن چه بود
 گفت تو اگر دروش از پس صیبت نماز میکردی من از نور انی بودی اما تو از راستی الحمد عبارت از نشی
 و از محبت نیت باز ماندی پس تفاوتت از زبان راست کردن تا اول راست کردن و از وی
 هر سید فکر خدا خدا تعالی چه چیز است گفت حق قلبی است فی عبار التعلق اندر دل که در آن

عقله فاعلم ان صیبت
 شیخ از توبه

هزار اتفاق باشد از آنجمله اتفاق خلعت وفاق باشد در خاصین وفاق نعلت و اندر میان این طائفه معروفست
 که چون حسن بصری از کسان جماع بگریخت در صومعه ای پنهان شد گفتند با حسیب حسن کجاست گفت در صومعه من است
 در صومعه رفتند حسن را نزد حسن گفت هفت بار دست برین نهادند و از زمین گفتند آنچه جماع با شما میکنند مگر
 شماست که دروغ میگویی گفت راست میگویم اگر شما نوازند چینه را و گنایه تا سکه نوبت اندر رفتند و
 نیافتند و باز گشتند پس حسن بدون آمد گفت با حسیب نامم که برکت تو را بدین طالعمان نه بخوشتر گفتی و حق
 و ستادی من چاه انداختی و نشان دادی گفت ای او ستاد نه برکات من بود بسبب است گفتن من بر شایسته
 اگر من دروغ نگفتم بر تو در گذار شد بی نعلت که روزی حسیب طلبت طلب رسید حسیب نیز رسید و گفت یا انا حسیب
 ای ستادی گفت کشتی دیر رسیدی گفت یا او ستاد من علم از تو آموختم ام صد مردمان از دل بیرون کن و در نماز
 بر دل هر کس و بلا ما را عنایت شمر و کار ما از خدای همین حسین بای برب نهاد و بر رفت حسن میبوسش پس چون
 به پیشش باز آمد گفت ترا چه شد گفت او علم از من آموخته است این ساعت مرا ملاقات کرد و اگر فرزند آن را بگریز
 صراط استین بگذرد اگر خمیازه بماند چه تو انکم پس حسیب گفت این نیز است بجا رفتی گفت من در آن راسخ نیستم و تو
 کاخندر آسیاه میکنی حسن گفت علم نفع غیرتی و دم نفعی علم من و دیگر از من نفع داد و در آن آب نشه که کسی را
 گمان آید که در چه حسیب ای در چه حسن بود و چنانست که هیچ حیرت راه خدا بالا در چه علونیت که فرمایند حسیب
 در کل آن نفعی که ما چنانچه در کلام شایع است که کرامات در چه چهاردهم است از طریقت و اسرار معلوم در چه
 شهرت هم هست که کرامات از عبادات بسیار نیز در اسرار از تفکر بسیار و مثال ابن مال سلیمان است که آن کار کرد
 او داشت در علم کس نداشت در فرمان او و حوش و طهور و زبان در خان مفهوم و کتاب از عالم را راست
 موسی را و او سلیمان این عقلت متابع موسی بود و نعلت که احمد حنبل و شافعی نوشته بودند حسیب پایشان گفت
 از دو سوال که پیشش افندی گفت نباید کرد این قوم که ایشان قومی عجیب باشند چون حسیب سبزه گفت بگریز
 در حق کسی که این پنج نماز یکی از وی فوت شده است و نمیداند که کدام است چه باید کرد گفت ابرو عمل کسی بود
 که از خدای مافعل بود و او را دیبا بگرد و در پنج نماز از قصنا باید فرمود آمد و در جواب او توبه شد شافعی گفت تا گفتم
 که از این قوم سوال نباید کرد و ختم رمضان در سنه یکصد و سیست فوت کرد و در قضیل بن عیاض

سر طایفه خانان و ده
 عاشقان و بیباکان
 سلیمان

آن مقدر تا بدین حد معظم نایابان خواب و فصلی از آن فصلی که در این فصل در حدیث آمده است و در حدیث آمده است
که از طریقه اهل استکبر است او را علی است و در حدیث آمده است که گفتند باصل از فرزندان بوده است
که تا میخیزد و گفته اند که گفتند که در باره او بزرگ شده مگر فی الاصل است و نیز گفته اند که جاری الاصل است
و در اهل طاعت احد عزم سبب و کمالین و ما به بود فیصل جلیس گوید قدس سره که من هیچ کس را ندانم که در حدیث
بر سر آن که گفتیم که مستقیم و هم از حد است و در حدیث آمده است که گفت فیصل همان با چهری بود علی نام از پدر بزرگوار بود و در حدیث
و عبادت و ترس و زوری در سید مرام نزدیک منم خوانند که بیرون آمدن آنکه از حدیث آمده است که در حدیث آمده است که
مشید زعفر بود جان و او شیخ الاسلام گفت از دوست نشان و از عارف جان و ذکر آنکه الا اول است
فضیل بن عیاض اگر با هم شیخ بود و عارف طریقت و در معرفت بی بهتا بود و اهل حال او چنان بود که در میان
بها بیان مرقه و بلور خیزنده بود و بلاسی پوشیده و کلاه شمشیر بر سر نهاده و تسمیه مگر کردن انگشتره و یاران بسیار
مهر و زور راه زن به مال که همیشه او آورده می او قسمت کردی که مقرر ایشان بود و آنچه فاسق تفسیر خود
برداشتی و در آن تمام آن کالای و اسم شخصی سلب مرقوم ساختی و دیگر از آن ناز و جرات دست نداشتی و در حدیث آمده است
که جماعت نکردی او را و در کردی روزی کاروانی عظیم می آمدند و آنه و زنان شنیده بود و در حدیث آمده است که
تفسیری داشت گفت بی بیایان جانی بهمان گنم تا اگر کاروان من در حدیث آمده است که در حدیث آمده است که در حدیث آمده است
و شخصی لایس پیش با شیخ و عبادت گفت شکوایتم ز بار و سپاردم بخادفت و حال گفت اشارت کرد که در حدیث آمده است
بشهاد و نیز کاروان آمد در زنان کاروان رازده بودند این مرد چیزی که از کاروان مانده بود به داشت
مردی بدان خبر نهد چون بدان خبر رسید روزی از آن دید که مال شست می کردند گفت آه زنده است خود بخند
دو دو فصل چون او را بعد از او داد و در ترسان ترسان و بخارفت گفت بچه کار آمده گفت امانت بنیو هم گفتند
هر جا خاک نهاده بود او بر داشت و روی بخاروان کرد و بر این فضیل گفتند که در حدیث آمده است که در حدیث آمده است
این باز وادی فضیل گفت ای مرد من گمان میگوید و من نیز بخدایتی گمان میگوید و در حدیث آمده است که در حدیث آمده است
که طریقه عام نامی تعالی بگرم خود گمان میبایست که در حدیث آمده است که در حدیث آمده است که در حدیث آمده است
خوردن نشسته مردی از کلاوا زبان ایشان از گفت که مهربی نیست شمارا گفتند بهت گفت که گفتند

یکتا راب نماز میگذارد گفت وقت نماز نیست گفتند قطوع میکند و گفت چیزی نخورد و گفتند وزه مسأله گفت
 ماه رمضان نیست گفتند قطوع میدارد و نمود و از حج پیش فضل شد و گفت روز و روزی و نماز هر یک
 هر دو فضیلت گفت قرآن میدانی گفت و آنم گفت این است بخوان که شکر کن *اَصْلَیْ اَیْدِیْکُمْ بِمِیْزِیْ حَاطِّطِیْ*
صَبَّحْ لَکَ اَوْ اَحْسَبْ سَبَّحًا و در ابتدا بزنی عاشق بود آنچه در راه زنی بدست آوردی و پیرانستادی بود گاه
 گاه پیش وی رفتی و در برهائی او گریستی اگر در کار زن بودی بسبب محبت آن زن آن کار را
 نمودی و مروتی و دینی و طبع او بودی را که مایه کفر بودی مگر نمی و کسر را بمقدار مایه میزی بگذرانش و پسر
 او بصلاح بودی که نقلت از شیخ عماد الدین سهروردی سوزی با جماعه یاران قریب کاروانی رسید یکی در میان
 کاروان این آیه میخواند *لَا یَاکُلُ الْکَلْبُ الْکَلْبَ لَئِنْ اَمْسَلُوا لَکُنْ تَحْسَمَ فَلَیْسَ لَکُمْ اَللَّطِیْفُ اِلَّا اَدْوَانُ*
 که نشان کلب خنده ایشان بیدار گرد و گفتی تیری بود که بر جان فضیلت اعدوی را حق پیدا شد و ازین فعل تعبیه کرد و فرمود
 و گفت آن و جان عقاب کتاب گفت آمد و تیر از خاک گذشت سر اسیمه بقرار روی کزانی بنهاد و جمعی کاروان انجا
 فرود آمده بود و گفتند فضیلت بر راه است نتوان رفت فضیلت گفت بشارت مر شمار که او تو بود کرد و امر فرزند شما
 میکرد نزد میگزیست و جمله خصمان دشمنان گردانیداشی در کتابی دیدم بوحی رازی گوید من فضیلت را با چشم
 نیافتم مگر وقتی که پسر و علی فوت شد هر سیدند فرمود هر کلامی که حق دوست دارم من غیر بدان خوش بشوم
 هر فضیلتی که از فضیلت شنیدم هر که راست محبت خواری شد گفتم هر وقتی که گفت از بیع باش و شوی و محبت
 بشرفانی گفت اندر سیدم که زید بهتر یا رضا گفت رضا از برای آنکه را منی بی جزات طلب کند بالائی محبت
 خویش و خواجده فضیلت که زید با امام ابوحنیفه محبت داشت و بسیار ادب و ادب یافت بعد از آن بگریخت و دولت
 اختیار کرد و از وی باید ترس حرف آنکه حق معرفت و عبده *بِکُلِّ طَاقِبَةٍ* که خدا را بحق معرفت دی بشناسد
 بیک طاقب خود پیرستدش همه بگرد دوستی زیاده بود عرض بر طاعت زیاده کرد و دنیا بدانی دوستی
 از حقیقت معرفت بود چون وفاتش نزد یکدیگر رسید و در خمر داشت مهال خود را گفت که چون مراد و کنی
 ایشان نزد که قویس برید و بگویند که ای فضیلت طاعت کرد که ایشان را تو سبزه بچیدن وی بعد از وفاتش که
 در حال حیات بود و پسر بگریختند ایشان را بید و احوالش بر سید پرورد و خمر را با هر چه خورد طالع کرد

پیشو ار قادره

درین بیرون و دقانت او در ماه محرم سنه تسع و ثمانین مائت و در کتبی سابقه که مکتوبی سورة انفار
 عزیمت و حال تبره بود و بن برادر و جماعتی پنا و کسی که سبب بلوغ او معنی گفته است نام محمد بن جعفر است در کتبی مختلفه است
 سلطان ابولحسن محمد بن علی بن ابراهیم بخاری از اعیان و اشراف عالم بود و در کتبی قدس که اسلام و ذکر ابوسلمین
 خواجهداود بن نصیر الطائمی قدس سره از طبقات اولی است که از مشایخ و اساطیر اولیه است
 بود و در زمان خود بی نظیر در کشف الحجب و شفا است شاکر ابویفئنه و از اتران فضل و ابراهیم دوم وزیر شین بود و در
 طریقت مرید صیبه را می بود و در جمل علوم عقلی و فنی داشت و نیز در اعلی و در فرقه فقیه الفقها بود و در وقت اختیار کرد
 و از ریاست اتران نمود و طریق زهد و تقوی پیش گرفت و در فضایل بسیار است وی گفته میردیر که از ادب است
 تسلیم علی دنیا و آن که در آن کلمه است که بر علی الاقره ای که سلامت خوابی دنیا را و داع کن و اگر کرامت خوابی بر آن
 نگذیر گویی و از معرفت کفری قدس سره و وایت کنند که گفت یکجا سندانیدیم که دنیا را در چشم دی قدر و معطر کمتر بود
 از دوا و دعائی که هر دنیا را و اصل آنرا نیز و یک وی هیچ مقدار نبود و در مقدار یکم مال مگر بیستی اگر چه بر آن بود
 و هم در کشف و تذکرة الاولیا است و درین حکایات مشهور است که وی پیوسته و اعتقاد با امام محمد بن حسن داشتی
 و امام ابو یوسف فاضلی را نیز خود نگذاشتی او را گفتند این برود و در علم بزرگ اندر چواری را عزیز بودی که را پیشی و چنگاری
 گفت از آنچه محمد بن حسین از نعمت دنیا می بسیار تعلم آمده است و علم سبب عزیز بود و ذل دنیا و ابو یوسف از سر
 در ویشی و ذل بیعلم آمده است و علم سبب عزو جاه خود کرده پس محمد بن چون وی باشد و گفت گفت
 محامی او را بجات کرد و دنیا می زنده بود و او گفتند اسرف کردی گفت هر امر دت نبود عبادت نباشد از این بجز
 انصفت که فضل عیاض در چه عمر و در بار او را دیده بود و در آن فخر کردی یکبار که زیر سقف مشک نشسته بود گفت
 بر نیز سقف خواهد افتاد و گفت تا من درین صفت ام این سقف را ندیده ام یعنی چنانکه فضول در سخن کرده است همچنین
 نظیر غیر بالا می مرام است که انوار امیر مومن فضول الدیر که یا مگر مومن فضول الكلام دوم بارگفت و راه بی و ده گفت
 از خلق مگر نیز نفعت است دنیا را زرا نیز مرث یافته بود و در بست سال می حوزر مشایخ بعضی گفت طریق ایشان
 هست نگاه داشتن و گفت من این قدر از آن نگاه دارم که سبب زرافت من است تا این چند سبب را نام ببرم
 هیچ از کار کردن نیاسود تا صد یک نان در آب زردی و بیاشامیدی گوشتی میان آشامیدن تا غامض شدن چنانچه

هر که مسلمان بود و کشتن کنار او فزاد و طاعتش موافق آنست بر علی و سلم و آیت کند نشانی الله من غیر علی
 و هم یکی از مشایخ راجع روایت کند که وقتی من بدو گفتم شما چه در نماز با هم فرموده کردید و گوید سفندان نورانی گماشته
 زمانی بودم تا نماز قایم شد سلام کردم گفتم ای پسر کار آمدی گفتم بیزارت تو گفتم عزیزم که گفتم ای
 شیخ اگر با ما میشد موافق میبودیم گفت از آنچه را می میشد موافق موافقت است این گفت و گاه چون اینند میرسد
 داشت و در پیش از آن سنگ کبشادی کشید و دیگری غسل گفتم ای شیخ این در چه چیزی گفت بنامت محمد مصطفی
 و کشتی تو مویس علیه السلام با آنکه ما در آن مخالف بودند سنگ خارا این است از آب و صومند بر محمد و جبرئیل و چون من
 محمد را متابع باشم آخر سنگ را شیره اشکین عبد و محمد صلی الله علیه و سلم بهتر از مویس بود گفتم و ایندی و گفتم
 لا تعجل قلیک صدوق الحرم و بطنک عا و اطرام یعنی دل را محل از مکن شکم را موضع حرام و ذکر حضرت
 ابراهیم او هم رحمة الله علیه از طبقه اولی است کیت او ابو اسحاق است و نسب او ابراهیم بن ادهم بن
 بن منصور البلیغی رحمة الله علیه در کشف المحجوب است در اول حلال او میر بلغ بود و زوی بشکار از لشکر خود جدا شد
 چهار بار او را شنید که بیدار گردید پیش از آنکه برگشت میدار گفند از دست بشکار ناگاه آبی دید و از پی آبی
 اسپتخت آبی چون در آمد گفتم البتة کلفت او بینه نامرت مگر ترا از برامی این کار فریدانند وی از آبه
 کرد و ایند جمله سخن اینها شنید زین شنید و از گوی گریبانش زمین آواز آمد و آن کشف اینها تمام شده و در ملکوت
 هموی کشاده گشت و واقعه فرود آمد و بصر حاصل شد و جامه واسپان آبی به او تر شد و بقیه انصوح کرد و روی از
 ماه بیک سونبا و شبانی را دید کلاه مفرق و جامه زرینت بیرون داد و جامه بندی و کلاه بندی او بر تن و سر خود
 پوشید و گوید سفندان بدو بخشید و جمله ملکوت بنظره او آمدند زهی سلطنت کردی با ابراهیم نمود و خلق حق
 در بر او شنید و پیاده و در کوه و میانان می گشت بجان بود در طریق خود و در پیغفر علیه السلام همساری از در کجا
 مشایخ را دیده بود و با امام ابو حنیفه رضی الله عنه اختلاط داشته و علم انوی بیامه فکده خود دیده از گوی خود
 ویراد و عقاین تصوف کلمات بدیع است جنبه گوید رحمت الله علیه مغتاج العلوم ابراهیم علیه السلام این طریقی بود
 و از وی روایت می آید که گفت از توحید الهی حاصله و ذرات آن را تا خدا تعالی را یاد خود ابراهیم و علی و ابراهیم بن عبدالمطلب
 هر که گوید مراد است که چون اندک اولی سخن مخلص بود صحبت اقبال بن مومن از خلق است که از او صحبت مخلص

بعد از آنکه حضرت حق اعلان فرموده بودی گویند و کلمات ابراهیم بود چه است عده الله علی که چون بیاید
 بر سریدم بر پادشاه گفت که ای ابراهیم میدانی که این چه جانست که تو بی زاد و وراد میروی گفت من انستم که من
 چه پدرم گفت سیران بود که در کوفه زنی بی فروخت بودم از آن جیب بر آوردم و بیند انتم و شرط کردم که هر سالی
 چهار صد گندم نماز بگذارم و چهار سال در باویر بمانم خدا سبحانی بوقت بی تکلف روزی میرسانند آنکه
 وقت خضر علیه السلام با من ملاقات کرد و مرا نام بزرگ خدا سبحانی بیاموخت آنکه دلم کیاراه از غیر طایع شده
 و تذکره الاولیاء نقلست که یک روز پیش ایام عظیم ابو خنیفه آمد اصحاب او بچشم حقارت در ابراهیم مگر سینه او بخیف
 گفت سیدنا ابراهیم اصحاب گفتند و این سیادت بچو بانی گفت بد که دایم بخدمت خداوند مشغول هست و ما با کلام
 دیگر مشغول میشویم و نیز از آن نقلست که تندر در ابتدا و مال بر حمت خفت بود در شب سفینه بخنید او از او که است
 گفت ترا است شتری که گزایم می طلبم گفت شتر برام بگویند بود گفت ای غافل تو خدا را بر حمت زنی از ابراهیم
 در روزی دیگر بار عام دادند نگاه مردی درآمد و بچکارش از پر بود گوید تو ایسی بجان می آید تا پیش من بیا
 گفت چه میجویی گفت درین رابطه ای ابراهیم گفت این با جانست این ساری من است گفت همیشه از تو این ساری
 که بود ابراهیم گفت از آن پدرم گفت و همیشه از وی ابراهیم گفت از آن پدرش گفت همیشه از وی ابراهیم گفت
 از آن فلان کس چنین چنین شمر دسپ گفت این سارا بنو دکی می آید و دیگری می بد و فلان گفت و تا پدر شد
 ابراهیم تنها در عقب او شده تا در ایات گفت تو کسی گفت خضرم انشی در همان ابراهیم افتاد و صدش بغیر زد
 اسپ زین کنیه قصباتی بلا گذشت الغرض رو بچو انهاد تا بگردد و روز رسیده تا بایست تا بیانی از آن بی
 هر گذشت ابراهیم گفت اللهم اغضظ ملق در هوا بایست تا ابراهیم را گرفت و بر شید ابراهیم خیره بماند پس از آنجا رفت
 بنیسا او رسیده تا بخاری مشهور است از سال و فلان فارسا کن شد بر سر دیکر خانه بودی که دانند و فلان
 غایب می بایست کشید و زنجیر بنی لای غار آمدی و پشتت پیوستم کرد روی و در نگاه بنیسا او بر برزی و در وقت
 او نماز او بنیسا کردی و فلان خمریکه یکدیگر بر روی او ای و تا سهفت حکم حالش این بودی نقلست که در زمان
 مشی فلان فارسا مای سخت بود و او بی شکسته بود و منحل کرده تا سحر در نماز بود وقت سحر بیم بود که او را کشید
 در ظاهرش آمد که انشی باستی و مستین و فلان در آمد پشت او را گرم کرد و چنانکه در خواب شد و چون بیدار

که در آن روزی دید که او در گرم سینه اش غوغای فصل او کند گفت خدا و طرد را بصورت لطف فرستادی اکنون
 بصورت قهرش می بینم طاقت این خردم در حال اثر و کار و درین عالم دید و رفت تا چو همیشه چون مرد ملن از
 کار و او را بیفتند از آن غار برگرفت و در و بگانهاد و گن وقت شیخ ابو سعید ابو انحر رحه الی طیب بزیات ان غار
 رفتند و گفت سحران الی الی غار میرشک بودی چندین بوی خوشش نزدی که جوانمردی روزی چند
 در آنجا بود است که چندین روح و راحت کشیده است گفت که چون بزرگیم رویا دیدیم که یکی از کابرین
 و اسم عظم بود و آموخت و بدان تمام غایب نمواند و حال تغیر دید گفت ای ابراهیم آن بزرگوار من الی ایاس بودی که اسم عظم
 آموخت پس میان او و غفر بسیار سخن رفت و هر اول او غفر بود و در یاد پیوسته و کسی گفت چون بذات العراق
 رسیدیم بنهاد و مرغ پوش را دیدیم جان داده و خون باز ایشان شده گرد ایشان بر آمدیم یکی از مشایخ
 بود پرسیدیم که ای جوان عدوان اینچنین حالت است گفت ای سپردیم علیک نماز و عزاب دور دور و در که مجبور
 گردی و نوز و کینه نوز یک میا که برنجو گردی کسی سها که بر بسلا سلامت این ستانمی کند و تبرس از دست کسی مانده
 چون کافران روم می کشد و با ما جیان غرامی کند بدانکه ما قومی بودیم صوفی قدم بر توکل روی بسیار پیادیم
 و عزم کردیم که سخن گویم و بجز خداوند ندانیم تکفیر و حرکت در سکون از بر او کنیم و بنیر او انقضا نمانیم چون
 از یاد یو گذاره کردیم و با خرام گاه رسیدیم حضرت کار رسید سلام کردیم و شاد شدیم و گفتیم الحمد لله که سعی مشکور
 آمد و طالب طلبوی رسید که چنین کسی استقبالی آمد در حال جانانیا مانده کردند که ای کذابان و مدعیان قول و
 این بود که مرا فراموش کردید و بغیر ما مشغول کشیدید بر و در تا بغرامت جان شما برم و خون شما بر زمین
 با عی خون ریز محمد همیشه در کشور ما جان خود بود همیشه بر مجرب ما داری سزا و گرت و در از بر ما
 ماه و دست کشیم و در نداری سر ما این جوانمردان که می بینی همه سوخته چکان این باز خواستند الهای ابراهیم
 اگر تو نیز بر آن داری بای در نه والا دور شو ابراهیم گفت حیران شدم و گفتم تر از او را کردند گفت ایشان بخندند
 و من بنویز خام جان میزنم تا بچند شوم و از پل ایشان بر و م این گفت و جانان و انقضا که چهارده سال رفت
 تا باه و قطع از چهارده در قفر و نماز بود تا بیک رسید بر آن حرم خراب گشتند با استقبال بیرون آمدند ابراهیم خود را
 در پیش قافله انداخت تا کسی او را نشناسد خادمانی که پیش از بر آن بیرون آمدند بودند ابراهیم و در پیش پیوسته

که ابراهیم نزد کس است که مشایخ حرم با استقبال و ایامه انداز بر سریم گفت چه میخوانی از آن زندیق خادمان سبیل
 در دنیا ندیده گردن او میزدند که تو چنین مردی را تدقیق میخوانی زندیق تقوی ابراهیم گفت من سحر میکنم که زنده
 شوم چون از وی دگر شنیده با نفس گفت مان ای نفس برانی خود دیدی خواستی تا مشایخ حرم با استقبال تو آیند
 محمد لایق که بجام خودت دیدم تا نگاه که شنیدم خنده و عذر خواسته پس من که ساکن شد او را باران پدید آمد و باران
 از کعبه خوری گاه هرگز نمی کردی و گاه پالیزبانی لغت که چندین حج پیاده کرد و در چاه ز فرم آب کشید از کعبه
 دلچای و سلطانی بود در نقیحات است دست در طریقت نیکو زد و بکار رفت و آنجا با سفیان ثوری و فضیل عیاض
 و ابو یوسف فسوی صحبت داشت و شام رفت آنجا کسب میکرد و در طلب حلال خاطر برانی بود شایسته
 میکرد و بر حدیث است و از اهل کرامت و ولایت است و شام از دنیا رفت در سن اصدی و اثنین و ستین مائده
 و يقال فی سنه ست و ستین و یازدهم از اکثر شخصی ابراهیم او هم همراه شد و هر ای وی دگر کشیده بود دولت خواست
 که برایش و گفت شاید که درین صحبت از من بجنبیده باشی که بی حرمی فلان کردم ابراهیم گفت من شکر دوست
 بودم و دوستی عیب تو بر من پوشید من از دوستی تو خود ندیدم که نیک سلکنی یا ابراهیم او هم در علی تجاوز و
 هر غشی و سبک خاص یا امان یکدیگر بودند باید که بیعت کردند که هیچ چیز نخوریم مگر که دانیم که از حلال است
 و میرات است آن تارک مملکت و دنیا خواهد ابراهیم او هم فرقه خلافت از دست خوا و فضیل عیاض پوشیده
 و نیز از امام محمد باقر رضی الله عنه فرقه خلافت یافته و در صحبت خوا و فضیل عیاض تربیت یافت صاحب شریعت
 او ابله بدین میو سبک خواهد ابراهیم حلی در جامع بصره مکتف شده بود و در شبی از روز یکشب فطاکه کردی و
 آن شب که در آن کتای از مادی و زینه کردی چون شهرت پیدا شد از نطق بگریمت فطانت که اولاد
 خواهد عطا سلطنت سهره او ستاد عبداله مبارک گوید که کفر مسافر میبود و یک سفر من بخدوت
 وی بودم و در آن زمان چهل روز بر کرم لوگ منور و و کس گفت خوا ابراهیم گوید که کشی کعبه خالی یا نتم
 طواف کردم و دست در حلقه زدم و صحبت خاستم از گناه نداشتندم که هر خلق از من بچین خواهند مگر من را
 صحبت هم میبایستی حضوری و صحبت من کجا شود کفر از غیر ذنوبی یا زنده نشنودم که از بر جهان با من
 سخن گوئی و سخن گوی سخن توان بیک دیگران گویند فطانت که گفت باز زده سال سخن می شنیدم

تا شنیدیم که آنقدر شرم نده او باش و در راست افتادی یعنی فاشیتم که آنقدر تقست که چون از حج برآمد
پسش خورد بود چون بزرگ شد گفت پدرم که باست تا عورش گفت الحال جدا است بزیارت پدرم که
نه سید چون ابراهیم او را دید شفقت پدری در کارش نزدیک خود نشاند و پرسید که در کدام دین گفتی
پس دین محمد صلی الله علیه و سلم گفت الحمد لله گفت قرآن میدانی و علم امروفتی گفت بگو گفت الحمد لله سجدت تا برود
پس او را نگاه داشت روی باسماں کرد گفت الهی گفتی تیر در کنار او مان بجا و گفتند یا ابراهیم چه دینا گفت
چون او را در کنار گرفت مهر او در دم بچسبیدند آنکه گوی ابراهیم تدریج محبتنا و محبت معنا فیکر یاد عوی و دوستی
و دوستی انبازی کنی چون این پیشیدم در عاگردم که یارب مرا فرزند در سن جان او بود و در جان من و جان
او اجابت افتاد تقست که با بزرگ همی بود آن بزرگ سوال کرد که نشان کمال هر چیست ابراهیم گفت
آنکه در کوی گوید که بر در پیش آید در حال که در رفیق آمد ابراهیم گفت ای که در تیر نمیکویم هر دو یکین بر توش منیر نم در حال
سکون شد تقست بزرگی گفت که با ابراهیم هر گشتی تو هم با مخالف بر عادت چنانکه نیم غرق بود و اندازد بر او
آنکه از غرق شدن منیر سید که ابراهیم با شما است در ساعت با بر ساکن بشد و نجات است با ابراهیم او هم که در میان
نمود و مک با موی مصاحبت چون فریضه نماز شام گذارد بعد از آن دو رکعت سبک گذارد و در زیر پستان
از جانب دست راست وی خانه شریک و کوزه آب پیدا شد خود بخورد و مراد او این قصه را با یکی از شاخ
که صاحبیات و کرامات بود بگفتم گفت ای فرزند وی برادر من داد و داد است وصف حال وی چندان گفت
که هر که در آن مجلس بود که ایت پس گفت وی از دینی از وی بهای بلج است که آن دید بر سید بقیع افتخار دارد
که داد و از او دست پس آن شیخ از من پرسید که ترا چه اموخت گفتم اسم اعظم گفت که اسم گفتم آن در دل
من از آن بزرگتر است که بزرگان بگذارم و داد و بلج از ده نامی مشایخ خراسان است و هم در نجات است
مشقی بن ابراهیم بلج از طبق اولی است وی عدول صاحبی بود و صاحب حدیث گشت و با ابراهیم هم
صحت داشت و وقتی با ابراهیم او هم گفت که شاد و معاش بگورنه میکنند گفت ما چون می با ابراهیم شکر میکنیم چون
نیسیا بیم هر بزرگیم شقیف گفت سگان خراسان همین میکنند ابراهیم گفت پس شما چون میکنند گفت ما چون
نیسیا بیم ایشان کنیم چون می با ابراهیم شکر کنیم ابراهیم او هم بوس بر سر وی داد و گفت استاد تو نمی و در کتاب سید رسالت

این حکایت را بیکسری آورده و آنچه اینجا نسبت بالبراهیم آورده همانا نسبت شقیق کرده و آنچه اینجا نسبت به شیخ
 کرده همانا نسبت بالبراهیم آورده و الله تعالی اعظم المنجات احمد بن حنبل و بعضی از طبقه اولی است کنیت او ابو عامر است
 از بزرگان شایخ فرساست وی گوید که البراهیم گویند گفت التوت بنی الخرم علی الله یصفار الیسر از نظیران
 بایزید و ابو حفص جداست مما حسب عرکت از شیخ علاء الدوله سمنانی نقل میکند که روزی سفیان ثوری سفيان
 البراهیم آرد وی دست زید صلوات و موشی درم آورد و بخادم داد که سه من بن گرم و صل سید سفیان گفت که
 پیش از این من اسراف باشم اما از این گفتم در مالکات این اسراف نباشد اگر زیاد آید و بگردان بخورد و در کوه
 سفیان ثوری را میرالموین گفتندی و در علوم ظاهر و باطن نظیرت داشت و از معتقدان بود و بعضی از خویش
 و شافعی و مالک احمد و حنبل و سفیان و در ادب تواضع و تقوی بقایت داشت و او اول کار را از او بود
 گفت البراهیم آورده و آنچه از آنکه که بیاسماع حدیث کنیم در حدیث بیا براهیم گفت من خلق او را می از مودم و الله او را
 از حقیر بود و در انوار ان گویند که روزی بقتل کچاپل در مسجد نماز آوازی شنید که ای ثور ثوری کنی بیوت
 یای در کشت زاری نهادند شنید موش از وی رفت و در گریه شد و هم از وی نفکست که جوانی را بیخ فوت شد
 که می گریه سفیان ثوری گفت چه بله ج کرده ام تو دوام این آه من ده گفت داد من شش این را او گفتند که
 سوید کردی از هر عوفاقت قسمت کنی تا تو نگر شوند و هم از وی نفکست که هرگز در نزدشستی زبان سوال کند که لذت
 یکد روز بیخ نشسته بودم ندا شنیدم که ای پسر آدم بنده گان همیشه خداوند چنین نشینند و تیر کردم در است
 بنشستم این خدا را بر او بیواسطه تعلیم غیب است سینه او مرشد نامی فرزند ازین سخن گناه سر بر نیز و او را
 او قرین سید خواهد بود بر او نیاید بعضی گویند در بغداد پیلهوی امام احمد حنبل و بعضی گویند قریش و جده شام بود که
 خاک بود پیغمبر علیه السلام است و مقول فرود شوال سه مسیح و ثمانین و طایفه و مقول بیت العرفه در سنه ست و ستمین
 دمایه در زمان خلافت ابو جعفر محمد بن عبدالرود الفقی که غلبه سوم بود از بنی عباس قدس سره و وقع شد در
 ذکر حضرت خواجه معروف کرخی رحمه الله علیه در نغمات است از طبقه اولی است و از قدمای
 مشایخ و استاد سیری سقلی و غیر او کنیت وی ابو محفوظ است نام پدر وی فرید است و بعضی گویند
 نیز از آن بگفته اند معروف بن علی مولی الکرمی پدر وی بوده در بان علی بن موسی الرضا رضی الله عنهما

این حکایت را بیکسری آورده و آنچه اینجا نسبت بالبراهیم آورده همانا نسبت شقیق کرده و آنچه اینجا نسبت به شیخ کرده همانا نسبت بالبراهیم آورده

هر دست وی مسلمان شده بود و معروف گفت است که موافق اینجای مهران تقاضای جهان
 بر زبان برآست جهان که با دَب بود منتظر بود منتقامی شخصی معروف که فری را گفت مرا دوستی کن گفت
 اَللّهُمَّ اِنِّی لَایْکَ الشَّهَادَةُ اِنِّی زَیْتِی اَلرَّسُوْلُکَ سَیِّدِی اَلْاِسْلَامُ گفت که معروف روزی هر خواهرزاده خود را
 که چون ترا با و حاجت بود بمن سوگند بر آو ده و مصطفی صلی الله علیه و سلم در دعا میگفت اللهم انی اسئلك
 بحق ان لیدین علیک بحق الراضین الیک بحق من شائى الیک بحق ارباب مہای من بر تو مسل معروف و حق
 فقال الخبیث لیست من تطلب الخلق اتماهی موایب الحق و فضلہ در کشف المحجوب است متعلق در کارها و پرورد
 علی بن موسی الرضا رضی الله عنه ابو محفوظ معروف بن فیروز الکفری رحمة الله علیه از قدما کان شیخ و ابان
 ایشان بود و معروف بود متبوی استاد سری و مرید او و طائی بود ویر افضال بسیار است و اندر فنون
 علم مقتدا و قوم بود روزی می آید که گفت للفقوة ثلاث علامات و فاء بلا خلاف و مدح بلا جود و عطا
 بلا سؤال علامت جوایزی است چیز است و قابل خلاف آنکه و عهد عبودیت بنده محالفت بر خود حرام و از
 قوه روحی جوایز آنکه کسی نگیرد بنده باشد ویر اینکو گوید و عطا بی سوال آنکه چون هستی بود اندر عطا تمیز کنند
 اولین هر صفت حق است و فانی او با ایشان خلاف نیست و مدح بی جود فردی کند کوی محتاج بفضیل بنده
 نیست که از کار وی ثنا گوید و عطا بی سوال فراوند و رتبه اولیاد است ان مقتدا می طریقت و ان
 عارف امر رسد نماز حقیقت و سید مجانب و خلاصه عارفان بود اگر عارف نبودی معروف بنوی گفت
 سری گفت که معروف مرا گفت چون ترا کند حاجتی بود سوگندش ده که یارب بحق معروف که فری که حاجتی من
 و فاکتی که عالی حاجت افتد تعلقت روزی مسافری در خانقاه وی رسید و قبله نمیدانست و سوی
 دیگر نماز گذار و بعد از سماعی معروف یا محراب می بسوی قبله کرده نماز گذارد آن مسافر غفل شد گفت چو امر
 بجز بگردید گفت دروشیم درویش با با ترف چهار آن مسافر از او حاجت بسیار کرد وی مشرب مسلح داشت
 خود را بهر چه از هم روزی وصیت خواست گفت تو کل کنی بر خدای تا خدای با تو هم بود و اینس تر کرد و نقلت
 روزی بر در رضای الله عنه و بار عام داده بود فرجعت از دعایم کرد در پانصد سلوی معروف و شکستند
 و بجوای شد سری و اورا گفت مرا دوستی کن گفت چون بپریم بر این من بعد که ده کار دنیا بر بندم چنانکه از ما و نیز

ندم ما مردم در تجرید همانند است و از قوت تجرید او بود که بعد از وفات او را از باک محبت بگویند که هر حاجت که کمال
 آوردند حق تعالی بر او گردانید پس چون وفات کرد مردم بمهاد بان دعوی درودی کردند جهودان و ترسانان
 و مومنان فاد مگفت او فرموده است هر که جنازه ما بردارد از زمین من این ایشام جهودان و ترسانان نتوانند بر او
 الا اهل الاسلام بر داشتند و نماز بروی کردند آنجا دفن کردند بقول صاحب نعمات دامت داود الطائمی در سنه خمسین
 و ستین و بیایه معروف است بمحرم در سنه ثانی از دنیا رفت و بقول مرآة الاسرار در زمان خلافت ابو العباس عبدال
 بن ماریون رشید که قبش با مومن است واقع شده در بغداد مد فون گشت تاریخ مقبول از دست تالیف علی
 ذکر حضرت خواجه صدیق المرحوم شیخ رحمه الله علیه از یک بار شایخ روزگار شیوای اولیای صاحب
 اسرار بود در زهد و ورع و در ترک تجریدی نظیر وقت بوده است و در حقایق و معارف کلمات عالی داشت
 و خرقه را دست از دست خواجه ابراهیم او پو کشید و هر نعمتی و انانسی که خواجه ابراهیم او هم از حضرت علیه السلام و امام
 باقر و از خواهر ذنبیل عیاض یافته در افرجیات تمامی بوی ایشان کرد و جانشین خود گردانید وی ساهل و سرفراز
 همیشه بخدمت خواجه ابراهیم او هم بودی و هیچ مشایخ وقت را دیده بود ویر اکرامات و خوارق عادات بسیار
 صاحب مرآة الاسرار نقل میکنند که امام عبداله یافعی در روضه الراحین اکثر حکایات احوال و کمالات وی ذکر
 کرده است از آنجمله یکی این است که بعضی عزیزان از صدیق المرحوم شیخ پرسیدند که درین مدت بخدمت تعلق ابراهیم او هم
 نمودی کدام چیز عجیب تر از وی دیدی گفت چند روزی در راه که طعام نیا تغییر چون آمدیم بکوفه جای یافتیم
 بسجده ویرانی پس حید خواجه ابراهیم بکلب من گفت ای صدیق ترا گرسنی بهم گفتیم بر خواجه مضمی نیست ای کافران
 نوشت بسم الله الرحمن الرحیم آنت القصد و نقل حال و چند کلمات دیگر در آن نوشته بمن داد که او شهر
 بیرون روانی کسی که ترا پیش آید این کافرا بوی ده چون آنم مردی برشته ماده سرا پیش آمد کافرا
 دی و امام هرگاه بمخبرش واقف شد گفت صاحب قعد کجاست گفتیم در قلان مسی است پس گذرانید بکن
 پس با گدروی مشتعد و دنیا بود و رفت صاحب اقتباس الانوار از سیر القلوب مینویسد وی صاحب القلوب
 و در علم سلوک تصانیف بسیار دارد بعد از سه روز و گاهی بعد از پنج و شش روز از فطرا گردی و در لوفت
 بهم زیاده طرز تعهدت اول نه نمودی و فرمودی هم که هر روز طعام خود را در قضا و آنانی هر روز با

در این کتاب
 در این کتاب

که این اشیاء شغل را از فکر بزوانی مانع بود و غذای مد ویش شغل ذکر لا اله الا الله است و کسی که گفت با بر
 تقدیر یافته است او نغذای طعام نیاساید و دست خود نیالاید و اگر پیش درویش درم بپوشد همیشه او
 ز نشینی زیر که مد ویش انس و قرب بخداستعالی دارد و در درم شرفه و بعد است که نفس پرست بمقام درویش
 نرسیده و مدد نامی اسر بر روی او بسته اند چه پیران تپی شکم بوده اند هر یکی فقر و فاقه کشیده اند و درویش که سیر
 خود را از محبت وی باید گرفت کسی که خود در لالت بود دیگر یکی در مقام رساند نقلت که خواجیه از اهل و اول غنی
 مواضع کردی و اگر از اهل دنیا کسی تارک نباشد می چوین روز خواجیه روی او نیکو بعد از چله را نغذود خود و طلبیست
 و در کنار رفتی و فرمودی بیایای ولی الله نقلت که خواجیه از زمان جوانی تا میری و درویش بود هر جا که درویشان را
 شنیدی بکلا قاتلان رفتی و محبت از آنان طلبیدی و هر یکی گفتی که حدیثه مقبول درگاه است و در نظر خواجیه
 فضل بن هاشم را دید و خواجیه با نیکو بسلامی را دیده بود گویند چند سفیهان بسلامت پیشش خواجیه آمدند و گفتند
 که ما از شغل باز داریم نفس زن تا ما را بگویی رسد نگاه درویشی تو به انیم خواجیه سخن آنها در گوش نیکو کردی آن
 دوست خواجیه گرفت و بجا این چون خواجیه را فرقه باطن مشاهده آه سبیه گفت و آتش از دهن خواجیه بر آمدن سفیهان
 بطرف حسین خاک ستر شده نقلت از شیخ عماد الدین سهروردی رحمة الله که خواجیه حدیثه را بعد از ترک علایق خواجیه
 خدیه علیه السلام آمده گفت که سالک را از راهبری چاره نیست بر صحبت خواجیه اگر چه او هم اختیار کرد پس از خلوت
 بردن آمده بجماعت خانه خواجیه را هم حاضر شده سر بر زمین نهاد و می حضرت برخواست و بر کنار گرفت و فرمود
 ای درویش خاطر جمع دار که کار تو زودک شاید انشاء الله تعالی بعد مدتی کرده مشغول ساختن خواجیه شد ماه
 بعد است آن مخدوم شش با او بظنار کرد شیخ بسیار راضی شد و گفت که از خدا خواستم تا کار تو هر روز
 عالی شود و در میان درویشان مرتبه بلند گردد اکنون خرقه خلافت بهوشش و بمقام شریف دست بهیست خواجیه
 را بده در سنه پنجمی که هند را برگزید قبول کنی و چون با اهل دنیا ملاقات شود تو به و استغفار کنی و گریه و زاری غایت
 هر شش بر آن خود شفیق آری و درویش چون حکایت کند باید که از قرآن و حدیث و مناقب بزرگان
 گوید و خواجیه را ایم البکاء بودی طلق التماس کردند که چندین مکر و ناز بهیست گفت آه امری مصطنع است
 هیچ معلوم نیست که در کدام فریق خواجیه بود فریق فی الجبته و فریق فی السعیر و زنی مردی پرسید

یا شیخ چون حال خود نمیدانی بیعت چگونه میدهی و راه دیگران چرا می بینی خواهی نغمه زود و تیرهوشن شده چون
 بافت آمد ناگفته او از او چنانچه حاضران مجلس می شنیدند که ای خلیفه ما تراه دست و پا بر زمین کن
 و ترا همراه مصطفی صلی الله علیه و سلم در بهشت در بریم و هر که ترا دوست دارد او را نیز تو بخشم و آن که دشمن
 مرد کافر مسلمان شده بد نقلست که خواجه خدیجه مرعشی که ملقب بسید الدین است خرقه فقر از ابراهیم قدس سره
 پوشیده بود و از وی تا حال ان امانت بطریق سلک صحیح در سلسله چشمتی عالیه معمول است و سبب این امر
 آنجا که ابراهیم در کتب معتبره جهان نوشته کرده وی خواجه خضر علیه السلام پیش وی می آید و گفت که ترا راه بری می بینی
 برو و محبت ابراهیم را هم اختیار کن این سخن در رویش و بر ائمه شرا آمد و محبت الهی پیدا گشت پیش خواجه ابراهیم او هم
 سر بر زمین نهاد خواجه ابراهیم هم تواضع بسیار کرد و بر فراست و بر کنار گرفت و گفت ای خدیجه خاطر جمع دار
 انشاء الله تعالی بعد چند روز کار تو میکشاید پس خواجه مرعشی ارادت خواجه ابراهیم را هم آورد و گوشه گرفت و
 مشغول بکار گردید و هم وی از سیر لاقطاب می آرد که چون خواجه خدیجه مرعشی به زیارت روضه منوره آنحضرت
 صلی الله علیه و سلم مشرف گشت جمال جبار آن سرور دید و عرض نمود که یا رسول الله میترسم بنات
 که تعجبم بسوزند فرمود که روان باش تو همراه من در بهشت در آئی و هر که با تو وصلت دارد او نیز به بهشت
 در آید و در اقباس است که خواجه خدیجه مرعشی قدس سره در ایام بهت مسالکی ما نظر بهت فرات شد و شب
 نتم قرآن کردی و هر روز رویش را احترام و تعظیم بنایت بجاء آوردی و وی در سخن شانه مسالکی عالم عقلم
 گشت عشق بهت و طریقت و حقیقت و معرفت مرتب ساخت و همیشه پلاس بر شیشی و خلوت کردی ای
 ابکا بودی و وی در تربیت مریدان نفسی قوی و شایان عظم الهیست چندین شله بازان در سلسله و غیر سینه
 و طریق مریدانش محض تجرید ظاهر و باطن بود در سفر و حضر ذکر علی میگفتند و هیچ وقتی از کسی طمع نمیکردند و هر چه
 بی طلب حق تعالی میفرستاد میخوردند و ایشانرا میکردند و گاهی یا اهل دنیا از میرش داخل طاعت نمی نمودند و بیخار
 او را بس بود که جمیع خواجه گان بهشت بوی می پیوندند وی قدس سره تا پنج چهاردهم شوال و در این شب
 چهارم ماه مذکور سنه اثنی و خمیس و یائین پس ای جاودانی انتقال فرمود تاریخ وفاتش صاحب سیر لاقطاب
 قطب الزمان بود گفته است عزت الله علیه ذکر حضرت شقیق بنجر رحمة الله علیه آن رکن محترم آن

بجز اینها

قبله محشر آن قناد و زاهد طریق ابو علی شقیق رحمت از علیه یگان وقت بود و همه عمر در توحل رفت و در انواع
علوم حاصل بود و تصانیف بسیار داشت صاحب کتاب از سیر الاقطاب میگردد که خواجہ ابراہیم او هم قدس سره
و مؤلفی داشت یکی خواجہ مؤلف مرعشی و دوم خواجہ شقیق بن محمد رحمت الدی علیہما و صاحب تکرر الاولیاء میگردد مؤلفان
علوم تصانیف بسیار داشت و استاد و حاکم اسم بود و طریقت از ابراہیم او هم گرفت و با بسیار مشایخ صحبت
داشت و گفت یکبار در مقصد استاد را شاگردی کردم و چند اشترک در کتاب حاصل کردم و او بهم که مناسبات
خدا تعالی در چهار چیز است یکی امن در روزی و دوم اطلاع در کار سوم عداوت شیطان چهارم سبب انزوا
و کز و تواری آن بود که تبرکستان شده تجارت و بنظره بجان رفت بت پرستی را دید که بت می پرستند و از این
میگرد شقیق گفت آنرا کار تزلزله و قادر است او را پرست و بت پرستی را دید که بت می پرستند و از این
قادر نیست که تزلزل شهر تور و زوی و دیگر ترا اینجا بناید اند شقیق ازین بیدار شد و روی سلج بنهاد و گری با او مراه شد
با شقیق گفت در چه کاری گفت در بارزگانی گفت اگر از پس وزی میروی که ترا تکرر کرده اند ای امر ضایع
کردن گویند و اگر از پس وزی میروی که ترا تکرر کرده اند و خود تهور سد شقیق چون این شنید نیکو بیدار شد
و در میان دلش سر گذشت پس سلج باز آمد جماعتی و درستان بروی جمع شدند که او بنایت جو افرد بود اکثر اوقات
با زبانان بود علی بن عیسی بن یمان از مرخ بود او را سگ گم شده همسایه شقیق را بگفتند که سگ تو دار سه و
زیر باندند او را بقیه شقیق که در شقیق پیش امیر شد و گفت ناست روز دیگر سگ تو باز رسانم او را خلاص
او را خلاص داد بعد از سه روز شخصی آن سگ یافت بود اندریش کرد که این سگ پیش شقیق باید برده کرد
او را خود است مرا چیزی و به پیش شقیق آورد و شقیق پیش امیر برد و بعلی از دنیا اعراض کرد و گفت که در
این محفل عظیم بود غلامی را در بازار دیدش و آن گفت ای غلام چه جای شادوست نه بینی که خلق از زنگی بگویند
اندر غلام گفت مرا چه باک مولا هم در این است خامر و چندین نکره دارد مرا اگر سگ نکره در شقیق از دست برفت
گفت ای غلام خود را بچین شادوست تو مالک الملوک ماچا انده روزی خوریم در حال از شغل دنیا جمع نمود
و تو بگرد روی بگرد گاه حق نهاد و در توحل بعد کمال رسید و گفتی من شاگرد غلامی ام در نجات سگ شقیق گفت
که با ابو یوسف قاضی در مجلس الوصفی الدین هم حاضر میشدم بدتی در میان ما مفاخرت افتاد چون بنجلویم

الشبهة الثالثة شبهة في الاكل وشبهة في الظلم شبهة في النظر فاحفظ الاكل بالثقة واللسان بالصدق والنظر بالمعبرة
 شبهة است يكى وطمع وكره وكنة اسوم ورد يد ارس نگاه وار خورش خود را بيا داشت و با عقله خداوند را با
 براست گفتن و چشم را بمرتنگه سوسم و مغزى با ياران گفت لكر از شما چه سزى كز ما تم چه تموزيه بگوئيد و خبر كى
 خرسندى بيا بخود درست است و م فرميدى از آنچه درست و غير است و زوى با ياران گفت صبر است
 رنج شما يك شتم تا كسى از شما شايسته گشته بيرون نهد گفته شايسته چون باشد گفت لكر از خداوند تعالى سبر
 و غير او مبد ندارد فكر احمد بن خضر و يه سر حلقه و منشا و فائزاده خضر و يه احمد بن خضر و يه يحيى
 محمد بن علي و از طبقه اولى است و كشتن الحمر قه مكره الا و با يار است كنىت او ابو جاست و با ابو
 مخشى عام احمد صحبت داشته بود و ابراهيم ابو محمد را و يه بلو و از معبران شايع خراسان است از پنج بود و يه
 در زمانه خود بلو فعال و معتد اقوم خود بود و طريق طاعت سپردى و جاهه بر سر مشكزيان پوشيدى و مى گويد
 كه ابراهيم او هم گفت التوبه الى الرحمن الى الله بعدا و ايسر از نظيران با نيزيد و ابو جعفر عدولت و در سفر حج بود
 را زيارت كرد و زينت پور و با نيزيد را در نظام ابو جعفر را گفته كه از اين طائفه را بزرگ تر و يه مى گفت از احمد بن محمد
 لسى بزرگ تر نديدم بهت و صدق احوال مخفى از احمد خضر و يه طلب بيت كرو گفت آيت گفتك خضر و يه
 و هم گفته الطريق واضح و الحق لا يخفى و الداعي قد سمع مما اخرج بعد هذا الامر العجيب و هزار مرتبه بيش بود كه هر چه در
 آب ميرفتند و در هر اى پر و نيزيد صاحب كرامات هم ابو جعفر گفت كه اگر احمد بن جودى فتوت معروفت خا نيزيد
 گفت كه گفت و با و يه بركل رنم خار در بايم شكست بيرون نكردم و گفته تو كل باطل نشود همچنان ميرفت بايم
 اما س گرفت برك رنم و حج بركوم و با ز شتم و بركى تمام ميرفت تا و زمان ان خار از بايم بيرون كردن من باي
 مجموع نيزيد نيزيد همچون چشمه با نيزيد بر من افتاد و تبسم كرد و گفت آن شكل كه بر بايت نيزيد چو كوى گنم اختيار
 خود با نيزيد را با نيزيد شمشع گفت اى مشرك يعنى تز و جودى و اختيارى است اين مشرك بنو و نكست
 كه دزد در خانه او درآمد و حج نيافت چون بايى گشت احمد گفت اى بر با نيزيد و طهارت كن و نيزيد مشغول
 شو تا خبرى برسد تبو هم تا بنى دست خردى بر ما همچنان كرد چون موز شد و نيزيد صد نيزيد با و رود و شمشع
 و شمشع بر ما را و گفت اين جزاى يك شب نماز است و زورا حالتى چه ياند و گريان شده و گفت راه غلط است

یک شب از بهر خدای کار که در زمین کرام کرد تو بگرد و در قبول نکر و از مریدان شیخ شد نقلت که یکی از بزرگان
 کشف احمد را دیدم در گردن نشسته بر نیزه ای زمین آن گردون و ششگان کشیدند و بگوئیم یا شیخ برین منزلت
 کجا میرد گفت بزیرت دوستی گفتم ترا با چنین مقام زیارت کسی چه استیجاب گفت اگر منم و او بیاید یا نگاه در بر زائران
 او را بودند مرا توئی محمد صدیقی سینه اربعین و تین قره سینه شش هزار و تیکت پیکر **و کرامت با یزید**
بسطاطی حرمه الصد علیهم در نعمات است از طبع او بیست نام و طیفور بن عیسی بن آدم بن سردشان
 است عبد او گسری بود و سلمان شد از اقران احمد خضریه و ابوجعفر و یکی امانت و شقیق بلخی را دیده بود
 و استاد او کردی بوده و صحبت کرده که قبر من فرو ترا استاد من نهیست است و استاد او و از اهل ابانخی بود
 یعنی اصحاب قیس و اجتهاد بود و لیکن در اولانی کشاد که در بیت ان پدید نیامد در کشف است از جمله اسباب
 مشایخ بود و حالش که در و شانش عظیم تا حدیکه چند گفت ابو یزید در تاشا بمنزله جبرئیل بن الملائکه را در اوست
 علمیت اندر احاد پیش پیغمبر **صلی علیه و آله** که سکر افضل بنید بر جوان ابو یزید است و ازین ده امام معروف
 مرقصه یکی دی است و هیچ کس ره پیش از وی اندر حقان این علم چندان مباح نبود که میراد اندر همه
 احوال محب العلم و علم الشریعت بود و از وی می آید که گفت **حلمت فی الجاهل بدیهة ثلاثین سنة** فاما **وحدت مشایخ استواری**
من العلم و مشایخه و کلام **اشکاف العلماء** است اختلاف العلماء در عمده آتاسی تجرید التوحید گفت نسی سال
 مجادرت کردم سیم چیزینا گفتم که بر من سخت تر از علم و متابعت آن بود و اگر اختلاف علما نبودی
 من از همه چیز مانده می وحی دین نبودستی گزار و در هم از وی می آید که گفت **أجدهة لا خطر لها عند اهل الجنة**
مخبرون بجهنم است را خطر نیست بزودیکه اهل محبت و اهل محبت با نفع و در پوششیده اند از محبوب محبت
 خود ما یعنی بهشت مخلوق است پس مخلوق نرود و در استان خطره نزار و در استان بدوستی نهم نزار
 آنچه وجود دوستی و بی اقصا کند و از وی می آید که گفت **کیا رکبک بشدم خانه مفردیم گفتیم که جو قبول نیست که بیگنا**
ازین نسیل بسیار دیده ام را دیگر رفتم خانه و خداوند خانه دیدم گفتم هنوز تحقیقت تو حیدر نیست با رسولم برستم
همه خداوند خانه دیدم و خانه ندیدم هر م خداوند که یا با یزید اگر خود را ندیدی و همه عالم را بدیدی مشرک نبودی
 چون همه عالم را ندیدی خود را بدیدی مشرک باشی یا نگاه تو بگردم و از دیدن هستی خود نیز تو بگردم دوست است

نشان از اول طیفور بن عیسی
 و کرامت با یزید

میگفت که چون اینها نماز میکردی تعقل از استخوان سینه وی بیرون آمد و همیشه ندی از بهیت حق و تعظیم حق
 در هر وقت در هر جا بودی که گفت هر جا که نیک آن من قنله و مانند شمس تلاء من مشرقه بر زبان دادند و هر که از غفلت و هر که از
 این سر سینه هم که از سر فرزند این میگفت در وقت الهام موسی گوید بشمار دوی که با بیزه گفت الله تعالی را بطلب میدم قسم
 داده تو خواست گفت از خود کند شستی رسیدی شیخ الاسلام گفت راه شتافت الله تعالی مسالست راه
 بیافت و بیست است آینه را قدرش بر او پس از هر یک بواب و بدنگفتند حال تو چیست گفت در گفته اند ای پیر چه آوردی
 از پیش من که با او نگویید چه آزادی گویند چه خواهی و وفات او در سنه احدی و ستین ماهین بوده و در سنه اربع و
 شصتین ماهین نیز گفته اند اول دست تراست در شرح شغلیات شیخ روز به بیان نقلی کشید از وی آورده است که در
 از استخوان بیزه است با بیزه گفت که من از ابوالعلی سندی علم فناء در تو حید می امونم و ابوالعلی از من الحکم
 در حق ابوالفضل را کرده که اولیا است که خواجیه گفت نبات میدان جمله و ندگان که تو حید و دانند نبات میدان
 با بیزه است و شیخ ابوسعید ابوالخیر گوید قدس سره که شکرده هزار عالم از با بیزه پروریدم و بیزه در میان زبانی با بیزه
 در حق تو است نقلت در تذکره الاولیا که از خانه او تا مسجد جلیل کام بود هرگز در راه خود نمیدانستی حرمت سال اولیا
 مورد و از ده سال که رسید در هر چند کلام دور که نماز کردی پس که پیشه و آن سال بیکه از سر فرزند گفت اب
 بود و هر شیخ از بیعت کرد و دیگر بار بعد از نماز هر چه گرفت و در راه خلقی عظیم تبع او شدند با بیزه نگریست
 و پیر با بیزه گفت گفت با تو محبت خوند پس حرمت که محبت خود را ز اول ایشان بیرون کند بعد از نماز
 با بیزه روی خلق آورد و گفت ای انا الله الاله الانا فاعبدونی پس مردم روی از وی بگریه و ایندند گفتند و اولیا
 است شیخ و بیزه معاصر گوید شیخ اینها زبان خدا می گفت چنانکه بر بالا میفرمودند من بی پس در راه
 می آمد که سری دیدم و نوشت که *لحمکم یحیی و نعومتکم یحیی و نعومتکم یحیی* نغمه بزرگ برداشت و نوشت
 و گفت سر سوئی ماند که حق نوشته نه کوش دارد که خطاب لم نزلنی لثنود و نه چشم دارد که جمال الازالی بنید
 و نه زبان دارد که در معرفت او بداند نقلت که بعضی معاوی از وی نامه نوشت که چه گوئی در حق کسی که قحطی
 خورد دست انزل و اینکست خواب با بیزه جواب نوشت که اینها هر چه است که در شب از وی در یامای انزل و اب
 بود میکند و لغوه است من فرزند منیزه نقلت خواب خود و النون مصری مصلا پیش با بیزه فرستاد خواب با بیزه پیر

که مرصلا بچکار آمد سندی می باید تا بروی تکیه کنم یعنی کار از نماز در گذشت و نهایت رسید نقلت خواجہ احمد
مخبر بود با بزرگ مرید پیش وی آمد که بر یک برآب و در پو میرفت و خواجہ احمد گفت هر که طاقت دیدن او بیزید دارد
اندر بیاید هر چه اندر رفته مگر یکی بر در ماند بایزید گفت هر که بهتر شماست بر در ماند در آنجا رسید بعد از آن خواجہ
بایزید گفت ای احمد تا کی سیاحت کنی گفت چون آب یک جا ایستد منتظر شود که چو در بیاید

تا معترف نشود پس بویزید در سخن آمد احمد گفت فرودتر آئی که ما فهمیم نیکنیم خواجہ فرودتر آمد بایزید گفت فرودتر آئی همچو پیش
بیا این زمان سخن بایزید فهم کرد احمد گفت با خواجہ المیس را دیدم هر سر کوفی تو بردار کرده گفت آری با ما عهد کرده بود
که گرد بطام نگر و اکنون یکی را دوسوسه کرد تا در خون افتاد و شرط است که در دین از او در یاد داشته باشان هر دو گفته
و چون شیخ ابو سعید ابو یحیی بزرگوارت وی آمد ساقی بایستاد چون بازگشت گفت این جا بی است که چیزی
نم کرده باشد اینجا بایزید بقول مرآت و لادش در سنه سیستین مآذ بدت جیانش مدوسی و رسال و بقول
بیتها و در سال و سیست المعرف است تاریخ و فاشش کوه قلن و فاشش در نمان ابو الفضل جوهری
که متوکل لقب داشت تاریخ سبت و هشتم شعبان در سنه اربع و ثلثین و مائتین واقع شده در بطام مدون
بقول مرآت الاسرار رحمة العلیه و بقول تاریخ و لادش در مدونی و تاریخ در طمش بایزید و اصل حق ذکر

حضرت خواجہ پیریه البصری سر حلقه خانوادہ پیریه باین رحمة اللہ علیہ سے
پیشوا می علماء و اولیاء وقت بود در معرفت حق جل و علا میان مشایخ کبار معروف و درجات رفیع
عالی داشت حرق فقر و ارادت از دست خواجہ حذیفه المرعشی قدس سره پو شیده وی را اذیفات و کرامات
بسیار بوده است و در تربیت مریدان و سستی قومی و قبلیتی تمام داشت و لقب باین الیگشته و سنا
خانواده بود و در میرانش خرد پیریه باین گوانند و در طریق محاب وی آن بود که شمار روزی همیشه با وضوی
بودند و نماز با حضور دل میگذاردند و ذکر غیر در مجلس وی هرگز نمیگذشت و در صفای باطن بسیار میگذشت
چنانکه بعد از سه روز با چهار روز از میوه جنبل و پاستری او ظاهر میگرددند و دائم در مراقبه و محاسبه بودند
در بیان میگردد اینند در شهر باریه سکونت نمیدارند و با خلق آفرینش اصلا ندانسته و ظاهر این باطن معجز
فشاء در تو محمد حاصل کنند نیز گئی گفت است شعر ظاهر و باطن چو شد تسلیم دوست ماکون حق سلطان

و نعمات و کشف الحجاب است شیخ اهل عقابین و منقطع از جمله علایق سری بن مقلس السقطی رحمة الله علیه از
 طبقه اولی است کنیت وی ابو الحسین است خال و استاد بنید و استاد سایر نجد و بیان است و از اقران
 حاجت محاسبی و بشر عانی است مرید و شاگرد معروف کرخی و آنا که از طبقه ثانیه اند اکثر نسبت بوی درست کنند
 و او را اندر مصروف شانی بنام است و البته کسی که اندر نجد او سخن معاین و توحید و ترتیب مقامات و بسط
 احوال غریب کرد وی بود همیشه از مشایخ عراق مریدان او اند و وی حبیب علی را دیده بود و با وی محبت
 داشته و وی در ابتدا در طرفه روشی کردی چون باز آمد بغداد بسوخت گفت من نیز فایز شدم
 چون نگاه کرد و کان او سوزید و چون این حال ببیند آنچه داشت بد رویشان و او طریق تصوف و پیشبر
 گرفت از پیشرسید که ابتدا بود به بود گفت روزی حبیب علی بد کان من بگذشت من چیزی شکسته
 بوی وادم که بد رویشان بد گفت نیز که آن روز و پنجاهم سرد گشت از روزی معروف کرخی می
 گوید که باو گفت این یتیم را جامه کن من جامه کردم معروف گفت خدا تعالی و نیاز بر دل تو دشمن گرداناد من
 یکبارگی بازو بنا فایز ایدم از برکت دعای او بنید گفت ما رأیت اقبه من الی سیری انت علیه بیعت
 ما سیری منقطع علی الله فی عظیم الموت چه کس ندیدم در عباوت کامل تر از سری بهفتاد سال گذشت که به
 بر زمین نهادم و در بیماری مرگ سری در وقتی که محض بود و جنید را گفت یا کن محبت الاشرار و لا تقطع عن الله
 یصحیح الاغیار و هم وی گفت یا ایة المعرفه تجرید النفس و التفرغ للحق و هم وی گفت که من تفرغ للیقین
 یا مالک فی سقطن من یقین الله عزوجل از کشف و از وی می آید که گفت اللهم کفها عذبتی فلما انقذت شیخ آل کباب
 ما رضایا لکر مرا بچیزی عذاب کنی بئذ حجاب عذاب کن از آنچه چون محبوب باشم از عذاب بلا ذکر مشایخ
 تو بر من آسان بود و چون از محبوب باشم تو بلاک من بود بئذ حجاب تو بر من ملای که اندر مشاهد مبتلی بود
 نباشد علی بن عبد الحمید العفصیری رحمة الله علیه گوید در فغانه سری که فرم شنیدم که میگفت اللهم من کفنی
 عذابک فاشطه کف منی از برکت دعای وی حق تعالی مرا جیل هم پیاده از علب روزی کرد و گفت هر روز
 چند کرات تمیز میباید که ما و از شومی گناه و بیم سیاه شده باشد و وی یکبار یعقوب علیه السلام را بخواند
 گفت ای رسول خدا این چه شورا است که در جهان انداخته چون ترا از حضرت حق محبت کمال است سستی

و نفعات و کشف الحجاب است شیخ اهل عقاب و منقطع از جمله علایق سری بن مقلس السعفی رحمة الله علیه
 طبقه اولی است کنیت دی البواسین است خالی و استاد و جنید و استاد سایر بندگان است و از اقران
 عارف حماسی و پسر خانی است مرید شاگرد و معروف کرمی و آنا تکله از طبقه ثانیة اکثر نسبت بوی درست گفته
 باور اندر مصروف ثانی عالم است و البته کسی که اندر دنیا او سخن عقابین و توحید و ترمیب مقامات و بطه
 احوال غرض کرد وی بود و مشیری از مشایخ عراق مریدان و اندووی صبیحی را دیده بود و با وی محبت
 داشته و وی در ابتدا با او رنجاء و تفرقی کردی چون باز از بغداد بسوخت گفت من نیز فایز شدم
 چون نگاه کرد و کان از سوخته بود چون این حال بریدند آنچه داشت بدرویشان داد و طریق تصوف را پیشتر
 گرفت از پیشرسید که ابتدا بود با او گفت روزی صبیحی بدکان من بگذشت من چیزی شکسته
 بوی وادم که بدرویشان بد گفت قریب الله الا ان الله و نه بنابر و کم سر و گشت آرزوی معروف کنی می
 بودی با و گفت این تیرج با جامر کن من جامه کردم معروف گفت خدا تعالی دنیا را بر دل تو دشمن گرداناد من
 یکبارگی باز دنیا فایز آیدم از بکرت دعای او شنیدم گفت ما رأیت اقبه من السیری آتت علیه سبعون سنة
 ما سیرت مضطرب حدیثی علیه الموت بچکس را ندیدم در عبادت کامل تراز سری بهمقتا و سال گذشت که بسیار
 بر زمین نهادم و در بیماری هرگز سری در وقتی که محظور بود جنید را گفت ایان محبت الا شرا و لا تقطع
 بصحبة الا خیار و هم دی گفت یا ای العرفه تجرید النفس و التفریح للحق و هم دی گفته کم من تیزن القیاس
 کما تفسر فی سطر من قریب العرفه علی از گشت و از وی می آید که گفت اللهم کما عدت بنی فلان تعذر شیخ اجل
 ما رضایا لک مرا بخیر می عذاب کنی قبل حجاب عذاب کنی از آنچه چون محبوب بنا شدم از عذاب بلاد که مشا
 و هم بر آسان بود و چون از محبوب باشم تو بلاک من بود قبل حجاب تو پس ملائی که اندر شایده مبتل بود
 نباشد علی بن عبدالمطلب الغفاری رحمة الله علیه گوید در خانه سری که تو نم شنیدم که میگفت اللهم من شکلی
 حکمت ما شغلک بک حق از بکرت دعا وی حق تعالی مرا چهل هم پیا ده از طلب روزی کرد ایست بر روز
 چندت که تمیز میدید که ما و از شومی گنا پر ویم سیاه شده باشد و وی یکبار یعقوب علیه السلام ما بخواند
 گفت ای رسول خدا این پرشوار است که در جهان انداخته و چون تراز حضرت حق محبت کمال است سستی

بیاد و سپس باز رسید که استری دل را نگاه دار و بسف علی السلام را بر و نمودند نغره بزود سینه و ده شیار و
 این پیش از آنکه چون پیش آمدند ای شنیدند این سزای آنست که عاشقان ما را ملامت کنده وی گفت
 که که فایده سلامت ماند و بر احوال رسیدن و باید که از خلق عزت کند که اکنون زمان وفات است
 وی گفت که شوق بر هر مقام عارفانست و گفت عارفانست که مخمدمن او مثل بیماریان بود و خلق او مثل
 مانگند بندگان و عیش و شوق شد گمان بود و جیند گوید چون وی چهار عهده لوریا و دیگر و گفت ای جنید
 از یادانش نیز میشود گفتم ترا و صبی که گفت مشغول مشو بسبب خلق از صحبت من جنید گفت اگر این سخن
 پیش ازین میگفتی با تو هم صحبت نداشتی با ما و روز سه شنبه بتاریخ سوم ماه رمضان مبارک است ثبات
 و خمین مانین در زمانه معتقدات یافت مدت بیانش بود و در پشت بود و در بغداد مدفون گشت رحمه الله علیه
و از حضرت ابوالحسن احمد کور سر حلقه خالوا و لوریا ان رحمة الله علیه در فضیلت است
 از طبقه ثانی است و نام وی احمد بن محمد و گویند محمد بن احمد و احمد درست تر است و معروف است با بن
 البغوی پدر وی از بغداد است که شهری بود میان هرات و مرو و مشاهیر و مولد وی بغداد بود صاحب کتبه الاولیا
 میگوید شیخ بر تقدیم از خلق اندا و امیر القلوب گفتند در قره الصوفیه خوانند و در بدسری سفلی بود و صحبت احمد بن محمد
 یافت بود و از اقران جنید بود و در طریقت مجتهد و صاحب طریقت بود و از صد و علما و شیخ بود و طریقت اهل
 تصوف بود و او را در طریقت بر همین قاطع است و حج لامع و قاعده مذہبش است که تصوف را بغیر فاضل
 نهند و معاملاتش موافق جنید بود و از نوادر طریقت او یکی است که صحبت بی ایشا حرام دانند و صحبت ایشان حق
 صاحب این فرمایند بر حق خویش گوید صحبت با درویشان فریضه است و عزت ناپسندیده و ایشا صاحب بر حساب
 هم فریضه گوید و او را نوری الزمان گفته که چون در شب تاریک سخن گفتی نوزان و مان او بیرون آمدی و نیز گفته اند
 که بجز او استیض از اسرار باطل خرداوی و نیز گفته اند که او موصوف بود در هر که هم شب بجا نماز کردی و خلق آنجا شب
 نوری و چه ندی که میدر نشیدی و از موصوف او بیالاب همیشه و گرفت الحوب است شیخ اشناج در طریقت شناه
 اهل تصوف در هر ی از اذنت خلف ابوالحسن احمد بن محمد النوری آئین کلمات و اوقات مجاہدت بود و در وی
 مشهور و کما ایشان را نوز گویند و اوقات و اوقالی بد و کنند و نیز صاحب کشف گوید و اندر حکایات یافتیم و هم شبستان

سوز و شید و بیکایا البتة و جنید را خبر کردند جنید بر خاست و نوازش و گفت یا ابو الحسن اگر دانی که با وی خورشید
 سوز دارد بگو تا من نیز خورشیدم آیم و اگر دانی که خورشش سوز ندارد دل بر خاست تسلیم کن تا دولت خویش
 تو را از خورشش باز ایستاد و گفت نیکو معلمی ما را و آن روزی می آید که گفت اغوا لا شیئا فی زمانه انما یسألکم بالعلم
 و عارف تحقیق عن تحقیق غیر از ترنت غیر با و زمانه ما و غیر است یکی عالمی که بطل خود کار کند و دیگر عارفی که از حقیقت علم
 خود سخن گوید یعنی علم و معرفت هر دو عزیز اند از آنچه علم بی عمل علم نباشد و معرفت بی حقیقت معرفت نه و معرفت
 اوقات این هر دو چیز عزیز بوده است و هر که طلب عالم عارف کند و نیاید خود مشغول بایستد و از خود بگذرد و هیچ
 داند و آرزوی می آید که گفت من عقل الا شیئا ابالیه فرجوه منی کل شیئی الی الله که غیر از این بگوید و نداند و اولان و کسی
 اندر همه چیز با رجوعش بد و نباشد نه چیز با از آنچه اقامت ملک ملک مالک بود پس استراحت در رویت مکن
 بود نه در رویت کون از آنچه اگر اشیاء را علت افعال داند پیوسته رنجور باشد و بهر چیزی رجوع کرد و از آن
 باشد چون اشیاء را اسباب فعل داند سبب قایم خود نبود که سبب قایم بود چون رجوع بر سبب سبب است
 انجات باید و هم صاحب نعمات مینویسد با سزای و محمد علی قصاب با احمد عواری صحبت داشت و ذوالنون را دیده بود
 از اقران جنید بود اما نیز وقت ترا جنید بود و جنید معلم بود و نوری نیز بدانی وی شوری داشت و هستی
 جنید را از همه اولی چیزی پرسید نه خواست که جواب دهد نوری با بگم بروی بزرگ تو وقت گفت همه همان یک است
 باینشدی دوست در دانشندی زدی سخن این طالبی که نوری قدس سره همیشه تسبیح داشتی در دست
 ویر گفتند سبحان الله که گفت لا استجاب القلک گفتند این تسبیح میخواهی که از انعالی در یاد تو بود گفت فی ملک این
 تسبیح گفتت میخواهم و هم وی گفته لا یغیرک صفاء العبد و تیر فان فیئینان الربوبیته ویر گفتند که الدنالی
 را بچوشتاخی گفت با آنکه گفت پس عقل چیست گفت ما غراست و عاجز را و نماید و هم وی گفته که هرگاه که از انعالی
 خود را از کسی باز پوشید هیچ دلیل و خبر او را با و نرساند از آنکه شتر الخ من آموختم بگردد استلال و لا خبر تسبیح
 گفت جوانی غراسان با هم قصه آمد و گفت میخواهم که نوری را ببینم گفت او چند سال نزدیک ما بود هیچ از دست
 بیرون نیامد یک سال که در شهر میشت با کسی نیا میفت و دو سال در ویرانه نماز بگر گرفت هیچ بیرون نیامد مگر نماز
 و سالی زبان باز گرفت با کسی سخن گفت آن جوان گفت البته میخواهم که ویرانم ویرانم ویرانم ویرانم ویرانم

نوری گفت با کرم صحبت داشته باشی ابو عمر و فرزانی گفت از تو بستان میسر و اشارت میکند گفت
آری گفت چو باورسی و در اسلام نومی و کوهی اینجا که ما کرم قرب بعد بعد است ابن الاعرابی حمید قرب گویند
ما سافت نبود و ما سافت بود و کمانی بجای بود پس قرب بعد بود و هم نوری گفته که ساعتی از عارفان بر سر
کرامی تراز قبضه معتبدان هزاره ارسال و هم وی گفت نظرت بود مالی التور فلان انظر الیه حتی برت نکل التور
نوری نظریست انداختیم سبب بر مطلق یعنی آنکه بر ظاهر است و ظاهر غیر باوست و ظاهر از بر شد تا آنکه گشتم یعنی نظر
من جزو نماز شاید جنوری همین باشد و چون من از جنید برفت از دنیا شد جنس سوسون و ما بین منی التوریه الیافه
و توفی سنه ست و ثمانین و ثمانین چون توفی برفت جنید گفت در نه نیست نه العلم فموت التور و تارة الا الیاب
نقل است که در کعبه جنید پیش نوری شد نوری نظر هم پیش جنید بر خاک افتاد و گفت حرب من سخت شده است
و عاقبت من طلاق آمدی سال است که چون او بیدیدی آید من گم میشوم و من چون بیدیدی آیم او عاقبت من
و حضور او در غیبت من است بر جنید ناری یکم میگویی یا من باشم یا تو جنید اصحاب بنگرید کسی که در مانده و بخوبی
و میخیزد است پس جنید گفت ای نوری چنان باید بود اگر زبان و اگر اشک لاکه تو نباشی نه او باشی و اگر حضور
خواججه علموی محمشاف و منیوری منشد له همیشه تان رحمته اله علیه خرقا اودت
از دست خوابیده بهیوی پوشیده شد اله علیه وی در مشاهدات و مقامات عالی فی نظیر وقت بود و
مشایخ وقت بر کلمات نوری و معنوی وی محقر بود و حاصل وی از دنور است کبر و مال و سکون اله
فرج نون نام شهر است از شهر اراک که بستان و در بغداد نشو و نما یافت اسم شریفش خواجه علومت و لقب
شریفش کریم الدین نعمه خداوند اقبال بود تمامی مال و متاع بغیر داده و فقر و فاقه اختیار کرد و هیچ وجهی را
انظار گذاشت بجز دست و پا بچیده و گفت اله با بجز تو ما هیچ نمی باید و مجال اطفال را تو سپردم ندانید که
قربا با پیش عیال و اطفال را با در هم پس نفاق طبع طعام هر روز میرسانید ابل فانت وی پرسید که آنجا او را
دوب داد که زبان از خزانه تنبیه میفرستد صاحب قناباس الا انوار میگویی که اکثر کتب تو را میخورد که اطفال
مستخرج نوشته اند چنان معلوم نموده که قولی مشافاهه و نوری همان مشافاهه دینور است قدس سر و
و از بران در نیر زمین مستجاب دارد و انشی لیکن صاحب جرات لاسر خود بر نشو و علو و نوبه یا جلد نموده پیر خواجه

ابو اسحاق شامی نوشته و ممشاذ دینوری را بزرگی دیگر علامه نوشته و هم وی از سیلاب انقلاب غیبیه
 که حضرت خواجه علوم ممشاذ دینوری از بزرگان شاخ عراق و یگانه روزگار و حافظ قرآن و جامع علم
 و باطنی دارا قرآن شیخ جنید و رویم و فوری بوده و بصحبت شیخ اشباح خواجه معروف کرخی رضی الله عنه
 و عین قول عماد الدین سهروردی از ان بزرگواران نیز خلافت وارد دوران طریقتی صاحب سلسله است و شاخ دیگر
 را هم در ریافته و خدمت کرده و پیش از اذیت سالها در ریاضات و مجاهدت بسر برده بعد از هفت روز افضا
 کردی چنانکه بخت و دفع قمشکی درین اندکی آب خوردی و بیک غرق اقامت کردی همیشه عایم میشدی در ایام
 تلقی هم روزی میداشتی و گاهی در روز نیز شیر مادر خوردی یعنی مدت عمر غیر سایم بود تا وفات یافتی
 حق کنه و اوعاف ماورد بودیم و از کتاب مذکور میگوید که وی صحبت با خضر علیه السلام داشت و با شاره
 خضر علیه السلام بخدمت خواجه میره البصری شتافت و ارادت آورد خواجه پیره گفت بیای علو که کا تو میشد
 در علو است از حق تعالی خواسته ام که بجای من نشینی و در بیعت بگملائق بدی پس ذکر لا اله الا الله تعالی فرمود
 و در قلوب شان تانی الحال رفع حجاب شد از عرش تا تحت الشری در نظر نمایان گشت و هم وی از سیلاب
 غیبیه که چون خواجه علوم ممشاذ دینوری چند گاه ریاضت و مجاهده بخدمت پیر دستگیر فریض کشید خضر شد
 و پیر فرمود ای علو بر و کار تو تمام شد و مژگوده بیا خواجه علو حکم بجا آورد پس حضرت پیره دستش گرفت
 گفت ای علو را بتمام در و دریشی برسان بچو در گفتن این سخن علو ممشاذ بیچو گشت و بعد از ساعتی بهوش آمد
 همچنان چلبهار پیر پیش شد حضرت خواجه پیره لعاب بن خود در دهن وی انداخت فی الحال خود را از آمدن اجز فرود
 ای علو ویدی مطلوب خیش خواجه علوم سیزدهمین نهاد و عرض نمود سی سال مجاهده کردم این گنج نیانتم که از دست پیر
 دستگیر در طرفه العین یافتیم و از اینجاست سبک زمانه همی تو با اولیا به بهر از صد سال بودن در نشی بی پیر
 آنحضرت کلیم خود که از بزرگان بدور رسیده و در خواجه علو پوشانید و بر جاده نبش اندازان باز خواجه علوم کلیم
 بجز فرمان حق نکردی و چون طالب باروت بیا مدی مراقبه کردی اگر اشاره شدی و پیر امر بدی نمودی و الا طلا
 و بر که میدوی شدی هم در روز اول از عرش تا شری کشف گشتی و حضرت خواجه همیشه بکر مولی و متلاوت
 قرآن مشغول بومی و از شیخ عماد الدین سهروردی نقلت که وی اهل سماع بود و سماع اکثر شنیدی و عوایس

پیران خود میکرد و در روز سه سماعی شنیده بخدمت وی پرسیدند سماع شنیدن باز مخصوص دیو
 و جن است که آنجا هست گفت پسر ما مصطفی و علی رضی و جمیع پیران ما سماع شنیده اند اما ^{بسیار} شنیدن ایشان
 بدان معنیست که دست میسر شده است پس بن شادی مدوزد حاصل پیران خود سماع میشنودم و از خود ایشان
 مانیز بمقام و حال برسیم انتهى مغفولست که بدین شب پرستان از ایند فرمودای مردمان شنیدند شرم نمی آید
 که غیر خدا را پرستش میکنند بگوشتنیدن این سخن دل بنواز جعل گشت و اسلام آوردند شخصی پیش وی آمد
 و مطالب کرد فرمود بگو خدا را پرست عاقلی مشافهت نماز او گفت که خسته الکجاست فرود آید که تو توانی
 پس آن مرد دولت گرفت تا بمرتب رسید که در پی او بود و بدین امر خلق خدمت خواجا داد بدند که همان مرد سجاده
 بر سر او انداخته و بجز نشسته می آید خواجا بر سر رسید که آنچه حالت است گفت از توجده عالمی است ^{چون} دل باز از من صح
 میسر می آید گفت چهل سال است که بهشت را بر چه در و راست بزین عرض میگفتند بگوشتم آنچه میفرمایید
 شخصی گفت دل خود چون میبانی فرمود پس مال است که دل خود کم کرده ام نمی یا بخدمت وی دست خلیفه داشت
 ابو اسحاق شامی و ابو عامر شیخ احمد دو دینوری که او در سهرورد بیان صاحب سلسله است و وفات وی در عهد
 مقتدر بالله تاریخ چهارم محرم سنه تسع و تسعین و مائین واقع شد قدوه او ایما و خان بود تاریخ او است مقلد
 علیه و از طبقه ثانی است ذکر حضرت خواجه سید الطائفة جنید بغدادی پیشوای
 علم طریقت و حقیقت صاحب مذهب صحوح رحمة الله علیه در تفحیث است شیخ المشایخ
 از طریقت و امام انکار شریعت جنید بن محمد بن جنید بغدادی رحمة الله علیه از طبقه ثانی است گفت او
 ابو القاسم است و لقب وی تواریری و خراج و خراز است تواریری و خراج از آن گویند که وی انبیه فرستی
 و فی تاریخ ایاضی ان خراز بجاده و حجره و الراه المشدودة المکثرة در قنابل که خرازان کان بعمل عمل آنرا گویند اسرار
 از جناب است و مولود و منشاء وی بغداد است مذمب ابو ثور داشت معین شاگردش انسانی و گفته اند مذمب
 سفیان ثوری داشته خواهر زاده سری سقطی او فرمودی بود و با عارت محاسبی و محمد قصاب صحبت داشته بود
 در شاگرد ایشان بود وی از آنکه و سادات این قوم است و همه نسبت بوی درست گفتند چون خراز و رودیم
 دوزوری و شبلی و غیر هم ابو العباس عطا گوید یا منانی بن العلام حجتا المقدنی بن العنیده خلیفه بغدادی و رویم را گفت

شرح خاتمه پیران
 در سهرورد

ای بی لبودی گفت نیم روز با جنید صحبت داشته ام هر کس که با بوی نیم روز صحبت داشته باشد زوی
بنی اعلی نیاید حکمت که به شتر شیخ ابو جعفر رسد گوید از فضل مردی بودی بر موت جنید بودی گفتند ازین
اطاعتی است که بوده که ایشان از چهارم بود جنید به بغداد و ابو عبدالله جلال اشام و ابو عثمان حیری بنیفا پور
در کتف الحوی است جنید مقبول اسل ظاهر و ارباب القلوب بود در وصول و نزوع و معاملات منفی و انا هم که
ثور بود در ذنون علم کامل تا جمله اسل طریقت بر اناست وی صفتی اندوید هیچ مردی و مقصود را بروی اعتراض نیست
که زوی از ستری پرسید که چه میدید در ج بلندتر از پیر باشد گفت بی بران این ظاهر است جنید را در ج فوق
در ج است این فعل سری بتواضع بود و آنچه گفت بعیرت گفت اما کس را فوق خود دیدار نباشد که دیدار
بجست تلقی کرد و قول وی دلیل و آنست که دید جنید را در فوق مرتبه خود چون دید اگر چه فوق دیدت باشد
بمشهور است که در حالت بیات سری مردان جنید را گفتند که شیخ ما را سخنی گو تا او باهای ما را راجع باشد
جنید گفت تا شیخ ما بر جاست سخن گویم تا شبی پیوسته صلی الله علیه و سلم را بجا بود دیدت یا جنید حکم علی التام
سخن گوئی مطلق را که کلامم از خداست عالی سبب نجات عالمی گردانیده چون بیدار شد در روشن صورت گرفت
که در ج من انور جبر سری گذشت که امر دعوت آمد توان با مرد و شد سری مردید از فرستاد که گوید که گفته مردان
و شفاعت شایخ بغداد و بی بیام من سخنی گفتی اکنون رسول صلی الله علیه و سلم فرمود قرآن او را اجابت کند
جنید گفت آن پذیرا از سر من بشید و انتم که وی بر اسرار و احوال ظاهر و باطن من مطلع است و من از او ظاهر
از غیر روزی می اندم و استغفار کردم و پرسیدم که بچه انسی که پیغمبر مسلم را بجا بود دیدم گفت خدایا بخواهیدم
که گفت رسول را فرستادم تا جنید را گوید که غلط کند مطلق از درین جنایت دلیل واضح است که پیران صفتند
که باشند مشرف احوال مردان باشند و دیگر کلام عالی است در موز طیفه از وی می آید که از کلام
اللقاب و تبا و سخن المصنوع کلام العتیدین اشاره من باشد به سخن انبیا نبی باشد از حضرت و کلام صفتان اشارت بر صفات
صفتی از نظر اول آن مشاهده کلوز جزو از همین آن ادوات سخن نبی است پس کمال نهاییست یعنی ابتدا می و صفا
بینا بود و فرق میان بنی دعلی واضح است و تفضیل انبیا بر اولیا کمال تفاوت و در و از ملاحظه که انبیا را اندر نظر
موت گویند و اولیا را مقدم و از وی نقلست که هر یک را یکی بل آمدند داشت مگر او بدر رسیده دست بر او گذارند

روزی بیاید تا در تجربه کند و وی بکلم اشرف آن مراد وی میداند و سوال کرد جنید گفت جواب عبارتست
 خوابی یا معنوی گفتا بر و گفت اگر عبارت خوابی اگر خود را تجربه کنی من محتاج تجربه گشتی و اینجا
 تجربه خوابی و اگر معنوی خوابی از ولایت معزول گردم در حال مرید را روی سیاه شد با گمگفت گرفت کرد است
 یقین باز و نم بشد با مستغفار مشغول شد و دست از آن فضول برداشت انگاه جنید گفت روح الله علیه السلام
 که اولیای خداوند و الیای اسرار اند و طاعت زخم ایشان نزاری نفسی تبری افکنده وی بسیر او خود با بر
 و بر سرش گردن می شایخ توبه کرد و حضرت قطب عالم میویند نام جنید را در خلوت وی سی سال خیره فرزند شایسته
 در داد گذر نکرد و بومر و مضمون نماز فرمود اگر در هر کوشش است که از وی می آید گفت وقتی از وی خواستم که ایستد
 به نیم بر در سجده ایستاده بودم پیری را دیدم روی همین آینه چون بنزدیک من آمد گفتم تو کیستی که چشم و دل
 آن طاقه دیدن ندارد از وحشت گفت آنم که ترا از وی رویت من است گفتم ای ملعون چه چیز ترا از
 سجده کردن باز داشت مرادم را گفت با جنید ترا چه صورت بند که من غیر او را سجد کنم جنید گفت
 من تیر شدم از سخن وی بسرم ندانم که قتل که گزینت لو گزینت عبدا اما مؤرا ما قر جبت عن امره و نه فی سبغ الیله
 من قلبی فصاح و قال افرقتنی یا الله و غاب بگو با جنید در روح گوی اگر سبده بودی از امر وی بسروان نیکی
 و در پیش تقرب نکردی ای کن ندانم تر می شنید و با گئی بگرد و گفت بسوختی مرا یا اله یا جنید و تا پیدا شد
 حکایت دلیل حفظ عصمت است از آنچه خدا تعالی اولیای خود را نگاه دارد و در همه حال از کیدهای شیطان
 و همه در لغات است روزی جنید بیایم صغیرا کو و کان باز میکرد ستری سقطی گفت ما نقل فی الشکر یا غلام گفت
 اشکر ان لا تشبهین غیر علی عا کصیر سری گفت بسیاری تر رسم که بهره تو بهر زبان از تشد جنید گفت همیشه از
 سخن ترسان میبودم تا که روزی بروی در آمدم و آنچه محتاج الیه وی بود همه را همراه در آوردم گفت بشا تامل
 ترا که از حضرت حق تعالی درخواست بودم که این را بر دست مصلح یا مو قفی بمن رساند جنید گفت که ستری گفت
 بروم را سخن گوی من خود را تنم میداشتم و استحقاق آن نمی داشتم تا آنکه حضرت را صلح خواب دیدم فرمود
 محکم علی الناس همیشه از صبح برخاسته ستری رفتم و در بگو رفتم و گفت مرا راست گوی تا اشقی تا تر افکنند پس با من
 مجلس فرمود و آغاز سخن کردم فرزندش شد که جنید سخن میگوید جوانی تر سازه در لباس تر سالیان برکت را میباید

ایها الشيخ اسخى قول رسول الله صلى الله عليه وسلم انما ابراهيم اسلم من فناء يظن برب البرية فبنيته لغت ساعنى سر پرست
 انگند مپس سر پر اور دم و گتم اسلام آورد که وقت اسلام نور سیده است امام با فنی گوید که مردم میدانند
 که بنید را درین یک کلام است و من میگویم درین دو کلام است یکی اطلاع بر کفر او و دیگر انکار در حال اسلام
 نوا برد و جنبه گفته این علم از کجا میگوید یعنی مفهوم گفت که از کجا بودی یعنی هر کجا بودی فکر بودی بر سیدی
 یعنی تنگناشی و ادبی بود و وی گفت تصدیق است که سابق بنشین بی بیار شیخ اسلام گفت بی بیارید
 بافت بی حسن و در بار بی مگر پس کنبیده و در دیدار علت است یعنی بی طغی و بر او بود و خود را و دیدن خود را
 نیاید زیرا که وی بودی وی غیر است و علت و هم وی گفته است تفرق الوعدی العلم غیر من استیوارق العلم فی
 التوحید و هم وی گفته است تشریف المجلین و اعلا ما اخلو من مع الفکر فی میدان التوحید و هم وی گفته است
 حکایت الی الله عز وجل و یا لک ان نظرا بعین الی بهات الیه عز وجل الی غیر الله عز وجل مستطوع من الیه هم
 گفته است که موافقت با بیان بهتر است گفت طاعت واری یا حرمت واری بنیدید
 که ملاک نیست بلکه اثر انفعال در عملی کالات وی از هر سه پیش از پیش است و فاش است
 در عین و مانین رفت از دنیا کذا فی کتاب الطبقات و الاسماء القشیریة و فی تاریخ الیاضی از ابان
 شان و عین قول سید سجید حیاتین و الیه تعالی علم ذکر آن پیشوا و اخوان او طوسیان
 و سهروردیان و فردوسیان و مشاؤونیوری رحمة الله علیه در فضیلت است
 از طبقه ثالث است از بزرگان مشایخ عراق است و جوان روان ایشان گمانه در علم با کرامات ظاهر احوال میگوید
 بلامه از وی از مشایخ محبت داشته و از اقران جنبه در بیم و فوری و غیر ایشان بود و صاحب
 مرآة الاسرار ایشان را از اصحاب جنبه بغدادی مینویسد و صاحب سلسل انوار
 فی سیر الابرار در سلسله و شجره سهروردیه بعد ذکر جنبه رحمة الله علیه ذکر ایشان و رسم
 ایشان مینویسد صاحب اقتباس بعض روایت در ذکر علم مشاؤونیوری رحمة الله علیه غیر سلطان و ابان
 صاحب فضیلت و تذکرة الاولیاء و در ذکر مشاؤونیوری می آرند بی از آن است وی گفته که الله تعالی عارف
 را آینه داده است و در سکه هر گاه که در آن نگرد الله مینویسد دیگر از آن بیگانه مشاؤون گفته چهل سالست که بهشت

ماه هر چه در دست برین عرض میکنند گوشه چشم بقاریت بیان کرده ام شیخ الاسلام گفت که در صحبت و حضور
 او بگرستن غیر او شکرست و او اندک تعالی بی غیر خود را احدی اند علیه سلم میگردد بیاکنز انم البصر و اطعم
 قل الله تعالی همهمز که قطب عالم است شیخ مشاود را اندک سره مرض بود بزرگی بسیار است بزرگ
 کیف و حدت المرض مشاود و جرات سئل المرض کیف و حدی یعنی آن بزرگوار پس مید که خود را شش
 مرض می یابی و مرض را بنحو دشمنی میدارد باینه مشاود و جواب گفت که مرض این پرسش که مرا چگونه میسازد
 یعنی مرض در کون است و درین ای کون من با حق مشغولم که از غیر حق خبر ندارم و سوم از آن اینکه مشاود
 گفته هر که رود وستی از دستان و می ایجا کند که سبب عقوبت وی است که هرگز ویر آن ندید
 که وی داشته مگر آنکه بگوید چهارم از آن اینکه مشاود گفته هرگز بخدمت شیخ میرنشده ام و سوال از
 بادل صافی با و شده ام ما او خود چه گوید قال الشیخ عبد الله الطائی رحمه الله علیه سمعت محمد بن
 یقول آیت مشاود الدیزجی فی النجوم کانه قام ما فاع یجیه الی السماء و هو یقول ان رب العرش السما
 مد تون من راسه حتی وقعت علی ما سة فاشقت و عمل مشاود تا اینجا مطابقت روایات است در اجوا
 هر دو بزرگ در هم مشاود گفته بمر معرفت صدق و تقاربت باشد تعالی و هم وی گفته طریق الی حق
 و امین الی حق شد بد شیخ الاسلام گفت ماه بچو دوست گما دوست گیر در روزی مشاود از در سر می
 خود بیرون رفته سگی بلنگ کرد و مشاود گفت لا اله الا الله سگ بر جاشی بمر شیخ الاسلام گفت
 که ابو حاتم گوید شاگرد مشاود که روز پیش مشاود شسته بودم جوانی در می از در خانه درآمد و بزرگ
 اجازت نمودت شیخ گفت توانی صفیانه از خانه بری و باز در میان نه شیخ بهانه میبخت اجابت نکرد و چو
 بیرون شد اصحاب گفتند شیخ هرگز چنین بگری ایچو بوشیخ گفت او ازین جوانان بود و دنیا است
 وی درآمد آن از دست او بنده اکنون می آید و چیزی نفقات میکند میخواهد که هر طریقی باز یابد تا صحر
 از دل بیرون بکند این باز نیاید و گفته اند در چهارم در هم محرم سنه تسع و تسعین بائستین هجرت از دنیا و هم در
 گفت که اول مرتبه است که تمام کند در دست مشایخ را و خدمت برادران طریقت را و دیگر آنکه بیرون نشاندن از
 اسباب و مجرب شدن از آن نگاه داشتن و بشیخ بر نفس خود که او بی از او با شریعت فوت نشود

و ذکر آن مشوا می کاز و نیان محمد رویم حرمه علیه تدرکه الادیاء کشف المحجوب و
 و نفاست از طبقه ثانیست کینت ابو محمد است و گفته اند ابو جبر است و ابو الحسین ابو شیبان نگفته اند
 نیز رویم همین است که قراة قرآن از نافع رواست کند اصل از بنده است از جبه احد و ساد است
 مشایخ و وحید عصر امام و هر بود و از جمله مشایخ آنوقت نهیه بوده و عالم بر بزرگ بود و اصفهانی
 شیخ الاسلام گفت که رویم خود را شاگرد حسینی بنویس و از یاران رست و نیز از وی و من موسی از
 رویم دوست دارم که صد از حسینی بقول کشف المحجوب صاحب سر آن حسینی و از قرآن می تدرکه اولیا
 و بر بزرگ او و طائی تفسیر یافته بود و صاحب فراست و عمت بود و از علم تفسیر و قراة حظی و از او
 دور آخیر عمر خود را در میان دنیا داران پنهان کرد و او را تصانیف است اندر طریقت فی السماع
 در سماع خاصه کتابی که آنرا غلط الواجدین نام کرده که من فتنه آنم کی نزد او آمد و گفت کینت
 حاکم گفت کینت حال من دینم هواه و همه دنیا و لیس هو بصالح تقوی و لا بعارف نغمی چگونه با
 حال کسی که دین می هوا می بود و دینت دمی دنیا می دمی نیکو کاری بود و از خلق سید
 و نه عارفی بود و از خلق گزیده و این اشارت بی عیب نفس کرده از آنچه دین نزد نفس هوا بود و تقاضای
 هوا این نام کرده اند و متابعت آنرا از شش شریعت هر که بر مراد ایشان و اگر چه معتدی باشد
 نزد ایشان زمیندار باشد هر که بخلاف ایشان باشد اگر چه دیندار و متقی باشد بدین بود و این
 آفت در زمانه ما از یکدیگر شایع است اما آن پیر از تحقیق رویدگار سائل اشارتی کرده است
 نیز روا بود که در آن حال او را با ما گذارشته باشد تا از وصف وجود خود عبارت کرده است
 و انصاف صفت خود بداده و نفاست و ابو عبد الله خفیف گوید که هرگز و دیده من کنیز
 که در توحید سخن گفتی چنانکه رویم و سئل رویم عن التصوف فقال هو الذی لا یشک شیئا ولا یکنه
 و قال ایضا التصوف ترک التفاضل من شیئین رخ در آوردند و در آن پنهان کرده اما بان مشغول
 محجوب گشته حسینی گوید ما فارغ مشغولم و رویم مشغول فارغ و در فتوحات مذکور است که رویم
 گفت من تعمد مع الصدیقین و خالفهم فی شیئی مما یحققون بترجم الله نور الایمان من قلب

پیشانی خاندان کاز و نیان

دختری کسی رویم را پذیرای گفته بود از آن اعتساف و لباس گفت بدان می ازیم که با شما به چه
 به بندم و بیازار بر آیم و باک ندارم ابو عبد الله حنیف بومی شد چون باز میگفت رویم دست
 بر کف وی نهاد و گفت ای سپهر جو نزل الروح فلا تستقل بترکات الصوفیه گفت این کار
 جان فداکره نیت زنهار بترکات صوفیان مشغول نشوی شیخ الاسلام گفت نزل روح
 نه آن بود که بغیر اشوی تا ترا بکشند آنست که با الله تعالی بر جان خود سازعت گیر
 جان و تن و دل و سر و کار او کنی و هنوز بر تو باقی کنی نه که هیچ یک بگذرد و بنور سد شکایت در کنی
 و مثل رویم عن الأتس فقال ان نحو شمس من غیر الله حتی من نفسک گفت رویم علامت
 انس یعنی سجانه آنست از آنچه ستم سمعت غیر نیت است متوحش باش تا که از خود و سئل عن
 الحجة فقال المواقفة فی جميع الاحوال و الله سه و لو قلت لی مرتی لست سمعا و طاعة و

قلت له اعمی الموت اجلا و مر جابه و قال ارضا استملذوا و البلوی و الذمین هو المشاهدة
 یعنی آنچه از این است اول آنست رویم گفت که علامت محبت موافقت و احوال امر محبوب است و جمیع
 احوال و در باب صفا گفت که رضایت یافتن است از بلای که باین کس رسد از محبوب و گفت
 بقرین عبارت است از مشاهده که در هنگام فنا وجود گیرد و هم وی گفته که رویت تو از عمل تو
 مرتفع شود یعنی علی را از خود نه بینی و ندانی و هم وی گفته که فوت آنست که برادران
 خود را معذور داری و در زلتی که از ایشان واقع شود و ما ایشان چنان معامله کنی که
 از ایشان عذر بایست و هم وی گفته فقر را حتمی است و آن ستر و اخفا و غیرت است
 که هر که آنرا کشف کرده و با خلق نموده اهل فقر نیست و ویرا در فقر کرامتی نه صاحب صفا
 از تاریخ شیخ جلالی منویب که رویم و او زو هم شوال ستم ثلث و ثلثمائة وفات کرد
 ذکر ابو علی الرودباری رحمه الله علیه در فحیات است از طبقه را به است نام وی
 احمد بن محمد بن ابوالقاسم بن منصور از ابناء روستا روز راست و نسب وی کسیر است
 سیر در روزی چند در مسجد جامع سخن سیکفت گذرد وی در مجلس صنیع افتخار چند بار وی

مشهور القسطنطینیان سیر

سخن میگفت بآن مرد گفت اسمع یا هذا ابو علی بنده است که او را میگوید باستاد و کوش
 باوی و شش کلام جنید در اول وی جای گرفت و اثر تمام کرد و هر چه در آن بود ترک کرد
 و بر طریقت قوم اقبال نمود حافظ حدیث بوده و عالم و فقیه و ادیب و امام و سید قوم و عالم
 ابو عبد الله رودباری شیخ ابو علی کاتب گوید ما را بکت اجماع علم الشریعه و الحقیقین
 ابی علی الرودباری رحمه الله علیه یعنی ندیم جامع تر مر علم شریعت و حقیقت را از ابو علی
 هر گاه که ابو علی کاتب ابو علی رودباری را نام بردی گفتی که سید ما شکر دانم بر ازان شک
 حی آدمی گفتند این چیست که ویرا سید خود میگوئی گفت آری او از شریعت بطریقت شد
 ما از حقیقت شریعت می آیم شیخ الاسلام گفت نام در از پیشگاه آستان بنبرند اند که از
 از آستان پیشگاه میفرستند کیست پس سر و بود که از ناز با نیا از آن بلکه از نیاز با ناز آنی و
 طهارت نماز نشو ابو علی رودباری در بغداد با جنید نوری و ابو حمزه و سومی و با آنان که در
 ایشان بودند از شیخ قدس الله سرایم صحبت داشته و در شام با ابو عبد الله جلاوی از
 بغداد است اما بصره گفت شیخ مصر بان و صوفیان ایشان بود و از شعرا صوفیان نسبت
 گفت علامه اعراض الله تعالی عن العبدان شیخ علی بن عثمان اعراض تعالی الیکما شوال
 بچیزی که ویرا مانع نبود بحسب آخرت و هم وی گفته مالم تخرج من کلنیک لم تدخل فی حبه
 در دویم شوال سنه صد و سبت و یک وفات یافت در مصر و کرامت شیوا و
 انصاریه محمد حیریری رحمه الله علیه در لغات است از طبقه ثانی است نام وی احمد
 محمد ابن الحسین گفته اند حسین بن محمد و گفته اند عبد الله بن سبی از کبار اصحاب جنید بود
 بعد از جنید ویرا بجای جنید میشانند از بزرگی وی از علما شیخ قوم بود و در طریقت
 استاد بود و تا بحدی که جنید با مریدان خود گفته بود که این ولی عهد من است و وی
 مقام کرد و خفت و سخن گفت و پشت باز نمود و پامی در از نکر وی گفته اند
 عنوه الاصل تصوف بصلح نیانند آن بچک بمانند بصالح شیخ الاسلام گفت

شیخ و مشهور انصاریه

که معروف بطلب صلح میانند که آن قصه است آن تیرت چون برن از نورا عظم که از بالا و آمدنا
 که اندر او و آنکه طلب آنست از دیگر زبان است و آنکه اهل آنست اگر چه بر آنست آن بومی
 ششمان است و هم شیخ الاسلام گفت آن جنگ است که میگویی و آن بومی آویز
 نه آنست که دست بان میزنی و در دست منی آید آنکس که این سخن گفته از چاشنی گفته و بعد
 بگرفته از علم میگویی از علم چنین سخن نباید وی با سحر عبدالمستری در سال هجرت جنگ
 از تنگی برده در شش اشتری و عشره و خیل رنج عشره و ثلثه و در پیش میگویی من آن سال با
 مردمان بودم از دست و واسطه بستم چون منبرند باز آدم نیز یک تا فاعله تا که گشته را آب و هم با نظر
 کنم که حال ایشان چیست میان جنگان همی گشتم ابو محمد حریری را دیدم قدس سره میان جنگان
 افتاده و سال می در گذشته بود گفتیم با شیخ دعا کنی تا خدا می تعالی این بلا بگرداند گفت
 کردم مراجوب داد که آن کنم که من خواهم در و پیش گفت دیگر بار این سخن را بروی گردانیدم
 گفت ای برادر دقت و عاقبت وقت رضا تسلیم است یعنی دعا پیش از نزول بلا باید چون
 رضا باید دادن فعلت یک حاجت تعالی ما عطفشان مجتبه بجا فاعله داروان بشیر بنظر
 الی تعالی موبلا و اعطاش فانما اشرب لا کان هذا ایدها شرب و در علی و مات رحمه الله من ست
 دی گفت چون جفتالی زنده گرداننده را با نوار خویش می هرگز غیر و هم دی گفته چون
 سع طعی علیه السلام نظر کرد و سخن حق را بدید باقی سخن بیزمان مکان از اوصاف او مجر گشت با صاف
 حق بود علاوه که آن ملک المشایخ باتفاق و آن قطب ابدال باستحقاق و آن مشایخ
 و مقتدا، خانواده پشیمان ابواسحاق شامی چشمتی رحمه الله علیه
 که با شاه عالم نیاز و سلطان و دار الملک راز بود و خر قه اودات از دست خواجه جمشاد و جلوه بود
 پوشید در سال چهار و کلسله اصل هم در لطائف مشرفی مینویسد که وی هم نسبت اراوت
 از ولایت شام در نباد و رسید و مرید خواجه علو دینوری شد خواجه پرسید چه نام داری
 گفت ابواسحاق شامی گویند خواجه فرمود از امر و زرت ابواسحاق چشمتی خوانند که خلایق

شاهان و پشیمان

چشت و دیار آن از نو به ایت یابند و هر که در سلسله ارادت تو در آید آنما نیز تا قیامت چشتی
 خوانند بعد از تربیت ابوسعحاق با چشت فرستاد و از آن روز باز خواجگان چشت پدید آمدند
 و لقب وی شریف الدین است صاحب مرات الاسرار از سیرالاولیای می آید
 که خواجها ابوسعحاق چشتی در غایت ستر عالم مکاشفات کوشیدی و صورت صحورا
 پر لایه خود ساخته بود تا عوام از کمال حال می مطلع نشوند و این مقام بسی بلند بود و نزد
 این طائفه صاحب قنبراس الانوار از سیرالاقطاب می آید که حضرت خواجها ابوسعحاق چشتی
 قدس سره بعد شتر با هفت روز انظار کردی و در حالت انظار زیاده از سه تقریباً سال
 نفرمودی و کفنی در جعبه تمام نعمت پروردگار است و در سنگی در بر سنگی و سنگی کار هم
 انبیا و اولیاست و در کرسنگی لذتی یافتیم که هیچ چیز نیافتیم چون خواجها خواست که
 مرید شود چهل روز استخاره میکرد و آواز آمد که علو دست ماست بر و مرید او شود بعد چهل روز
 چون بخدمت علو دیور می قدس سره پیوست هفت سال موافق فرمان حضرت خواجها
 غلغله شسته بذر لالاله الله شتمثال نمود درین ایام بعد بغم طمی انظار میکرد یعنی بعد
 دیگر و ز سیرجه بنان و پاره آب دست میرد تا ناقه آواز داد که ای علو کار ابوسعحاق
 تمام شد و بمرتب اعلی رسید خرقه با و پوشان بجای خویش نشان تو حضرت ما بسیار خرقه
 خلعت بدو عنایت کرد و خلیفه خود ساخت بعد آن ساعت آواز آمد که ای ابوسعحاق
 تو قبول حضرت ماشدی بر بنچیان شد در بسیار کس از چنین تربیت وی بمنزل کمال تکمیل
 رسید و هم از وی می آید که خواجها ابوسعحاق شامی چشتی قدس سره سماع بسیار شنید
 و همیشه در سماع مستغرق بحق بودی و هیچ کی از علما بر وی مجال اعتراض نداشت و هر که در
 مجلس وی وقت سماع حاضر شد که هرگز بگرد و معصیت نگشتی و از آن نیز در حدی و می حاضر شد
 را نیز وجه و ذوق پیدا آمدی و در سنگامی که وی بر خص بر خاستی در و دیو او چنبد در این زمان
 در مرفوع مریفی که در مجلس وی در آمدی در ساعتی مشغای کامل یافتی

ولیکن آریاب دنیا و امارد را در مجلس سماع راه ندادی و اگر ایما مروی صاحب
گفت مدان حال حاضر میشدی تارک دنیا گشتی و اگر توبه بگردی بیمار شدی که چون و
سماع در سیدایش از دوسه روز یاران مجلس انجمن میکردند و خود روزه طمی نگاه
میداشتند و قوالان را نیز تائب مینمود و در مرآت است و طریق خواجگان حشمت است
که موافق سنت نبوی در شهر و قریه خانه کنند و خلق را بحق مشغول گردانند و هر چه
بود حق باشد آنرا منی فرمایند و همیشه در باطن کوشند و مذمب صوفیه که بطریق
سلسله پیران ایشان را رسیده باشد در آن بغایت مستحکم باشند و اصلا و سواک
را در آن راه ندهند کفالتش کار در تحسین مذمب صوفیه است و ریاضت را عزیز دارند
و غیر از برخی فضل دهند و قزاق بسیار دوست دارند و حدت همان توجیه تمام کنند
و سماع و امل سماع را بغایت عزیز دارند و عرس پیران و بزم طبل مشغول تمام
و هر قوم را از خود بهتر و اندو باسرفرود از راه صلح صحبت دارند همیشه نظیر وحدت توحید
و جمال هدایت را در عین کثرت مشاهده کنند اول سرمد را مراقبه الا موجود الا الله و با
که از ایمان حقیقی و توحید عبادی که بر خود مقرر کنند تا لب گوار از انوفت کنند و با هم
و در موش یعنی جامع میان سکر و محو باشند و اصل مشرب ایشان عشق و انجسار و
و ایشار است و در تفحات است که شیخ الاسلام گفت من کس اندیده ام قومی تر در طریق
ملاست و تمام تر از احمد شیخی و پشیمان مرچیان بودند از خلق بی باک و در باطن ساد و
جهان و همه احوال ایشان با خلاص ترک ریاء بود هیچ گونه سستی رواندا شتندگی
شرح تا بنه اوان چه رسد در تفحات است که خواجه ابوسحاق بسیار بزرگ بوده است
و از اصحاب شیخ علو وینوری است و بقصه حشمت رسیده است و خواجه ابو محمد
که مقصد مشایخ حشمت بود صحبت دیر او یافته و از شیخ عماد نقل است که چون خواجه
اراده سفر کردی تا یکصد و دو صد مردم چشم بسته بطرفه العین همان منزل رسیدی

و قبر او اسحاق و در یک است از بلاد شام و در مرآت است که در تاریخ طاش کور چهارم است
 است اما در نظر نیاورده و لیکن از طبقه ثالث بود و بقولی در سنه ۳۳۰ هجری است و از
 رحمة الله علیه ذکر آن پیشتر از قادیان و آن صاحب ولایت ولی قطب
 افراد ابو بکر شعبلی رحمة الله علیه از طبقه رابعه نام وی جعفر بن یونس است
 و گفته اند در فقه بن جعفر گفته اند ولف محمد و بر تهر می در بغداد و جعفر بن یونس
 شیخ مالاسلام گفته که وی حضرت بنجد او آمد و مجلس خیر العساج توبه کرد شاگرد معینه بود
 عالم از فقه مذکور مجلس کردی در شب ناگه داشت و مولا حفظ کرده بود و در
 صاحب بحجاب غلیظه بود و فی طبقات السلسله خراسانی الاصل بغدادی الماشا و اولاد
 و اصله من شهر و شنه من فرغانه سواد که کما قبل سافره که در وی خراسانی بوده
 ناولاد وی در بغداد شده و اصل او از آنر و شنه و فرغانه است سنه ۳۳۰ هجری
 است لا نظرد الی ابی بکر شعبلی بالعین التي نطق بعضکم الی بعض فانه عین من عین
 نگاه نکنید با شعبلی شعبلی که آن یکدیگر را می بینند زیرا که او چشمیست ایشان
 که وی سجان در مرتبه فوق ناظر است در شبها بومی ظاهر این کلام عینی است بر سواد
 بهمینید گفته لکن قوم تاج و تلج القوم شبلی هر گرومی را از نسبت دانشمندان
 شبلی است و دو بار در بیارستان بوده شبلی گفته انحرته می حرته العلب لانه
 ازادی ازادی دل است از تیر تصرف غیر حق سجان و خراب نیست در کشف
 المحبوب است از بزرگان مشایخ بود و در ایشان لطیفه بوده است چنانچه یکی گویند
 عجایب الدنیا اشارت اشبلی و کثات المریش و حکایات المجهود وی از کبریا
 بود و سادات اهل طراقت و فقهی ازاد است بچندین نود و بسیاری از مشایخ نامت
 و از وی می آید که لغت در معنی آیت قل للمؤمنین یعصوا من انصار
 امی انصار الیوس عن المحاریم و انصار القلوب تعاصوا الله تعالی بگویم در سنه ۳۳۰

با چشم نگاه دارند از نظر شصت و هشتم دل نگاه دارند از انواع حرکت بخوابیده رویت پس
 کتابت شصت و هفده مجامع از غفلت است و مصیبت همین برای غفلت را آشت
 که از عیوب خود جا بجا باشد و آنکه اینجا جا بجا بود انجام جا بجا بود من کان ضیاع
 فهو فی الاخره اعنی بحقیقت تاتق تعالی ارادت شصت و هشتاد از دل کس باک نکند
 چشم سر از غواض آن محفوظ نگردد و نماز ارادت خود و اندر دل کسی انبات بکنند چشم سر از غواض
 هر محفوظ نگردد و وحی گفته روزی در بازار آمدم نوعی گفتند که در آنجا کجایم که محفوظ
 آنم عندهی اصحاب چون من شد الحبت و صحت من قوة الغفلة و زاد فی اتقی جنونی و زاد الله
 فی صحتکم یعنی من نزد شما دیوانه ام و شما نزد من بشناس چون من از شدت محبت است
 شما از قوت غفلت پس خدا عزوجل ورودیو الهی من زیادت کند تا قریب برزیت
 زیادت کند و در شما بشیاری زیادت کند تا بعد بر بعد زیادت کند این قول از حضرت
 نقلت از تذکره الاولیا که شیخ سعید فرمود که من طلب و جدش می گفت بل من جد
 طلب هم نقلت که یکبار سنگ باری او شکستند هر قطره خون که بر زمین می ریخت
 میشد نقلت که وقتی سبزی ترش می ریخت از یک طرف میشد خستند از نظر
 دیگر آب بیرون می آمد پس صحاب را گفت ای مدعیان میگویند که در دل نش شوق
 داریم چرا زودیده شما اشک روان نیست نقلت که شیخ سعید در شبلی را گفت که چگونه
 خدا تعالی را یاد کنی چون صدق و ایلیت یاد کردن او نداری گفت مجارش چنین یاد
 کنم که او را بحقیقت یاد کند شیخ سعید نغمه زد و میوش شد شبلی گفت بگذر بعد که برین
 خلعت بود نگاه باز یادم در لغات است شبلی عبد الرحمن خراسانی را گفت با خراسانی
 بن ایت علی شبلی احد یقول الله قطه فقال نقلت و ما رأیت الشبلی یوما یقول الله
 قال فخر الشبلی یعنی که ای خراسانی مرکز کسی را دیدی خراسانی که گوید الله در جواب
 گفت مرکز شبلی را ندیدم که گوید الله چون چنین گفت شبلی بروی در افتاد و بیوش شد این سخن

دو احتمال دارد یکی شبلی و اندیدیم دوم آنکه شبلی را در میان ندیدیم عبد الرحمن جزایسی را گوید
که شخصی بد سرای شبلی آمد و در نزد شبلی فرود آمد سر برهنه و پا برهنه گفت که آنجا بخت
شبلی را گفت شنیدم که مات کا ذرا فلا حبه اند یعنی نفس شبلی برود بجز نفس رحمت بخند
تعالی ویر استیج الاسلام گفت که وی خطا بفرمود نفس خود میکرد و وقتی جماعتی در خانه وی بود
در آفتاب نگرست و یکدک بغروب نزدیک است گفت وقت نماز است برخاستند که نماز
دیگر گذارند شبلی بخندید گفت چه گفته است مسیت الیوم من عشقی صلواتی به فلا آوری عذر
من بخشایم و نیز کرک سیدی اگلی و شترلی و و جهک این رات شفاء والی یعنی
فراموش کردم درین وقت از جهت همیشگی عشق خود را یاد او را از شما نگاه
نه شما ختم فذکرک الخ یعنی یاد تو ای خواجی من خورشید شما میدان است و روی ترا از زمین
شفاء و در من است چون خواجی جدید شنید که شبلی سخن بی برده گفتن آغاز کرده است
نامه نوشت که سخنان من در گوشه و محول شو گفته بودم تو آنرا بر سر من بسکونی و جواب
که شما خود فرموده بودید که این اسرار پیش غیری نخواهی گفت و الحال در نظر من صریحاً
است انا قول و اما سمع بل فی الدارین غیری از وی پرسیدند که کدام چیز عیب گفتی که
که خدا اشعالی را بشناسد و در وی عاصی شود و توری گوید که دین بیماری گفت ملاوضه
ویرا و نمودم و تحلیل بحیه فراموش کردم زبان وی گرفته بود دست مرا گرفت و میان
خود را در دو جان بداد و هم وی گوید بعد وفات شبلی گفتند در فلان موضع مرد است
صالح که غسل مردگان میکنند سحرگاه بدر خانه وی نغم و مشت در بر دم و گفت سلام علیکم
در آن خانه گفت شبلی مرد کهنه آری پس برون آمد دیدم همان مرد بود که در راه مسجدش
آمده بود و بگویم لا اله الا الله گفت تعجب چه میکنی سبب گفته پس سوگند بروی ایام که تو آنجا
داستی که شبلی مرد گفت ای نادان از آنجا که شبلی دهنست که دیرانم و زبانم کاسبت نزل این
دیروز در شبلی گفت بسجده جامع میروم و نیمه بر سرش بگردد بود و فرستاد که گوید ما در راه

بیشتر از کلام زوینان

سردی پیش از مدینه مرا گفت ما را زوینان مرو کار نیست پس نماز گذار و بزم و عجمه ایتم
 باشد فوت شد و شبها و وقت سال عمر دی بود و در سنه اربع و ثمانین و ثمانین و ثمانین
 در راه و با حج رحمة الله علیه و ذکر مشیو او کا زوینان ابو عبد الله ^{خفیف} ^{رحمة الله}
 الشیرازی قدس سره از طبقه خامسه است نام وی محمد بن خفیف بن سبکشا القصبی است
 بشیر از بوده ما و وی از پیشاپوست و وقت خود شیخ المشایخ بوده و در شیخ الاسلام میخوانند
 شیخ ابوطالب خراج بغداد است زویم را دیده بود شیخ الاسلام گفت سبکشا و علوم ظاهری و
 علوم حقائق چند ان تصنیف است که در اعتقاد پاک سیرت نیکو نوشته است نامی بدست بوده
 شیخ الاسلام گفت که از وی دو سخن دارم که اگر کسی کند باز گویند کئی گفته از وی پرسیدند که صورت
 چیست گفت موجودی صین العظمه و دیگر آنکه از وی پرسیدند که عبد الرحیم مصطفی ^{جسرا}
 با سبکشان مشیت میشود و قیامی بندگ گفت خفیف من نقل ما علیک گفت بنسب و نماز ان که در
 می بیند نماز با وجود سبکتر که شیخ الاسلام گفت که در وجود لذت خود در وجود سبکشن است و کلام
 حواس و باشد و آتش دینا غیره است از یاد آستی و ذکره کافا و قتل لی اعلی کل مکان یعنی
 سخوام که ذکر نماز اموش کنم ما لخطه بر سایم سبک بنیون چه زویمی بجز طرف که آدم از ان طرف سبک
 متمثل و تصور میکرد و صاحب کشف المحجوب می نویسد ماکت قت خود بظروف و تعالی طبعش از
 و تکلف ابو عبد الله محمد بن خفیف رحمة الله علیه امام زمانه خود بود در انواع علوم و در حقائق
 بیان شافی اندر تصانیف میداشت در روزگار ابن عطار زوینلی حسین بن منصور رانیه بود و بلکه با
 بقدره بصر جوری سبک کرده و سفار نیکو کرده و از وی می آید که گفت التوحید الاغراض عن
 طبیعت یعنی توحید اعراض کردنت از طبیعت از آنچه طبعی جمیع محجوب اند از الام حق تعالی
 و اینها بنمای او در آیات و بر این بسیار است و مرآت الناس است خواجند محمد بن
 او محمد جری و این عطار حسین بن منصور و غیره اکثر مشایخ را دیده بود و در شیخ ابوطالب
 بغداد است و در جانبی دیگر او را محمد زویم نوشته است غایب که نزد گرفته باشد شیخ

به عطار و تذکره الاولیای می آرد و عبدالمحیف بمحمد بود در طریقت و مذهبی خاص دارد
 طریقت و جماعتی از تصوفه قولاً بدو کنند و در هر جمیل روز تصنیفی از غوامض حقائق
 بساختی و در علوم ظاهری تصنیف لطیف دارد و آن نظر در حقائق و اسرار او را بود که
 در عهد او کسی نداشت و بعد از وی در فارس خلقی نماند چنانکه نسبت بدو دست کردند
 و او از انبای ملوک بود و بر بنجدی سی سفره کرده بود و فضائل او بچندان است که بخوا
 شمرد و در ویم و جبری و بان عطا و حنیفه و منصور علاج را دیده بود و راجه او در بر
 شاهزاده هزار بار نقل موالده میخواند بسیار بودی تا شبانگاه هزار گشت نماز کردی پلا
 از خود بیرون نکردی و در وقت او پیری بود از محققان اما از سلطانی طریقت نبود اما
 بزرگ بود و در لباس بودی و او را محمد زکری خواندندی و بزرگ مرقع پوشیده بود و از عهد
 برسدند که شرط مرقع حبیبیت پوشیدن مرقع کراسلم است گفت شرط مرقع نیست که بجه
 زکری در میان بر این سید بجای می آرد و با در میان پلاس منیدانیم که بسا توانیم آورد
 و او را خفیف از آن گفتند که شب غذای او در وقت افطار هفت مویرش بود بسیار
 بود و سبک روح و سبک حساب و شعی خادم گفت هفت مویر بسیار خادم شست مویر او تا
 بخورد و ملاوت طاعت بر قاعده شرب نیافت بدست که مویر شست بوده است از خادم سوال
 کرد خادم گفت دوش شست مویر آوردم گفت چرا گفت ترا عظیم ضعیف دیدم و لم در در گشت
 گفتم تا راقوی پیدا کرد و شمع گفت بس تو یار من نبوده دشمن من بوده که اگر یار من بودی
 آردی بس در امیجی کرد و خادمی دیگر را بخدمت نصب نمودی گفت و راجه او هم حج کرده
 بغداد رسیدم چندان بنبار در سرم بود که بزیارت خواججه بنید فرستم چون در بار بیدم
 رشتی دوی دوشتم نشند شدم چایی دیدم که آهوی از دی آب بخورد چون بسره چای هم آ
 بچاه فرزند گفتم الهی عبدالمعد را قدر از آهوی گتر است او آهوی شنید که آهوی دلو درین
 اعتماد او درین بود و نتم خوش شد دلو درین منیداشتم و روان شدم باز او از شنیدم

که با عبد الله ترا بجز بیکر دم تا صبر کنی اکنون باز گرد و آب خور یا ز گشتم آب بر سر حاه آورده بود
 بخورد و دو وضو ساخت تا مدینه حاجت آب خوردن نشد چون از مکه باز گشتم در جامع بغداد
 رسیدم سوز آید بود چشم منبید برین اتفاقا گفتم اگر صبر بکردی از زیر قدمت آب بر آیدی
 تقصرت می که گفتم یکسان دم بودم روز بصره از هم سبانی را دیدم که بیارده بود چون علی خلیفه
 و خاکستر او پیم کرد این کفشیدند میان میسندند و بیاران بخوردند شفای یافتند و عیبت ششم آن
 صلی الله علیه و آله و سلم را بخواب دیدم گفتم یا رسول الله اینجا بچینی فرمود از بصره آورده ام گفتم یا رسول
 اینچو حالت رسول فرمود که این لقمه صدق در باضت است که باطالت اگر در حق بود چگونه
 بود و هم در نجات است که از طبقه ثلثه و نفع از دست خادم بر آید چو اعصمت در سبوح فیرت از دنیا سر
 غنیش ثلثه و با جنید و نوری و مردمان از طبقه صحبت داشته دی ار جنید پرسید که دل کی خوش شود
 جنید گفت آنوقت که او در دل بود و ناظر و حاضر شیخ الاسلام گفت که او سخن با جوانان و آن میگفت
 در دل باد و مضر و محبت بود و از دیدار کانی و یوسف بن حسین الای و ابو الحسین المزنین از اسب الدین
 و ابراهیم الممالکی و طاهر مقدسی و ابو عمر و مشقی و غیر ایشان نیز از مشایخ فرزند زوق بوده شیخ
 ابو عبد الله خفیف گفته است که ابو طالب خسرو برین عیسی الخضر برین
 رحمت الله علیه در صحاب جنید بود بشیر از آمد و علت شک داشت مشایخ گفتند که خدمت او را که احصایا
 میکنند اختیار کردیم قریب هشتاد بشانند و هفده بار بر نجاست کبی از شبها نهند بودم خیلی
 شب که نشسته بود چشمم گرم شد یکبار آواز داده بود شنیدم و دیگر بار آواز داد بر خاستم و طشت بر
 بروم گفتم ای فرزند وقتی که خدمت مخلوق را بجز خودی نیکو نتوانی کرد خدمت خالق را چگونه
 بجا توانی آورد و هم گفته است که منی غایبم دم آورده او که شیرازی من نشنودم و دیگر بار آواز داد
 و گفت خیر از من بپسنگ من نشناختم و طشت بوسی بروم علی دیدم از شیخ عبد الله پرسید که توان
 سنگ را از دی چون شنیدی گفت چون حجگ الله شیخ الاسلام گفت فلاح نباشد
 مردی را که ذل او ستاد و بر نکشیده باشد و تقاضای وی نخورده باشد و سنگ الله او نشنید

باشد و چنگ انداز بر نهفته بود و در دنیا کامی زنده نگشته باشد و می خورد سرشته باشد که لا ینفخ
 و پیروی یابد و بی در چنان سنده و لا ینفخ باشد که بی اوستا و بی سپهری آواز طر گشت آید
 شیخ ابوطالب گفت شیرازی اینجا آواز بود عبد الله خفیف گفت که من در شمار وزی یک
 شکست خورم و هر روز یکم می آورم تا اکنون با نوزده باغی آورده ام در ماهی شیخ ابوطالب گفت که
 این بسیار در آنچه افتاد از آن افتاد که با اوستا و در دعوی حاضر شد م بره بر بانی بر نامه او
 و من غم ز شتم که بر بانی بخورم دست از این گشتیم که اوستا گفت کل آنست یعنی بخور بی آنکه خود را در میان
 گمان بر دم که حال چنانست که بیکدیگر یک لغمه بخورم احساس کردم که ایمان از من بران رفت
 و من این وقت هر روز باز بس ترمی روم شیخ الاسلام گفت یعنی در پراکوش سستار اوستا که ایمان
 دی معاند بود ایمان تو شما دست و ایمان عارف مشاهده شیخ عبد الله خفیف گفت هیچ چیز
 مرید از ایمان سندر از اسم نفس و خصلت حسبن و قبول تا و بلام و هم شیخ عبد الله گفت که اول
 مجلسی که ابوطالب در شهر از دست پلاسی بوسیده بود و عصائی در دست گرفته بود و بر کرسی نشست
 من سلیمی او بودم بر دیگر بست و گفت نیدانم چگونه که نگارم میان گنهکاران و بگریست و فرم
 را بگریانید و فرماید و گریه از مجلس برخاست و بر اقبول عظیم بر آید که خاک قدم ماوی پدید
 شفا می بیاران میگرفتند بعد سببی واقع شد که بچکس بومی التفات نکرد از شیراز بنابر
 آنچه ما با او التفات نکرد از آنجا اصفهان رفت من بعلی سمل حزبی نوشتم و شرح محل مقام
 کردم وی بعلی در نیامد و درباره او سخنان گفت علی از وی اعراض کرد از آنجا که چستان
 رفتند آن در آمد ابوعلی داعی عامل سپیدان بود پرسید که حاجت تو چیست گفت ادای دینی
 که دارم ابوعلی او را کرد پرسید دیگر چه حاجت داری گفت در فلان موضع برانی در میان
 بساخت با بخار آمد و آنرا سیاه ستا و پلاسی سیاه پوشید و در آنجا می بود تا روز نیافت
 عبد الرحیم صطبری رحمة الله علیه گفت وی ابو عمر است سفر مجاز و عراق و شام کرد
 و باز روم حجت داشته و سمل بن عبد الله شتری را دیده بود و طریقت دینی شده

شطارت بود و جامه های شاطران می پوشید و سنگان داشت که بسکامی بر و کبوتران نیز
 میداشت شیخ عبد الله خفیف گوید چون بر زمین در آدم مرا از حال عبد الرحیم الصطرمی سواد
 کرد گفتیم در همین سالها از دنیا رفت گفت خدا بروی رحمت کناد و بایستی این قوم کوه گام و غیر
 صحبت دیشتم از وی صابر ترین ندیدم ابو بکر اسکاف رحمه الله علیه شیخ ابو عبد الله خفیف
 است که ابو بکر اسکاف سی سال روزه داشت چون وقت نوح آمد بانه پند بآب تر کرد و در
 و نان می بردند آنرا بنیادخت در روزه برقت علی بن شقوبه رحمه الله علیه شیخ عبد الله خفیف
 گفته است که میان علی بن شقوبه و دیگری سخن میگذاشت علی بن شقوبه گفت من مردی می
 که بر سر کوهی بود و آن مرد وی بو کرد وقت نماز شد و آینه یگر کوه بود در بر آن خواست
 مهرارت کند هر دو کوه سرفرازم آورد و ندیای خود ازین کوه بر آن کوه بناد و مهرارت کرد و ماکله
 ابو الضحاک رحمه الله علیه شیخ ابو عبد الله خفیف گفته است از ابو الفتح که شنیدم که گفت بر امام فاطمه
 بودم الملبس دیدم که در کوه چو میگذاشت گفتیم ای ملعون اینجا چه میکنی پاسی از زمین برداشت و
 بسام بر آمد در هم افتادیم سلی بروی زدم و دیر اینها ختم و از آن سالها گذشت مرا اتفاق
 حج افتاد و بوی سر میدم که بل سببه بود ناگاه پیری دیدم که بآب درآمد و بر عقب می در آدم
 آن پیر پاسی خود بر کنار نهاد و برقت من در میان آبی رسیدم آب بر من غلبه کرد و غرق
 مرا آب می برد تا خدا تعالی اعانت کرد و مرا آب بر کنار انداخت آن پیر ایستاده بود و
 میکرد و چون برون آدم آن برگرفت چون دیدی یا ابوالضحاک توبه کردی که دیگر مرا سلی
 زنی شیخ ابو عبد الله خفیف در سنه احدی و ثلثین و ثمانه زینت از دنیا رحمت الله علیه
 شیخ ابو الحسن بن محمد الاکار رحمه الله علیه می از اصحاب شیخ ابو عبد الله خفیف
 شیخ ابو اسحق کازرونی هم گویند که شیخ ابو الحسن الاکار بکازرون رسید شیخ اصحابش
 جمع شدند شیخ ابو اسحق منور کودک بود وی نیز با ایشان آمده بود و برگفت که کودکی آن
 نیکو میخواند و بر از مود تا قرآن خواند و بر او خوش آمد و تواجده کرد چون فارغ شد و مرا از

بیش از کازرونیان

مشایخ طایفه و بیشتر از برد و از مشایخ وقت و اصحاب شیخ ابو عبد الله حنفی سماع حدیث
 فرمود و با وی بمرق و حجاز سافرت کرد و بمرکت حجت وی رسید با کجه رسید شیخ حسین
 در طمانه از دنیا رفت و قبر وی بر در روضه شیخ عبد الله حنفی است و بیشتر از رحمة الله
 شیخ ابو اسحق ابراهیم بن شحیر بار کازرونی منشأ کازرونیان حجة الله علیه
 قاری الاصل است و مولد و منشأش نوزاد کازرون بوده و شحیر بار پیش شیخ سلمان شده و اولاد
 شیخ و سایر اولادش در زمان اسلام بوده و انتساب شیخ در تصوف شیخ ابو علی حسین بن محمد
 ایفر و زبادی الاکار بوده صحبت بسیاری از اصحاب حدیث رسیده بود و کازرون
 و شیراز و بصره و مکه و مدینه و از همه روایات حدیث و آثار داشت در که شیخ ابو الحسن علی
 بن عبد الله بن جضم بهمانی را دیده بود و از وی روایت کند که ذوالنون گفت علیک
 بالانصاف فان الرضی تعلیل الیزنی یزکی سیر العسل یعنی بر تو باد که توسط احوال اختیار
 کنی یعنی بصورت وقت قناعت کنی و طالب زیادت نباشی بدستی که رضا برزق
 اندک عمل اندک رسایاک گرداند از آنچه نباید چه عدم قناعت مستلزم افتاد است و در چه
 و حرام و هر آنکه عمل پاک شائسته قبول حضرت پاک باشد حتی از وزیر ار با شیخ ارادت تمام بود
 جسد که شیخ از وی چیزی قبول کرد و بیعالم شیخ فرستاد که چه چند جسد کردم و از من چیزی قبول
 از همه نوبت بنده آزاد کردم و ثواب آن ترا بخشیدم شیخ جواب فرستاد که رسالت تو بمن رسانید
 و شکر نیکی تو گفتم لیکن آزاد کردن بندگان مذنب من نیست بلکه مذنب من مناد و اگر در پیش
 از اذان است برفق و احسان شیخ رضی الله عنه حضرت رسالت را صلی الله علیه و آله
 دید بر سید رسول الله الصوفی رسول الله صلی الله علیه و آله گفت الصوفی ربک الله تعالی
 و کتمان العالی و بکر بر سید که الله وحید رسول صلی الله علیه و آله گفت لا یجس بالک و خط
 بی ضایک فاما شیخ بانه مخلوف ذلک المسجد ان تته به عن الشکات و ان تبرک و ان تعطل

در جواب گفت که هر چه در دل تو آید یا خیال تو بگذرد و خدا تعالی از غیرت بکشد آنچه در آدم
 در عقل و خیال مخترع انسانست تو چنانست که تنگ بینی و بیزار از شک یعنی شک نیاری در الوهیت
 و می چنانکه اهل مرتبه ایمانست و دیگر رسید که با عقل سوال گفت علی المد علیه السلام آنگاه ترک لذت و
 عیاشی کرد که تنگ بینی ذات الله تعالی توئی یعنی مدینه فی شهر ذمی القدره است و عشرین از چهارده
 ترک تو الا ولایا عینو یس قلب الا ولایا پیش و اهل طریقت و حقیقت ابوسعفی کا زرونی رحمة الله علیه
 و آداب احوال مقامات مشایخ آیتی بود و محبت مشایخ بسیار یافته بود و تربیت شیخ از تراک
 اگر میگویند آنکه هر چه از صورت و طبعند حق تعالی افضل خود آن مقصود است از آرد و ده گردانند
 گفتست که آن شرب که شیخ بوجو آمده بود از آن خانه کوزی دیدند چون عمو می که با آسمان پیوسته
 بود و شاخها داشت و بهر طرفی شاخ می از آن کوز میرفت شیخ گفت در بیت ما که تحصیل علم میکردم
 تا طریقت از شیخی بگیرم و خدمت طریق آن شیخ را ملازم باشم و در کعبه استخاره کردم و در
 سجده نهادم و گفتم خدا یا مرا آگاه گردان از من شیخ کی عبد الله خفیف عارث مجاشعی بود
 بن علی محرم الله که بجویم بگردم شیخ گفتم در خواب دیدم چنان دیدم که شخصی باید و اشتری باوی
 بود و محل آن خریداری کتاب مرا گفت این کتابها از آن شیخ ابو عبد الله خفیف است تمام این
 اشترای بر تو فرستاده است چون بیدار شدم دهم که اول خدمت است بعد از آن شیخ همین
 اگر رحمة الله بیاورد کتابهای شیخ ابو عبد الله پیش شیخ آورد لکن زیادت شد و طریقت
 او بر گزیدم و متابعت او اختیار کردم وفات شیخ در روز یکشنبه نامن ذمی القدره و سنه بالا
 مذکور واقع شد و عمر شیخ هفتاد و دو سال بود و گویند نهاد و رسد رحمة الله علیه
 ذکر ابو علی کاتب رحمة الله علیه در کتابت است از طبقه ابوبت از کبار
 مشایخ عصر است صحبت داشته با ابو بکر صری و ابو علی روه و باری هم ابو علی مشتی است
 صاحب کرامات ظاهر بوده و ابو عثمان مغربی و یار نزدیک شدت و یار می گفتند از رود و بار
 از بزرگی و شامی علم و وحی که بر گاه چیزی بر من شکل شدی مصطفی رسولی المدینه

در این کتاب

و سلم جواب دیدمی وان را پرسیدی شیخ الاسلام گفت که شیخ ابوعلی کاتب را در مصر یک
 مرید بود که چیزهای بومی داد و می برد شیخ سیر قبر وی گفت ای میان من و تو این دو مطرب بود
 و شرک وی برفت و توحید من درست کرد و حق آنکه توحید من ترا درست شد بر من وی که با وی
 نیکو می کن و می گفته که الله تعالی گفته که و من کل الدینا من هم بعد صلیکما شیخ ابو القاسم نصر با او
 گوید ابوعلی کاتب را گفتند که بگذارم یک مائل تری ازین دو نفر یا بغنا گفت با آنکه بلند ترست و بعد
 مرتبه آن پس این دو بیت بر خواند و است بطارلی جانب الغنی ۱۰ اذ اکانت العلیا فی جانب
 التقوی و انی لصبار علی ما یجربنی و حسبت ان الله اشی علی الصبی و راز و هم شریان سند
 صد و چهل و شش و نر و بعض بنام و شش و فات یافت در مصر مدخون گشت و ذکر ابوبکر
 الشوسنی قدس سره الله تعالی و ذکر محمد طبرانی رحمه الله علیه
 در لغات نام وی محمد بن ابراهیم الشوسنی الصوفی است بشام بود که بشهر نکه شیخ عمود
 احمد کوفانی ویرا دیده بود تو فی بدمشق فی و انجسته است و ثمانین و ثلثمائة شیخ الاسلام گفت
 که در شبی گفت که مار کسی با یکدیگر چیزهای بر خواند غنی جستند تا فتمه شیخ ابوبکر عیسیان
 طلب میکرد از بس که در گفتگی گفت ای شیخ کس نمی یابم اما درین نزدیکی بزای
 ست مطرب اگر باید تا بیاریم کس لطیبت گفت شیخ گفت باید بروید و بیارید رفتند و در
 آوردند چیزی خورده بود و بیارندشانند و در بخواند القوم اخوان صدق کتبهم
 فکتب من المودة لم یعمل به کتب الابیات کاری بر خاست از نیکوئی و خوشی وقت همه
 کس خوش گشت و شیخ در شویید چون فارغ شدند از سماع مطرب را وقت افتاد و بر سجاد شیخ تی
 کرد و پرگفت هیچ گویند همچی شش بسجاده در چمید و پرکنده شوید و جامی دیگر خواب کیند چون روز
 مطرب بیوش آمد و در سجاده دید چمید و در صغه قندیل کویتمه متوجر باند با یک بزرگ که ازین خدایان
 چه حالتست من این جا چون نهادم کی فرزندم دور از حال می تبر که چه بود و چه رفت و می پر از کس
 و تو بر کرد و جامه و ریو و مرغ در پوشید از جمله اصحاب شد چون شیخ از وسینا

شیخ الاسلام
 در لغات
 در لغات
 در لغات

در لغات
 در لغات
 در لغات

است به پیری خاتمه کسی ایشان را در کار میگو و سعادت میگو در زنده بود شیخ الاسلام
 گفت می محمد بن طرانی بوده و من سپرد و پراوده ام که به پیری آمد بخانه شیخ عموجو
 بود سخت نظری محمد طرانی پرسیده بود و شیخ بوی می آید که ما را آن بیت بخوان
 و آن قصه باز گوئی شیخ همو با همه کوفانی میگفت این بیتها تمام یاد نداری گفت این
 بیتش با و ندارد شیخ الاسلام گفت پس از این کسی این بیتها را تمام آورد و من خود
 در کتابی در یافتیم آنها را بیتها انقوم اخوان صدق تعظیم است + من الموده که لم یقبل سبب +
 ترا صدق اذرة الصبا تبسم + و اوجوب الرضح الكفار من محبت + لا یحفظون علی السکران و تبسم +
 و لا یزینک من اخلاقهم است + شیخ الاسلام گفت که ذوالنون مصری و خوارزمی و دیگر
 بیه در سماع بر نه اند محمد بن تقالی سه تن از ایشان سه روز نرسیدند و غیر از ایشان بوده اند
 از شیخ و مردان که در سماع بر نه اند به در سماع قرآن و چه در سماع غیر آن شیخ الاسلام گفت
 که در سماع که و در آن راه بود مردان گوش و دیده با و بود و چه جایی طافت می
 حساب گفتن بخوبی گوید که من در ویشی را معاینه کردم که در جبال آذربایجان رفت
 تبها بنو اند ناگاه بنیقا و دبر و تن ذکر ابوبکر الشوسی و قصه محمد طرانی از آن آوده بودم
 که همین محمد طرانی پیر شیخ ابوالعباس قصاب الاملی باشد و صحبت ابو محمد برده است باشد از
 مرات الاسرار و خاتواوه القصار به بال نوشته ام که شیخ الاسلام خواجده عبد الله انصاری
 مرید و خلیفه خواجده ابوالحسن خرقانی بود و خواجده نسبت از و حایت خواجده باینه بد سلطان است
 ظاهر اراوت و خلافت از شیخ ابوالعباس قصاب و نسبت وی از شیخ محمد بن عبدالسید طبری
 و وی از شیخ ابو محمد جری و وی از جنیده بغدادی شیخ ابوالعباس القصاب الاملی
 رحمة الله علیه و نقل است نام وی احمد بن محمد عبد الکریم است شیخ امل و طرانی
 بود مرید ابن محمد عبد الطبری است و وی مرید ابو محمد جری صاحب کرامات عظیم
 فرست نیز بود و قبل و عنوت زمان خوش بود تا زنده بود و معطی است وی بود

شیخ انصاری

گفت این بار را با آخر با حقانی محمد بن ازدی با حقانی انشاء ویرا گفتند که شیخ سلمی
طغانت کرد و شلخ را گفت نام من در آن بیان نیاید و ده گفتند نه گفت هیچ نکرده و
ای بوده اما کلام و نکته عالی و شسته یکی از ائمه طبرستان گفته که از افضال همه انبیا
یکی آنست که کسی را بی تعلیم چنان گرداند که چون ما با و در اصول دین و دقائق توحید
چیزی مشکل شود از وی پرسیم همین ابو العباس نصاب است شیخ الاسلام گفت که بی
در ایام من بوده است همواره با شیخ نعمی گفتیم میخواستیم که سه پسر را زیارت کنیم
ابو العباس ابا بل و شیخ ابویضرا بغشا پور شیخ ابوعلی سیاه را برود می میگفت که من بسیار
میخواهم رفت ترا با خود ببرم او خود لبر و روزی نبود لیکن برپوشه کسی آمدی از نزد
وی بخانه شاه شیخ موسی احوال وی و سخن وی پرسیدیم بچگونگی احوال و سخن وی بخانه
معلوم نیست که مراد وی گفته که وقت که بیاست شیخ احمد کوفانی گفت که همه شب خوابم کرد
و سخن میگفتی آنخبر می گفتی تا گویی شیخی لیس کوشیده شیخی یعنی ما بقی شیخی شیخ الاسلام
گفت که ابو الفارس کرمانشاهی کس فرستاد شیخ ابو العباس که اینجا خط انبیا و سخنان
شیخ سببی آنجا فرستاد و باران آمد خط برخواست شیخ ابوسید ابو انبیر گوید قدس سره که
شخصی نزد یک شیخ ابو العباس درآمد از وی طلب کرد که شیخ ابو العباس گفت
منی یعنی که چیست که آن شاگرد را است بهر نصابی بود از چه رقصالی یا مویزت پیر
با و نمودند و ویرا برودند به طبع او ما خفند پیش شلی و از بنده او بکه و از که بجهتند
از بنده بهر بیت المقدس تاخت بهر بیت المقدس خضر را با و نمودند شیخ ابو العباس
نماز بسیار کرد می رفتی تا شکر و کمی از درویشان در زمی کردی میکرد و جاهد بود
اما تا بگفت بید رخت هر زمان که شیخ الاسلام نماز با زده می او را دیدی که هر روزی
که رخت نهاده بودی باز میکردی شیخ گفت ازت منی انت منی یعنی تو بیت من سببی
که آن را می گویند که ابو یعقوب المشهوری رحمه الله علیه در نجات است حضرت

سببهای فرود سببها

توضیح از روی سیرت

رسالت پناه علی بن ابی طالب علیه السلام حضرت علی مرتضی کرم الله وجهه وی سیرت
 وی پیر عبد الواحد بن زید وی پیر ابو یعقوب الشوسی رحمة الله علیه نام وی
 بهر بن محمدان است او سنا و ابو یعقوب خمرجوری است از قدمای مشایخ است
 عالم بوده است صاحب تصانیف در بصره می بوده و در آنکه که شهرت و چهارم است
 بصره و از بصره قدیمی شد و قتل سایر جنابان دنیا از دنیا برفته وی گفته مرکه علم بود
 گوید میگفت منتهی است شیخ الاسلام گفت مرکه علم تصوف است میگفت و در زنت است و مرکه
 سخن گوید و در هر وقت از آن گفت زنت سخن بزرگانان باید گفت و آنوقت باید گفت
 که در سکوت از خدا تعالی ترسی سخن گناه حیانت است تحقیق آنرا ابیاح کند کلام طریقی
 نه چون کلام دیگر است چون بزرگانانی نباشد می برد نمایند و اباحت باید که چون تصرف
 باشی از جمیع و توحید گویی اما چون خود نباشی نفق را با تو چه کار خراز گوید یا بصلح بیا
 العلم الا لمن یسیر عن جبهه و یطبق عن خلفه و کذا ابو یعقوب خمرجوری قیاس سره
 از لبقه را بعد است نام وی اسحق بن محمد از علماء مشایخ است با جنید و عمر بن عثمان یکی
 صحت داشته شکر و ابو یعقوب شوسی است سالها در که سجاده روده و آنجا برفته از دنیا
 در سنه ثمانین و ثمانه شیخ الاسلام گفت که من یک تن دیده ام که میگفت که من بر دیده ام
 امام اربعین شده ابو یعقوب خمرجوری گوید که با من کار زرسی نامتبرک علم و عمل و خلق کزلی
 و عبت از علم و خبر بر کزری شد که دست باز داری و عمل از بجز ثواب نمکنی یعنی او را نه سرا
 ثواب باشی و در خلاص با او باشی نه باصل و ثواب آن آبرایم این فاناک گوید که ابو یعقوب خمرجوری
 گوید که یا بحر و الآخرة ساحل المکرب التوسی والناس علی سفوف و انشد للشعرجوری
 العزلی سبک و طالع العذر عندک لی در حق القیت فلم تغفل ولم تم + اقام علیک فی حاجت
 عندک لی مقام شاد عدل غیر شرم + و هم ابو یعقوب گوید اعرف الناس بالصدق ثم خمرجوری
 و هم وی گوید من خدا توحید با بقله فو عن الطريق یبید ابو یعقوب خمرجوری پیر عبد

بن عثمان و وی پیر یعقوب طبری و وی پیر ابوالقاسم بن رمضان و وی پیر ابوالعباس بن
 و وی پیر محمد بن داؤد المعروف بن جادوم الفقار و وی پیر محمد بن مالک و وی پیر شیخ اسمعیل
 نصری اندکد اذکره شیخ رکن الدین علاء الدوله سنانی فی بعض مصنفاته و ذکر شیخ اسمعیل نصری که وی پیر
 پیر نجم الدین کبری فردوسی اندانسانه تعالی نوشته می آید ذکر ابوالعباس
 نساوند می رحمه الله در نفاست شیخ الاسلام و بر از طبقه سادسه و شصت نام در
 احمد بن محمد بن الفضل است شاگرد و جعفر خلدیست و پیر شیخ عمود ابو العباس نساوند
 و بر او عمود نام کرده بود و عمود سالار بود صاحب مرآة الاسرار می آید و جعفر خلدی شاگرد
 جنید بود و در جامی دیگر نوشته دیده ام که ابو العباس نساوند می مرید مشاهد و منوری بود
 و مشاهد از اصحاب خواجہ جنید است بر و در حال خواجہ جنید می پیوند شیخ الاسلام
 که نساوند می گفته آنان که خداوندان محبت انداگردست چپ ایشان این از ائمه
 مشغول دار و بدست راست و دست چپ خود را بر بند ذکر ابو العباس احمد ابو العباس
 احمد اسود و منوری نام پیر ایشان و محمد است و از اصل و منوری بودند و نیز مرید مشاهد
 و از شاخ دیگر هم قریضات و صحبتها بر او شنیدند اول زدی نور به نیشا پور آمدند و دست
 چند و را آنجا قیام نمودند و از آنجا به تبریز و از تبریز به سمنان سکونت ورزیدند و اگر طباطبائی
 بحق رسانیدند و عالم بودند بعلوم نظام و باطن و از اهل دنیا متصرف و متقی و صاحب نام اند
 و هم در آنجا در سنه ۷۵۰ هجری و جعل و بقولی شدت و مفت با شنش بر حمت حق پیوستند
 صاحب سلسله انوار فی سیر ارباب می آید شیخ احمد اسود و منوری رحمه الله علیه از اصحاب
 مشاهد و منوری است رحمه الله علیه شیخ محمد عمود رحمه الله علیه از اصحاب شیخ احمد
 اسود و منوری است شیخ و حمید الدین ابو حفص رحمه الله علیه بنیت ارادت به خدمت
 و اله بزرگ خود شیخ عمود رحمه الله علیه نوشته و خرقة از وی یافته است و حضرت شیخ ابوبکر
 عبد القادر صحروردی خرقة از عمود شیخ و حمید الدین ابو حفص داشت و ذکر شیخ عمود

بیشتر از صحروردیان

شیخ ابوالحسن

رحمته المد علیہ و فیحیات بہت کثرت وی سہیل بود بہت نام وی بن محمد بن
 شیخ الاسلام گفت شیخ عموخادم خراسان بود وی پیر فرشاد من است یعنی اداب و سیر
 صوفیان از وی آموختہ ام و عموم بدین بود با بربری من ویرا تو من ہم کاسہ وی
 و چون خودی برجای وی من بودی و چون بسفر بودی نامہائی ہمہ بن فرستادی شیخ
 چنانیدہ بود شیخ ابوالعباس بناوندی و برا عمو لقب کردہ بود چنانچہ گذشت شیخ ابوبکر
 قرار را دیدہ بود بہ فیسا پور و سفر اول و حج اسلام با شیخ احمد نظر القالی کردہ بود
 شیخ ابوبکر فالیزبان را دیدہ بود بہ بخارا وی جعید را و شیخ ابوبکر مفید را دیدہ بود و
 جعید را با شیخ سروانی صحبت داشته بود و با ہمہ شاخ حرم چون ابو الحسن جہضم مدنی
 و شیخ ابوالخیر حبشی و محمد سائری و شیخ جوال گرد و شیخ ابواسامہ و ابوالحسن سترکی و
 ابوالعباس نسائی و ابوالعباس قصاص و غیر ایشان از شاخ وقت را دیدہ بود وی را
 نواختہ بودند وی وی محمد تھامی نیکو کردہ بود ایشان را و برخط رسانیدہ و شیخ ابوالفتح
 طرسوسی را دیدہ بود و در جب سنا احمدی و اربعین و اربعہ ہجرت از دنیا و گذر
 نمود و دو سال بودہ در زینتہ الاصفہان شیخ عمویہ ابن عبدالمد از اجلہ مشایخ
 وقت بود و ارادت بخدمت شیخ احمد اسود و منوری داشت خلق را بحق رسانیدہ و رسد
 صمد و مقاد و فات یافت و شیخ و جمیعہ الدین سہمہ روی از اجلہ مشایخ عظام
 نسبت طریقت ایشان را بہ طرف است یکی از شیخ عمویہ و دیر از شیخ احمد اسود و دیر
 از شیخ مشاد و منوری و دیگر از انہی فرخ زنجانی و دیر از شیخ ابوالعباس بناوندی و عمویہ
 رسید بناوندی است بہر حال ہر دو جانب شیخ جعید بغدادی میرسد و ہر دو زانو
 ایشان شیخ شھاب الدین عمر فیض باطن از ذات ایشان یافتہ اند و رسدہ با قصد
 و شصت و شش زفات یافتند رحمۃ اللہ علیہم فرخ زنجانی انہی در رسدہ جا رسید و
 و ہفت زفات یافت نو کرآن ترجمان اسرار سر و فتر زمرہ مشایخ کبار امام

ابدال حضرت خواجه ابو احمد حشمتی رحمه الله عليه باوواح حالات و
 حالات ارسته بود و در فناء احدیت گم گشته و پنج سمری از اسرار و دست برد
 نداده غرقه فقر و ارادت از دست حضرت خواجه ابو اسحاق حشمتی قدس سره پویه
 صاحب اقتباس الانوار از سیر الاقطاب می آرد خواجه ابو احمد حشمتی که لقب بقدره
 الدارین است بسرسلطان فرسافه است که از نشر فانی حشمت امیران ولایت بود
 وی قدس سره صحیح المشباز سادات حشمتی است و حسن فنی میسر بدین ترتیب حضرت
 خواجه ابو احمد حشمتی نورالهدی مرقده ابن سلطان فرسافه بن سید ابراهیم بن سید محمد ابوال
 بن سید حسن بن سید محمد العسافی بن سید ناصر الدین بن سید عبد الله بن بن سید حسن
 بن امیر المومنین حضرت امام حسن رضی الله عنه ابن امیر المومنین علی مرتضی کرم الله
 وجهه صاحب مرآة الاسرار منوید که خواجه ابو احمد حشمتی حلقه مشایخ قدیم و
 خاندان کریم حشمت و بالافتقار قطب ابدال بوده که بر تمام ربع سکون تصرف
 و بطاعت است که از حلقه پیران حشمت خواجه ابو احمد ابدال گرفته تا این بان خواجه
 حشمت مابدال بوده اند و کرامات ایشان بوجود می آید و تفتی است سلطان فرسافه
 را خواهری بود بغایت صالحه شیخ ابو اسحاق شامی حشمتی نجانه وی آمدی و طعام خوردی
 روزی دیر گفت که برادر ترا فرزندی خواهد بود که دیر زمانی عظیم بوده باشند میباید که محال
 حرم برادر خود کنی تا در ایام حمل چیزی که حرمتی و شعی می باشد خورد آن ضعیف صالحی بود
 فرموده شیخ بواسطی بدست خود در میان ششمنی دلفروخی ما پنج حرم برادر خود میسازد
 تا در سنه سنبله مائین که زمان معصوم باشد بود خواجه ابو احمد متولد شد و همان سال
 همانند از به جلال پرورش میسازد و گله گاه که شیخ ابواسحق نجانه وی آمدی و در او
 حبیبی خواجه احمد را بدیدی گفتمی که ازین کوک بومی می آید که از وی خاندانی بزرگ
 خواهد شد و احوال مجید و آثار غریبه مشاهده افتد و تبتکه خواجه ابن سبت سالکی

بود همراه پدر بقصد نیکای جانب کوه رفت و در آنجا شکار ازید نمود جدا افتاد و در کوهی رسید
 و دید که چهل تن از رجال سید بر سر یکی ایستاده اند و شیخ ابو سعید شامی در ایشان است حال
 دیگر گشت و از سبب فرود آمدن در پای شیخ ابو سعید افتاد و هر چه داشت بگذاشت و نشیند
 و رویشد و با ایشان روان شد هر چند پدر و اتباع ویرا حبسند نیافتند بعد از چند روز
 آمدند با شیخ ابو اسحاق و در همان کوهها بود هفت پدش سعی با او نشاند و تا ویرا آوردند و
 بند او زد و بن نهادند ویرا از اینجا در آن بود باز نتوانستند گزوی و در مخمانه پرورد
 و در آن را محکم بستند و مخمانه را شکستن گرفت پدش را آگاه کردند بام و در آمدند
 غایت غضب سنگی بزرگ بر او داشت که از روزنه بالاسی بام بروی زنده روزنه فرستادند
 و سنگ را گرفت با سنگ در هوا معلق با ایشان و چون پدش آن حال مشاهده کرد
 بروست تو بگرد و از وی اشغال این کرامات و خوارق عادات نه چندان ظاهر شده
 که تفصیل از توان نمود و هم صاحب قناس الانوار از سیر الاقطاب می آرد و خواج
 ابو احمد شیخی قدس سره سی سال خواب نکرده و هم سی سال وضویش بجز سبب وضو نشکست
 و گاهی آب سیر نخوردی و در شب بعد نماز تجمد و عاگردی آبی گنجاگرامت محمد مصطفی
 صلی الله علیه و سلم را با سیر زاده از آمد که ای احمد و علامی توفیق کردیم و نیز از گنجا
 است محمد علیه السلام بر بخندیم و برابر بود و نیست در آید و سماع شغالی تمام داشت
 و هر وقت که در جماع بودی در آن بر هر که نظر کردی صاحب کرامت شدی و هر که از
 مسلمان گشتی در هر مرضی صحت یافتی و در حال جماع نوز از زمین بی تا آسمان رفتی و هم
 شش روز معانه نموده می آمدند و میدانشند که امروز خواب چه سماع میشود و در صفت
 ساگی مجیدین ابو جعفر تمام بود در عین سماع نظر آنحضرت بر وی ننگو نمود و آتی در سماع
 ویرا جذب آبی در دست و علم لدنی بخشید و چنانکه در ایام هفت ساگی چنان اسرار
 معلوم میان میکرد که علما آنوقت حیران میگذاشتند و بسن سزده ساگی مرده خد و معلوم

کرد و بدگر شهنشغال نمود و مجامده شاکه اختیار کرد و بعد صفت روز افطار کردی ^{در شب}
 خواجه گان حشمت رحمة الله علیه زیاد از دست لقمه بخوردی و موافق بهمان آب خوردی
 و بعد از چهل روز احتیاج بول فانی افتادی چیدین می خورد بودی چراغ در خانه تا یک
 شسته قرآن با عراب بوجده حسن بخواندی و لکن به وایت صحیح در سبب سالگی ^{بسیار}
 انقطاع نمود و جامه نونوشیدی و برابر غنی نه نشستی و حافظ قرآن بود و با خواهر ^{بزرگ}
 اشرفا فاته کردی و در مجلس سماع وی حاضر بودی و از جهت آن آنوقت بحکس ^{کلی} سماع
 نیکرود در روز یک قرآن و در شب دو قرآن ختم نمودی خواجه ابو اسحاق بعد از تربیت
 وی مملو دست بجانب روم نمودی و در قصبه چشت میسندار نشاء و نشست ^{در زمان}
 خلافت مستقیم باشد که خلیفه ششم از خلفای بنی عباس است توفی رحمة الله علیه
 سنه خمس و خمسين و ثمانمائة و اتم در قصبه چشت که سی کردی از سر است بدوزن
 تاریخ وصال وی قطب العلمین بود عمر شریفه نو و پنج ساله بود و ذکر آن ^{عالم}
 نورانی غوث وقت خواجه ابوالحسن خرقانی وی سر حلقه خانوادہ
 نقشبندی و پیشوای شطاریه عشقینه انصاریه رحمة الله علیه ^{در شفا}
 نام وی علی بن جعفر بن سلیمان خرقانی قبله وقت که در روزگار وی رحلت بوی بود
 شیخ ابوالعباس قصاص گفته بود که این بار از ما سخن خرقانی افتد یعنی رحلت و زیارت
 از وفات وی سخن خرقانی گشت چنانکه گفته بود و انصاریه شیخ ابوالحسن در مصنف سلطانی
 العارفین شیخ ابوزید سلطانی قدس سره و تربیت ایشان در سلوک از روحانیت شیخ ابوالحسن
 و ولادت شیخ ابوالحسن بعد از وفات شیخ ابوزید سجدتی است روزی با اصحاب خود
 که چه چیز بهتر بود گفتند شیخ ما هم تو بگو گفت ولی که در وی همه یاد کرد و او بود و از وی پرسیدند
 که صوفی کیست گفت صوفی برقع و سجاده صوفی نبود و صوفی بر سر سوم عادت صوفی
 نبود صوفی آن بود که نمود و هم وی گفته که صوفی روزی بود که با مناسبت حاجت ^{نشد}

شیخ ابوالعباس خرقانی انصاریه رحمة الله علیه

و شبی بود که ماه و پناه اش حاجت بود و وی است که پیشانی اش حاجت نبود و از وی بر
 که مردی بود و آنکه وی بیدار است گفت از آنکه چون حق یا او کند از فرق تا قد مثل ما و کرده
 حق خبر نوشته باشد و از وی پرسیدند که صدق چیست گفت صدق آنست که در دل سخن
 یعنی آن گوید که در دلش بود و از وی پرسیدند که اخلاص چیست گفت هر چه برای حق کنی خالص
 است و هر چه برای خلق کنی ریاست و از وی پرسیدند که کرامت در دنیا و بقا سخن گفتند
 که بیکه تا را بشیم از آسمان در او نیجه باشد با وی بیاید که در دنیا با ما بیفکند و هم کوه سهار
 و هم دریا ما انباشته کند و میرا از جا نگاه نتواند جنبانید و وی گفته که هرگز ما کسی صحبت ندانیم
 که شما گویند که خدا او را و دیگر و هم وی گفته که اندوه طلب کن تا آب چشمت پر بیاید که حق
 گریب کان دوست سبب او و هم وی گفته اگر کسی سه و گوید که آن حق را نخواهد میرا از
 بود که قرآن خواند که بدان حق را خواهد و هم وی گفته که در شب رسول آنس بود که فعل
 الصلی الله علیه و سلم افتد کند آن بود که در می کاغذ سیاه کند شبلی گفته است آنرا
 که نخواهم و وی گفته که این هم خواستی است و هم گفته که امر در چهل سال است که تا در کوفتم
 حق بدلم می نگرد و جز خود را نمی بندید ما فی فی بغیر الله شیء به و لانی صدر می بغیره
 و هم وی گفته که روشن ترین و لها آن بود که در آن خلق نبود و بهترین کارها آن بود که
 در آن اندیشه مخلوق نبود و بهترین رفیقان آن بود که زندگانیش سخن بود و در کشف
 سرفه اهل زمانه ابوالحسن علی بن احمد خرفانی حرمة الله علیه از اجل مشایخ بود و مدوح
 اولیا بود شیخ ابوسعید که با وی سخاوت لطیف بود از بهرین دانه رفیقان چون با بیگت
 او گفت شیخ ابولایت بهند خود بر گزیدیم از حسن بیوت شنیدم که وی خادم شیخ ابوسعید بود که
 محضرت وی رسید سخن گفت و سماع بود بجز جواب سخن می هیچ چیزی گفت و من غفتم ایام
 از برای چه چنین خاموش گشتی گفت از یکمیر یک عبارت گفته پس بود و از وی می آید که
 راه خدا و است یکی راه صفات و دیگری راه بدارت نجس راه صفا است آرزاهند

آدم بخت و چهار روز جمله قرآن سیاه نمود و در ایام دیگر آنست که با نیزه بگفت ما کجا آفاگریم
 بخبر خان رسیدم قرآن ختم کردم نقلت که باغ و شربت بیدار میل فرموده نقره برآمد دوم بار زرد
 سوم بار جوهر در و در برآمد گفت خداوند ابو الحسن برین فریفته گردید من برین دنیا بجز
 تو خداوندی بر نگردم نقلت که روزی مرغ پوشی از نمود آمد و پیش شیخ باقی بر زمین بنزد
 و میگفت جنید و قدم شبلی و قدم بازید و قدم و نیز شیخ برخاست و پای بر زمین میزد و میگفت خدا
 و قدم مصطفی و قدم و معنی همانست که در انما الحق حسین و شرح داده ایم که او موجود و گویند
 بر او لیا خدان سنت چنانکه فرمود علیه السلام *ان الله لا یجد نفس الا انما الحق حسین* نقلت که منی
 گذار و پیشیند که آن ای ابو الحسن خوانی که آنچه از تو میدانم با خلق بگویم تا سگسار کنند
 شیخ گفت خداوند اخوانی تا آنچه از رحمت تو میدانم با خلق بگویم تا بچکس و دیگری را سجود کنند
 آوازی شنیدند که نه تو گوئی و من کنم نقلت که شیخ هرگز سماع کردی چون شیخ ابو سعید بزرگوار
 او آمد بخبر خان بعد طعام خوردن شیخ را گفت دستور می هست که چیزی گویند شیخ گفت
 ما را پر و ای سماع نیست لیکن بر موافقت تو این بشنوم پس تو الان بدست ما نشنید
 شیخ در صحن پیش ازین بکینوبت سماع کرده بود پس شیخ ابو سعید گفت ای شیخ نقلت
 که بر غیر می شیخ برخاست دست با زهتن جینانید و گفت بار قدم بر زمین نبرد دیوار
 خانقاه بر موافقت او در پیش آمدند شیخ ابو سعید گفت یا شیخ پس کن که بنا ما خراب شود
 گفت بجزت نرسد که آسمان زمین بر موافقت تو در نفس آیند شیخ گفت سماع کسی است
 که بالای دی تا عرض کشاده بنید و از بر ناخت انفری پس اصحاب را گفت اگر شما را گویند
 که این نفس چسبندگی کنید بگویند بر موافقت نومی که بجا است اندو ایشان این چنین
 نقلت که وقتی جماعتی بسفر می شدند و در گذرگاه شیخ خارا ه خوفست ما را و عاصی پاید
 تا بلائی دفع شود شیخ گفت چون بلائی برید آید از ابو الحسن باید کنید قوم را از شیخ
 تا به آخر چون رفتند و راه زمان پیش آمدند و قصد ایشان کرده اند از ایشان شخصی

در حال از شیخ ابو الحسن یاد کرد و او از چشم ایشان ناپدید شد عیاران فریاد و گرفتند که ای
 مرد می بودی که گماشته که او را نمی بینیم و نه بار و نه ستورا و را تا بدان سبب بد و بفتاش و بیخ
 رسید و دیگران مال برد و برنده همانند چون شخص ابریزند سلامت تعجب همانند نماند
 گفت سبب چه بود چون پیش شیخ باز آمدند پرسیدند که بعد تعالی بفرمائی که ستران چیست
 که تا به خدا تعالی را خواندیم کار ما بر نیامد و این شخص ترا همچو انداختیم ایشان ناپدید شد شیخ گفت
 که حق تعالی را بخوانید بجز خوانید و ابو الحسن بحقیقت اما ابو الحسن را یاد کنید ابو الحسن ای شیخ
 تا خدا تعالی را یاد کند که کار شما بر آید که اگر بجز او عادت خدا تعالی را نبر بار یاد کند شود
 و شیخ شب ریش نه و سه عاشورا است و عشرين و اربعه از دنیا رفت و در خرقان ^{گفت} بود
 و ذکر ابو عثمان المغربی رحمه الله علیه در نقیضت و می از طبقه پنجم نام می شنید
 سلام حسرتی است شاگرد ابو الحسن صنایع و مویسیت از ناحیه قبر او منسوب بوده سالها
 که مجاورت کرده و اینجا سید الوت و یگانه مشایخ بوده آنجا در اقصیه افتاد و فیما بود و صحبت
 داشته با ابو علی کاتب و حبیب مغربی و ابو عمر و زجاج و ابو یقوب نهر جوهری را دیده بود و ^{صفا}
 کرامات ظاهر بوده فرست نیز صاحب ریشحات گوید که وی پر در صورت ظاهر ابو القاسم
 که کانی است و مرات الاسرار است وی گفته که حقیقت اعکاف نگاه داشتن جواری است و تحت فرمان
 حق سبحانه و صورت اعکاف و سجد و هم می گوید که عاصی بن برهت از مدعی زیرا که عاصمی ^{طریقه}
 تو بی طلبه که این عبادت نفس است و مدعی همیشه در خیال دعوی خود ضبط میکند و در مقام ^{صفا}
 است و این عین گناه بود و هم در نقیضت شیخ الاسلام گفت که ابو حمسین کوشانی مرا گفت که تو ^{صفا}
 سنی گفت که آنروز که من از دنیا بروم فرشتگان خاک باشند ابو حمسین گفت که چون می ^{رفت}
 سرخ من بودم و در دنیا بودی کسی را نمیدید از بسیاری که فرشته الاسلام گفت که وی سی سال ^{رفت}
 که بود و در حرم بول نکرده بود و حرمت حرم را و هم وی گفته که صحبت تو کران صحبت ^{رفت}
 اگر که نیزه حق تعالی او را برگ دل مصلک گرداند و در دنیا بودی رفت از دنیا در سه نلت و سبعین ^{رفت}

قبری در مشهد بیست سلوی ابو عثمان چهری و ابو عثمان نصیبی بر سر پهلوی بید
 بر حقه صده علی ذکر آن جو کرده جمال محمدی آن بر روزه کمال حمدی مجاز
 او تاوان محقرین افرادان منزه آن طمطراق و شستی و ارجح او صفت
 شستی پیشوای قوم خواجه ابو محمد شستی رحمت الله علیه با انواع کرامات
 و خوارق عادات مشهور و بدرجه شهادت ذاتی مسروف و خرد فقر و خلافت عبادت
 از دست پر خرد و خواجه ابو احمد شستی پوشیده و لقب وی نامح الهین بود صاحب سلوک
 مینویسد که اغلب جمال در عالم تحیر بودی و سالها پهلوی مبارک وی بر زمین بنیده بود
 در از غلبت مجاهده در غلبات شوق نماز سکون گذاردی و در خانه غولیش جاسی داشت
 در آن چله نور استخوان آینه حقیقتی را عبادت کردی و در تقاضت وی بعد از دنیا
 پیر تالقم نام وی بود و در جوی فرموده پیر با آنکه است و پناه سال پیش منو که تحصیل علوم دینی
 و معارف لطیفی کرده بود و زید و روح تمام داشت و از ویله اول آن نغایت مجتنب بود
 و همواره زید و ترک دنیا تخریص نمود و سبکفت چون اول و آخر ترک دنیا خود را از
 غرور و فریب وی نگاه می باید داشت و فتنه که محمود سبکنگین مغز و سوسنات رفته بود
 را در واقع نمودند که بعد کار می وی چای رفت و در سن بقا و سالگی با درویشی چند بود
 و چون آنجا رسید نفس مبارک خود بمشکرگان و عبده اصنام جبار کرد و روزی مشکرگان
 غلبه کردند مشکر اسلام پناه به پیشه آوردند و نزدیک بود که شکست ایشانرا آید خواجه
 در حشمت سرمدی بود استیابان محمد کالام خواجه آواز داد که کاکو در یاب در حال کاکو
 را دید که اضطراب میکرد و محاربه نمود تا مشکر اسلام نصرت یافت و کافران هت
 خود را در خانوقت محمد کاکو را در حشمت دید و بدو زدند که بلکه استیابان بر دستم برورد
 و پیر استیابان را از وی سبب پرسیده بودند همین قصه را گفته بود استیابان رحمت
 از قصه همچنان خوف از مردم این خواجه است و سالها کرم استیابان و حضور پیر استیابان

روزی که او را بر اجنت نطن امر کرد بگرسیت و گفت من طاعت مغارت سماکی و ادب خود
 گرم نمود و گفت هر وقت که ترا آرزوی دیدار باشد ججا بیایم جسمانی و مسافتمانی مکانی
 گردد و ما را هم از اجانبی همچنان بود اینها استادم میگفتی که من از سنجان حشمت رامی بنام شیخ
 که شیخ عماد الدین از زبان پیر خود شیخ شهاب الدین صمد رودی روایت میکند که شیخ محمد حشمتی زود
 و مجلس پیر بزرگوار خود شیخ ابوالحسن حشمتی حاضر بود قوالان ابیات با نغمات آغاز کردند شیخ ابوال
 حشمتی بر او بعد در آمد شیخ محمد حشمتی بود هوش افشاده بود چون صفت روز شیخ محمد حشمتی را میگوید
 که نشست و او را ابوالحسن حشمتی گویند کارنامه اش سناست تا محمد حشمتی بهوش باز آید درین سنا
 شیخ محمد حشمتی چشم کشاده رو سوئی آسمان کرده گفت که تو لوتو لوتو حاضران مجلس
 می شنیدند که آواز آسمان با الحان ترنمات و ابیات بالمات پیدا آمد که هرگز آنچنان
 اصوات نماند تلفات شنیدن پر لذت هیچکامی نشنیده بودند هر یکی در سماع درآمدند
 شبانه روزی دیگر سماع شنیدند مدت نماز بهوشیار شدند و نماز ادا کردی فقط شیخ
 ابوالحسن بیس سره گشت اکنون عشق عاشقانه آغاز هست و لیکن انجام نیست خوف نموده
 عاشقان تمام عمر اگر سماع شنوند هم سیر نگرددند بعد آن آواز آخانی آسمانی باز ماند شیخ محمد
 بهوش آمد سر بر بامی شیخ ابوالحسن حشمتی نهاد و گفت مخدومانی کار عشق و این نوع مشاهده
 که در حالت سماع حاصل میشود در چیزی دیگر هم هست فرمود ای محمد سماع نسبت از آواز
 پروردگار پوشیده باید داشت اگر آنها را کنیم تمام جهان متبل سماع شود و فرمود السماع فعله
 در ویشی که صد سال مجاهدات و ریاضات فتح مابست و میان طرقت العبدین سماع حاصل آنچه
 یکجای گوید در راه در آتی و در در باشت ما هر خواهم سیمید و دیگر برافزاید تو محرم اسرار منی
 پروردگاری که در خواهد شد میان هر دو فریق فرق بسیار استی مقدوست عیس این سماع
 را باید که در مجلس سماع انار در حاضر شدن ندهند و اهل فنق را جمع نکنند هم اهل فنق
 و مجاهدات باشند تا ذوق سماع یابد اگر بطریق نذرت امر دی یا با سماعی حاضر آید سماع

در شب باشد اما حکم مرا علی است اگر اهل تسبیح غالب اند و با امار و نگاه سماع و انبیا
 نه و میرویت و نه در طاعت مگر آنوقت که اهل سلاح و تقوی غالب آیند و اولی نسبت که فسق
 و امار و داغینیا حاضر نبیند نقلت که چون شیخ محمد چشتی بمقده سالگی سید میر شد هم از
 سوزنا و دوازده سال عمر مشغول بود بعد از هفت روز بیک خزان افکار کردی و سر که بنظر
 خواجه درآمدی اگر چه او کافر بودی در زمان سلمان شدی و تارک دنیا گشتی و در پیش
 کامل صاحب نعت شدی و در عهد وی حضرت در آن دیار کافر نبود مگر کافر می کردی
 چشت آدمی مسلمان شدی و بصحبت پاکش روشن ضمیر شدی و چون خواجه ابو
 چشتی و بر اختلاف ده و ده عاگردا و از آمد قبولی کردم محمد چشتی را در تقویم در سزا
 کنم و او از دست من ماست سر که محمد چشتی را دوست دارم و او را دوست برم نقلت که از
 روز بسم الله گفتن خواجه نماز با جماعت میگزارد و از هفتم سال غلت اختیار کرد
 و روز بزرگ کلمه طریقت تلاوت و زمان مشغول بودی و جمله خلق در ایام کودکی بر آنخواجه
 آوردند و صاحب اقتباس نقل می آرد از مادر صالحه خواجه ابو محمد که گفت ابو محمد چهار
 در شکم بود صوت که بگویشم آواز می بای پیش گفتم فرمود بشارت باد که فرزند سعادت مند و
 ازین تو بوجود در آید روزی خواجه ابو احمد رو بسوی محل کرده گفت السلام علیکم و
 یا دلی الله و خلیفنی آوازی آواز شکم که کسی مفهوم او نفعده و سم از سیر الاقطاب می آرد
 که تولد ابو محمد چشتی شب عاشوره بود پدر وی خواجه ابو احمد همان لحظه پیغمبر صلی الله
 را خواب دید فرمود مبارک باد ای ابو محمد در خانه تو فرزند تولد شده است باید که او را
 بنام من بسوسوم گردانی و سلام بد و رسائی پس خواجه بیدار شد و دید که پسر تولد شده
 و صفت کرد که لاله الاله محمد رسول الله از زبان او آمده و مادر خواجه ابو محمد گفت
 از آن مرت که ابو محمد متولد شده ده و نیم سال وقت هر صلوة خمسه چنان خود را
 بسوی آسمان کردی و الاله الاله محمد رسول الله میجید و گفتم در وی می آید که خواجه

ابو محمد بنی حنیفه و شمس خواجه ابو یوسف و محمد کا کو و استاد مروان و وفات خواجه ابو محمد بنی
 بنایچ چهارم ماه ربیع الاول در سنه احدی و عشره در اربعه و مدت حیانش مقبلا سال بود و در
 وصال وی صادق سیر الاقطاب نام برحق گفته است رحمه الله علیه و کر عارف را
 قطب ارشاد شیخ ابو القاسم گرگانی رحمه الله علیه نام وی علی است در وقت
 بنیظیر بود نسبت ارادت وی بته واسطه که شیخ ابو عثمان مغربل شیخ ابو علی کاتب شیخ ابو علی
 رود باری اند سید الطائفه جنید سید الی آخره و بر حالتی نوی بوده است چنانکه همرا
 روی بدرگاه وی بوده است و در کشف واقعه مردان آبی بوده است صاحب مراته الامیر
 شیخ ابو القاسم کسب باطن از روحانیت خواجه ابو الحسن خرقانی بزرگترین یافته بود چنانچه در مقدمه
 شحاته که افتاده است را تم میگوید که مصنف شحاته علی بن حسن الواظع مینویسد که شیخ ابو القاسم
 انساب در علم باطن بدو جانب است یکی شیخ ابو الحسن خرقانی و دیگر شیخ ابو یزید بلطانی
 کسب باطن در روحانیت بوده است نه بظاهر و صورت ویرا حضرت امام جعفر صادق
 است فی الله عنه و قبل صحیح نسبت ارادت و تربیت بحسب معنی در روحانیت
 ثابت شده است نه بحسب ظاهر و صورت و باز ابو القاسم گرگانی را نسبت ارادت باطن
 شیخ ابو عثمان مغربل و دیگر ابو علی رود باری و سید الطائفه جنید بنیادی بوده است
 و میگوید ازین عبارت شحاته مذکور شیخ الواظع القاسم نسبت باطن از روحانیت خواجه ابو
 خرقانی یافته نمی شود اما خواجه ابو الحسن را از روحانیت با تیرید رحمه الله علیه نسبت باطن
 و تربیت روحانی ثابت است **علی بن عثمان بن ابی العلی الجبالی القزوی** رحمه الله علیه
 دی ابو الحسن است و در هند عثمان ویرا بر علی خضری میگویند این خضری است و تربیت
 و بصیرت بسیار از شیخ سید است و مولف کشف المحجوب است که کتاب معتبره
 آن است و لطائف و حقایق بسیار و آن جمع کرده است و مرید شیخ ابو الفضل محمد بن
 حسن النخعی است وی غیر شیخ ابو الفضل بن حسن سرخسی است وی در بیت ابی الحسن

شیخ ابی حنیفه بن ابی اسلمه

ابو القاسم گرگانی

کرده است که ویی است بر سر عقبه نزد یک بدشقی صاحب کشف المحجوب خود گوید که
 اقتدار من در طریقت باوست عالم بوده بعلم تفسیر و روایات مرید حضرتی بوده و صاحب سرود
 از اوزان ابو عمرو و قزوینی و ابو الحسن سالبه و نصبت سال حکم عزت بگوشتها سیکر و نام
 خود و اندر میان خلق گم کرده بود و بیشتر بحیل بکام بودی عمری نیکو یافت و آیه و کرامت
 او بسیار است اما لباس و رسوم متصرفه نهشتی و با اهل رسوم مشابه بود و من سرگزازی
 محذیب تر مردم ندیدم از وی شنیدم که گفت الدنیا لکم و لنا فیها صوم و دنیا کدر است
 باز او آنجا وظیفه روزه است وقتی من بروست وی آب میرنجیم بخاطر من گذشت که چون
 کار ما بقدر شکر است چرا آزادان بندگی پیران کنند امید کرامتی را گفت ای پسر
 آنچه اندیشیدی سر حکمی را میی است چون حق تعالی خواهد که عنوان کچه را نایح مملکت است
 ویرا تو برود و بجدت و دستی مشغول کنی این است که است و بر اسب گردد و تو هم صاحب
 گوید که وقتی اولیای حذار اجتماع بود در باده پیران ابو بحسین حضرتی مرا با خود برد کرد
 را دیدم که مرکب برنجی آمدند حضرتی ما ایشان التفات کرده تا جوانی دیدم می آید باطن
 کسسته و عصا شکسته و پا از کار شده سر بر منده اندام سوخته نجف و نزار گفته حضرتی بر
 و پیش وی باز رفت و پرا بر وجه بلند بنشانند من شجبم بعد از آن از شنج پرسیدم که آن کبوتر
 گفت ولایت از اولیا خدا تعالی که منابع ولایت نیست بلکه ولایت منابع وی است و کرامت
 التفات فیما ید یعنی مقید ولایت نیست و ولایت فرد و نیاده که مطلوب وی نباشد بلکه
 ولایت مقید باوست و هم صاحب کشف المحجوب گوید از شنج المشایخ ابو القاسم گرگانی
 پرسیدم که در ویش اکثرین چه چیز باید تا اسم فخر را منزه او اگر دو گفت سه چیز باید و کم از
 سه چیز نشاید یکی باید که پاره است بدانند و دخت و دیگر سخن است بدانند و شنج
 دو دیگر باقی است بر زمین تواند زد و گوئی از درویشان با من حاضر بودند که این سخن
 بگفت چون بنزل خود باز آمدیم گفتیم باید تا کسی در سخن خیری بگویم سر حکمی حضرتی

چون زودت من امه کفتم پاره است در ضمن آن بود که بعضی دو زند بهر نسبت چون فرمود
 بفرمود و زوی اگر راست است و زوی رست باشد سخن رست آن باشد که مجال گوید و در
 بدست و سخن و بعد در آن تصرف کند نه بجز آن به زندگانی مرانرا افکند بعضی را می
 دست بر زمین زد آن باشد که بوجد بر زمین زنده نه بود و این را بعینه پیش از
 نیز گوید و نقل کرد که گفت اصحاب علی خیره آمدند و تمام صاحب کشف المحجوب که یکصد و
 اقامه طریق حل آن بر من دشوار افتاد و تصدیح ابوالقاسم گرگانی کردم و در اردبیل
 که در سراسر وی بود و تنها بود و واقعه را بعینه با استدلال میگفت من نابرسیده جواب بود
 یا زدم گفتن امیا الشیخ این واقعه من است گفت امی سپهر این سخن را خود می بخرد و جل در یک
 با من ناطق گردانید تا از من این سوال کرد و زوی شیخ ابوسعید شیخ ابوالقاسم در طوس نام
 نشسته بودند بر بخت و جمعی در ویشان ایستاده بر دل درویش گذشت که ایاسترین این است
 شیخ ابوسعید روی بان درویش کرد و گفت هر که خواهد دو با شاه را هم بنید بخت گوید و گردان
 درویش در مرد و بزرگ نکوست حق تعالی حجاب از پیش چشم وی برداشت تا صدق سخن شیخ
 بر دل وی کشف گشت و بزرگوار می ایستاد بدید پس در پیش گذشت آبا خدا استعالی را هر روز
 زمین چه بنده است بزرگتر ازین مرد و نفس شیخ ابوسعید تا بزرویش گفت که مختصر علی بود که در
 در آن ملک چون ابوسعید و ابوالقاسم مقنا و هزار فراتر سید و مقنا و هزار برسد او بیت گندی
 رحمت اند علیه وی از معاصران صاحب کشف المحجوب است گویند که است سال بر پای ایستاده بود
 بفرقی چند نماز و نشستی از وی پرسیدند که چرا نمی نشینی گفت مراد جبران نیست که اندر شاه بود
 حق پیشیم استی سه و فوات شیخ ابوالقاسم بنظر نیامده رحمت اند علیه صاحب میراثه الامیر که
 صاحب کشف المحجوب میرد شیخ ابوالفضل وی مرید ابوالحسن جضری بود که از طبقه عاشقان
 نام وی علی بن ابراهیم البصری است اصل وی از بصره بود و در بغداد آمده مرید خواججه بلخی
 ویرایش عراق گویند بعلی توحید مخصوص بود در آنوقت مجلس در توحید و تفرید چون او سخن می

مشا خا نواده الفصاحه

و خواجگی را جزوی شاکردی بودی اگر چه سخن شنوا بسیار بودند اما ابو الحسن صبری
شلی گرفت بود شلی باومی گفتی که تو در بانه نشل من میان من تو الفتی است ازنی است
است ذاتی ابو الحسن صبری و بعد از آنکه بنمای یکدیگر بوده اند و با او عمر قزوینی و ابو الحسن
معاصر بود و شیخ ابو الفضل اکالات بسیار است و کران قطب مداری ابو اسمعیل
ابی منصور محمد انصاری اللهدوی وی هشاد خانوادہ انصاری است انصاری
وی پسر مرآت شیخ الاسلام است صحرا که در نجات و مرآت دوین کتاب مطلق شیخ الاسلام
واقع شده است مراد وی است ارادت وی بجمار و سله که شیخ ابو الحسن غفاری شیخ ابوالحسن
انصاری شیخ محمد بن عبد الله طبری و شیخ ابو محمد جریری اندلسیه الطائف جنبه بغدادی میر سید
نجات گوید وی از فرزندان ابو منصور است الانصاری است و وی پسر ابو اب انصاری است
که صاحب عمل رسول الله صلی الله علیه و سلم در آنکه که آنحضرت صلی الله علیه و سلم هجرت از مکه
کردند خود را و منزل ابو اب انصاری در آن روز وقت انصاری در زمان خلافت امیرالمؤمنین
عثمان رضی الله عنه همراه خلف بن نفیس رسالی می کرد از هجرت بخراسان آسره بود و در حضرت
ساکر شد شیخ الاسلام گفته که پدر من ابو منصور محمد بن علی الانصاری در بلخ با شریفی
سزوه عقلی می بوده است و منی زنی با شریف گفت که ابو منصور را با کج که مرا سزنی قبول کنند
پدر من گفته است که من هرگز آنرا نخواهم آندارد کرده است شریف گفته است که آنرا زنی جوانی
و زرا پسر می آید و چه پسر می چون هجرات آمده است و زن خوخته و من من آند آند
شریف پسر می در بلخ گفته است که ابو منصور ما را هجرت پسر می آند است شریف
معامات شیخ الاسلام گوید که این کل از من است که همه یکجا در ضمن نیست یعنی خیا بچه
صفت نتوان کرد شیخ الاسلام گفته است که من بقتله زاده ام و آنجا بزرگ شده ام و در
من روز جمعه بود و در وقت عزوب آنتاب الثاني من شعبان سنه ست و سبعین و ثمانین
و تم وی گفته که ابو حاصم بر خویشاوند منست من در کودکی بومی شد می و تم وی گفته

که من جسد مرا حدیث یا دوام باسی صد هزار ساله و دم می گفته که من در تکلیف خبر زبان شاکرد
 خواهد اندامی بحالدم من چاروه ساله بودم که خواججه سیدی قندزبان گفت که عبده الله از
 خواهد که از وی بوی امامی آید خواججه سیدی ابن عمار الشیبانی رحمه الله علیه
 وی عبده الله خفیف را دیده بود بشیر از وزیر مجلس مشاهده بود شیخ الاسلام گفت که بیستم
 علمیه را خواججه سیدی در مجلس دین ابن احمد باسنت موافق گردید پس بی بی تاجیه گفت فاضل
 و بسطی بصرات آمد و گفت از شرق تا غرب در بر و بجز کثرت دین تر تازه بصرات با فاضل فاضل
 و امام دیکانه جهان بود شیخ الاسلام گفته که امام سیدی عمار بجای شده بود چون بصرات گشت محکم
 بر سبزه آمد و گفت که چون مصطفی علیه السلام با پی در کشیدند غطفانی را شدین بجای با پی بنا زدند
 من با پی در کشیدم عبدالمجیدی من شنیدم شیخ عمو مرا گفت آن عبده الله نو بودی فی سنه ثمانین اربعه
 توفی امام سیدی عمار الشیبانی بصراتی نیز در صراحت شیخ الاسلام گفته که دیدار شیخ بزرگ نسبت
 مرابطی لغه را بهترین مرتبه که این قوم را گویند که فلان پیر را دیده و با فلان شیخ صحبت نموده
 شیخ را غیبت باید گرفت که در پیران اگر از دست بشود آزار باز توان یافت آزار ناکر نبود
 همه همیشه نبود و عرفات همیشه بودم می گفته که شیخ مرید حدیث و علم شرح بسیار اندامین
 در یک بعضی در تصوف و حقیقت شیخ ابوالحسن خرقانی است اگر سخن فان را ندید می حقیقت شد
 همواره این با آن در می آمیخته یعنی نفس حقیقت یعنی نفس حقیقت هم در می آمیخت و تیز
 نشین است که دو گفت که وی پیر من است بیکسختی که گفت اینک مسجود و خمیند چهری دیگر است
 بری اس ازین هیچ چیزی نماند که علم حقیقت مرادیده و دانسته شد و سم می گفته که غریب
 حج اسلام کردم تاری بر بنتم قافله در آن سال بلز بود و در بازگشتن بخدمت خرقانی رسیدم
 جدید گفت در آنی امی من ماشو که توفیقی معشوقه تو از دریا آمدی از دریا آمدی از دریا آمدی
 جزا الله تعالی کس نماند که آن چه بود که می گفت از غیب شیخ الاسلام گفت مراد از آن
 وی آن تمام بود که مرا گفت از دریا آمدی و از علم آنکه گفت اینک مسجود و خمیند چهری

و یکوست برین سخن بندهم خرفانی من بودم وی در اعظمیت است و در بیان سخن گفت با من
 سناظه میکنی یعنی من خبر با برین که نوعالی و من جا بودی گوید که من هیچکس ندیده‌ام نشنیده‌ام
 این و من بزرگ تر خرفانی بخرفان و طاقی در برات مردمان خرفانی من گفت که کسی است
 خدمت وی میباشد هرگز ندیدم که کسی چنین مصبرانی و تعظیم کرده نشد چنانچه ترا شیخ الاسلام
 گفت زیرا که بر او بی زرتاده بودند وقتی خدمت وی عرض کردم که سوالی دارم فرمود
 بپرس من ماشو که تو از وی پنج سوال کردم سه بران و دو بدل همه اجاب فرمود
 و هر دو دست من دران خود گرفته بود از آن چیز دفره میزد و آب چون می آید شرم وی شتر
 و با من سخن میگفت شیخ عبد الله الطاقی نام وی محمد بن فضل بن محمد الطاقی است
 ابرو دیت مرد موسی ابن عمران خیرتی است عالم بوده معلوم ظاهر و علوم باطن شیخ
 الاسلام گفت که وی پیوسته است و استاد من در عقاید و جلیلیان که اگر من در اندامی عقاید
 جلیلیان بدستی و من و برانامینا دیده‌ام ده گزنج بزرگ ندیده‌ام با هجبت ترا طاقی توانی
 طاقی فی خرفه صفر سه عشره و اربعه شیخ الاسلام گفت که مرا بچشم و دل محمد و صاب بزرگ نمود اما
 خرفانی در اینسانند محمد و صاب هر اعظم تمام است یعنی در صاب اجمال است و خرفانی تفصیل است
 ترا شیخ ابو الحسن بشری بخبری شیخ الاسلام گفت وی از پیران است شیخ الاسلام گوید که من مقاد
 و در حال نواع علوم آموختم و تقوی و شیخ بر دم در عقاید و آل نیمه از پدر خود آموخته بودم و پدر من
 من ستری و تربت و در حق من خوابی دیده بود اما با من منگفت اما اینقدر میگفت که هر روز تغییر
 می آید هر شب می شیخ الاسلام گفت بهترین صبح جا و نکستی این مذمب است و وی ابدان بود
 شیخ الاسلام کار خود بجهت خرفانی تمام کرد و حکالات و خوارق عادات شیخ الاسلام بنده است
 که درین جمله گزیده وی از معشمان نظایفند از محبوبان حق بود و فاش در سنه احد و ثمانین و اربعه
 در زمان شاه ابدالی سلطان سلجوقی واقع شد و در کار نیز گاه حرارت مدفون گشت و قبل نیم ریح الاثر
 بفرستاد و شیخ در موضعی کا در گاه مدفون گشت و که آن مستغرق و رسدای کن

فیکون بعد دو روز مرده مالاً تعلمون قطب الاقطاب خواجہ ناصر الدین
 ابو یوسف حسینی بن محمد سمعان قدس سره از جمال معرفت و کمال حقیقت
 آراسته بود از غایت حضور در دریای احدیت غرق گشته و خرقه فقر و اوارات از خواجہ ابو محمد
 قدس سره پوشیده صاحب نجات گوید وی خواجہ زاده خواجہ محمد بن ابی احمد حسینی است و در مدینه
 تربیت ازان یافته بود خواجہ محمد تا شصت و پنج سال سنابل شده بود و مشیره و هشت که خدمت
 وی کردی و خوردن و پوشیدن از دست نشستن او بودی و دس خواجہ را در جمیل سال رسید
 بود و بسبب خدمت برادر و احتمال بطاعت خدا عزوجل سبب ترویج خدمت شیخ احمد
 چو بزرگوار خواجہ ابو احمد را در خواب دید که گفت در ولایت شاقلان مرویست محمد
 نام تحصیل علوم کرده و روزگار بصلاح گذرانیده خواجہ خود را بادی عقد کن خواجہ را
 طلب کرد و مشیره با وی عقد کرد و وی هم در حقیقت متوطن شده خواجہ یوسف از این
 متولد شد خواجہ محمد بعد از شصت سالگی سنابل شده بود اما ویرای هیچ پسر بزرگ نرسیده بود
 خواجہ یوسف ابنزل فرزند بدیشت و تربیت میکرد و تحصیل علوم و سلوک راه خدا و اول
 ولایت نمود و بعد وفات وی قائم مقام وی شد خواجہ یوسف بعد از پنجاه سالگی میل از او
 و قطع شد خواجہ که نزدیک بزار حاجی برگی که بسیار بزرگ بوده و شیخ ابو اسحاق شامی بزار
 پیشان بسیار میکرد و چهل خانه در زمین بکند با شایسته تاض غیبی مومنی را که حالاً چهل خانه
 وی است اختیار کرد چون میل و کند آن روز در زمین بنیایت محکم بود چنانکه چاکس آنرا نمیشد کند
 خواجہ بکند بدیشت و دست مبارک خود از چاشنگاه تا نماز پیشین اثر با نام رسانید و
 دو روز و سه سطل در آنجا میرسد و چندین سکر و حیرت عالم فنا و هشت و دو روز بروی
 شده بود که گاه بودی که چون خلد تمب و حضور دست وی بکنی و در تنهای آن از خود غایت
 و کید و سبوت که با پیشی در آن غیب بماندی و باز حاضر شدی و حضور با نام رسانیدی
 در آنوقت که شیخ الاسلام عبدالعزیز انصاری بزار حقیقت و سید بود و بادی طمانت کرده

بعد از سعادت بجهت در مجلس محافل سخنان وی میگردید و در وقت رفتن سپهرین خود
 خواجه قطب الدین بود و در انجمن و صحبت کرد و قائم گم گردانید صاحب مرات الاسرار
 از سیر لا و لیا و صاحب قناس الاوار می آرد که وقتی خواجه ابو یوسف در راهی می رفت دید که
 مسجدی عمارت میکنند و شمشیری بالای مسجد میریزد و آن شمشیر از موازید عمارت سجد
 بعد یک کر که بود هر چند فکر کردند برابر نمی آید خواجه تاشا میگردید پس شمشیر فرو داد بالای مسجد
 رفت و کسب خوب شمشیر بدست مبارک خود گرفت و گفت بسم الله الرحمن الرحیم پس آن شمشیر
 را بر عمارت مسجد گذاشت یک کرازه چایی که خواجه گرفته بود از عمارت مسجد زیادت آمد باز آن
 سلطان الشایخ اشجد و میان جثت و صحرای پیا بوده و هم وی از سیر لا و لیا و صاحب قناس
 از سیر قطب می آرد که خواجه یوسف امصی حفظ بنو بدین حدیث طر مبارکش متر و میماند شمشیر
 خود خواجه ابو محمد را در واقع دید فرمود که بعد با سوره فاتحه بخوان تا ازین نزد و خلاص
 شوی میخورد خواندن سوره ناکو تمام قرآن خواجه را یاد شد چنانکه در هر شب از روزی پنج
 قرآن میگردید و هم وی از سیر قطب می آرد که شمشیر خواجه از قناس گرفت که امشب اگر آن
 کنی در دو رکعت نماز تمام قرآن کنم نفس شمشیر است که از آن روز که است خوب شد این شمشیر
 از آن شب که آب سبز خورد بود پس خواجه تابست سال بعد بر نداد و هم صاحب قناس الاوار
 می آرد وی صحیح النسب است و سینی است بدین ترتیب خواجه ناصر الدین ابو یوسف بن محمد
 بن سید ابراهیم بن سید محمد بن سید عبدالملک ملقب بعلی اکبر بن امام علی نقی بن محمد تقی بن
 بن امام علی رضای بن امام موسی کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین
 العابدین بن ابی تراب بن امام حسین رضی الله عنه بن علی مرتضی کرم الله وجهه و خواجه همیشه
 با قدر او غریب صحبت داشتی و هم تقیه بانها شرمی و تقطیر ایشان کردی و گامی توجه باهل دنیا
 نمودی عبد الواح مصنف سنابل می آرد که صحبت خواجه یوسف شتر روز بودی صاحب
 کشف کرامات شدی و از عرض ناخوت الثرمی نظره ای افتادی و چهار روز گذشتی شیخ شلی

بلافاصله خواجیه رسیدی هر بار که دوستی خواجیه بدیدی سلام در آیدی پسندید که همیشه که بدیدی دوستی
 خواجیه سلام می آید می گفت آنچه من در چهره خواجیه دیدم اگر شما هم بینید بیاطاعت و بقراری بودید خواجیه را
 محال داشت شیخ محمد شتی گفت ای ناصر الدین علم خدا علیست که عقل آفرین تواند یافت که همیشه که بدیدی
 خواجیه ناصر الدین چیزی پسندید خواجیه شتی منقصه جو گفت خواجیه ناصر الدین گفت بنده و خواجیه که در آن
 مریدان معذورم کرد و قبول فرمود و مرد بزرگ گفت ای ناصر الدین بیعت با زمام من بگر و سومی تو نظر کن
 و بیعت با زمام من بگو و سومی سیمان نظر کن از چنان کرد و نظرش تا تحت الشری و تا فوق عرض شد شیخ محمد
 اعم علم که از خواجیه حضرت علیه السلام یافته بود خواجیه را آموخت خبر داد که او هم علم باید گرفت علم ندانم که او
 باید که نظر و فایده اخذ کند گوییم صاحب آت اسرا می آرد و خوارق حادوات خواجیه شیرازه است که در آن چون نگاه
 فریب دید پس بزرگ خود خواجیه بود و چستی را تحصیل علوم و حدیث که در آن مقام نمود و در آنجا در آنجا
 جامدی لاول نسیخ خمین از بعثت در زمان خلافت ابو جعفر عبدالعزیز قائم بن قاضی خلیفه بنی عباس که در معاصر
 سلطان طغرل بیگ بن کائیل بن سلجوق بود و شیخ و مدت عمر خواجیه ناصر الدین بقول نفاخت استناد
 سال بود و چوشت مدون گشت تاریخ و مسائل بقول سیر الافطاب عارف کامل بوده رحمة الله علیه
 نو که آن پیشوای ارباب لایسته و یدایت امام شیخ ابو علی فارمدی از قدس سره
 نام وی فضل الدین محمد است شیخ الشیوخ خراسان بوده ادر وقت خود و سفر خود بوده بطریقت خاصه خود
 تذکره و مواعظت کرد امام ابو القاسم شیرازی دانست ای در تصوف بدر عظمت یکی شیخ ابو القاسم
 طوسی و دیگر شیخ ابو الحسن فانی که پیشوای شیخ و قطب تاریخین بوده شیخ ابو علی فارمدی گفته است
 که در ابتدا شیخانی در شایسته بر طایفه مشغول بودم شنیدم که شیخ ابو سعید ابو الخیر از هند آمده است و مجلس میگردد
 تاویز را بر زمین چون چشم من در جهان می افتاد عاشق می گفتم و محبت این طایفه در دل من جنبه شد مگر
 بدیده بدر خانه خود نشسته بودم آرزوی دیدار شیخ در دل من پیدا آمد وقت آن بود که شیخ
 آید خودم که صبر کنم بر جنتم و بیرون آیدم چون بسبب چهار سوسه دیدم شیخ را دیدم با جمعی از بزرگان
 من هم برابر ایشان رفتم و شیخ میبایستی در رفت و جمعی وقتند من در دهم و در گوشه شدم دنیا نگر

شیخ الشیوخ خراسان بوده

سنگ کبر

شیخ را مندید چون سماع مشغول شد شیخ از وقت خوش گشته بعدی بزمی ظاهر شد و حجاب
 چون فارغ شد از سماع شیخ حاضر بیرون کرد و پیش می پاره میکرد و در سینه شیخ یک سنگ نازک
 سه چهارم کرد و در نهاد او آواز داد که ای ابوعلی طوسی کجائی من جواب ندادم گفتم مرانی بنمید
 کرد در میان شیخ کسی ابوعلی نام داشت شیخ دیگر بار آواز داد و جواب ندادم بیوم بار آواز داد و گفت
 شیخ مگر تری بخوند بر خاستم و پیش شیخ آدم شیخ آن تری را بستن این را او گفت تو مرا چون این
 استن مگر تری آتخذ بستم و خدمت کردم و در جایی عزیز نهادم و پیوسته بخدمت شیخ آمدم
 و مراد در خدمت شیخ بسیار افتاده و روزگاری پیدا آمد و حال ما روی نمود چون شیخ از نشانی
 من پیش استاد که امام ابو القاسم شیرازی تازنده علیه بود نام وی عبد الکریم بن هوزان ^{تقیست}
 و صاحب سلسله تفسیر لطائف الاشارات مرید ابوعلی و طاق است آدم و حالی که پیدا می آمد
 میگفتم و او میگفت برو ای سپه علم آموختن مشغول باش و هر روز آن مدوشائی زیادت
 می بود و در سال دیگر تحصیل علم مشغول بودم تا یکروز ظلم از مجربه کشیدم سجد کردم
 و پیش استاد رفتم و حال یادی بگفتم استاد الم گفت چون علم دست از تو برشته تو نیز دست
 از وی بدار کار را باش و معالجه مشغول گرد و بر فتم در خیمه از مدرسه با خانقاه آوردم
 بخدمت امام مشغول شدم امام در گریه ریفته بود تنها من دو می چند آن که یک بجهت من است و امام
 ساز بگردان گفت من که بود که آنکه ما به بخت من با خود گفتم بخیر می کردم خاموش بودم
 بگفتم جواب ندادم چون سبب گفت گفتم من بودم استاد گفت که ای ابوعلی بر چه ^{الطاسم}
 سبب و سال بابت تو بیک دل و آب یافتی پس مرانی بجا پیش او ستایشتم که در حال من
 در آمد که در آن حالت گفتم و آواز داد با استاد امام بگفتم گفت که ای ابوعلی روش من
 از بخواه از نیست هر چه این فراتر بود راه فراتر آن ندانم من با خود اندیشه کردم مرا میری
 بایستی که مرا از یتیم فراتر بروی و آن حالت نیا بدیشیدی و من نام شیخ ابو القاسم که گاهی
 بودم روی بطوس نهادم و جا نگاه دی ندانم چون بشهر رسیدم جامی وی بر سرم نشان

و او نیز فرمت با جماعتی از مردان خویش در مسجد نشسته بودند و در کعبه تخت سجده گذاردم
 و پیش روی در آمدم وی سر در پیش دشت سر برآورد و گفت بیا ای ابوعلی تا چه
 سخن سلام گفتم و نشستند و واقعا خویش بگفتم شیخ ابوالقاسم گرگانی گفت آری ابتدا
 مبارک باد بمنور بدختر رسیدی اما تربیت با نستی بجز بزرگ رسی من با خود گفتم من
 پیش او مقام کردم و بعد از آنکه مراد فی دراز با نواع ریاضت و مجاهده فرمود بر من اقبال کرد و عقده
 مجلس فرمود و فرزند خویش را حکم فرمود بود و هم خواجه ابوعلی فارسی گوید که پیش از آنکه شیخ ابوالقاسم
 عقده فرمایند شیخ ابوسعید از منته بطوس آمده بود و خدمت وی فرمت گفت ای ابوعلی روز باشد که
 طوطی ترا در سخن آید پس بنیاید که شیخ ابوالقاسم مرا عقده مجلس فرمود و سخن بر من کشاد گشت و چنان
 بیج اول سه چهار صد و پنجاه و هفت و طوس رفت از دنیا و اینجا شویم بر آن آورد که در شرح ابوسعید
 ابوالخیر پیشوای وی بکنیم ابو جعفر **ص** جدا و قدس سره در نغمات از طبقه اولی است
 نام وی عمر بن سلمه بود از دیلمی نیشاپور است با شاه شایخ بود و شیخ سلامت و پیر ابو عثمان **ص**
 شاه شجاع گرگانی بوی نسبت و است میکند شیخ الاسلام گوید که وی نموده جهان بود یعنی **ص**
 کمال و ولایت با حرق تعالی میکرد و خود را در جهان نمود بصورت و معنی در وقت خود
 حقیقتی ویران نمود که مراجعین باید بود و ابو جعفر **ص** فین احمد خضر و خواجه با نیر سید استوار است
 طریقت او خواجه عبدالعزیز مهدی با دوری آداب وی صحبت در شرف حال صاحب کرامه الاولیات است کی از
 وی صحبت خواست گفت ای انجی ملازم یکدیگر با نیا هم در مابین بکشاید و ملازم یکدیگر با نیا هم
 ترا گردون بنند و هم وی گفته هر که در هر وقتی افعال و احوال خود را باین گنا و نسبت نشنجد
 و بخاطر خود را متم غدار و پیران خود را در ان شمیریم و هم وی گفته **ص** اول الا رضای و ترک عمل
 الا انصاف لوقی فی سده لریع و سیرین با سیرین و قبل سبع و فی تاریخ امام یا فعی منس لم دوی گفته که
 ظاهر عنوان است اب هالین است مصطفی گوید اصل اسم علیه **ص** شمس جواد **ص**
 خواجه عبدالعزیز بن محمد مرتضی قدس سره از طبقه رابع است کفایت او ابو محمد نیشاپوری بود

از عهد خیره بعد از چنگل شایخ عراقست و ائمه ایشان معتبر اهل تصوف بود و مقبول کابر و از اصحاب خواب
 بود و بعضی حدیث و باخواب بر چینه و خواب را بر عثمان و ابو بکر شبی صحبت داشت و ابو جعفر و در حساب و حساب
 بود و در سال هزار و سیصد و سی و دو پائی بر بنده دسر بر بنده میگشت و بیج شمری از ده روز زیاد بود
 و گاه سه روز میبودی و هم نقش گوید که من در همان شهری بودم و در شبی از بانه جوانی مرتعی در شبی
 من شدت کرد باخواب و گفتیم که اینم در جنت شرم ندارد که سوال میکنید و در جواب نداوم با یکی از
 که از آن بیدم میگفت بنامه بگیریم بتعالی از آنچه در سر تو آید و در سینه تو خلید از من سخن من بخودم
 چون بعد از مدت بخواب آوردم آن جوان زفته بود چون شب رسید بنیابت عمگین خواب شدم علی مرتضی را
 کردم بعد و همه خواب دیدم و آن جوان نیز با وی بود حضرت امیر من شایرت مینمود و سر زارش میکرد و میگفت
 اشک حیات با نوح سلو چون بیدار شدم سر چه دادم تفرقه کردم در وی مسخر آوردم تا اینجا قول مراد
 الا سلو بود صاحب کرة الادلایا گوید شخصی از وی گفت که فلان کس آب میرود و به او می آید
 آنکه او را خدا تعالی توفیق دهد که مخالفت هوا شود و کند بزرگتر از آن بود که در بهر او در بر آید و در
 گفت تصوف حسن خلق است و تصوف حالقت که غایب گردد صاحب ترا از گفتگوی توفیقی
 است تمان و عشرین و ثلثه و اجول ثلث و عشرین و ثلثه و عشرین و ثلثه و عشرین و ثلثه و عشرین
 زیرا طائوس الفخر گویند در نون حکم کاملی در تفحاست صاحب کتاب ملح است و در تصانیف
 بسیار است و سخن می طوس بوده است و خبر وی آنجا است و مرید مرتضی بوده و سیفلی و سلس سیرا
 دیده بود و وقتی شب نشان بود و در پیشان آتش سوخت در معارف سخن میرفت شیخ را خالق بود
 روی تابش ان نهاد و در میان آتش خدا را سجده آورد و روی او از آتش سببی شد شیخ را از آن
 سوال کرد گفت کسی که بر درگاه او آید روی خود در خیمه بود آتش روی وی نمواند سوخت آروی از
 که گفته هر خیزانه که پیش خاک من گذرانند مغفور بود و حکم این بشارت اهل طوس خیزان بار پیش
 خاک وی آوردند می وزمانی بدبشتندی انگار در ندی شیخ ابو الفضل ابن الحسن است
 قدس سره و تفحاست نام وی محمد بن الحسن است و می مرید ابو نصر سر سراج است و شیخ ابو

ابو انجمن و نیز صاحب نعمت صاحب نعمات می آرد که بسا آنکه شیخ محبوب جردی را نام بر
 و میگوید که بر سر زوی شنیدم که گفت که او کی بودم و بجلتی رفتم بودم بطلب برگ توت از بر روی سبزه
 و بر دختی شده بودم برگامی و شاخهای اندرخت نیز دم شیخ ابو الفضل در آن کوهی گذشت من دیدم
 هیچ تنگ نگردم که از خود غائب بودم بر حکم نسیاط سر بر آورد گفتم بار خدا یا یکسان میشیست که مراد
 نداده که موی خود تبراشم بادستان چنین گفتند که در حال همه ادران و اعصان و اصول در خان
 زمین دیدم نگاه گفت که عجب کسی که کشتاش در را با تو معنی نتوان گفت و نعمت هرگاه
 که شیخ ابو سعید را قبض بودی مضمه خاک پیر ابو الفضل کردی خواهی بود طاهر فرزند شیخ
 ابو سعید گوید که روزی شیخ ما را قبضی رسید و بسیار مجلس گران شد و همه جمع نیز گردیدند گفت
 هرگاه ما را قبضی بودی روی سومی خاک پیر ابو الفضل کردی سبب بدل شدی سوز زین
 در وقت سیرتو نشست و جمله اصحاب با دی فرزند چون بصر رسیدند شیخ کشته گشت وقت بیعت بدل
 در ایشان بخوبی و فریاد برآمدند و شیخ را از صحنی سخنی میرفت چون سبب بسیار زیاد بر خاک پیرین و از
 قوال برین بیعت و زینت بیعت سعدین شاد بیست این معدن وجود و کرم و قبله ماروی با بیعت
 هر کس حرم و شیخ را دست گرفته بودند و کرد آن خاک طواف میکردند و نفره میزدند و در ایشان هر کس
 برین و خاک نیل طیبید چون آرامی بریدند شیخ گفت این روز را تاریخی سازند که بهتر ازین روز
 نبیند بعد از آن هر مردی را که اندیشه حج بودی شیخ دیر اسب خاک پیر ابو الفضل زد سادی و گفتی
 آن خاک را زیارت کن بیعت با گرد آن خاک طواف کن نام مقصود حاصل شود و صاحب نعمات از کشف
 می آرد که روزی لقمان نزد یک ابو الفضل حسن آمد و دید جزوی و درست گفت یا ما ابو الفضل اند
 این جزو چه میخواهی گفت همان که تو اندر ترک آنی گفت پس غیلاف چیست گفت خلاف توئی
 که از من می پرسی که چه میخواهی از منی بپار شو و از منباری میداند که در خلاف برخیزد و بدانی که من تو
 چه بپایم شیخ ابو الفضل حسن حسی دقتی از هواد آمد و روختی نشست بچی آن بر شیخ ابو الفضل
 چه می گوی این ترا می باید گفت از آن غیبی که می باید یعنی که من طلب کرده ام

شیخ لقمان سهروردی اندر بجا بدیده بسیار شوق و مساعده با جنتی با ناکه
گفتی افتادش که عقلش رفت گفتند لقمان آن چه بود و این چه حسرت گفت هر چند بدگی میش کردی
میش می بایست در اندام لغتم آتقی با دشمنان چون بنده پیر شو و از لوش بکنند تو با شاه غزوی
بندگی تو بچشم از او کن گفت ندانستیم که ای لقمان از او ت کردی نشان از او می آن که عقل
بر گرفت روی باز عقل می بجایین بود است شیخ ابو سعید بسیار گفته است که لقمان از او کرده حد است
سجانه از امر روی شیخ ابو سعید گفته که شبی صاحبی گفته بودند در خانقاه بسته بود با بایر ابو الفضل
بر بر صفت نموده بودیم سخن میرفت در معارف سلسله مشکل شده لقمان را دیدیم که از نام خانقاه
دور پرید و در پیش من نشست و آن سلسله را بگفت چنانکه اشکال برخواست باز پرید و بر بام سرود
پیر ابو الفضل گفت ای ابو سعید مرتبه این مرد می بینی گفت می بینم گفت آفتد از انشا که گفتم خرا
گفت از آنکه علم از او شیخ ابو سعید گفته لقمان مجنون را بیماری پیدا کرد گفت پیر ابو الفضل را بگو
که لقمان سرود پیر چون نشنید با جماعت آنجا شدند چون لقمان او را بدید تپسی کرد و پیر
با لاین نشست و می در پیری نگریت کی از جمیع گفت لا اله الا الله لقمان تپسی کرد گفت آخر
نوشستن ای ایاوی باید داد لقمان گفت ما را عوده میفرمائی بر درگاه حق پیر ابو الفضل از او
شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس سره در نجاست نام وی فضل المدین ابو الخیر است
که وی سلطان وقت بود و جمال بل طریقت و شرف القلوب و در وقت وی همه شیخ و را
سوره بودند روی در طریقت ابو الفضل حسن حسنی است شیخ ابو سعید گفته که مکر و زمی آدم
یعنی بر در شمرستان عرض تل خاکستر بود و لقمان مجنون بر سر آن نشسته بود و قصد می کرد
و بر آن بالا شدم و می پاره بر پستین مید و خسته و با وی می اگر ستم و حضرت شیخ خیابان ایستاده بود
که سایه او بر پستین لقمان افتاده بوده چون آن پاره بر روی زمین و خسته گفت یا ابو سعید تا
باین پاره بر این پستین و ختم پس برخاست و دست میگرفت و در خانقاه پیر ابو الفضل
دیر آواز داد و می بیرون آمد گفت یا ابا الفضل این کاه را که از شماست پیر را بچفت بک

و در خانه برود و صفت نخست از وی گرفت و در آنجا نظر میکرد و آنچه میخواست از آنجا برمی داشت
 و میداد که در آن جزو جمعیت پرورش یافت یا با سعید صد و بیست و چهار نفر از غیره که مخلص و ستاره
 گفتند با خلق گویند که بعد ایشان بدند کسانی که این کار را گفتند و این که سفوف شده شیخ گفتند
 شب مراد خواب نگذاشت با مادرش از آنجا برآمدن از پدر و سنوری خواست خاسته و در شب
 پیش ابوعلی فقیه آوردیم چون پیشتر خواجده ابوعلی اول رسول این آیت بود **اللهم تعذر من غیرک**
بالمعروف و آن ساعت در می در مینه ماکت اندام جمیع این کلمه یعنی بخود خدا را بگردانید و بگردانید
 خود را و بخانده مار از آن فراموشند خواجده ابوعلی آن تغییر در ما بدید گفت ووش کجا بود ه گفته اند
 گفت و غیره با کجا شود که حرام بود ترا از آن معنی باین آیه من مانزد ویر ابو الفضل شده بود و این تحمیر علی بن محمد
 چون بر ابو الفضل را بدید گفت یا با سعید سه سنگ شده همی ازانی پس پیش مان کم کنی تو را
 سه شنبه خویش گفتند شیخ چه میفرمائی گفت در آنی من بشدی این کلمه را باش که انگار با تو کار دارم و چون
 میر ابو الفضل بر جنت حق پیوست ما را در مدت حیاته میر بهر نکال که بود وی بوسی رجوع ننشاند
 صلح نکال را میخواستن بن بود المشیح ابو العباس آملی با مل فقیه و یک سال پیش می بودم که میر کوش
 ابو العباس را در جماعت خانه صرفیان موافقتی بود که چون کسب و در آنجا نشسته بود و در
 جمع اکثر شب ویشی نماز افروزی کردی گفتی امی ایسر تو محبت که این بر میر چه میکند بجای نماز میکند
 و بر این مرتجع کار نیست و برین حاجتی ندارد و دیگر در آن کسب استیر ابو سعید را گفت که تو نیست نماز
 چنانکه دیگر آنرا او برادر بر بر خود خانگی داده بود کوش شیخ ابو العباس فصد کرده بود و گوش کنده
 برو شیخ ابو سعید رخاست از او جامه خود بیرون آورد و دست می شست و جامه از وی باز کرد و جامه
 پیش می داشت شیخ در پوشید پس عارض شیخ را بختست و نمازی کرد و هم در شب خشک کرده و مالید و در نور در پیش
 شیخ آورد و شیخ اشارت کرد که ترا باید پوشید شیخ ابو سعید در پوشید چون با بدادنده جماعت نماز
 و شیخ ابو العباس بگریستند حاجت شیخ ابو سعید دیدند و شیخ ابو سعید حاجت شیخ ابو العباس را محبت ماند
 شیخ ابو العباس گفت آری ووش شمار رفت در فضیلت این جوانی مشکلی اندر مبارکش با شیخ ابو سعید گفت

روزی دو کس پیش شیخ ابوالعاص آمدند بنشینند گفتند ما را یکدیگر سخن بنیست کی میگوید اندوه
 وادب تا شتر وکی میگوید شادی از ان ابد تا شتر شیخ چه میگوید شیخ دست بر روی زود آورد و گفت آنچه
 که منزه نگاه پس بقیاب نه اندوه است و نه شادی نفس عند زکیم صبح و لاساء اندوه و شادی
 است و هر چه صفت محبت است او محبت را بقدم راه نیست بگفت پس بقیاب به خدایت در امر
 دینی برهی مصطفی صلی الله علیه وسلم در متابعت سنت اگر کسی دعوی راه جوان مردی میکند
 که او پیش نیست چون اندو کس بر او شنیدند پرسیدیم که آندو کس که بودند گفت یکی ابو الحسن خانی و یکی
 ابو عبد الله دستانی است شیخ ابو سعید را پرسیدند معنی این حدیث که تفکر ساعة خیر من عبادة سنة
 شیخ گفت اندیشه یک ساعت در معنی خود بهتر از عبادت یکساله در اندیشه هستی خود شیخ شب جمعه
 نماز حقن جایم شعبان سنة اربعین در بجانته از دنیا رفت در عمر ایشان هزار ماه بوده است

عبد الله بن عباس
 ابو سعید خدری
 شیخ ابو سعید
 شیخ ابو سعید

ذکر آن سیر حلقه مشایخ کبار آن مشوامی اولیا و نامداران موصوف بصفت
 حضرت و در دو خواجه قطب الدین مودود حشمتی بن ابویوسف حشمتی قدس الله سره
 و بر شانی غایب و متنازعی عالی بود و جمع مشایخ وقت بر کمالات علم صوری و معنوی او نظر
 و در ریت میدان بنظر آن بودی خرقه فقر دارا است بد خود و خواجه ناصر الدین ابویوسف
 حشمتی پوشیده کمالات و خوارق عادات وی بنجد است که درین مختصر گزین لقب می نویسد
 است و از کتابی نقل است که وی حضرت در حالت سماع برود چشم بود داشت گاهی میگریستی گاهی
 تبسم نمودی در وی سرخ نشدی پرسیدند که سحر سبت فرمود که صوفی در سماع نشاید به سحر
 سحر فرمود که دوست گوید بفغان من ترا چنین و چنان با دم اهل سماع بی قصد و تبسم آید و
 گاهی بی حالت جمال بخوب جلال و ترس فراق خداوند در گریه شود و دیگر اسرار در بیان نیاید
 ظاهر کرد و گویند که این را بر او آگشند صاحب لغات گوید وی در سنه هفت سالگی تمام قرآن
 بر وجه حسن حفظ کرده بود و تحصیل علم شتغال سید شدت چون بسبب و شش سالگی رسید در
 سینه گوار او خواهر ابوسف از دنیا رفت و در اسبابی نمیباشد وی بخصال حمیده موصوف بود

و افعال پسندیده معروف مردم آنولایت هم در مقام اعتقاد و محبت و انقیاد و ازوت
 وی بودند و توفیق شرف محبت و دولت تربیت شیخ الاسلام احمد النامقی الحامی قدس
 سره نیز یافته بود و از وقت که حضرت شیخ الاسلام از ولایت جام به راه شریف آورده بود
 خواص و عوام مشاهده کرامات و خوارق عادات که از ایشان ظاهر می نمودند و معتقد و مستجاب
 و این قصد و اطراف و کائنات آنولایت انتشار یافت و از نواحی حرمه متوجه مزار تبرک بهشت
 شد خبر آمد که خواجه مود و چینی مریدان بسیار جمع کرده است می آمدند شیخ الاسلام احمد را از ولایت
 میرون کینه اصحاب شیخ الاسلام احمد آرزو پشیده نمیدانستند و وی خود از همه بهتر میداد چون تمام
 با داد و مفره در آورد و گفت که ساعی میکنید که جماعتی رسولان در راه اند چون ساعی بر آید خوار
 در آمد که آنجماعت رسیدند ایشان آوردند و سلام گفتند و جواب شنیدند و طعام خوردند و سفره پراشند
 شیخ الاسلام گفت که شما میگوید با ما بگویم که شما بچه کار آمده اید ایشان گفتند که حضرت نغمه با ما بود و بگویم که شما را
 مود و فرستاده است که احمد را بگویند که تو ولایت با بچه کار آمده است با بزرگ در گزیند خاتم بار باری
 تر باز گردانیم رسولان تصدیق کردند پس فرمود که مراد از ولایت این در سخاست اینک که مردمان
 نه از آن اوست نه از آن من و اگر مراد از ولایت مردمانند ایشان رها یا سنجند پس شیخ الشومخ
 باشد و اگر مراد از ولایت آنست که من میدانم اولیا خدا و عزوجل میداند فردا ایشان نایم
 کار ولایت چیست و چون است این سخن محبت ابروی عظیم بر آید و شبان روزی بسیار بد و بی منقطع شد
 روز دیگر با بد او آن شیخ فرمود که ستوران ساخته کنند تا برویم اصحاب گفتند امکان ندارد و در
 دو سه روز بعد از آنکه دیگر بنا زد و بیج ملاحی از آب تواند که شش شیخ گفت که سهل باشد که مراد
 ملاحی که پس در آن شد و چون بصبح میروند آمدند شیخ الاسلام نگاه کرد و دید که جمعی انبوه بسیار
 بسته همراه ایشانند پس دید که اینان کیانند گفتند مریدان و صحبان همانند شنیده اند که جماعتی بعد
 می آیند فرمود که اینها را باز گردانید که تیغ و تبر کار سحر است و سلاح این گروه سلاح دیگر است
 شیخ الاسلام با تنی چند روی برآورد و چون کجبار آب رسیدند آب بسیار کوشش فرمود که امروز

قرار داشت که ملاحی کنیم سخن از حراف آغاز کردند چندان نزوی بدین رسید که همه آمدند حیران
 پیش فرمود که چشمه بسیار برهنید و کوبیدید بر لبه احد الرحمن الرزیه باسمه با نکرار کردیم کسی که چشم زد و با کرد
 بائی افزایز کرد و هر که در یکشا و خود را بر آن طرف آب یافت بائی آواز شکست چون رسولان آن شب
 کرده تجلیل مشن خواهد نمود و فتنه و ایحال باز گفتند کسی باور کند بشنند خواهد بود و با هزار مرد مسلمان
 بسته متوجه شدند و در راه شیخ رسیدند چون نظر شیخ بروی آنها افتاد از اسپ پیاده شدند و بدین برایشی
 و او شیخ دست پرست وی میزد و میگفت کار ولایت چون می بینی مذاق که ولایت مردان شیخ صلاح است
 بر سوار شو که یکی و پسندانی که چه چینی چون در آمد شیخ الاسلام با اصحاب خود در محله فرود آمدند
 خواهد بود و در با میدان در محله دیگر و زدیگر مردان خواهد بود و گفتند که مانده بود و با شیخ احمد از
 ولایت بیرون کنیم امروز با در یک ده نشست درین معنی بهتر ازین اندیشه باید کرد خواهد بود و گفت
 سر صواب است و چنان بنماید که با ما در جزیر و بحدت می رویم و اجازت خواهد بود و اگر دیم که کار می
 به بقوت با ندی ماست مردان گفتند که ما با به مشورت کرده ایم صواب است که ما سوسی بکار
 کنیم که چون وقت نیل کو کش شود و پیش دی کسی نباشد یعنی چند در خدمت او برویم و سماجی بناید
 و حالتی بر آیم و دو آن میان چیزی بروی زمین خواهد بود و گفت این صواب نیست که عیاش
 ولایت و کرامت ما مانده ندانست چون قیلوله شد استوایه تعریف شدند خادم خواست که جان
 خواب گشته و ما شیخ قیلوله کند فرمود که یک ساعت نوبت کن که کاری در پیش است ناگاه کسی در کو
 خادم چون در یکشا و خواهد بود و ما دید که با جمعی انبوه در آمدند و سلام گفتند و آغاز سماع
 مدح زدن کردند شیخ الاسلام سر بر آورد و گفت بی هیچی صحنه کمانی و این سلسله مردی خوشی
 از عقل و بجا این صاحب کرامات و پیوسته و خدمت شیخ بودی هم در لحظه حاضر شد و با یک بر
 زوایشان گفتش و دستار می گذاشتند و میگفتند همین خواهد بود و ما نزد عظیم عمل بر بانی بر
 ما استغفار سر بر نه کرد و گفت بر شمارش است که این نوبت من باین بنماید تمام شیخ گفت
 مسکونی اما چرا با ایشان در آمدن موافقت کردی خواهد بود و گفت بگردم حضور فرمایید شیخ گفت

هفتاد و دوم بروان قوم را با بدگروان و دو صد سنگار گاه واروسه روز توقف کن چنانکه کردی
 شیخ آمد و گفت چنانکه گفته بودی که روم دیگر چه میفرماید ما چنان که هم شیخ فرمود اول مصلی بپوش
 مذکور و علم آموز که زاهدی علم سحر و شیطانی باشد گفت قبول کردم دیگر چه میفرماید و فرمود
 که چون از تحصیل علم عاجز شوی احبباً بخاندان خود کن آبا و اجداد تو بزرگ بوده اند و حساب
 که امانت خواجیه بود و در وقت چون احبباً بخاندان میفرماید چشم ما بر وجه بزرگ و تیس مرا اجلاس زمان
 شیخ گفته پیشتر آبی پیشتر آه دست وی گرفت و بر کنار چهار باش خود نشاند و دست بعبقش بر
 علم پس سه روز و یک شب شیخ بود ز نو اند گرفت و نو از شما یافت و بگشتت و بعد از آن ماند که در صنی
 تحصیل علوم و تکمیل معارف بجهت بلوغ و تجار انشرف برود مدت چهار سال بقدر وسع و امکان
 در آفتاب احتضار نمود و از صفائی باطن در جمیع علوم صوری و معنوی کمال کمال گشت چنانکه در آن
 دنیا هر جا که مشغول آیت فرسید و کرامات عجیبه که تفصیل آن بتطویل می آید و طایفه بشند و بعد از آن شیخ
 پشت مراجعت فرموده و تبریت میدارد آن مشغول شد از لطائف طالبان روی ارادت
 بجا بست می آوردند و تعامات علی رسیدگی از آنجا شاه جهان لقب نام می کن این محبت و از آنجا
 خواب بود مشرف صحبت خواجده در یافته است و چند مدت در حقیقت آنست نمود که گویند که در وقت
 هرگز در حقیقت نقص طهارت نکرده چون خواستی طهارت کند سوار شد می و از حقیقت بیرون آمدی و در دو
 و طهارت ساختی و مراجعت نمودی و میگفتی که مرا حقیقت منزل مبارک و مقام متبرک است روشنا
 که در خیالی ادبی کند و گویند پیشتر در این خواجیه سخن میگفتند خواجیه سوود در حقیقت بر شاه لقب نهاد
 وی همیشه آن می نامید معافت میکرد و فاق سخنان در سینه و سینه و سینه و سینه و سینه و سینه
 نفس سالانها از سیر لای طلب می آرد که خواجیه بود و در حقیقت با فقر و مسکینان همیشه صحبت و محبت و در
 نو هرگز نمی پوشید و در کشف فلوب و کشف قبور و کشف ارواح بسیار حاضر الوقت بود و در این
 هر کس که یک میگفتند علم کمال چنانش بود که در پانزده سالگی کتاب سماج العالین بیان روش
 خواجیه و خلافت الشریعت تصنیف کرده و در سینه بست و چهار سالگی بعد در ری می آید تا تمام مشرف

چون بخدمت بر خود ادرات آورد تربست سال و خوب نیست زد کرد و بجایده شاد و بگرفت چنان
بعد از پنج فرس در زانظار کردی و مدت سی سال شیخا خواب نکرده چون بدیش خلافت داد و کرم پوشانید
فردو این کلیم حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و علی مرتضی است مضمی الله عنده که این کسی پوشید
مساجد ریاجت شد به پیش از مدح و ذم پیش او یکسان بود و این اثر نیکو بختی در پوشید این اسم عظیم بسیار
جانش عت علم ظاهر و باطن کشف کرد و گویند از بیت المقدس تا نواحی حبت و بلخ ده هزار مصلیقت
و مردانش احمدی نیست و هم می از سیر الاقطاب می رسیده که چون خواجہ بود و وحشی بعد پدر بزرگوار خود
در بست و چهار سالگی برجا نهشت اینچنین شیخ احمد جام زنده نایل رسیدند سره فرموده خواجہ بود در آنجا
بزرگ است و خود رسال مازده را آنجا بایزیت تا بر پیش نماید و دست خود بر سجاده نشاند از جامه ترحمت
چون بر آن رسید بعضی مردمان نامیجا برای انگیزین عداوت میان هر دو بزرگوار پیش خواجہ نمودند
که شیخ احمد جام بخل انداختن ز لایب شما اینجا آمده است خواجہ مرا تکرید و فرمود که آنچه میگوید باطل است
احمد از روی محبت و تقویت ماسی آید درین اثنا شیخ نزدیک رسید خواجہ نصیحت قبول نمود آرد از آنجا
عرض کرد که برای استقبال امر و سوار بر درید خواجہ سخن آنها گوش نکرد و با مردمان و صفیان که
قرب چهار هزار حاضر بودند راهی شدند در آن هنگام خواجہ را از رحمت تاهرات داد و زده هزار مرد
خلیفه از هر شهری و نواحی در رکاب سعادت همراه شدند چون بر دریا تو کسد مابین با زبان و کلام
هر دو بزرگوار قریب رسیدند از آن روی آب شیخ احمد بر پشت شتر سوار شده آمد استاره و از روی
خواجہ بود که از رحمت بر دیوار سوار شده قشربغ آورد ده بود در بار و در نین بر باد رسید می نمود
بایستد باران شیخ احمد چون همراه خواجہ بود و انبوه بسیار و بخدمت شیخ اظهار نمود شیخ فرمود
مضاافه نیست خواجہ بود و در اینی ملاقات آمده است این انبوه مردمان و صفیان روی انداخته
با باران شیخ آواز داد که شاد آب بگذرید یا با بیایم خواجہ فرمود شما از راه دور بجا طر آمده اید بگفتند که
بخدمت شما میسریم بعد الله الرحمن الرحیم خوانند از دیوار رحمت و بسان برق از دریا بگفتند و با هم ملاقات
واقع شد شیخ با باران خود فرمود که ما غیر واقع خیال کرده بودم خواجہ بود و در آن مکان دوزخ گار است

الحمد که از دیدار ایشان شرف شدم پس ما هم نشستند و تا دیر می حرف و حکایات و میمان آوردند
 بعد از آنکه گفتند شما را همین باید و بغیر چنانچه قدم بجهت بفرمائید و زیارت خواجگان شما نیز در باید
 گفت مقصود ملاقات شما بود که چون مسیر آمد و زیارت خواجگان از اینجا میسر است از آنکه تعرف رود
 اولیاد و اولاد ایشان همه جاهت پس شیخ بچست روی کرد و زمین بوس نمود و وفا که خواند گشت
 و در خانه خواجگی حکیم که معتقد شیخ بود فرود آمد و خواجه نمود و نیز تا آنجا همراه بود آن هر دو بزرگوار
 صاحب امر سر راه روز آنجا ماندند و مجلس سماع در آوردند و پیش ازین خادم شیخ احمد عرض نمود که
 خست خواب کجا بیند از من شیخ فرمود باش که همی در پیش است چون شب آمد هر دو بزرگ در سماع مشغول
 شدند آنروز همانها بخار که قبل ازین بار با گفته آنها جناب خواجگی پیش برفته بود فرصت را غنیمت
 دانسته سماعی است بحدی که آمدند و خوانند که کا شیخ به تیغ و خنجر تمام رسانند تا آنکه کشتن برخواهند که تا
 نگاه شیخ بر ایشان افتاد و لرزه بر اندام آنها مستولی شد درین آنجا هر دو بزرگ با فغان سبوی ایشان نظر
 غضب نگاه کردند بکبرتیه بخود افتادند تا آنکه بعد از سماع بر ایشان افتاد دست و او شیخ آنها را بدینجا
 میجوگرید و فرمود همان خواجگی است که دید و خواجگی تمامی حال زاول تا آنجا میان نمود شیخ احمد
 گفت ایشان سزای خود یافتند حالا در گذر باید کرد خواجه مود و گفت که ایشان گناه شما کرده تا
 شما عفو نفرمائید فائده نمیکند شیخ گفت من از گناه ایشان در گذشتم شما نیز معاف نمائید خواجگی گفت که
 چون شما خوشنود شد بدین نیز معاف کردم همه ایشان بحال خود آمدند و در پای شیخی افتادند و توبه نمودند
 پس حضرت شیخ احمد جام فایده خواند و بجات جام مراجعت نمود خواجه نمود و حقیقی استود بچست گردید و شیخ
 احمد جام وقت خفت خواجگی برای تحصیل علم ناکید بسیار کرد و گفت در دینی هیچ چیز نیست جز علم
 کمال داری ولیکن علم ظاهری نیز در کاست تا ظاهر و باطن یکی گردد و حضرت خواجگی نصیحت ایشان
 قبول کرد و هم در آن سال تحصیل علم عربیت بدین نمود و هم صاحب لائقاس المانوار نیز بود چون در غرض
 حضرت خواجگی مسطور است که در رتبه درآمد بضرورت بعینه ثبت افتاده و اصداعلم بالصبوب و هم دی از
 سیر الانطاب دی از خواجگی عبدالحق بن عبد الوانی نقل میکند که در ایام عاشورا در جمعی حضرت خواجگی

و معرفت بیان نمودن کاه جوانی آمد بصورت زاهدان هر قدر در روح برود و غرض داشته که شسته
 نگاه خواهد بود و بروانند و در دست استخوان گفت که حضرت صلی الله علیه و سلم فرموده انقوا
 و است المؤمنین فایه نظیر خوراشده ستر این حدیث است حضرت خواج و فرمود سراسر این حدیث
 تا زمانه یکنگونی جهان بود حضرت من جل و علامه آری و از من شوی گفت لغو زبانه باشد مر از انرا باشد
 خادمی را اشارت نمود تا حضور از او بگریه زاری برآمد وی تحمل گریه و در کعبه و در میان
 افتاد و زانینکست بر سدل شد و سوره سنا بن سینه و خالقا و خواجه و در وحشتی که که سه روز مانگی
 گایسته او گشته و شدی یکی از اولیا خدا گشتی بقره الله میونی و وی شخص نامدار و عارف محکم
 که سواد محقق بزرگوار است در مقررین و ابرار بود و متقی است که چنان خلق و لواضع دشت میرزا اسلام
 و خود را از جمله کبر شمرده و علامه و کتیر که خود را اسلام کرده و قیام نمودی انتمی صاحب آله
 از سیر لاه لیا می آرد که چون خواج غلط اللین مود و وحشتی را از رحمت فراموش شد بر وی با سیدت با
 و هر یک با شسته دست خواهد بود و در راه خواهد مطلقا نمود و حریر باره را بر تن خود نهاد و جان کن
 که در عهد از تجزیه بگفتن نومسند که خبانه بره از او بر شسته نشد مردم تحیر بود که آواز سیدت آمد سید
 نشسته از زمین سرمان غیب بیامند و نماز بنهار گذارند بعد از آنکه هزار نفر که کعبه ای خواجده و آبا جاد
 وی جدا گشتند نماز گذارند و بعد خلق نماز اوله و سوسن اسفند که جلوه بر در اند جانها خود بود
 در عوا شد و سبقت ناموضع که خواج قبول کرده بود فرود آمد ازین کرامت خواج بعد از آنکه در آن
 مسلمان شدند که در شمار نیاندنونی بی غرض شمره ج سنجین و حسانه و زبان مغز الدین سمر
 در چشم مدفن گشت و مدت حیاتش نود و هفت سال بود رحمة الله علیه تار سوسه و اولیا
 آنکه مود و وحشتی اش نام است گلشن جاب باغ اسلام عمده خاندان چشید نادمی حاجت است
 سوانج نقل آن سجود که بجنات آید سوود خواج بر از غلیظه نامدار و اولیا کبار است
 خواج صاحب محمد و دین ابو یوسف حشقی رحمة الله علیه ریغاست وی بسیار
 بوده و هر چند از پدر خواج مود و وحشتی مقام وی نسیخته و مقبول همه اهل الف بوده و در کافه نام شخصی نامدار

تمام بسته است گویند سید الشکر علی المد علیة سلم را در واقع دید که فرمودند که ای احمد
 نوشتن نام منی با مشاق تویم چون ما بدو شده یار موافق اعتبار کرد و مجبول و از جانب کسی بر
 زیارت هر یک شهر یعنی از اوها الله تعالی شرفیاف و فکر ما شود چون اقامت ارکان و شرف الطبع کرد
 بحر محترم برین در وضعه شرفیاف مصطفوی علی زوار ما سخن انجایا توجه نمود و مدت شش ماه مجازت کرد
 گویند که بدادت و موافقت می مجازت آن حرم خادمان اگر آن آمد خوش تنگد ویران بخانند از در
 او از آن چنانچه بر حاضران شنیدند که ویران بخانید که از جمله شناسان است و بعد از جهت از زمین بخانند
 و در خانقاه شیخ شهاب الدین سهروردی زود آمد شیخ ذیر القلم و اخرام بسیار کرد و خلیفه بند او بنا بر
 که دیده بود و بر اطلب کرد و وظائف اگرام و احترام بسیار بجا آورد و وی خلیفه را نصاب جاگیر
 و مواظبت و لیدر گرفت و همه در محل قبول افتاد و تومی آوردند بحجت استمال خاطر خلیفه محقری بر
 چون بیرون آمد نظر اقامت کرد و بخیرسان توجه نمود و ولادت وی سینه و جسمانه بوده صاحب
 اسرار می آرد و کمالات و خوارق عادات می بسیار است و گویند که تا امر از سجاده وی در جنت
 بحال خود است و هر طبقه کبر و اهل معنی از فرزندان وی ظهور مینماید و این معنی از کمالات خواجگان
 نبوت و شاهبازان آنست که پاک در تمام هندوستان الطهرین الشمس اند و نونی فی سینه و برین جسمانه
 زمان ابو العباس احمد بن مستنیر حمد الله علیه شیخ ابو بکر بن عبد الله الطوسی العسلی حرمه می
 در نجف است وی از اصحاب شیخ ابوالقاسم گرگانی است و با ابو بکر دینوی صحبت داشته است از وی
 پرسیدند که دیدار مطلوب بچه توان دید گفت بریده صدق در آئینه طلب می فرمود که تصور آنست
 و فکر آنست گوی می بخشند و دعوی طلب مطلوب رساند و هم وی گفته تا هستی موهم سوخته نشود و در
 دل بسوزن غیرت از غیر او در دخته نشود و خانه جان بشمع تجلیات جانان از دخته نگردد و زرار که هم
 در زمین کاشته بخارند و نقش بر کاغذ نوشته نه بخارند گویند مجاهده وی باشد نه انجام دهد و در
 سالیه بسوزن نذاکند که ای تسلیج با در و قلب تسامحت کن ترا با یافت چه کار و هم وی گفته
 توکل است که منع و عطا جز از خداست تعالی بدین عین القضاة جهانی در مصنفات خود آورده

که احمد غزالی گفت می بینی ابو بکر بن کج در مناجات گفته آبی با حکمتی خلق خود را و در اول
 بر من حکمت است جواب آمد که حکمتی فی خلقک رویتنی فی مرآة روحک خودتبی فی نیک گفت که
 که حال خود را در آئینه روح تو بینم و محبت خود را در دل تو آنگاه حبه الاسلام محمد بن غزالی را بطور
 رحمت ابدی عیبت می او صادق است و لقب می زمین الدین حساب می در حضور شیخ ابو علی فارسی
 است غزالی در می است از دیدن با شیخ طوس اکنون اثر آن باقی نیت و می گفته گفته غزالی است
 ندی است تعارف و صبر بر وی من شخصی علی القاسم الکراکی قدس الله تعالی روحه آنه قال الی الله
 التسعة والثمانین تصیر او صافا للعبید الساکب وهو بقدر فی السلوک غیر اصل یعنی شنیدم از شیخ ابوالعلی
 که خبر داد از شیخ خود ابوالقاسم نامهای نود و نه گانه سخن بجا نه وصف بنده سالک میگردد و در
 خط خود از آن میگوید که حال بنده هنوز در سلوک است بنیابت نیست زیرا که بنده سیه الی الله
 کرد و در سیر فی السد را بنیابت میباشد و می افاض و طوس و بنشای تو تحصیل علوم نمود و بعد نظام
 الملک طاعت کرد و فعل تمام یافت و بافاضل نظام الملک مناظره کرد و برایشان غالب شد
 و در نظام بنده او را بعضی تفویض کرد و در سه اربع و ثمانین و اربعه آنه بیضا و وقت بعد از آنکه در
 و طریق زهد و تقاطع گرفت و قصد حج کرد و در سه ثمان و ثمانین و اربعه آنه حج گذارد و در بنام مراجعت نمود
 و مدتی آنجا بود و از آنجا بیت المقدس رفت و از آنجا بمصر مدتی در آنجا گذرید و بعد از بنام
 بعد از آن بطن خود بازگشت و حال خود مشغول شد و از خلق خود کبریا و کتب بنیده تصنیف کرد و بعد
 او پیشاپس در گرفت و بعد از آنکه نگاه ترک کرد و بطن بازگشت و برای صدوفیه خانقا و برای علم در
 و اوقات خود در احوال خیر فریغ کرد از حق قرآن و صحبت را با بیلوت تدریس علم تا زمان که بجا رحمت
 برست در ریح شهر جمادی الاخری ششم و شصت ساله کمالات وی بسیار معروف و شهرت در
 مختصره کتبه جمعه علیه صاحب محمد الاسلام ازین سلسله سیب پنجیات پنجه و چار و حیات
 با نصد و پنج شیخ احمد غزالی رحمه الله علیه در نفاست وی از اصحاب شیخ ابو بکر
 است تعنیات معتبره و رسائل بی نظیر دارد و یکی از آن سال و سماع است که مسامح شیخ غزالی

عراقی بر سن آن واقع است چنانکه در دیباچه لغات میگوید اما بعد از این که چند در دیباچه مراتب عشق
سن سواد زبان وقت اطلاق کرد یکی از فصول سخاوت است که مشوق بهر حال خود مشوق
پس تنگنا صفت اوست و عاشق بهر حال خود عاشق است پس اتقار صفت اوست عاشق را پیش
در باره این تقار همیشه صفت اوست و مشوق را هیچ چیز درونی ماید که خود را دارد و لاجرم صفت او را
باشد و در عاشقانه لغات یعنی ذات مشوق بیلاخطه و صفت مشوقیت محتاج عاشق نیست اما بلاخطه
صفت مشوقی محتاج است به عشق و عاشق که خور را در میخونی نغشته است و میرا درین غایت
با حدیث نیست سخنان عاشق که در این مشوقی ثابت نیست روزی کسی از دی از حال بر آید
حجتا اسلام پرسید که وی کجاست گفت وی در خون است سائل در اطلب کرد در سجده یافت آن
شیخ احمد تعجب نمود و قصه را با حجتا اسلام گفت گفت سبب گفت من در سلسله ز سائل سخاوت فکر
سیر کردم یکی از صفویان از فرزندان بطوس رسید بر حجتا اسلام در آمد و در از حال بر آید و خود شیخ احمد پرسید
آنچه میدانست گفت او گفت با تو از کلام دمی هیچ نیست گفت آری جزوی داشت پیش آورد در آن
تامل کرد و گفت سخنان اینه آنچه ما طلب کردیم احدی است در سبب و عشره جسمانه از دنیا نیست خبر
در فرزین است و ذکر آن محبت محقق صاحب اسرار است اسی عالی مقدار آن عالم
بعلموم که درنی قطب فراد آنجا وجه حاجی شریف نصیب زندگی فرقه سلسله
دومی در ریاضات و مجاهدات و ترک و تجرد مدتی ثابت داشت و در کلمات سخاوت و خوارگی میان قوم
مخصوص بود و در نکات و اشارات و معانی توحید عمیق حقیقت زانه توجه بود و در ششند و در بریت
عدهم الش بود میرالدین لقب داشته و خرقة فقر و از آواز ^{خواجه قطب الدین بود و دومی بود} خوششند
میتان فرمودند از سماع آلام حسد و کینه و غل غل یکی زائل میگردد و بسوی عرش و کونیا
بیل کشند این سماع از وی احرار کنند و اگر کشند صاحب مرآة از سیر الالایمی آره که خواجهمعنی
شریف زنی در چهل سال از خلق عزت گرفت و خرابه اختیار کرد و در کمال و در میان و سوره جنگی خودی
و از عالم مرتب بغایت نفرت داشت اجابا اگر کسی خواستی که خدمت وی رود خادم گفتمی زبان از کلام

و حکایت آن گمانی که از سعادت زیارت محروم گردی روزی شخصی خدمت خواجگی فتوح آورد و در
 مابین حاجت مناریم این محرمه می چینی از خزانه عیب مهور است چون شخص نظر بجا کرد دید که جوی از
 دهن او روان شده است متعجب ماند مفسود و خواجه آن بود که باز کسی فراموش احوال آدمی نشود و تنهایی
 و تجربه جمعیت گرفته بود صاحب سبع ساله میگردد خواجه حاجی شریف زندگی مرید و خلیفه خواجه بود و در
 چشتی حاجی شریف دائم در خلوت بودی بعد از دوازده سینه سبزی چیمک افکار کردی بیخورد
 خواجه هر که خوردی مجد و بگشتی نظر آگینه نیت بود و او صد و شصت یاست سال عمر داشت از آن
 سالگی تا آخر عمر در ضریح خود دفن و حاجت باطل نشد می و در ایام در گریه بودی و بار بار ناله زد
 و آه گفتی مهورش در بیطاعت گشتی آب بر روی او میرودند و مپوش می آمد پرسیدند که چندین گریه
 از خصیت در نمودی بار که این آینه را می آید که ما خلقت اینجور الانس الالیقینة دن در مهورش بیطاعت
 میگردد که خداوند تعالی ما را بجهت عبادت آفریده است تا شب روز او را بر ستم با برود و زیر مشغولی مشهور
 نماید که فردا نیامت میان در و بنیان میزنند و گزرم و گویند حاجی شریف دوستی ما خدا می دوست
 و با خلق هم سبلی است و اذیع دوستی در میان ماستقان صادق است او را در حلقه عاشقان نشسته
 ندهید و اینچنین کس شایان خرقه نباشد خرقه کسی پوشد که در دل او بجز محبت خدا و رسول محمدی دیگر
 نبود و هم وی می آرد که چون حاجی شریف زندگی را شرح نمود و در شد شیخ زود و ای حلقه می
 از خدا می عز و صل خود استم که در مقام من مشغولی خلق را دست بیعت و می دهر یک مریدان توست
 در ایشان باشند برود و خلوت نشین خواجه عرضه کرد که چه در سنگید و خلوت کسی نشیند که مجموع باشند
 بنده لائق خلوت نیست خواجه نمود و اسم علم که از بر خود یافته بود حاجی شریف را بیاعت
 بچو که لو آن اسم را یاد گرفت علم لدنی بر دگشا دهند بعد فرمود ای حاجی شریف کسی که در مقام محمد صلی
 الله علیه و سلم در مقام پیران باشند او هرگز جا بل نباشد حقیقی برود علم لدنی بگشاید راه پیدا
 نماید در جهان که کند بعد خرقه کلیم حاجی شریف را پوشانید و خلقت عطا فرمود و در پاسی خود نشاند
 با نقره فاقه و محبت با غریب و ساکین و آنچه راه در پیشی بران است از انفسین کرد و هم وی گویند چون خوا

عالم

حاجی شریف خرّم خلافت پوشید تا مقبول غیبی از داد که اسی حاجی شریف پوشیدن خرّمه گلیم مبارک
 باشد تا آنرا آموزش بوم مقبول حضرت خود کردیم هر که با بنو محبت کرد او را نیز مقبول حضرت خود
 کرد ایم صاحب اقتباس الانوار از سیر الاقطاب می آرد که مرقد و قبر وی در شهر منوج برکناره دریا
 متصل جانب شمال واقع است اگر چه به شریف آوردن ایشان در هندستان در بنیاج صحت نمود
 مطلقاً از بیج کتب شایخ معلوم نیست ولیکن اندرون شهر و در بزرگان روزگار شهرت تمام آن
 ابن فقیر کز زیارت کرده و المدا علم بالصداب بیوم ماه جیب سه دفاتش بنظر نیاید بقولی در سنه
 اربع و ثمانین و هجرت بقولی معاصر خواجه یوسف همدانی بود بقولی قبر شریف در کاشان
 قفج است و بقولی دو قریه زند که از قریات بخارست رحمة الله علیه
 ذکر خواجه یوسف همدانی کثرت وی ابو یعقوب است قدس الله
 در شحاتت حضرت خواجه محمد با سادس سره در کتاب فضل الخصال آورده است که خدمت مولانا
 شرف الدین العقبلی الانصاری النجاشی روح الله روحه که از کبار علمائند از خاندان خواجه کجا
 قدس الله دار او هم بخط شریف ایشان مکتوب است که شیخ یوسف همدانی پزیره سه ساله بوده اند پیدا
 رفتند و از ابی اسحاق فقیه عمم نقد آموختند و در علم نظر بدرجه کمال رسیدند و بر یوم امام
 ابوحنیفه رحمة الله تعالی علیه بودند و در اصفهان بخارا تعلم کردند و در عراق و خوارزم و خراسان
 و ماورالنهر صاحب قبول بودند و مدتی در کوه زرساکن شدند و خرقه از دست شیخ عبد الله
 جوینی پوشیدند و تصوف اشباب شیخ عبد الله جوینی از شیخ سنمانی از شیخ ابوعلی فارمی کردند
 ولادت وی در سنه اربعین و از بجمانده بوده است و هم وی مینویسد و در تاریخ امام باغی آنکه است
 که خواجه یوسف همدانی صاحب حوالا کرامات بوده و در بغداد و اصفهان و عراق و خراسان
 و هند و بجمانده بوده و در حدیث و زبیر و مؤلف فرمود و خلل از وی تمتع شده بود و در
 امدان کرد و در آنجا ساکن شده بعد به بصرات رفت و چند وقت آنجا بود بعد با بصرات برگشت
 از مدنی با دیگر بصرات رفت بچند آنجا بود بعد با بصرات برگشت مرد و چون از حضرت میرزا آقا

در شهر منوج
 در کاشان
 در بصرات

در راه و خاصه یافتند و در همان موضع که دفات یافتند بود و بر او من کردند و گویند بعد از آن از آن بقیه
 که از عمر او در آن می بود حسب مبارک و بر نفس کرد و قبر مبارک وی آنجا است نیز از دیگر بزرگان به حضرت
 بنو حاجیه یوسف را دفات نزدیک سیده است چنانکه این از میان اصحاب در مرثیه ایشان در یافته بگفتند
 و بیات خود و نصب کرد صاحب نقحات بی آر شیخ محی الدین بن العربی قدس الله سره و بعضی از
 مصنفات خود میگویند که در بیاضین و سمانه شیخ اوجده الدین کرمانی در شهر فونیه در منزل سن بود
 وی گفت که در بلاد ما و احوال یوسف بمردانی که زیادت از شصت سال بر جای آمده شیخی نسبت به بود
 ردوی در زاویه خود بود که ظاهر برین منزل و در آن می خطور کرد و دعوات وی آن نبود که در غیر جمعه را
 آید آن سوی گرد آن می آمدند است که کجای می یافت بر مرکب می سوار شد و سر و پر را بگذاشت تا که کجا که
 خدا متعالی خود بود و بر آمدند و در ان شهر بیرون برد و با وی در آمد تا در مسجدی و در آنی رسیده
 و بایست شیخ فرود آمد و مسجد درآمد و دید که شمعهای هرگز کشیده است بعد از ساعتی سر بالا کرد و آبی توی با
 گفت: یوسف مرا سکه شکسته است و در آن که در شیخ آنرا ایمان فرمود و بعده گفت ای فرزندان هرگاه در مشکلی
 شود بشهر آبی و ازین بیرون مراد و رنج متعلق شیخ گفت است که آن جوان من نظر کرد و گفت هرگاه
 مرا مشکلی شود به سنگی نزدی من است مثل تو شیخ ابن العربی میگویند من را آنجا دیدم که مرید صاحب
 بصدق خود هرگز یک شیخ بیجان خود میتواند کرد و خلفا و خواجیه یوسف چهارم از عبدالمبارکی و خواجیه
 حسن بزرگی و خواجیه احمد سیوسی و خواجیه عبدالحق عجد وانی بعد خواجیه هر یک در مقام دعوت بودند
 و خلفا هر یک بر طریق ادب و بخت می بوده اند و چون خواجیه احمد سیوسی بطرف کرکستان غربت کرد
 جمیع باریان را نسبت بهت خواجیه عبدالحق دلالت کرد و همچنین در سال بعضی از سالهای آن
 خاندان است تو فی فی سنه خمس و ثمانین و شصت هجری در سنه ۸۵۷ هجری خواجیه احمد سیوسی بفتش او
 خاف و او را سیویان رحمة الله تعالی علیه می خلیفه سوم بوده اند از خلفای خواجیه
 مهدی تقدس سره و در آنجا است که در آن زمان آن سیوسی گویند تا آنکه هر یک در این پیشان بزرگ
 اطلاق کنند مولای این سیوسی است که شهرت مشهور از بلاد کرکستان و قبر مبارک ایشان در آنجا است

مشایخ و اولاد سیویان

صاحب آیت و کرامات سعید و مقامات رفیع بوده اند ایشان در طغی منظوم نظر باب رسالت شده اند که از قدما
 مشایخ ترک بوده اند باب رسالت با اشارت شمل بر شبارت حضرت رسالت علیه السلام تبریت دشمنی که از ایشان
 و خواجرا و خدمت ایشان ترقی کلی واقع شده و تا باب رسالت و قید حیات بوده اند خواجرا حمید و امام کزاز
 در بیایم منمیده اند و بعد از وفات وی هم با اشارت وی بخارا آمده اند و بعد از آنجا بیایم منمیده خواجرا
 تمام شده و بدرجه کبیر و ارشاد رسیده اند و در رساله بعضی از مشایخ اینچنانند از جنین بزرگ است که بعد
 از وفات خواجرا عبدالمبرقی و خواجرا حسن اندر قی چون نوبت خلافت خواجرا احمد بیوسی رسید و بعد از وفات خواجرا
 مشغول شده اند بعد از چند که که ایشان را با اشارت غیبی بجانب ترک آن عزیمت افتاد و در وقت وفات همه
 اصحاب با متابعت خواجرا عبدالحقان محمد وانی در صیبت نمودند بعد از آن بجانب بیوسی توجه فرمودند و فرمودند
 نماند که خواجرا احمد بیوسی سمرقند مشایخ ترک اند و اکثر مشایخ ترک را در طراقت انساب بدیشان است و از
 خاندان ایشان بیسی بزرگوار عزیزان بوده اند که در مجموع ایشان اعلی حد کتبی باید و بداند که خواجرا
 را چها خدیفه اند اول منصور اما دوم سعد اما سید و سلیمان اما چهارم حکیم اما در بقونی بنزله ایشان
 صاحبان شاد و شاد رسیده با نصد شصت و در بخت از دنیا و در قصب بیسی منوان گشت و در خواجرا
 عبدالحقانی محمد وانی قدس الله تعالی سره ایشان خلیفه چهارم خواجرا یوسف
 اند و در نظر طبقه خواجرا گانند و سمرقند سلسله عزیزان در شیخات مولود و مدفن وی در بخارا
 از ولایت بخارا و آن در بیست بزرگ شصت مانند سبش فرشتگی اینچرا او نام پدر وی عبدالمبرقی
 است بعد از امام معروفست از اولاد امام مالک بوده و والد وی از اولاد ملک دم است
 گویند عبدالمجید امام صحبت و از خضر علیه السلام بوده و خضر او را وجود خواجرا شبارت داد و عبدالحقانی
 نام نهاد و بعد از عبدالمجید امام از ولایت روم بدیاری را در آنصورت ولایت بخارا آمده در عهد و آن کن
 و حضرت خواجرا انجا منو لگشت و در عهد و آن نشود نمایانند در دیباچه های و بخارا و تحصیل علوم
 اشتغال داشته اند و آنچنانست در شیخان در طراقت محبت است معقول بهبودی از اعلی لازم و راه

در بخارا
 در طراقت
 در شیخان

و صفات و ساجت شرح سنت مصطفی صلی الله علیه و سلم و مخالفت اهل بدعت و مهوای کوشید
 و درش باک خود را از نظر اخبار پوشیده اند ایشان اسبق و کر دل در جوانی از خضر علیه السلام بوده
 و بران حق موافقت نموده اند و خواجهر ایشان را بفرزند می قبول کردند و فرمودند که در جوانی
 در آئینی و خطوط خود و بدل گویند که لا اله الا الله محمد رسول الله چنان کردند و این سبق را گرفتند و بکار
 شدند و کشت و ما یافتند و اول حال تا آخر حال روزگار ایشان بزرگ خلق مقبول و محبوب بوده
 از آن شیخ الشیوخ عالم خواجهر یوسف مهدی بخارا آمدند خواجهر عبدالحق صحبت ایشان دریا
 و معلوم کردند که ایشان را هم ذکر دل بوده و صحبت ایشان می بودند تا مدتی که در بخارا بود و گفته
 که خواجهر پیشین ایشانند و خواجهر یوسف پیوسته و خرقه و بعد از خواجهر یوسف خواجهر عبدالحق پیوسته
 مشغول شدند و احوال خود را پوشیده میدادند و ولایت ایشان چنان شد که در یک وقت نماز کعبه
 و می آمدند و هم در شجاعت شجوه فرموده اند که وصیت میکنم ترا ای پسر که من بعد از او نباشم
 جمیع احوال بر تو باد که متبع آثار سلف کنی و نماز جماعت کنی که از شکر شکوه امام و مودان بنامش
 خانقاه بنا کنی و در خانقاه مشیون و سماع بسیار کنی که سماع بسیار اتفاق پیدا آورد و تو سماع
 سماع دل را باید اند و بر سماع انگار کنی سماع را اصحاب سماع بسیار اند که گوی و کم خورد کم
 و از خلق گریز بکنی که از غیر گریزند و هم در دنیا است و در دینی مشیون خواجهر گفت شیطان با بود و نگاه
 راه سبب است باشد خواجهر فرمودند که هر روزند که بسوی حد فناء نفس رسیده باشد چون در شرم
 شود شیطان بر او دست باید اما آن روزند که بسبب حد فناء نفس رسیده باشد و بر او شرم
 بود و در دور چه کجا نیست بود شیطان بگریزد و این چنین صحبت آنس را مسلم شود که روی بر آفتاب
 دارد و کتاب خدا را از دهنش برست راست و دست رسول با دست چپ گیرد و در
 این دور و شگفتی راه را سواد کند در روز دهم ریح الاوّل من سنه خمسین و سیصد و هشتاد
 برشت از دنیا خواجهر عارف را بود که می رحمت الله علیه در دنیا است محمد صلی
 را خسته یقه بوده است خواجهر احمد مدینه از خواجهر عارف را بود که می خواجهر اولی و کلام

در این کتاب
 در این کتاب
 در این کتاب

و سلسله نسبت ارادت حضرت بیادالدین نقشبند رحمه الله علیه ازین جماعه بخواجه عارف میر
 در شحات است ایشان خلیفه چهارم اند از خلفا و خواجه عبدالغنی قدس سره مولد و دوزن
 ایشان را بگویم است که موضع است بر پیش فرسنگی از شهر بخارا اما بعد از آنکه جنگی شرعی است خواجه
 عارف را ترقی بسیار روی داد و سلسله وی شایع گشت و نسبت ارادت خواجه بهادالدین بگویم
 بسیار و غیره سوال سینه مقصد و پانزده وفات یافت عمر طویل داشت

شیخ نقشبندین

خواجه محمود انجیر قفقوی رحمه الله علیه در نقیحات است وی از خلفا و خواجه عارف است
 در شحات است مولد ایشان انجیر قفقوی است و اعظم خلیفه خواجه عارف است و پسر قفقوی از موصی است
 در ولایت بخارا از مضامین است که در بی بزرگت و شمل بر چند ده فرسود و سنک را در سنک
 خواجه محمود در اکبندی سکونت داشت قبر وی آنجا است و بجهت وجه جلال کسب گلکاری
 و چون از خواجه عارف اجازت و ارشاد یافته بود و بد دعوت خلق بجن ماذون و ما کوشته بنابر
 مقتضای وقت و مصلحت حال طایبان ذکر علانیه معمول گردانید اول بار که مشغول
 شده اند و در مرض موت خواجه عارف بوده است نزدیک بزمان تسلیم ایشان بر سر نعل را بگویم
 و خواجه عارف در آن محل فرموده است که این وقت آنوقت است که ما را اشارت کرده بودید و
 افضل ایشان خواجه محمود در سجده که بر دروازه اکبندی است بذكر علانیه مشغول شدند و مولانا
 الدین از کبک اعلی وقت که جبر اعلی حضرت خواجه محمد با سنا اند با اشارت استاد اعلی
 الحوائی رحمتها الله در بخارا از خواجه محمود سوال کردند بجزو جمع کثیر از اند علمای زمان که
 شما ذکر علانیه بچیزت بیگویند خواجه فرمود ما خفته بیدار شود و غافل آگاه گردد و روی راه
 از باستقامت شریعت و طریقت و در آید و کفایت توبه و انابت که متفاح همه خیرات و اصل همه
 سعادت است رغبت نماید مولانا حافظ الدین گفتند نیت شما صیحت و شمار این شغل حلال است
 آنگاه از خواجه محمود التماس نمودند که ذکر علانیه را حد می بیان نمایند که بان حقیقت از مجاز ممتنا
 گردد و بیگانه از آشنا جدا شود و خواجه فرمودند ذکر علانیه که بی اسلام است که زبان او پاک باورد

و نسبت اصلی او پاک باشد از تمام صحبت دلی او پاک باشد از ریاضت و سمع و سواد پاک باشد از توجه به غیر حضرت
 بر بومیت و آنرا می خواند علی با صحاب خواه محمود در ده را مبتنی بر که مشغول بود و ندانگاه مرغی سفید بزرگ
 از بلاد سرسیدیه بزبان گفت ای علی مردانه باش اصحاب از دیدن آفرین و شنیدن سخن آفرین کفایتی بشود
 گفته اند بعد از آنکه در آنجا بود که دیدیم خود که در این سخن فرمود که آنخواج محمود
 بود و سخن سجانه ایشانرا که است و ادب است که در آنم و آن مقام که حق سبحانه با موسی علیه السلام چندین برابر
 گفته است پروردار یکنفند و بعد هم بر بیع الاول از دنیا برفت خواجده علی را معنی سخن ستمه علیه
 در مقام است وی از خلفاء خواجده محمود است و لقب ایشان درین سلسله حضرت عزیز است ایشانرا
 مقامات عالی و کرامات ظاهر و بسیار بوده و بصفت با نندگی مشغول می بوده اند و این تقریر از بعضی کاتبان
 جنین استماع دارد که اشارت به ایشان است آنچه مولانا جلال الدین می در غزلیات خود فرموده است
 گریه علم حال نوحی فال بودی کی شمع منده اعیان سجارا خواجده ساج را چه و در ایشان از خواجده ساج
 نیز در بزرگی با ایشان پرسیدند که ایمان است فرمودند که گفتم و پس چون ذریه ایشان پرسیدند که
 استیون بقضا است بابت کی بر خیزد فرمودند که پیش از هر شجاعت است ایشان خلیفه دوم اند از خلفاء خواجده
 مولود شریفه را می بینیم که نصیب است بزرگ در ولایت سجارا برود و در سنگی شجره رسیده بار با همی بسیار
 شتت شش اول خورشید کربل الدین علاء الدین معنای قدس الله تعالی روحه با ایشان
 بوده اند و پیمان ایشان مراسلات واقع شده گویند که شیخ در دینی را بحدت خواجده ساج
 و سلسله پرسید هر یکی را جواب شنید سلسله سویم آنکه ما می شنویم که شما در کبر می گویند این چو است
 جواب فرموده اند که نیز می شنویم شما ذکر خفیه می گویند پس ذکر شما نیز جبهه باشد شیخ دوم
 مولانا سیف الدین نصیب از اکابر علمای آن زمان بوده از حضرت عزیزان سوال کرده که شما ذکر علمای نیکو
 نیست می گویند ایشان فرموده اند که با جماع همه علماء و فضل خیریند گفتن و تقصیر کردن حکم حدیث
 نقل آنوقت شما ذکر آن لا اله الا الله جا نرسد و در ایشان هر نفسی نفسی خیر است در است
 رمضان سنه خمس و عشر و سبعمائه رفت از دنیا و بقولی احد عشرین

شیخ ابوالفضل

خواجہ بابا سہاسی رحمۃ اللہ علیہ در نجا است وی خلیفہ حضرت عزیزان است
 و خدمت خواجہ بابا را از این بقیہ بشمار نظر قبول بفرزند می از ایشان بود است دانشانہ کہ بار بار
 بند و ان سیکہ شنند می فرمودند کہ از خاک بوی مرو می آید و زود باشد کہ قهر سہد ان نص عار کا
 بار و زمی از منزل اسیر کمال کہ از خلفای ایشانند بطرف قهر عارکان میجا چشند و فرمودند از ولادت
 خواجہ بابا روز گذشتہ بود کہ حد ایشان معالیہ بر سینہ ایشان گذاشت و بنیاز نماز چہ دست خواجہ محمد بابا برود
 کہ فرزند ما ست ما را قبول کرویم و توجہ با صاحب کردند و گفتند ان آفر دست کہ ما بومی شمشیر
 بودیم مقدامی روزگار شود و امیر سید کمال را فرمودند کہ در حق فرزند بہا و الدین نیت شفقت
 نداری و نیا بجا بکنم اگر تقصیر می اسیر فرمودند و در بنا شتم اگر در صحبت خواجہ نصیر کنم در شجاعت
 ایشان افضل انھل اصحاب حضرت عزیزانند مولد ایشان قریہ سہاس بود است کہ از جہد دیہ نامی
 است و یک شہری دہت از راسین و از نجاشہ شہر عیست و قرا ایشان بر انجا است مقولست کہ چون
 حضرت عزیزان اوفات نمود یک سیدہ خدیجہ لہ محمد بابا از میان صحابہ اختیار کردہ و او خلافت و بنا
 خود را بنیان تعیین فرمودہ ہمہ صحاب را بنابت ایشان امر کردہ اند و در جمہوی الاخری حضرت سید
 پنج برت از دنیا گذر شیخ ضیا الدین ابو النجیب عبدالقادر السخری و می شش از خانوادہ سہاس
 جتہ از عیالہ علوم ظاہری و باطنی کمال بودہ و مصنفات در سرفتن بسیار دارد بقول لغیا سب وی بود
 بہ طہ بابو کہ صدیق رضی اللہ عنہ سید دست ارادت وی در طریقت شیخ احمد زالی است و در تاریخ امام
 سیدیکہ کہ از اصحاب شیخ ابوالنجیب سہروردی جتہ اللہ گفت روزی باشیخ در بار بار اید او میگفتیم سہوکان
 رسیدیم گو سفندی آویختہ بود شیخ بایستاد و گفت این گو سفند میگردد یکس من ہوام نہ کہتہ نقاب سچو نقیاب
 چون بخود باز آمد صحبت بقول شیخ اقرار کرد و مات شد صاحب راہ الاسر کہ کویدی از دست عم خود شیخ
 ابو حفص خیر خود خلافت پوشیدہ است در باشیخ حماد بن ابوسلم و یاسخ صحبت شہت چنانچہ تکملہ از وی
 نقل میکنند شیخ ابوالنجیب سہروردی گفت کہ اول فتح کرد حق تعالی بر من برکت صحبت شیخ حماد و یاسخ بود تک
 در اہکات عالی در سلک و حقان بسیار است پس فرم بر حلقہ اکثر اولی بود در کمال صوری و سندی

شیخ ابوالفضل

صحیح اول بعد متعلق اند و در کتب از شیخ شهاب الدین سمرودی نقل میگردد که وی گفت وقتی نزد یک عم خود
 شیخ ابونجیب شمس سره بودم که مروی گویند شیخ آورد و گفت یا سیدی این را نذر کرده ام و درین چنان
 گویند پیش شیخ اشعری فرمود که این گویند سالی بگوید که من آن گویند نام که برای شما نذر کرده ام این
 و بگوید همه و مرا برای شیخ علی بن ابراهیم نذر کرده اند اما منی که نذر کرده ام از آن گویند نذر کرده
 در عرض نمود که این گویند نذر شماست و آن نذر شیخ سنی بود در این وقتا و واقع شد و هم در کتب از شیخ شهاب الدین
 نقل میگردد که مروی سید تقی زید بود و سید تقی زید را در مجلس حاضر شد شیخ الاسلام بر آنجا ایستاد
 بیخ توغ فبول نکند و بدین شیخ در بین هر یکی از آنها لغت از بس نفیسم کرد و نیز لغت تمام نذر نبرده بود و در حال
 پیشش نقرایمان آورد و نذر گفتند چون شیخ در بطین ما سید جزوین اسلام صمدی از اولیای ما شیخ
 در این چندان کلمات و خوارق عبادات خواهد بود که مثل شیخ شهاب الدین سمرودی میفرمودند که در کتب
 سجای خود خواهد آمد و دیگر شیخ عمار یا سمر قدس سره نیز از اصحاب شیخ ابونجیب سمرودیست
 و نقیحات و کتب ناقصان و تربیت مریدان کشف و قانع ایشان کمال و تمام شد است شیخ محمد
 کبری در کتاب فوائج الجمال آورده است که چون بخدمت شیخ عمار رسیدم و با فانی می صحبت در آمد و تمام
 گذشت که چون کتاب علوم آنها چری کرده ام چون نقیحات غیبی دست دادم از ابر سمرودی سید بطلان
 برسانند و این بخت بخت در آدم تمام شکوت میفرمودند بر آن آدم شیخ فرمود اول تصحیح نیت که بعد از آن شکوت
 بر تو نور باطل بر دل نیت کنایه بار اوقف کردم و جانها را بفرانجیم یعنی بکجه پوشیده بودم و گفتم که این
 تبرین او این بخت بخت من امکان بر آن آدم نیت و عزم کردم که اگر داعیه بر آن آدم غلبه شد آن حیدر باره نام
 ما سار عروت مانند و حیواناتی خرج شود و در نظر کرد و گفت در آنی که نیت دست ستمی چون آدم تمام شکوت
 درین بخت شیخ ابونجیب حیات برین بکشد و دیگر شیخ زوزیمیا که مصر می می لال را کار زود بود اما مصر می بود و فریاد
 شیخ ابونجیب سمرودی است و اکثر اوقات در مقام استغراق می بود و شیخ سید محمد الدین کبری
 را بفرسبیل در مقام تکمیل رسانید و بدانامی قبول کرد و در کتب تحفه البره که تصنیف
 شیخ محمد الدین بغدادیست میگوید سیموست شیخا ابا الجناب فعول ستمت و در بیان مصر

بِقَوْلِ نَبِيِّ لِي مِرَارًا اَنْزَلَهُ لِمَسْئَلَةٍ فَانْتَكَلَ لِحُجَّتِهِ اَلْبَيْتُ فَعَلَتْ بِاِلْبَاطِ طَرِيقِ ذِكَاكِ كَلْفِي سَيِّدًا اَحْمَدًا
 بِعِنْيِ نَازِ اِتْرَاقِ كَيْسٍ نَزَا اِحْتِجَابِ نِجَازِ مَآئِدَةٍ كَفْتَمُ نَبْرُورِ دُكَاكِرِ اَمْسِ طَلَقَاتِ اِيْنِ مَزَاوَرِمِ اَلْكَلِيفِ كَيْسٍ نَبْرُورِ
 بِعِنْيِ اِيْنِ كَلْفِي سَيِّدِ اِسْمَاعِيلِ اِتْحَانِ بُوْدِهِ دِكِرِ شَيْخِ اِسْمَاعِيلِ قَضْرِي قَدَسِ سِرِّهِ دِي نَبْرُورِ اَزِ اِحْتِجَابِ
 شَيْخِ اَبُو حَبِيبِ سَهْرُورِيِّ سَيِّدِ شَيْخِ نَجْمِ اَلدِّينِ كَبْرِيِّ لَهْجَتِ دِي رَسِيدِهِ اَهْتِ وَخَرَقَ اَصْلَ اِرْدَسْتِ دِي كُوْبُورِ سَيِّدِ
 وَشَيْخِ اِسْمَاعِيلِ قَضْرِي اَوَّلِ خَرَقَةِ اَزِ شَيْخِ اَبُو حَبِيبِ سَهْرُورِيِّ يَافِتِهِ دَوْمِ خَرَقَةِ اَزِ سَيِّدِ شَيْخِ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْكَاسِلِ
 كَهْ سَلْسَلَةِ دِي بِبَهْمِ دِ اَسْطِ سَجْدَتِ كَيْسِ اِيْنِ زِيَادِ مِجْدِ جَنَابِ نَجْمِ بَعْدِ دِكْرِ اَبُو عِيقُوبِ شَوسِي وَابُو
 نَحْرُورِيِّ نَامِ بِيْرَانِ سَلْسَلَةِ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْكَاسِلِ اَلْبَاقِي اَشْتِ وَايْنِ بَرُوْدِ بَرَكِ مَمُورِ سَلْسَلَةِ بِيْرَانِ اَشْتِ اَنْدُو
 مَقْصِدِ اِيْنِ كِتَابِ بِيَانِ خَانُوَادَةِ نَزْدِ اِسْمَاعِيلِ دِكْرِ اَقْدَامِ اَهْتِ وَوِلَايَتِ شَيْخِ اَبُو حَبِيبِ عَبْدِ اَلْعَاطِي
 بِنِ عَبْدِ اَلْمَدِينِ سَهْرُورِيِّ دِرْسَةِ تَعْدِيْلِ اَبُو بَعَاثَةِ بُوْدِهِ اَهْتِ وَوِلَايَتِ نَجْمِ نَبْرُورِيِّ وَرُجُوعِهِ مَمُورِ حِمَاةِ
 اَلْاَتْخَرِ دِرْسَةِ نَشْتِ وَاِسْتِزْنِ دِ اَحْسَمَانَةِ دِرْ زَمَانِ اَبُو اَلْمَنْظَرِ يُوْسُفِ بْنِ مَقْتَضِي اَلْقَبِيْلِ سَيِّدِ اَبُو اَحْسَمَانِ اَسْمَاعِيلِيِّ
 دِكْرِ اَنْ اَمَامِ اَبَا بَطْرِيقِ اِيْنِ مَشْهُورِ اَوَّلِ اَلْبَيْتِ اِيْلِ حَقِيْقَتِ اَهْتِ نَدَامِي اَسْمَاعِيلِيِّ اَكْمَا اَهْتِ اَلْبَيْتِ
 اِلَهِ اَلْاَنَا مَسْكُوْمِ كِرَامِ فَلَمَّا يَا اَنَا كَرُوْمِي نَقَبِ اَرْشَادِ وَحَضْرَتِ خَوَاجَةِ عَثْمَانَ مَارُوْمِي حَمْدِ اَهْتِ
 اِسْتَفْتِدَا اِيْلِ اَبُو اَلْحَبِيْرَةِ بُوْدِ وَابُو عَظْمَائِي مَشَايِخِ چَشْتِيَّةِ وَحَمِيْمَتَانِ اَبُو اَلْفِ مَوْفِيَّةِ بُوْدِ وَرِوْدِ اَعْلُوْمِ مَمُورِ مَوْفِيَّةِ
 اَزِ اَقْرَانِ خَمُودِ فَا تَقِي بُوْدِهِ وَدِرْ رِيَاضَاتِ وَجَاهِدَاتِ اَلْطَبِيْرِي نَدَا اَهْتِ دِكْرِ شَرَفِ حَقَائِقِ نَفَرِيَّةِ وَبَشَرِ اَقْرَانِ
 عِدِمِ اَلْمَشَايِخِ اَبُو اَلْمَنْصُورِ كُفَيْتِ وَنَشْتِ وَخَرَقَةِ نَقَرِ وَاِرَادَاتِ اِرْدَسْتِ حَاجِي شَرَفِ زَمَرِي قَدَسِ اَهْتِ اَسْمَاعِيلِيِّ
 سَهْرُورِيِّ وَصَحْبَتِ قَطْبِ اَلدِّينِ مَمُورِ وَوَيْزِ دِي يَافِتِهِ جَانِكَمَهْ اَزِ اَلْمَوْظُوفِ وَدِي كَهْ حَضْرَتِ خَوَاجَةِ بَرَكِ جَمْعِ نَبْرُورِيِّ وَحَمِيْمَتَانِ
 مَسْكَانِ اَبُو خَوَاجَةِ وَرِيَاكِ خِرَاسَانِ اَهْتِ وَاَقْصَبِيَّةِ مَارُوْمِ كَهْ نَوَاسِي اَسْمَاعِيلِيِّ وَتَقْوِي اَلْمَكْتَبَةِ اَهْتِ اَسْمَاعِيلِيِّ
 وَدِي مَارُوقَرَا نَدَا اَهْتِ مَادُو اَلْحَضْرَتِ وَلِيكُوْمِ اَكْثَرِ اَوَقَاتِ دِرْ سَافَرَتِ كُوَشِيْدِي دِلْبَايَتِ نَجْمِورِيِّ وَنَفَرِيَّةِ
 وَجَمْعِ مَشَايِخِ وَوَقْتِ رَاوِدِ اَبَانِيَّةِ بُوْدِ وَوَحْمِيْمَتَانِ وَوَسْرِيْمَنِي بُوْدِ كَمَا اَلَاتِ دِي اِيْنِ خَانِقَانِ مَارُوْمِ دِكْرِ اَكْثَرِ اَهْتِ
 بَرَكِ مَمُورِ اَلدِّينِ مَجْمُورِي شَامِبَا زِ عَالَمِ رَاوِدِ وَاَمِ تَرْبِيَّتِ خُوْدِ اَوْدِ وَوَسْرِيْمَنِي اَلدِّينِ مِي اَرُوْمِ كَهْ خَوَاجَةِ عَثْمَانَ
 مَارُوْمِي مَارُوْمِ وَوَقْتِ كَهْ مَسِيْرِ اَلدِّينِ مَجْمُورِ اَهْتِ وَرَاوِدِ مَمُورِ دِي وَوَقْتِ اَفْغَانِي اَهْتِ اَبُو خَوَاجَةِ اَهْتِ اَسْمَاعِيلِيِّ

سحر و ادرسی و شیفته ای بود که در زمان

سحر

مینویسد که در شهر بغداد مسجدی بنام مسجد ابراهیم بن محمد بن علی بن ابی طالب بن سید العابدین بن العباس بن شجاع الله
 بن ابی عثمان بن ماری قدس سره حاصل کردم و مشایخ کبار بحدیث حاضر بودند که یکی از ایشان در پیش روی من بنام
 فرمود که دو گانه نماز بگردانم گفت استقبال قنبره بن شیبان ششم فرمود و سوره البقره تمام بخوان بخوانم فرمود
 کلمه سبحان الله گویند نگاه خود بایستاد و روی سوئی استخوان کرد دست من گرفت و گفت بخدایم سپاس بگویم
 که این کفایت برت مبارک مقرر است پس این در پیش رانده و نگاه بر سر نهاد و کلمه خاصه شانه را نگاه گفت پس
 چون ششم فرمود که هزار بار سوره اخلاص بخوان بخوانم فرمود که در خانواده ما همین کیش از زور مجاهد است
 امر و زور شب زنده داریم که این در پیش حکم اشارت کیش از زور بطاعت که میسر بود آن هم در وقت
 خواجسته هم گفت پیشین همین که بنفتم گفت نظر بالا کن چون سوئی آسمان نظر کردم گفت تا کجایی گفتی
 تا عرض عظیم فرمود در زمین سنگ بریدم فرمود تا کجایی منی گفتم تا تحت الشری باز فرمود سوره اخلاص من را بار
 بخوان چون بخوانم فرمود باز سوئی آسمان گردیدم گفت تا کجایی منی گفتم تا عجایب عظمت فرمود پس
 بسند کن کردم باز فرمود باز کن چون باز کردم دالگت خود را بر من نهاد و گفت چه منی گفتم حقیر و غیر عالم
 می بینم همین که این گفتم فرمود برو که کار تمام شد بعد از آن شش پیش بود فرمود برو که بروی زبانت
 یک پینه زار بود فرمود بروی نشان صدقه بده چون به ادم گفت چند روز در حجت ما با شش گفتم زمان
 مالا بهرست انگاه بیعت زبانت تا که رسیدیم آنجا را دست گرفته بخدایم سپرد و در زور بنادون
 خانه کعبه شاجات کرد در باب این در پیش آواز آمد که معین الدین سحر جی را قبول کردیم چون از آنجا رفت
 اویم بر سر روضه خواجگانان محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم گفتم آواز آمد علیه السلام
 نظر المشایخ همین که این آواز آمد فرمود برو بکمالیت رسیدی بعد از آن در حجره بنشان آمدیم بزرگی
 و یافتیم که از پیش نگاه خواججه عیسی بود و عمر او صد و چهل سیده بود و از مشغول با یکبائی نشست
 از آنحال سوال کرده شد جواب او وقتی بهو امی نفس خواستم که ازین صوبه بیرون آیم همین که با
 از صوبه بیرون نهادم آواز آمد که امی بو عی عمده کی بود و فراموش کردی کار و موجود و هم آنجا
 را بریدم در بیرون بودم پس از آن چهل سال است که این یابی را بریدم و در عالم تحریر مبتلا شده

نیندیم فردای قیامت میان بر دیشان این می جویم نمود از انجا و انجا را اندیم بزرگان انجا را در ایام
 صفر یکی در عالم دیگر و چه شسته که نصف ایشان در قلم نباید بچشمین تاده سال بحدیست ایضا و بعد
 بعد از آن خواجهد در بعد او آمد و معکف شد بعد چند گاهی باز ساوشند تاده سال یکبار قیامت
 خواجهد بگوید که ده برابر بیشتر همین که بست سال است شده خواجهد با گشت و در بعد او غزلت گزوت این روز
 را افزایان شده که درین روز من برون نخواهم آمد اما شمار ایسا بید که هر روز وقت جاست بساید تا غیب
 شمارا بگویم بعد از تو یو کار می ماند پس این در و پیش بچشمین بیکر در هر روز بحدیست خواجهد در مقام
 سیرت و آنچه از زبان سابق خواجهد می شنید از او مسلم می آورد و چنانکه در پیش لار و اج تمام لفظ
 خواجهد عثمان بارونی درست دست مجلس کرده و این مختصر کنجانش آید و لیکن بزرگایک در مجلس کنجانش
 نوشته می آید مجلسین و همچنین در فضیلت نماز انقاد بود و زود که شیخ یوسف ششتی رحمه الله علیه در
 رساله خود مینویسند که در وقت غفلت فاشه سه بار و اخلاص سه بار بخواند روز قیامت پس مغایر
 چنین از وی کسی در شب نرود و در وقت رفیق عیبی باشد آنگاه فرمودند شنیده ام از خواجهد محمد
 معینی رحمه الله بگوید که در وقت غفلت یکبار الحمد و سه بار اخلاص بخواند چنان از کند تا آن پاک شود
 گوئی از او زاده است آنگاه فرمود در صحیفه خواجهد النون مصری رحمه الله نوشته دیده ام بر سر
 ابن عمر رضی الله عنه هر که در وقت غفلت قل یا ایها الکافرون بخواند هزار مرتبه درین خواهی بیند
 در شب آنگاه فرمود روزی بایر خود مسافر بودم در بختان بزرگی دیدم خواجهد محمد بن عثمان
 از حرم مشغول از شنیدم که او فرمود هر که در وقت بر آمدن آفتاب در رکعت نماز یا چهار رکعت
 نماز کند و ثواب حج و عمره و زانمانه اعمال و بنویسند و در خبر است هر که در وقت بر آمدن آفتاب در
 نماز یا چهار رکعت نماز کند فاصله از است که خوان بر از دم صدقه کرده باشد همین که خواجهد فرمود
 تمام کرد مشغول شد دعا گوئی باز گشت مجلس است و یکم سخن در رو کردن حاجات افتاد و
 فرمود که خدا متعالی دست دارد مومن را که حاجات روا کند مومنی را بهشت جاگاه او باشد
 هر که مومنی را اگر می کند خدائی عزوجل همه کلماتش را بیا مرد و آنگاه بدان مقدار که بنده
 نغفلت

راست کند با خالی ز راه پر در و ناموسن آن خد خدا تعالی اور امیان صدیقان و شهیدان
 آن خد لبه رب العالمین همین که خواجہ فزاید تمام کرد مشغول مجلس سیدوم سخن یاد کردن است بقا و بود
 آنگاه سون صلی بعد عیدم گفت که فاضل ترین اهل حبت اندر دنیا یاد کردن نیست بیکر همیشه مشغول گو خورد
 باید از مرغزار مائی بیشت آنگاه فرمود هر که در یاد کردن انبیا صلوة بفرستد خدا تعالی گناہین سوار
 مگر چه گناہان او از دریا زیادت باشد و بیفت اندامش آتش و فرخ حرام گرداند و در سہ سالگی انبیا و
 بیشت خانہ آید و اندام عسلم همین که خواجہ جابن فزاید تمام کرد مشغول شد و ہم خواجہ بزرگ در
 تمامی کتابت کو مجلس آخر مینویسد کہ خواجہ عثمان مارونی قدس سرہ این فوائد تمام کرد و عصا
 پیش بود باین دینش و دو مصلحت و ترقہ نیز عطا فرمود بعد از ان فرمود کہ این یادگا خواجہ جابن
 ماست این را بستان هر که با بعد از خود مرویابی این دیگر در اولنی و بدین همین کہ خواجہ
 فزاید تمام کرد روی بزرگ این آروہ باز گشتم صاحب سہ سہل می آرد کہ خواجہ عثمان مارونی بیست
 و سہ نفس اطعام نداد و بعد بیفت روز پریمی و سہ آہ انما میدی و کفنی آبی مارا از دست
 بران نفس من غالب می آید از من آب بخواد بری و من اور آب میدهم و خواجہ عثمان مارونی در
 سماع بسیار گریستی و گاہی زرد شد می آید و خشک گشتی خون و اندام نمادہ نقرہ بلند منور و
 رقص می آید و ہم دی مینویسد کہ خلیفہ وقت مرید سرزد بان بود و بر از سماع منع کرد گفت
 اگر سماع نیک بودی جہنم تو نہ کردی هر که از سماع باز نماند او را بردار کنند و قول آنرا بخشنند
 خواجہ عثمان قدس سرہ فرمود سماع سہریت از اسرار میان بنده و مولی اگر با از سماع بود
 بزینکا شود ہم نیک را بگفته باشیم و از پیروی پیران بازمانیم با توبہ از سماع نخواہیم کرد و در مجلس
 حاضر شویم بیسیم کہ علماء سماع ما را قبول کنند یا نکنند خلیفہ گفت بیانیہ خواجہ سخنا کرد و در آن
 شد کہ در مجلس علماء حاضر آمد علماء رویدین روی خواجہ بیعت خوردند و علم فراموش کردند و
 در بای خواجہ بقا ماند و فریاد کردند و گفته کہ سماع شبہ مباح است خواجہ گفت و عصری کہ خواجہ
 توبہ از سماع کرد و میگفت کہ سماع مرا بل را حرام است آنوقت خواجہ ناصر الدین در حبت بود گفت کہ اگر

جیند در پشت بودی یا ناصرالدین در بغداد بودی جیند تو به از سماع کردی شهادت اندید سماع را انخواست
 شرطت تو جیند بر حاجت نیست پس هر آن مالتو بکن و ندی صحر کی سماع شنیدند بر ملا سربا پی خواب
 نهادند و خواب بر کرم لطف بر آن علما نظر کرد و صحر کی اهل صد شدند و ابواب علم لدنی بر ایشان گشاده
 ترک و بنیاد اهل دنیا گرفتند و خلوت اختیار کردند و خلیفه گفت من خواجه را رضادادم که سماع بشنود و دیگر بر
 زهره بود که سماع بشنود خلیفه قول از گفت ماگر شما پیش کسی سرود و گویش شمار بر دار که چشم صاحب العارفین
 که خواجه بزرگ از حضرت خواجه عثمان ماردنی حضرت گرفته روانه گشت بعد از چند روز و خواجه عثمان را
 از فرط محبتی که داشت در طلب خواجه از مقام خود انتقال نمود و اتفاقاً در مقامی رسید که آنجا معانی ساکن بود
 و یک آتشکده بود بالای آن گنبدی ساخته و صحر در قریب است از راه میزم در آن میخیزند چون خواب
 عثمان پیش سره آنجا رسید از تعب و در تر زبردستی کناره جوی نرود آمد و نذر الدین نام خادم را فرمود تا
 پاره آرد و آتش از قصبه آورده نان افطار بمیاسازد خادم مذکور رفت آرد و خیزد و بخت پیش بر آن آتشکده
 معانی گرد آتش نشسته بودند نگه داشتند که دست در آتش کند خادم واقف حال آنحضرت خواجگفت خواجه
 غیرت احدیت در کار شد برخاست و بر کناره آتش سپرد آنجانی در بد عیبتا نام بر نخته چون نشسته است
 در پسری هفت ساله در کنارش دارد و گرد پیش می دیگر معانی بسیار بطرف آتش متوجه نشسته اند
 از وی پرسید که از پستی آتش چه نفع است که مانند آب معدوم میشود چرا تا در وطنی این پرسید
 تا شمارا بکار آید آتش مخلوق است منی جواب داد که درین آتش وجودی عظیم است چرا
 نبینیم خواجه فرمود چند سال است که این ای بر منی بیا دوشی در و کن تا ترا سنوزاد و جواب گفت که با هم
 خاصیت او موصوف است که ایاری آتاشند که قریب وی شود پس آنجا آن سپهر را از کناره منع خود
 کشید با وی متوجه آتشکده شد فریاد از انسان برخاست خواجه بسم الله الرحمن الرحیم گفت و آیت
 قلنا یا ماری کونی برود و اوسلا علی انرا بیتم خواند و در میان آتشکده درآمد چهار ساعت کامل آنجا بود
 آتشی باز آتش خواجه و آن سپهرش رسید بعد از آن موه سپهر از آتشکده بیرون آمد معانی باز پرسید
 که آنجا چه دیدی گفت غیر از آن که از چهری دیگر منظر نیامده از اینجا معلوم شد که خواجه با دلای

ابراهیم علیه السلام بود پس یکبار جمله مسلمان شدند و خواجگان خلیفان را عبد الله نام کرد و سپید
 ابراهیم نام نهاد و در درازنیت فرمود تا که برته ولایت و رسیدند و تصنف سیر العارفين بنویسید
 که مردی در مقام رسیده ام و از مردم معتبر آنجا تحقیق نموده ام که خواجگان دو نیم سال بخت تربیت عید
 و ابراهیم و آنگاه مانده بود پس از آنجا ساز شدند و نیز میسید که آن اشکده را ابراهیم بن
 عمارتی مسجدی خوب ساخته اند مقبره شیخ عبد الله و ابراهیم هم در آنجا است و در سلولی مسجد
 بسی گورستان بزرگ و حجره و خانقاه آنجا موجود است و نیز وی میگوید که دو هفته در آنجا اقامت
 نموده بسی فیض بودم صاحب مرآة الاسرار میگوید از عبارات گنج الاسرار معلوم میشود که خواجگان
 بارونی بخت دیدن خواجگان بزرگ تا و بی شرفیت آورده است این روایت بنایت ضعیف است
 شیخ نصیر الدین او دومی از انکار نموده است بعد از ان ولایت بمند باشاره باطن جوامع
 خواجگان بزرگ نموده بجانب کتبه توجه گشت و هم در که مغز زفات یافت مقبره ایشان در آنجا بود
 و معروف است و سن دفاتش در تاریخ شمع جلالی این است بچشم شوال در سن ثلث و ثلثین و سن ثمان
 و اقصی اما در کتب دیگر نظر نیاورد و لیکن شیخ محی الدین عبد القادر جیلی معاصر بود و بقول شیخ ابن
 عسماة ذکر شیخ عبد الغفری می علفه حفیظ الله صاحب در بیت المعرفة میسید
 از شیخ مشایخ بود احوال ایشان در ریافت رسیده ذکر عبد الواحد بن عبد الغفری
 کنت او ابو الفضل در مدینه بود و در بعضی مریدان بود و در ایشان مرید ابو بکر شبلی بود
 شیخ کبار بود و قدیم قندهار است و در بعضی نسخ منی منسوب برین نوشته است صاحب شریعت طریقت
 و حقیقت بود و در بیت حنفیه است و گویند بر مذہب حنفیه بود و بعد شبلی برسد از شاد است
 و دفاش در جمادی الآخر در سن چهار صد و ست و پنج هجری بوده قبرش در مقبره امام حسن ^{صلی}
 رحمة الله علیها ذکر شیخ ابو الفرج طرطوسی اصل ایشان از طرطوس است از اصحاب شیخ ابو
 بن عبد الغفری است و ذات آنجا مع الکماله در سال چهار صد و چهل و هفت با اتفاق اهل طرطوس
 ذکر شیخ ابو الحسن بنکاسی نام علی بن محمد بن یوسف بن جعفر زین العابدین ^{صلی}

از اصحاب ابو الفرج در سلسله انوار است یکی از اکابر ویرا گفت است شیخ الاسلام گفت ایما
 اناسیخ فی الاسلام وخرج من اولاده وحقده جماعته نفعه مؤمنین الملوک وعلت مراد
 منهم نفعه ومنتهم امرای بعضی شیخ ام وراسلام و بیرون آمدن اولاد من گرم می آن که
 بپوشیدند و بادشاهان در برتر شود مرتبه ایشان بعضی از آنها علما اند و بعضی امرای
 بفتح باو تشدید کاف بعضی باغبان و در نجات نوشته که چهل سنگار توابع بر وصل است
 و لا توش از چهار صد فیه بود و بقولی بعد سه روز لقمه طعام خوردی و دو تنم قران بعد از نماز
 نماز پنجگانه کردی و فائز محرم سه چهار صد و سیصد و هجری است تاریخ ای لفظ فوت است و که شیخ
 ابو سعید مبارک بن علی بن حسین مخزومی ایشان را در سلسله انوار ابن محمد ^{الزینی}
 نوشته که از اصحاب ابو الحسن نقل است از غوث الثقلین که در ابتدا می حال باشد
 کرده بودم که بخورم تا بخورم تا بنشینم تا بنشینم تا بنشینم تا بنشینم تا بنشینم تا بنشینم
 بگذاشت و برت زد یک بود که نفس من از کسکی بالائی طعام افتد گفتم و انداز عهدی که با
 کردم برگردم ناگاه از باطن خود آوازی شنیدم الجوع الجوع شیخ ابو سعید مخزومی برین گند
 آن آواز را شنید و گفت عید القادر این چیست گفتم اضطراب نفس است اما روح بر او خود است
 مشاهده خداوند خود گفت بخانه من بیای پس برت من در نفس خود گفتم بیرون بخورم
 ناگاه خضر علیه السلام آمد و فرمود بر بزمیش ابو سعید بر زخم دیدم که بر دستاره انتظارم
 بیکشید گفت ای عبدالقادر گفته من بنمود که خضر را نیز بایشی گفت پس مرا بخانه رده
 طعام لقمه لقمه دست مبارک خود درو نام نهاد بعد مر آخر و پیش و فائز ^{بمخزومی} بنام
 هجری ذکر آن غوث وقت محبوب بجانی شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی حرمه ^{بنام}
 کینت ابو محمد لقب محی الدین نام نامی عبدالقادر بن ابی صالح موسی بن ابی عبدالقادر
 بن محمد زاهد بن سید الدین محمد بن داؤد بن موسی بن عبدالقادر بن موسی الجون بن عبدالقادر
 بن حسن الشافعی بن امام حسن بن علی کرم الله وجهه و مادرش ام الخیر فاطمه بنت ابو سعید

صومیت و مقدامی شایخ گیلان بود ازین نسبت و بر گیلانی بنویسند و لیکن مسکن می نویسد جیلان
 و این جیلان لغایت جامی فیض است و بواسطه درغایت اعتدال درخت کوه جو می واقع شده است که کنونی
 علیه السلام آنجا را گرفته بود و از بغداد هفت روزه راه است باین نسبت و در این جیلانی میگویند جیلان
 از خرید ایشانست و بغرض آن خود وقف ساخته و نسبت خرده تصوف بدو سته جانب داشت یکی از
 جانب آب می بزرگ از خود و دوم از شیخ ابوسعید الخدری که پنجم و سبط سید الطائفه جنید بغدادی است
 چنانچه بالا مذکور شد و نیز همین صاحب نعمت است و بکنه قد از دست تاج العارفین شیخ ابوالوفاء بغدادی
 هم پیشه بود شیخ عبدالقادر در ابتدا احوال از حضرت علیه السلام نیز تریب یافته است و آنقدر ریاضات در
 زحمات که بقدم توکل بخدمت شیخ عبدالقادر کرده است ممکن نیست که کسی اینطایفه کرده باشد و حضرت
 در خوار عبادت که از وی ظاهر شد ندیدیم یکی از بقوم در آنوقت بود دنیا مدرد می بخرج بقایا
 عوفی و قطبی و قطبیطالبی رتی کرده بمقام محبوبی رسیده بود که فوق آن مقام اولیا نیست و بر این الین
 ازان گویند که روز جمعه بغدادی آمد دید که مردی برهنه با متغیر اللولع بدن افتاده است گفت ای
 عبدالقادر در این نشان چون بنشاند سدی تازه رنگ و صورتش ظاهر شد بگفت من دین اسلام است
 مرا بنور زنده گردانیدات محی الدین از آنوقت هر طرف که میرفت و بر احمی الدین میخواندند شیخ
 حماد و ویاس همه امد علیه نعمت است وی از جمده شیخ محی الدین عبدالقادر است کان آنجا فریخ
 علیه السلام و التعارف و الاشرار هم از قدوة للشیخ الکبیر شیخ عبدالقادر جوان بود و محبت حامد بود
 بلوی تمام و محبت وی شسته بود چون ریاضت و بیرون رفت شیخ حماد گفت این محی را خدمت کرد
 وی برگردن همه اولیا خواهد بود و صراحتی ماموش بود با آنکه گویند می دهه علی قریبه کل لی امد و بر
 آنرا گویند همه اولیا گردانند توفی الشیخ حماد فی شهر رمضان سنه خمس و عشرين حساسه و همه در توحی است
 از علامت شام عبدالعظیم گفت که در بغداد من این ستار بودیم آنوقت بغدادی بود که میگفتند
 نرفت و نیز میگفتند که هر وقت که خوابید پیدایشود و بنیان میشود پس در این ستار و شیخ عبدالقادر
 و گویا ز جیلان بود زیارت محوتم فرم این ستار در راه گفت که از وی سئوال کردم که جواب آن ماندن

که از وی سئله برسم تا بنیم چه میگویی بعد القا و گفت معاذ الله که از وی چیزی برسم من چنین میسرودم و ^{تغذیه}
برکات وی میسرودم چون بروی و آیدیم و برابرجای خود نذریم کساعت بودیم و دیدیم که بجای خود ^{تغذیه}
است پس از ششم در این سقاخانه گریست و گفت ای ابن سقا از من سئله چیزی می که جواب آن بله آن سئله
است و جواب آن این می بینم که آتش کفر در تو زبان منیزد بعد از آن بمن گریست و گفت ای عبده
از من سئله چیزی می بینم که چه میگویی آن سئله منیت و جواب آن این صراحتیست که فردگردد ترا و بنام خود ^{تغذیه}
نویسد بنی ابوبی کردی بعد از آن شیخ عبدالقادر گریست و در این نحو نذر و یک بنامند و گرامی ^{تغذیه}
ای عبده القا و بنامی و سوال خدا را خوشنود و ساختی با وی که نگاه داشته می بینم ترا و بعد از ^{تغذیه}
بر من بر آید و میگوئی قدمی نده علی رقبته کل لی عبده می بینم ادلیا وقت ترا همه گردنهای خود را ^{تغذیه}
کرده اند از اجل او اکرام ترا پس در همان ساعت غائب شد و بعد و در اصرار گزیدیم و هر نسبت شیخ عبدال ^{تغذیه}
گفت واقعت در این سقا خلیفه دیدار بودم فرستاد و ملک زوم علماء انصرانی را با وی مناظره فرمود ^{تغذیه}
بهره الزام کرد و در نظر ملک بزرگ نمود ملک را و ضرر بود بوی مضمون شد وی را خواستگاری ^{تغذیه}
بنیز آنکه نصرانی نشوی اجابت کرد پس ابن سقا غوث را با و کرد و دست که آنچنین ^{تغذیه}
من بدینش رقم و بنام روی ^{تغذیه} در سخن غوث در حق من است شد روزی شیخ عبدالقادر ^{تغذیه}
خود مجلس میگفت و عامه شیخ فریت بچاه تن حاضر بودند از آنجمله شیخ هبتی بود شیخ نقابن بطور ^{تغذیه}
ابوسعید نیلوی شیخ ابوالنجیب سحروردی شیخ جاگیر و قاضی البیان موصلی شیخ ابوالسعود و ^{تغذیه}
از شیخ کبار شیخ منیگفت در انشاء سخن گفت قدمی نده علی رقبته کل ولی الله شیخ علی صبی ^{تغذیه}
و قدم مبارک شیخ را گرفت و گردن خود نهاد و بنیز او شیخ درآمد و سایر شیخ گردنهای خود ^{تغذیه}
شیخ ابوسعید نیلوی گفته که چون شیخ گفتا قدمی نده علی رقبته کل ولی الله حضرت حق ^{تغذیه}
در سوال صلی الله علیه و سلم بر دست طائفه از ملائکه مقربین حضرت ادلیا و تقدیر ^{تغذیه}
حاضر بود احیاناً با خدا و حدود و اموات بار و روح خود خلعتی بر روی پوشانید و ملائکه در ^{تغذیه}
کعبه ای او میل گرفته بودند و صفها در هوا ایستاده و بر روی زمین جمع ولی مانند ^{تغذیه}

خود است که در بعضی گفته اند که کس از عجم تو اضع نکرده از وی متواری شد صاحب مراد از
 گفته میگردد که شیخ عبدالقادر جیل زبیرت شیخ حماد آمد شیخ نظر بسوی او کرد و گویا که بازی را بقصد
 آورد و نظر شیخ حماد در وجهان اثر کرد که در حال شیخ عبدالقادر بیرون آمد بسبیل شجره در راه
 حق پیش گرفت و شیخ عبدالقادر قدس سره که قطب و لیا بود از کبار اصحاب شیخ حماد بود و گفتی
 کینت وی ابو محمد است علوی بود حسینی ما در وی گفته چون فرزند من عبدالقادر متولد شد بر گرد
 روز رمضان شیر نخورد و دیگر اهل امانه رمضان بحجت ابر پوشیده ماند از ما در وی پرسید گفت
 امروز عبدالقادر شیر نخورد است آخر معلوم شد که آن روز رمضان بوده است ولادت دینی در سنه احدی
 دار میانه بوده است در اخبار الاخیار شیخ عبدالحی محدث دهلوی میگوید عیون الثقلان ابو محمد عبدالقادر
 مدت کلام او بر مردم در شاوغل و خلق چهل سال و عمر وی فوسان سال عمر وی پنجاه و یک بود گفتند
 سعادت لزوم ارزانی داشت و هم از وی نقلت که آنحضرت فرمود در زمانه حسین بن منصور
 صلاح کسی نبود که او را دستگیری کند و از تو شنی که او را شده بود باز دارد و اگر من در زمانه نبودم
 او را دستگیری میکردم تا کار او با نیامی کشید و من دستگیری میکنم هر که از مردمان من است که بفرود
 و از نیامی و آید تا روز قیامت و هم از وی نقلت از جماعت شیخ قدس الله سرار هم که فرمود
 ضامن شده است شیخ عبدالقادر در مردمان خود را تا روز قیامت که نیز هیچ کی باو نیامد که بر او توبه کرد
 هر گاه از خدا بجز نخواهد بوسیله من اسید ناخواهش شما با حاجت رسد و فرمود هر که بهتفات کند
 پس در کسب کشف کرده شود آن کس که تبت از او هر که منادی کند شام من در شرفی کشاوه
 قوت شدت از او و هر که توسل کند بمن بسوی خدا حاجتی فضا کرده شود آن حاجت ملو او فرمود
 هر که تبت نماز بگذارد و بخواند در هر رکعت بعد فاتحه صورۃ اخلاص با نوه بار بعد از آن در روز قیامت
 پیغمبر صلی الله علیه و سلم بعد از سلام و بخواند آنحضرت صلی الله علیه و سلم بعد از آن با نوه کام کام
 طریقی رود و نام هم بگیرد و حاجت خود را از درگاه خدا نهدی بخواند تعالی آن حاجت او تقضا
 گرداند پسند که در کلام آنحضرت در بیعت از علم نامتناهی الهی ممکن نیست ساحل حیات

مشاخصه اوله و در بیان

و اشارت بدان کماهی و کمالات و خوارق عادات وی اظهر من الشمس و کرامات وی بیش از
 و این مختصر گنجایش آن نذار و فائش روز جمعه تاریخ یازدهم ربیع الاخر سنه اصد و پنجاه و هشت
 ابو مظفر یوسف بن یحیی واقفند و در بعد از مدتی گشت شیخ نجم الدین کبری منشأ این
 فرود و سیان رحمة الله علیه ریفخاست گنبت وی ابو الجناحت و نام وی احمد بن
 الحیوئی و لقبی کبری و گفته اند که در الزان لقب کردند که در اولان جوانی که تحصیل علوم
 مشغول بود با هر که مناظره کردی بروی غالب آمدی بقبوه بهذا السبب الطامة الکبری ثم غلب علیه
 ذلک اللفظ فخذوا الطامة و لقبوه بالکبری ثم غلب علیه ذلک هذا وجه تسمیة بقوله جماعة من اصحابه من فخر
 بهم و قال بعضهم هو مدود بنعتم الابرار و هذه ای هو بنجم الکبری جمع کثیر الکبری الصبیح الاولی کنه فی
 التاریخ امام الباقی و در تاریخ ولی تراش نیز گفته اند بسبب آنکه در غلبات و حد نظر سایر کس
 افتادی بر تبه و ولایت رسیدی روزی یازدهم ربیع الاخر سنه اصد و پنجاه و هشت
 نظرش بران افتاد و در حال بر تبه ولایت رسیدن بر سید از که ام مملکتی گفت از فلان مملکت
 اجازت ارشاد نوشت تا در مملکت خود خلق را بحق ارشاد کند روزی شیخ اصحاب نشسته بودند با یکدیگر
 در موصوعه را دنبال کرده بودند ناگاه نظر شیخ بر آن صعوه افتاد صعوه برگشت و باز از گوش
 فرود آورد و در وی تحقیق فرمود اصحاب کف بر وقت شیخ سعید الدین حمور رحمة الله علیه که
 از مرد این شیخ بود و خاطر گذشت که ایام دین الله کسی باشد که صحت وی و رنگ از رنگند
 شیخ خود فرستاد بیست بر خاست و بدر خانقاه رفت و با استاد ناگاه سگی آتجا رسید و با استاد
 دنبال بچندین شیخ را نظر بروی افتاد و در حال بخشش یافت و تحیر و خجسته و در وی از شکر
 بگردانید و بگوستان رفت و در سبزه زمین می مالید تا آورده اند که بعد جا میاید و بیست و نوبت
 و شصت سنگ گردانید و او را در سبزه میگرداند و دست پشیدست غلامی و آواز کرد و میزد
 شیخ خود بروی و بگفت با ایستادند بی عاقبت بدان نزدیکی بر شیخ فرمود تا در بر او رفت
 سبزه را در دست سینه شیخ در سبزه با یکی از شاگردان محی السکینه سینه عالی

شرح السنه را میخواند چون باواخر رسیده روزی در حضور استاد محیی از آنکه نوشته بود در شرح
السنه میخواند و روشی در آمد که در براندیشاخت اما از شنیده وی تغیر تمام شیخ راه یافت چنان
بجای تر از آنش همانند پرسید که این چه کس است گفتند که این بابا فرج تبریزیست که از جمله مجتهدان
و محسوبان حق است سبحان شیخ آتش برقرار بود با جوادان محبت استاد التماس کرد که جزیری
که زبردت بابا فرج رویم استاد با اصحاب بر وجه خلفاه بابا فرج آمدند خادم رفت و اجازت خواست
بابا فرج گفت گو در آئینه شیخ گفت از نظر بابا سخنش دانشم جامه بیرون آوردم و دست سینه نهادم
او استاد و اصحاب موافقت کردند پس مشین بابا فرج در آمدیم و ششمین بعد از محله حلال بابا شریف
و چون در ص آفتاب و نشان گشت و جامه بر تن وی رنگانته شد چون بجای خود آمد از آن
آمد برخاست و آنجامه را در زمین پویشانید و گفت ترا وقت دفع خواندن نیت تو نیست گفتند که
سر دفتر همان شوی حال بر من میخیزند و با این بلای چه چیز بخدا بود و قطع گشت چون از آنجا بیرون
استاد گفت شرح این است که ای مانده است بدو سه روز از آنجا چون و دیگر تو دانی چون بر دروس فتم بابا
را دیدم که در آمد و گفت برو ز نزد منزل از علم الیقین بگذشتی امروز باز سر علم بروی من کن که رس
کردم و بر اینست و خلوت شنوای گفتم علوم که ای گوار و ای عیبی نمودن گرفت گفتم حیف است که گفتند
از این شوم بابا فرج را دیدم که از در آمد و گفت که شیطان ترا نشویش بیدار این بخار از انوس است
و قلم را بنده اختر و خاطر را از همه برده ختم و هم در فغانست ایضا این است بیانی در کتب که در آنجا آمده
است همان شیخ خود شیخ رکن الدین علاء الدین ولد و قدس سره جمیع کرده است از شیخ فضل سبکی که شیخ نعم الدین
که بعد از آن نیت و اجازت حدیث حاصل کرد و شنید که در کسند ری محمد فی بزرگ است استاد و علی از آنجا
با سکنه بیفت و از وی نیز اجازت حاصل کرد و در شبی رسول اصلی الصلوه علیه السلام خواند و بدو
از آن حضرت و خواست که که مرا کنی بخش رسول صلی الله علیه و سلم نمود که اجازت بطلبید که ابوالحسن
مختصه فرموده که شده و چون از واقعه با آمد و در ضمنی این بریادی نمود که از دنیا اجازت بطلبید
در حال تخریب کرد و طلب شد مسا گرفت و هر کس بر سید امارت در دست سبکی گفتند که شیخ خود را

کس درونی آمد چون بکب خورشان رسید با آنجا بجز شد و بکلیس رفت و اما خبر گشت از کسی رسید که
 درین شهر جمعی مسلمانان نباشند که بخورد و عریضه جمعی در آن کفایت اینها عاقبتی است و شیخی اگر آنجا رود می تواند
 گفت نام او صیت گفت شیخ اسمعیل نصیری شیخ محمد الدین بخارفت او را بر ایسی دادند و صفت مقابل صفت
 را آنجا ساکن شد و در بخوری می دراز کشید و میگفت با این جمله در بخوری چند آن شیخ من بر سید که باقی بود
 ایشان که من سماع را بغایت منکوب و دم و قوت نقل مقام کردن ندانم شیخی سماع میگردند شیخ اسمعیل
 سماع میاین من آمد و گفت بخوابی که بخیزی گفت نمی دست من گرفت و مرا کبنا کشید بمان سماع برود
 نیک مرا بگردانید و در روی دیوارم تکیه داد من گفتم که در حال خواب من فدا و چون خود آمد دست و پا
 چنانکه هیچ بیماری در خود نمیدیدم سر ارادت حاصل شد روز دیگر خدمت دی رفتم و دست ارادگی فتم
 و بسو که مشغول شدم مدتی آنجا بودم چون از حال باطن خبر شد علم افروزم مرا شیخی و در خاطر آمد که از علم باطن
 خبر شدی و علم ظاهر ترا از علم شیخ زیاد است باید او شیخ را طلب کرد و گفت خیز و بصر کن که ترا بر عمارت
 من دانستم که شیخ بر آن خاطر من بود غدا ما شیخ گفتیم و بریم خدمت شیخ عمارت آنجا بودیم سلوک کردیم و آنجا شیخی را
 نیز من بجا ظاهر آمد باید او شیخ عمارت فرمود که بنجم الدین بر خیز و بصر و خدمت روز میان که این شیخی با وسیلی
 سر فرودان بود بر خاستم و بفرستم چون بخانه او می درختم شیخ آنجا نبود در میان او همه در امر تابد
 بیکیس من درخت آنجا کس میگریز و از روی پرسیدم که شمع کماست گفت شیخ در بیست و نه سواد
 من چون شیخ روزی با من از دیدم که در آنجا ک و وضو میبخت مرا و خاطر آمد که شیخ نمیدانند که در
 آب وضو جا نیست چگونه شیخ باشد او وضو تمام ساخت و دست بر روی افشاند چون بر روی من
 درین بخودی پیدا شیخ بخانه او آمد من نیز بر آمدم شیخ بشکر وضو مشغول شد من با من بودم
 آن که شیخ سلام باز و من اورا سلام کنم همچنان مرا با من ایستاده غائب شدم دیدم که شیخ
 قائم شده است و در درخ ظاهر گشت و مردمان را میگردد و باش اندازند زمین که گفته اند
 شخصی میسر آن نشسته است و هر که میگوید که من تعلق بر وی دارم او را نار میکنند و دیگر از
 در آتش می اندازند نگاه مرا اگر گفتند کشیدند چون آنجا رسیدم گفتم من فدا می دارم مرا با کردند

شبته بالا نتم دیدم که شیخ روز بیان است پیش او نتم و در باجی اقامدم او سیلی سخت جفا می سن زد
 چنانکه از قوت آن بر روی و اقامدم و گفت پیش ازین بل حتی را انکار کن چون میفادوم از عیب با نتم
 شیخ سلام نماز را داده بود و نتم در در طای اقامدم شیخ در شهادت نیز همچنان سیلی بر قفا زد
 همان نطق گفت آن بخوری از باطن من بشه بعد از آن امر کرد مرا که باز گرد و بخدمت شیخ عمار رو
 چون باز میگشتم مکتوبی از شیخ عمار بخش که بر چند مس واری میفرست نماز خالص میگردم و باز تو
 میفرستم از اینجا بخدمت شیخ عمار رنتم و مدتی آنجا بودم چون سوگ تمام کردم گفتم بخوار
 رودی گفت آنجا مرغان عجب نند و این طریق را داشته باشد ما در قیامت نیز نیکر اند گفت
 و باک از پس بخوارم آمد و این طریق منفر گردانید مرغان بسیار بر روی صبح آمدند و بهل ایشان
 مشغول شد چون کفار تار بخوارم رسیدند شیخ اصحاب خود را جمع کرد زیادت شصت هزار
 بود و سلطان محمد خوارزم شاه که نخبه بود و کفار تار نپد شتند که دمی در خوارزم بجواردم در آن
 شیخ بعضی اصحاب را چون شیخ سعد الدین حموی و شیخ رضی العزین علی لالا و غیر ایشان را
 طلب داشت و گفت زود بر خیزید و بیلا خود روید که آتشی از جانب مشرق بر افروخت که تا نزد یک
 سرب خواهد سوخت این فتنایست عظیم بعضی از اصحاب گفتند چه شود که شیخ دعای کسی
 شیخ و کوه و این قضایست سبرم دعا دفع آن نمیتواند کرد پس اصحاب الناس کردند که شیخ نیز با آنها
 موافقت کند و در میان شیخ فرمود من اینجا شصت خواهم شد و مرا اذن نیست که بیرون رودم
 پس اصحاب منو به خراسان شدند چون کفار بنهر درآمدند شیخ اصحاب باقی مانده را بخوانند و
 قوسوا علی اسم الله تعالی فی سبیل الله و نماز و آمد و خرقه خود را پوشید و میان حکم
 و آن خرقه آتش ده بود و بل خود را از هر دو جانب پر سنگ کرد و نیزه بدست گرفت و سپرد
 چون کفار و با بل شد در روی ایشان سنگی انداخت تا آنکه هیچ سنگ نماند کفار و پرا
 شیر باران کردند یک تیر سیسینتبارک دی آمد بیرون کشید و بینداخت و بران رفت که
 که هر آنوقت شهادت پرچم کافران را گرفته بود و بعد از شهادت که کس نتوانستند که پرچم را

از دست شیخ خلاطی منته عاقبت پرچم و پر ابرو بند کمان شهادت قدس العبد نقاسه فی شکر سینه
 خان عشق و ستانه در روز شنبه دم زبجه و نه عیبت و چرازم و خانقاه و دو کون حضرت شیخ را مردان بسیار پرورده اند
 چون شیخ مجد الدین بغدادی شیخ سعد الدین جوخی و بابا کمال جنبدی و شیخ ضی الدین صلی اللہ العزیز
 و شیخ سیف الدین باخرزی و شیخ نجم الدین اربلی المعروف بابا بدیع الزمان شیخ جمال الدین گیلانی و بعضی
 گفته اند که لانا بابا و الدین لدی رسولانا لعل الدین و می نیز از ایشان بوده است صاحب سیر العارفین
 می آرد که شیخ شرف الدین بن سبیری که در بها آسوده است وی مرید حضرت شیخ نجم الدین محمد فردوسی
 که در وی آسوده است مرید شیخ برالدین سمرقندی وی مرید شیخ سیف الدین باخرزی و ذکر شیخ شهاب
 الدین السهروردی قدس العده صاحب نجات میگویا مام باغی در القاف می چنین نوشته است
 است و دانه فریاد و ایند طبع الانوار سنج الاسرار دلیل الطریقہ حیران الحقیقہ است و الشرح الماکب
 الجایع من علی الباطن و الظاهر قدوة العارفين و عمدة السالكين العالم الرباني شهاب الدین صلی اللہ
 علیہ و آله و سلم محمد البکری السهروردی قدس العده سهر العزیز از اولاد ابی بکر صدیق است ضی العقبه و
 انساب وی در مصروف بعمومی ابو نجیب سهروردی است و غیر ایشان بسیاری از شاخ وقت در یافته است
 و بعضی شیخ عمده القادری گیلانی رسیده است و گفته اند که برخی با بعضی از ابدال در جزیره عمادان بوده اند
 حضرت علی السلام و یافته شیخ عمده القادری گفته است که است آخر المشهورین بالعراق ویران صاحب
 چون عوارف و شرف النصاب و اعلام التقی و غیر عوارف را در کمال مبارک تصنیف کرده است هرگاه که بروی
 امری مشکل شدی بحدائق باگشتی و طواف خانه کردی و طلب توفیق کردی در رفع اشکال و در
 آنچه حقت در وقت خود شیخ الشیخ بغدادی بود در باب طریقه از علماء و در روز یکشنبه سالی
 مردی کتاب الی بعضی رسیدی ان ترک الامم اخلدت الی البطایة ان اخلت و انی العجب کتب فی جوابها
 و مستغیر العدم العرف و رسالات قبالیه که در است شیخ رکن الدین علاء الدین گفته است که در شیخ سعد الدین
 حریفی رسیدند که شیخ محمد الدین عمری را چون با منی گفت بجز سراج الانبیا که گفته اند شیخ شهاب الدین
 را میگوید با منی گفت نور سابعه ابی صلی الله علیه و سلم فی چنین السهروردی شیخ آخر و لاوت وی

سهروردی

رتبه شش و پنجاهم بوده است و وفات وی در سن هشتاد و شش سالگی بوده و در بغداد مدفون
 غزه محرم و بقول ایشان بناح لشبندی و مفرد و دیگران که ممکن در مشرب است شباهت ایشان اند
 الاذوق سماع ذکر آن در افع ظلمات شرک خفی و جلی آن مرکز دایره پرگار وجود
 مهبط تجلیات انوار شهود آن گوی از همه برده و در حق پرستی قطب
 وحدت حضرت خواجه معین الدین چشتی ابن غیاث الدین حسن سنجری از کبرای
 ارباب بصوف و عزت بود و در نکات عقائد و توحید مقامی عالی داشت و در توفیق با کمال روزگار بود
 و در علم ظاهر و باطن نظیر خود و در آن وقت نباشت وی خرقه خلعت از دست خواجه عثمان ماروی کسب
 است رحمة الله علیهما و اذات وی در تصحیح نسخه سبع و شش و شصت و ارسادات صحیح است
 بر بنی طبرستان خواجه معین الدین بن غیاث حسن سنجری بن کمال الدین بن سید احمد حسن بن سید طاهر بن
 سید عبد العزیز بن ابراهیم بن امام علی و صاحب موسی الکاظم الی آخره خواجه طبیب الدین بن
 اوشی کاکلی در دلیل العارفین میگویند چون دولت پادشاه فنگ و نگاه حاصل گردید همان سال
 کلاه جارتزگی آن ناصر اصفیا بر سر او بر صغیر زینت یافت احمد صد علی فنگ آن روز در بغداد
 امام ابو الیث سمرقندی بشریف بیعت مشرف شدیم شیخ شباهت الدین سهروردی و شیخ او صاحب
 و شیخ برهان الدین چشتی و شیخ محمد اصفهانی بر همه حاضر بودند سخن در نماز افتاده بود بر لفظ مبارک را
 که مردم در نظر نگاه قرب نزدیک نشود دیگر از نماز زیرا که معراج مومنان همین نماز است چنانچه
 مسطور است قال علیه الصلوة والتحمیة الصلوة معراج المومنین بالاتر از همه مقام همین است
 سخن همین نگاه گفت نماز رازیت بر بنده را که با پروردگار خویش میگوید و در ذکر گفتن کسی
 میاید که اولاف ذکر است و ذکر گفته نشود مگر در نماز و آن حدیث مسطور است که المصلی یجابی
 یعنی نماز کننده را میگوید با پروردگار خویش بعد از آن رومی در عاگونجی کرده که در آنچه نموده است
 الاسلام سلطان المشیخ شیخ عثمان مارونی نور اهد مرقده سیم و بارادت بیعت مشرف است
 در مدت بیست و چهار روز خدمت کرد و اینان بکربانی نفس آموختی خدا و چنانچه در روز بیست

بر جا که حضرت ایشان بسا فرستند نذی و عاگو برابر بودی چون بنزدگان حضرت که دی و جامه خواب
 و ترشبه بر سر کرده و چشم چو چرخ صفت بین فقر و بد نعمتی من روان کرد که آن نعمت بقدری نهایتی نمود انگاه
 فرمود که یافتم از حضرت یاسر که می باید که فزوه از فرمان پیر تکا و زنگنه و هر چه از غنا و اورا و دستم
 و جز آن میگوید که من بوش بران متعلق بود و آن را نیفا و یافتم رساند تا تمام توان رسید
 که پیر مشاطه مرید است زیرا که هر چه مرید را ترغیب خواهد کرد از برای کمالیت آن مرید خواهد گفت همچنان
 شیم نهالین سپهر و بر سر قیام کرد و باز گشت و خوابه شست نگاه فرمود که بر او شمع نهالین سپهر
 همین معامله بوده است که برابر سر فرسایش آینه بر سر کرده و جرج رفتی آید انگاه نعمت یافت که آن
 نعمت را صدی نیست نهایتی بود انگاه فرمود که در تنبیه ابواللیث سمرقندی که دانشمند فقیه امام است
 در آن میزنسد که هر روز از آسمان و چو چرخه فرود می آید یکی بر بام کعبه میآید و بر آواز بلند ندا کند که
 ای میان پریان بشنوید هر که فریضه خدا و غرضه جل با نگذارد از زمینهای خدا تعالی بیرون آید و
 فرشته دوم بزرگوار رسول الله صلی الله علیه و سلم با بیست و نوا کند که ای معشر آدمیان و پر یان بر سینه
 و شنوید هر که سنتهای نماز گذارد و بجا نیارد از شفاعت بی بهره میآید انگاه فرمود که در مسجد شکر
 برابر اولیای عباد حاضر بودم حکایت در خلال انگشتان بر وقت بوقت میفرمودند که یکی از پیغمبر
 است و در حدیث آمده است از رسول الله صلی الله علیه و سلم که ترغیب کردم صحابه را با حیوان الله علیه هم
 در خلال انگشتان هر که بجای آتش و زنج بروی حرام شود و او شفاعت من باشد انگاه فرمود من
 خواجه اسبل تجدید و منو میگردیم باشد که سپهر خلال انگشتان فراموش شده است آواز داد که جل و جوی
 دوستی محمد صلی الله علیه و سلم میکنی و از است او باشی و سنت او از ترک دهی بعد از آن خواجه اسبل
 خود که از آن بزرگان آقا شنیدم تا حدوت پیغمبر صلی الله علیه و سلم ترک نکردم
 انگاه فرمود و هر وقتی که خواجه اجل شرعی را بدیدی از مد خاطر خراب دیدی پرسیدم که باطل
 پیوست فرمود که از آن روز باز تا که از من خلال انگشتان فوت شده و رجحان که خدای قیامت
 چگونه این را بخورد و این خواجه کائنات خود هم نمود انگاه فرمود که در مسجود میسرودی بطریق ترغیب

بر دایت ابوهریره رضی الله عنه ذکر حضرت است که هر یک از ائمه را سی و شش مرتبه است چنانچه در
 حدیث مسطور است از رسول صلی الله علیه و سلم که سه بار شستن بر اندام منست و منبت مغز
 پیشین کف من بود من پس نمود ازین ایادت که هر گاه شستم باشد بعد از آن فرمود که وقتی شستن
 تفصیل عیاض رحمة الله علیه در وقت وضو شستن دو بار فراموش کن و چون نماز بگذارد و
 همان شب حضرت رسالت نباه صلی الله علیه و سلم را در خواب دید گفت ای فضیل عیاض آن تو
 باشی که در وضو ترک سنت من دهمی در وضو دو در وقت نقصان باشد خواب اجزا از بیست آن بسیار
 باز از سر تجدید وضو کرد و کفارت آن بر نفس خویش ارضی شد و با نصد کعبت نماز و طیفه کرد و میکش
 شام بگذارد انگاه فرمود چون اهل عشق نماز بباد کند و بر جای نماز قرار گیرد آفتاب آید مقصود
 ایشان درین است که در نظر دست قبول افتد از سر تعالی و مردم بپوشانند سجده کنند و در مساجد
 که خواب بر معین الحق و الدین سخن سنجری علم بر کمال است تصانیف و در شهر خراسان بسیار است
 مدت هفتاد سال در شب خواب نکرد و شب بر میوزن با دهنها و سال وضو او خرقه صاحب
 باطل نشد چشمها بسته میشد و وقت نماز میکشاد و بر هر که نظر شیخ افتاد می ولی الله شندی
 خوابه ذوق و جماع شربت و جماع بسیار شنیدی هر که در صحبت پاک خوابه بودی او هم صفای
 سماع شندی و اهل کشی شیخ عبدالحق محدث و راخبار را لاخیر مینویسد خوابه بزرگ معین الحق
 و الهدی الدین حسن عینی سخنری قدس سره که هر حلقه شمشک کبار واقدم سلسله چینی این است
 و اهل عصر او از خلفا و مریدان و غیر هم تعیین پذیرفته بستال در خدمت خوابه عثمان بودنی
 بود و در سفر و حضر چایه خواب خوابه نگا به شستی انگاه نعمت خلافت مشرف گردید در زمان
 پنهان راجعی میندوستان با جمیع آید و عبادت مولی مشغول شد و جمهور نیز در آن زمان
 بود و روزی پنهان را از پوپس گانج اجدسی از اسباب سخاوند آن سلطان التماس
 آورد خوابه شفاعت بر پنهان گفته فرستاد پنهان گفته شیخ را قبول نکرد و گفت این خوابه
 عیب بگوید چنانچه سخن خوابه رسید فرمود که پنهان را از زنده گرفته اند و او هم بعد از آن ایام

نیکو

شام از غریبین رسید و هنوز اطفال لشکر اسلام بایستاد و بخت مغزالدین هم گشت
 باز درین دیار سلام شد و بیخ گفتند و مناسبت حاصل گشت و هم وی گوید آورده اند و خواهد بود
 و حبس شد و نکند و همانند و لرجه که موضع اقامت او بود مد فون گشت اولی فرخ خواهد بود و نکند و بعد
 هفتاد و نوزده بالای آن ساختند و در نخستین ماه جمادی اول گدشتند اول کسی که در تهر خوا
 عمار کرد و خواججه بن گوری بود و بعد از فوت شدن پیشانی فرخاجیه نقیض سیدایک حبیب الله است
 فی حبس و از کلمات قدسی است اوست در دلیل العافیه که خواججه طلب الدین بن خبیارا در شی
 لمفولات خواججه بزرگ قدس سر مویج کرده مذکور است دل عاشق آتش در محبت است بیخ
 فرود آید از آسبوس و زیر که بیخ آتشی بالا تر از آتش نیست فرمود و از جو نیاید و آن را در شی
 چگونه آوازی بر آید همچون که در بر آید سید مساک گشت فرمود که شنیدم از زبان خواججه عثمانی در شی
 اندر سر که خدمت عالی بر او داشته که اگر زمانی در دنیا از وی محبوب مانند نابد و گردند فرمودند و از زبان
 خواججه عثمانی و وی در بر کس این خصیلت باشد تحقیق بدان که تحقیق او را دوست میدار اول
 سخاوت چون سخاوت در ریاضت چون شغف آفتاب و تواضع چو زمین فرمود صحبت بیجان
 به از کار نیک صحبت بدان بدتر از کار بد فرمود که هر ذرات در تو را آنگاه با که در شکر
 بسال بیخ گناهی بود تو سید شیخ عبدالحق محدث دهلوی میگوید که شنیدم از کاکا بقدر شنیدم
 نقل کرده اند حقیقت منی سخن چنانچه بعضی از شاخیزان علمای صوفیه فرموده اند است که توره
 لازم حال مرید است و کتابت گنامان با وجود تو به دست غافل صورت بندد و نه آنکه سید گناه او دوستی
 نماید و لهذا وصیت کرده اند با التزام در و استغفار زنده خواب نین تا کتابت گنامان که چون
 عادت حمت آبی تا این وقت متوقف مانده است بطوریکه فرمود از زبان خواججه عثمانی و وی شنید
 که هر حق قدری شود و آنگاه که از دهر عالم فانی بیخ باقی نماند فرمود نشان محبت است که مطیع باشی و
 هر چه می نیاید که دوست براند فرمود که عارنان ای امر نه است چون بدان هر چند بکل عالم و آنچه در عالم
 بیان و گفت خود به بیند فرمود عار نه است که هر چه خواهد بود آن آید به ما که سخن کند جواب و شنود

فرمود که کمترین باب و در جوارح در محبت است که صفات حق در وی بود کل در جوارح در محبت است که کمترین
 برود عوی آید از بقوت کرامت فرمود که او سالها بدین کار مجاهد بود و پیوسته عاقبت خیر مهبت نصیب
 فرمود گنگه شمارا چندان ضرر ندارد که بچوشتی و خوار گشتن بر باد و سلطان محمود و عبادت این معرفت کمال
 انقاس است فرمود و علامت مشقاوت آنست که معصیت کند و امید دارد که بقبول خواسته شود و در سینه
 است چون غیبات الدین بن والد خواججه بزرگ که بغایت اصلاح آراسته بود و وفات یافت حضرت امر
 بیخ شجاعت را در پانزده سالگی گذاشت باغی و ششای در ملک خود داشت بدان تقدیر حال خود پیوسته
 ابراهیم فرزند زنی مجذوب در باغ خواججه گذر کرد و حضرت خواججه بدختان آب سپید چون ابراهیم را دید
 بدوید دست و پای او بوسید و بجای دهنی چنانچه خوشه انگور در نوک او دیگر پیش او نهاد و خود با
 نشست ابراهیم باره کجراه بدنان خود خائیده و در میان خواججه نهاد و خوردن کجراه نوزی
 در باطن وی لاس گشت چنانچه دل وی خواججه از املاک و خانه و باغ سر و گشت آن همه فروخته
 بدرویشان داد و خود ساکت گشت و بی درنگ رفتند و بخارامان حفظ قران و علوم نظامی تحصیل کرد
 از آنجا بفرق رفت چون بقصبه برون رسید حضرت خواججه عثمان مارونی را دریافت و مرید گشت
 و مدت دو نسیال بخدمت وی انواع ریاضات و مجاهدات نمود و از شیخ خرقه خلافت یافتند مشهور
 بعد او شد و در قصبه سخنان سپید شیخ نجم الدین کبری را دریافت دو ماه در ملازمت ایشان گذراند
 و از آنجا بقصبه جیل آمد شیخ عبدالقادر جیلانی را دریافت و بجهت آنجا مانده انواع فنی حاصل
 و هم صاحب بر العارضین میگردد الی الآن نیز مجرب خواججه در آنجا است مردان مرست میکنند و این در وقت
 آنجا رسیده دو گانه شکرانه او انمود و حضرت خواججه بزرگ از آنجا بعبادت آمد شیخ ابو یوسف ضیاء الدین
 سفر در وی را دریافت و از آنجا او بمران آمد شیخ یوسف همانی را دریافت و از آنجا بمر نیز آمد شیخ
 ابو سعید تبریزی را دریافت و هم نقل میکند از خواججه قطب الدین گنجشک را داشتی که وی خواججه بزرگ نفس
 هرگز بر او نرسانید می چنانچه بعد از هفته طلبه نانی که از چشمتعال کسرت در وی یافتند در نمودی و تبر
 از شیخ نظام الدین اولی که بود شش خواجه بزرگ جامه و دو نسیالی بود و هر جا که باره شدی فیضانی یک بار

نوعی که باقی بود که در حق آن باصفهان آن شیخ محمد باصفهانی را دریافت در آن زمان خواججه طلب الدین محمد
 موسی و شیخ نجاست که مرید شیخ محمود و شیخ جوانی در آن بزرگ را باطن و دومی دید سر در قدم ایشان
 سوره بعقیدت تمام مرید گفته حضرت خواججه بزرگ آن دو نامی را قطب الدین اوشی حضرت زانو
 و خواججه قطب الدین وقت جلالت کسب فرستادند که در آن زمان در آن وقت فرمود که شیخ محمد عطار
 نامی حمید الدین ناگوری سجاد بودی در آن وقت شیخ عزیز الدین در آن شبی در جرحه الله علیه شیم نظام الدین
 اولیاد در فواد الفواد آورده که آن دو نامی هر دو را من دیده ام شاید با خواججه الامر ایشان رسیده با
 من بود که آن خواججه از جمیع اطراف خانه که کسب فرستاد خلقی که برای حج جمع میدادند و در اطراف سید میزدند
 خانه میدادند که در خانه اذ آن معلوم شد که هر شب در که نماز فجر با جمعی از آن میگذشتند صاحب آن قبل از آن نماز
 از میر السالکین می آرد که حال حضرت خواججه بزرگ که گاهی جمالی جلال میبود چون جمال سینه امیر بود
 چنان متعزف بودی که هر چه خبر از این عالم نداشتی چون وقت نماز رسیدی حضرت خواججه قطب نامی
 حمید الدین ناگوری پیش روی دست بسته می ایستادند می دعا و از بلند الصلوة المصلوة میگفتند
 خواججه را هیچ خبر نداشتند بار دوم در گوش می الصلوة میگفتندی هیچ آگاهی نمیشدند و در
 سباز که رایسیدانیدند آنگاه چشم باز میکرد میگفت از شرح محمدی جا به دست سحان آمد از کجا می آید
 پس منو میساخت و نماز میکردند و در چون حالت جلالی بر روی مسئولی شدی و حجره بت کردی
 و مسئول میبودی حضرت خواججه دفاضی مقابل در حجره از سنگها پاره ساختی و عقب او نهادی
 شدند حاضر میبودند و چون وقت نماز میشدند بجز و سرین آمدن از حجره نظر بر سنگها می افتادند سنگها
 خاک میشد پس در میر خواججه دفاضی افتاد میکردند و بعد سلامش از آنکه خواججه فارغ شود و از آنجا که میخواهد
 در هر دو دلیل العارین حضرت خواججه قطب الدین بنیاد اوشی میفرستادند و در هر چه از آن حضرت اول سخن در آن
 سبب محبت در ضمن خوف ترک گناه است تا از آنش محبت یابی و در زمین جا که هست تا در منزل برسی
 در محبت یابی و در زمین محبت است احتمال کرد و محبت تا زمانی که حاصل شود عارف کسی است که هیچ چیز را
 دوست ندارد و در هر که گفتن خواججه در آن زمان رسیدند که آب کرد و در دو که مسافر بودیم و ما با یکدیگر در آن

برویم هر کسی او داع میکرد و دعا گوئی برابر خواجیه حسین علیه السلام را بدین اودام صدقه خواند دست در
 در راه بودیم بعد از آن در اجمیر رسیدیم و آنروز با جمعی از اهل آنجا بودیم و پیوسته از زنده بود و سلطان
 بنو چون قدم مبارک آنجا رسید چندان سلام شد که آنرا حد و نهایت نبود و الحمد لله علی انک محاسن از تو
 بماند بود در مسجد جامع اجمیر دولت پانچوس حاصل شد درویشان و غیره نیز اهل آنجا صدقه در بر داشتند که بر آن
 بود و خدمت حاضر شدند و سخن حکایت ملک الهیت بود و بر لفظ مبارک را که در نیای مرگ چند نیز در
 از یک گفت از آنکه سیول صلی الله علیه و سلم فرموده است انما جنتی لیسئل الجنب علی الجنب یعنی
 بی است چون مرگ آید دوست را دوست بپسندد نگاه فرمود که عارفان آنجا برفتند که حکایت عالم علی بن
 که از نوبشان همه عالم روشن است چون خوابد این فواید تمام کرد و بگریست و فرمود که اسمی در پیش مرا
 آورده اند که در فون ما اینجا خواهد بود میان چند روزی ما سفر خواهیم کرد و شیخ علی بن سنجری را فرمود که شما
 بنویسند شیخ قطب الدین بختیار بدینی رود خلافت سجاده قطب العین را دادیم که در بی مقام او
 بعد از آن مثال تمام شد بر دست دعا گو داد دعا گو روزی بر زمین آورد و گفت نزدیک مبارک
 شدم دستار و نگاه بر سر دعا گو نهادند و عصمانی شیخ عثمان مارونی داد و خرقه در بر دعا گو کرد
 مصحف و محفل و غلین برداد و گفت این امانتی است از رسول صلی الله علیه و سلم که خواجگان با
 بود من تر روان کردم چنانکه با حق این بجای آوردیم باید که شما نیز حق این بجای آید که فرود
 در میان خواجگان چشت شتر مندی نیاید دست دعا گو گرفت و وی سوی آسمان کرد و گفت
 سید اشغالی بردهم و ترانه نگاه فرست رسانیدیم نگاه گفت که چهار چیز است که گویند حضرت اول ترندی
 تو اگر نماید دوم گرسنگی که سیر خار سیوم اندوه یعنی که شادمانند چهارم مرد می اگر او با دشمنی بود
 نماید نگاه فرمود که مرتبه اهل محبت چنانست که اگر در دوک الموت گردد و تاور ماند گز او نماند و گز از جا
 که اندایشان از دست گره چون خوابد این فواید تمام کرد و دعا گو خواست که سر قدم آورده در آن
 شود ضمیر روشن که در شیخ بود بر نور روی سومی بن کرد گفت که بسیار خاستم سر قدم آوردم تا که بخواند
 چنانکه بر روی پیچ باشی و بر هر که باشی مرد باشی و سره باشی روی بر زمین آورد و مبارک گفتم حضرت

در حضرت و بی سکوت کردم صاحب اقتدار از سیرالاولیای آرد وفات حضرت خواجہ بزرگ روز دوشنبہ
 ششم چہ سہ اشعی و طریقی سہ ماہہ واقع شد و بقول ششم جب صنایع و مشربین و سمانہ و در فضل التوفیق
 ست و طغین سمانہ و بقول و بگرفت و طغین سمانہ در زمان سلطنت خمس الدین التمش واقع شد و در حضرت
 نو و هفت سال بقولی کجیہ ہفت سال بود از اجماع چہل سال در اجیر سکونت داشت بقول مراتب حضرت
 خواجہ بزرگ سیزدہ چلیدہ داشت خواجہ قطب الدین بختیار و خواجہ فخر الدین معین الدین و قاضی الدین
 ناگوری و شیخ وجیبہ الدین سلطان التارکین و شیخ حمید الدین صوفی و شیخ برہان الدین عرف شیخ محمد
 و شیخ محسن شیخ سلیمان غازی و شیخ شمس الدین و خواجہ حسن خلیط و اجپال جوگی المعروف بعد از این
 و شیخ احمد الدین کرمانی را نیز بعضی از خلفا و آنجا چہ شہارند حضرت خواجہ قطب الدین را تخریر حضرت
 از ولی باجیر فرستست روزی مجلسی در مقام فلکو جافزہ و نذر از حسن جوخی شمال نویساند ایشانرا
 و بعد بی حضرت کرد خباچیہ مذکور شد صاحب اقتدار از سیرالاقطاب ذکر شریف آوردن خواجہ بزرگ
 ہندوستان می آرد کہ چون خواجہ بزرگ از خدمت پیر خود و در پناہ سالگی مرخص گشتہ بعد از رفتن پند
 گاہ اقامت نمود روزی خدا آہ از روضہ سید کائنات علیہ السلام کہ اندرون در آئی آمد روز
 بجا آمدن و مشرف گردید فرمودتہ باشد وستان باید رفت و بچ کھرازان دبار برانداختہ اسلام شہار ایا
 ساخت پس یک اندر دست خواجہ داوود فرمود درین نظر کن نظر کرد ششم اجیر نظر آمد پس متوجہ
 ہندوستان گردید چہل صوفی ہمراہ خود گرفت العرض بدلی رسید قبل ازین بہہور باطلاع ہنجان جا
 نوشتہ بود و اگر رویشی برین بیان در راہ بگذر و بلاک سازند ہر کہ خیالی فاسد کردی لرزہ و از اندک
 دی افتادی کسی بیچ قدرت نیافت بدلی رسید روزی کافری پیر کاروی زیر بغل گرفتہ بہ نیت اکلہ
 در از کندہ خواجہ بفرست باطنی بیانت فرمود ای فلان چرا کار در کار فرمائی من حاضر فرمودہ
 در لاش افتاد کار در انداخت و سلطان گشت آنروز یکبار منجنق شرف با سلا گشتند بجزیت خواجہ
 لاد و تا ہم پیا شد متوجہ باجیر گشت و در آن زمان بہہور باجیر بود چون خواجہ بزرگ آنجا رسید روز
 آنہمت نمود کہ بہتران بہہور آنجا نمی شستند ساربانلی گفت کہ در ہنجا شتران را چہ می نشیند ای حاجی

بیست خواب از آنجا برخاست و گفت ما خیرم ان شاء الله ان شائستند با هم در روانه شد و بر سر حوضی نامی
 آمد و نشست خون شراب آنجا آمدند نشستند باز برخاستن بنویسند ساربانان این ماجرا پیش او گفتند
 راجه گفت پیش آن درویش اسحاق نمایند غیر از این علاجی نیست همچنان کردند خوابه عجزشان بدو رسید و اسحاق
 برخاست اندر راجه حیرت ماند و اندیشه ناک شد المقصود خوابه یک گاو خرید و کج کرد و در آن اسگرت
 خورد و مکلفار از بواقعه آگاه شده با نفس غضب میوه فتنه میوه تقصیر شده مسلح گشته گرد خوابه حلقه نمود و در
 قصد کرد و نگر آسیمی تمهید خوابه رنار و خوابه بر سر بلانید خوابه از نماز خارج شده برآوردنی خاک
 گذاخت اسحاق بر همه که افتادین او خشک گشت چون کاوان تاب مقاومت نبرد و پیش رویی که
 در آن بخانه بود فریاد بردند و تمام ماجرا بیان کردند و اسحق گفت این درویش صاحب
 کمال است با و سیرت تو ایتم آمدن مگر سیرت همچنان کردند همسین آن بویا است و در عقب آن بنابه گرفته سخن آغا
 کردند مردی خوابه را خبر داد خوابه فرمود که سخن را بر ما از سخن بگوید و بویا آن خوابه اندر این
 در نماز شد تا کفار قریب رسیدند نظر آنکه بر خوابه افتاد زبان انگفار و بویا از نماز باز ماند و بهما کارد
 ایستاده ماند خوابه از نماز فارغ شد در روی بجات کفار کرد و بویا چون خوابه را دید میان آورد کفار
 آن یورایند کردند و سوسه شدند و دیو شقیقت و سنگ چوب کفار برین خوابه او را شادی نام
 چون خبر بر آید جوگی اچیل که پیر راجه بود با قصد جدید داشت تمام ماجرا را با او بیان کرد
 چون شنید هر چه میسای خود را جمع نموده نزد خوابه رسیدند خوابه وضو کامل نموده برخاست و بر
 گرد خود دخلی کشید چون کفار نزدیک رسیدند و ساوری آغا کردند خوابه روی بسوی ایشان
 کرده فرمود که چرا از ما چه امید ما سخواسید که به نیست و نابود گردید گفتند که شما از اناساگر غسل و وضو کرد
 راسخ بازیم عرض آنست که شما بطوع و رغبت خود برید چون خوابه سخن شنید بغضب برآید شادی
 دیو واقع بدست داد و فرمود این قبح را لذاتک اناساگر بر کرده بیا تمام آب اناساگر در واقع آمد
 اچیل از معافانه انحال سوخت و گفت که اینقدر جاندار آبی از بی آبی به هلاکت رسیدند این که از
 خوابه فرمود اگر متوانی از این آب سه آب را بردار و در او خوشین اچیل آگاسه را جنبانیدن بپوشان

شد و خوابش بدست خود گرفت و آب در آن حوض انداخت حوض خیا که بود بر آب گشت چون گفت
 ای حال بدیدم و بسیار کردند که از کوهها صده هزاران بار بجانب خاجه رسیدند آن بار تا بخط
 دایره حصا رسیدند و سر بخط دایره نهادند همانند خواجیه بیاران فرمود که این باران اگر گشته
 بر کوهها پرتاب نمایند چنان کردند که کفار آتش از هر طرف بارانیندا انگری در دایره نیفتاد
 که کفار عاجز آمدند آخر الامراجبال شمرنده گشته گفت الحال ترا کار بن افتاده است اگر میتوانی
 بر خیز و خود را در ملائیکه بر لانه می بینی که همین تان بر همان رفته چندان بلا بر سرست گمرا که از
 قیمت آن عاجز آئی خواهی بشم فرمود گفت ای کار گمراه همان مثال است تو کار زمین کوستی
 که با آسمان نیز پرداختی + اجبال یعنی منفع گشته پوست آمو در بر هوا پرتاب کرد و بر آن پوست
 و جانب آسمان پرواز گمان رفت تا که از نظر مردان غایب شد پس خواجیه کفشهای خود را گفت که
 بروید این کار را چندان زیند که بر زمین بسید و حال کفشها بر مو استند و بر سر اجبال رسیدند
 گاه بر سر دگاه بر روی وی طواق میزدند و زود زود او را زود آوردند اجبال را از سر گرفته
 بر زمین فرود آوردند چون اجبال از کرده خود پشیمان شد و صدق دل سلمان را حقه الله علیه
 ذکر آن طائر در هوا می آسکانی آن سائر در عمای سبحانی آن فرج خنجر
 رضا و سلیم القیم من آئی آمد قطب سیم اینست و کمال مرتبه پایی خواجیه لیدین کمالی اوستی تبتی نفس سر
 خلیفه بزرگ خواجیه حسین است از اکابر اولیاد اجله السفیاست قبولی عظیم داشت و بغایت
 ترک و تجرید و فقر فاقه موصوف بود و نهایت ستمزاق داشت در بار مولی و در مشایخه داشت
 مستغرق بود از وجود خود و غیر خود خبر نداشت چون کسی بزیارت او آمدی زمانی تابستی تا بخود باز
 آمدی نگاه آهنگنده مشغول شدی اگر از حال خود یا حال آشنده چیزی میگفتندی بعده گفتی مرا
 معذور اوید و مانع مشغول شدی اگر یکی از لولوا و او بر روی او خبر شدی بعد از آن بزبان
 هم شریفش قطب الدین و القاش خدیار کاکی اولی دریا ختیار نام کردند و از حضرت حق مخاطب
 مخاطب قطب الدین گشت و بعضی گویند که خواجیه بزرگ از راه سر باقی اکثر قطب الدین ختیار گفته

از وقت اورا بختیار رفتند صاحب خبار الاخبار نقل می آرد که خواجہ را بقالی بود همسایه در او
از وفا گرمی و او را گشتی که دوام از سعید درم زیاده ندیدی چون فتوح رسیدی ادا کردی بعد
جزیم کرد بعد ازین منم کخم بعد از فضل ضعیف خود من کبیر ص زیر مصالحتی او پیدا شد می که برضا
را بسیار بودی بقال شرف الدین نام است گر شیخ از من ناخوش است که دوام نیستند میخواه خود را بخت
تخص حال بر جرم شیخ و ستاد حرم شیخ حال را بروی کشف کرد بعد هر قصی پیدا شد از شیخ نظام الدین
اولیا و هم دی نقل می آرد که سیفر سو د شیخ معین الدین تا با نصد درم قطب الدین را از من داده بود که
توضیح کند چون کار بکمال پیدا از ان نیز دست برداشت صاحب کتاب منسوبه منقولست حضرت
در ایام مخط و رد علی آید در خانه کاک نیز مردوری اختیار کرد چندین آرد ملک زاده سعید الدین
بکاک نیز آید کاک نیز و آن کاک نیز کاک را در تنور انداخت و خود خواب رفت همه سوختند سرنگان حکم کاک
زاده آنرا ذلت و شدت کشیدند خواجہ گفت این را بگذارد من کاکهای شما درست کرده سعید
خواجہ همه را در تنور انداخت چون با کشید همه سعید و خوب شدند ملک زاده و مردمان را خیره نمود
از کان گریخت و در خانه قاضی حمید الدین ناگوری رفت ملک زاده مرید شد و یکی از اولیا
گشت قاضی خوشحال شد و گفت که از چند روز شتاق لغامی تو بودم و هم دی ارسیر الا قطاب
آرد که وقتی شمس الدین شمس التماس طعام غیب کرد و آنخواجہ هر دو استنیم برانسانه کاکهای گرم بخشد
سلطان لذت تمام تناول کرد هم دی مسکوبه که یکی از نظام الدین اولیا برسد خواجہ را کاک سعید
گفت روزی حضرت خواجہ بر کنار حوض شمسی صاحبی داشتند بود یکی از ان میان گفت حضرت
باشد که درین هوامی سر و کاک گرم ببرد حضرت خواجہ دست در حوض کرد و کاک
گرم آرد درون پیش اصحاب انداخت همه باها سیر خوردند از آن روز بکاک مخاطب گشت صاحب
اقتباس از سیر الا قطاب می آرد پیرش کمال الدین احمد بن موسی او شی از سادات آرد
بود او شقصه است در دیار فرغانه یا در مار و الا حضرت شمس با امام نقی بن موسی از
رضی الله عنهما الی آخره میرسد صاحب بعد منابل می آرد نمیشی بود که خواجہ متولد شد

تمام خانه را نورگشته بود مادر خواجه را هدایت و گرفت خواجه سر بر آورد و نور آهسته آهسته کم شد با
 آواز داد که ای مادر خواجه این نور از اسرار است که در دل فرزند تو نبوده ایم که تا اکنون از اسرار
 مانده شد چون خواجه چهار سال چهار یا چهاره تو بقولی بحسب حال شد مادرش پیش خواجه بزرگ فرستاد
 خواجه بزرگ شخت گرفت تا جویند تا قف داد او ای معین الدین توفیق کن که حمید الدین ناگوری
 قطب ما را تعلیم خواهد کرد قاضی حمید الدین را در ناگور تا قف داد او که ای حمید الدین قطب ما را تعلیم
 کن که در او شایسته است این حضرت قاضی چشم پوشید و در او شایسته رسید و شخته گرفت برسد ای قطب الدین
 چه نویسم فرمود بنویس سبحان الله العزیز الجبار لا اله الا الله محمد رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم قاضی پرسید تو زبان
 خواندی گفت مادرم باینه و سیاره یاد وارد در هر دو شکو نظر بر زبان آید او با در گفتم قاضی آیت مذکور است
 در چهار روز قاضی قطب را در آن چشم گمانید خوش اقبال قطب الدین را خواجه بزرگ که در وقت تربیت کشید
 در بیجا است بعضی گویند ایشان را شیخ ابا حفص بن اشاره حضرت علیه السلام تعلیم در آن مکان کرد و صدق انقباس الانوار
 میگویند که شیخ نصیر الدین محمد دادوی قدس سره و خیر المجالس نقل میکنند که گفت از بزرگ صحبت ^{حضرت} انا ابانا
 چون آمد علیه حضرت قطب لایق است بی نهایت خلق ظاهر و باطن و ادب شریف و طریقت و معاملات و بی
 حالات یعنی ظاهر و باطن حاصل و آراست گشت چنانچه کسباعت از ریاضت و مجاهدات نیاسودی و در شبها در
 دو و پنج کعبه نماز گذاردی پیوسته با حق مشغول شدی بعد از آن ماه چپ سه اشقی عشره جمجمه و در
 سقاغ التواریخ اشقی عشرین و ستمانه و بغداد مسجد امام ابواللیث سمرقندی کعبه و شیخ شهاب الدین ^{سمرقندی}
 و شیخ احمد الدین که مانی و شیخ برهان الدین چشتی و شیخ محمود اصفهانی شریف آراست حضرت خواجه بزرگ
 فائز گشت با موم خواجه بزرگ مدنی و بغداد ریاضت شاد و کشید و سیکنال امهرانی خواجه بزرگ در آن مکان ای
 سکو را تمام کرده به مقام ارشاد رسید و می آید که حضرت خواجه بزرگ چهل شب حضرت علیه السلام را در آن روز دعا
 دید و در واج و غیر عظام نیز همراه پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم بود و در فرمود ای معین الدین قطب الدین دوست هست
 در آخرت بپوشان قطب لایق است شرف خرقه خلافت خواجه بزرگ به من گشت و در بوج حکم حضرت صلی الله
 و سلم در زمان الهی ولایت و علی در تصرف گرفت و بعد متوجه شدن خواجه بزرگ از بغداد جانب امیر خواجه قطب ^{سمرقندی}

را اسماح نمود بر این مندرت خواجہ بزرگ شعا و بکند و شان آمد و بر علی سید و در اکثر کتاب این سلسلہ ذکر آقا را
 کہ خود تخلص نیز در سال بود کہ بشرف ارادت خواجہ بزرگ آمد در نسبت سالگی مردان صاوق را تربیت کجا بنیوی
 صاحب اختیار الاخیاری آرد و نفست کہ وی در اول عهد بعد علی خواجہ ری نجفی و در آخر عمر آنہم سید را
 بر این شد شیخ محمد بن محمد بن در سلسلہ این کہ کہ از چندین کہ وہت بخندیا رالا شکی ان من اللؤلؤ الساکلین المیزان
 المجاہدین بالجلوة و الفکر و تدبیر الطعائم لقاہ الکلام و الذکر بالدرام فی اربعینات لہ فی احوال الباشا
 شاکر کبریا المکارمین در نفست کہ او حضرت صفرا بار در و گفتی انکاخ حنفی مگر بعد از ان ایام زنی را نکاح
 بود و مشتبہ این و در از فوت شد مردی احمد بن نام غیر اصلی المد علیہ سلم و در جواب دید کہ سید یا سید
 کاکی در اسلام بیان مگو شرب خنجر کہ برین بیختر سادی شربت کہ شرب است و اینچا صاحب کتاب
 می آید چون آنرا از خواب بیدار شد بنام غیر علی المد علیہ سلم را بجا بیدار حضرت خواجہ همان ان فی مکہ خواجہ
 بود و سید سمر داد و گنڈاشت بعد از ان متوجه کجا بنید و شاکر گنڈت چون در میان سید شیخ بسا و الدین کہ با شیخ
 همان الدین تریزی کہ در آن ایام در میان بود میان بر سر بزرگ صحبت گرم واقف شد و ہم می از نیر لاف
 می آرد وی از سلطان المشائخ بکند و کہ خواجہ طلب الدین شیخ بسا و الدین شیخ حلال الدین نام و در آن
 بود و مذکور کفار زیر پای حصا بلقان سید مذکور قبایع بلقان دفع کفار بخدمت این بر سر بزرگ از بیخ خونت خود
 خواجہ طلب تریزی دست قبایع او فرمود این شریا بجا کتب لغایمینہ از اینچنان کہ در چون در نزد بجا کفار نماند
 شیخ فرید بخشکرا و او در بلقان بخدمت خواجہ بصرہ گذشت است قدس اسمہ را ہم شیخ فرید الدین بخشکرا
 سرور فدو الساکلین کہ نایف وی است منو بسید بنا رخ و در مجموعہ رمضان المبارک سنہ اربع و ثمانین
 شمسیہ دعا گوئی زعفر حقیقہ و در شان بکند خادم ایشان ضعیف العباد فرید اجود دینی چون دولت با بجا
 حاصل شد همانہ روز کلاہ چهار ترکی سپرد دعا گوینا و وقت بسیار زانی فرمود و روزی قاضی حمید الدین ناگوری
 در میان اصلا و الدین کہمانی و شیخ نور الدین مبارک و شیخ نظام الدین ابو المونید و مولانا شمس الدین سبکی و خواجہ
 منورہ و روزی غیر بلقان گیر حاضر بودند خواجہ طلب السلام اوام المد لقاہ فخط مبارک را نہ کہ شیخ را اقتدر تو
 ذات و شیخ ظاہری باید کہ چون یکی بروی باید برای بیعت او را واجب است کہ بقوت نظر ما بن نگار سیدہ آنکس

و جز آن که در بدنه صیقل پذیر تا هیچ که در سینه از غل غشش در غشش آتش دنیا و دنیا را بر سر او افکند
 بعد از آن دست و پا را بر بندگی رساند و اگر این مقدار قوت پریشانش باشد هیچ کس تعقیب برانید که بر او برود و در طریقه
 منکلات از آنکه چه برین محل فرمود که با اسلک در شهر خویش منسوبند که کمال است در درجه چهارم است اول انگ
 متصرف دوم انگ گفتن سوم اندک خوردن چهارم صحبت خلق انگ بودن ناین گنی هرگز بر او در هر دو کوششی در تو
 پیدا نشود و که چون در پیش کار خوب پرورش یعنی از برای خود و خلق صحبت پیدا کرد و در پیش منیت هارنی است
 در راه سلوک بر دروشی که هر نفسی طعام می خورد و پندار که او در پیش منیت نفس برود و در دروشی که صحبت خلق
 بر او کجاست پیدا کرد و در پیش منیت مرتزقه بقیت است در دروشی که خواب کرد و پندار که در وی هیچ نعمت نیست
 و هرگز در وی است سخن در صحبت فدا بود و لفظ مبارک ماند که تجویز نمانده است زیرا که اگر بی از صحبت کار کرد
 زیاد تجویز نماند و تا آنکه از آن صحبت مکنند دست نباشد انگاه بعد از منی انجامیت فرمود که در روز شنبه
 الاسلام بر آن الین نوشته و فرمود است خواب من بر منی چون رسول علیه السلام چنین منی از منی که از همان
 را کشتند و خبر نشیند با ما طلب کرد فرمود و یا یوحنا که بر منی بر یک بیان حرب کینم از منیت که در
 ما جانان کن الین باز منیت کرد و چنانچه منی علیه السلام فرمود که تو بنشین از منیت که در منی که است یا رسول
 الله چون مردم این است باز بگوید منی علیه السلام او را دست داد انگاه خواب قلب لاسلام
 بر لفظ مبارک ماند از اینجا تجویز نمانده است انگاه و حاوی الناس کرد و اگر بر حاضر نباشد فرمود جامه شنبه
 بر منی منیت کند گاه از گاه و حاوی نیز چنین میکند بعد از آن در سخن فدا در بیان سخن فدا و لفظ مبارک
 را از وقتی در پیشی را در بعد او با تها می گرفتند و در منی نقل استاده کرد و دستقبل قبله چون سیان و آن
 تا هیچ گوارا کند نظر آن در پیش بگو بر خود فدا و آن در پیش روی از جانب کرد و بنده جانب گو بر خود و فدا
 گفت از قبله جاری میگردد و می بماند قبله خود و از بیم ایشان هم درین مجال بود و در منی ان
 که این را از او کردیم خواب قلب لاسلام چشم پرک کرد فرمود که خنیده خوب آن در پیش ما از فعل رضا مع
 انگاه فرمود که بر او در حضور و خنید پیش بر خودی باید بود و چنانچه در حیات منیت بر دست لک از آن
 زیادت بعد از آن سخن در صلح انما و لفظ مبارک ماند که نرود و حاوی در سه سطره فوق است که در

این جز آن ذوق حاصل نشود که در عالم تکلیف فرمود که اصحاب طریقت و سلطان حقیقت را همان ذوق است که در
 دین پیدا کرد آن بودی بقا که بودی و در بقا چه ذوق بودی بعد از آن فرمود که من قاضی حمید الدین
 آقایی دینی و خاندان شیخ علی سخری رحمة الله علیه دوم آنجا سماع بود که گویند کان این بقصیده مسکینه
 از حدیث نیکو بود بیت کشتگان خنجر تسلیم ۱۰ هزاران از غیب جان دیگر است ۲۰ چنانچه در دعا گوئی قاضی
 حمید الدین گوئی این بیت در گرفت شب سبزه ز درین بیت شنیدن سخن در پیشونیم بعد از آن آنجا بجای ایتم
 همین گویند کان سگویا بنیدیم چنانچه چهار شب باروز متواتر درین بیت بودیم خبر از خوشی نبود اما وقت نماز
 را نماز او اسکر دم و باز در عالم سماع شیخ مولی بی محمد بنیفت شب باروز درین بیت بودیم هر بار که در نماز
 این بیت را میگفتند حالی و چیزی نمی آمد آنگاه بر لفظ مبارک را ند فرمود که من قاضی حمید الدین آقایی
 در سخن رسیدیم و دانه نفر آدمی از جماعت تشریحان دیدیم ایستاده و در چشم در چهار داشته شب در
 شیخ جانانگر آنکه وقت نمازی آمد در نماز میبندید و با پنجان خنجر میبندید صاحب اجابا الاخیار نقل میکند
 که در خانه شیخ علی سخری صحبت بود و در آنجا حاضر بود این شیخ علی در دریش از آنجا جدا کرد
 حسین سخری بود و بسیار خواه طلب الدین قراوم در حق خواه است فوال این بیت شیخ احمد جام باب
 خواند بیت کشتگان خنجر تسلیم ۱۰ هزاران از غیب جان دیگر است ۴۰ خواجرا این بیت در گرفت
 بسیار باروز در کعبه بود درین بیت ذوق داشت شب بجم حلت کرد و سیرین بودی مرغی که درین زمین است
 اشارت باین قصه کرده است جان سیرین یک بیت اوست آن بزرگ ۳۰ آرمی این که هزارگان دیگر است
 کشتگان خنجر تسلیم ۱۰ هزاران از غیب جان دیگر است ۴۰ کان ذکک لیله الرابع عشر من ریح الاول
 سنک و من سنک و همدین سال رفت سلطان حسن الدین التمش است امار الله بر ما نه چهار و بر ما نه
 نه مذکور عروسی پنجاه سال و بقولی پنجاه و دو روز و را می بقصد چهار و بقولی سی سال از آن
 در دلی در فوگشت صاحب اقتباس از سیر الاقطاب می آرد وی است در و در غایت شیخ فرید الدین
 شیخ جلال الدین غزنوی شیخ برهان الدین علی شیخ ضیاء الدین دمی و قاضی حمید الدین گوئی بسیار
 الاخیاری آرد که نام او محمد بن عطاء است او شایخ است قدس درین سن است جامع بود میان علم ظاهر و باطن

و روی از مصاحبان خواجہ طبیب و مرید و خلیفہ شایب الدین محمد وردست و والد اعلیٰ امام
 او و جده و سماع غالب و سماع و بسام و حکیم در زمان او ایقصر از غل و سماع داشت که او داشت
 علماء بر سر او محضر ساخته بودند و سلطان النعمش و مولانا محمد الدین حلوانی و خواجہ میر و شیخ سعد الدین
 و شیخ محمود بهاری و مولانا می محمد صافری و سلطان ناصر الدین غازی و شیخ محمد و مولانا مبارک
 الدین حلوانی و شیخ احمد غامی و شیخ ابی و شیخ حسین و شیخ فیروز و شیخ بدر الدین مولانا و شاه
 قلندر و شیخ نجم الدین نو خلیفہ بودند و خلیفہ بودند سلطان النعمش و سلطان ناصر الدین غازی و سلطان
 این و است ضعیف است و ذکر سید میر کلال قدس سره و در شجاعت ایشان افضل همه خلفای
 خواجہ محمد بابا سماسی بوده و شرف سیادت و بیت و مولد و وطن می بود و سیو حارست و در آن کس
 اشتغال سید شیه اند و در بیان بار کلال اش گمراه گمراه در مقامات ایشان مذکور است که والد ایشان
 در فرود آمدن امیر کلال در بوستان ششم هر گاه که نامه شریفه انعام می مراد و حکم خلیفہ مگر نمی جوان
 شب سید کشتی گرفته اند و روی خواجہ محمد بابا اگر کند و معرکه کشتی امیر توقف کرده اما اصحاب باطن
 گذشته چه است خواجہ فرمود درین معرکه مرد دست کسی مردان صحبت می بدرجه کمال خواستند
 نظر بر او است بخوابم که دیر امید کنم و بخیل نظر امیر بکمال ایشان افتاد و امیر طاعت شده و از عقب
 رفته بمنزل خواجہ سید خواجہ و بر ابر زندی قبول کرد بعد کسی امیر را در آن معرکه کشتی ندیدند
 سال میست در خدمت خواجہ بابا بوده اند و هر هفته دو بار در خدمت و چشمت از سوخاری بسامی
 بلا دست خواجہ و بازمی آمد و مسافت میان سوخار و سماسی شیخ شرف عیبت و در آن مدت بطرف
 خواجگان اشتغال میبود که بیکس اطلاع نمود تا تکمیل ارشاد رسید و در آنوقت و خدمت خواجہ
 بسیار الدین ذکر کرد پارانست محبت و تعلیم او و سبک طریقت و عقیق ذکر از ایشانست و در
 مجلسی عظیم بود خدمت امیر خواجہ را طلبیدند و روی با ایشان کردند و گفتند فرزند بسیار و الدین
 نفس خواجہ محمد بابا سماسی را قدس سره در حق شما بنامی بخاورد و دم گفته بودند که آنچه از تربیت در
 تو بخاورد و در حق فرزند بهاد الدین بخاوردی و در بیخ غاری حبان کردم و اشاره بسید خود کردی

در
 مشهور
 القاصد
 است

و گفتند پستان را برای شما خشک کردم و مرغ سوختن شما را معینه از بشریت بیرون آمد اما مرغ سوختن شما
بلند پرواز افتاد و هست اکنون اما باز است بر خاک بوی چشم شما میسر از ترک نازی علی بن ابی طالب بخاری
نمود تغییر کمیند باز در جهاد الهی خود و از بعضی است و چشم خودی را اولی نه نشیند و سبب عیال است از دنیا
ذکر آن تشنگی نفس در خضار موی آن عار و تفرس جان الهی سری
شیخ فرید الحق و الملکه والدین گنج شکر و معاصران مریدان المیشان
متر شده که شیخ فرید الدین سحر و سحر و خلیفه خواجیه طلب الدین است و از خواجیه بزرگ نیز نعمت یافته از احوال
اولیا و از اهل البیتان است بنیاد یافت مجاهده و فقر و تجرد است و کشت در کشت آیتی بود و در وقت
و محبت علامتی تعریف در سر و انداخته سیکو نشیند و خود از چشم خلق میباید از شکر لبشهر میباید
عاقبت در مقام اجود من که مردم وی در کشت خوی و ظاهر بر بستن منکر در ایشان بود و آنرا گفت
این محل بود من است آنجا سکونت کرد و بگز آنجا کسی از حال ایشان نیز سیکو بیرون نمیداد و در کشت
بودند که در کشت بود و انبوه زیر آن در کشت باقی مشغول بودی و بیشتر احوال در مسیحی مشغول بودی آنجا
و در آن فرزندان شدند فاقا نشیندند و مختها داشتند تا میسریدند آن فرعون بران قوی است و کوشش
بقول اقباس که حسا الایله میگوید که مرید سلطان الشیخ است نسبت وی از فرجه عا و لسا و کابل ساینده
بامیر المومنین عمر رضی الله عنه میرساند و میگوید که مادر وی دختر مولانا و حیب الدین گنج شکر بود
و هم وی از میرزا الاخطاب می آید و نام وی سحر و کوشش فرید الدین محمد نام خود لوی هفت است کرد
و بر و ایمنی بقدر الدین در عین سبک است که گنج شکر که حجاب اجنا لاجیا نقل می آید که وقتی حاجت او
بسیار پاره و در کین بود و در می پاره پیش آید و از او نشیند و در حال ازین بر نشیند و شیخ خیر الدین
مشغول را داد و در فرمودن خود و کیک در انجامه و هشتم درین نیافتیم و هم از لوی سبک است که بیشتر قطار
او بشریت بود قیسی از شربت میاوردند قری مویزدان که در قری از ان شربت مقدار الضمت بلکه
و ثلث بر علفان تمت کرد وی ثلث خود بکار بردی و از لویه آنهم دیگر بر داد و لویه و نان هر سه میاوردند
پدران خودی باقی را بجانان وادی بود و همیشه آمدند می در آن نام هر ان طعام بودی مردم مخیر و نام

او نخوردی مگر وقت افطار روز دیگر وقت استراحتت گویی که بران روشنی هانز استریا سخت چندان
 گیم تا یا بیما نیر سیدیم از وی نقل است که وقتی برای شیخ خادم یکد انگ نمک آمده چون وقت افطار
 طعام پیش و بنواظر طبیعت و فرمود درین طعام لوی نغری می آید روان باشد که این طعام بخورد و هم
 نقل است که وقتی خادمی بخدمت رفت گفت ایخواه امروز فلان سبب گرسنگی بعرض هلاک رسیده شیخ فرمود
 سسوزنده چندانکه اگر تغذیر حق در آنجا از جهان بفر کند سعی در برای او نمید و بیرون آفتاب و
 هم از وی منقول است که چون می خواست بخورد درینا بخدمت خواهد تطهیر عرض کرد و خواه
 فرمود که طی کنی طی کرد نامه روز شنبه روز شنبه نان پیش آورد است که از غایت ایران
 کرد بعد از ساعتی در روز شنبه بخوشید تمام بیرون اذاعت ای معنی بخدمت بعرض کرد فرمود که ای سعید
 سه روز از طعام مختاری افطار کردی اما غایت باری در باب کوکارگر شد از طعام رسیده تو حاجتی
 حال امروز سه روز دیگر طی کن و آنچه از غایت برسد بران افطار کن روز سه روز دیگر طی کرد چون وقت افطار شیخ
 طعام میداشت تا یکپاشی بگذاشت نصف غالب شد نفس از حرارت سوزن گرفت دست بر زمین برد کرد و
 چند سگ بر دشت و در دران اذاعت آن سگ گریه شکر گشت چون اینحال سمایه کرد با خود گفت
 نباید که گریه کند از دهن بیرون اذاعت با ششون خوشید مانع گشت نصف غالب شد چند سگ گریه
 از زمین برداشته آن نیز شکر گشت بخوبی ناله باران کرامت سمایه نمود و تحقیق دشت که این معنی ازین است چون
 بر روز شنبه بخدمت خواهد تطهیر فرمود که شکر کردی که بدان افطار کردی که از غایت مبرود چون شکر شدن
 خوابی بود او را از انرا در گنجشکر خوانند و همین قول الایلیات و هم صاحب اختیار میگردد و در گرسنگی است که
 سواد گری شکر بگردد و نیزت خواهد از وی طلبید بود اگر گفت این شکر است این نمک است خواهد گفت نمک
 سواد گریون بار تا نمک است و نمک بر آمد پیش شیخ آمد و عذر خواهی نمود عرض کرد که ما کفایت این نمک
 کرده فرمود که شکر در دهان مجرب بود و نمک در گرسنگی است که آن نمک جهان شکر شیخ بچرخد آن نظر
 نمک کند از آن شکر و با معنی کان نمک گنجشکر فرود که گنجشکر کان نمک کرده بود در کان
 گشت شکر نیز شیرین ازین گرسنگی نمید به بعد از آن درجه سجد جامع حاج که بخورد

ابرهست چه مکتوب شد تا چهار روز هر شب در آن چهار بدر که بیان چاه بود می آویختند و چون روز
 میرنش می آید نزد شیخ نظام الدین اولیا منتقل است که در ششمندی بود ضیا الدین نام
 روزی در آن درس گفتند از وی شنیدیم که وقتی به خدمت شیخ فرید الدین قدم نهادن غیر علم ظاهر بی نوری
 در دستم ظاهر من گذشت که اگر شیخ ملاز علمی پرسد که من نیز انتم چه جواب گویم این از نیشه دستان
 بود ناگاه از من پرسید که شیخ نظام چه با شیخ متلا سئله است از مسائل علم ظاهر من فرمود
 بیان آن شروع کرد و در ضمنی و اثباتیکه در آن منی است بر او گفته و هم از نقل است که شب پنج خرم
 بروی طالب نماز خفتن بجماعت بگذار و بعد از آن پیش گشت ساعتی شد که بهوش آمد پرسید که
 گزارده ام آری گفت یکبار دیگر گزاریم که داند چه شود و هم کرت نماز گزارد باز بهوش شد
 این بار بهوشی بیشتر بود باز بهوش آمد و گفت که نماز خفتن گزارده ام گفتند دوباره گزار و او گفت
 یکبار دیگر گزاریم که داند چه شود سوم کرت هم گزار و بعد از آن فرمود یا حی یا قیوم جان سخن بگویم
 در هم وی گوید و بعضی از لغظات گنج شکر که بخط شیخ نظام الدین اولیا یافته اند کتب میگردد و فرمود
 چهارم از مفسد پر طبقات سوال کرد و همه یک جواب فرمودند من عمل الناس تا رک اللذنب
 و من اکتس الناس الذمی لا یغیره شیء و من غنی الناس العانی و من اقر الناس اربک انما یترو فرمود
 یستحیی من العبدان یرفع الیه یدیه و یترکها عابدا من فرمود اگر هست غم نیست اگر نیست غم نیست فرمود روز
 شب معراج مرد است و فرمود کارم خورد از بنی هر مردان نباید گذشت و فرمود شیخ الاسلام اللعین
 نور الهدی مرده گفته است در سکر القلوب این اول الکلام و آخره ان کان یتدکلمه و الا فاسکت فرمود
 چون غیر عابد پرستان در کفن میشد فرمود آن نماکه باشی زنده با نماندیت فرمود بعد از من چند باب
 الحق خیر من براد و انطین فرمود قال طیبه الصلوة و السلام طوبی لمن شغله عبید عن محرم الناس فرمود
 انصونی یصفو بکل شیء و لا یکره شیء فرمود لو اردتم بلوغ درجه الکبائر علیکم معیة اللغات
 الی انبار الملوک فرمود سه دوشینه شهم دل عزیزم گرفت و داند نیشه یار از نیشم گرفت
 گفته برود و دروم برود تو جاشک آمد دستم گرفت و هم از وی گفت که در پیش او برآ

اباحت و رحمت سماع که در آن اختلاف عمارت گفتند فرمود سبحان الهی که گسترش دهد دیگر می خورد
 در اختلاف است فرمود و الا فانت فی التذییر و السلامه فی المسلمین فرمود العباد شهره الناس و الفقراء شهرت
 الاشراف فرمود و الفقیرین العباد و کالیدین کواکب السما فرمود و از اول الناس من مشغل بالاکمل و
 اللیاس برهم از وی نقلست که مرده بخندمت شیخ بدالدین مس سر و عرض داشت که رو که بجانب سلطان
 نعمات الدین ملین سفارش نامه برای من تلم آید شیخ نوشت زمت تصنیف الی الله عز و جل فان
 عطیتم شیخا فاعطی برهه و دوات لشکره و ان لم تعطه شیخا فالانح برهه و دوات العبد و شیخ نظام
 الدین او بیا در راحت القلوب آرد روز چهارشنبه پانزدهم ماه رجب بنفوس و حسین تاج و ما گوید
 شرف ستاد قدس سید العابدین حاصل که در آن خطبه کلاه که بر فرق مبارک داشت بر سر نیند جا کرد
 تهاد و خرقه قاص از کمال شفقت و رحمت و تعلین چون عطاشد الحمد لله علی ذلک این نیز فرمود که ما
 میخواستیم ولایت هند و سیستان گریه میهم اما شما در راه بودید در سراندا کرد که بدان نظام بدو رسید
 این ولایت اوست با و در آنجا ما گوید خواست هر چه از زبان مبارک شیخ الاسلام بشنوم و در علم آدم
 بنویزید و در غلط و ما گوید لکن شریعت بود فرمود نهی ستاد آنمزد که هر چه از زبان پسر بشنود بر او حق
 بر آن متعلق بوده باز بر او در آثار او لیا آمده است چون دید از زبان سخن شنود و آنرا بنویسد هر
 حرفیکه آید در آن تو با طاعت هزار ساله در نامه اعمال و بنویسد بعد از آن حاجی او در عین با آنجا هم
 درین محل این سخن هم فرمود مردم را همه وقت بچنین میاید بود زیرا که هیچ خطبه و محمیت که در دل
 این سخن نماند میکند که زنده آن دل است که در محبت و اشتیاق با بیشتر است نگاه سخن در روشی
 اتفاقا و بزبان مبارک را ندکه در شوی پرده پوشی و خرقه پوشیدن حق اوست که عیب با هر علم و غیر
 ذلک بشود رسول صلی الله علیه و سلم از علی پرسید زنی آمد جنبه که ای خرقه را بنودم چه گوی گفت یا رسول الله اگر
 ای خرقه بر من بی پرده پوشی کنم و میب بیندگان حدیثی را با او شنیدم رسول الله صلی الله علیه و سلم فرمود
 که قرآن بود و هر که این عیاب بر این خرقه را بدو بی چنانچه ذکر آن فصل الا که شسته است نگاه
 شیخ الاسلام چشم پرآب کرد و پای نای گریست و بر او شنید زانی شد که از بر پیشانی باز آمد بر غلط مبارک زنده

معلوم شد که در پیشی برده پوشی است فرمود شیخ شهاب الدین صحروردی قدس العدره تا جبهل سان
 بیست سوال کرد و که از نجاست فرمود از نسب آن تا عیب برمان برانندیم و اگر نگاه ویره شود چو شوم
 بعد از آن شیخ الاسلام روی سوی دعا گوی کرد و گفت که چون در پیش چنین شود بعد از آن
 هر چه گوید بخوابد جهان شود شیخ بدر الدین غزنوی نزدیک شیخ الاسلام نشست سخن در سماع افکار
 هر کسی چیزی میگفت چنانکه شیخ جمالی مانسوی فرمود که سماع راحت و لباس چو برش اهل
 محبت و بجز ششانی بشنا میبکند شیخ الاسلام فرمود که آری درم ایشانست چون نام ششانی شنود
 ششانی خوانند بعد از آن شیخ بدر الدین غزنوی عرض کرد که بهوشی اهل سماع از شیخ الاسلام بر لفظ
 رانندند آرزو راز که ایشان ندانند است بگیم شنیدند بیوش شنیدند آن بیوشی تا غایت در ایشان گریست
 پس آن ایشان نام دوست می شنود بیوشی در ایشان اثر میکند بیوشی گیرانند و هم از دست شیخ الاسلام
 بر لفظ مبارک رانند که راه طریقت همه تحمل است اگر شیخ برگردن تو نهند راضی باشی در احوال
 است از شیخ نظام الدین نقلست که میفرمود که شیخ فرید الدین قدس سره بیشتر از آن قبیل خود
 العیبه وقت افکار یکدیگر کالمان زمیل پیش بودی از شیخ نصیر الدین محمود نقلست سالیما
 مجدست شیخ فرید الدین زمیل گردانیده اند خدمت شیخ نظام الدین بار بار فرمود می گوید
 که در بداینگل کرد و رخانه شیخ سیر خود هم بار بار از عید بودی و آن با کجکان بودی یاری سعید کرد
 آورد و همه بخوردند اما چون وقت دید که بر نبودی زمیل میگرددانیدند بعد فرمود که در شنید
 شیخ نظام الدین هم سالیما زمیل گردانیدند بعد فرمود و این چنین خورده اند نگاه بجای می شنید
 در سیر العالیین است که وقتی ایشان بسعادت محبت و ارادت منسرف شدند بنیز ده ساله بودند
 که در مغان پیش مولانا منسراج الدین ترمذی کتاب نافع که در فقه است سخنانند و بعد از آن
 ماندند و حفظ کلام مجید کرده بودند هر شب نگاه یک ختم میبردند می نگاه روزی حضرت خود
 تعجب کردین در آن مسجد شریف آورده و گمانه محبت بجای آوردند چون چشم ایشان بر چهره حضرت
 خواجہ قطب الدین افتاد باولی نگاه دل بر ایشان داد و سر بر قدم نهاد و قطب العاشقین دیدند

که جوانی خوشنویس پاکیزه روی کتاب پر دست دارد پرسید ندکه بدست عزیزان چه کتاب است
عرض کرد که نافع فرمود که انشاء الله تعالی ترا این کتاب نافع مسکود و با عرض کرد که انشاء الله
تعالی در خدمت شما نافع خواهد شد همان لحظه شرف ارادت مستعد گشته چون حضرت خواجده
بر بی شنید تا سه منزل همراه بود از آنجا خواهد فرمودند که ما با زید الدین بنین خط در ترک و تخریب
علم و ظاهر می شنوایم بسیار از آن در روی پیش ما با که انشاء الله تعالی مرا آنجا خواهد فرستد
بگشت و از آنجا بقصد ما رفتیم تحصیل علم نمودیم چون ایل مبارک او بنا بر علم لدنی که آنجا
خدمت حضرت خواهد شد و خواجده طلب آمدن و بسوی خوشدلی شدند و نزد یکدیگر و از غزنی در
حجره اشاره فرمودند که آنجا شنوایم انشاء الله بعد از دو هفته ملازمت پیری آمد بخلاف در روشن
و دیگر پیوسته حاضر می بودند چون در روی شهره ایشان بسیار شد و خلق مزاحم اوقات میشد با شاره
خواجده خط ماسی آمده اقامت نمود و صاحب اختیار از حسین الا و لیامی آورد که بخدمت سلطان
رسیدند که شاد و وقت نقل گنجشکر حاضر بود فرمودند مراد راه سوال بدی را از یکدیگر نمودند
نقل و ملحق شد لیکن وقت علت مراد فرمود گفت فلان در روی جهت من تیر وقت
نقل الا قطاب حاضر نشدم در ماسی بودم پس خرقه خلافت جوال شیخ بر الدین سحاق فرمود
این امانت را بمولانا نظام الدین بر آونی خواهی رسانید بعد نماز حضرت با حجتی باقیوم کرد
جان بشا به حق تسلیم کرد در سنه ثمان و ستین و ستمائة و بقولی تسع و ستین و ستمائة
در بدایه سنین و ستمائة و در زمان غیبت الدین بلین و انقضاء و عمر شریف و تحصیل
و مراد می نمود و در سنه ثمان و ستین و ستمائة بعد از وفات حضرت قطب المظالم رسید حیات بود
در یک مین در فون گشت کمالات و کراماتش در بین کتابهای مذکوره پیش از بدست
در بین حضرت گنجینه رحمت فرماید تولد عابد آزاد و عمر شد فریاد سال حیات مسعود
و کوشش الاسلام بهاء الدین الخوجج ذکرها الملکانی القرشی الا سدحی حرمه علیه
خلیفه شیخ الشریع لهباب الدین مسعود و دست رحمة الله علیه ما در سنه بالفه شد شیخ

کتاب

در کوه کرد و رفسان توله شدند و در بیستم صفر سال شصت و شصت و پنج بمصد سال ازین صفت
 در گذشتند از اکابر اولیا سید است که امانت ظاهره و مقامات با بره وارد صاحب اخبار الاخیار
 می کرد و حسین سادات و صاحب زین العابدین و شرح فرید الدین عراقی صاحب لغات بملاذ
 او رسیده اند و ترتیب یافته در چهارم دست که در وقتی که از بغداد آمدن آن اکابر بدینان را بر
 حسدی بدیدند بطریق کتایت کاتبه پر از شیر که زه بخدمت او فرستادند و غرض این شرح گنجایش در کوه
 شیخ انجینی و اوراینه علی بر کاتبه بنام او پیش آنجا بود فرستادند و انکه جامی مادر شیخ انیلو که کاتبه
 این نامه است خواهد بود و اکابر از حسن لطافت این ادا ابرارمانندند و منقاد کرمان گشتند و وی از انفساد
 است و فرمودی که در میان ما صاحب قدر در اول شعبان المبارک سال ۸۰۰ بمسلمت که در آن صفت در میان ما
 کاتبه فرمودی که صحبت ما کسی حاضر کند که انسون بر اندازد و فرمود که غنا ایند بخساره حال است او در
 که میان او و شرح فرید الدین قدس سره ما مو دنی عظیم بود و در سالها با هم بودند و نیز گویند که در آنجا
 انصفت او و شیخ فرید الدین کاتبه سخن رسیده بود و در آن مجلس شیخ فرید الدین بود و در صحبت
 انصفت شیخ بیاد الدین شیخ فرید الدین نموده نوشت و کتب این بود که میان او و شیخ انصفت این معتقد
 شیخ فرید الدین نوشت که میان ما و شما عشق است با زنی نسبت نعلت از شیخ نظام الدین الیها که فرمود
 فرید الدین انظلم کردی که دوستی اگر چه است آدمی با نصد کردی و شیخ بیاد الدین نیز بار اصرار فرمود
 یا ایها الناس انکم لکنتم کفایت و انعموا اصالحا و فرموده او از انها بود که این آیت وحی او در دست آمد
 صاحب اخبار الاخیار می آرزو شد که الی الدین فرمودی مرید خواجده بر الدین شرفی است در اولی بود
 خیر الدین فرودوسی مرید شیخ کمال الدین فرودوسی که بر او جنبه شرفی حوض شمس بود و عالی تر و یک
 سواد عالم زبان الدین بلخی است شیخ شرف الدین احمدی سمری که بر او اب الدین شرفی دارد و وی در
 شیخ خلیل الدین فرودوسی است گویند شیخ شرف الدین بنسوف سبکی شیخ نظام الدین اولیا بر او
 را در الخ انکه او مدعی بود شیخ نظام الدین ریاض ضوا انچه امیده بود شیخ خلیل الدین فرودوسی در انجا
 بود چون عیال از او رسیده فرموده و در اول سال است که منتظر فرستاده ام اما منی دارم که بخواهم

مرد شده و نعمتی که برای او نهاده بود بگرفت بوطن اصلی خود رجوع کرد و هم صاحب اجناس الاخیار
 میگویی بلکه از لغو ظلمات شیخ شرف الدین نهری معلوم میشود که شیخ عبدالدین سمرقندی هم صاحب
 نجم الدین کبری است انهمی و در سیرالاولیا نوشته است که وی خلیفه شیخ سیف الدین باخرزی
 شیخ نجم الدین در یافته بود و در انیز نوشتن اخلاف در بخارا و افتاد صاحب سیرالعالمین بنویسد
 که حضرت شیخ نجیب الدین محمد فردوسی پیش شیخ شرف الدین بن سخی نهری است که در بهار هجرت
 و پیرایشان حضرت شیخ عبدالدین سمرقندی که خلیفه حضرت شیخ سیف الدین باخرزی است و در سن
 چهارده خالوده نوشته است شیخ نجم الدین کبری فردوسی و شیخ علاء الدین طوسی شیخ ضیاء الدین
 ابوالنجیب سرودی هر سه بزرگ بخدمت شیخ و جیله الدین ابوجعفر عمربن عمرو آمدند شیخ در جیله
 مدتی شیخ ضیاء الدین شیخ علاء الدین اخلاف داد و داد کرد و شیخ نجم الدین را بشیخ ابوالنجیب
 کرد و گفت این را بجزو بگیرد بعد از هفت ماه شیخ ابوالنجیب شیخ نجم الدین خلافت داد و گفت شما شاکر
 فردوسی را از نزد فردوسیان پیدا آمدند بقول تعالی شیخ سیف الدین باخرزی خلیفه شیخ نجم الدین است
 خراسان علمینم که آن شیره و شیشه و فنا آن غنچه فرما و بید لا احصی آن مصداق تخلیق است
 چنانکه آن بعد آن متصرف بصریات حضرت احمد شیخ علاء الدین علی احمد صاحب جیله
 از قبایل الاخوان است وی محبوب ترین خلفای و خواهرزاده شیخ فردی الدین گنجشک فردوسی در ارادت از اکثر
 یاران اعلی سابق بود و از آنکه ما کاین افراد و زوسامی عباد و در طریقه صوفیه عالی چند بیت قومی داشت
 و از خلیفه ستمراق ذات مطلق برگزیده بنیاد عقیقی بنی آورد و هم وی از سیرالاقاب می آید وی حضرت کبری
 بسیار کرد و چنانچه از عین مهربانی در باب می فرمود که علم ظاهر و باطن من نیز شیخ نظام الدین بر او بی
 و علم ظاهری و باطنی نیز شیخ علاء الدین علی احمد صاحب برود منی مفرود که علم سینه من در ذات شیخ
 نظام الدین ابونی و علم دل من در ذات شیخ علاء الدین علی احمد صاحب بریت کرده صاحب اجناس
 الاخیار از سیرالاولیا می آید که در پیشی بود نامت قدم صاحب شمس مرید شیخ فردی الدین شیخ
 فردی الدین بنی که با واجازت بیعت می کرد و فرموده صاحب بزرگانی خوش خویشی که زاننده و جیلان

شیخ سیف الدین باخرزی

بود تا زنده بود همیشه خوش میگزیدانید و آدمی خوش با این دکنساده پیشانی بود غالباً این شیخ
 صابر شیخ علی احمد صابر است و اما شیخ زید الدین و خلیفه او بود و قبلاً در نصب کلمه است
 و سلسله شیخ عبدالقدوس بن جعفر بومی معنی میشود و ذکر او در سیرالاولیا اصلاً مکرده و آنچه که در
 همین شیخ صابر را ذکر کرده بر آن نمی که در عنوان مذکور شده و ترک ذکر او خالی از غرابت نیست
 تواند که مراد از شیخ صابر همین شیخ علی احمد صابر باشد و بعد اعلم صاحب اقتبالی سیرالاولیا
 می آید در او اهل حال بومی شمت لشکر کفر آموذ از ده سال مقرر بود و خود صائم نمانده شیخ
 حضرت گنجشک کشف بر یافته پرسید که با با عیلا و الدین شما قسمت میکنید و خود میخورید یا نه
 سنده را بی اجازت پیر چه مجال است که بکند آنه از آن بخورد فرمود که شیخ علامه الدین علی احمد
 صابر است از آن روز بختاب صابر مخاطب گشت و هم دمی از سیرالاقطاب فرمود که چون
 وی از خدمت حضرت گنجشک مثال اجازت نامه گرفت شیخ جمال ماضی آمد و در برابر آورده است
 شیخ جمال داد و حقیقت حال اظهار کرده رخصت و بی درخواست نمود و در آنوقت تا یکی
 شب خوابان گشته و چراغ حاضر نبود بنا بر آن نخست اجمال واقع شد بعد چراغ آوردند و نشان
 کشاد و با وی چراغ را گشت حضرت مخدوم و مزد چراغ روشن گشت حضرت شیخ جمال نشان
 گرفت و یاره ساخت و گفت تا ب نفس شما مایهی کجا آرد که یک مزدون تمام دلی را از خدمت
 ساخت حضرت مخدوم گفت من سلسله ترا باره که درم شیخ جمال گفت از اول با آخر گشته اند
 پس رخصت و برگشت و خدمت پیر دستگیر آمد و کیفیت حال را با گفت و حضرت شیخ پرسید
 چون شیخ جمال مثال ترا یاره ساخت و تو چه گفتی گفت از زبانم همین سخن آمد که چون مثال
 مراباره کردی من سلسله ترا باره گفتم از اول با آخر گفتم اول حضرت گنجشک فرمودند
 بیهوش رسید با همه بگرفت که اول گفتی و آخر سلامت مانده از مریدان تو شخص
 و شیخ جمال الدین بانی نبی بگفت و ما وی سلسله شیخ جمال جریان خواهد بود نیست
 صاحب الیاسر و سیکر بد که از بزرگان این سلسله نقل متواتر فرمود است که حضرت گنجشک فرمود

خواهش حضرت مخدوم مثال بی عطا نموده فرمود که اول شیخ جمال اسحاقی بعد میرعلی رود چون
دی در انسی سید و مثال بدت قطب جمال داد و تمجیل کرد و شیخ جمال گفت صاحب ولایت بی ادب ما
بی باید و شما طاقت یک ساعت نداری اینجا چه طوری خواهی رفت شیخ جمال شال اباره کرد و بر زمین
گذاشت که من سلسله ترا بر دهم که هرگز از تو سلسله نشایخ جاری نشود آفر میمان شد چنانچه در کتب شیخ
پیشین شیخ علی احمد صابر زمانی گفته است شیخ بخت شیخ بخت گرفته و احوال از نمود و حضرت شیخ زکات
خوش نیاید و در حق مخدوم علی هم صابر بهرمانی بسیار زود و گفت که ترا با از ان نوشته سیدیم و ننگ مشو بعد
مثال بی خط خود نوشته عنایت فرمود چنانکه کبر حضرت کرد و صاحب ولایت آنجا گردانید که در آن وقت
عنایت آباد و هوای آن نهایت بر اعتدال بود و در هم افتادند سلسله قطب سبکو بی چون مفوظات حضرت
گنجشکر ذکر مخدوم علی بسیار کم واقع شده و احوال بی بر واقعی ثبت نگشته است بکلیشه معلوم میشود که
سیدی آنست که مفوظات گنجشکر با اتفاق شیخ جمال نفس سره جمع گشته اند و هر که نوشته است در خاطر
داشت شیخ موصوف لازم بود در غبار خاطر بگذر خود روشن است بنا بر آن ذکر مخدوم واقع شد
در حجت کمالیت و ولایت وی نفس سره از خود در میان و خلفاء سلسله ایشان از نفس سره است
چون حضرت مخدوم از خدمت گنجشکر حضرت گرفته در کلبه سید و سکونت اختیار کرد و علمای نظام
و بعضی شیخ آنجا بجا نشین نمودند و می نماند شربت و ابدال و نش سبک در انید و در باطن متفرق بود و در
طایفه ای انصاف داشت چون مخدوم نشو و نما یافت و مردم اطراف رومی بومی آوردند و علماء
و مشایخ نامحدود پیدا شد و فی حضرت مخدوم با صحاب برای نماز جمعه نشو و نما و در پیش حضرت آنجا نشست
بیش آمدند و گفتند که اینجا خیر بهر جای دیگر بنشیند اصحاب مخدوم متوافر گردیده در جای عالی نشینند
انما زیاده در شمس آنجا کردند که اینجا نشین است با و اجزاء ما است شمارا بگردانیم اینجا بگذریم چون
بر نیت حضرت شیخ سری اختیار بر آورد و فرمود که صاحب ولایت این را بمنم برای سلسله جنتین جاندار است
استماع کجا بگذر که گفتند آنجا معلوم شد که صاحب ولایت شما مستید بران میان این حضرت از مسجده است
و گفت که در منزل نیست که شما بر و شما عتق فریدید بجز گفتن این جمله سید و افتاد و چندین بار گفتند

بمانند آنکه در پیش آن فرمود و سوز و دند بست من از تقصالی خودم است
 شد بکلی از سنان این قصه بدیده مانده باز بر گزافا دانشود که نزد یک من برانی با اینجا آبا و اجدادانی است پس از آن زمان
 بعد از آن سال با آن آقا و تمامی اهل آن دیار را نیست و نابود ساخت بعد از ویرانی حضرت مخدوم نزد حضرت
 بر ریاضت و جادو و تنهایی میوزید و وحوش و طیور با وی انس گرفته بودند و شیر زردش خار و کشتی بنام و در
 که هر شب خود شیر می آید و جبین فرسایک از کجکایات استجاب نباید کرد چنانچه بر راقم الحروف و سایر اصحاب
 و شاه جو عبداله شاه که از مردان شاه غلام حسن خلیفه آخون نقیر صاحب بودند حکایت میکردند که در یکی
 کمال شاه نام ساکن بر او آباد و نسبت ارادت بصاحبزاده غلام حسن بن آخون نقیر صاحب است و در وقتیکه
 برای زیارت مخدوم علی احمد صاحب رفته بود وقت شب و مسجد شریف مخدوم غلام کشیده است و سبک
 ناگاه ماده شیر معجب در میان رسید آمد به شست بچش غلاف در دریش کشید ماه پیش از اینجا بود پیش
 کشیدند بچاش غلاف در دریش کشید باز نزد خودش کشید چند بار چنین شد بعد ایستاد و رفت گفته اند در
 حال آنکه یکسره موهبتهایش هرگز فرین نغویانست چون حضرت قطب العالم شیخ عبدالقدوس سمرقندی بقصد زیارت
 مخدوم روانه شدند بر نقد شیر نقش یک گره مانده بود برقی در رسید حضرت ایشان مجرب درین عرض نمود که
 عبه القدر و س از آن شما هست و شتیان زیارت میدار و برقی ناپید گشت بسیار چنین چنان شد چون حضرت
 قطب العالم مجرب و نیاز و شتیان بسیار اظهار ساخته نزدیک مرقد مخدوم رسیدند بحسب زقبر آمدند و ایشان در کمال
 تر رفتند و لطف نمودند و فرمودند که تو بواسطه طریق ما در بخا رسیدی و الا در کبری رطافت و دخول مقام
 حضرت قطب العالم عرض کرد که یکسان نخواهند که از زیارت شما شرف شوند اگر برقی جلال او در غلاف کشند
 از بکرت تربت شریف بهره یابند فرمودند که بخاطر توان برقی راسته و ساختم از آن زمان همه خاص و عام در
 بارگاه عایبها میروند و بفضیلت و وفات حضرت شیخ علاء الدین علی احمد صاحب قدس سره سیزدهم
 الاول سنه سبعین و شصت و هجرت او و اتیاریج و شصت و هجرت در زمان جلال الدین خلجی واقع شد و وی قدس سره
 سعاده حضرت سلطان المشایخ نظام الاول علیا بودند و حضرت سلطان المشایخ نجفی هم شصت و هجرت
 سال سنه سلطان المشایخ ذوات یافتند از آن زمان که گنجشک و قلی در حالت سماع برنت از دنیا

تذکره شیخ محمد باقر

تذکران سلطان المشایخ نظام الحق والدین محمد باقری قدس سره
 در اخبار الاخیار است نام او محمد بن احمد بن علی البخاریست و لقب او سلطان المشایخ و نظام اولیاست
 و از جوانان و مقربان درگاه الهی است و یازدهم در کتبان مسموم است از آثار برکات او جدا و خواهد بود
 و چه باوری او خواهد بود هر دو از بخارا آمدند و در آنجا بود و بعد از آن در بغداد سکونت
 ساختند و پدر او خواهد احمد و صغیر است از سر او رفت و هم در سواد با او سکونت و توفیق
 شایان بخالدین و لید رضی الله عنه میسر و تولد ایشان در سنه ثلثین است اما شده بوده و شی
 چون قدری بزرگ شد والده او را در رکعت اخذ کلام الله بخواند که باها خواندن گرفت و هم
 و بعد از او سه سالگی کتاب لغت بخواند و یکبار او را او بگویند توان گفتند حکایت کرد که من پیش
 بها والدین بگریه سماع گفته ام و این قول میگفتم لقد كنت حبه النومی کبیر می میسج دوم با او آمد
 شیخ با او دیده مناسبت شیخ با والدین گفتن گرفت این معنی در اول او نیت است بعد حکایت کرد
 که از آنجا در او ده من آدم شاهی دیدم چنین در میان سماع اینک است در اول او صحبتی ارادتی پیدا
 که از خود رفت و محبت شیخ فرید الدین در سینه او نشست روز بروز و خفیه تربیت بیانات درشت و
 خاست و خواب خورد که شیخ فرید قدس سره میگردد بعد از آن قصد تعلم بیان آمد و تحصیل علم کرد
 و تعلمات حریر پیش شمس الملک که صدر ولایت بود و ملحد کرد و با او گرفت و علم حدیث خواند و
 او را در وسط العلما نظام الدین سجات گفتندی بعد از آن بشوق ارادت شیخ فرید الدین با
 رفت و وی در آن زمان سبب ساز بود پیش سیاره قرآن پیش شیخ فرید الدین تجویز کرد و در پیش تاب از
 عوارف نیز پرسند کرد و تمهید ابوشکو و سلمی و بعضی کتابهای دیگر نیز پیش شیخ خواند و به قولی در زیبا بنام
 با نزد هم جیب سنج عجمانه فرید شدند و هم از وی نقل است که وی فرمود چون سعادت با
 شیخ فرید که حاصل کرد و نخستین سخن که از شیخ شنیدم این بود که خواند بیت ای آتش فرست
 و لذا کتاب کرده + سلاطین شایان جانها خواب کرده + بعد از آن جویم که نترخ شایان
 ایشان با تالیف و دست حضور غلبه کرد و همین قدر گفتند که اشتیاق با جویم عظیم غالب بود چون

در وقت درین شبانه کرد فرمود که کل داخل و همیشه بعد برین روز بخدمت شیخ سیدت که در وقت فرمود
 او که تعلیم کنم با او در و فواصل مشغول شوم فرمود و ما کس از تعلیم شیخ نگذیریم آنهم که این کم آن غالب آید در وقت
 علم باید بعد با بنامت خلافت مشرف شد و بعد علی آمد و تاشیح در قید حیات بود و سه بار بخدمت از وقت آمد و در
 وحدت شیخ حاضر نمودم چنانکه شیخ فرید الدین در وقت حلتت خواججه قطب الدین در خواججه در وقت سفر
 خواججه بزرگ قدس بعد از بریم حاضر نمودند بعد از آن در و علی با اشارت غیبی در عنایت پور که الان
 شاهزاده او را بنحایت سکونت کرده هم از وی نقلست که درسی فرمود در راه واقع گشتی دادند در
 سلطه بود و توانی راحت بسیاری که دل معین محل ظهور ربوبیت است و میفرمود که در بازار قیامت بی کمال
 را آنچنان در واج نخواهد بود که در بیانت دلدار او هم از نقلت که در گفت وقتی تاشیح خود در کوشش
 همراه بودم شیخ مراجعش طلبید فرمود بسیار چیزی بگویم چون بهی بروی در مجاهده باشی بکار
 بودن شیخ بیست و روزه در این راه است را اعمال دیگر چون نماز و حج نمی راه رفتی دیگر فرمود من از
 خدا خواسته ام که هر چه از خداستعالی بخواهی بی وقت دیگر فرمود از برای تو قدری دنیا نیز خواسته
 در وقت خلافت فرمود و مجاهده باید کرد برای استقامت او راه وقت دیگر در حجره سر برین کرده و بیشتر
 بیشتر شده بگشت و این رباعی میگفت رباعی خواهم که همیشه در رضای تو زیم + خاکی شوم و زیم
 با پی تو زیم + مقصود شیخ از کونین بی + از برای تو زیم و برای تو زیم چون بیت تمام کرد و بسجده نهاد
 چند کرت مثل این دیدم در حجره در زیم سر در قدم شیخ نهادم فرمود و بخواه چه بخواهی من چیزی دینی نخواهم
 شیخ را بخدمت بعده بنشان شده که چراغی است که در سماع بمرم صامت سیر العارفین میگوید که در اول الفوا
 از نشان نقل است که گفت چون بسرف ارادات گشتک نشرف گشتم در آن امام بیخانه وی عصری تمام
 اکثر در و نشان متعلقان ایشان را در بینه دست فاقه روی سید او در از برکت صحبت ایشان سحر بر انقاد
 جنه وی مولانا بد را لیکین سیم زیم آورد وی در شیخ جمال بلنسوی را در شکل اولیه آوردی که بر می آورد
 که بیست و اکثر مردم آنرا در سر که لغات اخباری میبازند مولانا مسلم الدین که علی آب می آورد و در
 سطح شست من آن در بسیار می بخندم و کاسها انداخته برانی افاض حضرت ایشان در و نشان میردم

و اطلاع عام گاهیکت میرفته و گاهی بنبینه حکایات کمالات حضرت نظام و لیا اسیا بسوا چایب سیان نیست این
 کجاست آن ندر و وفات او بعد از طبع آفتاب و زچهارشنبه منبر و هم ربع الاخرست خمس و عشرين و سیما در
 تاریخ شهنشاه در پنج سیرالغار بنده است چون سن بود چهار سالگی سید قریب شست ماه بول رخا نشد شیخ
 خیرالدین محمود در بعد از نماز ظهر روز چهارشنبه عرق و مصلی و تسبیح و کاس جویین و آنچه از شیخ خود یافته بود در
 فرمود شماره او در دلی باب بود و حقا و تقاضا مردم با کیشیه جدا دای نماز عصر در سه ذکر بر حمت غنی نبوت در
 ایام خواجده خیر و همراه سلطان غیاث الدین نقل سوزنگاله بود بعد استماع اینها از او میرسد و بی حضرت
 تسبیح تمام و غیاث میرسد در وی گرد آلوده خود هزار بار انوار آن بزرگوار را لیدن گرفت و لیا است
 پوشید و بعد از آن روز صد مرتبه که همان بعد سه ماه بعد از آن روز چهارشنبه سه خمس و عشرين و سیما

نیز بر ارحمت غنی نبوت و مراد آن بزرگوار در پایان حضرت شیخ واقع است
 ذکر آن آینه جمال و جلال حقانی آن منظر نماشش لایسانی آن صورت
 صاحب نمونه تجرید و ترک ان قطب ابدال حضرت شیخ شمس الدین که قدرش
 دی از لیا خلفا حضرت شیخ علاء الدین علی احمد صاحب از صاحب اقتباس منگوید بقول صاحب
 سیرالقطب از حضرت گنجشکر نیز خلافت و پشت دی را در نظریق شانی بزرگ و کراماتی را در دست
 بلند و تجریدی بجمالی است و از غایت تجرید اکثر لیا تسلمند رانه جرم پوشیدی و دیگران یقین متواتر
 سلسله نسبت و چنین و آیت کرده اند که شیخ شمس الدین که بن سید احمد ترک بن سید عبدالوہاب از
 فرزندان حضرت خواجده احمد سیوی بود قدس سرها که نسبت می حضرت محمود حنیفه بن علی کریم
 و چندی پیشی بشود و هم صاحب اقتباس انوارینو سید از آقا الا سیرا که چون شیخ شمس الدین است
 او را در تحصیل علوم دید آمد نامی در دیار ترکستان که مسلم نمود بعد از آن که از تحصیل علوم
 فارغ گشت و کشف و کانه خود در آن نیافت در صحرای بود از آن برآمده تجرید کلی اختیار نمود و
 صدیق بر راه سلوک طریقت بنیاده برداشته و از ترکستان بطلب مرشد کان مجاور انظر در آمد و
 نزد کان اعیان اناجی کجی از بزرگان شیخ آنجا بلیسکی سیدان شد لاچار قدیم لطف مند و سخنان بسیار

نیز بر ارحمت غنی نبوت و مراد آن بزرگوار در پایان حضرت شیخ واقع است

بهر وقت بسیار و کثیر خدمت حضرت محمد صلی الله علیه و آله و سلم فرموده شد که
 که چنانچه او شده بودند فراموش کرد و بی اختیار سر در قدم حضرت محمد آورده و بشتر بگفت
 کرد و در بیض گواه اراوت فائز گشت و بعد انصاع حضرت محمد فرمود که ای شمس الدین
 تو هر از تنه می از خند اخراسته ام که سلسله ما از تو بجاری شیخ الفرض حضرت شمس الدین که بعد از او
 و خدمت محمد شمس الدین را بر روبرو رسول کو کسی نترقی میکرد تا آنکه سپید گوی تمام کرد و بترتیب گیل و ایشاد
 رسید چنانکه بر تیرت طالبان شغولی گشت و اکثر احوالات و خوارق عادات از وی ظاهر شدن گرفت
 اما وی لغزایت بلند پر از می پس چیزها اتفاقات داشت آخر الام حضرت محمد و علی احمد صابر در آن
 حیات خود می را پیش خوانده خرق خلافت و نعمت ادا از خدمت حضرت شیخ زید الدین ^{مکتب} شکرتوس ^{مکتب} یافته
 بود بوسی عطا فرمود و اجازت نامه بدست خود نوشته مرحت نمود و هم غمگین حسین از پیران بود
 رسیده بود و مقصود بود بعد از آن وصیت کرد که چون من بپرده شوم از سر زور داده اینجا نخواهی ماند
 سبحانه تعالی ترا صاحب ولایت و بار پانی بنگار دانیده است آنجا روسی و دو قعبه پانی است سکونت صحابه
 کنی نگردد گنگان آندیار اهدایت نمائی و من همه جامه و مساعون تو خواهم بود پس القاس بود که ولایت
 شما حضرت حاضر است اراده آنست که ما تو عمرو جاروب کسی آسمانه حضرت مرفوع حال از زمان حسین است
 که در پانی پنهان بودم آنجا شیخ شرف الدین بود علی طغندر میباشند ما را با وی چه طور صحبت بر آید فرمود
 باک در آنکه روسی باخر سید است بجز رفتن تو از قصبه مذکور میرودان آید و بعد از چند روز از خیا عالم نمائی
 فعل شما در همه صاحب اقتباس الازار از سهر الاقطاب می آرد که شیخ شمس الدین بزرگ قدس سره بعد از
 خلافت از خدمت علی احمد صابر حضرت گرفته چند مدت در کرسی سلطان غیاث الدین بلوچ اختیار
 کردند و کمال خرد و در لباس اغنیاء پوشیده میداشتند وقتی سلطان غیاث الدین بلوچ بر کرسی غلبه
 لشکر کشید و قله را محاصره کرد و بی بگشت و آن طلوع غلبه مابشی جو امی تند زید و پان است
 از چنانکه جنیماضی لشکر بان ابتداء در طری صاحب روحی فرموده و آتش در سج جانماند و در خرابی سلطان
 شمس الدین ماند بود و دستا آن سلطان حضرت و جوی آتش سوزان را می و در سلطان آب گمرنگ

آگاه از دود و دیکه و یک نیمه بران در شش است چون تریک آن می خورد که در شش تلاوت در آن
 یکصد مرتبه است لیکن از پیش از آن سخن توانست درین اشخاص حضرت شمس که هر روز است و گفت
 میخای میسر سخا جوی روشن کرده بکارخانه خویش جایز ما بر ازین اقدار قرار بود وقت صبح شکسته
 بسوی میخدی روان شهر چون بود یک سیر برادر آنجا آمد برگشت و بر ملائی که برود لشکر بود
 که همان درویش میسر بکنند و بگویند ایستادی حضرت وضو کرد و نماز او انوره بسوی میخدی
 چون آن سخا شکایت از آب پر کرده آب را چنان گرم یافت گویا که از آتش گرم ساخته اند و او بداند که این آب است
 در شش است و شب گریست چنان از رسیدن درویش بر آن ملائک طلب آب این امر یافت مثل شب سوم
 سخا پنهان نشست تا وی حضرت بیامد وضو کرد و نماز او کرده بخیمه خود فرزند بده چون آن سخا
 آب را با دیدی گرم یافت مشک است از آن آب پر کرده پیش سلطان آورد آنچه دیده بود جمیع مشایخ
 اطهار و بزرگان و سلطان غار امراه گرفت بر سر آن بی پیمان شد تا وقت صبح وی حضرت بر سر آن آب
 سانس غار گذارد و فرزند سلطان آب را دیدی گرم است تخم میخدی پیش آن سردید بود و بدید تعاف یافت
 نمود و دیگر در میخدی و تلاوت قرآن بکنند سلطان مست به تباشا و چون وی از تلاوت فلاح شد در
 سلطان را بپوشید کرد سلطان گفت که زهی سعادت من که مثل شادوست خدا در زمان من موجود است
 و آنچه جبرایع نمیشود در نزد وی حضرت وضع میکرد و لکن میبود و منند نشد لا جبار است به عا بر شست و فاک
 خواند و گفت برین سعادت سوازی بکنند انشا الله تعالی فتح شود سلطان همچنان که در و تعلقه مفتوح
 سلطان از دیگر بلازمت اراده کرد وی حضرت بنور باطن دریافت همه سبب احوال را بهر سبب
 که داشت و بخدمت پروردگارش در چند گاه آنجا میآمد و بعد از وفات محمد صلی الله علیه و آله در آنجا
 بود موافق حدیث مشهوره بانی بت گشت و هیچ حاجتی در کانی معین نکرد و لا جبار در رساله و دیوانی داشت
 حساب اعتبار میسکو با کاتبی چنان معلوم گشته که چون حضرت شمس الدین ترک در بانی بت پرده سکو
 اختیار کرد روزی خادم وی حضرت شیخ بر علی قلندر را بصورت شیر شسته و در خادم آنچه دیده بود
 خدمت وی حضرت با بگفت وی حضرت فرمود که دایم بر او در بر آستان شکل منی سلام من بر

و گویند سیرا جنبه بسیار بود و در این زمان که در کتف کعبه شیخ من مسلماً سیرا نبوده است و گفته اند که
 پیش می آمد در حال شیخ شرف برخاست و همان صورت سیرا با گویا زینت با گویا نام حائست
 شجر جانب مشرق چون زنی مثل سیرا در آنجا رفت نشست از آن سیرا گویا نام ایست تا حال زینارگاه
 خلافت است چو حضرت شیخ شرف در با گویا ایستاد گشت حضرت شیخ شرف الدین ترک باز نمود گشت
 که پیش می برد و بعد سلام گوید این شجره بویای و مضافات بمن مرحمت شده است خادم حسب الامر
 و پیام می حضرت شیخ شرف در با گویا رسانید بین من قدس سره از آنجا بجانب موضع دیده کشیدند که
 است از مضافات قصه کنال محاسن است اختیار کرد و اگر چه گاه گاهی بیانی است می آمد و لیکن
 اوقات بود که پیش می برد چو حضرت شمس الدین ک در بیانی است سکونت کرد تا جایی خلافتی بر می آمد
 می آورده می برد شدند و می سالیار از شاد در میان مشغول بود به ایست می نمود و روزی در روز
 صاحب شسته علم حقائق و معارفه بیان میکرد اتفاقاً شیخ جلال الدین طبرخزره پوشیده در سر سو
 شده در آن کوه چو گذشت نظری حضرت رحبال و می افتاد خیلی مایل گشته بجانب مجامع خطاب
 زدند که نعمت خود چنین این خوردن نامان می بینم چو گفتن این گشته شیخ جلال ابر نظر بر آن
 ولایت افتاد و اختیار از اسب فرود آمده سر در قدم می حضرت نهاد و می حضرت شرف
 از دست حتی برت خود بردا فرمود که باز سیرا سوا شده گویا آن می اسپا باز کرد
 پس می حضرت بر دل او تصرف نموده بخود جذب گشته جلال سیرا انصاعت بیعت حضرت
 گشت و از نظر فیض اثر او فاضل گشت گویا هر می که می حضرت بر سر خود داشت بدست خود
 سوار و نهاد و فرمود که ترا اینهم دادم و آنهم دادم و مراة الاسرار است که شیخ شمس الدین در آنجا
 خرقه خلافت شیخ جلال الدین عطا فرمود جای نشین خود کرد و اندید تاریخ نوروز هم همان وقت بود
 در فرات سیرا القطاب و هم جادی الثانی سنه است و عشره سحابة واقع شد و صاحب سیرا
 سیکویدند و فاشن نظر نیامده و لیکن با جز شیخ نهر الدین لودی بود یکی خلیفه ایشان شده
 در ایام شهر است و حضرت شیخ در آنجا سیرا بانی داده بود نام می سلیم الدین است و چو

چرا که شهبازی شیر سیرنگر و بشاه شیر بانی مشهور است صاحب نوق رشوق و جود و سماع بود و سوا
 وقت نماز شب روز مهتران و عجمی بروی غالب بودی بعد انتقال حسب الوصیت در بیست و یک سال
 هفتصد و چهل و نه از احمد آباد مریدان مسجد ویرانجا هوزی آوردند چون بیرون شهر راهرو شب قیام کرد
 زوای آن جنانه و بر از انجا بر زمین توانستند پس در انجا دفن کردند معلوم شد که فرموده بود اگر انجا
 که جنازه مریدان شستن نموانند همانجا دفن کنند تا حال فترامی سلسله وی در لاهور وجود داشته باشد
 لاهوری خلیفه شاه عبدالرحمن لاهوری وی خلیفه شیخ عبدالحمید المشهور شیخ شبنان که پیش از او بود
 پوزیب شیخ حسین است وی خلیفه شیخ محمد عرفان و وی خلیفه حضرت شیخ شمس الدین ترک بانی است
 در علوم شریعت و طریقت و فقه شافعی کار بسته است در روز اول ماه رجب که در شبام با شاه و طالب
 مشغول بودی و در حالت سماع موعود با نظر فیض اثر نمود از کار دنیا بیکار نمودی و در سوره انعام
 در روز شنبه لاهور وفات یافت شیخ محمد سلیم خلفای کالین شیخ محمد صدیق صاحب محبت و محبت
 و جود و جذب و کرم بود و فیر صاف نظام عالی بود و در حالت سماع نمود و روز و ستره و بخود انعامی مردم پیدا
 که ظاهر روحی از نایب و از نمود و سوم زمی لاجرم بیکار آردی در لاهور وفات یافت در میان آنجا و از آنجا
 در وقت شیخ ابوالخانی ارادت بخدمت شیخ محمد سلیم است و از شیخ کمال الدین بود و صاحب نوق و تقوی و
 عبادت بود و با خرد و در باب ظاهر و ارشاد باطن مشغول بود در شانزدهم و پنجاه و یکصد و سی و
 بعد عمر که صد و پنج در لاهور وفات یافت و در شیخ نصیر الدین نجیب و در چراغ دلی حمزه العبدی در انجا
 الا خیار است شهر و اعظم خلفای شیخ نظام الدین ابی البابت و صاحب سر و ارشاد احوال و ولایت دلی مبارز
 شیخ نظام الدین لوی انتقال یافت و بنابت اتباع شیخ شمس و طریقه او فقر و صبر و رضا تسلیم بود و هم از وی
 که در وی با خیر که محرم خلوت خاصین شیخ نظام الدین لوی و الهام کرد که از وی بخدمت شیخ عرض کنند که بن
 در آید و بیایم و از سبب اجرت خلق مشغول نمیشود اگر زبان شیخ و در جزای خود اشدالی را بفرایغ خاطر عبادت
 که هم خبر در آن بود که بعد از نماز مغرب بخدمت شیخ رفتی و شمسی آنچه گذشته بودی نقل کردی در وقت عمر
 شیخ نصیر الدین محمد و گذر از شیخ فرموده او را که در میان خلق مبادی بود و چنان خلق میباشند که کلمات بدین

در وقت شیخ ابوالخانی ارادت بخدمت شیخ محمد سلیم است

کردیم صاحب اختیار را اخبار میگردد که نفعت که روزی بعضی از مردان شیخ نظام الدین اولیاء را در آن روز
 میشنیدند شیخ نصیر الدین محمود بود بخواست و گفت خلاف سنت است گفتند از سماع مکرر شدی و از مشرترا
 پیر گشتی گفت بخت میشود پس از آنکه از حدیث میاید بعضی از شیخ میسازند که شیخ محمود در سن ۱۰
 شیخ را صدق حاصل و معلوم بود فرمود است میگوید شیخ گفت که وی میگوید در جمیع علم منور
 که روزی سبکی شیخ نصیر الدین محمود را در خانقاه برین بیت زودتی بحال گرفت بیت جفا بر عاشقان
 لغتی نخواهم کرد هم که بی قلم پیدا کنی خواهی زانم زانمی مولانا شاعر ساله پروردگار این مجلس
 در آن سال کردیم که این بیت شیخ حقیقت نمیشود و اگر خود جفاست بخدا و زودتی نسبت کرد که آنکه
 او شایسته بخت کند هم که در مولانا مصلح الدین انی بر او بسته گرفت پس شیخ فرستاد شیخ آزادید و مولانا
 سعید الدین بخود طلبید این ساله بسته او داد و هیچ گفت و در این پوشانید باز کردانید روز دیگر سماع
 بندگی خواهد برین بیت بسیار تصدیقه اضطراب میکرد و با عی باطلی ستانده خوش میباید و
 عالی علقش بر سر افلاک زویم از بصر کی منبیه بخواره + صد بار کلاه نوبه بر خاک زویم + بعد از آنکه اسرار
 بالایی یافت و شبست فرمود منبیه را بطلبید لانا منبیه از دست رفت پیش اشاره کردند گفت ما
 مولانا نیز که این جابجیب بود و این سخن مولانا گفت باز که مولانا در خانقاه نیامد و زودتی زویم وی گوی
 آورده اند که سلطان تغلق شیخ محمود را ایذا کردی و در سفر همراه خود کرد و ایندی میگویند که وقتی او را
 جامه از خود کرد و ایندی بود او این همه را بر بخت صحبت پیروز و تحمل کردی و دم نزدی وقتی تغلق را
 وی طعام دستاد و او نمانی زرد لقمه و باغی این جزایز انبوه یعنی اگر طعام من بخورد همین ماده
 این اسازم و اگر نخورد گویم در کاسه زین خوروی نامشروع کردی شیخ بخی از کاسه زین بر آورد
 بنام و بر زبان نیاید و بخورد اندیش خائنه خاسته در حیرت انبوه آن گزیده حضرت معبود بعد از آن
 نصیر الدین محمود در شایع کما رتتا بود و جد بزرگوارش عبد اللطیف بنود وی بدید نام او را شایع نام داد
 که تولد او لاسور بود و در شیخ محمود در لغوی نام در ایشان خواجده یوسف بن عی بن عبد اللطیف
 بر قری است و پدر او در آن سال که داشت و والده او در تحصیل علوم ظاهری عینی طبع نمود و در آن سال

حال پیش مولانا عبدالکریم شیرازی بر پایه و بزودی تحصیل نمود و بعد حجت انفریز بخدمت افاضی
 الدین محمد گیلانی از بهر علمی نصیبی کامل در گرفت و درست و بیسالی ترک و بگردید نمود و بحاجت نفوس
 بحاجت نفوس اشتغال شد و در مدت آن روزها نهائی آذربایک دو دور و پیش سگشت و نماز با جماعت
 فوت نشده بود اکثر اقطار را دیگر سبنا بودی و در چهل و سه سالگی از آنجا بر علی آله مرید حضرت
 شیخ نظام الدین محمد بر او فی شده مدتی در خدمت وی حضرت سبیر و چنانکه همه در ایشان ^{تقریباً}
 محمود گنیمت میگفتند او بحسب قلوب شیخ بود قوله باریان حق کسوت نگاه دارند تا فراد قیامت نشینند
 خداستغالی و رسول صلی الله علیه سلم نباشند جفاکش و خاکشید مانگند م تا جو فرزند شمشیر روزی بود
 نماز نظر از جماعتی نه بجزه حاضر نموده بودند ایشان را بر گز در بان بود و خادم ایشان خواهر زاده مولانا
 زین الدین علی بود از شیخ صاحب حاضر بودی و گاهی بودی و عین شنبولی قلندری بسیار که زرافانی نام در محلو
 ایشان آمد کار دایره از چشم به جو بسیار که ایشان در حضرت ایشان از آن سخن بجای نه نشدند
 حجره ما و دان بود خون بسیار که ایشان از نادوان آمد بعضی بدان چون آن حال سیدند اندرون میدیدند
 که قلندری نایک خمسمائی کار دینفر حضرت ایشان دم نبرند مردان خواستند که آن بخت را از ایشان
 حضرت شیخ نگذاشت فرمود که بچندس مزاحم نشود فاضل عبدالقادر تپانیسری که از مردان حاضر حضرت ایشان بود
 و شیخ محمد الدین طیب را از حضرت غم زین الدین علی را بخدمت خود خوانده سوگنده داد تا کسی آنگلند را از آن
 رشت که قلندری را انعام فرمودند که بسا و او را کار و زدن بدست تو آزاری رسیده باشجان بعد و عالم
 شنیدم و ضایع نیستند بعد از آن سه سال و قید حیات بودند و نیزیم ماه رمضان شب جمعه در این سخن
 سخن نیست حاصل آید چنانکه که طار روح پاک را از نقص قالب پر و از دیند مولانا زین الدین علی عرض
 که محمد دم اکثر مریدان شما صاحب اهل کمال نبی را اشارت شود که بجای شما شنیدند تا این
 گشته نگرود فرمودند بر نام در ایشان که بر ایشان سخن شنیدند نوشته بیار تا خطه نمایم مولانا
 رفت سه دفعه تذکره ایشان تو هم فرموده اعلی و وسط و ادنی بنظر گذارند بعد مطالعه فرمود که مولانا
 غم برین خود بخورند چه جاشی آنکه با دیگر هر روزند بعد از آن وصیت فرمودند که در وقت سخن سخن حضرت

شیخ محمد

حضرت شیخ نظام الدین سید و سید بنیاد و عصار بر برین لایحه رسانید شیخ حضرت پیرا گشت کما چندی کلاسه
 زیر سر نهادند فیصلی حرمین بود و خوش بنیاد و مصلا بالا و غالب کن گسترانند حاضران آنوقت وصیت حضرت
 عمل نمودند سید محمد کیوان حضرت را غسل داد و در میان آن بنگ که بر آن غسل داده بود برآورد کرده کردن
 خود انداخت گفت ختمه ما همین است آنی احمد سید مذکور را قبول کنی که در نمود از برکت آن بود در میان آن
 مذکور سید و محسن و جماعه و بقولی شین تاریخ شمع جمع و فیان وفات یافتند رحمة الله علیه ذکر شیخ
 سراج الدین عثمان المشهور با شیخ سراج از نشا پیر نظام الدین ابولیاست قدس سره آنجا از سلسله
 سیدان دین و ارباب شهوت از سلسله و سلسله شیخ نظام الدین محمود دوی از غنچه اشبا که بود
 پیش آغاز شده بود و در حلقه ارادت شیخ در آمده بود در سکا خرد سکاران پرورش یافته بود و چندین
 برای دیدن الله بمقام لکنهونی که الا ان گوشت سورت میرفت و با بخت سید و در وقت عطاشی
 او را شیخ فرمود که اول دین در جگه کار علم است او از چندان انسیبی از علم نیست مولانا فقر الدین اودی
 عرض کرد که او در دانش سال عالم میگیم بعد از آن و خدمت مولانا فقر الدین نعلم کرد و مولانا را
 او تعریفی تصنیف کرد او را عثمانی نام نهاد بعد از آن پیش مولانا کن الدین فیه فی فصل مذکور شیخ
 تحقیق کرد و بعد از نقل شیخ نظام الدین قدس سره سه سال که نگذرد و بعضی شب از کتاب شیخ که
 بود و جامها و خلافت نامه که از خدمت شیخ ایتمه بود با خود در روان و یار را بحیال ولایت خود مبارک
 و در باب و نفس شیخ چندین نوشته بود که او آئینه بنیاد است نقلت که او بعضی جاها مبارک از خدمت پیرا
 بود و در آن که در آن گور خشت و در وقت رحلت وصیت کرد که در میان گور جاها و من کند بعد از نقل او
 همچنین که در خلفائی او در بارگوشه خود از مقام او نیز در آن بار است رحمة الله علیه در موقوفات شیخ خصال
 با کسوری می نویسد که در شبی هم در دوی سمان شیخ سراج عثمان او دوی شد چون شب شد بعد از آن حضرت
 جان از فرج کند دست بر افتاد و در وقت تمام شب نماز مشغول بود چون با او شیخ برخواست و بوقوسی
 نماز کرد و در پیش گفته عجب کسی که تمام شب خواب بودی و نماز با ادبی و صلوات کردی شیخ او نماز فرج بسیار بود
 در روز و شبانه که تمام شب که کردید و ما کلامی نداریم و فرود در بی آن کلاسه است کما جانی می کردیم

که عاشق بسجد در نیاید دل عاشق همیشه در غایت است + ذکر شیخ صدرالدین حکیم از اجله خلفای
 شیخ نصیرالدین محمود است و نظیر نظر شیخ نظام الدین بن شده گویند که بر روی سوداگر بود او را صاحب است
 نفس و سینه مشین بر مصارف و حقایق و او را در اجتهاد و علم و کمال است که یکبارگی او را بر این بوده بود
 تا برای یکی از ایشان که میار بود علاجی بکنند چون علاج او موافق افتاد و بیماری ایشان صحت یافت او را
 خطی نوشته دادند تا بسگی که در فلان کوه چشمه افتاده میباشد بنیاید و خطر آرد و بسگی که نشان داده بود
 بنزد چون یک آن خطر ابدید در آن و بر زمین نیت بایستاد و زمین را کافت و گنجی که در وطن بر
 بود نشان داد او را کمال علم است در دین است او را بر این گنجیم التفات نیفتاد و قبر او در تبعه دینی علامی است
 ذکر شیخ کمال الدین علامی صاحب المجدین از مخیر الاولیاء و اولیاء الطالبین صاحب حسن و فرات نیکی
 ذکر سپهران مولانا فخر الدین بنویسند شیخ کمال الدین بن عبدالرحمن سپهر برادر عم زاده و خواهر زاده در برود
 شیخ نصیر الدین چون بیایع و بی بود و خلاف از حضرت قطب نظام الدین اولیاء هم شنیدند بعد بیاقتن خیر و خلافت
 در احدی با و کجرات خلق خدا را در حلقه ارادت خود در آوردند این را در مدعی آمده نامیت به تهنیت مخلوق
 بودند ایشان با نام حسن رضی الله عنه سید لقلب ایشان کثرت علم علامت کثرت و در سیر العارفت که حضرت
 نصیر الدین محمود در خطبه او خواهری بود از ایشان بزرگ او نیز را ابدی عصر بوده او را در سپهر بود یکی
 مولانا زین الدین علی در دوم مولانا کمال الدین خادم شیخ شاره الیه گاه گاهی از حضرت شیخ خود
 بجای خطه اوده برای مرمت خاطر همیشه مرتبه که خود می آمدی و با بزرگ است پیخورد مدعی می آمدند آنمی مولانا
 شیخ کمال الدین شادی می کردند حضرت شیخ نصیر الدین محمود و خال ایشان گفت که خدا شو می ناسل جدا باز
 باقیماند بعد از این موده شیخ خود که خدا شدند و همه سپهر از نسل ایشان پیدا شدند اول ایشان شیخ نظام الدین
 و ثانی شیخ نصیر الدین علی و گیسو دراز و دلا و دلو در کبر است و کبر و هم در آنجا است تمام پیخورد بودند و شیخ
 کمال الدین در دست و پیغمبری و نصیر الدین در کثرت و نصیر الدین در کثرت و نصیر الدین در کثرت و نصیر الدین در کثرت
 قبر خال خود شیخ نصیر الدین محمود بیایع است و در اخبار الاخیار است شیخ بن الدین سپهر زاده علامه خانم
 شیخ نصیر الدین بیایع است ذکر او در مجالس مطهرات شیخ شربت یا قیامت مولانا از حضرت است

شیخ نصیر الدین

شیخ نصیر الدین

از شیخ زین العابدین

مرید است و روح او در اول جنابان کرده است ترا و در گذشته است که ایامان گنند شیخ نصیر الدین محمود در
خطبه یوم رافعت است انسی و بقولی قریب گنند باقی شیخ کمال الدین است و در ذکر شیخ و سنگ سرخ است
او لا و جلفا و ایشان را واحد آباد کند و کور است سید از کور سید گیسو از سید محمد بن یوسف است
الدهلوی مصلحه است شیخ نصیر الدین محمود چراغ دینی است جامع میان سادت و علم و ولایت شانی رفیع
زینتی منبع و کلام عالی دارد او در میان شیخ حجت شری حاضر در میان اهل طریقت طریقی مخصوص است در او
حاصل برین فشریف داشت و بعد از حجت شیخ مبارک رفت و قوی غلام یافت اهل اندیا بنیفا و مطیع او گشتند و بعد
و بار بار و بنا انتقال فرموده او را گیسو در آن گویند و وجه حجت او این لقب بر آنجا شنیده است که در زری او
با جنیدی دیگر از مردان با یکی شیخ نصیر الدین محمود در شهر بود در وقت برداشتن گیسوی سید بسبب می که در
در یکی بنده شد و او سبب عیبت او ب استغراق عشق و محبت میر آوردن گیسو مقید گشته و هم بر آن قضی که در
شد سادت قطع کرد بعد از آنکه شیخ را معنی اطلاق افتاد و خوشحال شد و صید و عقیدت و حسنیت او از آنها
و هم در حال این بیت فرموده هر کوم در سید گیسو در آرزو شد و او فتنه خلاف نیست که او عشق بار نشد خدمت میر
مفوط است مسیحی چون الی که در بعضی از مردان او که او نیز محبت نام دارد و جمع کرده در آنجا بنیفا فرمودند
آنی دارد و عشق را و آفت است علی آیت را و در مآت آنها آفت است آنست که جنابان در عشق و غم طلب
معتشوق بروی طاری شود که او را محبت گردد و در حق بر این آید تا او را در آن لذت کامل دست دهد و هیچ راه
وصال محبوب بروی کشاید با آنکه هزار روز و غم نقد می گذریت هم بران ماند بعد مرور ایام در دو غم غم نیست
او شود و عادت کیر و ذوق در زمانه دولت وصال میشود و ذوق الم از وقت بخش ضایع شود و سرگردان
خود ماند هیچ از روی بی ماند عاقبت از هم بران حیران آید نفوذ با بد نهاد آفت است آنست که چون اهل عشق
رسد مشغول لذت وصال گردد و در حقیقت فراق الم بران از روی برود و بعد مرور ایام در دو غم غم نیست
او گردد و ذوق وصال هم برود و مطلوبه از حالتین جز ذوق و خوشی و راحت محبت نیست و حال بنید
و فراق میخفت الم او چه کار آید مرد سر شود و هیچ از روی ماوی ماند عشق برود و محروم از ذوق حال محمود
اگر در نفوذ با بد نهاد اگر چه وصال باشد ذوق کجا بد آن را گیرد و وصال هم کار آید اما عشق بر خود را آ

که حالت ابتدا مشغول بحدت ذوق و ذوق الم و حرقت بجران باشد و در آستانه چنگ که در مصالح در باوه گردد و در
 او برود تر شود طلب زیاده گردد و در در برود و از او لذت و ذوق بر نکند اینها سابق مال گویند که عاقبت او بخیر شود و او
 بر خورد و در خط کامل گرفت اگر چهار فان این نقصان گویند اما ذوق اینجاست بی آنکه نظر بر خیال بسیار
 کنی در تو روند در عوارض میگویند که کامل از ذوق سماع ثباتا این کاملی است که آفت انشائی عشق در او
 اور از بسبب عادت بر وصول گرفت بعد اعتیاد ذوق رفت و سرد شد انشائی مدوح که آفت مدوح
 باشد آفت که درین بیت اشارت میکند سه عیبی است که گفته شود طایف دست و عیبیست که در آن
 و کبر در انهم و زمودند حالت مدوح در سماع نیست که از خود نشود با خود باشد هر چند و گوید و با این لیکن
 اور از خود گرفته باشد که از آن حرکات و سکانات که در آواز است از وی صادر میشود و امتناع نتوان آورد چنانچه
 مرد غصه و در حالت غضب سماع دینی بهوشی هم آرد لیکن آن حالت مدوح بنا مقصود در سماع معجم و در
 بیک چیز است و خالی کردن از هر چه در آن یک چیز است پس آن حالت بخودی سبب این باشد هر آینه مدوح نبود
 درین دنیا و در دنیا مقصود است و پنج رفت از دنیا و ذکر شیخ علاء الدین برین سبب الاموری سبب صلیف
 شیخ میرالدین است و ابتدا اصالی از اغنیاء و اکابر وقت بود نهایت معظم را خریک مردم این شیخ نظام
 فقر و از او اختیار نمود و گویند که چون شیخ انخی سراج باغبین مخلصان از پیش شیخ نظام الدین باشد
 که بجانب طریقه اصلی توجه شود و بخدمت می الفاس که در آنجا شیخ علاء الدین بر وی نشیند و عالیجاه
 با وی چگونگی آتیر نمود و هم محرم کردی خادم تو خواهد بود و در آنجا شیخ فرموده بود شیخ را خراج خواهد بود این
 استقامی در خدمت و در باغ که از آن بزرگان ایشان حاصل آن است هزار شکر نقره بود کسی گرفت شیخ دست
 بزبان نیارد و سخن نگوید یعنی اندازه سیکر و گوسفند که عشر عشر می خورد و در آن شیخ در آن شیخ را در
 است و وفات او در سنه ثمانمانه و ذکر شیخ فتح البله و همی خلیفه شیخ صدر الدین است و او اهل حال از علمای
 بود سالها در سبب جامع علی که با این جایزه است برسد و در آن علوت مباحثت و در آخر مرد شیخ صدر الدین
 شد و بسو که انظر بقیه مشغول گفت گویند که وی ریاضات بسیار کشیده بود و لیکن نفع از آن حاصل نشد
 حال او زنده بود شکایت آنحال پیش شیخ بر ذوم و ذکر ترک ریس که کتابها از ملک خود بر آن

شیخ

شیخ

که در کتب سابقه مذکور است تعاضد و لطافت سوخته بود و از بر خود کما است بهر جهت با معرفت در لطف بود
 تا کتب را نیز از خود جدا کرد و او را بوند که بر لب آلی نشسته انجرا از شیخ است ابا چشم او بیفت تا او صحرای نقش
 با کتد و در بر آن علم باطن شت یافت حضرت قطب عالم در مکتوبی بنویسد ایشان سه روز میبوسند در سماع بود
 نماز صبح وقت اول میگردید بعد سه روز چون فرود شت شد باران عرض کرد که سه روز گذشت پس بیدار ما را
 گفت آنگشت بعد از شیخ محمد عیسی را که خلیفه ایشان بود پرسیده و فرساده و غایب نماز نماز است با فی شیخ
 جواب نوشتند که نماز همان نماز است که حضرت محمد گوید گذاردند اما بهت رعایت شرع باز با گوید اندیش
 او و پی دبلوی از مردمان است مصلحه از وی با و البالد کین حجت علیها و روی بنویسد در و نشان
 در پیش و نه و عصا و مفروض سوزن و ابرق و کاسه و نگران و طشت و آتانه کفش و لغز که بر آن
 و باران میبوسند بر یکی دلالت بر معنی دارد مصلح دلالت بر استقامت طاعت میکند و سنج دلالت میکند
 یعنی خواطر ایشان که فراجم وقت او بود همیشه در نمود و میخورد گشت چنانچه در انسانی سفری جمع
 است نشان نشان خیر است یعنی شراز و دفع شود و عصا دلالت میکند بر آنکه می پیران یکی باید کرد
 تحقیق است و مفروض دلالت میکند بر قطع علاقی و بر نظر آمال سوزن دلالت میکند بر پیوند صورت
 و معنی اما سوزن را بی رشته نمیدانند سه سوزن در رشته از بی پیوند آن بر و این بدست است
 و ابرق و کاسه دلالت میکند بر رعایت فقر و مهمان آبی و نمکدان و طشت و آتانه
 دلالت میکند بر کند روی یعنی کند روی پیران حواله او شد و کفش و لغز دلالت میکند بر ثبات قدم
 و اگر نشان دیگری در حبابه یا کافعی پوشیده در بند کمان مغارت است و چون کار و کسب میباید که از
 کرده در بند و خربزه یا گوشه براه او کند و سجد ابرق و مثل آن آب پر کرده و بند و چون نشان ایشان
 کند چنانچه آنها با یک در و شیخ نه و آن کند که در کار جدایی سومی المانع است یعنی چون بهت بفریق رسد
 و در تر باشد بر است و اگر شیخ سراج الدین که ایشان را میفرمود و خلیفه بد بر بزرگوار خود شیخ جمال الدین
 مذکور بود در مصروف از شیخ نصیر الدین محمد و چون در علم خیر است هند عالم بود و ندانم ظاهر و باطن که مولا آخره
 با گوری شاگرد ایشان بودند و شعر می گفتند چنانچه این شعر ایشان است شعر او دیگر می گوید سراج

شیخ
 محمد
 نصیر
 الدین

ملازمی باریه در دست و کیم حامی الاول شب چشیده سبب عیسی همانا نه زفات بافتند در پیران پیش نمرود و حاکم
 پیر پوره الشهور بکات پور جانقا ایشانت در صحن آنجا نگاه کنند و ایشان در نسبت بخی یعقوب که شتند اول شیخ معین
 سید زحیف که شتند نامی شیخ علم الدین قائم عالم شیخ از بد و اول که شتند شان شیخ محمد الدین الدار الطیلسی از شیخ
 عظیمه پیر گوار خود بود و در اول او که شتند و طریقه ایشان ازین پس بجز بریت زفات ایشان است و دویم سوال
 بپوشد و در کتب مزید بر بزرگوار خود در کتب شتند راه شیخ سید الدین خامس شیخ محمد یعقوب نگذاشتند و در شیخ که ازین
 کجا شتند بود و ذکر شیخ نورالحق الدار الشیخ شیخ فخر عالم نوزید و مرید و خلیفه علاء الحق است از شایسته و لایسته
 است صاحبشین و محبت و ذوق و تصرف و کرامت نقلت که جمیع خدشها می فقرا احاطه به خود از جانب شوی است
 از کم کردن او بیکه اول خدمت باطنی طایفه بومی حواله بود اتفاقا نادر ویشی او در کم بود و بیوت بجان آمد و شیخ نور الحق
 بر دشتن آن فقیر بود و تمام محبت با بر جابده اندام او افتاد و شیخ علاء الحق آنجا میگذاشت و او را با جلال و بزرگواری
 شد و فرمود که حق از خدمت بی آوردی حالانکه در کتب در رقیب العارفین از طریقه طاعت شیخ حسام الدین با نگهوستی
 که شیخ نور الحق نفس سه ماهت سال در خانه پیر خود میزیم کشی میکرد و قتی اعظم خان برادر بزرگش که در اوقات
 حالت دید گفت قاضی نور بقیمت نامی شامخارت گردید و هم می میگردد که شیخ نور الحق فرموده که شیخ نور بقیمت بود
 منزل در خانه او اندام مسکون تمام گردید و اسما الهی بران نامزده منزل تعیین کرده اند از فقریه منزل اختیار کرد
 منزل اول کجا بیست و نوبت است و در آن سوی ایوانه فرمودند منزل سوم عبادة الفقیر یعنی الحواطی علیها
 کار سالک تمام گردانند الله تعالی هم میگردد که شیخ نصیف بود نهایت باضت شتند که هر وقت دل از سجده
 حق سبحانه بیا بدجه و خواججه در بیداری چنانچه طفل چون محبت جزئی خواججه بعد از آنجا همان جنس طلب
 شیخ نور قطب عالم انگونانسته بغایت شیره و لطف بزبان اهل مرد و محبت اینجند که از ملکوبات ایشان است
 سه راه انالین است و منزل دور و دکت انگنک بار شتند عبودیت حق آن تضاکر و کفر و بیگانه شتند هر
 نذر و پراخت او را گذارنت و نیز در کبریاقت قرار در زمین بر بفراری و عبادت در زمین بر بفراری شیخ نور
 حق گرفتاری و طاعت بی استغراق باطن بیکاری و ظاهر آراستن بکار بی خون بگر خوردن بیک گداری خود
 در شهر شتند و نه زفات او در شهر شتند سیزده است و ذکر شیخ محمد علی که پادشاه شیخ جوهر است و از اوقات

شیخ شیخ

شیخ شیخ

راه خداست و صاحب مقامات عالی احوال سینه مریدان فتح امداد و پی آید و الله او شیخ احمد علی اکابر دینی
 در زمانی که از آمدن امیر تیمور بصلی علی انشاء اکثر از اکابر سیاحت بنویسند و او نیز از میان بود و شیخ محمد در آن زمان
 هفت شصت ساله بود و هم در سفر سقز بقضی سعادت ازلی و هفتاد و چهل مرید شیخ فتح آمده و در آن ایامات بر سر
 ملک العلماء قاضی شهاب الدین نیکو که در شرح اصول پنج دوی که قاضی داده و تقریباً نوشته است و بعد از آن
 از تحصیل علم ظاهر و در خدمت شیخ بقضیه باطن مشغول شد و شغل باطن بر وی بغایت سهیلا یافت بحدی که سگ
 که بر او حمله می نمود بی بود پس این که شسته که شیخ را از آن خبر نمود تا روزی بر گهای آن وقت بر جای نشست و اوقات
 بود پس یکدین بر گهای آن گماشت آن زمان معلوم کرد که در اینجا خوشی بوده و هنوز از بسکه سرد در آید بنشیند بود
 سه روز آن او بر آمده بود و در زندان سینه رسیده روضه او در جزیره است و ذکر شیخ **عسکرم الدین**
 ایشان بر بد و خلیفه بر برگزیده خود شیخ صراج الدین بود و هم از سید محمد گدیزه از خلفات سید شمسند است
 ششم صفر روز چهارشنبه سنه تسع و ثمانمائة بقولی سنا احدی ستمائة وفات یافتند و در گنبد برابر قبر خود
 مدفون گشتند و آن گنبد روشن فکوست که بلده قدیمه ولایت گجرات است بسیار کبار در آنجا مدفون اند
 سیزمین **عشق خیر و محبت** اکیس است از ابرکت و ولایت از در اینهای آن میباشد و ذکر شیخ **عسکرم الدین** صاحب
 سیدی بزرگ بود در ولایت زهور نوبل و آن اکیس است که الیر بود و عمر او بعد از آن رسیده بود در شرح نور قطب عالم
 نجاب خواجیه **عسکرم الدین** شیخ اعجاز و محبت است بدین از شیخ عجمی نگاه کرد که جامی امیر است نبی را آن
 منیاخت جبولان غاظر در شهر بهارت زود آمدی و در دروازه شهر سکوت کردی و اگر در شهر و راه
 بهارث کامل کردی چون وضو گران شدی زود بر رفتی تا مسابا انقض و منوشود و رحمة الله علیه ذکر
 مسام الدین مالک پوری مرید و خلیفه شیخ نور قطب عالم از اعیان شیخ وقت خود بود و عالم بود و بعد از
 در وقت از راه غلط است سسی رفیق العاقین بعضی از مریدان او جمع کرده است و در آنجا نوبت زیارت
 مریدان نسبت به آن بنیاد پیوندناز جامه و لیکن بر صدق جعفی که در گفته پیرو دخل پیوند سید است
 بر جان که پیشتر جاب شمسند شود و هم سفید کرد و همچنان که بعضی که بر سر بر سر بود هم بر سر
 آید و کسی که پیشتر زود بر سر است او پیوند سیاه است چنانکه سفید اگر نفس بر او بر سر

عسکرم الدین

عشق خیر و محبت

عسکرم الدین

اما در اجدان نفع نباشد و بر خور داری که بود زمان شد ساکن از ذکر عاشق کرده و از ذکر عاشق نماند
 بیض آبی نگاه رسد و لیکن دل آگاه رسد پس لکت نظر میاید تا از پرده غیب چه بکشاید زمان بیخود از آنجا
 یادست یا نور اوست یا پر تو نواز است زمان شد در ویشی بر و ریشی رسید درون خانه بردن آگاهان در ویشی
 آمد صاحبخانه استیغی برده می زن خود کشید پرده کرد زن او را از سر اینکار پرسید گفت در آن زمان که او آمده
 بود بیکانه بود خبر از خود نداشت چون آمد گفت بیکانه شد با خود باز آمد حمزه آمد علیه ذکر شنبه و والد
 جو نویسی از شامه پیش شامخ آمد با دست مر شیخ محمد عیسی از رک و تجرد و صدق و دروغ ندی در
 گویند که بروی صاحب غایت شیخ حسین نام از دو لفظ کجرات شوق دریافت صحبت شیخ محمد عیسی جو نویسی بود
 شیخ بیاد الدین آن ایام طالب علمی صالح و قابل بود بصحبت او افتاد و این شیخ حسین علم کیمیا شنید چون
 شیخ بیاد الدین او دید که جوانی فقیر و محتسب روزی دل او بروی بسوخت گفت ترا همراه ما بصبر ای باید
 بصورت کیمیا می اهل آورد و بروی بداد که حرف ما بجمع خود بکن تا اگر ما را اختیار شود با ما بمانی که بر ای تو
 و بگویم شیخ بیاد الدین عرض حضرت نموده که بنده را از شما امید کیمیا دیگر است این کیمیا کار من نیست شیخ را از
 دل خوش و در تربیت باطن او میفرود تا وقتیکه دست ملاقات شیخ حسین باشی محمد عیسی را خبر رسید و با هم صحبت
 و حرفه تبرک از شیخ یافت بجان و دلقه مرخص شد شیخ بیاد الدین دست مدابان شیخ آورد و الهام او است
 نمود و گفت پر تو درین حضرت و از ما تا همین مقدار صحبت نصیب بود بعد از مدتی شیخ بیاد الدین را دل خواست
 شیخ محمد عیسی شیعه بملایق از لی سابقه در معتقدان او و آرد و مرید شد و نهایت یافت و هنوز بصفت
 خلافت مشرف نشده بود که وقت ولایت شیخ در رسید فرمود بیاد الدین خرقه خلافت تو بخشید
 است که از ما کمپور تشرفی نخواهد آورد در زمانی که موعود بود را می سیه حاج محمد جو نویسی رسید و شیخ
 بیاد الدین نیز با استقبال او بر آمد هم در تقی اولی خرقه پوشانید و خلیفه شد ملاقات شیخ بیاد الدین
 در سنه ذکر شیخ محمد در اجن ایشان مولانا مرید و خلیفه بر بزرگوار خود شیخ علم الدین بود و در خرقه
 خلافت سهر و در دیده و شفا برید از دست شیخ قازان پوشیدند و خرقه بنفیه از دست محمد گیسو دراز
 و شیخ ابو الفتح سید آمد از دست شیخ غریزه آمد و شکر کان از رکن الدین کان شکر خلیفه را به دست

شیخ محمد عیسی
 جو نویسی

خرقه مشتمه پوشیده و خلفات سلسله منبریه از احمد کثو بیانته و کر احمد کثو و شیخ عزیز العبد متوکل شیخ قاضی
 و اخبار الامار مرقوم است در روز جمعه در سبت دوم صفر سنه ثمانه ذوات یافتند و در احباب او گجرات
 مدفون گشتند شیخ ابوالفتح علای قوشی مرید و خلیفه سید محمد گیسو از سبت جامع بود میان علمای بر طبرستان
 و زیارت مریدین شریفین رسیده و کتاب عوارف المعارف را پیش حضرت سید گنذ را نیز در شان خلافت
 یافتند او را مصنفات است مثل بحیث از خود مشاهده در نقیصه و غیره قمرانیه کالی است شیخ ابوالفتح
 مرید و شکر کرده خود است قاضی عبدالمتقدر را نیز بر طریق خود و فاضل و دانشمند بود و در حکم وصیت او در
 درین احوال و علوم مشغول انصیح بود و در زبان عربی فصحاء و زبان فارسی شعری دارد او را با فاضل
 الدین را اصول کلامیه و فروع فقهیه ماورد شیخ ابوالفتح اولی بود و در واقع صاحب قرانی امیر تهرانی
 و کاکا کاتبی تهرانی بود و قاضی شهاب الدین صدران واقع در آنجا زاده است تاریخ ولادت شیخ ابوالفتح چهارم
 ماه محرم سنه اثنین در سنه سبعمائة و وفات او در جمعه الثمانت عشر من ربيع الاول سنه ثمان و خمسين ثمان
 زنده اند علیه و ذکر شیخ جمال الدین حسن بن سنان الملقب بحسن بود مرید و خلیفه پدر زکریا و شیخ محمود
 راجح بود و در غیر خلافت از بزرگ عالم زاده پدر شیخ محمد بن ابی سید الشهدا المعروف شیخ خواج که خلافت از پدر
 شیخ محمد الدین سید شمس الدین شیخ راجح از احمد آباد گجرات نقل کرده در پیران من شهر و الدین راجح
 حاجیان من کرد صاحب کتاب مذکور گوید که فی محراب الاولیاد مجتهد شیخ فطیم الدین فی راز از اخبار آورده
 زن کردند و بعد از آنجا حسنیه شیخ جرج در سنه رابع و ثمانه ذوات یافتند و قبر ایشان در نور پور پادشاه پور بود
 سائبر منی است و صاحب کتاب مرآت ضیائی در چاشنیان گجرات میگوید و در کتاب گزارش الابرار است که او
 در چاشنیان سید کفار ایشان را تاریخ نهم ربيع الاول سنه نهم و ثمانت در آنجا شهید کردند و هم در آنجا
 دفن کردند تاریخ وصال شهید محمد سلیم حاروان دار و اولاد ایشان در تفسیر کما از احباب و کت سید زکریا
 عالم بود و در علوم طاهر و باطن اهل جده و سماع و ذکر شیخ الاقیما حسن محمد نام وی نیز جمال الدین بقول
 سناق مذکور گشته ایشان ابو صالح است عالم معلم طاهر و باطن بود و صاحب تصانیف چنانچه تفسیر محمد
 حاشیه تفسیر معیاری و حاشیه بر زیارت الارواح و غیره از تصنیفات است و حضرت محمد غوث کراچی

شیخ

شیخ

در گلزاران برادر فخر ایشان آورده اند و در فرادیس فرخ شایسته است که شمع محمد ابراهیم المومنین
 بن شیخ احمد الشنبره با بنیون شیخ نصیر الدین ثانی در عهد و اندوه سالگی مریدم قرآنی خود شیخ جمال الدین
 جهن شد و کار کرد و سخنان یافت و هم در عشرت سالگی از بد خویش احمد با جانت خواف شریف
 در عمر شانزده سالگی تحصیل علم ظاهر می کرد و در ولادت ایشان در سن هجده و بیست و سه روز بیخ
 وصال بوده و وفات ایشان قبل از ظهر است و ششم دقیقه یک که از شدت یک بقوی بنفستند و در
 دو در بلده مولود خود احمد آباد گجرات محله شاه پور قریب قبر والده شفقت خود در نون گشت و ایشان
 نوزد شیخ جهن سه ساله بود و بعد فوت شیخ خود نایت چهل و یک سال و بعد انتقال بر خود چهار
 روز زیاده و در خود بیست و هفت سال میسر از شاد و جیشتر آن بود و ذکر شیخ محمد عم
 ایشان شیخ حسین است و لقب ایشان محمد قطب برید و خلیفه بر بزرگوار خود حسن محمد بود و در ولادت ایشان
 در بلده احمد آباد گجرات در سن هفتاد و نه در بجا و شش واقع شد و در روز کشته بیست و نه برج اهل سن کثیر
 چهل یک وفات یافتند و در بلده مذکوره مدفون گشته و چهار روز عقب گذشتند اول شیخ سراج
 الدین و دوم شیخ عزیز العبد و سوم شیخ حسن محمد و چهارم شیخ محمود تاریخ بود چندی بعد که بر ایشا اهل
 حق محمد بنی و خلفا بسیار شدند و از آن جمله مشهوره زبیره ایشان شیخ محیی مدنی بن شیخ محمود
 ذکر شیخ محیی مدنی ایشان سرید و خلیفه بر بزرگوار شیخ محمد بود و نام نامی ایشان محیی الدین و لقب
 شریف محیی مدنی گویند ابی یوسف است عالم بودند علم شریعت و طریقت چنانچه تفسیر حسنی و جعل و در عهد
 که در آن چهل و دو کتاب است از تصنیفات ایشان است و از اهل اجداد جماع بودند ولادت ایشان در احمد آباد
 گجرات است تاریخ نسیم ماه رمضان بود و چشیده سنگین از روده واقع شد قطعه سلطان اولیات شیخ محیی
 که بر روی از عهد احمد آخرین بود و تولد یافت در تاریخ سه سوره مساوات ذات پاکش از قرن بود و در سن
 پنجاه سال چیده بود و تا آخر چهارده سال در مدینه منوره مکنز را نیده بود و هم در مدینه طهر و در سن هفتاد و یک
 سفره کبیر از کبیر است و در وقت سفر بر جنبه و زینت حضرت عثمان غنی رضی الله عنه گشته و در وقت
 انتقال الکرامات که از تصنیف میر محمد فاضل بن فرزدان است مفعولات و احوال ایشان بنو م است و

شیخ شریف

شیخ شریف

شیخ

شیخ

شاهزاده خانان

سلاج الولا...
 چو درنگه ذکر شد که در راجی حاکم شد بر شیخ حسام الدین با کلبه سبوت بزرگ بود صاحب سبوت و دست
 حال صحیح و صفاتی باطن نقل است که در زمان شیخ حسام الدین الشمس شیخ ابوالدین محمد از اجداد او است از سادات
 که در نزد بی خودم آورده بود بزرگان ایشان مغرور و مکرم بوده اند در زمان محمد نو مبارک پادشاهان راجی صاحب
 داد و نیکو و احوال حال در لباس سپیدان بود در آخر صحبت شیخ حسام الدین سجید و ریاضت شاکه کشته صفای
 باطن و حضور رقت نصیب گردید وی از علم ظاهر بقدر حاجت کفایت کرده بود ولیکن دانشمندان آن
 اعداوت او بود و در قتل او در مالک پور شیخ حسن ظاهر مرید راجی حاکم شده است و از سبوتی راجی سید نو
 نیز خلافت یافته و در شیخ طاهر از زمان بطلب علم مایند یا ارفاد و مدتی در بده بسیار سکونت کرد و چون
 حقایق تحصیل علم نمود هم در بیابان شیخ حسن از عدم بوجود آوردیم در اثنا تحصیل علم در طلب گن گریه جا
 او شد صحبت در ویشان ایشا و چون آوازه شجرت و بزرگی راجی حاکم شده در میان خاص و عام افتاد شیخ حسن
 بدین سبب بطریق امتحان رفت و هم در تقیید اولی در سلسله او آمد اول سبب که از علما و حلقه ارادت سید درآمد
 بودی که از شیخ جوینوست او را رسائل است در طریق سلوک و علم توحید چون سلطان سکند متوقدا شده بود
 او را بجانب التماس نمود و وسایقه شنیاق بزیارت شیخ دلی داشت طلبید سکندرمو که احوال شیخ را اول
 آوردنی در آنجا بود بعد از آن در بی سید و در کوشک حاجی سندل که برج حصار سلطان محمد تغلق است با اهل
 عیال سکونت کرد و در آنجا وفات یافت و قبر او و اکثر اولا و ادم در آنجا است و ذکر او در اخبار الاخبار
 مسطور است و ذکر پادشاهان محمد حسن خلیلی بعد از شاه قطب که فرارش بر مراد آید است نمیشناخو آید و در
 دست چهارم ربیع الاول سنه تسع و ستمائة و ذکر آئیند و پادشاهان و اولاد و اولاد و اولاد و اولاد
 نقشد حرمه العبد و شجاعت ولادت ایشان در محرم سنه ثمان و عشر و ستمائة بوده و در عهد غزنویان حاکم علی
 نیار آن احوال وفات حضرت غریزان در شهر سنه همدی و عشرین و ستمائة بوده باشد رحمه الله علیه و اولاد
 ایشان فی عار فانت که در بی است یکبارگی و یکی شهر بخارا از طغیانیان ولایت و کرامت او بیشتر مبارک ایشان
 بر سبوت و در فحاش است نام ایشان محمد بن محمد البخاری است ایشان از نظر قبول لغو و غمی از خدمت خواج محمد

است و تعلیم آداب طریقت بحضرت از این کمال چنانکه گوشت استحقاق ایشان اویسی بوده اند و در
از وصابت خواججه عبدالخالق محمد دانی بافته اند چنانچه سیف و مندر که شی و در غلبات جذبات و غیر از مرتبه که
از هزارات بخارا رسیدیم بهر منزل چو چرخ دیدیم از رفته و در چراغ اندان و عن قبتله تمام امانتید اندک حرکت
میایست و او تا از روضه بر آید تا از کی برافروزد و در فرار آخرین متوجه قبتله ششم دور آن توجه علی فانی
شاه به کرد که دیوار قبتله شش شد و شخصی بزرگ پیدا شد و پرده بند و پیش می کشیده و گرد آرد آن
جماعتی خواججه محمد بابا ساسی را در میان ایشان شناختم از آن جماعت کی مرا گفت بخت خواججه عبدالخالق
محمد دانی اند و آن جماعت خلفاء ایشان آنگاه آن جماعت گفتند گوشتند که خواججه بزرگ سخنان خوانند و فرمود
از آن جماعت و روضه ششم که در خواججه سلام کم و بحال مشرف شوم پرده برگزیم سیری دیدم نورانی سلام کرد
چوب دادند آنگاه سخنانی که میدادی سلوک و وسط و نهایت تعلقات را در میان آوردند و گفتند
آنچه اغما با تو نمودند اشارت و بنیاد است ترا با استعداد قابلیت این راه اما فقیه هستند او را
حرکت میاید آورد تا روشن شود و اسرار نظر کند و دیگر فرمودند و بسیار گفتند که در احوال
برجاده آمزشی و عمل بغزیت و سنت سجا آرمی و از خفته ما و بدعتها دور باشی و در آنها احادیث
مصطفی راضی الله علیه سلم پیشوای خود سازی و مجلس اخبار را در آن رسول الله صلی الله علیه
و سلم صحابه که ام ارضی الله عنهم باشی و گفتند بعد از آن توجه بسف شوی بخدمت
اسیر کمال چون موجب فرمودند و بخدمت امیر سید کمال رسیدیم خدمت امیر الطاف نمودند
و مرا تلقین ذکر کردند و بطریق نفی و اثبات بطریق خفی مشغول ساختند و چون در واقعه
بودم بعمل بغزیت ذکر علانیه عمل نکردم کسی از ایشان سوا آنکه در دیشی شمار نمودند و در خدمت
ایشان فرمودند که حکم جدیت سن جذبات الحق تواری عمل الثقلین با این سعادت مشرف شوم
ما از ایشان را پسیدید که طریقه شما ذکر جبر و خلوت و سماع میباشند فرمودند که نمی باشد گفتن بنا بر طریقه
شما چیست فرمودند خلوت در انجمن نظایر با خلق و باطن با حق سبحانه و تعالی میفرمودند و در آنجا
یا ایها الذین آمنوا آمنوا بالله اشارة است که در هر طریقه القینی نفی این وجود طبعی میاید و اثبات

مبعود حقیقی بیاید و فرمودند و نیز تشریح میفرمایند این امام مرتضی رسد و خواهی است و هم در صحیح
 و خدمت امیر کمال علیه الرحمه در مرض آخر خود و اصحاب بنا بابت حاجه تقشفه شارت فرموده اند در
 اصحاب خدمت امیر سوال کردند که خواججه با والدین در ذکر علمیه بنا بابت شما نکردند امیر فرمود
 هر عملی که بر ایشان میگردد نهند بنا بابت آن است و تقی لایحه میفرماید سخن خلفا و خواجگان اگر ترا
 بی تو برین آورده اند مترس اگر تو بخو و بیزان آمده تبریز فطانت ایشان در شرف شنبه سیوم
 الاول سنه احدی نهمین و سمانه واقع شد در حقه همه ذکر خواججه علی بن ابی طالب علیه السلام
 سرور و فضاقت نام دی محمد بن محمد النجاشی است انگار از اصحاب با والدین بوده است حضرت
 در ایام حیات خود و از تربیت بسیاری از طالبان با ایشان میگردد اند و میفرموده اند که علاء الدین
 یحیی بار بر ما سبک کرده است لاجرم ولایت و امارت آن علی وجه الامت الاکمل از ایشان بطور بیست
 در صحبت حسن تربیت ایشان بسیار از ایشان نگاه بعد بقصمان بیستگاه قرب دکنال رسید
 در تکیه کمال یقیند بگوید صد هزاران قطره خون از دل حکید و نشان قطره زان واقف و از
 شایخ کبار زیارت کننده بمانند از فیض تو بگذرمتن که صفت آن بزرگ را شناخته است و بجا
 صفت تو چه نبوده و در صفت در آورده اگر چه قرب صوری را در زیارت مشاهده مقدره آثار است
 اما در حقیقت تو چه با روح مقدسه را بعد صوری مانع نیست در حدیث نبوی که صلی الله علیه و آله
 میان در برمان این سخن است وفات دی بعد از نماز خفتن شب چهارشنبه بیستم شب سنه پنجم
 شامگاه بوده است رحمه الله علیه ذکر خواججه محمد با سادس اسد تعالی همراه در شجاست ایشان
 خلیفه دوم حضرت خواججه بزرگ بپاؤ الدین اندر مادی احوال که خواججه چهار ساله از طراوت حضرت خوا
 روزی در آنشای مجاهدات بر جان خواججه آمده بودند و بیرون در نظر استاده انعاما کنیزکی از نظام
 خواججه از بیرون در آورده حضرت خواججه از وی پرسید که بر بیرون کبیت می گفت جوانی پرسید که بر در
 ایستاده خواججه بیرون آمده فرمودند ما بار سادس بوده ایم از از زیارت قب مشهور شده اند در تعجب
 نام ایشان محمد بن محمد بن محمد الحافظی القلی نیست ایشان از کبار اصحاب خواججه بزرگ اند

تشریح

تشریح

خواهد در حق ایشان فرموده اند و بحضور اصحاب خود ایشان خطاب کرده که حق و امانتی که از خلیفان ما ماند
 خوابگان قدس العباد را بر ما این ضعیف سیده است و آنچه درین راه کسب کرده است آن امانت است اما سپردیم
 چنانکه برادر دینی مولانا عارف سپرد قبول میاید کرد و آن امانت انجمنی سجدانه میاید بسیار نیکو است و توضیح
 و قبول که زنده در مرض اخیر در غیبت ایشان در حضور اصحاب بر حق ایشان فرموده اند مقصود از زلزله بر ما خود
 اوست او را بهر دو طریق خیزید و لوگ تربیت کرده ام اگر مشغول بشوید و جهانی از زلزله و بگرد و در محلی دیگر
 فرج منظر صمیمت و بر اگر است بخت نیز ما هر که بدان شود و در محلی دیگر فرموده اند هر چه از بسگو و بقیه تعالی
 آنیکند حکم حدیث صحیح است عن عبد الله بن مسعود قال سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يا أيها الناس
 و کردار انقضی که حق فرموده اند و در اجازت و اندوختن بر موجب آنچه در اندازد قاف و جماعتی احوال
 و تعلیم آن الی غیر ذلک من التزیفات التي لا تعد ولا تحصى چون در محرم سنه اشین و عشرین شمانه است
 حضرت الحرام و زیارت بیت علیه الصلوة و السلام از بخاری بیرون آمدند و از راه سلف بنساعتی از
 ابلج هرات بقصد دریافت مزارات سبک زوان شدند چون در کف صحت و عاقبت سلامت در قاف
 بقصد محرم رسیدند و از ارکان جمع تمام گذارده اند ایشان را مرضی عارض شده است چنانکه طوفان و زلزله
 عمارتی کرده اند و از آنجا متوجه مدینه شدند و در راه اصحاب طایفه تبار اطا فرموده که هر یک بعد از این
 جاوی سید الطائفة المحمّدية قدس الله تعالی ثمره فی صحف و یوم السبت التاسع عشرین ذی الحجة سنه
 و عشرین و ثمانمائة عندهم انما من کتمة المناکرة زادنا الله تعالی کرمها و برکات و کرمه و کرمه
 و امان النعم و البعثة و قال فی الله عنده فی زیارته و بشاکرة القصد مقبول تحفظت به الیکلمة و
 صیرت بها تم استیضقت من الجماله الواثقة من النعم و البعثة الحمد لله علی ذلک و در چهارشنبه
 است و سیرم بمیدنه سیده اندازد حضور او علی سید علیه و سلم بشاکرة تمامه و آلموده الارطاب الطیب لکنان
 زیارت کنند چون مطالعه کرده اند فرموده اند که بسیار است و زیادت نموده اند و زیارت سجدانه
 اند مولانا شمس الدین قناری رومی و اهل بیت و قافل در ایشان نماز کرده اند و شب جمعه را منزل مبارک
 نزول فرموده اند در چهارشنبه شریفه اسیر المومنین عباس رضی الله عنه دفن کرده اند و شیخ زین الدین

در محرم سنه
 شمانه است

بسم الله الرحمن الرحيم

الخوافی رحمه الله تعالی از مهر سگی سفید تر شده آورده اولوح قهر ایشان ساخته و بان از ساسر قهر
 حضرت خواجہ یار اسوال الکلکو طریقت کچھ توان یافت فرمودند متبشرع و دیگر بعد الحما نقطه علی الامر الو
 فی الطعام لا فوق الشبع ولا ابعج الموط و در فصل الشام علی طریق اعتدال المزاج کوشن بر علی العصب
 احیاء من المشائین قبل الصبح حکایت لایطالع علیها احد توجه در خود نین ذکر خواجہ علاء الدین
 رحمه الله تعالی و از نغمات خدمت اجدید الله فرموده اند که خواجہ علاء الدین محمد دانی از اصحاب
 خواجہ بزرگ بوده و خدمت خواجہ ویرا بصبحی خواجہ محمد یار ساسر فرموده بودند و استغراق تمام وقتش در نماز
 شیرین سخن بود و گاه بودی که در میان سخن خود خواب شد می وقتی که خواجہ یار ساسر مبارک
 اند ویرا شہرہ اندکی اکابر ترند گفته که از خدمت خواجہ درخواست کردم خواجہ علاء الدین ساسر
 بی وضعیف شدہ است از می نمی آید اگر ویرا ازین سفر معذور دارند و در نینما خواجہ خودند که
 با وی بیخ کار نداریم چرا که چون برامی منبر از نسبت عزیزان با وی بیار شیخات مولد ایشان محمد جان
 مبارک ایشان قبیل آنکه نزد وی است تقرب عید گاه بخارا و برالابی من در نون است و کران غریب
 بحر وصال آن بیرون از قیام مجال منزه از عوارض کثیف آن با نظر جمال در
 ہو معکم آن جلیسین بنوح البقین قطب العالم حضرت جلال الحق الدین سرور ارحمان و محبوبان نظام
 نشان عظیم و لطف عظیم حالت مستقیم است و القدر ریاضات و مجاہدات بر خود نموده بود که از غایت
 جوع نفس اماره بصورت موجود تمسک شده از بدن مبارک کن جدا افتاده و سقامت اوج فتوری راه یافت
 و وی در کشف کرامات بنظر وقت بود و در تربیت مردان دستی قوی داشت و بیک نظر سقیان را
 ناسوت ایشا ہدہ عبرت و لاہوت مشرف میساخت و بعالی مرتبک ششمیگر و اندید غایت جانشین حضرت
 شمس الدین است و ہم شرفش خواجہ محمد بود و لقب می جلال الدین نام پدر بزرگوارش شیخ محمد بود و
 شرف وی بحضرت امیر المؤمنین عثمان رضی الله عنہ میبندد و وی حضرت ولی نادر زادو نو از ایام طفلی
 و جذب آبی گریبان گیر وقت وی بود اکثر نمر بصیر انسانی و شیخون کر خدا مانندی و آخر حال حیدر استغراق
 در ذات مطلق بود و کہ ہرگز از غیر خیر نیست مگر در اوقات نماز خمسہ میدان خضر و با سخند و سماع اکثری شنید

اعمال شایع کرام منزه و در مجلس می اجتماع ضلایق و علما و مشایخ آن عصر بسیار شد و یکی مردم زمانه در آن
سره روی توجیه و اعتقاد بوسی میشدند و بکلی رسلح وی نیکو و دیر القصدی است سسی بزاد الابرار سسی
حقائق و معارف روی جرح کرده و روی چهل سال سافزت کرد و مکرر حج حرمین شریفین نمود و از بسیار مشایخ
کرام و از دنیا عظام نعمت یافت و بحکامات وی از بیجا قیاس با دیگر که در مثل محمد و شیخ احمد عبدالحق که جمیع مشایخ
روی در اختیار او ریاضت بود و دست تصرف هیچ یکی بر روی نرفتند و آخر آن کس شیخ جلال الحق و الدین افتخار
بود که تهر و شیراز یافت و راخبار الاخیار نقل است که شیخ احمد عبدالحق مرید شیخ جلال الدین یابی بیست
بر روی از مردان شیخ مهمانی کرد شیخ احمد را نیز طلبیدند و از نجاس بعضی از مخطورات شرح نیز حاضر بود و شیخ
ایحال را معانه کرده فی الحال سهری کرد بعد آن ساعت طاقیه که از شیخ جلال یافته بود باز کرد و انیده
واد و سر سباده بنا و در آن گم کرد و در آنجا درختی بود بالامنی آن درخت بر آن دو کس اوید که بجانب
سی آینه از درخت فرود آمد و بجانب آن دو کس رفت و پرسید که راه کدام است ایشان گفتند که راه
شیخ جلال الدین گم کردی گفت بچشمین است گفتند بچشمین است دانست که ایشان سولان حق انداز کرده
و از اعتراض که کرده بود توبه کرد و از سرانابت آورد صاحب قیاس الاوزاری آرد گویند پیشتر
جلال الحق بغایت مردی عالی شان و صاحب دولت بود و در قصبه یابی پت سکونت داشت و شیخ
جلال الحق کمال داشت و از دولت پادشاهان و رباب و بساط و غیره میکرد و عیش بی و غدغه میل نمودن
بی اندازه مینمود می آرد که وی منظور نظر شیخ بود علی قلندر قدم سره بود حضرت شرف الدین
ابو ظفری دیر بغایت دوست میداشت و بخانه وی برای دیدنش هر روز میرفت همه روی از لایق
می آرد که روزی حضرت شانه شرف بر سر پیشته بود که حضرت شیخ جلال سوار از پیش گشت
حضرت شرف چون بر آمد بیکت زهی اسپ زهی سوار از زمین حالت شیخ جلال گشت از نهب فرود
گوییان حال کرده و بعضی آنها و در حق بیاحت گذرانید و همگیا اقتباس میگویند که منقولست از شیخ
ششمین یعنی یابی بی که روزی حضرت جلال نشسته بود که سرزنی ضعیف کوزه خالی گرفته برای است
رفت چون نظرو می حضرت بر روی افتاد گفت که بچشمین است که آب آورده بدید روی عرض کرد اگر

میبود بامطانت بودی که اجوره گشای او به آب طلبیدن توئی چرا این تخت بر تو و اختیار گوی می حضرت
 کوزه از دست او بگرفت و بر سر چاه رفته و کوزه از آب پر کرده در برودش خود نهاده و نگاهداری مانند دروغ
 کرد که حضرت عالی درین آب برکت کن پس از آن روز خندان بریزال آب از آن کوزه خارج میکرد مطلقا که
 نایست باز محتاج باوردن آب نکرد و نفوس روزی گمی گری بخدمت بی از فرزندان وی آمد چون فرود
 فاقه ایشان برید گفت که گویا ازین سیاه روز محذورم زاده حقیقت حال بخدمت حضرت بازگفت وی حضرت
 تف بر دیوار حجره انداخت پس نام حجره از طلا بنظر در آمد حضرت رو بفرزند کرده گفت دیدی این کیمیایی
 سعادت بیابوزدهم وی از سر الاقطاب می آرد که وی حضرت برای نماز جمعه بکس میرفت و با سینه چلی
 علیه السلام نماز جمعه میکرد روزی بخاطر گذشت اگر اجازت فرمایند گاهی در بیانی پت و گاهی در کعبه نماز
 فرایع نماز آنحضرت علیه الصلوة و فرمود که شیخ حلال بهما بخارند فرزند من سید محمود است نماز بهما بخانگیزد
 با تن بعد از آن وی حضرت روز جمعه با برهنه برودند سید محمود بخدمت نماز جمعه داد اینروز و سه وفات وی
 حضرت پنجم و یقین من است و بن سینه است و بقول مراد سید و هم روح الاول تقیست و سن زفاش
 بنظر نیاید و لیکن متعاصر سلطان محمود بن محمد بن فرزند شاه بود و سلطان محمودت است سال و دو
 سلطنت دلی کرده تا تاریخ پنجم و یقین سه شمس و ثمانه در گذشت و عمر شریف شیخ حلال سخن
 والدین از کعبه و یا بقا و سال متجاوز بود شیخ شبلی بن شیخ حلال الدین یانی بی خضه پدر بود که از
 است عالم بود معلوم شریف و طریقت و حقیقت و در نقد و تجربه و تفرید شانی عظیم داشت و از دنیا و اهل
 ستمز میگویند بر و پای وی برضی لنگ بود اما از غایت شوق و ذوق در وقت شنیدن سحر و در نجاش
 و توحید بود وی روزی مانند نیکوستان در عین سحاح برخاسته و حمد میکرد درین اشیا شیخ ادیب
 هم وی برود دست بگیرفته فرمود که شبلی از رخاستن تو بود خیال خلق میگوید که شبلی الهی است که
 وی با سماع اصبعی میبشت با زناجات خود که با تواجده بر فاست نقلت و زنی با فغان که مریدان
 وی بودند فرمود که از خدا تعالی خواسته ام که تیر شما گاهی بختانزد و روزی شخصی از انما مان تیر
 با آسمان بر تاب کرد و گفت که با آسمان چه خبر برف تیر ما خواهد شد چون تیر بر زمین آمد و در کعبه

تیر از سر گذر کرده و سه چیران بلند و دست که کرامت او ایستاد است و سه شمشیر پنهان در ده و فواید
 شیخ بهرام حنفی مرد و خلیفه صاحب الشیخ جمال الدین بانی سنی است و در عهد حوالی بعد از عطار
 و خلافت و نصیب زیاد و مازندران در بامی حسن قریب قصبه سیار ولی آباد ساکنان قصبه مذکور که
 شیخ بودند بخیمان خرابی قصبه از طغیان دریا استغاثه بخدمت شیخ دو آورند حضرت شیخ بهرام شیخ
 را نوشت که تا حیات در برید ولی باش و دیدار از خرابی قصبه باز داد پس شیخ بهرام در برید ولی رفت
 و کنگاره در باقرا گرفت و عصا بر زمین زد و ما زور در با از اینجا حاصله دو فرسنگ در اطاق شیخ
 نازیده بود در اینجا بود و قدوسی بعد از آنجا است بعد عمر که صد است و پنج در سنه ششصد پنجاه و چهار و تا
 بافت مشهور است بر مرضی که در روز دومی می آید شفا یابد و که مولانا یعقوب چرخ می گوید
 در سخنان ایشان از کبار اصحاب خواجہ بزرگ خواجہ میا و الدین اند و عالم بوده اند بعد از علم
 و باطنی و در اصل از شیخ اند که در ولایت غرضین و قریب ایشان در بلخ بود که یکی از بزرگ
 نامی حصار است ایشان فرمودند که پیش از آنکه بلا زنت خواجہ چون دم با ایشان محبت تمام شد بعد
 از آنکه کار علماء و تجار اجازت فتو اگر نعمت آن کردم که در وطن اصلی مراجعت تمام روزی مرا
 خواجہ بزرگ طایفات آنرا توضیح بسیار کردم که گوشه خاطر می بیند فرمودند که این بان که عزت
 تو را آید گفتند دست از خدمت فرمود که از جهت گفتن از آن جهت که بزرگید فرمودند که دلیل سبب این
 می آید شاید که این قبول شیطان باشد گفتند حدیث صحیح است که هر گاه حق سبحانه منبده را بدستی گیرد
 و دستی او را در دلهای بندگان خود اندازد ایشان قسم کردند و در تمام حضرت مولانا یعقوب چرخ می گوید
 سر و بعضی از مصنفات خود نوشته اند که عنایت حق و اعمیه طلب و غیر پیدا شده فضل الهی محبت تمام
 نشود بخارا ملازمت ایشان مکررم و بجزم عظیم ایشان التفات میافتم بقیه حاصل شد که ایشان را خواجہ
 او لیا اند بعد از واقعات کثیره تفأل بکلام اند که درم این آیت بر آنکه آذین آذین هر می آید فرمودیم
 اقیه و در آخر رفت و پنج آباد که مسکن این فرمودند و توجه بزرگ شیخ سیف الدین الباخیزی نسبت کردم
 که ناگاه چرخ می در باطن پیدا شد قصبه حضرت خواجہ کردم چون بعضی از خان رسیدم حضرت خواجہ

شیخ
 بهرام

بار سر راه منظر دیدم تقی با حسان بود بعد از نماز صحبت کردند صحبت چنان مستولی شده بود که حال
 لطف نمانده درین آساز فرمودند که در اخبار است ایما علمان علیهم السلام فذلک علم نافع علیهم السلام
 والرسولین وعلیم اللسان فذلک حجة الله علی ابن آدم امیست که از علم نصیبی برسد و فرمودند که خبر
 ادا حاجت اسم اهل الصدق بجایست سم بالصدق تا سم جو بسبب القلوب بگردان فی قلوبکم و منظر و فی
 سبب حکم ما موریم بخود کسی را قبول نیکم است که اشارت میشود اگر ترا قبول کنند ما نیز قبول کنیم
 و مثبت چنان برین صعب گذشته که بهر خود و شریفان نگذرد ز دیده بدم که در نظر آن بودم که این سخن رسول
 گشت ایندیار و کنند چون نماز بابد او با ایشان کردم فرمودند مبارک باد که قبول کردند و فرمودند
 که درین عصر مولانا حاج الدین دشت کوکلی در ایامی که اخی اولیا ایدت بخاطر آمد بولن خود میرود
 کج کجا و دشت کوکلی کجا عبده متوجه بچشم افغانا خردی پیش آمد که از پنج دشت کوکلی فساد
 اشارت خواجهر میراد آمد و صحبت مولانا را در یافتیم و بعد از دریافت مولانا را بطه صحبت من خواج
 فوت گرفت بانه بخارا اهل نیت خواجهر مراجعت کردم در خاطر افشا که دست ارادت خواجهر بهم
 و بخارا انچه دلی بود که بوی عقیقه دهم میرود نشستند بود با وی گفتیم دوم گفت زد در و درین خود
 خطوط بسیار بر زمین کشید بانچه گفتیم این خطوط را شمار کنیم اگر فرو باشد دلیل بر حق است که این آینه
 فرو در حجب الحرف چون شمار کردم فرو بود یقین تمام خواجهر نیم ارادت گفتیم مراد توف عدوی نیز
 کرده و فرمودند تا لای عدو فرو را رعایت کن. و اشارت بان خطوط فرو کرد در تفحاضت و کجا
 از اصحاب خواجهر علاء الدین عطار است بلکه از اصحاب خواجهر بزرگ اند و خواجهر علاء الدین
 داشته اند و میر خواجهر بزرگ اند و بعد از وفات خواجهر بزرگ صحبت خواجهر علاء الدین است
 اند آزدی آزد که میفرمودند که اول بار صحبت خواجهر بزرگ رسیدم فرو دنا ما تو صحبت خوا
 علاء الدین خواهی بود بعد از آن بن ولایت بخارا افتادم و خواجهر علاء الدین بعد از وفات خوا
 بزرگ بعد ما شایان آمدند و آنجا متوطن شدند پس کسی پیش من فرستاد که خواجهر بزرگ زوده بود
 که تو صحبت ما خواهی بود من ایشان قسم دادم و رحمت ایشان در صحبت ایشان بودم و کجا

ناصرالدین عبدالصاحب ایشان رسیده اند فرمودند مرا دعا عید خدمت مولانا یعقوب بر خجی بدست
 ترویج ولایت صنعانیان شدم و بشقت بسیار رسیدم چون صحبت ایشان شدم بر روی ایشان اندک
 سیاهی که موجب نفرت طبیعت میباش بود با من در لباس درشت گوئی اظهار شدند و در وقت گفتند
 که نزد یک بود که باطن من از ایشان منقطع شود مرا ایس نام حاصل شد من خودم شدم و بار دیگر کسب
 برین محبوبی ظاهر کردند و لطف بسیار نمودند در وقت که خواجه شیخ میفرمود و در نظر این فقیر بصورت عزیز
 را دیدم که مرا را بطه ارادت و محبت تمام نسبت وی بود و چندگاه بود که از دنیا رفته بود و بی الحال
 انصوت کردند مرا انصوت یافته که شاید انصوت همین در خیال من بوده باشد بعد از آن از بعضی از
 شنیدم که وی هم آنرا مشاهده کرده بودند و عقیده این تقریر است که آن خلیع و بصورت بشعور
 و اختیار ایشان بود و اثبات اینهمی را که از خدمت مولانا یعقوب نقل کرده اند مولانا یعقوب
 میفرمودند که طالب که بصحبت عزیز می آید چون خواجه عمید آمد میباید چنانچه همیا ساخته و در
 وقتیکه آمده کرده همین که کردی بآن میباید دست حمت امد علیه در چشم حمت حق بویست
 که گمان محو جذبات جلال آن را بوده نجات جمال آن خورشید ولایتش بنیاب آن ماه
 هدایتش سجایا تغریق در شهود ذات مطلق قطب ابدال محدود شیخ احمد عبدالحق قدس سره در خیال
 است مرید شیخ جلال فی سبی است در ویش صاحب تصرف و نظیر خوارق عادات و کرامات و معانی شوق
 در ذوق و سکر حالت فقر و فقر محویست و نظیر موثر در تصرفی غالب لدا و نظام زدی است و مرقد او نیز در آنجا
 صاحب خبار الاخیار و اقبالیان از ارازانوالرعیون نقل می آید و قطب العالم شیخ عبدالقادر لنگرودی میساله نظر
 در مقامات ایشان می نویسد که شیخ العالم هفت ساله بود چون او را برای نماز تجمه ریخاستی وی نیز
 ریخاستی بطریق که مادر را خبر خود می و بزادیه خانه نماز مشغول شد می چون مادر را خبر شد می
 مهربانی که داشت مشغول کرد می صحبت حق غالب و با خود گفت که مادر درین است که مرا از عبادت
 باز میدارد و در عالم بنهاد و در طلب حق در آمد و گویند که اندر آن می سفر مردن آمد و از او
 ساله بود و در برابر وی بود شیخ نفی الدین نام در ولی مکتوب است در وقت نشسته بود و خدمت او آمد و قصد

نمود که شیخ فخر الدین میاجری از علم طاهری آمونیت و دینی بخواند میگفت که مرا علم حق حق تا بجز در میان
 دلکی شامی آموز بکار نیست بر او را در پیش گفته دینی برود گفت این سجده را میبخند سبکو بر مرا علم آموزی در پیش
 می آموزم در وی در نیکی و دشمنی را بنده بیند مگر بنده خدا در وی کار کند ایشان نیز کتاب عرف پیش از او در وی
 برای کار نیست مرا علم خدا می آموزد که من جز او را دوست ندارم همه در حال در حیران بودند بعد از آن صحبت برادر
 دیگر از خود مشغول شدیم هر سه روز که بر او را در شیخ فخر الدین نوشت که او را از زوج کند چون بن قصد نگاه
 شد پیش از آنجا رفت و گفت که من عظیم مرا در حق بنده خود تو که که بنده خدا از اله صحبت یکی سپرد و از بلا او که بنده
 بنده خود و بنده بنده خدا هم در سال مذکور گفت که اندر آنچه وی طلب حق میگفت بلاوت شیخ فخر الدین تمام
 با خود چیزی نداشت برگه گویا ای پسر او پیش شیخ فخر الدین گفت با ما صفاست شیخ فخر الدین موافقت با ما بود
 ساعی با وی با اوقات صحبت دینی تا که بیکدیگر تکلم واقع شود برگشت و نام شیخ فخر الدین شیخ فخر الدین است که در کمال
 بالا گذشت هم صاحب اخبار میگوید شیخ عبدالقدوس انوار الیون نویسد که در پیش چون معصایا بنگی بطریق
 در وی بود پس غیر بنامزد وی از شیخ فخر الدین بن مرتبه بود شیخ و جوانی عزت فرمود که در منزل زودتر
 از است پس می خبر بر طلب شیخ یافت و با برگشت انبی کلار از آنجا در شهر سیاه آمد در آنجا دو دیوانه بود
 یکی را شیخ علاء الدین میگفتند در وی سپهر صفا بنامزد و دیگری را بنام نگونی که اندر در پیش دشت و جانب
 بود وی از ایشان بی شناسایی از مقصود راه یافت و از آنقدر گی که از بی شناسایی مقصود راه یافته بود راه
 و نامزد و در طلب میفرود از آنجا در هزاره سیم و با شیخ فخر الدین ملاقات کرد و طریق شیخ فخر الدین
 بود و مشرب وی عشق و محبت صحبت بر بنامزد و گفت احمد از زندگان خبر مقصود نیافتی باری صحبت
 مردگان باش تا که بر می از آن علم میانی چند سال در معاصی با بان آتش بر با دمی با دمی گویان
 گفت اکنون میردم در زندگی در نورانی قبری دست خود کادید و در آمد و دست شش ماه در آن شهر
 شد و هم در سال مذکور گفت که شیخ العالم قصصی مدسره اندران آنچه بجزارت علفش طلب
 که کبریت احمد است و سینه او را خواهر است چنانکه گفت شهر بر کبریت احمد است و سینه او را خواهر
 آمده است از طرفی بعد کمال و در آن زمان که علم میگوید بنده زشتان آشیانه نمیدانند تا که او تمام پانی با بر حسن

جلال الحق والدين حاصل شد طلب لاوليا حضرت شيخ جلال الدين شيخ العالم را با نون حضرت صمدت جهان
 حضرت احدیت قبول فرمود و مطلقاً از سر خود کشید ه بر شیخ العالم نهادند و فرمودند که علم زمان او چندان کم بود
 که در حجر کعبه و در قبر نبی اربعه شیخ العالم را بعضی مریدان شیخ جلال صمانی کردند و در بعضی محظورات هر آردند
 شیخ العالم را چون تظیر محظورات افتاد و حال صبری نمودند و بعد از وقت طاعت که از شیخ جلال یافته بود باز
 گردن میدزد و روان میشدند و سینه و پشایدند و راه کم کردند و در آنجا بود حتی نقتند و کس او دیدند بجانب آن حرکت
 پدیدند که راه که داشت گفتند که راه بر دریم جلال الحق والدين کم کردی پس بدید که یک چینیست گفتند چینیست
 تا سه کورت سوال جواب شد و غایت شدند دانستند که ایشان سوالان خود اندر خود فرمودند که کسی
 معقول و فخر بود شیخ جلال نیست ما گفتند و نوبه کردند و زیر پای شیخ خود افتاد و شیخ ایشان را در کتاف خود کرد
 فرمودند که ای عبد الحق امروز تو همان من باشی شیخ العالم سر بر زمین سیزده شیخ جلال خادم را فرمود که هر
 چو جنس طعام که ممکن باشد از جنس محظورات که مستعمل شود در کعبه چون طعام موجود شد شیخ العالم را
 رساندند فرمودند که آنچه موجود کرده بسیار از جنس طعام که موجود بود آوردند و بعضی محظورات تمام
 و شیخ جلال الحق والدين ازین مطلع مقصود شد و مشهور و مشیر الی الله در هر وجه که است شیخ العالم را فرمودند
 که ای عبد الحق بر ازندی را که از حضرت احدیت او جدا و اتی بر آن آورد دست من از روی عجز است
 شیخ العالم را بجز این راه نظر جمالی احدیت حق افتاد و در رایجی آن فی ظلی التبت والارض و اخلاص
 القیس و التماس عبرت و در افواج علی الله و التماس والارض شیخ العالم را ماضق آورده تا شیخ العالم را
 بخود نشاند و در عالم عبرت افتادند و مدتی در زوایه خانقاه شیخ جلال نشسته نشب و دیگر ایستند و از عالم
 تا سوسه بزار بودند بعد شیخ جلال بر سر وقت شیخ العالم آمدند و فرمودند ای عبد الحق صبری چندان کم
 پیش از آنی شیخ العالم از کمال مرد و عفتش باطن از دل سر و غیبه و بیخ احتیاجی افتاد و میفرمودند تا خانقاه
 نشسته بودم که چو دیدم از کجا که از کجا بودی که روی آدم و از که اعترافش کند و فارغ پاک نماید که شیخ جلال
 شیخ جلال کلمات و مرآت میفرمودند شیخ العالم عرض کرد که قدری نان شام باغ ما شده که کور شیخ جلال
 مان شیخ شام شیخ العالم را خود انبند میفرمودند ای عبد الحق خدا تمایز یک است پاک پاک است و از

با یک ایام همیشه با یک دار و نفسی منوکی در متوجه بحضرت با یک باش خود در احوال و کا خود را از انما
 با یک از انما با یک هیچ نماند و نگاه بدانی و به منی که در دجهان خیر حضرت با یک نیست و هرگز نماند آنگاه شیخ
 العالم را شنیدیم این آقا محمد سعد علی و کاک یکی مرید از سلسله مریدان شیخ بزرگ الدین در ذکر امینان که
 تصنیف نموده اند آن می نویسد که شیخ بزرگ الدین علیه حضرت شیخ سعید الدین محمود زبیر موت خود شیخ احمد صاحب
 روای ما را میسر و فرمود که فرزند شیخ سعید الدین خود رسالت و فتیله مستحق قابل این امانت گردید و کان
 استعدیم نمایم سبب که شدن آن آخر کتابیم نشان کتاب مصنف معلوم کردیم و بعد فوت پر خود به جامه را بری
 آنچه در مزاده در حکم طلب علم بر و سوال آن امانت مامول بود که ناگاه در ویشی بگفت و قلند زینه و لیاک
 مجذبه و در حرمین در برر کلاه بر سر نهاده به خانقاه ایستاده و به اشک کجا دم بخندنا زمانم دست بسته بنظر
 و محمد مراده در عین سستی بود چون اندرویش را برین بست دید از نور باطن نمید که آنگاه اندر و این
 زود برخاسته و دید و مواجب تعظیم کجا آورده پس دعوت بنشاند و شناخت و نظر تحصیل امانت اند
 چو این ایشانیان متوجه بجاات قلند دید در دستن باضیر نه بگفت که بخونید و بعد از فراغ باستماع کلمات
 ناسخ پر از برین استجاب مراعات جانبیکو شده ند یعنی ظاهر بسوی سستی اشتغال در و سالن
 التفات نظر بسوی آنچه در انداز گماشت سخن گوشش قلم انظار هر برین در ویش را در چشم آورد و عطف
 حذب به جلالت بود که شیخ احمد عبدالحق نظر تیره را می بران نشاند اذانت هم در لحظه بنشانی خود دست
 آن است و فی الحال بر زمین افتاد پس این نمید مراده بر فزود بیث امانت سپرد و پر خود مقیم بنشینست و قلند
 رسید که با امید آیند و میثا سیدیت پر بنفوی فیض و انوع یاد دار در ایشان گفتند آری میثا سیم که شما شیخ
 عبدالحق ساکن در ولی هستی بگفت تسلیم امانت تر شریف آورده ای آنحضرت خوش دل گفتند چشم را در نشانی
 بدید محمد مراده از برای امانت او شادان ما ستمنا کرد شیخ احمد میر شک آب بر روی آورد و اولانا ای الحالی
 بیوش آمد و برخاست بر کرامت او لیا عقیده حکم خست سجد بنیسان هر طبعی امانت که منوع بود محمد مراده
 زود سپرد و بر این چو مراد در بلده را بری بخانقاه آنچه در مزاده امانت کرده آنچه در امانت
 بنده بر تنه بعضی نموده و این خود مراحت فرمود و نقلست چون شیخ احمد عبدالحق حق محمد اسرار

و دانستند با طریقه العین از پیش بر د و بینه عظمت شیخ احمد در افواه عوام حسودان
 خلق مبله را بر می و نوع آن نریارت شیخ محمد دم در ایستاد و افغانان و تپان نیزه بیارش مشرف گشتند
 و نوزمان قطبشان که حاکم انعام بود التماس نمودند که اینجا را امر بد شیخ احمد کنند و هر چند بنده
 کرده گفت سود نکند و بفروران برادر زادگان را باطله قضای بر از دنیا رو دیگرند و نیاز نیست از خود دم
 بر و لهذا اعتقاد محروص نمودند و فرمودند که بر ای سیزده نعت اینقدر رسیده ام من نیز اینجا
 نوشته بر بوده ام شمار ازشانید که از پیران باطنی اجداد خود روی گردانید پس کجایه امه خود پیش شیخ
 نصیر الدین بد کلاه و مقراض آن سپرد اشراف کرد که بر سر انبیا مؤصل ایند و انصار فرمودند که شما خود
 را از خودم محروم و از او انگیزه بچندان کردند و محروم زاده آنها را بر دست شیخ احمد بطن خود نمودند
 و نقل است در سینه که در کوشش المشایخ شیخ نصیر الدین که خلیفه شیخ صدر الدین حکیم بودند و شیخ داود و پسر شیخ
 رشید بر الدین که سجاده ایشان اولاد و نظام بر ناه بود و حاله و نظام را بر شیخ توفیل و قوی
 نیری بود محبت مودت تمام داشتند و شیخ داود اکثر اوقات آنجایی بود الغرض شیخ صدر الدین در
 سفر آخر پیوسته شیخ نصیر الدین که صغیر بود جاره اجازت دادند و از جهت امانت باطنی احوال شیخ را
 کردند و فرمودند که در روشی از بنده ستان اهر رسیدم او شیخ احمد است نعمت باطنی ترا نصیب از خواجگان شد
 این صفت کردند و حلت فرمودند بعد از شیخ نصیر الدین بر سجاده پر خود نشستند بعد از آن سبب غوغای غلامان
 در را بر می رفتند در آنجا از دانشمندی که علمی با بیان شوق علم کفیل کردند و شیخ نصیر الدین هم در آن
 شده بود الغرض روزی شیخ العالم فرمودند که ای مجتهد یا تکیه بنده روان شود به عجم تا نزد آن شیخ
 بپسیند شیخ العالم در را بر می شیخ نصیر الدین رسیدند ملاقات کردند و یکدیگر نشاندند و با شیخ نصیر الدین
 در خواندن کتب مشغول شدند و سخن آغاز کردند حضرت شیخ العالم فرمودند ای شیخ نصیر الدین بیدر تو که
 همین میخواندی و هم برین علم مشغول بودی شیخ نصیر الدین سخن بر پیوسته شیخ بر الدین باور و در کمال
 خود گفتند شاید این همان درویش باشد که بدین جهت حلت ما را احوال او کرده بودند بعد از شیخ نصیر الدین
 که بدین نام که در پیش شیخ العالم تمام نشسته لب فرو بسته است شده بودند و فرمودند که من پیش آن شیخ نشسته بودم

بالاگشت چون آنستند بر آن میگردانند و در پیشم عالم افتاد و گفت شیخ امروز آنچه از شما شنیدم
 اینجا می آید بخیر بشنوم و در پیشم آنرا تصدیق نمودم و در همین عمر که در پیشم علم و فضل بسیاری صرف کردید فایده این
 مقصود حقیقی بر او بیافتم که امروز از دولت شما شرف شدیم چون آنستند این چنین حال شد و در تمام شهر
 که پیشم بی کمال است و در پیشم است به عالم چهار پانصد و در خانه شیخ نصیر الدین انصاری در ششمانه بود
 جایابی غلطیست و در پیشم از این نظر برنگردید بعد از شیخ عالم خاستند قطبان که آن مقام تصدیق نمود
 تا از این آرد با تمام خبر از دولت قطبان خان شیخ نصیر الدین هم افزوده پیش آنرا بخیر حضرت شیخ عالم عمر کرد
 بر دیگر در خانه شیخ نصیر الدین تم میشود چرا که قطبان میخواستند هر چه میخواستند در این شهر در آنجا که جوان
 میخواستند آنرا که در آنجا بود از آن عالم فرمودند این چنین ایشان که هر چه از آن فرمودند قطبان از آنجا
 میخواستند آنرا که در آنجا بود از آن عالم فرمودند علی الصبیح خوابی آمد و گفت که از فرمودند نصیر الدین در زمان
 آنرا بر این اختیار بخوان کرد از علی الصبیح چون قطبان آن حضرت شیخ عالم فرمودند ای قطبان آنچه در پیشم
 قبول خوابی که در عرض کرد هر چه حکم شود بر جان است و از وقت شیخ نصیر الدین پیش می حضرت بود و
 نصیر الدین بود شیخ عالم فرمودند ای قطبان هر چه در پیشم نصیر الدین شیخ دومی اندکی سرنگون شد شیخ عالم
 فرمودند ای قطبان که شیخ نصیر الدین کلاه این تغییرت فی الحال کلاه شیخ نصیر الدین بر دست قطبان
 داد و امر شیخ نصیر الدین کردند و فرمودی دیگر که او آورده بود شیخ نصیر الدین شیخ عالم او را پس دست
 قطبان شیخ نصیر الدین که چون شیخ نصیر الدین شیخ عالم اجازت داد و کلاه ایشان را کلاه خود
 آنگاه شیخ نصیر الدین بر مانده فائده ولایت برآمد و مقصود حقیقی رسید و هم دنیا و دین احوالت کردند و
 یومینا در خانه شیخ نصیر الدین بودم که کسی بر دست دولت دنیای بسیار است و امید آنکه تا آنرا حاصل
 خواهد بود و نفقات که شیخ عالم بیشتر از فوات این سخن میفرمودند که چتر شامی بر سر قطبان امر آن شیخ
 یکبار که در میان ایشان عشاق صفت سمعت وحدت میباشند و عاشقان اهل وحدت نشان در جهان
 دین فرمودند که گویند بر ما صدی خود را از علم که مراد آنچه که مراد از این اعتقاد و وحدت میفرمودند و دیگر
 ما و در همه بسیار که در دست تو اینصورت که بود و طاقه نیارد و در اسرار بر آن زود بعضی مرادند که در ما نازد

میرزوارق فی آئینه میفرمودند که نظامی شاعران تصنیف در کتبت صحیح است بجان ز جهان گذشت
 خوان مسل خاندان زنگنه است زیرا که صحبت مصطفی صلی الله علیه وسلم خواجه نصیر علی بن ابی طالب است
 در مجازات الجواهر را اکنون است حضرت قطب الدین شمس بن عبد القادر گیلانی در کتبت صحیح است
 شیخ احمد عبدالحی را این محبت در قرب کمال برودام بود لیسلا و نماز اسفند کند درم را همین نظام بود جمال
 در طایفه چنانکه می آید حضرت مخدوم ترمذی چون بخواهد سخن را در جمیع جامع جمع کند آواز دهد و جابر بدست سیدان در
 می رسد بنده مسجد جامع که درام طرفت در چون بر راه رفتند یکی پیشش میزد و آواز بلند می شنیدند که بیگانه
 میزند می شنیدند با دست آواز در کتبت این سازه رفتند در تمام صاحب کتاب را الا خیار می آید که وی بیگانه است
 پاک حق بی نام در بی نشان است اما اگر کسی از اسنان ذات پاک را اطلاق کنیم بهتر و بزرگتر از اسم حق نامشند
 معنی آن سخن سزاوار بود کلمات ذات است در اطلاق اسم حق بر ذات پاک را اطلاق بر وجه کمال
 باشد حضرت شیخ عبدالقادر من رساله انوار الیقین در توضیح این فعل بعضی سخن از انبیاء اطلاق
 است و چنین گویند که اکثر مردان او چنین گفته اند در خالق او از غیب همین آواز می شنیدند
 شیخ جمال که در بی دی مروری بود در آیه باشد شیخ احمد عبدالحی مصاحب شیخ احمد گفته است
 که گمان می رود رسالت که رسم با پیغمبرانی ملاقات نشد الا در آیه بود یک سحر او دیدم و اشارت شیخ
 جمال که بر کرد و هم گفت که در آن ایام که شیخ در آیه بود سگ ماده همراه داشت دی کجی را می شنیدند
 و ملاقات او کرد و همه اعیان و اکابر از امر او شکر را سبحان ساخت روز دیگر جمال گوید شکایت کرد
 شما تمام شکر را طلبید بدو ما را تطلبید گفت جمال که این من زانی سگ بود سگ از طلبید که از این
 چیزه در طلب است که لایق آن میانی ترا چون طلبم و هم از صاحب اختیار نقل است که در خانه او سبزی
 بود عزیز نام و در وقتیکه سوله شد که در حق بر زبان راند بطوریکه همه حاضران آن ذکر را از وی شنیدند
 و خواران عبادت بسیار از وی ظاهر شدند روزی از وی خارق ظاهر شده بود در مردم غوغا
 فرمود که چه غوغاست حضرت غوغا می شنیدند و بیرون آمدند و در گوشه ای رفتند و مکانی اعتبار
 گفت اینجا فرغ غوغا باشد غوغا را بعد از آن مرضی حادث شده در دو سه روز از جنای گذشت شیخ

تشنه و ذوق شرک و ذواقست یعنی هر که در حلقه آرا و من در آید پیش فروغ که بود از شرک ذوقست از ان
 سجات یا بدین یقین که در مسلمان حق را آتش شرک و ذوق حرام است که آید تصرف اولایت و حق را
 قنالی هراره از احاطه تحریر است چون درین مختصر گفتار این نیز می بینیم که با آن حکمیه را ساکت گردانیم
 و فاقش یا نزد هم جادوی آتشی است سنج کشین در شان مآه در زمان سلطان ابراهیم شرقی واقع در هند علم حتم
 است که علی بن فخر خواجه عبد اللہ امام اندک بکرات وجود علی مفارقت اهل البین در شجاعت
 خواجہ محمد لاکان جد علی در حضرت ایشان بوده بدو در صل از بغداد بدو بعضی گویند از غوازم و شیخ عمر
 باغستانی از دہ غمستان بوده که از کوه پاهای تشنگ است و شیخ جد علی با دوسی حضرت ایشان
 و نسبت شیخ بشان زده اهل بعد شد بن عمر بن خطاب سیر رضی اللہ تعالی عنہما و از کبار مصیبت شیخ مجتهد
 حسن بلخاری بوده اند و از حضرت ایشان بر لوله رمضان استیفاء نمودن با تو بود و بعضی از غزوان
 و عام حضرت ایشان میفرمودند که بعد از ولادت حضرت ایشان با الهه ایشان از نفاس پاک نشد و اند
 و غسل کرده ایشان تن و می گرفته اند و پهل و ز شیر و می نمکیده حضرت ایشان میفرمودند که کبسا بود
 ام میجوهند که سر از سرشند سوخته بود ند که ناگاه فوت امیر مؤمنان افتاد و مردم بر میزدند و شاد
 چنانچه ششها که می نخته اند فرصت نشده است که از آنجا بوزند و یکجا خالی کرده اند و بخواه بر آید و در ان
 ایام با برکرام حضرت ایشان در باغستان بوده اند حضرت ایشان به از سه چهار سالگی باز نسبت اگر حاجی
 حق سبحانه حاصل بوده است میفرمودند که در طفولیت بکتاب شد میگردم دل من تپنده و سخن شینا حاضر
 و آگاه میبود و در ان وقت مرا عقیده چنان بود که همه مردم عالم خود بزرگ بر نیو باند میفرمودند که تا
 من سجد بویغ شرعی ندیدم ندانستم که مرگم را غفلتی میباشد رسم روزی حضرت ایشان بر منی آیت
 ان اعطیناک الکوثر میفرمودند که در تفسیر این آیت چنین گفته اند که او میترسد که او ترس یعنی شهوات
 در کثرت پس سیکه ایشان بعد مقلم اوست بر آینه بر زده از ذرات کائنات است که در ان حال
 و جبهاتی مشاهده میکند بیان کیفیت غمات حضرت خواجہ لایعقوب چرخ حضرت ایشان بنویسند که او
 که بر هر شیخ فخران سیدم بازرگانی بر در با داشتند بود فهم کردم که بطریق خواجگان من السلام و در هم

نقشبندی

شنو است پیغمبر که انبیا را که نام غیر از شما رسیده است گفت عزیز است و بجز آنکه ایشان را مولانا
 چون میگویند بعد از آن بلاست مولانا است نم چون بولایت جفایان رسیدم بعضی درویشی جفایان
 نصیب مولانا کردند بسیار بد سخن بیانشان در عظیم در و دیوار کت بود واقع شد آنرا امر با خود گفتیم
 سانس قطع کردی نیک نباشد که ملاقات کنی چون نعم و ایشان ادریم بسیار التفات نمودند
 روز دیگر رسیدیم بریا بخت بخشوت پیش آمدند بخاطرم آمد که سبب استماع آن غیب است بعد از آن
 باطنش من آمدند عنایت بسیار نمودند دوست دراز کردند که میبایست که طبیعت برگرفتن دست ایشان
 اقبال کرد از آن جهت که چیشانی ایشان مایوسی بود مشایخ برضی که موجب لغت طبیعت حشمت ایشان
 طبیعت مراد یافتند دوست خود را بخیل کشیدند بطریق قطع و بسبب من صورت خود نمودند
 ظاهر شد که اختیار از دست من رفت نزدیک بشدم که بخود انداختند دست مولانا چسبید از ایشان دست خود
 را دراز کردند فرمودند که خواجہ بیاد الدین رحمت من بودند فرمودند که دست تو دست است
 دست او گرفت دست ما گرفت دست خواجہ بیاد الدین بگیر بر متوقف دست مولانا تعقیب
 گرفتیم بعد از تعقیب طریقه خواجگان بر وجه فنی و اشبات که آنرا توقف حدی می گویند مولانا فرمودند که
 از حضرت خواجہ بزرگ ما رسیده است اگر شما بطریق حایط اقبال آن تربیت کنید اختیار شمار است
 از احتجاب مولانا پرسیدند که طالبی این زمان در طریقه گفتن چگونه بود فرمودند اختیار شمار است
 بجز تربیت کنید مولانا فرمودند که طالب چنین میباید که پیش مرشد آید جمیع امور میسر کرده بود
 بر خوف اجازت بود اذ قوت هر چه گویند تربیت و هم صاحب رحمت میگوید حضرت ایشان میفرمودند
 که مولانا انسان معبودند میفرمودند طریقی که از خواجہ بزرگ ما رسیده است آنکه است اگر کسی بطریق
 حده میخواند تربیت کردن بسیار خوب است میباید کرد حضرت ایشان میفرمودند که چون از مولانا
 خواجہ طریقه حایطی خواجگان در مسالهدار و اہم تمامی بیان کردند و چون بطریق را بطه رسید بود
 گفتن نظر بر تربیت کنی و بستند سانی ز شیخ من فرمودند که معنی اللہ الالہ پیش بعضی الالہ است
 معنی ہی آن تواند بود که لا الہ نیست آنکه عبارت از مرتبه اوست یعنی فاعل صفا الالہ

کفر ذات محبت مصلحتی عن اهل ایمنی را بر از خود دور نمی باید داشت زیرا که در زمان جلوه اول از اغیار
 خرد ذات مقدس هیچ نیست و آینه است مبتدیان خواجه عبدالحق قدس مدیست فرمودند که هر که
 در درویشی که کسی است و در کجین معنی میفرمودند که مبتدیان طریق خواجیه بها و الدین اول قدس سره در
 اول قدم چاشنی از غیب بود حاصل است ششده و فرمودند در کوچه ما میگردد یک کاری کنید که
 از شما نفی گیرید و هر چه که توانید خود را بکنید و سعی نمائید که شهود احدیت در کثرت حاصل شود
 کتابت حیات از کمالات و کلمات حضرت ایشان بسیار است حاجت بی بیان نیست نول که تحقیق اول
 عبارته عن شکلیه سبحانه لذاته بذاته فی عین العبد من اسم المستکمل و دروغ است فرمودند اگر پرسید که
 چیست بگو خلیص دل و تجرید او از آگاهی نیز حق سبحانه اگر پرسند وحدت چیست بگو خلیص دل از
 از علم و شعور وجود یعنی سبحانه اگر پرسند اتحاد چیست بگو استغراق در پیشی حق سبحانه اگر پرسند
 وصل چیست بگو نشیانی بشود و نور وجود حق سبحانه اگر پرسند فصل چیست بگو جدا کردن سر از
 حق سبحانه اگر پرسند سکر چیست بگو ظاهر شدن جالی بردل که نتواند که پوشیده دارد و چیزی که
 پوشیدن آنچه پیش از خیال از چیست فاش در سنه خمس و ثمانمائه واقع شد و در آن وقت
 وصل و شعور آن فارغ از ذلت و سختی و نمود آن کسان حق در جهان معارف قطب در آن شیخ المشایخ
 حضرت محمد و شیخ عارف قدس سره و اخبار را از اخبار است شیخ عارف بزرگ احمد عبدالحق
 و صاحب مجاهده او نوازنده چهل سال عمریات با بر طائفه مری داشت و همگی در ارضی بودند و آن
 از وی نقلست که هر سه بری که شیخ احمد را امین نیز است روزی سکون شیخ نکات کرد که از شما یک
 نصیب باشد هر سه بری که می آید حق گویمان می آورد و عریب حیرت حق میور و شیخ گفت که یک روزند
 بر من است تو خودم داد اما بنویسند که است و مفرورم او را آنچه که نام بعد از آن بنویسم
 شرط آنکه او را هیچ گویی و در زمانی او باشی بعد از چند گاه پیری شود شیخ عارف نام نهاد
 شیخ عارف را بپیری است شیخ محمد نام شیخ عبد القدر مس میدان شیخ محبت حمد الله علیه هم صاحب
 اقتباس الاواریکو بدخترت عالم شیخ عبد القدر گنگو می انوار العین میفرماید هر که از این طائفه کند

شیخ
 محمد
 عارف

حضرت شیخ عارف قدس سره می آورید انست که وی در مشرب باست و هر کسی که در مدت عمر مبارک
 ملاقات وی حضرت کرده بود و کیفیت چنانچه حضرت شیخ عارف با من صحبت میداد و شفقت نمود در هیچ روزی
 و هم می گوید حضرت قطب عالم در انوار العیون سفیر ما شد که حضرت شیخ احمد عبدالحق باطنی گفت که پیش
 بدرگاه حق بسیار گستاخی کرده چند مرتبه رسولان حق بجهت من آمده اند من بر باران جواب دادم که ما
 کار خیر سپهر خود فارغ نیشوم منی آیم ایام در گه وری بنویسار باش و گوش کن شیخ عارف از سخنان
 که بوری میگفتند من و زوی می حضرت شیخ نورالدین که تعلیف سید موسی بود و بخدمت ایشان من
 اخلاص داشت گفت که دختر خود را در عقد نکاح پس من آوری وی قبول کرد وی حضرت با جمعی میر
 سپهر شیخ نورالدین جانب خانه وی روان شدند تا امر در از بیگار فارغ شود همچون بر شیخ نورالدین رفت
 نشست وی اندر خانه نشست و تمام کیفیت باطنی خود بازگفت می نیز قبول کرد چون سخن بقاص
 شمس شیخ نورالدین رسید وی مرد و سگانه بود این امر قبول نکرد و گفت ارا با او در دستا حدیث است
 خصوصاً چندین دریشی که در یک کتبش دارد و در یک کلمه آب وی حضرت بفرست داشت که قاضی بن
 قبول نیکند و حاضر نشود و غیرتی در باطن حضرت ایشان راه یافت و بر جانب وی انقضت و جان
 قاضی انخون شکم جارحی در پیش حضرت آورد و زبانه عار و عاخوان از شکم وی سید المومنین شیخ
 شمس که نسبت دختر خود با سپهر حضرت مقرر کرده و در فکر بود که چند روز مهلت میاید تا اسباب کاخیر
 کرده و کند بنا بر آن چند دختر از پیش وی حضرت آورد و گفت که منی دم ما ایند خضران به منشی سخا
 نامر و بنو انیم و خوشی کنیم وی حضرت از راه شفقت شمس ماه هلت داده بخانه او خوشی متوجه گشت چون
 از کاخیر شیخ عارف فراموش گشت قاضی شمس از ایمان مضر خود کرد و باز بخدمت حضرت آورد و در موعود
 بعد از چند روز قاضی وفات یافت از حضرت شیخ عارف دو دختر و یک پسر محمد نام بود و بود و آمدن بقول
 الاسرار شیخ عارف بعد از نقل بدین بزرگوار خود پنجاه سال حق سجاوه گرمی نگاه داشته و امانت پیران
 مخفی خود شیخ محمد سپهر در بر پرده امانت فاش نظر نیایده و در ردی عیاشان مفید مضموم است
 شیخ نیاره از خلفای ایشاد و در پیش قریب فقه وی آذکر مولانا محمد زاهد خوشی حجتی علیه بر آید

تفسیری از وی

این جعفر کرامات خواجگان نقشند به رحم المومنین است که از احوال مولانا غفور مولانا نور و شمس محمد
 خواجگی الملکی این کتاب احوالی بنا بگذشت و اینقول مولف زبده المقامات که مشکوکه که مختصر احوال
 این اکابر و خلفای آنها در کتابت سننات القدس چون المصنف تفصیل مرقوم کرد در مرآت آن اورده که کتاب
 کتاب خود کورخام المصنف بجزئی آن که سفر بر ستم فرستادنی بیا فرستاد که ما بایست و این از ایدم تا گاه
 بیرون بعد لغالی عورتی پیدا در آن کتب حاضر آورده و او الحمد لله بینه و کرد مصنف هر دو کتاب
 مذکورین خواججه محمد ششم است او در کتابت سننات قدس مینویسد بر دل خلاص منزل می آمد که احوال
 اکابر تا آخرین این سلسله شریفه را که بعد از روزگار صاحب شجاعت الی یومنا بنامهای طالبان حق
 اندازد کتب رسائل فرام آورده کتابی مرتب کرد اند فرزندان شیخ ما با ستم صامی والد علی بن محمد
 حقیر را جمیع مقامات حضرت ایشان مرفرمودند این کتابت المصنف سجان آن کتاب اختتام پذیرفت اگر چه
 احوال حضرت ایشان بعد از امت تمام این کتاب در دست بسید فرام پذیرفت در مقامات تفصیل
 رقم یافته بود و اما این کتاب نیز از جهالت آن خالی نگذشت و هر نکته از نکات لطیفه و هر کلام از کلمات شریفه
 که درین کتاب رقم یافته بود آنرا بنیتمه تعبیر نمود و این کتاب از زبده سننات القدس مصنف آن لافس نامور است
 چه هر نکته روح افزا که از انظار غیبیه بر زبده و آن رسیده شمعیت از سننات قدس که بریاض تلخیص از شیخ
 الشرف زبده روح افزا که از انظار غیبیه بر زبده و آن رسیده شمعیت از سننات قدس که بریاض تلخیص از شیخ
 است از مضامین مملکت حصار آنرا و خشوار نیز خوانند از بعضی اصحاب فرزندان حضرت مولانا نور
 خواجگی الملکی قدس سره شنودم که مولانا محمد زاهد از اقربای حضرت مولانا معظم یعقوب چرخ حیدر
 سجانده اند و نقین لیکار و سلیم الطوارا کالابرین سلسله علییه از بعضی اصحاب کار کرده حضرت مولانا
 که در آن حدود بودند گرفته وقت را بصفا سمع سیر شده اند چون از اذه تربیت و ارشاد حضرت خواججه
 اویزه گوش در کار شده مولانا محمد زاهد در غلت و قناعت از کسبیده منوچه تها حضرت خواججه زبده
 بیت زاپشت و خلوت و دامن پاکشید چون از بهار دامن صحرای شمشاد که از جدت فی سماع بعضی هم
 تعالی گویند حضرت خواججه ابهر که صوفی است قریب شهر قمند از زبده لایزده اند بر خاطر این سه تمام است

استقبال و جبرکات مولانا یعقوب علیه الرحمة می آید زیرا که شیوهی ضریحی مطهرانه نصیحت که حسنه
 نهایت بزرگی برسد جماعتی که این نسبت از برکات صحبت و خدمت ایشان یافته اند بیشتر از حدی
 و همچنین بفرزندانشان با نیکوای که یک کونه انسانی ایشان را با جماعت بود و کما فی الخبر الصمیمی حجت مشایخ
 احرار محبوبان و با نیکی و با محبت است که حضرت ایشان با قدس سره تقریبی نگارش فرموده اند
 نسیم را که عالم را کسی عین او سجانه داند و ازین راه و اگر نگار عالم بود آنقدر محبت کاینست که ازین
 و مخلوق او تعالی شناسد و بجز این انشای را دوست دارد و بیت سبحان ختم آنست که جهان خرم از دست
 زوشنم از همه عالم که همه عالم از دست با بخدمت مولانا بد ریافت خدمت آنحضرت هم آغوش سعادت و
 کمالات گردیده و فایده و فواید و معاملات حاصله از این شرح شریف رسانیده و بزود آنکه فواید این
 و فواید سیرلی اصد و فی السه مجاز و متناظر گردیده اند پس از روزی چند حضرت مراجعت یافته و بطن
 شناسد با تحقیق و ستار تمام که رسانیده از انشای امر حضرت خواجگار بعد و می چند از طلب تلقین
 و فکر انظر بقیه فرموده مرتب نموده اند و در همان طبعه سفر آخرت گردیده تربت ایشان نیز انجام است
 این فقیر از مولانا محمد سعید که ذکر احوال و عنقریب آید انشا الله سبحانه شنیدم که گفت از حضرت مولانا
 خود سمع دارم که فرموده اند که سلطان محمود و والی بدخشان حصار بخارا به برادر بزرگتر خویش مجرب
 ستم نمیشد و حضرت خواجگار از قدس سره در سنه ازان کارزار با و نامه نوشته بودند و او نیز فرستاده
 رفته بود خدمت مولانا محمد زاهد رحمه الله را مکتوف گردیده که دست تصرف حضرت خواجگار
 سلطان محمود را بر شکست نگاه و ذکر آن واقعه مولانا را بر زبان آورده تمامی آنرا سجا که خوش که از هم
 خوانان سلطان محمود بوده بیان کرده آنجا که انواع خشونت مولانا نموده کتابی مبنی بر نکات پنج
 سلطان فرستاده در آمدن حاصل آن نامه بر قندهار بوده و بر آن سلطان از آن طبعه منزه نگاه آنجا که
 از ایشان عنقریب خواست و مرید شده بقولی در غره بیع الاول سنه تصدیق و شش وفات یافت دومی
 از خواجگار یعقوب چرخ بود و در جل اول حضرت القاسم کردی مفصل مذکور است و ذکر آن پیش
 در حال انصیاب از شحات ذوق و در سال آن گم گشته در کجرات حضرت شیخ محمد قدس سره

و در
 در
 در

دی طایفه استین و خلیفه و سجاده نشین بر سر گوازه تاج عارف بن شیخ احمد عبدالحق بود و بعد از آن
 اسلوب بودی هر طایفه با و در نستان جام توجید و مسدود فرود نشین تجرید و لغو و دفعه در نستان بوده است
 حلقه بن ستراق شاهزاده و عباس است که حضرت شیخ زکریا الدین زین العابدین محمد گوی و اطفال قدسی
 میفرماید که ارادت پدر بزرگوار این جناب بود و بنحو استند که جای دیگر نیست کند چون که حضرت شیخ محمد
 بود و بود که بعد از آن طایفه بودی بود بر سر خطیر دی آمدی درین حضرت شیخ احمد عبدالحق خانگی بود
 پدید میفرمودی که تو از آن ایامی شیخ جام بودی درم سکوت میکردی آخر چون اینها طایفه زنی یافت بود
 که فیکه از آن ایشان هم ایامی طایفه به بیت میباید کرد چون خطیر و غالب شد درین حضرت شیخ محمد طایفه است
 او گفت که منویش شهبه به بیت نامارده و در رسیدن ایامی مرد که از آن ایامی اگر خطره به بیت ظاهر می
 بنیبرد من محبت کن بعد از آن پدرم مرد حضرت شیخ محمد شدی تعظیم و احترام پدرم را بسیار کرد
 و هم دی و اطفال قدسی میفرماید که پدر مرا بقید عمال شدن اراده بود حضرت شیخ محمد بجهت تمام
 کمال پدرم با همیشه خود دست ما در حضرت شیخ محمد در خاطر ثبت که در خودم خود را شخصی هم که حضرت
 شیخ احمد سبحانی اشاره نماید بعد چند گاه پدرم از خواب بیدار شد که بجا بیاید شکسته شده است
 شیخ احمد میفرماید که ایام طایفه من فرزند را در کنار خود اندازد و پرورش کن چون میدارند تو غیر
 نشان کن و با بی شکسته ارادت که بر سجاده نشیند و بر دروغ حق نزد و در پیش کالی کرده و مردار از
 پرورش آنست که در خود دیویش شکم کند پدرم در آن ایام جامهای تمام خانه حضرت پیر سنگ
 خود را در روز جمعه نیست و بر زنده که پیدا باشد با کمال گوشش می میگفت چون حکایت نزد
 در میان آمد پدرم عرض نمود که شیخ دست شما هم خواهد شکستید خواه بار حضرت شیخ محمد فرمود
 ارادت حقیقی از نزدیک شرافت باشد چنین محل کجا بماند که مجوزه خواب برین است او در شیخ عارف شیخ
 است درین درس سکوت کرد چون همیشه ازل بود شب کار میر آمد پدرم در خانه بخدمت جاوید بنی در آن
 کسی شنید و در زمان از آنجا گرفته بود جامهای نوشنی پوشانید در زمان مرا شنید آن خانه نمودند
 پدرم را حال وجد غالب جامهای نوشنی شنید و گفت بیت طایفه که با غیر خود اجنت نکردیم

زوجیت و شصوات برادرانشاسیم به خلائق ام کثرت مادر و دختر ارامت کردند گفتند که دختر خود را چنان
 در پوزان بسیار می دی جوانی او که نوشته ازلی چنان بود چه توان کرد و هم دی در لطافت ندی میسند
 که جوان خرم حضرت شیخ محمد امین شیخ ابوسعید کلاخ خوشیخ الالدیا عرف بد را یاد کرد و او در آن
 ایام پیش برین در شاه آبا بود کسب فضائل میکرد و حاضران عرض کردند که در شاه آبا است پس
 حضرت شیخ احمد با پدر من فرمود که فرزند شیخ بده راز و دور روی بران دی می بوجای بران
 حضرت شیخ احمد سبعت تمام شیخ بده را بر روی آورد آنوقت حضرت شیخ محمد قدس سره در حاضرت
 تبع بود گاهی در سفرهای ذات احدیت می نمودند با چون بیجا میگشت می فرمود که سبحان الله انکم
 بر بزرگوارین سپید که چه کنم که بقیه توحید مطلق قدم کردم باز چون وقت مفارقت روح قریب رسید
 استغراق غلبه نمود بر عالیقدر من محروم شد که امین وقت همیشگی مردان حق است پس فرمود که راز
 عرف ختم باشد اکنون جز ذات حق در معینه مانده بگذر خاست و بنزدق تمام نیست و خرقه در جمع است
 بران نیست قدر بعد تعالی هم را هم ستم عظیم که از پدر خود حضرت شیخ عارف تعلیم یافته بود حواله پدرش
 و آنچه گفتن بود وصیت کرده جان شریف کرده اند با پدر من الهام نمود که برین شام غریب خاتم مازدوم
 طاعت مفارقت ذات بابرکات شمانیت نمود که با با ترا جاندنیه است تو از خود اولیا و حق است تمام تمام
 است بر کما خواهدی پیش از تو جدا بگرزم بستم تربیت فرزند خود شیخ بده حواله تو کرده ام که خواهی که بقای
 مراجعت ثانی در از اسرار باطن کما یبغی محرم ساخته و نعمت بران بوی عطا کرده بنیات خود در
 من گذاری چون حضرت شیخ محمد قدس سره این وصیت تمام کرد خوشتر در خرم عالم بقا رحلت نمود در برکت
 رانیت اهل سیر در بنیات خویش در آنجا نشاندند و هم صاحب لقب است بگویند که در اکثر نسخه مشرف
 قدسی دیده که شیخ محمد امانت پیران نیست بجهادگی حواله فرزند خود شیخ بده کرده در برده در برین
 صادق راه الامه است که حضرت محمد شیخ الالدیا عرف شیخ بده بعد از وفات پدر خود شیخ
 محمد قائم مقام دی شد بر سه فایده حضرت شیخ محمد بیج جانی بنظر و بنیاده رحمة الله تعالی
 تو که مولانا درویش محمد رحمه الله تعالی مولانا درویش محمد خواهر زاده مولانا محمد زاپوش

تذکره درویش

تاریخ
تاریخ
تاریخ

و والده مرشد مولانا خواجگی اکلکی روح العبد روح علم ظاهر نیز پیر و تمام در خورشید
 ایشان ساله دیده ام در اثبات آنکه هستی سبحانه وجود مطلق است تحت نیکو مولانا امیر علی بود
 رحمة الله تعالی در ساله خویش منقبت ایشان را چندین بار نگاشته حضرت مولانا می عظم و طلب ائمه التوسل
 فی العالم حضرت مولانا در پیش محمد اکلکی ایشان کسب کمال در خدمت خال بزرگوار خویش نموده اند
 و بعد از انتقال خال بزرگوار خویش نائب بستقلال ایشان بوده پیش از خال گرامی شریه قبول
 گنای میگردانید گویند در بعضی قرآنی بلده کش که بشهر سنه ناموست بقلم اطفال اشتغال
 باینکه بیخ فرمایمال ایشان اطلاعی نمیدود مگر روزی یکی از شاگرد ترک را بد آنجا عبور
 واقع شده بشام کسافت آشنام حال مولانا فرموده گفته از اینجا بوی مردی می آید و اشفا
 مولانا فرموده بلیت تو گوئی مشک خوبی تو ام آرد که از صدر پرده صحبت عالم آرد حضرت مولانا
 خواجگی قدس سره میفرمود که بیشتر باعث شهرت والد بزرگوار ما آنست که روزی در دیشی نزد
 ایشان درخت بزرگی در حالت شیخ نور الدین محمد خوانی که از اکل خلغای شیخ حاجی محمد جنبوشا
 بود قدس سره میفرموده از این شایسته فرمودند با این شیخ بسیار بزرگ انگار بود و اگر بدین حد در گذر
 گشت در بعضی سید روزی چند زرقه بود که شیخ مذکور بان لواحق تشریف آرد چون شیخ
 ما رسید فرمود شب بخت است کسر شیر آاده کلند تا فردا المشیت الله سبحانه نزد او شوم
 چنان که در ذوقی کلغانه با جامه های شوخکین با و بدید مذکور مجلس شیخ در آمدیم شیخ نیز با طاقبه و
 پیر من سیکلفانه بنشیند بود و الدم را سخن معانقده نویس عمامه و فریب خویش طلب فرمود و در پو
 و مراقب بنشیند والد ما نیز بنشیند بودند مراقب بودند بعیت خلوت اینقوم اندر آن سخن اینست
 لب بود بستانم در حاجی خوان بدیدن آنگاه والد ما حضرت محو استند شیخ قدمی چند شایست فرمود
 ترا ضح تمام در اع فرمودند بعد از دواع ما شیخ از مردم آنجائی پرسیدند که کمال بان بین راه آنجا
 این نیز آمدن می هست مردم گفته اند و شیخ نیست تقویت مکتبی سیدار و پس شیخ نور الدین
 فرمود سبحان الله مردم اینجا خوش نایند ایان بوده اند که بخدمت اینچنین در ایشان استفاده نمی
 فرمود

بعد از استماع سخن آمدند مردم مصدق اوقات دالده باشد و از آن جهت تکمیل بوده اند و بمصدق
 گویم فاروق عظیم رضی الله عنه و آیتها از حق سبحانه و تعالی است و کار در این است که کارهای
 آنرا خود میکردند و در مقام مولانا خواهی از غایت انکسار و دیدن تصور حال فرموده اند و در آن ما
 همه مردم مسکین و فاضل بودند چون نوبت به ما رسید و ضعیف ماندیم و کمکت یکی از اصحاب و همکار
 حکایت کرده اند که عالم بوده و چون غسل کرده و فرار میسازد و در آن شبی زمین اندون میخوردند
 بر سر طلبه علوم می بردند و تخم نوازند بر زمین ال نشان می انداختند و آنرا بزرگ زاده بود
 که حیات بقومی می شنود هرگز آنرا نبرد بخانه آن نمی رفتی و از شرک طعام او تناول نمود می خوردی
 از آن بزرگ زاده در گذشت آنرا در بخانه او نماز بخانه حاضر گشت حاشیه گلها کرد اینده بر خاک نشست
 و گفت ای فلان غفر الله لک همانکه کردی که توان در کنار گلها نشست بعد از روزی صحبت صمیم
 خود لباسی شنید و گفت غسل بر آرد این لباس پوشیده بخانه ما بیاترت مولانا در شهر است که تو را
 از تو این کفش بقولی نوروز هم محرم نه نصف در عقبات در سفر از سفر آخرت کرد و در خواجه میرک
 التمدد سببری حرمت الله را احضار فخر الدین برال بود کار در دوران ساریت همه الله و از
 خلفای بزرگ خدمت مولانا او پیش محمد رسیده و له و حیرت را انکسار نسبت تمام شدم و در کعبه
 میبود که تزیینت از برای تابدی معانیان و صفا شادان با آنجا از دنیا زیارت و در فاشتر آنجا است هزار و پست
 خواجه محمد صاحب را و نیز از اصحاب صاحب لانا او پیش محمد بود و در آنجا است صورتی نیز در آن
 ساکنانی بسیار مولانا با سر برده بود و در آنجا مولانا شمس محمد او نیز مولانا در پیش از آن
 قدیم بود و صاحب حوال عظیم شیخ صلواتی او را صلواتی از آن گفتندی که وی روزی جمعه
 بهار را و دو کارنامه بر دم ایشان را اعلام صلوات کردی او نیز از اصحاب کبار مولانا او پیش محمد بود
 صاحب بی شکستی تمام و میفرزند سکونت نوبت چون مولانا خواهی از آنجا سرفتنه اندیشتر احوال منزل
 فردمی آمدند در آنسره مردم آمدند بهار چنان مشهور بود که شیخ صلواتی صحبت و از حضرت علیه السلام میبود
 اینست بلکه عزیز می از مردان بنویز شیخ قاسم قالینی علیه الرحمه باقی میگفت که روزی در حدیث شیخ خود

تفسیری
 تفسیری
 تفسیری
 تفسیری

از پیش سجد صدوقی میگذاشتم شیخ صدوقی بر بام مسجد بود چون شیخ ما را دید سلام کرد و گفت حضرت
 خضر شما سلام رسانیدند چه بجهت آنست که آن ساقی خمخانه اسیران سرشار باد
 در خمار انزال صحرای اوبیت آن شب سبزه ای هویت آن شناسا می بود سراج آن قطب عالم شیخ
 عبد القدوس اما عیال بختی صغری ننگوی خواججه ما هم در کتات بدیهه المقامات که در احوال جزو کل
 حضرت شیخ احمد مجده الدف ثانی تالیف کرده است می نویسد قدس سره شیخ عبد القدوس قدس سره
 شیوخ مشهور بود و عثمان است و از کبار ایشان از فرزندان شیخ مصطفی الدین است که در اصول فروع
 علوم از فحول محققین بود صاحب تالیفات مفیده مشهوره و سکر و شورش قومی داشت و در حدیث و صحاح
 کثیر بود و کثرت جذبات در او غیر غیبات در اتباع سینه نجابت متعین بود و در التمام غرام امور
 دینی تبحر مکن از التمام بیست و سی با نوار العیدون مرتبت علی سبع فنون که در هر فن آرا و الابر
 صحی نافع اما آورده در فن سخن گفتن که هر چند از ادوات موعظه و موعظه محبت لیکن شیخ
 فیوض الزبا بل عبد اوشیح احمد است قدس سره جواد است از دوران فیض پر فرومده نیز آنجا که در دنیا
 فاسم او دومی که از بزرگان سلسله سهروردی است اجازت خلافت شریعت و قرآن کتاب بزرگوار
 رسائل و مکاتیب نیز هست در غایت زیبایی و دلربایی حضرت ایشان یعنی حضرت محمد قدس سره
 انعالی از ادوا خصال شیخ حکایت میکند که ساعت بساعت عیب بخوردی بر آنجا که صدوقی مشهور است
 غلبه است یکی در آن حال از دست آن پرسید فرمود اول این را بگو که بسیار که تو اکنون سلطان که زمان با
 برین غلبگی بنیاید و مرا از من می رباید از فرزندان شیخ احمد که حالت بود می آید که می گفته و برین است
 ما که سخت فرزندان را بکمالات صحرای آنست که طارند و انگاه بجا بیات در اوقات آنجا که بیاید
 رسانند از زبان ایشان حضرت ایشان قدس سره فرمودم که در آن ایام که فرزندان در دهری که تحصیل نمود
 اگر ایشان از اشتیاق و یاری بر بزرگواران که در می بخودش نوشتند می که اگر امر عالی در رویداید
 بتقبل شما بفرستد که در شیخ گفتی آمدن ایشان نزد ما موجب استوفی و تعطیل تحصیل علوم ما را
 نزد ایشان بایزید و با آنکه هرگز با توانی خود بدی ایامی و خرم را بخت پیرو که هرگز در حال آن

امام حسین علیه السلام
 در کربلا

بمن بوده و ایضا حضرت ایشان قدس سره از الدعا بعد خود روایت کردند فرمود که چون ششم ماه بعد از
 قدس سره از وطن خود به بی آمدی و خبر با کابرا بخار سیدی بریده او شدند می گذنک تو الان مطهر
 نیز او را استقبال نمودندی و شیخ کثیر السماع بود و سماعش در غایت شوش بود و همین سماع شریف
 ستانه از وی سر میزد و قوی در و علی در محفل عظیم که علمای نیز حاضر بودند و تواجده بر خاست در میان
 سفر و رانان و انان گشتند چون با یکی بکرات در رقص بر زبان رانند یکی از فحول علمای حاضر در باران
 شده نام کی از اعظم علمای آنوقت را برده گفت چون آنجماعت را نادان تو آن گفت که چون
 در میان ایشان بود شیخ همچنان میفرمودش گفت من همانرا میگویم من عیال را میگویم با آنفالم گفت شیخ چون
 انوی را نادان تو آن گفت که چون آنفالم خبر رسید که از قطرات خون منصف نقش انان را ظاهر شد
 آن بزرگ و دوات خود را بر زمین زد و گفت اگر حق است این صیبت سپاسی که از دوان آنجست نقش این ظاهر
 گشت شیخ باز هم تراز پیشتر بخوشید و گفت که زهی نادان که سطلن حق در جادوی ظاهر شود و در آن
 در هم حضرت ایشان قدس سره از الدعا عزیز به تقرب فرمود یکبار شیخ بدلی آمده بود شیخ حاجی عبد الوهاب
 بخاری که از اولاد سید جلال الدین بخاری بود صاحب علم و صاحب تفسیری نوشته بود و در شیخ فرستاد
 شیخ کتبا و آیه تطهیر این بیت سرور کائنات علیه علیهم الصلوة و التحیات برآمد که شیخ عبد الوهاب
 در مقام نوشته بود اولاد منی همه مامون الحائمه اند و عاقبت ثمان علی یقین با شیخ شیخ عبد
 کبیران نوشت که در اختلاف نهی ال سنه و الجماعه و کتابا باز و ستاد چنین روز میان علمای
 آن بلاد و کرات بوقوع بیعت با او مقرر آن شد که شیخ عبد القدر گفت قدس سره اندر انشی شیخ
 عبد الحق محدث دهری در اخبار الاخبار می نویسد شیخ عبد القدر و شیخ من اند سره صاحب علم
 و علمای فقه و صلوات و وجد و سماع وی اگر چه بطاهر بیعت بیعت از شیخ محمد کتبا
 وی معتقد و عاشق شیخ احمد عبد الحق است و بر وجایت او دشمنی او را کتابت می نماید
 بیعت فتنه در فتن اول سابق شیخ احمد است و اظهار اعتقاد و بندگی با وی بسیار نموده و شیخ
 عبد القدر و من امر بدان و خلفا بسیار از جمله مردان اشخ بهر رو بود و در او این حال حضرت

دیگر نیز می شنود بود و در ادوات و اجزای الهی دیگر کلمات مسلمان شده و در شیخ عبدالقدوس کثرت ملاحظه
 در ایشان مقبضی نظرت ذاتی در وی پیدا شده و از جمله عطا و می شیخ عبدالغفور ما غفور می بود
 بزرگ بود و صاحب اقیانوس و کرامات گویند و خواب آنحضرت صلی الله علیه و سلم بوی مقبض بود اللهم
 علی محمد و آله بعد از شما ملک الحسنی حمزه الله علیه شیخ عبدالقدوس در ساله فزید و معنی گرسنگی می گویند
 بدان الهک الله تعالی که گرسنگی برد و نوع است سفلی و علوی سفلی جمیع حیوانات رحمت
 که چون روح حیوانی باطباع اینجهانی امتزاج پیدا میکند و در مرتبه مرکبات که عبارت از کلمات
 شش است سیلیام وجود در مقام نبود و حرارت در باطن او ظهور می یست و محتاج غذا گشت و توان
 آتش گرسنگی خدائی در غذای او آب طعام و خاشاک و آبی از طعام سفلی می خورد که از کلمات عالم
 و مقام می یستفید می نماید و علوی امام جلیل خاص عالم است که چون سحر محض بود و از محض علی مقام فز
 از عالم جنبش بی جنبش و جنید بهوت حق ظهور یافتند و در میدان حضرت احدیت تجلی شستند
 عبارت از الله احد است و تجلی بسیار و انوار و سپهر از شمار همه صفات کمالات از جمال و جلال
 کبری و جبری و ستاری و جباری و قهاری و ذراتی و خلاق و در شمانیت در بویست هم از اجزای اینجهان
 بر او ج زد بر حسب مقدار مظاہر که لون الما لون انما یذوق الله روح اضافی و بی الله
 در سوال الله و الی الله این همه اسماء اوست و مظاهر مختلف خویش که تمام کلمه من الله و این
 از مقام احدیت و این مقام روح انسانی و عالم جبروت است و این مقام قرب او عالم نیست
 و این مقام اگر چه تجلی است اما از سلوات مقام جو را فائده تمام نییافت باز در مقام تجلی شستند عالم
 عقول پیدا آمد و آن عالم ملکوت است و مقام روح نفسانی است و در مقام اگر چه فائده ظهور
 که نفس معرفت ظهور می یست اما مقام تقوی و میزان است و دلیل است و این نشان میدهد
 و اینها کلام است و عقول پس عشق انظر در یک گشت و فائده کمال معرفت که مقام عرفی است
 روح است ظهور می یست باز در مقام تجلی شستند عالم حساس پیدا آمد اینها ظهور تمام اجزا
 و عالم عشق موج بر او ج زد و دنیا که در جبروت است و اینها کلام اولی و آخر در نظر است

ظهور یافت و بروج **حَافِرَاتُ الْمَنَظَرِ** که بحر محض وجود صرف بوده است نباتات بران سبب
 جوش سوز عشق مقام **فَأَشْرَقَتْ** که در کرم ذات نیکر صفات و مرتبه محض وجود با خود دوست بران
 انزیت معلومات را بعلم برده علم با معلومات در سرفات که بحر صفات برود ذات را با محاسن
 دوست و صفات را کسوت ذات ساخت وحدت در کثرت گردانید و کثرت را کسوت وحدت بود
 وحدت در کثرت و کثرت در وحدت و غلط و صحیح صحت و غلط و غایت حافره و حافره در غایت
 انعام حسن قبیح برود قدم در صحرای وجود بر آریست **الْوَحْنُ مَلِكُ الْوَحْيِ** استحقاق علم را از پشت
قَرْنٍ فِي الْجَنَّةِ وَخَرْنٍ فِي السَّعِيرِ پیش همه است با بران سبب **بَارَئُ اللَّهُ لِلْمُؤْمِنِينَ الْوَالِقِي نَظَائِمَ عَلَى الْأَفْقَاءِ**
 جوش بر آورد و شور و نغان و در کون و مکان انداخت و مار از دیار عاشقان بر بنجاست تا هر کس
 بر مقتدا و مظهر از نوعیت **الْعَرْدُ لَا يَأْكُلُ الْبُكَ كَيْفَ يَبْرَحَانُ** جان باخت و جنگ بران محض
 در مطلوب خود و ذنوبت معنی آن گر سنگی که در معدود بشر و زنبار و بنیا و آفتاب است و آن نیز بر
 دیگر متر از آتش و در رخ است که گر سنگی کشیف البطیف سببند و مقید را مطلق نشانند انسانیت
 رحمانت بر آید که اگر سنگی مردم بخدا تعالی تواند رسید و این خاصیت در حیوان دیگر ننهادند
 اگر چه گر سنگی دارد که از مجرد سفلیات اند ملائکه دارد و اگر چه از علویات اند اما آتش گر سنگی را
 لاجرم از مقام خود بجا و زینو نهند که در این کار آتش است باز در و محبت و عشق است اکنون بداند
 گر سنگی بسته مقام است مقام اول را آتش گر سنگی خواهند که غذای آن آب و طعام است مقام دوم
 را آتش در و محبت و عشق خواهند که غذای آن خون جگر و خاشاک غیر است و مقام سوم را آتش
 محبوب و مشوق خوانند که غذای او حسن و جمال و اوصاف کمال است ان اتمیل و حجب
 ای جمال بیت عاشق حسن خود است آن بی نظیر حسن خود را خود تماشا میکند و انتمی در کسوت
 نیوسید که یکی از بریدان او را خواطر فاسده پرسیده در جواب نوشته به بیات پرسیده بود و در آن
 سخت و ابله ای عالم که هیچ دلی و نبی نبوده که مبتلا بدان نبوده از آنجا که بشر بودند و گذرین
 بحر مجازی و چشمند اما فرق آنست که یکی را گاه گاه بطریق استیلا و امتحان باشد و او بدان میگذرد

ذ او در آن ما خود نگردد بلکه سبب قرب و علویت او بود و یکی از ازراره مستحسن مبارک گردند و او بد آن
 ما خود نگردد و بلکه سبب و حرمان ابدی او باشد چنانکه عالمان بدانست اینجا کیفیت و این نامردان
 ظاهر گردد و که لایق بر حال و لایق در انشاء و حال که لایق در انشاء و حال که لایق در انشاء و حال که لایق در انشاء
 و اینکه کاسه لیسید در شریک خورد و دیگر در تیره صاحب بده القاعات بپوشید و اگر کما پیش از آنکه در انشاء خود
 خانه کارش کن که در جایجا میزبیه حضرت ایشان بقل من الله سره العلی از جناب و نقل کردند که با خود عیاش
 احوال بر رعایت غرام امور و مینه آنیایه است که وقتی امام سجد او پیدا شود و برادر زاده از شیخ عبد
 فراموش آمد و امامت بود میان آئین و کفایت از دو طرف ظاهر گردید شیخ نماز را باز کردیم و چشم تمام گفت
 احداث واضح نمائید که امامت کشتند نماز مردم را فاسد سازند ندانسته اند که موصول با صلوات
 یک کلمه وارد که قطع آن درست نیست و وقف میان آن و لغز استی کلمات از تفسیر استعجال در این
 بر طلال بی نهایت است که شیخ اجل مبدین است و تربیت مشرفش در تریه گنگوه است که بر ساحل دریا
 حرم قریب کرنا ل است رحمه الله سبحانه انشی مکتوب حقیقا و ششم بجانب کن الدین و قاضی عمید خیر
 در بیان معنی آیه ولتعبدوا لله مخلصین ^{لله} التائبین لعلکم ترحمون معنی بسیار است و هر از اینها که
 جامع تمام کتاب بانی و کلام سجالی است اما آنچه در فم تراند شد و در فم آمد یعنی عبادت کنند
 بر زمین نیز و هر بر یقین و میدد زمین عبارت از مقام عدم است یعنی از وجود و عدم رومی و فانی
 تا بس سید نفیر مشغول نگردید که لا غیر الا بال غیر و هو الاشارة بالمشک و التشرک بالذیر من مقتضای عبودیت
 و اعلم بعد بیان فرمود که خود را از میان بردارید تا شرک چیزی با وجود حق و موی نبایمیزد که لا شرک
 الا لله تعالی معوم شرک است بمعوم شیء یعنی شرک تعلق بدی و غیر دارد پس غیر پروردار و معبود
 نشانسته وجود در آنرا از شرک نجات یابی و بر آن حق در گاه حق شناسی و موجد گردی و مومن شوی
 انگاه دانی که در آنچه ^ب الله چیست عبادت فرمود اندر او اندر اسم ذات ارست جامع صفات در
 این اسم هیچ وجودی را جز وجود حق جل و علا وجودی نیست که وجود تعلق صفات دارد و اینجا التنا
 بصفت حرام است که بنفیدن خط و نصیب است و آن بریت و هو انار است ^و اولی کن الحفنة

وقتی گفتی اتی لست کما حدکم وقتی دیگر خود را بشتر خواندی و اینها انباشته شد گفتی و بصورت سبزه
خلق با خلق ماندی و کسانی که مصطفی را صلی الله علیه و سلم بصورت سبزه ندیدند یعنی سبزه را ندیدند
از حال ایشان نیست و تو هم میگردان ای کفایت که میگوید و آنانکه مصطفی را صلی الله علیه و سلم
بمان بشهر دیدند و همان بشتر گفتند فقالوا البشیر یقید و مناف کفر و کلام جرم چون بدو نرسید
سازند و از کون در گذرد و خدا منزه جل جلاله خدا همیشه باشد اما در دیش در پندار بود و اکنون
بندار بیرون آمد بدید بقیه بدو است که وجود همان حیست و غیر عدم مطلق من کشفه ان
یا موی الی ان الله ایجاد من زنده غیر مریم زنده فالمنی اذ اتم الفقر فی الفقیر فوالله تعالی
لیس الفقیر هو الغنی و الغنی هو العبد فالمنی الفقیر اتم فقره بانید فیو المتخلین باخلاق الله
و لیس هو الا هو و لیس هو الا الله و لا سواه بخدای خودی چون من نرسد و بسیار زرد
شمار ز صراف او باقیمت و حکم ز کرد و اولیائی تحت تباری لایقیر نیم غیری اولیا را خداوند
خدا که باید دیگری نداند کار تا جائی سازند که ملک قرب در حق مطهر و حیرت افتد انسان سوزی
و صفتی اینجا معلوم شود که جنسیت هم حضرت قطب عالم شیخ عبدالقادر
در این مکتوب مینویسند که این فکری بود تقسیم در دیش نیست بلکه تجسد خود بود
سرخ بود از روح پاکه در دیش چه هست بجای خود آید از عرض بر شرف ز کرسی نزاع از
در دیش مقام همه معروفا و کبریا هم بشهر که گنج از ان و صفت نامور در دیش عوطه خورده بدیاد فرود
در دیش فایز رخ بود در دیش را لوده و نا بوده سوی دل در حضور دائم شکر کلیم همیشه بود در
در عبادت دائم سرود در دیش نیست آنکه تجسد خود بود در مکتوبی میفرمایند آنکه سبزه
با چیز محض بود و نه آنکه سبزه خدا شود و لیکن در صفا خود خود و جائی شد که از دمی خودی بر
در سبزه دلی با وی نیامند و مکتوب بود و هم بجانب فاضل عبدالرحمن مسطور است که معنی آیت و حق
که هم مرتب بنده هم کسب الی الله در سؤاله تفرید له التوفیق و وقع اجرة علی الله باین
مقرر ما و هر که از خانه بشتر مهاجرت سویی شجر احدیت کند و شایان حضرت احدیت گرد و نوزد

ده بود که هزاران میناز او بر گاه بود که هر چند فساد هم پیش می آید و از مالوفات نسبت
 بیرون می آید و سومی دوست حیران و هر گردان می رود و تعطش بحال حبیب میگردد و اگر کعبه
 منقسم رسید و بشاید خدا و رسول مشرف گشت نقد و صلح حبیب الی الحبیثه او را و از
 دولت ابروی بر تخت سرد می آید اولیاء الله کاخ کجک علیهم السلام که با هم می کشند
 و اگر درین مهاجرت پیش از وصول کعبه مقصود از جهان رحلت نمودند که رقم اجره علی الله
 امی تحقیق ظهور محمد علیه علی ما هو مراده در کتب و حضرت قطب عالم اسرار و نکات بسیار دیده
 این مختصر کنجش آن نذار که تحریر کرد و صاحب راه الاسرار میگردد که حضرت قطب عالم پادشاه حضرت شیخ
 احمد عبدالرحمن سیر سلوک تمام نموده بر تبه نگین دارشاد رسید حضرت شیخ احمد برادر عالم روحانیت
 فرمود و ترا ولایت بالادست دادم پس حضرت قطب عالم بعد از چند روز در دست و شمعین زمان مانی
 در ابتدای زمان سکندر بن سلطان سلول لودی بوجوب درخواست عثمان کاشی که یکی از
 سلطان سکندر بود در سجدهت ایشان اعتقاد و همه فرزندان از ردولی نقل کرده در قصبه شاه آباد
 بنواحی دلی بود سکونت نمود و شهرت بسیار یافت مدت مدتی چند سال تا ایام سلطنت سکندر
 و سلطان ابراهیم لودی در شاه آباد اقامت داشت چون در سنه هجده و شصتی و در ظهر الدین محمد
 باریاد شاه از توران در میند و گسلان در آمد و تمام میند و شان را در تصرف خود آورد و بسبب
 کمزرت سکونت قوم افغان قصبه شاه آباد در ایران و خراب ساخت در آنوقت حضرت قطب عالم پادشاه
 و طغان در قصبه گنجه متولد گشت صاحب اقتباس میگردد حضرت شیخ رکن الدین فرزند حضرت قطب عالم
 در اطفال قدسی میفرماید که چون والد بزرگ در شاه آباد آمدند برادر کاشی شیخ حمید الدین ده یا
 یازده ساله بود بعد از یکسال در قصبه شاه آباد پنجم جادوی الاول در سنه سبع و شصت و شصت در قصبه
 رکن الدین تولد شد و همه برادران بن شیخ حمید الدین در قصبه مذکور متولد شدند شیخ حمید الدین در سنه
 شصت و پنجم وی مینوسید که وی حضرت هر چند عارف ها و انکران بسیار شد اما هیچگاه با اختیار خود وارد ظاهر

و گاهی بجهت شوق بعضی مخلصان خیری نظام سیکر و دهم وی می نویسد که مولانا چندین کتبه
 این فقیر بود و در مدبر حضرت قطب عالم بود و برای شش ماهها طرف آب گندی سفت نگاه
 عورتی صاحب جمال در نظر آمد قدم مولانا بفریاد خطره فاسد چنان شد که محل خلوتت با خود
 در قشور و ناگاه حضرت والد را عصاره در دست گرفته در صحن دریا، بالایی آب شده و دید مولانا که
 در شمرنده گردیدند چون مولانا پیش آمد حضرت تبسم کرد و فرمود باک نسبت بران محافظت از دست
 مرات می نویسد که حضرت قطب عالم زندگی در از ریانت از وقت سلطنت بپول بود بی تا زمان
 سلطنت نصیر الدین محمد بهایون بر سرند ارشاد زقیم بود و در سلطنت آنوقت بخدمت وی اخلاص تمام
 داشتند چنانکه مکتوبات با هم محمد باهرا با شاه و محمد بهایون نوشته بود و موید است آن محرر حرف گو
 دیدیم در چند خطبیت نوشته اند و غرض خود هیچ در میان نیامورده اند حضرت شیخ رکن الدین لطافت قد
 سفر ما بدو رسد تاریخ در این زمین بیعت نامه از دهم جمادی الاخره در دوشنبه عرس حضرت شیخ احمد عبدالرحمن
 بود و چهار روز حضرت قطب العالم بیست گززه پیدا شد و در جمعه فرصتی حاصل شد نماز جمعه را نمود
 بعد از نماز بیست شرح چهار روز دیگر باز بیست در در شنبه وقت جا شد تا پنج بیست بیوم ماه مذکور
 رسد سلطو جهان بشا بدو دست سپرد و لفظ شیخ اجل مجاز سال فات حضرت اوست و بقول صاحب
 اخبار الاخیار در مرآت السیوف و در حین اربعین و تسلیت و مدت عمر وی رحمه الله تعالی هشتاد و چهار
 سال بود از آنجمله سی و پنج سال در ردی کسب کمالات نمود و سی و پنج سال در شاه آباد اقامت داشت
 و چهارده سال در مقام مرگه گوه ارشاد نمود و در پرده شد تقویست که در مرض منورت هیچ تقوا
 در عیادت ظاهر نشد با آنکه بحیرت بر کمالی در شیمی بقدر مقدار کرات تجدید و صورت و سحیه الوصل
 کرد در آخر کاتب ای رضوان اشارت فرمود و تحریر و دکانه است در کتب و سبوح و اشارت کرد در
 ساعت جان بحی تسلیم کرد و فرزند شیخ رکن الدین میگویی که بعد از غسل کفن پوشانیده این فقیر
 بر سرین نهاد حرکت آن جریان ذکر یافت چنانکه در حیات بود دهم وی گوید پدر بزرگ من اولیا
 بودند و تورات قرآن و طبعه داشتند مسائل شرعی همیشه مطالعه میکردند و نماز اشرافی داشت

تفسیر بی حجابی

در حق انزال و تفسیر فواید نکو دینی و دوقوت و صفو سخن در بیان نیکی گفتند تا تمامی نماز فرض سنت و نوا
 ادا می نمودند و صاحب شغل باطن کشف بود و مذکرات و کمالات و خوارق عادات حضرت طیب
 العالم در کتاب مرآة الاسرار و اقتباس لاناوار و لطائف قدسی و غیر شرح اند و درین مختصر کجا
 شرح در بیان آن نیست و علم و فضل از تصانیف دمی حضرت مثل انوار العیون و رساله قدسیه و
 کتوبات و غیره بظاهر متذکر حضرت مولانا خواجگی المکنک قدس سره حضرت مولانا
 خواجگی المکنک رحمه الله اقتباس نور کمال در کمال از بیضا می باطن افکامی و الدما جید
 مولانا در ویش محمد بود و جمال بنیست از سیما می استعداد و هدایت و ارشاد از ریب و زینتی
 و یکسانیت از بدایت حصول کمال تا مدت سی سال شیوه مجتهد و الدبزرگوار در شش احوال
 میگویند با چون حضرت حق سبحانه همه تربیت طالبان خویش میخواست که او را از زاویه اولیایک
 عزت با همین اولیای بی عشرت آرد و در آخر ما مور بارشاد و خلق شد برودان از امر او نقره و خواب
 و بر او دیده بگذاشتن شایسته و ازین صحبت او بسیار خفته دلان از خواب غفلت بیدار شدند و سواد
 این تجارت یوسف صحیحش را خریدار آمدند و بسیار فضلا در بقعه داشتند و آمدند از جمله آن
 فضلاست مولانا در ویش صحیح علیه الرحمة که از منظران حضرت مولانا بود و صاحب تقوی و
 و از اعظم تلامذه مولانا محمود کیلانی زیاد و از چهل سال در بلده منظمه بی نمازده علوم عقلی
 و نقلی بود و کتب معتبره تصنیف تالیف نمود و در حدود بزار است و پنج با چار از جهان در گذشت حضرت
 مولانا خواجگی با بر جاده عزت قدسی بس توار بود و از ایشان حضرت بر کنار و از بر مسی خانقاه
 از طایفه کین در مجلس در قص و سماع و خردش اراده نمود و قوی یکی از مجانبش التماس نمود که چه باشد اگر
 فتوی مولوی رومی قدس سره مذکور محفل عالی میگردد و باشد فرمود هر روز از شکوه حدیث
 مذکور میخواند و در شک نیست که ذکر احادیث بنویس علی قائمنا الصلوة و التقیه به از حدیث مگر
 اینست که هر چند از اولی صلوته خمس چهاراد مجلسش لایف مقود کرده میشاید فرمود چه لازم است
 چهار مقود کرده و هر که خواهد بطور خویش شرا بخواند و در قصه و احوال و نامی بود که روزی

کی معروض شد که راه مطهری دارد و از کبریا نشان از اصف بن برخیاست اگر نماز عصر و مغرب
 عشاء را یک آیین گذارد و بمنزل شریف بر نداشت نماید که در آمدن و رفتن بقصد است و در وقت
 در نمازهای که میگردد هم این من رفتن است چیزی دیگر مفهوم نمیشود و نورانیت علیه و ساجی است
 و فضا از حیدر اطوار ایشان موبد بود و نور شکفتگی و تواضع بر بندگان از بوستان کردار ایشان
 بد اگر ممانی بمنزل شریف ایشان رسیدی با وجود کبر سن خود نفس بکلمات او برسد
 و با آنکه از سخافت و سخامی مبارک می لرزد و خود نیز در بهمان سفره آورده بنید خشنودی بسیار بود
 که با حال مرکب خدم میهمان نیز خود و خبر میگرفتند با الحمد صاحب خلق عظیم و در در بر جاوه
 طریقه خاصه حضرت خواجه بزرگ و غلامی ایشان سید تقی عمر شریف را بدین آیین بحدود
 تسعین سالند تا در شهور سال از او شربت بهشت خراسان بد پیش از انتقال از این عالم
 انان با یک ایام که موعود حضرت خواجه با این سره نوشته بودند که بعد از انهار نشانای شربت
 بسیار این بیت در آن مندرج بود بیت زمان تا زمان هر که یادیم در آن کم توانی پیش
 جدائی بسا و طراز خدا و اگر چه پیش آدم شایم و بقولی درست و دوم شعبان حجت حق
 پیوستند حضرت خواجه با قدس سره و یکی از نکات شریفه بتقریب قانی منزل وجود
 عدم و در وجود فنا گذارش فرموده اند جناب شاد دانی بخود می تشبیه گاهی مولانا خواجگی بود
 اندر سره در اشارت بقضای اتم این بیت میخوانند بیت ح و ذمت گرفتار و تسکینه
 بگری باشد که اوست میکند و میفرمودند تا شریح و ذم باید که آن توجه و شکفتگی که جناب
 حق سبحان است مزاح نشود و ما فاضلی اتم گویند بعد از نقل اسکیلام حضرت خواجه با قدس
 نوشته اند که از اینجا منی سخن که از خواجه بزرگ قدس سره مرویست که وجود عدم بوجه و شریح
 خود کند اما وجود فنا هرگز عود نکند مفهوم میشود کسره هم حضرت خواجه قدس سره و یکی از مسائل
 توحش تقریبی از خدمت مولانا می خود نقل فرموده اند که با جناب از والد شریف خود و نیز یک
 برسد از مولانا اسمعیل رحمت بعد نقل کردند که در ذات حق تعالی است من خواجگی از

خوارق مولا ناهد سر سوره شهما که الشمس فی وسط النهار است نصرت بافتن باقی خان است بجای
 و همت آنگاه بر پیر محمد کوه خرابین آنگه بعد از موت عبدالمدخان و پسرش علی الی ماورالنهر
 محمد خان شکسته از قریبای خان کور بود چون پیغمبر سلطان که از نسل عبدالمدخان حکم برات بود از
 ترک شهادت یافت برادرش باقیخان مع برود جمعی برادر و برادرزادگان با او ملاقات یافتند
 حکومت سر فند را با جماعه لغویض نمود بعد از روزی چند از انجمه او را براسی و در خاطر آمد قصد
 قتل و قح آنهارا با لشکر گران از چهار استغنه شد انجمه بیغارش حضرت مولانا التماس نمودند و
 گفتند ما همه این سلاطین برادران ترا و سر قید تنها ساخته ایم و اطاعت او اختیار نموده او
 نیز با ما این کفایت عیسی بسیار و مولانا با لشکر محمد خلیف خود رفت و انواع نفعات و التماسات نمودند
 چون او را بر نصیب نگار او بود پذیرفت مولانا بخت تمام با گشت و با خیمه ترا فرمودند و پذیرفتند
 عسکر خویش سپیدایش این کردید بخوانند **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ بِرَحْمَتِكَ**
 برشت او نهادند و نوط مبارک بر کرد دست گفتند توکل بر خدا می غرض جعل کرده خود را بر لشکر
 ماورالنهر ترا مبارک با و سلطان علی را آفتابیت شادت دل یافت و آنگه لشکرش بیست چهار هزار
 تن غیر سپید نهادند مقابل پنجاه هزار گرس گزیده و روان شد حضرت مولانا با جمعی از فرزندان خویش
 تا می آوردند بر کنار شهر و کینه مسجد کج قبل مراد شست و زمان سپید آمد پیر سپید کرد
 جمعیت تا آنگه سپید کردید که باقیخان طرفیافت و پیر محمد خان براه عدم شتافت و همه مردم این
 این را که سینه نگاه مولانا از انجا بخاسته منزل آمد در پیشی از مغز صان و خواب با این ترا
 غایت حکایت کرد که شبی حضرت مولانا بجای سوار میرفت و من بر سینه با می با چند از خاندان و
 پیغمبر نگاه خاری بر بافتن بگذر خاطر که در ایندم اگر با می از از می عنایت شدی چه بگویم و
 حضرت مولانا بر آن مشرف شده فرمودند ای برادر خارجی با می بگذر گن دست نیاید بسو لوی بیت کج
 بی ما و کوی بخا و سینه شدی پیغمبرین با ما نصرت و وزیر از کما رحمان فرزندان مولانا شنویم
 که در آن طبع علم حیا که عادت آنظرافه است بیتما بخدمت سپیده اندکی را در آورده اند که اگر ایشان را کرد

است فلان طعام با ضیافت کند و دیگر را در خاطر آنکه فلان میوه بیلند و ثالث را طلب آنکه در آن محل فلان
 بر صاحب جمال نیز حاضر سازند مولانا آندون را که مراد است مشرعه و شته اند بر ادب ایشان ساسینه
 از شخصیتش نموده فرموده اند که در ایشان اگر حالات و کرامات یافتند بنا بعت شرع یافتند
 از ایشان ما شروع نباید طلبید بعد از آن بمیوم خطیب شده فرمودند علی امتحان از بیت امر شروع
 هم نزد این طایفه زد و در حضرت محمد و شیخ عبدالاحد و الحدیث شیخ احمد محمد و قدس سره
 صاحب بده المقامات می آرد و شب حضرت محمد و عمر بن خطاب می رسد ضعیف المدینه شیخ عبدالاحد
 بن شیخ زین العابدین بن شیخ عبدالحی بن شیخ محمد بن شیخ حبیب الدین امام رفیع الدین بن شیخ
 بن یوسف بن اسحاق بن عبد الله بن شیخ حبیب بن احمد بن یوسف بن قزحشاه بن نصیر الدین بن محمود بن
 سلیمان بن مسعود بن عبد الله الواعظ الاصفهانی بن عبد الله الواعظ الکبری بن ابوالفتح بن اسحاق بن
 ابراهیم بن ناصر بن عبد الله بن محمد بن خطاب ضعیف المدینه شهاب الدین علی الملقب بقریشی
 الکاملی از اجله امرا و اعظم وزرا، سلاطین غزنویه بوده و گویند که از سلاطین کمال بود و در
 هند و شان است که از غزنه و کابل می آید و گفته اند که در آن کورست که نسبت کرد شیخ زید الدین
 قدس سره الاذنی زوی اتصال میگردد و امام رفیع الدین مذکور جامع بوده میان علم ظاهر و باطن و
 نسبت سید جلال الدین البخاری نموده و موجب قامت بر بار سرسندان بوده حال با وی
 و تعمیر عمارات از کتاب مذکور باید جست نظر اینکه در زمان فیروز شاه اهل قریه براس فرزند است
 جلال محمد و جهانیان که فیروز شاه میبرد وی بود التماس نمودند که بنا بر عشر سالند عیسایست بدلی
 شما گویند که شاه آباوی شمسری در آن نزدیکی نماید حضرت محمد و مراد غفوان جوانی تحصیل
 ربانی بناگاه دید طوائفی اشوق این راه گیر میان دل بگرفته نسبت مطهر نفوس شیخ عبد القادر
 قدس سره بر و آنجا بخدمت ارادت او و آماده تلقین از کار و تعیین طوارق گرفت چون از شیخ التماس
 سکونت بر آن نشان و طلب مصاحبت آن ورود ایشان نمود شیخ رضایان بر او فرمودند
 غریب تحصیل علوم دین شریعت نهاده باز گردانند از اخدمت بر آن نگاه بیا و تحصیل نماید

شیخ زین العابدین

که رحمت بنده که در ویشین معبر را چندان تکلیف نیست چون مخدوم این شیخ بود ملاحظه کن بر سن شیخ
 و گفت ترسم که چون پس از انعام معلوم بدین عتبه علیه شتابم این گرامی صحبت را در نیام
 شیخ زود چون مرانیابی بفرزندم رکن الدین شو و از وی بخواه آنچه بخواهی حسب الامر بر تحصیل علم
 مراجعت فرمود قضا را پیش از تمامی تحصیل مخدوم عمر گرامی شیخ او رخت تمامی کشید و بعضی
 مخدوم بعد از فراغ علوم از متفقون مفهوم و پس از مراجعت سیر بعضی بلا و حکم آن اشارت بنیاد
 بکمی نزد شیخ رکن الدین شد او با اشارت والد خویش ملاحظه علما سعادت و طالبان فاکیش طریق
 عنایت سپرد و نظرات تربیت در باره انتخاب کار برد چون از فوائد خویش بهره در گردانید خیر
 خلافت پرشاید از قادریه و حشیه و تطهیر تربیت طلاب امر فرمود و اجازت نامه بغایت عالی
 در ملاغت معانی و فصاحت الفاظ نوشت و آن نامه گرامی که نگارش نموده اند در کتابت کورس
 آغاز آن نیست که گذارش میاید بآیة الرحمن الرحیم بشری لقد اقبل الایمان ما وعدنا و کون
 المحمدین ان نبی العلی صعدا قطعه شهری ترا که دولت اقبال و نمود و انجامز وعده کرد نقاب بر رخ
 در آسمان بخت شمس برآمده و نوری از آن بتافته اند جهان بخود الحمد لله می خلق آدم علی صورت و
 که در خیال قیود اجزای ملک السعیدین انبیایه و اولیا کلمه نبی سنه تسع و سبعین سعمائة وفات مخدوم در
 سبب بعد الالف الجوری واقعه عمر شریفش مقبلا و وقت بود و ذکر شیخ رکن الدین در کتاب
 مذکور است فرزند دوم خلیفه اول حضرت شیخ عبدالقدوس است که بعد از او بر سجاده ارشاد داد
 و از سید ابراهیم الایرجی القادری نیز طریقه قادریه را اخذ نموده ختم و خلافت یافت شیخ رکن الدین
 صاحب احوال و اطوار علی بود و تصانیف شائسته دارد از آن جمله است مرآة البحرین موسی گرامی
 و بی و بی و نیز در اکثر کتابت کفر الکرکات در یکی از کتابت او بخط شریف حضرت مخدوم و دیگری از
 سحران را از نوشته و اما آنچه در کتابت شیخ محمد الحمد و المنه که در دیده شود و نمازده بجز خدا معذرا
 جز اخلاص و عجزش نه و جبر جبر و در زمانگی گیش نه انتمی سهفته از دریا جده انی سیکینه بر سرخی
 که انی سیکینه شیخ رکن الدین در اصل بعضی کلمات سکر و والد خویش تحقیقا است نسبه از آن جمله

شیخ صاحب ارشاد
 و

آنکه والد ماجدش از روزی در اشامی سماع بر زبان رفته بوده که خدای داد ما کجا می آید
 اگر گوی خدای داد ما کجا می آید سماع بر زبان رفته بوده که خدای داد ما کجا می آید
 که بوحثت و واحدیت سبب از سیر شیخ مادر آنوقت فوق تعیین علی بوده عزیز می این سبب از سبب
 سجد و بزرگوار ساخت و نمود و اصل از شیخ زکریا الدین خالی از تکلفی نیست زیرا که شیخ ابن عربی و تابعان
 او و جمیع سبب رفیق تعیین علی قائل نمید و شیخ عبدالقادر و من جمله از تابعان شیخ عربی بودند و غیر ایشان
 ثواب این تعیین نیست که سبب از حال قائل بر شیخ زکریا الدین رسیده است و نمایانست همانند از جهان است با جمعی
 سینه شیخ او و سایر از خواش و حضرت الدبزرگوار است الا شیخ احمد بر شیخ عبدالقادر شهید صاحب کتاب
 سنن الکبیر رحمه الله که در شاه آباد آسوده انتقال شیخ احمد در سنه ۱۰۰۰ هجری قمری استماع بوده تا آنجا
 عبارت زبدة المقامات است صاحب اخبار الاخیار می آید شیخ عبدالقادر و من اولاد بسیار شده و پس از
 همه عالم و متعبد مسلمین است شیخ و از ایشان ایشان شیخ زکریا الدین روی سبب که بود و سبب از جهت محبت شیخ
 بر تمام والد خود قدم بینا زد که آنروز میدان کجا پدید و فی المده التقتیل صمصام شکر و اف
 سبب المده و مقام فوق و شهبود حضرت شیخ جلال الدین ابن محمود قدس سره صاحب زبدة المقامات می گویند
 چون حضرت محمد دوم شیخ عبدالاحد را حضرت شیخ فانی فی العصر شیخ جلال بنانیر می رحمت الله محبت
 هم گیری صحبتی شائسته و مجالس شگرف روی داده محلی از احوال این بزرگ نیز لازم است شیخ جلال
 بنانیر می از احاطه خلفای حضرت شیخ عبدالقادر و من همما الله و از علم ظاهر نیز بهره تمام داشت و در آنوقت
 و استملاک تمام ناگویند بسیار بوده که برای اناقش جهت ادای نماز مردمان آمده با از طبع حق خوی
 سبب از آنکه از سبب بجهت می آمد حضرت ایشان از والد ماجد خود نقل کردند که میفرمودند ایام تقصیر از
 حضرت شیخ جلال و زنا کشید از آنجهت اضطراب و شورش عظیم از خلاق برخاست گویند چون بعد از
 شانزده روز اندکی بهوش آمد نظام که از احاطه خلفای او بود و از آنحال تنگدل شده گفت محمد را آنچه
 حالت شیخ در آنحال بجهتش دور تمام این بیت میخواند سه قومی از وجود خویش فانی و فتنه خوی
 در صافی حضرت ایشان این بجا است ایجا رسانید نگریه در کوهی مبارک که شده و نظرات خیر بسیار

در این کتاب
 در این کتاب
 در این کتاب

رو گشت و مدعی با کسب از تمام سر فرودند حضرت شیخ جلال ارسال مفیده است تبرکاتیکه شمه از
 ارشاد الطالبین گفتند و در ششمه بنویسد که عشاق بر نماز کشف کرامات توقف رواند از
 دازان مثنوی شوند و مقیخیزی نگردد بریده و ریده از همه جهان باز جهان باز باشند آن است
 ایشان از عبادت و زهد و تقوی و ریاضت استرازن کنند و اینها را از میوه نهند بلکه جان کنند و خون
 او کم شوند و پیش از مرگ بپند و سخن رسد اینجا اکثر عیان اهل سلوک و جهان صوفیه راه خطا کردند و
 شدند العباد باسد من کات و می عن السلف منی الله عنهم اجمعین اما حرموا الوصول التبعی عم ال
 والاصول رعایة الشیخ و الطريقة و آنچه گفته اند تلاوة القرآن والاستغفار بالعلوم الشریعة امور
 کهن شان الطلستان آخر نسبت برداند نوافل گفته اند که کار طالب حق بعد از ادا می و انقض و سستی و
 منحصرا باطن است نه بکثرت نوافل و اعمال جوارح استی ایضا حضرت ایشان قدس سدره جکا
 کردند از راه که فرمودند یکبار شیخ جلال این سخن کرد **الدین توبه الیک السلام** صاحب تعرف را که عارف
 از رویت مشاهده او سجان درین نشاء چه چشم سر و چشم سر خرقیان بهره ندارد و در میان بنابر
 شیخ جلال گفت از سخن منی بر سر است این چه شیخ رکن الدین را خاطر نشینت حضرت است
 فرمودند که من این حضرت را دیدم آخر شما شیخ رکن الدین از آنچه بود توفیق داد و فرمودند سالیکند
 بخاطر طاهره اما آنچه اسحال بر دل می آید است که در مقام اتحاد مبین تقدست و درین چنانچه هر کس از خود با
 چه شود و ثنیت میطلبد مشاهده معایر میجو اید و می شیخ جلال عمر را زیافت بعد از نود و پنج سالگی در
 تسع و ثمانین ستمانه با حضرت شافق و در بلده خود مضطرب صاحب اخبار الانبیا بنویسد شیخ جلال الدین
 تنبانی سیر الکاملی برید و خلفه شیخ عبدالقدوس است از نشاء هیر شایخ وقت بود عالم بود و عالم مستقیم و
 کمال از اول عمر تا آخر بطاعت و عبادت و در روی و عطر و ذکر و سماع و ذوق و حالت گدازیم کن
 طریقیان فته بود و در حفظ آداب و نوافل و رعایت اوقات تا آخر سیه مستقیم نقل که او را
 سیر می فوت کرده بود در آنچه گاه که در مصیبت او دشت سماع کرده تا آن روز و در آتی
 محتاط نگردد در شریک نباشد اگر کتب شیخ عبدالقدوس نام اوست و ادرا نیز مکتوبات بر طرز نقل

بیاریت رحمة اللدنی در آن عشره ذمی الحجه سنه تسع وثمانین استماعه و هو ابن حسن و شعیب سنه ثمان
 اند علی در اقتباس الاوار است حضرت شیخ جلال محبوب ترین خلفه حضرت قطب العالم بود و در
 از پنج بود و مسکن وی تهاذیب است و سلسله نسبت پدری و مادر وی بحضرت عمر فاروق منتهی میشود
 رضی الله عنه در نام پدرش قاضی محمود بود و در سنه ثبث سالگی قرآن حفظ کرده و در سنه سالگی
 اکثر علوم را تحصیل کرده تقوی پیدا و سبب آمدن وی بخدمت حضرت قطب العالم از پسران ^{مقتبل}
 سوارتر جهان مقبول است که حالکان قبصه تهاذیب برید حضرت قطب عالم بودند چون وی حضرت
 بطریق سیر و قبصه کرد تشریف بردند نیز آمدنش شیخ جلال سجد و آنوقت دی مدرس علوم ظاهر
 شتمنال کمال است و از سماع و سرود و غیره نفرتی تمام روزی از حالکان که مرید حضرت بود
 پیدا که ما شنیده ام که پیر شما آمده است در بعضی سماع مشغول است ما میخواهیم که بوی طاعتی
 و جمله تکالیب این امور زین پیریم اکنون آن پیر قاضی اسلام ما بگویند آنها سلامش بخدمت حضرت
 رسانیدند وی حضرت فرمود که شما سلام ما نیز برسانید و بگویند که آن پیر قاضی خود میر
 دیگر از امری قضای روزی وی حضرت مشغول باطن مشغول بوده تا قی غیب آورد که جلال آن
 بخشیدم او را و حلقه خویش در آرد بحال ما آشنا گردان حضرت قطب عالم در حال رخاست بود
 شیخ جلال بر آید سلام کرد و گوشت نشست دید که طالبان حلقه گرد او حلقه زدند نشسته اند چون شیخ جلال
 از تدریس فارغ شد و طالبان حضرت شدند پس شیخ جلال بجانب حضرت قطب عالم توجه شده پرسید
 میان فقیر شما از کجا سید وی حضرت گفت که در میان فقیر قاضی ام و نظری من بسوی شما انداخته بود
 کتابی شامی کتب علم ظاهری و نقوش غیر و غیرت را از باطن او بسوخت بر فور حال شیخ جلال
 بخت و دست بسته ایستاد و عرض نمود که این کتب بغیر حقیق باشد که بسوزند وی حضرت فرمود
 که از شر از ذات کتب علم صفات باقی نخواهد ماند و تو هنوز با من حرف سیاه مطلق واری با نظری فرج
 بر دل شیخ جلال کرد در حال وحدت حقیقی و برار و نماگشت و ملک کثرت از آینه دل او گشت و با
 حق را در ذات وی حضرت آشکارا در بری اختیار است در دامن منی قدس همه حکم زدند و لازم است هر کجا

او معنوی بجا آوردی حضرت کلاه چهار ترکی از سر مبارک خویش فرود آورده بر سرش نهاد و بر
 از تعلقات فارغ ساخت و شغل نفی و اثبات تقدیر کرد و سخاوت و مجاهدت و اشارت کرد پس مدت در آن
 رفته اواز در لرزه و جهوشی در تمام افاضاتش که مقدمه ظهور الیامات و ابانیه و صفاتی اندیشنا و بعد
 از آن انکی بجزودی هم کشید و حقیقت حال را بخدمت پر و سنگیر و ضد داشت اشمنی بگویم و چند کتبات
 مثل انجمن ارواد و واقعات و حالات بخدمت حضرت شیخ قدس الله تعالی اشاره سعید و ضد داشته
 حضرت شیخ قبله مانده گا از استماع این خبر می فرحت از شرح بحال نفع و منبسط گشته جوابات با صواب نوشته
 و از اسرار شریعت و طریقت و حقیقت در اجامی اشاره و با زجاسی صراحتا و تفکر داند و زجاسی
 در جواب و اربابا میبوسند که در مشرب من با یانند میان دو سه سال این دولت عظمی فرستگند
 و کشید آری سر چند و بیست آه چنگ شیرت و یک مردان بر چینه می شود و خوش خرم با و خوف با و خود
 راه ندیند دلا و در باشند و رجاسی میبوسند مت در کار است و جاسی گویند مبارک باد و نیز در جواب
 بحال ندیند بسفور نو نگاه وقت اذ انزلت الارض لزلها و اخر جنت الارض انقلها و
 قال الانسان ما لکم سیر اما یقین بنگیر که درت بومید خلدت اخبارها بان با و وحی لها
 هست یا نیست مقرر با چون وقت بر واقع است خلدت اخبارها بان با و وحی لها ساطع
 بر چند پوشیده است جوشیده است عشق پوشیده نماید دیک جوشیده نماید کف از دهن بر کفده عاشق ناچار
 و مرند در کار باش و هر ار باش و محرم کرد کار باش سه محرم دولت بود بر سر می با بر سنجاستند
 بر خرمی با الخ و همه صاحب اقتباس گوید شیخ حلال حقیقت حال را بخدمت حضرت قطب عالم نوشته بود
 وی حضرت زینت از خلوت بیرون آید و خود را از و ما رساند که کار تو تمام شد چون شرف تیر سوس
 حاصل کرد جهان وقت امانت پیران و خرقه و خلافت حواله کرد و زمانه طلق و غلیظ بر حق خوش کرد انقدر
 چون حلال الدین محمد اکبر و شاه روز دوشنبه دریم محرم سنه هشتاد و پنجمی بجهت دفعه فتنه مرزا محمد حکیم بر آورد
 لشکر نجانبه صوبه حجاب کشید و منزل و تپانید از فتنه جانفاه وی حضرت رفته ملازمت نمود و از آنجا
 در ازادان و بحالات وی چندینت کردین سخن نگنجد که در حضرت خواجہ محمد الباقی با بنده تبارک و تعالی

سره العزیز صاحب دہ القامات سیکریدہ الدبیر گوار خواجہ محمد الباقی قاضی عبدالسلام کہ از ارباب
 فضل صفا بود و از زمری ان حواریان مصداق نقلینا اکثر اولاد حضرت خواجہ در بلده کابل مندرج
 فی حدود سنہ احدی او شانی و صدیقین و سماعتہ در روزگار زینب جامی بزرگی از صبیہ اطوار ایشان پیدا
 گاہ در آن ایام تمام روز در گوشہ خیزدہ سرگر بیان خوشی میکشیدہ اند و تحصیل علوم رسمی شاگردی
 علوم مولانا صادق حلوانی کہ از علمای ان ایام بود اختیار نمودہ برفاقت مولانا ارباب بدر النعم
 شدہ اند و بانکہ روزگار از سوظرت مدرس آن علامہ ایشان را من الاوان شیازی پیدا آمدہ و از
 فضائل مرہ تمام روزی گشتہ کہ چہ تحصیل علوم صوری بقیہ مانده بود کہ سیکولین راہ و مانده اند لیکن
 دکامی نظرت انیش ایشان باید بلند شہرت بنا کند کی صبارتی القول گفت روزی حضرت خواجہ در دست
 نیک تحصیل علوم رسمی آغاز هجوم جذبات آئینیہ محفل یکی از افاضل در آمدند تقریبی افاضل گفت اگر
 خواجہ روزی چند دیگر بر مطالعہ علوم بودندی تا مویت ایشان کمال رسیدی چیزی با بودی حضرت
 خواجہ فرمودند مراد از کمال مویت نیست کہ گفتند اولہ شکوہ را چنانکہ حق آن باشد تو ان مطالعہ
 افادہ نمودی دعوی گفته می آید کہ ہر کس فی کہ عقل آن خدیدا البصر اندہ میان آرنہ امید کہ نشانی
 حاصل آید الرض حضرت خواجہ را ہم در اوقات تحصیل علوم کہ روزگار بر نائی بود جوش مناسبت این
 کا بصیحت باریا متکامل محفل فی سبغ القلم میرساند ما انکہ در بلاد ماوراء النہر کہ معدن اہل تافتہ غیر الوہود
 بسیاری از کبا و مشائخ ائمہ را در یافتہ اند و بعضی بعد من توبہ و انابت نیز ہم آغوش گردیدہ و کما سجدی
 بیاز مشق و لاعن کلام الشریف ہمدان وقت در زمان گذار ایشان سپید و سخنان او قناد بعضی ارباب
 ایشان کہ در آن زمان صاحبانہ بودند نیز خواہی صوری بر آن شہت کہ ایشان نیز در زمرہ ارباب مسکول
 اما انجا کہ روزی ایشان دولت دین و توکلی مشایخ عین بودسی آنان بجای نرسید سلطان جذبات
 اندیز کہ غلت خویش بگرفت بار و بچو بکہ برد چون بچوہ نقدیمو بچو است کہ گفت وال ایشان ایسی از
 و لہر ان صوری گرفتاری فرا پیش آمد پس از روزی چند میان ایشان آن نحوہ ایشان دوری ضروری
 بوقوع بپوشش کان خیال بخود اندانہم جام نبودہ ہم متعارف آن اوقات الامت مفارقت بعضی کتب ارباب

محبت و معرفت بنظر ایشان در آمد بنامید آن لشکر الهی شوق حصول حوالی طلب آنکه گریبان ایشان
 گزشت صاحب کتابت که گوید در پیشی باین در پیش گفت از زبان در ایشان این که فرمودند در سر مطالع
 کتابی از کتاب که بر بودیم که بر ما تجلی نمودند و ما را زنا بر بودند که ششمار و حایت حضرت خواجیه بیبا و الدین
 سه سبقتین ذکر و القاء جذبات بنواخت همین محبت بر اینها بود که شمر دانان طلب نموده همگی در سراج آریاب
 درآمد با بجهت حضرت خواجیه با دست و جوی سالکان و مجذوبان سعیدان بطور سلسله نند و سبا پاک و لا زانو
 بلا یافته بهر گرفتند و سیاحت بصحبت یکی از عظامد مشایخ سلسله رسیده نوشته اند که اخذ طریقت وی
 و تفصیل سلوک فرمایند استخاره نموده اند حضرت خواجیه محمد با ساندیس سر و الفریز ظالم بشده فرمودند
 حاصل سلوک تفصیل آنست که تند بی حلاق حاصل کرد چون این دولت میسر آمد تفصیل سلوک نمودن
 حاصل از حضرت تدریس سه خود از بهایت حال خویش چنین بگاشته اند که ابتدای توبه از معاصی و طهارت
 خواجیه بطلب کرده شد با و دیگر توبه در طهارت شایع که در سر توبه شریف و شهنده و از کبار خانواد حضرت خواجیه
 سیوی بودند که در شتاب و دیگر بوضع و اختیار در توبه گری حضرت امیر عبدالعظیمی در طهر توبه رسیده
 مفرد و بصافحه آن نعمتی بود غیر توبه امید که برکات آن توبه الی یوم القیام با ما القصد رخواجیه شریف
 خواجیه بیبا و الدین فرموده صورت توبه عقد شد و سیل طریقی اهل سعده نظر رسیده بکم الفریز تعلق کل خوشن
 دستی می افراخت عاقبت بعضی از سخاویم فرمودند که گری که متعین با حضرت رسالت رسیده بجهت
 نظرین آن شایع که از همان غیر طریق ذکر در اقله ذکر و شهودت و وسایل در آن ذکر و مراقبه و اوراد
 آن غیر مداومت نمود و عهد شنیده شده بود که در ملکاتی قریب پنجاه سال سیدان لاله قطع کنند بزرگ لاله
 خواجیه رسیده ساده و در حصار آن میشدت که هر روز زنا را در ذکر غنیمت شمارد و بجا فوری عبادت فلاحیت نماید
 چند که در شبان اشارات غیبیه سلوک طریقه دیگر ظهور میکرد قدم سوار را از جا بر می داشت و در زمین گریه
 در آن خطبه بقره و نیتها مانتی لافض سگاشته انشاء الله الفریز عاقبت دست کرد آن محمد از جو سار مال
 همین است و لا اذن بیعت سیراب گردانند با لاله که می رسیده شد و به طهارت حضرت شیخ بابایی و الی فذل
 سه العالی اتفاق افتاد از برکات نظر شرح منده شده الحمد لله و الله که آن نظرات تیر فرغ تاب بود

قبول هر چون حضرت شیخ از سلسله نقشبندیه نیز مجاز بودند و معتقد او مطلب بود چنانکه آن
 بزرگوار سخنان ربانیه از رویه همان مخلوق او اقبال فرمودند بعد از انتقال آنحضرت بدار القربی
 سه پاره حضرت خواجهاجره گشته در اوج علیات ایشان در پیشگاه نمودن گرفته در عقیدت نمودند
 و برین نوع عقیدت آن نسبت را توفیق پیدا شد و امره عنایت و معنی پیدا کرده و راه روشن نمودند
 جمیع معنی دست داد تا آنکه بجزب عنایت ایشان بخدمت محمدوسی حضرت مولانا خواجهاجره
 آن سیره رسیده شد و بهر حال در غایت خود در مصافحه دست آورد و بطریق آنحضرت در اوج
 نقشبندیه خلفا ایشان در سلک نیازندان این بزرگوار در آمده شد انهمی کلامه اشرف بقول
 آن بزرگوار است از فحوائض این بقیده نشان از ایشان به ایت احوال که با اندکی ازان که کشود
 چنان متفاد گردیده که حضرت خواجهاجره اویسی بودند و تربیت از روحانیت حضرت سالت
 مدینه بود و حضرت خواجهاجره و الحقی دالمدین و خلفای ایشان ضعیف اندیم یافته و بنظرات عنایت
 آن بزرگواران کار با کجا میسایند بعد از حصول کمال چون از سیرت با خبر گشتند
 رفته از خدمت مولانا خواجهاجره گشته اند و نیز بقول صاحب کتاب مذکور است یکی از صاحبان
 اقول که آنوقت حاضر بودم با جعفر حکایت کرد که من نیز از آن بقیده میان مخصوص آنوقت ای انما
 بودم روزی در میان نماز دیدم که حضرت خواجهاجره را چنانکه در بسوی عقبه است همچنین بر روی
 مانیز در ایامی که نماز شبانه انجامالت بر من عینه افتاد تا بر نش تمام نماز را با خبر رسانیدم
 دیده بودم معروضه ششم نموده و از انسانی آن منع فرمودند با وجود حصول حالات و
 کمالات و رجوع طلب آستانه بایشان حضرت خواجهاجره من تحت عالی و تقدیر و الا بر سر سخت
 تعلیم بقیت نیامند و بسیرت و لایحه و بلج و درخشان شدند تا غیر از آنکه ازین سلسله بزرگ و دیگر
 بر آند بار سینه را شاد بودند در یافته در زمانه نوایه مستفیض گردیده و تصحیح احوال حاصله در زمانه
 بصیرت مولانا که بشرفانی قدس سیره نیز رسیده برخی از احوالات حاصله را بسبع ایشان
 از مولانا سخنها دیده اند و از آنجا مشهورترند شد نماز راه سیدی بعضی نشان میدهد

بگوئی برنگاشته اند که آن در کتب ایسان سطور است و اولش این بیت است بعیت من از خط
 محبت نشان سپیدیم که استخوان عزیزان بساحل فدا است و در اشعاعی آنکه شوق جباری
 از بلا و ما و المصروع و اند مولانا اعظم خواجگی املنگی در واقعه برایشان ظاهر شده فرموده اند
 ای فرزندان چشم ما بر راه شماسست حضرت خواجہ را وقت بغایت خوش گشته و این بیت بر زبان رانند
 سه سبک شتم زغم آسوده که ناگفته کین و عالم آشوب نگاہی سهرام گرفت و چه مولانا ای
 تیرک بزرگوار در آنوقت و دیار از کبار مشایخ این سلسله علیقتبندیه بودند و مؤثر
 خاصه خواجہ بزرگ چون کوه مستقیم و نسبت ایشان بر دو سلسله حضرت خواجہ احرار است
 و جبار است ایشان بوالد ماجد ایشان مولانا درویش محمد املنگی بوده و ایشان از ارادت
 مجال ذوالاحوال خود مولانا محمد زاهد و خوار می داشتند حضرت قطب الاخیا خواجہ
 رحمہ اللہ و ہم صاحب کتاب مذکور میگویند و چون امید است که عنقریب احوال بن کابری خلفا
 آید در کتاب نجات القدس چون بعد تعالی تفصیل مرقوم گردد و اینجا همین مقدار کفایت
 نموده آمد باجمہ چون حضرت خواجہ ما قدس سرہ نجیدت مولانا می مذکور رسیده اند بغایت
 عنایات دیده اند حضرت مولانا بعد از استماع احوال بلند ایشان سه شبانه در زلیله و بنا
 و جلوت با ایشان صحبت داشته اند بعضی از آن فواید اطلاع داده فرموده اند که کار شما بغایت
 سبحانه و تیرت روحانیت اکابر این سلسله علیہ انجام رسیده شمار باید باز بندهستان شویم
 این سلسله علیہ آنجا از شمار و نفی تمام بدیدار آید و مستفیدان عالم مقدار اینجا از زمین است
 بروی گرد آید خواجہ ما بنجد از راه انکسار و دید تصور احوال عدد ما در میان نبوده اند
 حضرت مولانا از اسحاق بازنمانده اند و راه استخاره نیز موافق فرموده مولانا نشود غرض از
 اقربای مولانا که از حاضران آنوقت بوده گفت چون بعضی از این بخدمت صاحب النسبت حضرت
 مولانا شہید بیک حضرت مولانا خواجہ را درین چند روز صحبت خلانت و اجازت کامله داده بر
 کشور بندهستان فرمودند از غیرت بسوزیدند و چون خبر شورش آنان بحضرت مولانا رسید برخواستند

که یاران نسبت به آنکه کار این جوان را تمام کرده نترسد و نترسد از نذر جرایم خود که زود ما تصحیح احوال خود
 نموده لا جرم هر که چنان آمد چندین روز پیش حضرت خواجه با ملا آل سابطان که در میان مینویسد
 متوجه آن گشاده بوستان گردیدند و زمانه زبان حال مضمون این مقال است که گشت **ع** شکر
 شوند همه طوطیان میند + زینت پاریسی که بچکال میرود + چون میند و ستان سعیدند سالی در بده لاهوت
 سمانند و بسا علماء آن طبله شیفه بخت ایشان شدند لیکن از آنجا که شرف علی بقعه است و اراد او
 بیت الفقراء آنجا آمد و در قطع فریزی که سر سفر نیست بغایه دلکشا و شرف برود یاد عمل برسد
 در نهایت عظمت و بکرت و صفاسکونت اختیار نمودند و تا زمان ارتحال زین الملک حاجی دیگر
 انتقال فرمودند صاحب بره المقامات کرامات و کمالات و کمالات حضرت ما خواجه الباقی از مردم
 ثقات که آنها خود از حضرت خواجه دیده بودند گویند خود شنیده و بر نگاشته اند چندانست که در مخیر
 نسیمه از آنجمله است آنکه شیخ تاج الدین حکایت کرد که روزی در جماعت نماز در پیشوا ایشان بودم
 در میان نماز آنگاه که ایشان احساس نمودم بعد از نماز که این حجره فوتمند من نیز حجره در آدم و جان
 گریان یافتیم بعد از ساعتی پرسیدم که سبب این گریه چه باشد گفتند ازین بگذر و ما را بدین
 پس السلام نمودم فرمودند در عین نماز که معراج مومن است روح من در طلب طلب بر او را و در
 نمود و در تجوی آن چند آنکه مقدر در وقت این مرغ پر وبال زود بدستش بیاید یا چاره چندان
 خود را در تفصیل البابت اخذ و در سنه هزار و دوازده بر در شنبه بست و پنج جادوی الشافی
 از روز نیکو نماید بود که چهار بکر اسم ذات مشغول شده اند و همچنان اند گویند بعد از
 سالگی جان بجان افزین سپرده رضی الله تعالی عنه و ذکر خواجه محمد عبد الله که در
 کلان شتهار دارند و در شحاتت فرزند نخستین حضرت خواجه عبید الله احرار بودند و در
 با انواع اوصاف علوم ظاهری و باطنی در نشینند و مقرب بودند و در علوم نقلی و عقلی در حکما
 و شهنشده و در حقائق علوم کتاب سنت هر دو بی و دقیق النظر و حدیث البصر بودند که هیچ و تيقه از
 حقیقت بین ایشان پوشیده نماند و در وجودش و با وجودش در علوم ظاهری از نسبت باطنی حضرت

بیت خواجه

ایشان بعلت بیوه مند بودند و بعضی میخاویم که بر ملازمت ایشان مرد امت کرده بودند از تصرف
 در خوارن علوات ایشان حکایت میفرمودند حضرت ایشان خدمت خواجگان ترا تعظیم بسیار میکردند زیرا
 از آن نسبت فرزندانی بجای میفرمودند ملازمت خواجگان بریده بود و ایشان در ملو شایگان
 از سر قد سنجان هند جان نزار نمودند و آنگاه حلت بدار القرار فرمودند بعد از فوت خواجگان
 بتاسکند آوردند و در خوار مرار شیخ ابو بکر قفال شافعی در زیر پامی والده خود در فونخ پوشید
 نماز که حضرت خواجگان از اصبه سید تقی الدین محمد کرمانی پسر درو و صبیبه بودند پس آن خواجگان
 الدین عبد الهادی و خواجهاوند محمود و خواج عبدالحی و حضرت خواجگان از اصبه حضرت
 نسبتی دیگر بصبیبه خواج محمد سیر خواج نظام الدین برادر خواج عصام الدین که او از اولاد اصحاب
 بران بود و اندوخته بود از صبیبه می نیز سب و دو صبیبه بودند پس آن خواج عبدعلیم و خواج
 عبد الشهد و خواج ابو الفیض و غیر حضرت خواجگان از ترکیه خالصه یک پسر دیگر بود و خواج محمد
 رحمة الله علیهم خواجگان در سن نهصد و یازده وفات یافت ذکر خواج عبدالحی صاحب
 سلال نوار میگوید خواج عبدالحی بن خواج عبدالمقرب خواج گلان ابن خواج عبید الله
 قدس الله سرهم صاحب کتات مقامات بوده و خرقة از پدر و جد خود داشته و زیارت مریدین
 توفیق یافته و بندهستان در عهد جمالیون پادشاه آمد مرزا کامران مرید او بودند از وی حضرت
 که میگفت که چون بجه رسیدم بغرم طواف حرم شریفی که میرقم از خادمان آنجانی او بیهاشت
 میشد بخاتم خلیفه که از اهل ایمنی در خورقه روزی طواف بقدر صلاوة میشد ناگاه
 گوش آواز سید که اینجا خانه زادن درگاه ما انداخته زبیر از ارض ایشان مشهوراند
 بچی الدین احرامی در سن نهصد و پنجاه و نه در سن وفات یافت صاحب کتات القبرین ذکر
 سرالفاخر الحلی کاشانی حکم شوق و شوش فراوان انقضاء وقت و زمان و بعد او صاحب
 طالبان بعضی اموری که بخدمت متعلق است باین سلسله نقشبندی الحاق نمود چنانکه متفق است بر
 سبیل قضیه بعد از نماز عصر لازم محاسبه بر می این طریق است آنرا بجه آورد و در دو روز و نیا در گذار

خواجگان

تمام با تکلام داد بر کشیدی اصحابی می سر بر منته کرده ایات پرورد بخوانند نماز محمد را
 از افراد جماعت قرار دادند از بس طوین شورش و جد و جملع را که اکابر بنظر لایق بجا خط
 عملت از آن در می جست بود بدین جویند فعل بر آن بر کشاد چون یکی از فرزندان خواجہ محمد عبد الله
 کرد و ایست شهوره خواجہ عبد الله بن شہد با جناب باب و تکالیفین خصمتا شاجره نمود مولانا روح الله
 روحه جز بیکر انما مؤمنه در لب کشود و نیز مستی تمام گفت طریقه خواجگان با طریقت صاحب وجود سکود
 سکون و فطرات جبر و سر و خست عزیت بود در دست هم جبر خواجہ علی را یعنی در امیر یک کمال دارد و هم
 خفیه خواجہ بہار الدین خواجہ جبار بعضی گویند بشورش تمام بخند و فرادہ گفت میخواہم در گوشہ سوت
 جانی داشت باشم کہ خلقی از گرم باشند ایضا نقلست کہ میفرمودہ اخفان نسبت بہت بی مشو
 ان نسبت بمنتهی التماس است لاجرم تا امروز منتسبان او بر بنا طریقه وی اند حضرت مولانا در
 ایشان بخندوم اعظم نامور اند و اگر خواجہ محمد یحیی بن ابوالفیض بن خواجہ کلان مکرور
 از عم خود خواجہ عبد الله بن شہد غدا و ندا خلاق رحمانیہ و صفات ربانیہ بودہ در مصباح العوام
 است محمد یحیی بن ابوالفیض صاحب کمال و عارف کامل بودند و در اخبار و الاصفیاء احوال الشیخ
 مفصل و از دهم بیع الاول در سنہ تسع و تسعین و تسعمائے فوت کردند و بر کنارہ در ایامی حسن
 بلکہ اکبر آباد مدفون گشتند نوکر امیر عبد الله احمراری تظہر وقت خود بودند و در میان
 محمد یحیی بن ابوالفیض احمراری بظاہر وضع نوکری اختیار نمودہ در زمان اکبر شاہ منصب
 بودند و منصب حکومت دہلی داشتند در آخر عمر نظارت صوبہ داری بر بانپور ممتاز بودند و
 است و دیم و بقعه در داد و تبر ایشان قبر سیردی خواجہ محمد یحیی کنارہ شرفی در ایامی حسن
 مقابل راج گھاٹ شہر اکبر آباد است و نام زیارت ایشان فتمہ بود دیدم کہ در ترشرفی خواجہ محمد
 یحیی آسودہ اند و در تربت غربی خواجہ امیر عبد الله سر خود را مقابل سینه پیر خود نهادہ است
 در تربت بیوم نیز باین طریقت حال معلوم نیست این طریقه ذوق مسنون است چنانچہ در روضہ منورہ
 آنحضرت صلی الله علیہ وسلم حضرت شیخین رضی الله عنہما مدفون هستند نوکر امیر ابو العالی اکبر

تاریخ
 خواجہ محمد یحیی

تاریخ
 خواجہ محمد یحیی

آبادی ابن سید البروفانی حسینی بن عبد السلام ابن عبد النکاح بن عبد الباطن ابن میر تقی الدین
 که باقی قدس العباد سرزمین است که ایستقی الدین از جملة سادات عظام و اولیا و کرام صحر و در دست
 و از جانب درسی سبط خواجہ فیضی بن ابوالفیض ابن خواجہ محمد عبدالدار بن خواجہ احمد است و در
 نصد و نود و هجده ولادت ایشان در سرزمینی تاریکه که از دلی کنیز لک بجانک بود و آن است بجهو
 خود و در پیش سر عبد السلام سبط خواجہ محمد عبدالدار بن خواجہ احمد در زمان خلافت اکبر پادشاه از
 سرقتند بیدارستان آید در بلده فتنه و پادشاه ملازمت حاصل نموده اقامت شست باز مرا
 نموده زیارت بیت الشیرام رفته و همانجا وفات یافت پسرش امیر ابوالوفانکه در بلده مذکور
 وفات نمود نفس ویرا بدلی برده متصل در سبعل دروازه مدنون سنا امیر ابوالاعلی بعد وفات والد
 سجدت خواجہ محمد فیضی بن ابوالفیض مذکور که پدر ما در ایشان بودند تربیت یافتند و خواجہ مصوب
 و محمد محی اکبر پادشاه همراه راجه مانسنگه که متعین صوبه بنگال بود و فوج جاری بردوان نیامد
 خواجہ موصوف شهید شد نیز راجه مان منصب سده صدی ذات و سه هزار سوار بنا در ایشان
 تقویض شد و اکثر حضرت ایشان میفرمودند که بزرگان در خواجہ میفرمایند که آنچه وضع اختیار کرد
 بر وضع ما باشد بعد از آن یک برگ سر مرا به دست خود تراشد و بزرگی قمیصی مرا پوشا بنید
 بزرگی است اگر معنی برست خود گرفته نزد من آن در بخاطر نمائند که بر سر من نهاده بانه القصد او
 سلطنت بی جهانگیر پادشاه از تیر اندازی و تیر اندازیش که ایشان بضر بیکره ثانی میوز
 میان مشعل و شاخه بودند نهایت بخت چربت و پیاله شراب با ایشان بخوردند و از دربار
 آمدند و این میخاندند بیت این هم طرراق کنشگون ذره نیست نزد این چون پادشاه را از سستی
 شد مکافات نامت نموده گوشواره مزایید مصوب میر عبدالحی رحمت فرمود و امانت منصبیت که ایشان
 اقبال لغیر نمودند پس آنچه مال مستاع بود و ملازمان خود را داده و ترک هوا و حرص نمائند و با جوهر رفتند و از آن
 با کربا و آمده دست بخت بجز بزرگان خود و امیر عبدالدار که نیز خستر ایشان بودند و او نیز بعد وفات حضرت
 میر ابوالفیض قدس العباد در زمان سنا در شسته بیشتر و بعد و سماع می برداخت گاه گاهی است سینه چو

سینه زان برایت بیعت فیض روح القدس را باز مد و فرمایید و گویان هم بکنند آنچه سحر کرده و دواز
 کشف کرمانان ایشان که در کتاب حجه العارفین تصنیف حیات بعد از حرامی مسطور اند و طرفی از
 که رفتی امیر ابو العلی با یارانش سه بودند که نگاه جوگی با نفس شاکه دارد شد زمو دند که نفس از جو
 بیلند با آن همچنان کردند آنحضرت و خود ساخته دو دو گانه وضو داد کرده نظره چند آب وضو بر آن
 نفس زدند بجز آنست که از نفس بر آمده بزنی زیبا و عجایبش گردید چون استقسا حالش کردند
 معلوم شد که دخترک هندو می بود و این گوی بر او مبتلا شده بقوت سحر او را شاک ساخته با خود
 و در شب باز او را بحالت اصلی آورده حفظ نفسانی خود میداد آنحضرت زن از فرمودند اگر ترا بگویم
 نفس خانها چون پیش رسالت خود شود او گفت مقدر چنین بنی بود و حال اینجو هم که در کنیزکی شما با شیم بعد
 از آن زن جوگی بر دو مسلمان شدند و الله اعلم بالصواب آنحضرت زن را بعقب بخیل جوگی دادند
 و نام آن جوگی صدوفی علی بنیادند او هم کمی از اهل امدگردید که او در جواری از آنحضرت مو خود را
 و نوشته اند که امیر ابو العلی از مو فی عارضه سوزاک داشتند اخر الامر بعلیه و استیلا آن صاحب
 شدند و چند روز پیش از رحلت طعام آب ترک کرده بودند و فاش بزرگ شدند و وقت صبح هم
 ۹۸ سینه کجرا شصت و یک مهربی بوقوع آمدت عمر شریف بمقتاد و یک سال بود و مرگ
 و اگر با دیر و نهم بسافت یک کرده بطرف شمال زمین سلطه گنج بقعت و چهار دیواری
 وسیع دارد و هر سال روز عرس از آن در آن مقام جمع می آیند و فیض میرا سینه تقوی بقره
 از سنگ مرمر است و بر آن سبحان بی الاعلی کنده است و بر طرف بالین یک لوح از سنگ مرمر
 است و بر آن لغات تاریخ و فاش تصنیف امیر فضل اجاری منقوش است و قبر ایشان بسلطه گنج
 شده بود و ایشان را هم موافق جان و من که دند چون بعد به قبر راکش و دند نفس شریف را موافق
 یافتند و سحرهای قبور چنان سخنی شده بودند که گویا ساجد شده اند این همسایان معصیان
 و تاریخ آنها تا شوق است از رحاله سید امیر ابو العلی است فداست فدا فی الاعمال فدا فی الصفا
 فدا فی الذوات و انقبایست از دیرین و شستن کف است خود را و تمام عالم را و ذات حق را پیش ازین

سید است که منم عالم عالم است بحقیق با ندو بیند که حق است و ایتمی اند و آه که بد که حضرت حقیقتا
از مرتبه اطلاق دل اجمالی فرموده بدین صورت و کمال مختلفه و متنوعه ظاهر شده است و بدست غیر
موجودیت فائده گرفتن الالعبا است از لفظی کردن هم ما سو که ممکن شده است و الا اعدی است
از اثبات کردن جو و طلق که بمیه جاسا است انتمی گویند چون حضرت امیر ابو العلی در اجمیه بر بزرگ
خواجه بزرگ معین الحق الدین چینی رسیدند که بل بعد اسرارها خواجه بزرگ ایشان را در معادله باطل نمودند
و او خود در حیل خست سماع اجازت فرمودند و حضرت امیر اول فیض اندر فرار روح خواجه بزرگ شدند
و ثانی از نعم بزرگ خود کیفیت حالت نفس در سماع بزرگان این سلسله بنیادی و چهارمی شریفی در دو
دارد و کیفیت نسبت ایشان از فیض غیبیه و نقشبندیه مرکب است مدار کار ایشان بسیار انفس با پس قلب که در توف
قلمی از دست تزد است و نام سلسله از اجمالی آنکه حقوق نعمت طرفین تلف نشود و ابو العالی شریف
راقم در سینه کبیر او وجود شوکت یکرا که آباد رفته بود تا از اربعه قطب نجار بر فرار بر او از ایشان بر سر برود و حقیقتا
فیض و زار نسبت باطل ایشان میگردد و ذکر آن نسیم صبح وصال آن نسیم مقام حال مخصوص
بسیات رسول عربی آن معرفت و ولایت شرقی و غربی آن استعلم کخطبانه ام الکتاب بقلم در سید سیدی الدین
آن بر ملک شریعت انعام قطب ائمه کائنات شیخ المشایخ بندگی نظام قدیس سره بجا اسرار
حقان معارف بود عشقی کامل و شوقی داف و وجدی صادق و حالتی قوی و همی بلند و در آن
الانوار است و وی قدس سره حنفی مذہب چینی مشرب فاروقی نسبت و برادر زاده و داماد و مرید و مقلد
جانشین حق قطب الما قطب حضرت شیخ جلال الملت والدین بنیامین سیدی بود و بعد از وفات وی حضرت مرشد ایشان
مشکوک گشت و نام پدر بزرگوارش شیخ عبدالشکور بود مسکن وی قصبه کورست چند روزی حضرت نیز از شیخ
خلاف شوق و تشنه علم که در چنان در باطن حضرت شیخ نظام قدیس سره جوش زده بود که حقان بلند و قائم
از دانش سر میزد و در وی غرض از علم سبلی از او تا در آن ظاهر شیخ خوانده بود اما از کتابخانه از وی رسوم کجاست
و است که احاطه آن علم الهی است و تصانیف وی حضرت شل و شرح لغات کلمی و در آن در سال هشتاد و سی
خفت باطن جوهره و قرآن ریاض قدسی تفسیر و جزو اخیر از قرآن و غیر ذلک همگی از آنها کنوز معارف

از صلیح لایب است دوی نفس سر بسیار معانی اولاد سرود می صفت اولادش برستند و صفای دستار از شکوه برت
 و معادان حقائق معتقدانه شی ر مقام کمالات برکت و صفای و معارف شیخ ابن عربی ناشی از مرتبه کمال است **متمم**
 متواتر از زبان این فقیر نبوت پیوسته ایقول نیز صاحب اقتباس است که چون حضرت شیخ نظام الدین غنی قدس سره
 شرف طوب که بینه ز زیارت روضه منوره آنحضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم در ایات شرح لمعات بگه
 تصنیف نمود آنرا مسمی یکی کرد انبیه و شرح دینی در مدینه منوره مدوین بود و این اموسوم بعد از خشت وقت
 نوشتن این شرح در شرح می حضرت در غلوت می شمسیت مخادعی بر رفعت خانه میگذاشت تا که در آنجا
 نهد آنحضرت صلی الله علیه و سلم در عالم باطن لمعات را دوی تسلیم میفرمود و اسرار معانی در آنجا شرح
 دوی قدس سره آنچه از آنحضرت صلی الله علیه و سلم از حقائق معانی استقامت فرموده بود آنرا در کتاب
 در شرح خشت ساجی مدنی را گویند که بجانب سطری ازان لمعات که در وقت نزات پیش آنحضرت صلی الله
 زود می بود آنحضرت صلی الله علیه و سلم اشاره فرموده بود آنرا سطر را دوی قدس سره با آنرا ملاحظه
 بود آنرا آن لمعات تا الی الان نزد بعضی زندان می قدس سره موجود است و هم صاحب اقتباس گوید در
 بعضی از کتب نظیر این فقیر چنان فرماده که یکی را ز مردان حضرت شیخ نظام الدین قدس سره میفرماید که شیخ
 حقایق و معارف که از زبان می حضرت سر میزد مردان و خلفا آنرا می نوشتند و کتابی میساختند
 دوی حضرت می بود و در معانی چنان متفرق شد که حرفی نماند و چون مردان دوی معارف را
 که از زبان می می سره بر می آمدند و قالب عبارات و الفاظ در آورده و پیش دوی حضرت میخواندند و
 حضرت جز در آن دست او شان گرفته با گشت اشارت میکردند که این هر طرا آن سطر خط بکشند و باقی
 آنچه بود چون در آن حرف و شمار را خط بزنند و باقی را میخوانند تا اول آخر بطریق یا دعوات مابین یکبار
 بر آن خط میزند و بتعلیق میبودی دوی حضرت بنامیه صاحب فریق بود و در وقت عروج در شب است
 ذات چنان بروی طاری گشته بود هر کس که منظوم نظرش میگشت در اول او میشد و چون از مشقه و لفظ
 بشیخ ولی تراش شتهار یافته بود و چون حضرت شیخ نظام الدین صفا ارادت حضرت جلال الدین میسر می
 در پس جهاد آمد بر جبهه پدید میگردد و زرد که بر حرفی و اثبات و اسم ذات و بصوت بلند و با رعایت لفظ

و واسطه استغفار از ذنوب روز بروز حجبی انید و علمانی که کفایت از تعینات روحیه و حسدیه
 اربین بر پیشین خاصین گرفت و انواع حالات و اقسام انوار مردانش دارد میگشت در جنبی
 که این چیزها منتفی نیگشتند و هر دم مشتاق و جویان حضرت لائقین لاکیف بودند بنا بر آن محبت است
 و سنگی معروضه است اگر حکم شود و بموجب حضرت شیخ احمد عبدالحق در حجره را بخشید و گل مسدود
 و جلوتش ماه پیشینه با مطلوب سبزه یاد خلوت بفرم حضرت شیخ جمال قدس سره تحسین کرد و فرمود
 طالبان همین است پس شغل بیایه یقین کرد و خلوت فرمود و گفت نه بار اسم فات در یکدم بخوانند
 البته ترفی نماید هر روز در یکدم و اگر زیاده میسر نیاید کم از دو یست باز گویند حضرت شیخ نظام
 و حجره را مسدود ساخته شغل مذکور را زنده در یکدم سه صد و بر و ایشی چهار صد بار سه مرتبه
 شیخ نظام در وقت نشستن خلوت عرض کرد که نماز سجده است از من است خواه شد حضرت شیخ جمال
 که گفته نماز شغول شغوی جماعت میسر خواهد آمد چون می حضرت بوقت دائمی و فرض چهار نماز نشسته
 میگشتند بلنگ بصورت انسان متمثل گشته اقتابوی میکردند بعد از سلام نماز از وی غائب گشتند
 وی حضرت بدو جلیب پر سپید تکریم مجاهده شد پیش گرفت بعد از یکماه تجلی صورتی بر وی حضرت دار
 از آن حضرت شیخ جمال فرمود اکنون ترا حاجت خلوت است در این ارشاد مردمان امر فرمود و مسقط
 شیخ جمال الدین هم در میان خلفا خود را در این حیات خود حضرت شیخ نظام سپید چون لایت می حضرت
 وصیت کمالش در عالم منتشر گشت از والدین محمد جمالگیر و شایر علی بیست اعتقاد سپیدند و جویان
 مشهورین جمالگیر با شاه تبارخ هشتم ذی الحجده سن هزار چهارده هجری مازیسال اول جلوس رضو
 شد و از او یاد بر آید بهای سگه نمود و صحبت دیدن حضرت شیخ نظام قدس سره رفتند بود حضرت
 که در این طریق شایر بنامیدند که حضرت شیخ نظام سر را نوبه سلطنت داده است بنا بر آن اعتقاد نورالدین در
 میدان کجوز الحاد و شایر جمیع اولیاء حق رسومی اورا بنود از وی حضرت نیز گشت و در سجده
 کرد وی حضرت از همه دستان بخیر خواست و بار را اسلام بر بپوش فرمود و در حق برای ارشاد و کس
 آنجا مسکن بود و جین حیات خود امانت بر این بود و خلافت و سجادگی حواله نمیداد حضرت قطب عالم شیخ

سبکی حضرت شیخ ابوسعید گنگوہی نموده بجات قصه گنگوہی رخصت فرمود و بعد از چند مدت در
 بعضی لایق خویش مستفیض ساخته جان مشاقد دوست در اناخت دور برود شد وفات وی حضرت
 دیننده بکفرار دوسی پنج بقولی هزار دوسی دوشش ششم تربت فرجه در پنج بقشده و فرمودی نیز در حضرت
 اولاد وی بسیار بود و هم بزرگ جمیع و سبک کلاں شیخ محمد سعید متفرج می از پنج بنهندستان آمد و در قصه
 تنها بود نظیران قدیم اقامت گرفت چنانچه فرزند آن بود و انقصه فرمود و امر و سرفروختن نیز را اکتفا
 در برادرش هم عیال بود و قصه کرناں سکونت اختیار کرد و اولاد او نیز در اکتفا الی الی سکونت میدارد و در
 او نیز در کرناں است و بعضی از فرزندان حاج حضرت شیخ نظام قدس سره بلکه اکثر از زبان بر علی هستند و در
 روضه بدر که از خود و قیام بسیار در صحابه خزینة الاحد فیما از حاج الولاية می نویسد که شیخ نظام ام
 العمری القامی سیدی الصغیرات بسیار از چنانچه شرح سید امام غزالی در شرح امان قدیم و بعد بود
 مقامی سیال حقیقت و بیان طبعی و غیره از صفیات وی است و شیخ را در سلسله پیشینه بهی خاص مشرفی
 است که بعضی بصورت تابع چک نیست بلکه آنچه خاص وی گویند شده بکرت و رسال خویش نقلم آورده و
 شیخ در سنه که از دست چهار در پنج بقشده و از خلفا اکابر ایشان ابوسعید گنگوہی است و سید صاحب
 است که از بند و دیزه باب پیرش شیخ عبدالکیم از خلفا وی اندوید و در سخن الاسلام بود و بقلبت
 می نویسد و عقیده حضرت شیخ صاحب شده علی نحو اصر می گوید و بعد از مدت بسیار خلاف و خطاب خویش
 در عهد شاه جهان پادشاه در سنه هزار و چهل در ملک یوسف یان فانی از اولیا کامل فکری بود
 سماع بی مزار میر می شنید بسیاری از فغانا از اجن ساینده و شیخ جان آمد است که طریقه وی با حال از
 مولوی غلام مصطفی وزیر آبادی در راه بدرجاست و در حضرت ایشان عنی حضرت شیخ
 سید الفانی مدرس المد تعالی سوره الغیر صاحب دة القامات مینویسد چون این قطب بانی از خلف
 انی تدلس سده سده ظهور با طبع این کتاب لایت به آنچه از تقریر شریف حضرت ایشان که تجدید میسر بود
 و نیز این سده از عمران قرابانی ایشان شنوده چون لاوت پیر زگر که از ایشان آمد و در سنه احدی
 در سعادت وقوع یافته که در حاشیه بیان انسان سعادت و فرزند او برده شرفی حضرت بود که از امامان

نقلتند بی شیخ ابوسعید گنگوہی
 صاحب دایان

مشهوره روح افزای ملکوت مبدستان است و هرگز آن دیار برکت آوار و دهم در ایام طفولیت
 بکره ایشانند امید بظهورن کردید که در شبها بقیه و لوم که کرم کشه نازک و نیک جان قال سنگین
 حضرت شاه کمالی قادیانی از نظر خاصه روح ایشان معنی میدهد تا گویند در ایام کودکی والد
 از غایت بی آرامی ایشانرا که حضرت شاه برده التماس دعای صحت نمود حضرت او علیه الرحمة تجدد
 و ششوسم تمام بر زبان آمد که در خاطر جمع دارد یکدیگر طفل عمر دراز خواهد یافت و عالم عامل و عالم غافل
 شد چون حضرت ایشان مبعوث شدت سال بود بدیشان شدند باندک روز حفظ قران مجید نود و نه
 علوم نمود و از خود ششوق گشتند و بچند روزه تخی تمام رومی داده بیشتر علوم را زودتر بنزدگوا
 خود دادند که را پیش بعضی علمای کبار آرزو نگار کجاندند و بعضی کتب احادیث را نیز شرح یعقوب
 ششمی علیه الرحمة گذرانیده بودند و نیز حضرت ایشان اجازه تفسیر واحدی را با جمیع مولفان
 و نیز تفسیر بیضا وید با جمیع مصنفاتش و تصحیح تجاریر با جمیع مولفات او و حدیث مسلسل را
 از عالم ربانی قاضی معلول بدخشانى حمده اسدروایت و اجازت یافته بودند و نیز تفریق صاحب
 کتاب بدیه القامات است حضرت ایشان قدس سره از غایت کرم مابین راقم محمد الهاشم بن محمد
 النعمانی بدخشانى عفی عنهما اجازت دادند این کتب مذکوره را با جمیع سطور در اول شهر
 رجب سنه هزار سی و سه بلده سرهند الحمد لله علی ذلک بعد از استماع منبده حدیث مسلسل مذکوره
 از حضرت ایشان بخند و دم زاده خواججه محمد سعید سلمه بگفته از بیبا اشاره نمود و آن این بود که
 فرمودند در وصول حدیث رحم و برحم مسلماً بالا و لیه حضرت ایشان ایمانیت با بجه تفسیر
 در کتب مولی از مکاتیب در مرقمائی و چشمی از مرتبه و معاطله خود اشارت نموده اند و هم من تفسیر جوان
 ایشان از استفاده علوم مقبول و منقول فروع و اصول فارغ شدند خیرت مسند اقامه گشتند
 و در تمام علوم و از برکات خویش بهره و گردانیده و در آن ایام که ایشان با گره تفسیر بر
 بودند چون می بر آن گشت والد با علیان از شوق دیدار این فرزند با وجود کسری و بیساعت با گره آمدند
 از راه ایشان با ایشان صحبت تمام نمود و در صحبت ایشان خود را معارفان معلوم می کرد و در وقتی که ایشان گمده حضرت بن برید

سفر فرمود که در وطن مرا بجا بیاورید و من در آنجا صحبت با والد بزرگوار شدم و همگی اقدس انوار آن بزرگوار
 عالیقدر را گردید و فوائد باطنی کثیره از ایشان دیدم چنانکه خود در رسائل و مکاتیب تصریح فرمودند
 اند از آن جمله است آنکه در زمره نخستین از ساله سید و معاد نوشته اند که این مرد پیش را با شیخ عظیمی
 بزرگوار خود حاصل شده بود و پدر بزرگوار او را این سعادت از شیخ خود عبد القدوس حمصی القند
 و حضرت ایشان سپرد و در زمان آنحضرت والد بزرگوار حاضر بودم در آن سمرات و عمرات آنگاه بزرگان
 مبارک اند که سخن میمانست که شیخ بزرگوار زمره من و ایشان از شیخ حضرت شیخ ابن عربی در آنستند
 معروف شدیم که شیخ ابن عربی فرمودند که شیخ ما شیخ عبد القدوس گفتم آنکلام کدام است بعد از آن
 خاموشی فرمودند آن سخن نیست که گفت حقیقت او سخاوت هستی مطهر است اما کسوت کونی خاک و خرد
 می اندازد و در دو مجرای بیاد آن معروف شدیم که برابر امری دلالت نمایند و صحبت فرمایند
 بر آن باشم فرمودند که برابر سخن و صحبت میکنم و هم حضرت ایشان فرمودند که چون بار حضرت را
 دارا بزرگان شریف میگرددند صحبت این بیت حضرت خاتمت حلیه علیه الصلوة و التعمیر را در جز
 ایمان حسن خاتمه مخلصی عظیم است هنگام نوح ایشان من آنرا فرایا و ایشان دادم فرمودند اللهم
 والتمسکم شرف آن مجتهد و غرق آن در یابی نعمت سه آبی سخن نبی فاطمه که بر اول بیان کنی خاتمه
 حضرت سخن سخاوت جناب محمد و مرا مطابقتا بشیخ عبد القدوس حمصی القند و همما امدت بسیر عطا فرموده
 حضرت ایشان بزرگوار چهارم اند حضرت ایشان را همیشه شوق طمان بیت زیارت روضه رسول
 صلی الله علیه و سلم بی آرام میداشت لیکن چون والد ایشان با کبر سن پسند حیات بودند ایشان را
 از خدمت والد دوری گردید پسندیده نمی نمود تا آنکه در سنه سبع بعد الالف الهجری آن بزرگوار
 سبزه ای باقی انتقال فرمود بعد از انتقال والد بزرگوار حضرت ایشان در سال هزار و هشتاد و هفت
 یرت بطریق شدند چون در اول و لیلی و بی رسیدند مولانا حسن شمشیری که از فضلا می شناسند
 ایشان که از مخلصان حضرت خواجده باقی مابعد بوده حضرت ایشان را دلالت بر بیانات حضرت
 باقی مابعد نمود چنانکه آنعالی حضرت آن عزیز بعد از جلوس سحر بر کمال ارشاد و شکر و است

باین نعمت و ضمن کتب بی نگارش فرموده اند نیست غیر در او ای شکر نعمت دلالت شما عقربان
 دارد و در مکانات آن احسان شما معترف بجز این همه کار و بهیستی بران نعمت او این بروداد
 مربوط با حسان بی بی سل شمالی منجیبه اند که کسی شنیده از خواص عطایا آنقدر عطا فرموده اند
 که اکثر سزا از عظیم عطایا آنقدر میسر شده است احوال و مقامات و اذواق و مواجید و علوم
 و معارف و کلیات و ظواهرات بر همه از حیای راه عروج ساخته بنابران محبت و وصول رسانیده
 لفظ قرب و وصول از تنگی میدان عبارت اختیار کرده است و الا فلا قرب نمند و لا وصول لا اعتبار
 و الا اشاره و لا شهود و لا حلول لا اتحاد و لا کیف دلائل و لا زمان و لا مکان لا احاطه و لا یسر
 و لا علم و لا معرفت و لا جهل لا حیره چه گویم من از آن مرغی نشنیده که با عطا بودیم شمایان
 در عفا هست نامی پیش مردم و در مرغی و آن نام هم گم و در حضرت بشوق تمام متوجه دریافت
 خواجیه شدند و گفتند رفته این راه مجاز به از آن چه باشد که ازین مقدار ذکر و مراقبه این عزیزان
 را اخذ نموده بر آن باشم چون رفته بودم بوس حضرت خواجیه مشرف شدند حضرت خواجیه
 و هم باقی بسیار نموده از اراده ایشان سپید نمودی که در پیش داشتند بعضی رسانیدند با آنکه شنید
 مرغی خواجیه نموده که کسی از طلب لالت بر اخذ طریق خویش نماند با از مثل این سفر بکوت تمام
 خود اشاره و نماند از عادت خویش که از نموده فرمودند چند را از سفر مبارک که در پیش دارم یا چند
 میتوان فقیر صحبت داشت لا اقل ای با هفته چه مانع است حسب الامر اختیار برون هفته نموده
 آن هفته بلا زمت آناه و هفته میرسدند و روزی بر آن رفته بود که از آثار تصرف و کشش حضرت خواجیه
 شوق انابت اخذ طریق حضرت خواجیه بجز بزرگوار حضرت ایشان سیلان نموده آنرا بحضرت خواجیه عرض
 اند چون حضرت خواجیه ندیدی تالی ایشان را جلوی طلبید بگردن لالت نمودند و توجبات عالی کار
 برده که سپهران لالت دل ایشان گو یا شده در آرام و حرارت و التذات عام روی نموده و نیز با نوبت
 تا ناخوابیات عالی نظیر پیوسته تا دیده اند آنچه دیده اند حکایتی بسیار من کلامه بشوق طواف خاک کعبه
 میشدند در انشائی راه وصول بصاحبخانه میسر شد بائی در پوزه ضیاء از روضه منوره مصطفی

صلی الله علیه و سلم میفرستد و میان سفر اقتباس انوار ساکن از زنده مظهر محصل گشت با بحر انجیر در دو سطر
بنیاد السد ازین نظر تربیت خواجده باقی السد در حق حضرت ایشان نظیر رسیده محلی از این که ختم
ایشان خود بتقریب تحریص طالبی بوی رنگ گشته اند بزرگوارا یاد نموده می آید و آن نسبت قول این
بود و بیش را چون میوس این بر آید باشد غنایت خداوند جل و علا نادوی کار او گشته نمودت است
پناه شیخا و اما مناسحه الباقی قدس السد تعالی سره که یکی از خلفای کبار خانزاده حضرت شیخ زین العابدین
السد تعالی اسرار هم بوده اند رسانید و ایشان بدو بیش را ذکر اسم ذات جل سلطانه تعلیم نمودند
بطریق مجهود توجه نمودند تا المنة از تمام دین پیدا شد و از کمال شوق گریه دست داد و بعد از
کفایت بخودی که نزد این اکابران مجتهدت و سستی بغیبت رد نمود و در آن بخودی بگردید
محیط میدیدم بیور و کمال عالم را و رنگ سایه در آن دریا سی یا فتم دین بخودی فتم فتم استیلا
پیدا کرد و به امتداد کشید و گاهی تا یک پر بود کشید و گاهی تا دو پیکر و بعضی اوقات استعیاب
مینمود چون این تفسیر را بحضرت ایشان رسانیدم فرمودند بخودی از فنا حاصل شده است و از ذکر
سخ فرمودند و بنگاه داشت آن گاهی فرمودند بعد از دور در صرافله صطرح حاصل شد بعرض رسانیدم فرمودند
بکار خود مشغول باش بعد از آن فانی فنا حاصل شد چون بعرض رسانیدم فرمودند که تمام عالم را
می بینی و متصل میایی عرض کردم که بل فرمودند که معتبر و فانی فانی است که با وجود و دیدن انحال می
شعوری حاصل شود و در فانی فانی حاصل شد بعرض رسانیدم و بعد از فنا حاصل شده بود نیز فرمودند
و گفتم که من علم خود را نسبت بحق سبحانه حضور می میایم بعد از آن نور می که محیط همه شایسته
گشت و من آنرا حق دانستم جل و علا و آن نور رنگ سیاه داشت بعرض رسانیدم فرمودند که حق
است جل سلطانه اما دیده بوده نور زین فرمودند که انبساط که در آن نورینا بدو علم است بود
تعلق ذات جلشانه با شایمی متعدد که بالا و پست واقع شده اند بعبط بیناید نفی انبساط
کرد بعد از آن نور سیاه منبسط رو با نقیض آن در دو رنگ شدن گرفت تا آنکه بنقطه کشید
آن نقطه را هم نفی باید کرد و بجز آنکه همچنان کردم آن نقطه سوم هم از میان آن شد و بجز آن

که در آن موطن نبود حق سبحانه خود بخود است چون عرض رسانیدم فرمودند که همین حضور نقشبندی
و نسبت نقشبندی به بابت ازین حضور است و این حضور را حضور بی غیبت نیز میگویند و از این غیبت
در بابت درین موطن صورت می بندد و حصول این نسبت مرطالیا در طریق در رنگ خدا کردن
طالبت است و در علم سنی بجز آنکه کار و او را از سایر باران عمل نماید بی مقصود برو این روش را این
عزیزان وجودی که از راه خود بر و از ابتدا از زمان تعلیم ذکر حاصل شده بود و بعد از تحقیق شدن این
فناهی دیگر که آنرا فنا می گویند حاصل گشته بود و در آنقدر دست پیدا کرده تمام عالم را
از عرض تا مرکز زمین و جالب آن مسعت تقداز خود قدری نبود بعد از آن خود ما و هر فرد عالم را بلکه هر
آزره را حق سیدیدیم و در علم بعد از آن هر ذره عالم را فرادی فرادی هر چی دویدیم و خود را چنین اینها
تا آنکه تمام عالم را در گذریم که باقیم بعد از آن خود را بلکه هر ذره را آنقدر منبسط و وسیع دیدیم که تمام عالم
بجا اضعاف عالم را در آن گنجایش شده بلکه خود را در هر ذره را نوری یافتیم منبسط که در هر ذره را
درد و در شکل عالم در آن نور منبسط و متلاشی بعد از آن خود را بلکه هر ذره را مقوم تمام عالم یافتیم
چون عرض رسانیدم فرمودند که مرتبه حق العینین توحید همین است و جمع البصیرات از تخیقات است
بعد از آن هر چه در شکل عالم را چنانکه اول حق بی تمام این زمان موهوم دیدیم و هر ذره را حق میباید
بی تفاوتی در تغییر جهان را موهوم یافتیم تعابت حیرت دست او درین اثنا عبارت تصور من که از
به رزگوار علیه الرحمه شنیده بودم میادیم آمد که فرموده است ان شئت قلت انه ای العالم حق و او
شئت قلت انه خلق وان شئت قلت انه حق من وجه خلق من وجهه ان شئت قلت بالجمرة لعدم التمییز
اینها این عبارت فی الجمله مشکل آن ضطراب گشت بعد از آن در ملازمت ایشان مشعر عرض حال خود
کردم فرمودند که هنوز حضور تو صاف نشده است بکار خود مشغول باش تا نیز موجود و موهوم ظاهر
عبارت تصور من که مشعر بعد تمیز بود خواندم فرمودند که شرح بیان حال دل کرده است عدم مشعر
بعضی ثابت است سبب کار خود مشغول گتم حضرت حق سبحانه و تعالی بعضی قصه شریف حضرت علی
بعد از او در روزی در موهوم ظاهر کرده اند ما موهوم و حقیقی را از موهوم متمم مساویانتم و صفات

و احوال اما که از موهوم میانید از حق سبحانه یا ضم و این صفات افعال انزیر موهوم محض باقیم
 خارج خبر کلیات موجودند بدم چون انجیات را بعرف انشرف رسانیدم فرمودند که مرتبه فرق بعد
 الجمع همین است و نهایت سعی تا اینجا است پیش ازین تخییر در بنیاد و استعداده هر کس بنیاده اند ظاهر میشود
 و این مرتبه را مشایخ طریقت مفاطم کیمیل گفته اند انتهى کلام الله بغیر شرح تمام و کمال این حال را کتاب کیمیل
 بالا بایست و انتقال حضرت ایشان از جهان انفرادی در سال هزار و هشتاد و چهار از جمعی شده
 و آفتاب عمر گرامی ایشان در سیر سجاده رسته سالگی بود و هم در زبده المقالات است که حضرت سجد و صلوات
 سال در حال نبود که نه هزار و سی و دو بود برایت روضه شریفه خواججه معین الدین حشمتی قدس
 سرافیه بود در آنی مجاد می صد آن صد و الیاد لیا مرآتیه هستند چون آمده اند فرمودند که حضرت
 خواججه اعطاف و اشتیاق بسیار نمودند در سخنان اسرار در میان آمد و در میان غلامان لغافل الان اول
 آمده پیشتر حضرت ایشان شرف شده فرمودش مبرکه که حضرت خواججه را ندیدم سره که در هر سال
 یکبار تاز و میگردند و آنقدیمه را یکی از مشایخ کبار سیرستانند از زمان قبر پرورش و در آورده اند
 حضرت ایشان آورده معروضه هستند که بشما سزاوار این که باشد حضرت ایشان ابدی تمام قبول نمودند
 و از آنجا هم پیرها و سرور اول کشیده بر زبان آورده و فرمودند که بسیار این دیگر بجز حضرت خواججه و اولاد
 نیز با ملاحظه نمودند برای کفین نگاه بشیبه ام باش ایضا شیخ طاهر لاجوردی از کبار اصحاب حضرت ایشان
 بمفضل قدس سره میانه بعد از آن صلح بر میان ایشان را گشت کماله و محاذ نیز وقوع یافت بعد از آن چهل
 و حرکت صرف روی نمود و حال آنکه وصل است و نه نقد و نه طلب است و بغیر طلب هیچ حکم محکوم عدلیست
 نه اثباتی و نه نقیضی ایضا شیخ حسن گل در یکی از مواضع بعضی اصطلاحات صوفیه را بر او نموده اند
 پیچیده بود و در آخر آن نوشته که معادنی که این بی بضاعت را تسلی میدهد معارف شریعت گویند
 حکمی از احکام شرعی و بجهت است که وصل است بشخص مقصود و نشانه است از آن نشانی نشان در
 است نفس العین است که **ص** با سفر میرویم غم تماشاگر است و ما بر او میرویم که همه عالم است
 حضرت ایشان را اعتراضات او سخت گران آمد و نوشته اند که اعتراض شما از نا فهمیدگی است

آنها را پس سخن بکنید و از حضرت خداوندی بپرسید ما حظه بزرگان ضرورت اگر بچندت و
 حضرت عاتق بیان سخن کنید گنجایش دارد اما آنچه مقرر قوم است و لابد راه آنجا سخن گفتن نامناسب
 ایضا حضرت مجدد و جواب عرضی شیخ حمید بحال می نویسد مانند بعضی از اغراض صوفیه است که هرگاه
 ساکن مقامات عروج خود را فوق دیگران که افضل است آنجا است و چنین مقام این ساکن و این مقامات
 آن بزرگوار است بیاید بلکه شهاب گاه است که نسبت با انبیا واقع شود عیاناً باشد منشاء غلط جمعی را
 که هر یکی انانیت دارد و لیکن اولاد عروج تا آنجا است که بگوید قیامت وجود ایشانست و این عروج هم اولاد
 مستحق میشود و گاه عروج در آن جهات و از آن جهات اما با وجود این عروج مادی
 در منزل هر کدام ایشانان همان است که مبدا و تقسیم است و است ابتدا در مقامات عروج هر کس را نیز از او
 گذرد و به آن جایگاه برسد طبعی این بزرگواران مراتب عروج همان است و عروج و وجود از آن
 در اسطر عرض عوارض است پس ساکن بنده فطرت چون بر او از سما بلنه تر واقع شود و لاجرم از آن سما
 نیز بالاتر خواهد رفت و آن توهم پیدا خواهد کرد عیاناً با بعد از آن که آن توهم تعیین سابق را از ازل گرداند
 و وضعیت انبیا و اولیاست و لیاقتش بیدار و این مقام منزل اقدام ساکنان است در اوقات ساکنان
 که کابیزان سما عروجات بی نهایت زنده اند و صوفی و توفیق سیده و زینبی و آنکه آن سما که طبیعت
 ایشانست و در نیز در آنجا کانی طبعی است که اول آن است و انزال آنجا فیضی است شخصی اعتبار
 است که مبدا و تعیین است بعضی عروج است چون که از سما که مبدا تعیین نیست کبری بقول گذشت اند که
 که بر زینت کبری در بیان حاصل نموده است و از بر زینت کبری رسالت پناه مراد است از در حقا
 شیخ مبهم میگویی و آنی از قریب بود و محمد از غلبه بگریید اندک از نصیحت تو ای از از لای محمد
 صلی الله علیه و سلم که از انوفج لولسی است علیه السلام که در تحقیق اسم او شهید گفته است
 و محمد بن جواب از فتوحات کلمه بهترین حقیقت مسطور است ایضا محدوده مراده خواهد بود معصوم
 فرمودند که ایشان را در واقع دیده پرسیدم که سوال منکره نمیکرد چون گذشت فرمودند می سبحان
 بحال حمت نیست بن الهام فرمود که اگر تو از من درمی این دو فرستد در توبیایند عرض کرد

که الهی و مولای این دو فرشته هم در حضرت تو باشند و پیش این بنده مسکین بنامیدار ایضا
 نهایت رحمت و درافت خود را شامل من داشته ایشانرا پیش من نفرستاد بر سیمم که
 فرج چون گذشته فرمودند که ای اقل قلیل و گویا مولانا محمد باشم خادم که از اخصان هم
 است حاضر است و نجاست سر پایا ساره میگورایشان اقل قلیل بر سبیل تو اضع میگور
 و الا این هم نشد ذکر آن روح جسم ولایت آن شمع قصر هدایت آن مردم از
 بلند تبتی هم نقره بل من مزید قطب ارشاد شیخ ابوسعید قدس سره در مراتب الاسرار است
 که شیخ ابوسعید بن نور الحنفی بنبر حضرت شیخ عبدالقادر گنگووی است قدس سره اسرار هم
 ما در وی دختر شیخ جمال الدین تپانیسری بود وی چند مدت جمال حال خود را در کسوت
 سپا گری پوشیده میداشت بعد از آن عشق غلبه کرد و معشوق جلوه داد ترک و بجزدی کرد
 بخدمت شیخ جمال الدین تپانیسری میوست و عمر بدشت و چون وی حضرت نهایت
 و پیر فانی شده بود بلکه انقیادت فی تعاقب گشته کارخانه مشیخت را بر شیخ نظام الدین گذشت
 و هم شیخ ابوسعید را بوی سپرد پس حضرت شیخ ایشانرا ذکر هر طریق نفی و اثبات تعیین نمود و امر
 بجا و امت لیلا و نهار فرمود حضرت شیخ ابوسعید کسب آن مرشد خویش شیخ نظام الدین
 خود را شب روز بزرگ بر مشغول میشیخت بعد از مدت مدید و مجاهده شده دید و ریاضت فرمود
 کسوت و جبروت و جمال و جمال دیرار و نماگشندی چون حجت عالی داشت سر شده ماراغ الصبر
 و باطنی در چشم کشید بنیامی جمال ذات میخواست و بجانب این انوار اصل لطفت نمیشد و دم
 بل من مزید میبرد و طلب شود لا کیف میشیخت یعنی طالب نور ذات بود چون حضرت شیخ نظام
 سر میباز رفتند و آنجا امامت نمودند شیخ ابوسعید قدس سره شب روز در مخالفت وی قرار داد امام
 شدت ذکر و مشغول فراموش کرد و در محراب اسرار میگشت شبی در روضه قطب العالم بندگی علیه
 گنگووی قدس سره از در مغافرت وی میگریست ناگاه ندا از قبر وی حضرت برآمد بوسید اگر
 خدا در ای پیش نظام در بلج بود که حال نسبت ما در بیوقت وی است حضرت شیخ ابوسعید با شیب

بسیار است

در روز و روضه حضرت بانند و بر تبت بین نماز شنبه شب سیوم حضرت قطب العالم بصورت مشخص
 متمثل شده. زردی آمد و لیکن وی ندانست که کدام است حضرت قطب العالم با وی گفت من ترا در
 بلخ برسام نرسد است وی گرفت و بر سپی سوار کرده بچنانچه بلخ و اوج شدند و در تمام منزل همراه
 وی میبود چون منزل نزدیک میرسد پیشتر زنده مکانی در کاشه مقرر کرده و پیرا فرود می آورد و در آن
 در شامی خوشبختیهای جاری و در خزان زیاده مردمان خوش و اطعمه و شراب مهیا میبافتند و تمام
 شب در آن مقام مجور می بنگهد و سید و همگی ساکنان آنجا شب بخیرتش قیام میکنند و بر میخیزند
 تمام راه قطع کرد و چون بلخ از وی ستره گزیده ماند حضرت قطب العالم در معاهده شیخ نظام فرمود
 که فرزند شیخ ابوسعید بطلب خویش نآید و همه در تربیت سعی مینماید و امانت او که با
 حواله اش کنی تا نوعی از حق ما او کرده باشی و با استقبال نمی بیرون روی و تعطیل تمام آورد
 تا سه روز موافق امر نبوی همیشه با آرزوی بعد از آن چنانچه ان معظیم پیش نیایم که نگردد امانت
 او زیاده گردد و در جهان یافت و پیرا فرمائی که نفس خوار و دلیل گردد و چرا که اندکی امانت در روی
 باقیست چون حضرت شیخ نظام را افاق روی داد و موجب فرمان باطن حضرت قطب العالم شمر
 استقبال و تظلم و ضیانت کما یعنی تقدیر رسانید چون شیخ ابوسعید را با شیخ نظام ملاقات
 حضرت قطب العالم از نظر وی غایت گشت الغرض حضرت شیخ نظام بعد از چهارم شیخ ابوسعید
 در خلوت برده تمامی مقوله حضرت قطب العالم با وی بازگفت فرمود شیخ گفت که در روضه دست تو
 گرفته و در همه راه این بوده و ترا من رسانید چه تو حضرت قطب العالم بود بعد از آن شیخ نظام
 حضرت شیخ ابوسعید را شغل خود کرد و سه یا پنجین فرمود و لیکن پیرا فرمود که باید تنها امر فرمود
 که گفتاش کار خود برین سه دره زد و کرد و این امر مشغول باش و بشغلی دیگر التفات مناسبت
 شیخ ابوسعید است و واژه سال مشبهد زرد و در شمس این شغل مشغول بود و شهود ذات لا
 روی بنموده وی بتجلیات صوریه و مثالیه سرور نمیشد و جوایز مقام قلندری بود چنانکه در عصر
 قلندرها نطق از وصل جوید پس از ده واژه سال حقیقت حال پیش حضرت شیخ نظام عرض کرد

که معلوم شد که وصول ذاتی نصیب این بیچاره نیست و در کمال حضرت مرشد نقصانی ندانست
حسب طاعت خود نهایت رسانیده ام اکنون بهر چه زمان شود بر آن عمل نمایم حضرت شیخ نظام
فرمود باعث عدم وصول تو اعمال و اشتغال است و ترا بجهت بگن ده است اکنون دومی در تو
انست که نفس خود را بدلت در دهی پس مگر چند که فرزندان حضرت شیخ نظام بر امی شکار داشته
بودند با سپرد چون چند مدت ویرا در خدمت و محافظت سگان بگذاشت بسیار از عجب غرور و
بر خاست روزی حضرت ایشان بر بالا خانه نشسته بود و باران بسیار باریده بود و در کوهها و صحرا
کل و لاک بسیار بینید و در آنحال شیخ ابوسعید سگان را بجانب صحرائی برد ناگاه سگان دیگر در آمدند
این سگان جمله کردند و دیدند بر آن سبذگی شیخ ابوسعید از قوت حمله آنان بپشتاد و در میان آنها
از دست نگذاشت کشتن نشان را بکل دلاسی پس آنا غیثه دیده رفت و تمامی جسد و لباس می از گل
لاسی آغشته شده بود و از آنوقت در اول دمی گذشت که خداوند یک بنده تو شیخ نظام است که همه
عالم خاکبایی و بر اسرینه چشم خود را میسازند و یک بنده من که درین خواری گرفتارم همان است
از غایت حق عمودی از لوسرخ از عرش تا نرسی بروی جلوه گر گشت بعد از آن عمر و نوری
گرفت تمام افراد عالم را محیط شد پس آن نور هم در آن آن بصورتی لطیف نورانی متمثل گشته بودی
که موسی سوال آری بر امی رویت من از من کرده بود که بر نعم کن بر آنی مجروح گشت و محمد
صلی الله علیه و سلم در شب معراج مارا دید که در عالم کون آمده از آن نبوتی را راه تعبیر فرمود
این دولت را انگار منی مفت نصیب شده غنیمت شمر حسرت مخور چون سبذگی شیخ ابوسعید آورد
فارسان گل دلاسی این گل بشگفت حضرت شیخ نظام که در آن صحن بر بالا خانه خویش بود و
امیر شرف شده بسیار آن خاص که در آنخل شرف حضور داشته خطاب کرده فرمود و بینید که بر زانو
را بگردام عمل وصول حق حاصل گشت و در خارستان گل مقصود بشگفت و عشرت دو جیبانی
آمد پس بعضی مردم را فرستاد تا ویرا از اخبار رواشته و در خانقاه آورده بر چارپائی بنگاشند
چون سبذگی شیخ ابوسعید را یافت رود او تمام در و در آن خویش پیش حضرت شیخ نظام عرض نمودند

آنحضرت خیلی خوشوقت شد فرمود که خواجه شریفات محمدرضا را برای این وقت بیاور که با او استقامت
 محمدرضا که آنرا با بخت اولی مع اصدقت بخیر بخت هینوز بر اصل درت اکنون بخت این سخن از آنکه او را شنیدند
 سهو و اشتغال نمانی بعد از آن زندگی شیخ ابوسعید با این مثل اشتغال و زریه دامت بسایه و چهره بسیار
 نود و چون که آن لذت مشاهده مذکور در برگه و پی و استخوان وی صلابت تمام شد و بر از این مقام مرتفی شد
 شد و هر چند که کسی بسیار نمود بر بخواه این مقام که حضرت شیخ بآن اشاره فرموده بود و سرسید حقیقت حال سخت
 وی مورد صدقه شد آنحضرت فرمود که اکنون علاج مرض تو آنست که بر ریاضت را بگذارد و با آسایش
 آرام و سیر خوردن در آنجا سیران و غیر ذلک مشغول باش اگر دوست بر عهد و عهد تو رحم فرموده
 روی مطلوب اصلی که از اینها می مقامات محمدرضا است نموده شاید که بر کمالی تو نظر کرده محض راه تو
 دانی خویش بر تو این در بسته کشاید پس زندگی شیخ ابوسعید بوجوب فرمان سیر چنان کرد و ناچند
 بر بنیوال گذر رسید شیشی شخصی خیرمی از قسم سرد بالحق خوش میگفت آن در دل وی چنان اثر کرد
 که ویرا از وی سر بود در آن زمان نوری از بوارق ذات بر او شتابت و نمونه از جمال لی مع اصد
 جوره نمود در همان ساعت از نظرش سئو گشت چون اندکی از آن حال فرود شد بخواب چغتالی عرض نمود
 که خداوند الهک ای حال و اقدار تمام مرا بردی هر وقتی که دل بخواهد کی میسر آید فرمان شد وقتی که تو
 میری چون وی حضرت جلاد اسعد از مشوق حقیقی ما گویند هرگز شده در حال برخاست
 بشغل سه پایه باشد و در وقت و فوق و جمیع شرایط دیگر بندت تمام مشغول و قصد کرد که
 دم راه برگردد از آنکه میرید چون یکپاسح بنظرین بگذشت نور عالم اطلاق بختیت مطلقه خود
 بر وی ظهور نمود و بخت هستی او آماراج ساخت دستری مع اصد نقد وقت آمد و مقید مطلق گشت
 و عذرت چنانکه دیوانه معهود فطرت حضرت شیخ مسعود قدس سره بآن اشارت کرده است
 رفت به مسعود یک جمله صفات شیره چون که بنده ذات بود از همان ذات شده و چون شیخ ابوسعید
 در عالم اطلاق ظاهر گشت ویرا از تعقید مانید برنگاه اطلاق انصاف او عقل جزوی او را قرار
 نمود و در آنجا مسعود بی اختیار می دم وی بقوت تمام را باشد و ضرب دم پهلوی مبارکش شکست

و تمام شکم وی از خون پر شد و آن حضرت در شبانروز سعلوب اسحال ماند و شب سوم اندکی افتخس رکبا
 نرود و بدکه پهلوی وی شکسته است و تمامی شکمش را از خون شکسته حق بجای آورد و گفت احمد لسه که پهلوی
 راه دو دست بشکست و حاجتم خدا آتش از جانب حق بوسطه فرما شد که ای ابوسعید چون تو جان خود را در راه ما
 باختی اکنون من ترا از سر نو زنده میسام و بر حمت میسازم بگیر این دعا از دست من و من خود بکشای و حتی
 در من خود بکشاید و بدکه دست عیبه او حلقش بر سختی چون آن دعا و شکم وی قرار گرفت بر روز تانم
 شکم رفت و پهلوی دست گشت و اندکی از اثر جراحت باقی مانده بود و از جانب حقیقتی بخوردن گوشت مرغ
 ما پیوسته وی حضرت با مرغی چند روز گوشت مرغ خورد و صحت کلی یافت چون حضرت شیخ ابوسعید همه احوال
 خود را عرض کرد حضرت ایشان عرض نمود و آنحضرت فرمود که هنوز که حضور تو صفات نشده است در کجا
 و برجا بده باش تا حقیقت سیر نزولی بر تو جلوه نماید چنانکه کیفیت سیر عروجی را مشاهده کردی و بر تیر شب
 حضرت در برابر اقبه بود امر فرمود چون وی در مراقبه بجا نشنوا گشت جسم وی صفت روح گشت
 بلکه عین نور تنزهی گشت پس حضرت شیخ نظام قدس سره ندگی شیخ ابوسعید را قدس سره جمیع انبیا
 با خرقه خلافت و اسم اعظم حواله نموده نائب کل و جانشین خویش گردانیده بجا بقصد بنگره که وطن آباد
 اجداد وی بود جهت فرموده و در مراتب الاسرار است الغرض حضرت شیخ ابوسعید از خدمت
 شیخ نظام قدس سره چهار خصل گشته در قصد بنگره آمدن برسد سجادگی تزار گرفت لیکن خود را در یک
 گناهی مستور شد است چون حضرت شیخ محمد صادق شرف بیعت مشرف گشت غلغله ولایت
 در اطراف عالم افتاد و طالبان از هر دیار روی ارادت برستانه وی آوردند و جم غفیر از پی
 زبیت وی بهره وافر برداشته و تولا بوی نموده بدرجه تکمیل و ارشاد رسید و وی عمر دراز یافت
 و در بنگره مدفون گشت و سن وفات وی بنظر نیاید و وی شیخ خلیفه دهم است شیخ محمد صادق
 شیخ ابراهیم رامیه وی شیخ محمد اله آبادی هم ابراهیم سار پوری شیخ خواجه بابائی تپی رحمة الله علیه
 و علیهم اجمعین و اگر حضرت خواجه محمد معصوم رحمة الله تعالی علیه صاحب
 زبده المقامات مینویسد خواجه محمد معصوم فرزند ثالث حضرت ایشانند ولادت ایشان در

تفسیر شیخ محمد صادق

حدود سنه هزار و یازدهم شهر شوال هجری بوده حضرت ایشان قدس الله سره العزیز سید نور
 قدوم مینت لزوم محمد معصوم یعنی ولادت او ما را بس مبارک و همایون آید که بعد از تولد او
 ماه سلارنت حضرت خواججه خود مشرف شدیم و دیدیم آنچه دیدیم و در تالیف علوم استعداد این
 فرزند از جنم نموده فرمودند که از محمدی المشربانست و نیز آنحضرت در کتب و کلماتی که از فرزند
 محمد معصوم چه نویسد که وی بالذات قابل این دولت است یعنی آنجا صدها صدها علی صبا
 الصلوة و السلام و الخیرة و نیز سربازان شریف راندند که از اقتضای علوم استعداده بود که در این
 سالگی جامعیت استعداد و حقیقت تجلی ذاتی و حرف توحید لب کشود و میگفت من ستم
 و من مینم و من فلانم و من فلانم دیوار حق است بیت چون اینجا که رسیدن آن تا بعد از نام جمله
 چیز یوسف کرده بود و آنگاه فرمودند و بنظر حق سپرد جوان برارند و نساء و صبیان ^{صلوات}
 انوار فیوض متساوی ذلک فضل الله یؤتی من یشاء و الله ذو الفضل العظیم حضرت ایشان ^{عاشیه}
 بنا بر شایده بلندی استعداد و آثار شده و نشان داد که ازین فرزند در ایام طفولیت و صغیرت
 مینمود نظر عنایت شامل حال و میداشتند و منتظر ظهور بحالات خفیه که در یکی استعداد مینمود
 در میفرمودند که چون علم مبداء محالست از تحصیل آن چاره نبود از جهت تحصیل علوم از حد
 و منقول تیردالت مینمودند و از کتب دقیق علیه بقراءه صفحه صفحه و ورق و ورق امر کرده میفرمودند
 با باز و از تحصیل این علوم فارغ شوید که ما را با شما کارهای عظیم است تا توجبه شریف آنحضرت
 این فرزیده ولایت نیز چون برادران بزرگ خویش در شایسته سالگی از تحصیل علوم فارغ یافت
 و اگر چه در ضمن تحصیل قابل و تحصیل حال و متویر بال نیز گرم میبود اما بعد از فراغ از آن بگویی خود
 متوجه این گریه و بیابانیت اندسجانه از احوال و سهرار خاصه الدین بزرگوار خود رضی الله عنه میبرد
 فزاد آن گرفت بل مخلصان امیدوارند که حکم واقع که این محمد و فرزاده دیده اند و از والد بزرگوار در
 تمیز آن اشارتی بر تبه تطبیق یافته با نیرتبه والا برسند و آن واقعه نیست که بعضی اشرف حضرت
 رسانیده اند که من از خود نوری یافته که تمام عالم از آن نور منورست و آن نور منور از ذرات عالم است

است چون انتخاب اگر آن فرود رود عالم طلا می است حضرت ایشان نباشد اده فرمودند که بود
 وقت خویش مشغول و این سخن را از من یاد دارا محمد صمدی که کثیرا کثیرا در کتب مذکور گوید معنی نماید
 که این نموده و مزوده را غایب باطل است بر اسرار و معارف پدر بزرگوار خود و جهان چهارگانه و دیگر
 کرده و چه غیر آن از اسرار خاصه که در خلوات از زبان مبارک آنحضرت شنود و اندر بعضی از اینها
 و بسیار خاصه خود شنود فرموده چون باین بنده نظر غماشی داشتند و محرم میدیدند که آنرا
 بخشید و بود و در محل اجازت فرمودند و بعضی از آن در احوال حضرت ایشان است تحریر یافت و
 برخی از آنها خوانست که افشاری را بنی ماباد از بعضی آخر که توان اظهار فرمود این حرکات همچنانکه شکر
 محرم می آید بر مراد از روضه بودن شکر که در صورت آمده آنقدر و گفته من ریاض التوحید است که جمعی
 و سبب آن که میان آن بقعه قبر و رحمت بوده مرتفع میگردد و روح حجابی و مانعی میان آن سرود
 نماید تا بیا آن بقعه نماز و تقاضای بخت پیدا میکند فانهم و هذا معنی قوله صلی الله علیه و سلم
 قبری و قبری روشت من ریاض التوحید این قسم روضه انحصار خاص است دیگر از آن نور است ایمان
 که بر روی از رحمت در آن بقعه مابعدشاید حیاتی که بنیشتا و بنوی تعلق دارد و در جزئی طلب
 حرکت در حیاتی که سبب رنج متعلق است مخصوص حس است بی آنکه با وحی حرکتی بود و حق سبحانه و تعالی
 و موافق هر عمل حیاتی داده و در هیچ از حس خارج نیست تا مال و ملذذ صورت بجز حرکت هیچ در کار نیست
 بلکه که عبارات از انکشاف است و قسم است منسی است که با انکشاف حاصل بودیم دیگر آنکه محض انکشاف است
 علمی که بکن تعلق گیرد و داخل قسم اول است و علمی که بواجب متعلق شود از قسم ثانی است و این علم را
 ادراک بسیط گویند و نشان عدم احاطه آنست که کیفیت در درک ندارد و رؤیت اخروست
 مناسبت منافی از علم است که آنجا محض انکشاف است بی آنکه کیفیتی معلوم و چگونه معلوم شود که
 در آن حضرت کیفیتی نیست تعالی شانست که در مقام رضا که فرق مقام حب است و اختیار است
 اول ضای حق است از بعد از اختیار دوم رضای عبادت از حق غرضانه اعتباری از فوق حق
 اول است چه اول رضای حق است بعد از آن رضای عبده که افعال سبحانه رضی الله عنهم و رضای

روزی حضرت ایشان را گریه آنگاه شنیدم تا گفتم تعجب را خوانده فرمودند و عجبی که ام از
 استسناخ استسناخ ملک مراد میدارند و سناور را مجازی بگویند اما مراد روزی در صبح تکرار این آیه بود
 گذشت که یاد آید آنکه او تعالی استسناخ را بخود نسبت داده و تحقیق خواهد بود و متوجه شدیم که در
 مرتبه استسناخی در این استسناخ ملک نام است و محمد و مراده گویند من معروضه شدم که آیا استسناخ
 مخصوص بعضی اشخاص است یا عام است فرمودند مخصوص مخصوصان است که میان او تعالی و این
 اموری میگردد که میخواهد که ملک را بر این اطلاع دهد **ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ**
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ آنکه او تعالی را بعضی خاصان خویش که آنگاه تا بن بر او میدارند
 سنیا بر که همین است **رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ** و فتوح التواریخ است میلاوش در شمع والف و عمر شریف و سبعین
 و فاش در سنه تسع سبعین الف است و ذکر آن مرمر و حان تیغ فراق را حکیم حاد
 قطب و حیات شیخ المشایخ بندگی شیخ محمد صادق بن شیخ فتح الله گنگوپی الحنفی قدس سره در برادر
 زاده و خلیفه طلق و جانشین بر حق قطب الاقطاب بندگی شیخ ابوسعید گنگوپی الحنفی بوده و زود
 سلام و بدر و در سوره عشق نظیری گذشت در اقباس الانوار است سبب ارادت آوردن شیخ محمد صادق
 و خدمت شیخ ابوسعید نقل متواتر از پیران ما چنان بی ثبوت پیوسته که چون شیخ ابوسعید از خدمت شیخ
 نظام خدمت گرفته در قصبه گنگوه آمد بر سندانها نشست و لیکن خود را از اغیار پوشیده میداد
 آن ایام شیخ محمد صادق بن جوان بود و جمال با کمال داشت روز عید جامه فاخره پوشیده
 بسلام عم بزرگوار خود و بندگی ابوسعید بایردی حضرت سحارن مجلس خرم فرمود که نور ولایت
 را در چنین بن سپرد که تا بن می بینم و بعد از آن ساعت دل ویرا بکنند چند بن باطن کشیده در حال در
 شیخ محمد صادق ارادت پدید آمد و بخدمت وی حضرت ارادت آورد وی حضرت او را بشغل
 و اثبات دهم ذات امر نموده پس می بویب امر وی حضرت شریف روز کوشش کرد مشغول
 گشت چون مادر و پدر وی قدس سره بر این امر اطلاع یافتند گفتند شیخ ابوسعید بسیار با خود
 از کار دنیا بیکار و معطل میگردد و اند چون این خبر بشنید ابوسعید سید وی حضرت شیخ محمد صادق گفت

مستصفا بر قدوسی

که پدر و مادر تو چنین میگویند ارادت تو چیست وی گفت که بنده را چه اختیار را داده من است
که حضرت پیر دستگیر آن اشارت نمایند و من جزوات باریکات شما چیزی دیگر از دنیوی و آخر دنیوی
بلکه ویت تعالی اگر بهم بصورت حضرت پیر دستگیر خواهد شد تو بهم دید والا آنرا نیز بنویسم اسم قبول
مثل قول حضرت گنجشکر است که فرموده اند اگر خدا تعالی مراد در روز قیامت جمال با جمال خود بصورت
پیر من خواهد نمود و خواهم دید والا چشمم بدانستد خواهم کشود و همچنین حضرت سلطان المشایخ فرمود
چنانچه مولوی محمد اسماعیل حمید رحمه الله علیه که باسته ضامی جناب محمد دوم سید احمد صاحب سال
سره کلام ایشانرا زبان فارسی در آورده کتابی برداخت و موسوم بصراط المستقیم در شهر است
ثالثه کتاب مذکور که در بیان حرب عشقی است میفرسند افاده سلیم از جمله آن شدت تعلق قلب است
منو استقلا یعنی نه بان ملاحظه که این شخص نام و ان فیض حضرت حسینیانه و وسطه هدایت او
بکلیه کجاستی که متعلق عشق بهمان میگردد و چنانچه یکی از کار بر نظیر این فرموده اگر حق جل و علا در کعبه است
مرشد من تجلی فرماید بر اینه مرابا و الثغبات و بکار نیست انتهى را تم گوید مصنف در بیجا طریق ثالث مد
الی الله تعلیم میفرماید که آن فقط ربط القلب بشیخ خود است بقول مولانا شاه ولی الله که طرق الوصوف
الی الله ثلثة ذنابها الرباطه بشیخه و بقول حضرت مجدد ذکر تنهایی رباطه موصل غیبت در رباطه تنهایی
القرام ذکر موصل است تفصیل این سخن در رساله تصور شیخ گذشت انتهى المرضحون حضرت شیخ ابو سعید
قدس سره دانست که شیخ محمد صادق در اعتقاد و محبت صادق است و در طلب مولی مستحکم راجح
فرموده با شیخ محمد صادق از مادر و پدر خود آزادی در خواه تا ترا حق خود بخشند و در راه خدا و گذارند
پس شیخ محمد صادق بوجوب امر پیر دستگیر محبت مادر و پدر زنده استر ضا و نشان نموده از حق
از من خود فارغ ساخته با کله پیر مجاهده در ریاضت مشغول گشت چون مدت او را در سعی و مشا به گشته
و واقعات لکویه و جبروتیه بروی ظهور نمود و چون خود صد رسیع جمعش بلند افتاده بود بجانان
تجلیات الطهات نمود و جوایمی بشه و حضرت لاکیف و الا نشان بود روزی از روز نا بابت سطر
حقیقی پیش پیر خود حضرت شیخ ابو سعید قدس الله سره شکایت کرد و گفت مرا مشغول بودی و گفتم

ملقب فرمایند شاید که باین دو کلیه سعادت بهتعداد و من گشت بدو جمال مطلوبی نماید چنانکه
 شیخ ابوسعید فرمود که بابا محمد صادق صریحاً گفتی که در راه خدا کشیده ام همه آثار انعام تو کردم
 ما نشاء الله تعالی ترا روزی فتح باب مطلوب حقیقی خواهد شد پس حضرت شیخ و پیرانشعل مولود
 سبباید و امثال ذلک همین تعیین نمود و گفت چند مدت سده باید را بکار برد و با محنت و مجاهده
 خود بند پس حضرت شیخ محمد صادق در روز ششم سبباید لیلاً و نه روز اشتغال نمود و از حرارت طلب طلب
 یکدم نمی آسود که ناگاه سلطان عشق بر دلش تاخت و جلوه نسبت محمودی نقد وقت و بی گشت
 و از سوم بشریت و صفات انانیت در وی چیزی باقی نگذاشت چون حضرت شیخ محمد صادق
 با وی شیخ ابوسعید قدس الله سرها برسد سجادگی قرار گرفت صیبت و دلایش از قاف تا قاف
 رسید نوز بر آفتاب عالم را محیط گشت غلاق روی نیاز برستاند وی حضرت آورد و خلقی کثیر
 و فیض تربیت وی بر تنه کین و ارشاد رسید و بیشتر عزیزان بدالالت حضرت رسالت پناه
 حکیمه سلم بخدمت رسیده شرف جمعیت یافتند و بر تبه هدایت و ارشاد رسیده نمود وی حضرت شیخ
 محمد صادق میگویی که حضرت رسالت پناه علی الهدی علیه السلام در اسی نوز بر عطا نمود و گفت بر
 تعقیبیت و کبریا در خلافت و نیابت مطلق من است حق این نیکو نگاه داری که شرف و اتم شهود از
 مقام شیخ و ارشاد که نوز بر کمال نبوت است همین است حضرت منقضی علی کوم الله و چه تنی از نوز
 خالص و سخن و گفت که این مؤمنان در خلافت مطلقه است که بتو دادیم و روحانیت شیخ
 ابوسعید آئیند از نوز بر سنجید و رعایت صفای معانی مرا عنایت نمود و فرمود که این سینه
 صورت عالم کل است که بتو محرمت نمودم و آرزت و واقعات و کیفیات کشفیات نبدگی شریف
 در کرب زارش شعل همو گیم و سبباید در اقباس الانوار مفضل مرقوم است این مختصر گنجانش
 در ارد محمود این محمد عالم مقولات سید السادات حضرت شیخ ابراهیم الحسنی الحنفی القدری
 مراد آبادی را حقیر همه و نیکو کتابت در رساله کشف الاسرار نام نهاد مؤلف رساله نیکو و نیکو مقوله
 چهاردهم فرمودند که وقتی در آنحضرت شیخ آدم بنوری غفر الله له در مقصد باطل بطریق سیر آمده بود

همراه ایشان بود روزی در آن مقصد در مسجدی همراه یاران ایشان نشستند بودم که یکایک مردی
 که نور هدایت و اثر ولایت جبرئیل مبارک او مبین بود و از لبا حنیت اساس حلماتی بنیشت باومی آمد
 با جمال کمال منور بنوعی غایب از مدتها چون آفتاب که از مطلع انوار برآمد عروج هوا نورانی نمود و از شدت
 شل شهاب آفتاب از همو می آمد تا بر در آن مسجد از هوا فرو آمد و توجید نمود و از دیدن جمال با کمال آن فکاه
 معانی مست در هوش شدم هر چند نزدیکی حال متغیر شد تا که جمیع عالم از نظم پوشیده شد مگر آن
 زیبا پیش بعد از آن بخلاب و گلش دکلام جان بخش مرا مخاطب ساخت که فلانی تو در اینجا چرا نشسته
 از آن مای ایجابی تو نیست بر خیز و بیا همراه ما شو چنانکه گوید بیت در دیر از دم من ز درون نذر است
 که بسیار عاقبتی تو رخ صفا گان مای گفتند که کیستند فرمودند چینی ام گفتند اسم شریف حضرت چیست فرمودند
 ناظر محمد و در ظاهر نام آنحضرت محمد صادق بود لیکن بروی دو نام دارد یکی در ظاهر نزد خلق و دوم در پنهان
 عند الله نام آنحضرت ناظر محمد همان نام خود را بست و چون که بعد از آن شرف ملازمت آنحضرت روزی در
 یاران بود که بود که مقرر است که بروی را نام میباشد یکی در ظاهر نزد خلق و دوم در باطن عند الله
 نمیدانم که نام حضرت پیر در باطن چیست پس ماری در وقت خلوت با آنحضرت بهمین عبارت التماس
 از او سوال کرد که نام حضرت در باطن چیست فرمودند ناظر محمد پس حکم آن محبوب بانی بر خاستم
 تا همراه آنحضرت شوم چون آنحضرت روح پاک منزله از قید آب و گل بود چنانچه از هوا آمده بود که
 طویرا از هوا عروج نمود و بر رفت در من چون مقید بقید آب و گل بودم نتوانستم که چون بردانه بر شمع
 جمال آن آفتاب معانی برد از نمایم و همراه آنحضرت در هوا در آیم قدمی چند بر زمین عقب آنحضرت
 بر خیزم چون بر مسجد رسیدم چون گوی که بر در مسجد برای دفع چهار یایان غیره بنهاد بود و در آن چوب
 ز در را سینه میکردم و هوش داشتم که آنرا از دست دور کنم با نیزه بالای او شده بودم باران
 چون این معامله دیدند نهشتند که چینیست و دیده مرا اگر گفتند و هم در آن مسجد نشاندند بعد ساعتی که
 هوش باز آمدم چنانچه هوشی روی نمود که گویی آن جذب در سرم نبود و جز گریه و زاری روی
 نمود و در آن روزی دریافت ملازمت آن در مای معانی مثل مای مقیاب با نیزه از شمع آدم چینیست

شده بیر جا بدین شهر و طلب آن ذات پاک در دیدم بعد چند روز رفته رفته در قصبه گنگوه رسیدیم
 در سواد قصبه شریف شخصی از بزرگت خود مشاهده دیدم از آن کس پرسیدیم که درین شهر کسی در پیش
 صاحب کرامت هست گفت اری در پیشی هست بسیار بزرگ بل نعمت هست خدا رسیده بلکه در کمال
 بخدا رساننده باز پرسیدم در کدام مسکن است گفت پیشی است ازین خبر خوش شدم باز پرسیدیم که چوین
 کرامت ایشان شنیده باشی گفت روزی حضرت ایشان با جماعه یاران سیب صحرا و سکار سوار
 بودند گذر بر سر این فقیر بر همین زراعت افتاد سلام گفتیم جواب سلام دادند و فرمودند که فلانی تو هم
 مایه ای گفتیم حضرت سلامت من زراعت خود را قدری آبی مانده ام و قدری زراعت باقی را آب
 بسیار نم فرمودند آنقدر زراعت را که آب ندادند از خشک بگذارید و آب ندهید بنام ما بگذارید
 این غیر حضرت بر ایشان فکده زمین در که آب ندادند از زمین آب داده دو چند خواهد شد آخرش در کمال
 آنحضرت شدیم و باز از آن وقت آنرا آب ندادیم وقت برداشتن غله زراعت آب ندادند از غله زمین
 داده دو چند شد پس از آنجا روی سوی خانقاه آنحضرت آوردیم چون بر در خانقاه علیا رسیدیم دیدیم
 بهمان حال که در قصبه پائین دیده بودیم همچون و همان نشسته اند چون نظر بر آنجا احوال انداختیم شکره دریا
 دولت میدار خوش وقت شدیم و بجز دیدن ایشان ختم و چون ذره فیض کنان بیامی بوس آن انبیا
 است و ولایت ایشان تمام همی الوقت این فقیر را برای اطمینان ذکر و شغل در خلوت طلبیدند و عنوان کرده گذشت
 آنحضرت حاضر شدیم بشیفت و مهربانی تمام فرمودند که فلانی در خانمان ما اول طالب حق براسه روزی
 میفرمایند اگر تو اندکی کند والا با بدک افطار نماید و در هر روز کلمه بنویس و استغفار و در دو سه هزار گانه بخوان
 بعد بیوم روز آخر شب بنویس و در پیش مرشد بیاید تا ماه شد او را در خلوت پیش خود با او بنشیند و بجز ذکر که بایم
 حال او مرشد و اطمینان نماید با شمار آنچه شنیدیم و نیز ذکر لغوی و اثبات اول معنی شریعت میفرماید است
 که پاره استعدا بهم رسیده معنی ظرفیت میفرماید یعنی از آن پسین و نیز معنی حقیقت اجازت میدهد
 تا شمار او را اول مرتبه بر سرشته معنی اجازت دادیم بجهه دیگر چه مشغول گردانند مدت دو روز
 سال آن خانقاه اقامت در زیدیم و بنقلین ازینجا مرشد و مرئی کامل و مکمل به سلسله آنرا علی

صفات سلوک طریق نویم روز بروز سال اسباب از عنایت حضرت ذوالجلال و از توجیه بهما
کمال درمی از درهای حقائق و معارفه بانی برنو و کشودیم که با تها می عرفان رسیدیم و نشنفت جان
پیران مشرف شدیم ایضا مقول می شدیم من مقولات شیخ ابراهیم مراد آبادی سیفر بود که روزی
وقت مغرب یاران حلقه ذکر ساختند تغییر نزد داخل ذکر بود که ناگاه آواز سرد و جگره و شنیدم مست
دهوش شدم و برخاستم و بر سر آتش رسیدم و بگردید دست آتش بر سر خود و بیخیم اما یکسر موی من
نیست حضرت ایشانرا ازین واقعه غیرت و گرفت و در غضبند و فرمودند اینجا که گویت میکنید و چه
ناگفتنی است تا ده است اگر آنم بگویند فی الفور تهم شریخ شدیم و من بر حق اینم بسیار رحمت نویم و تهم
استعدا و برید اشت وقت نماز دین فرمودند باز رفتند و بجز در حق آن حضرت آن حال ازین فرود شد
گوت چهار ماه آنحال عود کرد و دهم که حضرت ایشان ازین سلب کردند ازین واقعه نزدیک هلاکت
رسیدم روزی حضرت محمد و مراد شیخ داؤد چون حال من بنمیز دید پرسید که سبلا بر اسم چه تو
منیاید باعث چیست که تم حضرت سلامت از آنوقت که آتش بر خود و بیخیم وقت حاصل ازین
است معلوم میشود که حضرت پیر آنوقت مرا سلب کرده اند فرمودند آری چنین است که آنحضرت
سلب کرده اند لکنم حضرت سلامت در خاطر می آید که برود حق بلند رفتن خود را بر زمین
و یاد چاهی و یا خاری افکنم تا هلاک شوم فرمودند تا آن فلان چکان میکنی صبر ناید کرد من سفاک
شما خجرت حضرت پیر سیکتم تا وقتی صاحبزاده التماس نمود که حضرت سلامت ندانی عرض میکنی از
آنوقت که بی اعتدالی نمودم از گران خاطر شریف وقت خاص متوجه جدوت الهی ازین وقت
یقین است که حضرت پیر سلب کرده اند فرمودند آری شیخ داؤد چنین است صاحبزاده التماس نمود
که حضرت نعمت داده باز میتان فرمودند با با چکانم که او تا بوقت ندارد و سر الهی را فاش میکنید
از بخت پیران با قدسی سره تادت و دوازده سال بگذریا ده ازین مجاهدات و ریاضات
فرموده اند تا وسعت حوصله و استعداد برداشت وقت و حفظ مراتب حاصل آید ناگاه
طالب متوجه میشوند و اسرار و انوار الهی باومی بخشند و من در حق اینم بسیار شتابی کردیم نمی

باز التماس نمود که حضرت طالب صدوق است مبادا خود را ملاک کند فرمودند با باد حق طالب برین نوازا
 لیکن طالب را استعداد و ضبط حال محفوظ مراد است و نیست که احکام شرع شریف بر جا ماند از در حدیث
 شخصه نشود شیخ داؤد التماس نمود که حضرت سلالت برگاه چنین مرتبه عالی عطا میفرمایند سبقت داد اول
 چند کار است بمحرمت فرمایند چون صاحبزاده مبالغه نمودند حضرت پیر مهربان شدند و فرمودند که شیخ
 داؤد حجت باد و بر خود را با بش که در باب فقر احسبه لکن چنین مبالغه باید شد خوب برای خاطر شما
 وقت نماز مغرب بیرون می آیم مارا یاد خوبید و مانند انشا الله العزیز سید ابراهیم مقصد خود خواهد پرسید
 چون وقت مغرب شد مجد و مراده التماس نمود حضرت قطبی غوثی فرمودند سید ابراهیم الطلایع
 پیش آمد و گفت شمار حضرت پیر طایفه پیر شیندن نام آنحضرت برخاستم و بخدمت آنحضرت
 رسیدم بدیدان بن فقیر فرمودند فلانی هست گفت آری حضرت سستی و زجر تمام فرمودند تو جانی که
 بودی میان جانیان کجایی خود ما با آدم و دهان ساعت شخصی مسیحت باز رسید و گفت شمار حضرت پیر
 سجدت حاضر شد ما باز همانطور سبخی و زجر تمام فرمودند بر جانی که شسته بودی میان جانیان سبخی
 هماندم باز مردی رسید و گفت شمار حضرت پیر طلب میکنند مرتبه سیوم چون بخدمت رسیدیم
 از لطف مهربانگی تمام بسوی من نگر بستند و فرمودند فلانی پیشین بجز و قصد سستی که هنوز نزل
 بر زمین نرسیده بودند که ما نوقت رفته ما را آمد و من جانم هوا پوشانده جمال حقیقت پیر و از آمد
 جهان تاز و بکوی دوست سر و از آمد شب آتخالی مستغرق ماندم وقت سحر از آن معالمان
 آدم صاحبزاده فرمودند آن فلانی چه خبر است گفتم حمدی خدا را و شکر پیران که وقت نیست
 بر من باز آمد ایضا مقوله است **یوم میفرمود** که وقتی حضرت پیر در مانوته بلای زبار
 بزرگی که روزی عوس و بند شریف برده بودند فقیر نیز همراه رکاب سعادت بود و مجلس
 برپا شد قوالان سرود کردند و ساز نواختند از شنیدن آوازهای خوش گوینگان از خود ترسیدند
 پیوسته در قاعه درآمد مست و در پیش شدم در آواز باز نهادم من عرف الله کل الساعه در کار
 از غلبه حال حفظ ظاهر نماند نگاه داشت تربیت شرع شریف بر من گران آمد نغمه سخنانی ملاک

شمارتی زوم بعد منزل وقت که هوشیاری افاقیت تمام روی نمود و حضرت پیر فرمودند که فلانی
بسیار بجهت آنحضرت حاضر شدیم فرمودند فلانی لاف کمان بزرگ زده بود دیدباری بگویند
شمار آنچه حال وی داده بود و واقعه روی داد را بجهت بیان نمودم بسیار خوش شدند فرمودند
سارک با دایم تبه جبروت اعلاست که تشبیهی فی التمزیه و تنزیه فی التشبیه در بیان نیست و مقام حق ^{الحقیقه}
است که آلبی انا الاشیا و کما بی سوال ازین مقام است فرید باد و بل من فرید باد اما صوفی ابا بکر در ^{وقت}
افاقت ملاحظه حفظ مراتب نگاه داشت آداب شرع شریف میکرده باشد تا آن ملاحظه در اوقات
شامیده انوار و سراسر آلهی کبار آید که راز در بازنه خود را ضبط نماید که از کلمات شیطانات مانع
و مضمون باشد که کمال سراسر آلهی بر ساک عارف لازم و واجب است تا از سلطان بزرگش علوم
نامحرم ناپلند که موجب فتنه و فساد است لهذا انا لواله امن و قطع الحکمة بغیر الله و قد علمت حضرت
سلامت در آنوقت من خود بنوادم و از خود و از عالم خبر ندانم که در حدیث سارک شکر آمده و در حدیث
صرف جلوه گر بود چگونه نگاه داشت این معنی نمایم فرمودند آری چنین است امید داریم که از رعایت
الهی بتدریج استعداد این معنی خواهد شد که در عین وقت حفظ مراتب کما یعنی میسر خواهد آمد در وقت
و بحدیث الطالین و کلمات بنیدگی شیخ محمد صادق قدس الله سره و بنا بر شیخ شریح محمد محمد ^{مستند}
و فائش معلوم نیست و مرقد مقدس وی حضرت در تصبیه لنگه است و در فتل القوارخ است
شیخ محمد صادق صاحب صدق و یقین بر خداوند است و تکلیف بوده پیوسته در تربیت مردان ^{مستند}
در سنه اثنی عشرین الف در گذشت و نسبت خلیفه نیست اول شیخ داود که فرزند زید بود و در ^{مستند}
خلف خود را از محبتش همان صوفی چینی بود و خلفا بسیار داشتند شیخ ابراهیم مراد آبادی که مقول
ارود کردی حضرت نوشته ام و چهارم شیخ عبدالسبحان سجاز پوپست و پنجم شیخ عبدالجلیل ^{مستند}
با آبادی است و ششم شیخ جمال ساکن موضع کاجوه است و هفتم شیخ مبارک فرید بندگی شیخ ابوسعید بود
و تربیت و خلافت از وی حضرت یافته است و هشتم شیخ یوسف است و او نیز فرید بندگی شیخ ابوسعید
بود و تربیت و خلافت از وی حضرت میراث و نهم شیخ نظام تها فیسری را دیده بود قدس الله تعالی ^{مستند}

شیخ صاحبزاده قدوسی

و در آن در خلوت گزینت گزینت که از محرم راز آن قایل لا اَحِبَّ الی اهلین ما نسد خلیل

شیخ المشائخ مندیگ شیخ داود قدس سره چون مندیگ شیخ محمد صادق جمیع امانت پیران با هم
اعظم و خرقه خلافت و سجادگی و نیابت مطلق حواله فرزند خود مندیگ شیخ داود نموده جانشین خویش
گردانید به شریعت مریدان و طالبان امر فرموده دست خود را زین کار بکشید صاحب اقتباس الانوار
میگوید صاحب راه الاسرار احوال جمیع مشائخ سلسله سلسله خلفا و فرزندان شیخ عبدالقدوس کتبه
سده سه و هرات الاسرار سبیل احوال نوشته و چون وی کتاب مذکور در وقت صاحب انانی محمد
شاهجهان باو شاه تصنیف نمود مندیگ شیخ داود قدس سره از آنوقت گرفته تا زمان محمد عالمگیر
در بیست و سه ساله در آن از احوالات وی قدس سره در کتاب مرات الاسرار بنویسند
می نویسند که الحال شیخ داود بن شیخ محمد صادق صورتی و معنی قائم مقام پدر عالم بقدر خود است
دات بارکات و در ایامی ابا و اجداد و سالها بسیار سلامت دارد پس صاحب راه احوال مندیگ شیخ داود
مندیگ سره را از نفعه که مذکور شد زیاد نوشته و هم صاحب اقتباس الانوار بنویسند و فری مندیگ شیخ محمد صادق
قدس سره در نماز فجر و قده اخری تشنه میخواند و انگشت شهادت را بر دست و نو از انگشت
سبکاش طلوع نمود و از شرق تا مغرب محیط شد و در همه عالم گردید بازه انگشت وی آمده گشت
بعد از آن در اشرق شد از میانش و عاین حضرت صلی الله علیه و سلم رو نگاشت فرمود این نور کرد
نور ولایت نرزد تو شیخ داود است که سلسله هدایت وی از شرق تا مغرب فراگرد و همه عالم از نور
مملو گرد و در وی سجاد نشین باشد باید که در پیش سخی بلخ نمائی مندیگ شیخ محمد صادق بر حسب
آنحضرت صلی الله علیه و سلم از زمان آنوقت متوجه تبریزش بودند و در لجه و لفظ مراد را بجا نیت تمام
دوازده صفر بود که در آنک مدت او را بر سه کمال تکمیل رسانیدند و شیخ داود قدس سره را به شکی که
روی نمود وی حضرت از غایت رحمت جو صله و طندی مشرب بر آن قناعت نمیکرد و خلیل ار
لا اَحِبَّ الی اهلین کتبه قدم در طلب شاهراه ذات بیشتر می نهاد و تو جوانی و جنت و بهی لایبی را از آن
حلال نمود و نموده لغو میل من فرزند و فریاد ما من المشرکین می بر آورد و ادواته خود را در ریاست

و بجا بود و او کار و اعمال موجب تلقین بر عاقله تقدیر خویش مصروف میفرمود و چنانچه ابتدای روزه
صح تا یکایک بن کبر بطریق نفی و اثبات و اسم ذات اشتغال می در روز بعد از آن تا نصف نهار در
حسب رسم با نفی و اثبات مشغول بود فلکن مشغول نشد و وقت نهم روز چهار گنمی قیلوله می نمود و چون
از خواب بیدار میشد نماز ظهر او کرده و حجره در آنجا نماز عصر مشغول سه پایه و سیر و سجده اشتغال می نمود
بعد از نماز عصر تا مغرب مشغول عبادت و سبطی قیام می نمود از نماز مغرب تا عشاء نحمدت پر دستگیر پر کردن
ضمیمه اندر علوم لدنیه و معارف غیبیه می نمود و چون از عشاء فارغ میشد با طهارت مستقبل تقدیر سبحان
شمال و پابوسی جنوب نموده در آنجا نشو و مطبق می نمود تا پیش گری می غلطی بعد از آن جاسه
کامل کرده چهار رکعت نماز تجمیاد افزوده بشغل سه پایه تا صبحدم مشغول میماند اکثر اوقات از پیش کم و
بیش دم را حسب میفرمود و در وقت صبح میگذشت وی حضرت در یکدم سه پایه را بطریق نفی که در وی اسم
ذات نه بار گفته اند تسبیح می اندازند تا سید لوبت میرسانند که حیات وجودش باطل گشته عید کج است
لاکما ابکیشت تقدیر باطلاق صمیمیت و گاهی چون نهم روز استراحت میفرمود تا وقتیکه خواب مستولی نشد
خود را بشغل غوثیه مشغول می داشت و بهم صاحب اقتباس الاذکار گوید وی از آنکه بدگی شیخ داود
قدس سره که در عهد صاحب قرآن ثانی محمد شاه بجهان در دهر علی سبای زیارت پیران حبش حضرت
آزاده بودند و مرشدی و محمد وی حضرت شیخ سوند تا قدس سره از دهر علی شریف تالیف آورده
و تقریب ملاقات محمد شاه بجهان اتفاق افتاد و از آنحضرت سپید در طرق و وسائل مشایخ گدای
سلسله تبرت و در آن مجلس سببانی حضرت شیخ احمد سر سندی نقشبندی شیخ ابوسعید قدس سره
بیر حاضر بود حضرت شیخ داود قدس سره مریدان سلطانا بطریق جواب داد که در هر طرق فضیلت
طریقیه خود بیش است پس از آن گفت همه کرم عاقله اند و لیکن از ترس جان تاب سوختن ندارند
در بر او در محبت وی چنان بی احتیاج است که وجود خود در میان نمی بیند و بجز دشمنی ذات خود
فدائی او میگرداند و شرف اتحاد و یگانگی نیست شرف میشود و بخلان کرمان دیگر که بوی گنج است
و اتحاد بشام جان شان نرسد یعنی سالکان چون که در قید حفظ جان گرفتار اند تجلیات صورت

و معنویه فطاعت میداند بخلاف عارفی که برزانه دارستی خود را در شمع انوار شمع ذات محبت حسود
عین نور میگردد بلکه او میماند بجز شمع انوار محبت شاه جهان ارقی در گرفت و گفت الحق همین است
که حضرت ایشان میفرمایند صاحب سالک کشف الاسرار میگوید در مقوله سنی و ووم است
که میفرمودند حضرت شیخ ابراهیم مراد آملی قتی در میان معزوم مراده حضرت شیخ داود و شیخ یوسف که از
آنحضرت و عارف ربانی بوده در راه سلوک حسی مجاهده مذکره واقع شد معزوم مراده میفرمود که
اول قدم مرتبه ملکوت الهی که بر سالک کشف میشود در عرش تا فرس جمیع موجودات و کل کائنات را وجود و
میداند وی بیند غیر غیبت و نظروی بالکلیه میند و نیز کشف آفاق و نفس معاریک آن واقع
چونکه شیخ یوسف را باین نوع مرتبه ملکوت مکشوف نشده بود چرا که بر سالک باوجهی دیگر موقوف
استعدادی این مراتب مکشوف میشوند و خاطر ایشان بحال منبوی قبول نمیکردند که اینقدر چگونه شود
بعذر قبول بسیار اتفاق برین نظیر افتاد که آنچه غلابی گوید ما را قبول است که او کاشف و عارف است
است چون قتی شیخ یوسف و ما یکجا شدیم شیخ یوسف گفت فلانی شنیدم که شیخ داود و پیغمبر میگویی گفتیم
گفت میگوید که اول قدم مرتبه ملکوت الهی بر سالک کشف میشود در عرش تا فرس جمیع موجودات و کل
کائنات را وجود و میداند وی بیند گفتیم سبب میگویند که شما از کجا میگویند که قتم از خود میگویم که
عالم ملکوت بر من برین نوع مکشوف گشته و خبرت حضرت پرگزارانیم حضرت ایشان قبول داشتند
و پسند فرمودند که اینجین حق است باز گفت خوب این خود باشد اما کشف آفاق چگونه شود این خود
ممکن نیست از مسجد محالات است گفتیم این از زبان حضرت معزوم مراده بشنوم نگاه چینی بگویم که
بر این کشف نشده است چون معزوم مراده شیخ داود و ما یکجا شدیم ازضا جزاده سپیدیم شیخ
یوسف چنان میگوید که معزوم مراده میفرمایند که کشف آفاق در یک آن متا واقع میشود و اینچنین طور
فرمودند این نوع خاص حضرت پیوستگی است که حضرت ایشان شنیده است و دیگر کس از زبان ایشان
است و محال عقلی است گفتیم حضرت چه طور شده بود میان نماید فرمودند که اول کشف نفس در
دوا و بعد از آن نفس آفاق بوجود آمد و بر آن نیز علم و شهود وحدت وجود حاصل بود در آن حال

کشف الفیض نیز اتفاق بود پس کشف اتفاق متساوی گشت آن واقع شد گفتم راست میفرمایند میگویند
یک نفعایت نامور و نازک وقت است به کس قابل این نیست که برود وارد شود اما واقع اول در
خاطر شیخ یوسف آمد و قبول نکرد پس خبر این را که حضرت پیر سید و فتیله از دلتان سیران اندر پیر
که در میان شیخ یوسف شیخ داود چه نگار کرده بود عرض کردم که حضرت سلامت شیخ داود چندین میگویند
فرمودند شیخ یوسف چه میگوید گفتیم قبول نمیکند پس شیخ یوسف آوردند و فرمودند شیخ یوسف
درین چه نکال داری گفت حضرت درین نکال تمام است همزده هزار عالم از عرش تا فرش حکومت
وجود نماید این واقع در فهم من نمی آید فرمودند این است سر را آبی مرکب عقل و فهم بنده تعقل کشف و کشف
دارند و گریه و فرم عمل و فضل که زبیر کمان بود و انایان و زنگار اندی آمد تو خود دیگر می بینی فهم تو چه کار کند شیخ
گفت حضرت سلامت شمالی درین عالم برین واقع باید مابدان فهم بکشاید فرمودند مثال حیوان است از
شش مثلاً این برخی است که از آب تخم بر آمده و برین درخت هزاران شاخه است و بر آن شاخه هزاران برگ است
و هزاران هزاران برگ گبیا و در هر برگ هزاران گلی است و از هزاران گل هزاران مژگ بر آمده اند پس این همه
شاخه ها و برگها و گلها و مژگها هر یک را علییه و درخت میکنند بلکه مجموع این را یک درخت میگویند و گویان
طور وحدت وجود است که از یک وجود هزاران نکال و صورت غیبی و اعیانی بر آمده اند و در حال کشف
حقیقت در نظر سالک همه راجع باصل خود میشود و غیر یعنی در غیر دانی کلی از نظری مرتفع و منقطع
سبک و در حجاب که گوید بیت است کمال مرد در راه حقین و هر چه نظر کند خدا را بنده پس از این فرمود
فلانی تو بگو واقع اول از مرتبه ملکوت را بیان بنم که گذشته بود بیان نمود شیخ یوسف اعتراف
کرد و گفت در آن وقت رنگ کونی همه در میان بود مانند گفتم آری بود اما مغلوب رنگ حقیقت بود
به بینند حضرت بسلامت میگوید رنگ کونی در میان بود این صیقلی شود حضرت پیر فرمودند
چنین است که در کشف ملکوت رنگ کونی باقی میماند اما مغلوب و اگر رنگ کونی نماند با کلید خبر
پس آن ملکوت نبود بلکه جبروت بود چنانچه ما در کتاب شهودیه خود در بیان این مرتبه نوشته ایم که تا
عجاز در میان است و از پوست نگذشته و بواسطه لفظ معنی نه پیوسته حروف بنور معنی منور

در غیر تبه نوتغ نشاید چون ضعیف است لاجرا حسب لافلین باید باز فرمودند پس این نیز تبه چون کشف شد
 بود گفت حضرت سلامت بزرگ تعین صعبی بصورت نساکه در غایت حسن لطافت شده بود و
 بیشتر بلور تبه جروت چگونگی کشف شده بود همچون تعین صعبی بصورت نساکه در مرتبه اولی زیاد بود
 بر حقایق بسیار بر کشف شده که طریق خاص یافت بر آن ماست چنانچه بر آدم شیخ ابراهیم
 است این کشف تونه داخل وقت واقع است و داخل واقع بلکه داخل مراقبت تو است
 خوانده بودی گفت آری حضرت سلامت خوانده بودم فرمودند پس این یافت است
 زمانت ذکر کردی یافت خاص ار و که بیان نمودیم ترا باید که از سر نو ذکر کنی و سلوک کنی که تمام
 از معرفت که کشف حقائق اشیا است حاصل آید که عرفان محبت و حال عبارات از دست پس
 فرمودند فلانی یعنی شیخ یوسف و اعلیایوت بگو چگونگی بتور و نمودن بود گفت حضرت سلامت
 چنانچه قطره بدریام رسد و میان قطره نیماند بلکه قطره عین با میشود فرمودند این خود باری
 مقوله سی و یوم بعد برین معنی حضرت شیخ ابراهیم فرمودند که وقتی شیخ یوسف این خبر گفت
 و اعلیایوت بشما چه نوع واقع شده بود گفتیم چنانچه در یامی غظیم قطره جوش زنده از آن سر
 آورد و آن قطره نماز و ستایشی شود همه دریا بسکبان گردد چنانچه زنده بیت جوش در
 قطره دریا نعلقه دریم تمام و چون اتمه غایب کبری جوشد و حباب شیخ یوسف نیوانعه قبول کرد
 چون بخدمت حضرت پیر گذرانیدم حضرت ایشان قبول کردند و سپید نمودند شیخ یوسف گفت شما گویید
 بر من خود چنین شد بود گفت بر من چنین شده بود چنانچه قطره بدریام رسد و بریایم شود دریا گردد
 چنانچه گویند بیت چو قطره گشت اندر بحرنا چیزه بر بحر شش کبود امکان نیزه گفتیم بر در و همچون
 گفت همچنین نیست تا که رد بدل سیار شده با و از لبه حضرت پیر میخورد و او را فرمودند طلب
 هر دو فرمودند بیانی صانع او و مطلب ما بر دو فهمید و خدایت حضرت پیر رسید و التماس نمود که شیخ
 ابراهیم بگوید که بر چنین است شیخ یوسف قبول نمیکند و میگردد که برین چندین است فرمودند با شما هر دو
 و بگویند که شما هر دو درست میگویند که این هر دو در جوشد و اگر شیخ قبول کند و شما بگویند که ما از شیخ

وطلب العالم شیخ عبد القدوس قدس الله سره و سند داریم پس این برود و در هر دو خوب
 و دوبره هیرت هیرت هی سکی هون من کئی هراسی ۹ بریا بون سندر سون سوکت هیرت
 جانی ۹ ایحال شیخ پرشت و دیگر و دوهیره هیرت هیرت هی سکی هون و بون کئی هراسی ۹
 سندر سنانا بون هون سوکت هیرا جانی ایحال شیخ ابراهیم است اما تفاوت بسیار دارد که اول
 مرتبه عاشقی است و ثانی مرتبه عشق است و آن سیرالی الهیت و این سیرانی الهیت چنانچه مرتبه
 سیرانی الهیت نزد مردان نسبت کامل بر که در دریا یافت ۹ عین دریا بر که شده میدان که مرد کامل
 پس خارج از شیخ داود بموجب آنحضرت تمامی احوال و قصه ایمان نمود و باز شیخ یوسف قبول کرد
 و گفت هر دو چگونه است گو با شیم از در محاسن می خود خلاص گوید باشد باز چون مخدوم را ده
 برود و در حضرت طلب العالم را خواند شیخ یوسف تمامش نامزد فاق و شیخ داود و صاحب ششم ماه
 واقع شد ولیکن عرض می اولاد و غیر آنحضرت بنا بر نوزدهم شعبان میکنند و مردش در تصدیق است
 و سنده وفات وی معلوم نیست و ذکر محمد نقشبند ز نزد دوم حضرت عروه النوفی محمد محمود
 ایشان شرف الدین حجة الله کینت ابوالقاسم است ولادت ایشان است و مخدوم رمضان در روز جمعه
 و سنی چهار واقع شد حضرت مجدد و حضرت ایشان سیزدهم و در که فرزند نو در کمالات الهی برابر برین
 فرزند اکبر حضرت مجدد و نماز ان الرحمة محمد سعید میفرمود و پنجمین علوم میشود و که فرزند در ظاهر و باطن شیخ
 وجد نمود و با کمال خواهد شد و قبل از بلوغ تحصیل علوم ظاهر کرد و والد خود فرائض یافتند و سرافقه
 پایا تمامه آید هفتند حضرت صاحب تفسیر معانی غریب بیان بنمودند و در لوک باطن تمام شد طریقه احمدیه زود
 خود حاصل کرد مانند والد ایشان میفرمودند هرگاه ایشان نزد من می آیند دل بی اختیار و تطهیر
 میجوایگیا ربو العزود و در هر چه ششند درین روزها بالبهات غریبه و خطابات چهره سرفراز نمایند
 من ان لیا می وانت من عبادی الصالحین و انشد من الذین لا خوف علیهم من غیرنا و اولاد ایشان
 فرموده اند که آنحضرت صلی الله علیه و سلم ما یخلق مصعب و ما می مکمل سرفراز فرموده اند و ان خلقت
 ارشاد و نبوت بود و محمد که خلقت عثمانیه رحمت شد قطبیت ارشاد و منصب نبوت و بنام مبارک بود

تصدیق محمد سعید

آنحضرت تجر انداختند بکالات عالی مرتبت از خود پذیرد و بسعادت زیارت حرمین شیرین تر
شده اند و مردم آذربایران و سراسر ایران از فیوض ایشان منتفع گردیدند و پس از هزار و یکصد و چهارده و هفت
یا هشتاد و پنج قطره پاشاد و معدن انجیر و کشمش سیف الدین فرزند پنجم حضرت عروه الوثقی محمد معصوم
اند و اولات ایشان پس از هزار و پنجاه و پنج واقعه بعد از عمل آنستند و عنقوان شبا کمال و کمال بودند
تحصیل علوم شد و از دهنده از اول الذکر و متفاده جمیع مقامات اسما میدنودند و عنایات رسالت پناه
قطبیت فائز گردیده با جازت والد و با شامی غیبی در بدره و علی تشریف آورده اند محمد اوزنگ
شانیزادگان و امرار از حضرت ایشان ارادتی پیشید و در امر معروف و نهی منکر گوش میباشند
حضرت ایشان ایشان را لقب محبت سلسله است و از ساختن در ایشان از شوکت نظام نیز بسیار بود
امر او سلاطین قریب کشیدند که بجز خود ایشان نشینند یا در تمام دست بسته شده و میبودند و بسیار
قاخه نیز میباشند یکی را در اول انکار می آورده که ایشان بکلی بسیار دارند ایشان با شرف المین
فرمودند که نظر کس برایی است جل جلاله که هزار و چهار صد کس موافق رغبت و فرمائش هر یک از
خانقاه ایشان هر روز و وقت طعام عنایت میشود در سنه هزار و نود و پنج وفات یافتند و
بدره محمد مدفون شدند در مقامات نظری است شبی حضرت سیف الدین ابی تجرید برخاستند
نی مگوشت ایشان رسید بیا بانه بخود افتادند و فری برست مبارک ایشان آمد فرمودند مردم باز
سیکونید بیدر ایشانند که برایشان سماع درجه پانزده نقلت که یکی از مردان شیم و مجلس سماع رسید و آواز
سماع گوش در می آید تا بنا برده نشست و ششوی ضبط کردنی الحال قلبی شکافت و در ششوی
انجیر فرمود که سماع مسکله است لهذا علمای دین سماع را حرام تصور کرده اند نقلت در خانقاه
هر روز چهار صد کس و درین کج است متفاده جمیع آمده بودند موافق فرمائش هر یک طعام با پنجه
و با وجود این ششم سالکان مقام بلوغ رسیدند که مدار این طریق بر حجت مرشد است یکی از ارباب
خواست که نقلی غذا نماید شیخ فرمود که در نظریه حاجت تقدیل نماندست که بزرگان با شامی
بر دوام و توفیق قلبی صحبت بر شد نهاده اند فرمودند و مجاہدات شاد و خرق عادات و تصرفات

و حاصل آن دام ذکر و توبه الی الله و استیجاب صحت و کثرت انوار و برکات عوام ظاهر برین نظر ظهور
 خیرت عبادت بود و خواص معنی گاه را مراد تقفیه فلانست مع الله با و همین است و خزینه الی
 و هم درین است که طعام دو نهند آن بخورد می و چون در مجلس اجلاس کردی بنظر آن نشستی بطریق
 عاشق متفر آن مشوق میباشد و اگر احدی از اهل محفل نام الله بر زبان آوردی بنفوس
 شیخ مدوش گشتی و بر زمین بمانند مرغ بنمبسل غلطیدی و در سینه مکنیز رو نود و هشت وفات یافت
 و اگر محمد پیروز نماند که حضرت ابوالعالی سید حضرت محمد نقشبند در وقت خود آفتاب طریقه احمدیه
 بود در ولادت ایشان بر روز و شبی هم ذوقی سینه مکنیز که از نو در است واقع شد لقب ایشان
 و کنیت ابوالبرکات و اسم مبارک محمد زبیر در ایام خود می ایوار و ولایت زبیر ایشان در
 بود درین عمر سترغراق فوی داشتند حافظ کلام الله حال کثیر العبادت سلوک باطن از جد خود
 محمد نقشبند نموده بتوجهات علییه آنحضرت در کمالات باطنی ختم المشایخ اولاد و اصحاب حضرت
 محمد در شده اند و فیوض طریقه محمد و پدید در عالم بوسطه ایشان مشایخ شده و ایشان در وقت خود
 طلب شده بود و ند طالبی سجدت ایشان عرض نمود میخواستیم که تمام شب بیدار احمدیه در یکدیگر
 عنایت فرمایند ایشان فرمودند ما این جمول است و کمال با اینست الهی که در حق می آید تا بیک
 وی درین مجالح کرد ایشان بتوجه تمام نسبت عالییه خود برده القانمودند تا بیکدیگر پیوستگی
 از اصحاب ایشان در حالت تضرع بود ادر او ضمن خود گرفتار نشد با اینست روز موت ایشان می
 نیزم در کفیم جانش روح ایشان بود وفات ایشان در سال که از قیوم اقطاب قدم هفت
 است روز چهارشنبه چهارم ذیقعده واقع شد و عمر پنجاه و نه و درت ارشاد استی و هشت سال بود
 محمد حسن در رساله مقامات منظری است حافظ محمد حسن که اولاد شیخ عبدالرحمن محدث دار فطاف
 خواججه معصوم اند و نیز از حضرت سید نور محمد در آن سال انقست که فرمودند روزی بنیارت
 نماز پیروز خود حافظ محمد مستقیم مرا فرمودم در غیبت سجد می مشا به کردیم که بران شریف در
 است مگر پوست کف باسی رگفن آنجا خاک اثر کرده بود وجه آن از ایشان با شخصاً

تفسیر بنده

تفسیر بنده

بسم الله الرحمن الرحيم

فرمودند شمار معلوم خواهد بود که سنگ یگانگی انبلی اول او در جامی روضه نهاده بودیم که هرگاه مالک آن
 حواله او خواهد بود و کجا قدم بر آن گذاشته بودیم از شومی این عمل خاک شرک در دست است حتی هر که در تقوی
 قدم پیشیه است تو رب لایت او بیشتر وفات ایشان باز هم دقیقه نه هزار صد و سی پنج مجری است
 ذکر سید النساء و آن حضرت سید نور محمد در او بی حمته الله علیه در ساله متانان نظر
 عالم بودند معلوم ظاهر و باطن فقیه کامل عارف مکمل کسب سلوک طریق احمدیه این شیخ سیف الدین بود
 او خدمت حافظ محمد حسن حجت الله علیه سالیان تحصیل فو فیض صحبت کرده و بحالات طبع و تعالی
 از سید شرف شده اند استغراق قوی داشتند تا پانزده سال ایشان را هیچ فاقه نبوده مگر در وقت آن
 نماز در آن حال شخصی راه نمی یافت با غلبه الاحوال میشدند و احوال ایشان را افغانی پیدا آمد کمال در
 و تقوی و اتباع سنت امتیاز داشتند و در متابعت اوب و عادات مصطفی صلی الله علیه و سلم
 نهایت اهتمام میفرمودند کتاب سیر و اخلاق نبوی همواره پیش خود داشته موافق العمل می آوردند
 صفات سنت مایه است و در بیت النخلها و نذنا سر در احوال باطن قضی روی نمود باز تفریح بسیار
 به بسط مبدل گشت و در نقد احتیاط نیک نبودند بدست مبارک خود قوت چند روزه بخت و دست
 اگر سنگی باره ازان خورده بر اقبه می خیزند از کثرت مراقبه نسبت ایشان خم شده بود و فرمودند
 سال است که تعلق طبیعت کیفیت غذا نمانده در وقت حاجت آنچه میسر نبود و مجبوریم ایشان اهتمام
 ناخوش در عبت و همه از حال تنوی یک از فرزندان خود روغن در یکی شکر عطا مینوهند طعام افندی
 نیز خوردند که اکثر ان از طمعت مشبهانی نیست بلکه طعامی از خانه دنیا داری بخدمت ایشان
 بود و فرمودند در غلظت معلوم میشود این قبیل صاحب راند که سبب یعنی مرزا صاحب با فرمودند
 و از روی نوازش حضرت ایشان را فرمودند شما نیز درین طعام غور نمایند آنحضرت متوجه شد
 عرض کرده یعنی مرزا صاحب که طعام از وجه جلال است مگر سببیت ریا عنوتی در آن اه یافته
 و نیز صاحب بل مقامات نظری گویند که مرزا منظر جانجا حجت الله میفرمودند که مکشوفات ایشان
 صحیح و مطابق واقع بود بلکه تو گفستی که ما مردم را بیده سلسله چنان محسوس نشود که ایشان را بجهنم

سعادت میگشت و تصرفات توی داشتند برای برآمد حاجات منجملین جهت میگذاشتند که بودی
 از طبق تو به شرفی مختلف بودی اگر کتابی از خانه اهل دنیا بعبارت می طلبید زده تا سه روز در خانه
 آن نمی نمودند میفرمودند بطلت محبت آنها خلاف در بر آن جمید است بعد از زوال طلعت که است
 صحبت مبارک زائل می شد مطلقاً آن میفرمودند قول حضرت ایشان یعنی مرزا جانجامان حضرت
 را بخدمت ایشان محبت توی بود بجز ذکر نام ایشان چشم بر آب بشیدند میفرمودند آنسو کسی غریب
 زیارت حضرت سید بگزیند اگر ایشان را میدیدند بقدرت کامله اهل ایمان تازه نمیدوند که خلاق این
 چنین باب کمال است رضی الله تعالی عنه در یازدهم دقیقه سنه هزار و سی و پنج فرشتگان
 تو کر آن کاشف اسرار عاشق بود در گار خلاصه روزگار زنده ابرار تیره آکا کبریا
 شب نده دار صائم النهار سید عالی نامدار عالی وقار بندگی حضرت سید ابوالعالی انبیهی قدس الله
 تعالی سر انبیهی ضعی است از صفات سهام بنو صالح اقتباس الانوار می گوید که وی اراد
 خدمت بندگی شیخ محمد صادق گنگو بی قدس سره شیده آد نریت از فرزندان چند وی حضرت خیر
 ماؤد یافته بود دور و جد سماع توخل بسیار داشت و در مجاهده در ریاضت تقیم بوده از فقر و فاقه
 روزگار و در خلق و توابع عظیم المثال و در عشق حقیقی و مجازی سیمتا بود و مطابقت هر فرد انگلی تمام در
 و عمری در یافته و تمام مدت عمر خویش بجز بر سر استغراق باطن گذرید و سبب رانقت است که توی
 توی بجهت شیکور روی که آنجا راعت بشکرت و غیره کاشت نمیدوند زنده بود وقت شب موضعی گشته
 شیکور آن کسی شنیدند بمانند و بعد بنفشه پیدا کرده بر دیوار احاطه آن موضع نشسته بود و در نظر
 آهنگی بر میگذاشته بود و بشکرت در آن خوش میدادند اتفاقاً در آنوقت راسته نگاوان کوه بود
 پیروی بزبان مهندسی باواز خوش میگفت و آن الفاظ نیست سه تون بلیا جا کباره تیری که
 طایکی کار آهوی رات اندی پیروی جوگی گیمی پیروی و بجز استماع آنصورت وی حضرت واحا
 شوق و ذوق در گردن لغو بود بر آورد و از دیوار در ظرف نگو بر بیفتاد و در مان زمهر طرف
 وی حضرت را از آن خبر میدیدند که هیچ از اندام مبارکش نبودست بجز بجز دم آن مقام

و حیرت مانند در بصدق تمام در صله اراادت وی حضرت در آمدند و می قدس سره شصت سیبا
 یافت و در تربیت و در این شهر چهار شصت و هفت مرتبه نمود وی حضرت در این شهر بیست و نه گاه مردم خاص عالم
 مولوی محمد اکرم براسی و اقباس لالوارا حوالات حضرت جنتی تا حضرت شیخ داود گنگو بی غبی
 از احوال خلیفه وی حضرت سید ابو المعالی نوشته اند چونکه مولوی محمود در سکا سلسله حضرت شیخ
 سوزند که ایشان هم خلیفه وی حضرت از منسک است از بیجاغنان طلم اند که در احوال ایشان در مرز ایشان
 منطف است لهذا یکی از مریدان واقف معارف با سده حضرت خواجده عبد الله در ذکر و احوال حضرت
 سید ابو المعالی و حضرت سید محمد سعید ترمذی عرف میران شاه جهیکه سید محمد سلام و
 حضرت محمد اعظم حضرت حافظ محمد موسی و خلفای صاحب نظر صاحب مریدان صاحب مجال
 ما ذوق با موان می حجت الله علیهم السلام است تا اول بوفعل کتاب زبان بوفعل است می کند جناب
 می نویسد صاحب نواد الفواد سید لطف الله جالندری بزبانی صاحبزاده میان محمد باقر
 قدس سره ما میفرماید که حضرت مرشد جناب عالی سید ابو المعالی را همسایه بود نهایت بد مزاج که بی نظیر
 اسم عالی بزبان منی آورد و پیشینان با گناه عالی عرض کرده اراده اوست تا ویب نمودند و محمد و
 اجازت ندادند مدتی هم برین گذشت تا خال امر اجل در او در بود با ستم این واقعه وی حضرت گریه کردند
 و تا هفت روز نخوردند و نشامیدند و بنده عرض که هر برای آن شیخی حضرت چنان غم و الم میگفتند
 کرده تا سوت و امن اربعه او را با طوط بسیار در پس زائل شدن آن نویختن کسان ممکن نیست حالا وی
 کجا در بر دارند و صاف گفته چرک و آلودگی جامه این فقیر بود اکنون اینواع را که توان زد و دلیل آن اثر
 کشیدند ایضا در آن نقلت بزبانی شیخ دوا شیخ موسی ساکن سیدان و از شاه غلام محمد که مستمع
 گردیده که زبانی حضرت مرشد اتفاق را صحبت رود او بود و از بیجاغنان خبر نمود تا مدت سه ماه با دو ماه
 اکل در شهر نمودند و در وقت نماز خواندن و شمس برکش را اجنبانیده آگاه میباشند وی حضرت
 میفرمودند که ما از خبری نیست و ضو بکنانید و بر شمار ایستاده نمائید مدتی هم برین گذشت بعد از
 روی داد و هرگاه که وقت نماز می رسیدی از خود آگاه گردیده وضو نموده نماز را میگردانید و نماز
 بخوان

استفسار اخصی کرده که پیش ازین این عالم ظاهر در وقت نماز از خاطر مبارک محبوبه کنون نگاشته
فرمودند اسما نماز صورت گرفته پیش نظر من جمیع چیزها و نفس میگوید ما فرض خدایم و سنت خرمید بد
که من سنت رسول علیه السلام ام بود آنچه در انفس و سخن نماز او اینها می بیندی بدیجالت بگشت آخرت
و استغراق در جراتم رود او تمام و اسپین از نیعالم اطلاق شد هفتاد رساله مذکور ذکر گفت او
خاندا بن مصطفوی سلالة و دو مان مرتضوی آن غفائی وادی توحید شهباز
تجدید خواص بحر تفرید حضرت محمد سعید بن زکریا ف میران سید شاه بیکیه حسینی خستین صابری
در سالند کوست صاحب تبه السالکین بوی سید علیم اند جانندی که یکی از خلفائی سید علی است
میسید سید محمد سعید بن سید یوسف بن سید قطب الدین بن سید عبد الواحد بن سید احمد بن سید محمد
بن سید شاه نظام الدین بن سید شاه عزیز الدین بن سید شاه تاج الدین بن سید شاه عزالدین بن سید
بن سید شاه عثمان بن سید سلیمان کفارش بن سید محمد دوم سیالاشکر بن سید احمد زاهد بن سید
خزوه بن سید ابابکر علی بن سید محمد علی بن سید محمد خسته بن سید احمد خسته بن سید علی زهیر کاک بن سید
حسین ثانی بن سید محمد مدنی بن سید ناصر ترمذی بن سید موسی جیس بن سید حسین صفر بن سید علی اوسط
زین العابدین بن سید امیر المؤمنین حضرت امام حسین بن ابی طالب بن سید مرتضی علی بن ابی طالب کم
و جهاد ابا و اجداد میل نجی در موضع سیوانه که از دیبانت تعبیه کنه ام شریف است و که ام از مضائق
شعر سر نهادت سکونت میشدند قصبه سیوانه و اذین ولی عهد کردن دو از ده هزار سوار سید
زاهد بن سید حمزه ترمذی هر سپه خود زید را با اشاره آنحضرت صلی الله علیه و سلم آمدن دیدند تا
با اشاره آنحضرت صلی الله علیه و سلم و مقرر کردن محل سکونت سیان را به نشان و اذن آنحضرت
و جنگ کردن با سیان نام بر کنه نفس کفار و حاکم سیان بود و شغفیدن زید بر موضع سیان
و بعد از آن تاریخ کردن سیان را سید شاه سلیمان با اشاره آنحضرت صلعم و سید از نام نهاد آن
را در سال مذکور مفصل من نوم است القصة ابا و اجداد حضرت میر انگی و سیوانه سکونت داشتند الله
بزرگوار وی حضرت از دست گمانداش شهید شده الله شرفی و حضرت بی بی حکیمه نام سید

سید محمد سعید بن سید یوسف بن سید قطب الدین بن سید عبد الواحد بن سید احمد بن سید محمد

بر او در حضرت میراجی این منعت ممالک باز سپردند چرا که گفته در وقت که بر ام سکونت اختیار کرد
 حضرت میراجی برای تعلیم علم ظاهر و باطنی نشاند و در وی حضرت را با بقضای ایساکلی بپند و بپوش
 پیشه که در آن نمینی را در یافت و در امارت یکدیگر نمود میگفتند که باقیه سوره الفات مناسبت و در حضرت
 بقضای غیرت طباخچه بر روی آن بچه زدند که دو موارید از گوشتواره او شکست چون آخوند
 ماجراجی یافت بسبب طبع و بناوی دست پیوستگی سالکان با دیده طریقت را گفته از کتاب بر روی
 وی با بقضای صغرس باطلان بسیاری مشغول شد چند مدت هم برین گذشت تا روزی حضرت
 شاه جلال بر او شاه فاضل مجذوب فرزند شاه قمیص تدریسی که برای تعلیم مردان بر کرامت شریف آورد
 قرین ارضیه مذکور دید که در آن بازی میکنند و در حضرت نیز در میان اینها بود و بیضا و جلال
 یکبار استفسار نمود چون لوبت حضرت رسید پرسید که این فرزند کیست گفتند که فرزند مسعود
 است بجز دشمنان این است بردش وی حضرت نهاد و شفقت تمام فرمود که ای صاحبزاده این
 بازی نیست وقت شغل اندک نشستن است در جوانی پیش ازین میخواندم حکم که آخوند را از کتاب بر روی
 کرد شاه جلال گفت که امروز برای شما مقام میکند و آخوند را در تعلیم تو ما که می نمایم وقت غیبت رکن از مردان
 خود فرمود که از بگری خوردنوش و پیشش خرج کاغذ و غیره و مواجب آخوند صاحبزاده نصیب آن
 است تا آنکه پدری تغافل نمایند و بعد وی حضرت اطلبید چرا که خود طعام خورانیده قدری طعام آورده
 فرمود که این ایش و الهه خود برید وی حضرت گفت در آن وی حقیقی است شاه جلال علی
 شیرینی و کاغذ و لباس همراه خود گرفته و در حضرت را از خوابیدار ساخته دست در وی میزد
 و لباس پوشانیده پیش آخوند برود و فرمودند که نزد شما سفارش آمده ایم آخوند گفت هر چه فرمایید
 و جان قبول است لیکن در باید شاه به یکدیگر سفارش نفرمایند حضرت شاه جلال آن آمد و گفت تو
 هستی که از فرموده پیر انکار نمودی آخوند بر زید و معجزه پیش آمد و گفت بنده را چه مجال آنجا
 هر چه فرمایند عین عبادت خود میدانم نگاه شاه جلال با خود فرمود که پیش تو قرآن مجید گلستان
 و بوستان خود خواند و خلیفه مکتب خواهد شد و در گوش او گفت که این عهد را در وقت زمان است

که خدمت ملوک و پادشاهان را و اندازی از جهان وقت خود که بر شرف نام و شهرت
حضرت مشغول گشت تا در وقت و شرف کیش شاه کلام امیر و هر دو کتاب که خوانده و محقق گشت
مغلوب شد بعد چند روز برای تعلیم اطفال مکتبی عظیمه مقرر ساخت چونکه تربیایم جوانی
شخصی از ساکنان که بهرام عمده فوجهای یافته روانه الفیض شد حضرت میرانجی را برای تعلیم خود
همراه برد چون در آن موضع رسیدند شوق حضرت آبی در باطن می حضرت ظهور نمود در الفیض در وقت
بهرات از بهنگ که دیده طالب میکردند چون فوجها رندگور بر این معنی اطلاع یافتگان باج که شاید هم از
شده بودند ما را شرمندگی بر روی والدۀ ایشان آید می حضرت ابهرام رسانید در وقت بیخوابی
فاسم نام در موضع طوی که از کهرام باز کرده گریه سکونت پیشتر میرانجی در آنجا رفته در یک سال آنجا
ماندند و همیشه آنجا در و می ساختند و می شاه فاسم برای سقفه خانه خود و شهنشاهان بود و فاسم در او
بود و ایشانرا گفت شهنشاه را بسیار بد و در ایشان آنرا بد آن شخصند می حضرت میرانجی آنرا بد و شهنشاه
بر دیوار طایفی خانه نهادند و شهنشاه قدری کم بود میرکت ایشان ابر آمد چون در و ایشانرا تصدیق
نمودند که گاه و خرقه پیش شاه فاسم بر زمین زدند و گفتند که این نقیر سیمیه گلخن میکشید و از کلمات بیخوابی خبر
بودی اینچنین تصرف او و زود ما حال محروم ماندم ما را هم صاحب تصرف گردانید او گفت که تا خدمت
است این غم رسید زاده است و آبا و اجداد هم صاحب کمال بوده اند ما درین غم نیست در آن ایام شاه
فاسم را آنجا بود و گفت آنجا هم میمان چون در آن صغیریم و میرانجی چون در ایامی عظیم است از ما و شما سیرانی او
تخواه شد باید که او را رخصت دهند تا بجائی دیگر طلب نماید و بطوب شد شاه فاسم حکم سیروی حضرت
رخصت فرمود و حضرت میرانجی فرمودند که چند مدت بخرید شما ما ذم الحال جواب میدید باید که اینقدر
فرمانید که در پیش کدام بزرگی بروم اتفاقا شاه جهان را نظر البان حضرت شاه ابوالمعالی در آنجا حاضر بود
گفت ترا نزد کاملی برم که بطوب میرساند لیکن مریدان پیر شناسی باید حضرت میرانجی فرمودند که پیران نیز
شناسی باید الغرض همانوقت شاه جهان را و میرانجی از موضع طوی بار او انهمه شریف که مسکن
شاه ابوالمعالی بود و انداختند چون فریاد فیه رسیده شاه جهان را پیشتر بخدمت عالی رسید

جنبه بعالی فرمودند که رفیق را کجا گذاشته اند گفت پیغمبری آید میرا بچی که بجهت کشی بس مانده بود و در کعبه
 کرده می آمد شاه سپاه اول از خدمت شریفه بخواست میرا بچی را از انسا راه همراه خود گرفته خدمت حضور فرمود
 بر و حضرت میرا بچی چنین ملازمت عالی در میان راه بشاه سپاه اول فرمودند که پیر من لطیف پائین چار پستی
 چون برود شد جنبه بعالی فرمودند که بسیار من من تویی تو کجاست یعنی حق میرا بچی عرض کردند
 گفتم و از آنوقت ترک نمودم بعد از آن تلقین کن که فرمودند و در خدمت مراجعت دادند و بپس حکم حضرت
 ناب طوبی رسیدند و اینجا بیوش شدند و دانسته روز بیوش ماندند و کف از زمین میرفتند و چون بیوش
 از اینجا بکعبه رسیدند و در مسجد محمد فاضل فالون گو سکونت کردند محمد فاضل برای وی حضرت هر دو
 طعام لطیف میفرستادند و از خوردن طعام لذت اندکی در عبادت و ریاضت فتور روی داد و بعد در مسجد
 که احوال آن یک روز شریف است اما مت اختلفا کردند و در وی را فرمودند که مراد عیال افضل گردان
 و طعام هر چه با هر روز برای من بسیاری طعام تو از آنچه اختیار کرده ام که کسب از وجهها است او
 سعادت خود دانسته قبول کرد و گیتای نان هر روز مقرر کرد اما بعد شش روز با بیفت روز یکسان با
 تر کرد و خوردند تا صفای قلب بر وجه تمام روی نمود تا روزی حضرت جنبه بعالی در انبیه بر فرزندش یعنی
 گاه نشسته در پیش شاه میکند و میکشای سوتی خوشش افتاد و حضرت میرا بچی کبیر ام بودند دیدند که کبیر می از پیش هر چه
 شده خوشش افتاده است همان باری دادند انبیه شده کبیر رسیدند و عرض نمودند که فلان روز کبیر می محاکم
 شریف بر فرزندش افتاده است حضرت جنبه بعالی میرا بچی را همراه گرفته فرمودند انومی کجاست حضرت میرا
 بچی از چهار برشته بنظر گذرانید مرشد عالی را از اینجا که شیخ کامل مکمل بودند و بعد او مرشد کمال بلند می یافتند کجا
 بودند مبادا که چنین کششوفات توقف کند فرمودند که میزان این فقر نیست فقر چیزی دیگر است چون حکیم حاق
 باطن بر انواع معالجات باطن اختیار کنی و است مگر بر این گفتا که دانسته روز کبیر عمر غریب بر بیان ساختند
 که صفای طلب که رخ مبروح شدت نقاب غبار روی خود انداخت بعد از آن بدید معید را ز خدمت کرد و فرمود
 خواستش غریبش می حضرت باز کبیر ام سیده در یاد حق مستغرق گشت بعد چند مدت رفته جنبه بعالی مستغرب
 رسید چون میرا بچی را سبب کثرت مجله در ریاضت و طعم طعام و شام ضعف شده بود در جواب نوشت

که الحال طاقت نفع نبردم در عرض چندین بخت شریفه حاضر خواهم شدم چون حاصل تو صد بار دادند که در
نفس خود در احوالت نمودند چنانچه بر نوشته ام بر عمل کردی و توقف نمودی بعد از آن معاین حاصل تو صد
روانه شدند در عرض صد و بیاس نزد یک عروب آفتاب انبسته رسیدند جناب عالی رسیدند که گداز
از کلام روانه شد می عرض نمودند امر در قریب و بیاس نزار تو شریفه شرف شدم ^{ضعیف}
کمال جواب گویم تو صد بار دادند ساختم بعد از آن نفس خود در احوالت کردم و در وجود دو پاس
بجنوب سپیدم بار سپیدند که در یابی همچون بچه طوطی عبور نمودی گفتند که بر روی آب گل کرد
و با پیش تو هم نشسته پس همین جواب رسوا نصیحت کردند فرمودند که میران رعایت سلامت
بعد از آن میرانچی در چند روز کلام رسیدند و شکرستی عبور نمودند و بکار خود مشغول شدند و وقت
شب یک شسته بر چاه انداخته و بر آن شسته با دهن میگردند و نفس میفروند و اگر در خواب خوابی
و چاه خوابی افتاد و از کوهها بارچه کهنه جمع کرده شب پاک میگردند و بر زمین میوزی نمیدند
دری بر این گذرانند همچون جناب عالی وقت حضرت فرمودند که میران تو تکلیف آمدن اینجا کجا
که من نزد تو خواهم سپید بنابر آن میرانچی باز زیارت فرمودند حضرت جناب عالی موجب دیده خود نشسته
و بر این گاه و جامه و چادر عطا فرمودند میرانچی عرض کردند که بنده لیاقت این لباس را فرمود
من بگویم و تو عذر در میان می آری حضرت میرانچی برای امثال امر عالی شاه ابوالمعالی پیشگام
بجا آورد بعد از آن از حجره بروان آورد و در به شریف خلافت مشرف ساختند حضرت مرشد نام
مولانا رسید نام فرمودند شرف حمزه شریف حضرت شاه ابوالمعالی قدس سره که بنده شده بود
میران بی حقیقت میفرمودند سیکو نقد دست نمیشد حضرت فرمودند لیسکار بقدر میران درست نخوا
میرانچی در آن وقت در چله بودند چون باده طلبی از بارگاه شاه گردید حسب الطلب بیرون حله آمد
بجنوب حاضر شد نمک دادند که ترا بر این سفید کوی حجره طلب و ام حسب الامر میرانچی بر حقیقت حمزه
رفتند گداه از آن دور کرد و گل انداخته و آب پاشیده در کوفتن آن مشغول شدند در هر ضرب که
بر سقف نبرد مقامی گنبد میگشت در ساله مذکور است صاحب زهت الماراج سید علی

حسنى فاضل جابندرى كه اصل خليفه دوى حضرت است ميگويد كه چون فرسب بازده سالگى
رسيدم بخواندن بطول خدمت سيد كبير مشغول شدم و دال زنده ريس علوم سراسر سير شده بود
سنا بر آن بطلالعه كتاب عوارف مشغول مي بودم همچو آنست كه سجدت شخى رسم كه در طرقيه
بود و اكثر معتبرين دلالت بر شاخ حشقيه مي نمودند و ما بر حضرت پير دستگير الفرض فرستيدم
خاطر مي برد كه شبى در خواب ديدم كه خوب و پيش من آمد و گفت حضرت شيخ زيرد بگنجنگور را شيخ فرستاده
و فرموده اند كه بيا و حق شتم تعال تعالى و تعافل كن چون بيدار شدم در بيا تيم كه شاخ حشقيه را
بطريقه خود ميكشند و آب و اجساد من نيز درين سلسله را اوت دارند عزم كردم كه در طرقيه ميسويت
خواهم كرد و پير سيدم كه در بين زمان سلسله حشقيه كه امام شخى است الكثر بل همه مي گفتند كه درين ايام
شش سيد بهيگه نديده ايم و منافق ايشان نيز كور و سيا خفتند از استماع اين سخنانشان و ايشان
پير دستگير فوت ميگرفت تا شبى در خواب ديدم كه من سيد عابد فرزند سيد را بر مهم جو من نگاه
ايم ناگاه ويرا گفته ام كه من تو براسى زيارت سيد بهيگه عليه الرحمه بودم گفتم باشد پس و ايشان پير
تا بصبح ايم رنج ميديدم و حضرت پير دستگير در آن صبح را بر چار باجى نشسته اند و سر جانب مغرب روى
بر و روى جانب مغربى آمده بفاصله منم تا در عهده تخمينا از چار باجى لحظه اليستاده بجانب مشرق
روان شده ايم چون قدرى مسافت فرستيم سيد عابد گفتيم كه در ويش نگر اوريده باز زيارت كنيم
كه هنوز سيري حاصل نشده پس ايم ايم بتمام حشقيه حيده بمقابل چار باجى ايتا ديم ناگاه حضرت
پير دستگير دست مبارك همچو برق شاطف را از كرده دست راست من گرفته بسوى خود كشيد
پايه چار باجى رسيد حضرت پير دستگير زود و نديك ايم كوزه گير و قهوس ساز و قهوسا سخن آغاز كرد
و ديدم كه وقت نماز عصر قريبت بود و قهوسا تمام كردم ناگاه از خواب بر آمدم و ديدم كه وقت فجر است
و قهوسا ختم و مسجد رفت نماز كجاست گذاردم و پيش از آن پير چينسى كردم كه كينار نماز فجر وقت
گذاردم پير نيشان از روزا زيرت حضرت پير دستگير كجاست نماز فجر پير سيدم وقت قضايه
سند بعد اواى رسميت نگه داشته بود و شيخ محمد شاه كرمانى كه از اكاره در ميان حضرت پير دستگير

بجم و مجلس حاضر بود از حضرت سوال کرد که این بیت خوب شیراز علیه الرحمه عیت بیدار می شود
 چه در مباح و در چه در از دوستی این کونه استنجان مینماید چه معنی دارد و در از دوستی در در ایشان
 فرمودند که در سبهای در ایشان در از میباشند و بدو ریزند که فاضل جانندری این معنی است
 بیدار و دوستی است و از روی کرم میرا بر فقیر فاضل جانندری نمودند و تفصیل آن بیان کردند که این
 را کجای طاقت آن بود که یک قدم راه رود من را راکشیده و بپرست نمود و بر پشت آورد ام چون راه
 قدم نهادن کرد می قدم او پیشتر می ایضا ختم و اشارت بیان کشید آن کردند که در خواب است در آن
 کرده این کس ای بجانب خود کشیده بودند و بان پیدا شدن بساط که این بر مانده را در راه حادث
 بود از شنید این سوال جواب بتمن شدم که آنچه در خواب بیداری گفته اند از احاطه علم و قدرت نیست
 که متعلق باطن اندام بیدار نیست ایضا نقل است و تیر و جوش رفتی گزایه گزایه ای بسته است
 در میان آمدگی از علم و در آنجا نشسته بود گفت که در اینجا اجازت یعنی آنست است یعنی آنست که با آب
 گنند تران اگر با کان یعنی از حدت اصغر و کبر حضرت فرمودند که این بار را برایشا عمل کرد و چه ضرر در آن
 که من میکنند و آنرا در اک حافی و هوار می میکنند مگر کسی که پاک اندازد آایشا می شری را در آنجا
 ساخته فرمودند که فاضل جانندری ای این معنی که گفته ام موجب صیغه در ترکیب است و فرمودند که من
 صیغه در ترکیب دیگر علوم بخوانده ام اما وقتی که در گفتگو در می آیم ارواح پیران من منموند و تلقین
 مینمایند بیان سیدین بشرف اروت و تلقین سید علیه السلام فاضل طولی دارد ولیکن برخی از آن واجب است
 و خلاصه کرده نگاهشته ام که امارت و خوارق عادات و واقعات کشفیات مقامات مشهوره و ذوق و شکر
 عشق و تکریم و سیرالی اسد سیر فی شهر رسایه طالیان لی اسدوی حضرت میران سید شاه بیگلر
 و الهی است علم بشارت و پنج سیده بود و ذاتی غرت بر دین و بنده پنجم رضایان کجی که در کعبه می کشید
 از جبری و سید که گویست در کتاب ای الفواد سید لطف الله جانندری فی سیه صیغه در می حضور جمیل در آنرا
 شکر خنده صحیح باقر خردنار محمد حضرت سید شاه ابو العالی و درم است شکر و تقاضای الهی است که در
 با از حضرت اسد علیه السلام سید فاضل چهارم سید علی البرهن پنجم شیخ ثلث هفتم شیخ سیان نهم و در تحصیل

علم حدیث و غیره از شیخ خود خوانده و تصدیق بر او بنیاد شد اینست و قریب هر جا حاجت
 به فخر خود از حدیث و کتب کتب نواب ریشین الدوله نظیر خان مبارک وزیر عالمگیر بادشاه بود
 مسجد ساخته ایشان است بیستم شیخ المان الهه شاه با حاجات پیروز مرند اقامت در زنده بادشاه و
 استقال میبست و در شیخ حاجت بیست و دوم میان الهه بنده بازدم شاه محمود بیست و دوم
 سید نقی کر و بری بیست و دوم سلام الدین چهارم بیست میان محمد شاه با نردوم حاجی بیست و دوم
 میان شاه شجاع قتال بیست و دوم میان کر و علی بیست و دوم میان محمد جیات نوزوم خواججه عبداله بیست و دوم میان
 علی اکبر حسرت بیست و دوم میان غنایت الهه بیست و دوم میان شرف حضرت عبدالکریم بیست و دوم میان غلام
 بیست و دوم میان بیست و دوم میان چهارم مولوی غلام حسین بیست و دوم میان شیخ محمد بیست و دوم میان
 افضل بیست و دوم میان محمد اعظم بیست و دوم میان شیخ محمد بیست و دوم میان محمد بیست و دوم میان
 شیخ محمد میان محمد بیست و دوم میان بیست و دوم میان بیست و دوم میان بیست و دوم میان بیست و دوم میان
 محمد شرف و بعضی از قوم هند و موسی و بنده چنانچه با بابیوانا آمده دلا به برتران چون به برسی سی و دوم
 مولوی صدیق شیخ بیست میان محمد مراد سی و دوم میان محمد بیست میان محمد ناصر سی و دوم میان
 محمد انور بیست میان محمد موسی بیست میان محمد شاه لطف الله بیست میان محمد بیست میان محمد بیست میان
 رو بر می چون میرا کنی وفات یافتند بعد در ایشان از آنکه که سکن می حضرت بود گفتند بداند
 و سادات بیوانه که مولود وی بود همراه اقربای وی شده گفتند بیوانه بنده و شیخ المان الهه و دیگر
 در ایشان جمع شده باز و سادات که امر مشورت نموده که هر ام که وطن می بود و این کردند و بیست میان
 عرض خلیفه اول سید محمد باقر آن شده که باوت را بداند بنده در ایشان بیست و دوم میان محمد بیست و دوم میان
 شود بیست و دوم میان بیست و دوم میان بیست و دوم میان بیست و دوم میان بیست و دوم میان بیست و دوم میان
 نفی حکم شد که حاجی بیست میان بیست میان بیست میان بیست میان بیست میان بیست میان بیست میان بیست میان
 با نطق کنند بیست و دوم میان بیست میان بیست میان بیست میان بیست میان بیست میان بیست میان بیست میان
 و دوم میان بیست میان بیست میان بیست میان بیست میان بیست میان بیست میان بیست میان بیست میان

شیخ محمد
 بیست میان

و از سل و نسل سادات است خلف رشید سید محمد رزاق بن سید ابو محمد بن سید فتح الدین سید فتح
 بن سید عبدالجلیل بن سید عابد بن سید حاجی محمد حسین بن سید ابو سعید بن سید محمد عارف
 بن سید امیر بیه بن سید محمود بن سید محمد که از تفره خور و ک سادات میباشد و تفره کلان
 از توابع نجار است و در ویر ساکن شده اند بن سید احمد بن سید سعید بن سید صلاح الدین
 بن سید جعفر بن سید جمال الدین بن سید موسی بن سید موسی بن سید حامد بن سید محمد بن سید
 بن سید شهاب الدین بن سید موسی بن سید جعفر بن امام عبداله بن سید امام محمد باقر
 بن سید امام علی اوسط زمین العابدین بن امیر المؤمنین امام حسین بن امیر المؤمنین علی مرتضی کرم الله
 وجهه نقلست زبانی حاجی محمد حیات که سید محمد اعظم از سید محمد سالم حجه الله علیهما سوال
 نمود که حضرت شیخ را اختیار است بهر صورتی که خواهد رو نماید بن سنی راست است فرمودند راست
 است و دست راست بر روی خود و مالیه بر خود و ساگی نمودار شدند و باز دست مالیه بر چوبان
 و باز دست مالیه چنانکه بود پیش سفید نمودار شدند و پیشانی جناب سید محمد اعظم بوسید و فرمود
 که کسی درین زمان نیست که اینچنین سخن را استفسار نماید از محمد که ترا او صلواتی است نقلست
 چون شوق و ذوق محبت الهی و درو عشق در دل پیدا شد خدمت میرانجی رسید و بیعت کرد و مجاہدت
 و ریاضات بسیار کشید و در یاد حق چنان مستغرق شدند که تنها از خاقان جدا شده تا مرده و ازه سال
 پوشیده بودند و در فراق ایشان والدین وی اکثرت گریه تابینا شدند میرانجی چون این حال
 دیدند از نور باطن دریافتند آن حضرت را از کناره دریای شور باز آوردند و روانه روم نمودند
 چشم و الدین ایشان بنیاشدند و شادوی ایشان بجا آمدند وی حضرت اشعار جهان بسیار
 میکشیدند مراعات و خاطر داری با همان بنیای میکردند خلیفه اول وی حضرت محمد عظیم
 و درم خلیفه حاجی محمد حیات آینه گراکن موضع منسوجه و فات وی حضرت در هزار و یکصد و هفتاد
 و پنج تاریخ و عاشر شعبه چشمتیمان مرقد شریف در روم بر شریف فریب و حضرت ایلیر
 گشاه ولایت ان دیار هستند و جدا ماری وی حضرت بودند از مسجد سبت شمال است و در

تعالی علیها و ذکر مرزا جان جانان مظہر شہید قدس اللہ سرہ در مکتوب اول
 من جملہ مکتوبات خویش حضرت شمس الدین حبیب اللہ جناب مرزا جان جانان مظہر شہید قدس اللہ
 سرہ میفرمایند هر جزوار انکر التماس تحریر نسب حسب از فقیر کرده اند چون غایب مقتد سایر آن مشرب
 نبود و تعاضلی نمودم اکنون که صحبت از مگذشت مجلی محرر میشود و در یابند که تحقیقت سر مایه وجود
 فقیر در آما زلف آبی است و در انجام مشقت خاکی و در عالم اعتبار و نسب این خاکسار به بست و بهشت
 واسطه توسط محمد بن حنیفہ پیشینہ کبریا علی و نقی علیہ التعمیر و التثناء میرسد امیر کمال الدین نام
 یکی از اجداد فقیر در سنہ ہشتصد و چہریم ہجری بمقربین از بلدہ مسایف و در مملکت ترکستان افتاد
 و با صبیحی خانگان آن حد و دوش کسر و داراوس قافشا لان بود و وصلت دست داد چون اولاد
 پسری نبود بعد فو تش حکومت آن ناحیہ تعلق با اولاد ایشان گرفت و قبیلہ چالون باو شاه
 ممالک ہندوستان را از دست افغانینہ شور مستخلص گردانید از ان خاندان دو برادر محبوبان
 و بابایا خان نام را کتب واسطہ با میرزا کور میرزا سجد سجاد آوز و احوال این ہر دو در تواریخ اکبری
 مطبوعہ است و نسب ماوری ابن بزرگان خانوادہ امیر صاحب قران میرسد و نسب فقیر بچہار
 واسطہ بابایا خان منتہی میگردد و پدرم بچرم خان مذکور کہ در عهد اکبری معتمد رغبی شدہ بود بعد از کم
 منہجی گرفتار ماند و عمری در خدمت اورنگ زیب بادشاہ گذرانیدہ از خبر ولت ترک دنیا مغز
 و مغز گردید و در خدمت بزرگی از خلفای طریقہ قادریہ استفادہ نمودہ در سال ہزار و صد و سی
 ہجری انتقال ازین عالم فرمود و در سال ہزار و صد و سی و نہ ولادت فقیر اتفاق افتاد و در عمر شانزہ
 سالگی گزینہ بر رویم نشست و در سال بست کہ بہت بستہ دست از دنیا برداشت و پانسی می
 از سر ساختہ و راہ فقر گذاشت علوم متعارف در عہد پدر خواندہ بود و کتب حدیث و خدمت
 حضرت حاجی محمد افضل سیالکوٹی تلمیذ شیخ الحدیث شیخ عبدالدین سالم علی گذرانیدہ و قرآن مجید را
 از حافظ عبدالرسول دہلوی تلمیذ شیخ الفزا شیخ عبدالقانی مستوفی سند کرده و ذکر طریقہ تفسیر
 باخرہ و اجازت مطلقہ از جناب حضرت سید السناولت سید نور محمد بدوئی رضی اللہ تعالی عنہ

که بود واسطه حضرت قیوم ربانی مجد الف ثانی رضی الله عنہ میرسد گرفت و عمری مد خدمت ایشان
 بسر برد و بعد وفات شان از مشایخ متعدد و انظار لایحه استفاد نمود و آفرینستان فیض نشان
 حضرت شیخ الشیوخ شیخ محمد عابد سندی رضی الله تعالی عنہ که ایشان نیز بود واسطه حضرت مجدد
 میرسد چه نیاز سود و مدتی خدمت ایشان کرده فرق و اجازت طریقه قادر بود و سپرد و در چشم
 حاصل نمود و تا امروز که نزار و صد و هشتاد و پنج هجری است بحکم این حضرات از سی سال نبوت
 طالبان خدا مشغول است خدا خاتم النبیین گرداناد و آفرین اسلام حضرت شاه غلام علی صاحب رسال
 مقامات مظہری مینویسند میفرمودند بزیارت میراثم ما لیکبر رسیده ایم میگفتند پیر ما پنجه را
 ختم کلام الله میخواند میراثم را ابام شد که وقت شش از تزیین شده در فن مشاطه کشید است
 بطی ارض و در کشمیر فتنه انتقال کرد و در رتبه الله علیه تحسین صحبت بسیاری از بزرگان در یافت نظر
 عنایت ایشان رسیده اند در افتتاح التاریخ است میر غلام علی آزاد میگوید که مولانا رومی
 پانصد سال پیشتر فرموده و کرامتش دانمونه بدیت جان در اول مظہر در گاه شده
 جان جان خود مظہر الله شد و عمر شریف تزیین نصیب رسیده بود ایضا مکتوب سوم
 پیسیده بود و نه که بزرگی میگوید که موفی ناخود را از کافر فرنگ بدتر نداند از کافر فرنگ بدتر است
 انیمینی چگونه راست آید که صوفی البته مومن است محمد و ما بخدمت حضرت مجدد و حقائق ممکن است
 مرکب اند از اعدام اضافیه و ضلال صفات حقیقیه یعنی آن اعدام بنا بر تقابل اسما و صفات
 در علم الهی شدنی پیدا کرد و برای ای الوار اسما و صفات گشته مبادی تعینات عالم گردید
 و در خارج ظلی که ظل خارج حقیقی است بضع خداوندی بوجود ظلی موجود شده بنا بر این شرکت
 مصدر آثار از خیر و شر شده اند از جهت عدم ذاتی کسب بشر می نمایند و از جهت وجود ظلی کسب
 بشر مخفی نیست که در عالم حسن هر گاه شخصی بر مرآتة عقلی از الوار کسب نظر میکند بلا غلط اولی همان
 انوار را می بیند و مرآتة را چو اگر مرآتة در شششان الوار مخفی و مستور گشته است و هر گاه بنده
 نگاه کند بظواهر اولی همین تعین ذاتی خود را خواهد دید نه الوار را چو که نظر او بر ظاهرات پس نظر

صوفی بر مظاهر شریف و مستند بر جنبه وجود که در آن مظهر است و مصدر خیر شده است می افتد
 و چون در خود نظر میکند نگاه او جنبه عدم که ذاتی اوست و منشاء شر است خواهد افتاد و خود را
 از خیر و کمال مطلقاً مآخوذ خواهد دید و خیر کمال عاریتی را که از جنبه وجود کسب کرده انسان خود نخواهد
 یافت تا چاره خود را از کافرو دیگر اشیا حسبت بدتر خواهد فهمید از این معلوم شد که مقصود قائل
 این قول است که صوفی کمال خیر و کمال را اصلاً منسوب بخود ننماید و مستعار میدانند و همین است معنی
 فناء نام و حاصل شهو و محج و اگر صوفی را نظر بر جنبه وجود انوار مستعار خود می افتد و جنبه
 بر ایت او که عدم است مستور نماید از او و عوئی انا الشمس سر بر میزند و همین است سرانجام کفتر
 حسین بن منصور رزالی علیه الرحمه انتخاب و ردید خود معذور بود اما در آن دیده غلط کرد و از طلب
 سکر در جنبه وجود جهت عدم تمیز نتوانست و بسیاری از سالکان این راه را از این چنین اغلاط واقع
 میشود والا من عموره تعالی بیکت صبیح علی علیه وسلم حالات باکرامات حضرت ایشان
 از سال مقامات در سال معمولات و مکتوبات مظهری ظاهر و اظهر من الشمس میگردند حاجت تفریح
 و تحریر نیت تاریخ وفات عاشق حید امانت شمیمه او تقرب واقع و وفات در این بود و میفرمایند
 بیت بلوح تربیت من یافتند از غیب تحریری : که این مقول را خضر یکتا ہی نیت تقصیری
 حضرت حاجی رفیع الدین خان یکی از روسای و بزرگان این شهر را ادا بوده اند و در سبب
 شیخ فاروقی و صاحب تصانیف و محقق بودند مولانا شاه عبدالعزیز دهلوی قدس سره
 اکثر جواب خط ایشان مینوشته بودند چنانچه مجموع آنها به از مسایل رساله است مسخر
 رسول و اجرب و بسیار مشایخ صوفیه و بزرگان دین را دیده بودند و صحبت یافتند و شوق زیارت
 مرین شریفین داشتند آنحضرت صلی الله علیه وسلم را بحجاب دیده و با اشاره آنحضرت ثبوت
 زیارت مرین شریفین مشرف شدند و هر مکان و هر مقام را تحقیق ساخته و فغان کعبه را
 پیچوده در سفر الحرمین نوشته اند در باره هم در الحجه سینه یکبار و در صدد بیت و ست و فغان
 یافت ایشان در رساله مذکوره مینویسند و از اجماع انان او صاف و از علم عمل و انصاف

کتاب شریعت و طریقت و فساجت لسان و بلاغت بیان محتاج تحریر نیست و باقی بسیار هم بر آن
 و شفقت میفرمودند هر گاه بر او یاد آمدی غریب خان را بر قدم خود مشرف میساختی و یکبار هم
 اینجا اقامت فرمود و مضمون این بندیت حمد و مناجات و لغت وی در متق مشغولی که شروع
 نموده بود تازه است سه خدا در انتظار حمد بانیت : محمد چشم پزوه شانهیت : خدا ماح
 افزین مصطفی بس : محمد خادم محمد خدایس : مناجاتی اگر بایه بیان کردی : به بیج هم
 کفایت میتوان کرد : محراب تو میخوانم نذر : خدایا از تو عشق مصطفی را : در کلبه ا
 یک چشمه نظیر نیست : سخن بلند از افزون نیست : شب عاشورا از سال هزار و یکصد و نوز
 و پنج هجرت بعضی از ثقات لشکر نجف خان مقبول شد و آخر همان سال نجف بم زند
 ماند و در سال دوم و سوم تمامی توابع و حواشی وی به تنگنای عدم ره سپار شدند و
 ای از آنها ساکن دیار و نافع مار مانند با صاف دلا که در افتاد بر افساد و کمر شاه
 قطب الدین ایشان مرید خلیفه شیخ محمد زبیر خلف خوانده محمد نقشبندی وی فرزند دین
 نوله محمد مصوم و وی فرزند از جنده ثالث حضرت شیخ محمد بنده می بود الف ثانی اندور
 تذکره مذکور است پیش از آن با والد خود در سلسله دیگر نیز منساب داشت عالم بود و کتب
 حدیث بیشتر اشغال داشت و به اکثر زبانها سخن میگفت و در ایام الاوقات زبان وی نبله
 زبان یا خواندن درود مشغول می بود و در بفرورت آیندگان از ذکر بیکار نمیماند گاهی در سینه
 می بود بر سر روضه پر خود شیخ محمد زبیر و گاهی در شاه جهان آباد در جوار قبر محمد قاضی باس
 در دنیا و اهل آن آنرا و میزیست و با کلف آشنای بود آخر الامر در سال هزار و یکصد و هفتاد
 و سه که احمد شاه درانی در تمارینه را قتل نموده شهر دلی را غارت کرد با مردم شهر کیش از قتل
 فتنه بر آمده بودند بکبیر رفت و از آنجا روانه حرمین شد رفیق شد از او عالمه شرفا و بعد از
 حصول سعادت حج بیت الله و بعد از آن سکنه علی صاحبها الصلوة والسلام نهاد و سعادت نیت
 سید امام علی الصلوة والسلام حاصل نمود و بعد از چند روز فوت کرد و در قریه برابر قبر خواجه

در خط نجفیه
 در خط نجفیه
 در خط نجفیه

محمد باقر پادشاه فون شده و این مرد و قبر پرست گنج شمالی و غربی قبر امام السلیمین منجی علیهم
 علی بابهم السلام واقع اند و بدو لوح سنگ رخام که بر بالین هر دو قبر منصوب است از دیگر قبور
 ممتاز است اول ملاقات من با وی در سال هزار و یکصد و شصت و هشت هنگام رجعت
 از لاهور در سینه من شده بعد از آن در دلی و کیه بار ما بخدمتش میرسیدم و در ترویج زیارت
 قبردی کردم و حافظ جمال که در لاهور بود مردم بسیار با وی رابطت ارادت و حسن
 عقیدت داشتند خلیفه شاه قطب الدین بود و در هزاره صد و نوزده فوت شد و در لاهور
 مدفون است رحمه الله علی جمیع عباده العالمین و کرامت علیهم الفاضل جان در
 و تذکره مذکور است مرید و خلیفه حضرت میران سید شاه بهیکه چشتی است و از علوم
 شریعت و آداب طریقت قطعی کامل و نفیسی وافر دارد و فقیر یکبار ملاقات وی رسیدم
 است و از آیدگان جان بر شنیده میشود که تا حال تحریر زنده است و سن شریعتش
 قریب بعد رسیده و مردم بسیار بوی ارادت دارند سید اله تعالی و هم در تنه کرده
 مذکور است و سید بهیکه از اولیای کامل و عارفان عجب خود بود و حالی نوی داشت
 و توبه و پیر او ستر شدان اثری بلوغ بود و خوارق بسیار از وی بظهور می آمد و در حقه
 و قبر وی در کهرام است یزار و تبرک و یکی از مریدان سید بهیکه محمد نعیم است که در بهیکه
 که در بی است بر چند گروه غریبتهای نسیه قامت داشت مردی بود صاحب شوق و هم
 و حال و مکان وی در آنجا بسیار لطیف و منزه و مصفا و دل نشین بود و بعضی حکایت
 شیخ وی در آنجا بود که زیارت نموده شده در جام جهان نما چنین است و کرامت محمد معجز
 که پدرش قاضی جوئیور بود بعد وفات پدر بتلاشش قضای موروثی در وی آمد و
 با شاه بهیکه ملاقی شد شاه فرمود که قضا فانی است سعی بجزرانی باید کرد پس
 دست ارادت بدامن شاه زد و در بر امانت مشغول گشت تا بمقصود رسید و نغمه مانیز
 و از خود میرفت انجمنی و دیگر از خلفای سید بهیکه شاه عنایت است که در بهیکه که آباد است

در این کتاب
 در این کتاب
 در این کتاب

برکنار در بایستی کجای پیکر و زه راه از سر بند سکونت داشت و هم در تذکره مذکور است اخوند فقیر
 نام وی شیخ عبدالکریم است از اخفاد شیخ عبدالقدوس گلگویی است به روایتی
 افغانستان رفته و وطن گزید و وی در آنجا از کم عمر بوج و وجود او به اقتضای استعداد
 جلی در وطن و هم در هندوستان تحصیل علوم نمود و در پشاور و بلخ و هندوستان و بغداد
 و دیگر بلاد عرب سیاحت کرد و با مشایخ و فخرای آن عصر ملاقات نموده و در بهلول پور
 که قصبه است متعل سربنده شاه عنایت را که خلیفه سید بیگ که چشتی بود دید و در پیش گویند
 سید بیگ که شاه عنایت را از آمدن وی خبر داده بود و تسبیح و ناسدان خود سپرده که
 که بوی خوابی رساند و شاه عنایت سالها انتظار وی می بود و چون رسید بشناخت
 و امانت سید بیگ بوی مواله کرد و وی ریاضات شاقه کشیده و آخر الامر در بریلی در آن پور
 اقامت وزید و متاهل شد و مردم بسیار به حسن عقیدت بروی رجوع کردند و استغفار
 علوم ظاهر و باطن می نمودند و بعد استعداد خود از خدمتش فیض می بر بودند و وی بر طریقه
 سلف صالح به ساوگی و بی تکلفی زینت میکرد و اصلا با تکلف آشنا نبود و گویند در توجه
 و بی تاثیر می بود بر حال هر که متوجه شده اثر آن زود بروی ظاهر شدی فقیر را بود و بار
 در مردان با ملاقات شده و در دوم ماه شعبان سال ششم از صد سیزدهم وفات یافت
 رحمه الله علیه و بعد وی خلفای وی طریقه افاده و افاضه را جاری میدارند کتاب الحروف میگوید
 نوشته دیدیم حضرت شیخ عبدالکریم عرفان و فقیر و صاحب جیو میفرمایند از مشایخ
 چشتیه ملاقات کردم شبش خلیفه حضرت سید شاه بیگ چنانچ میان فخر الله و میان
 لطف الله و ملا سید علیم الله و بی بی سلیمه و خزانیشان و یکی استاد کشیده بیگ که نام وی
 حسن بود ملاقات کردم و کشیده بیگ ملاقات بحضرت شاه ابوالحالی بدست میان حسن
 کرد و هر دو خلیفه حضرت شاه ابوالعالی بوده اند و تعلیم کشیده بیگ انعمان حسن داشته
 فقیر از همه دعا و اجازت نموده است رحمه الله علیه نقل از ملاقات دوستان و والدین و از

شنیدم و صاحب زاده حضرت غلام حسین فرزند جنید اخوند صاحب با حافظ شاه علی حسین
 مرید خود که در کرب و دشمنان خواهد آمد میفرمودند که چون پدرم بخدمت حضرت شاه منصور لک آباد
 رسیدند و حضرت شاه منصور کمان برد و او را به وجود خود که از بس درازی عمر فرموده همیشه بود بر دست
 و نوک نظر از سینه ایشان گذاشتند و فرمودند که ای اخوند دیر کشید و شغل تعلیم فرمود
 و گناه که بزبان هندی از انو پ میگویند مرحمت فرمودند چنانچه معمول کبار است و فرمودند که
 روزی شیخ عبدالقادر جیلی را قدس سره و ضومی کنانیدم خطره گذشت که آب حیات
 خورم تا عمرم دراز شود و شیخ محی الدین گیلی فرمودند که باقی مانده آب و حضور من کم از آجیت
 نیست چند قطره از آن آب خورم عمرم با با اخوند تا این زمان دراز گردد از کمال و زرش نقش
 اسم ذات بر محل قلب ایشان سوراخی شده بود بینی گرفته آب میخشدند تا از آن سوراخ
 بیرون نیاید حضرت شاه و دولگبرانی که خلیفه غوث الاعظم بودند ایشانرا همراه خود گرفته بخدمت
 غوث الاعظم آوردند و ایشان خود را در خدمت غوث الاعظم مشغول داشتند طلاب سلسله
 اخوند فقیر یک شجره طریقه قادریه بنام ایشان نزد خود میدارند و طریق ایشان تعلیم میفرمایند و بقره ایشان
 در آلبا متصل خند و باغ است الحمد لله شجره قادریه هم درین کتاب با تمام رسید ذکر آن
 زبده در باب ریاضات و مجاہدات نامتکلیفی و معارف اسرار و معانی
 الهی و شد عظم سید محمد عظیم رحمه الله علیه ایشان مرید و خلیفه عم بزگوار
 خود سید محمد سالم بود مولد و موطن و مدفن وی رو به پشت شریف است که لطیف و دل
 نشین شهبه است بر کنار در بای استلج است مشرق واقع است و گرد آن کو بهها بسیار و سنگها
 سفیدی شمار در قریب آن شعله و سپا و واقع است در رساله مذکور بالا است چون از علم ظاهر
 و اکثر تعنیفات آن استلی خاطر محی شد غلبه شوق و ذوق عشق الهی در سینه وی استیلا گرفت
 بخدمت عم بزگوار خود طریق بیعت کجا آورده مجاہدات بسیار و ریاضات میبمار کردند تا در
 اندک مدت از برکت تو چه پیر و مرشد از جمله غلامان اعظم سید محمد سالم سید محمد عظیم از پیران

در این کتاب
 در باب ریاضات
 و معارف اسرار
 الهی و شد عظم
 سید محمد عظیم
 رحمه الله علیه
 ایشان مرید و
 خلیفه عم بزگوار
 خود سید محمد
 سالم بود مولد
 و موطن و مدفن
 وی رو به پشت
 شریف است که
 لطیف و دل
 نشین شهبه است
 بر کنار در بای
 استلج است مشرق
 واقع است و گرد
 آن کو بهها بسیار
 و سنگها سفیدی
 شمار در قریب
 آن شعله و سپا
 و واقع است در
 رساله مذکور
 بالا است چون از
 علم ظاهر و اکثر
 تعنیفات آن
 استلی خاطر محی
 شد غلبه شوق
 و ذوق عشق الهی
 در سینه وی
 استیلا گرفت
 بخدمت عم
 بزگوار خود
 طریق بیعت کجا
 آورده مجاہدات
 بسیار و ریاضات
 میبمار کردند
 تا در اندک مدت
 از برکت تو چه
 پیر و مرشد از
 جمله غلامان
 اعظم سید محمد
 سالم سید محمد
 عظیم از پیران

دوستان شریف مخلصان مشرف شدند و هر سینه ارشاد ممکن گشته و از نسبت خود را بر کسی بلند
 نداشتند و اصل عادت بود که اکثر او قایت بر در مسجد نشسته بود و اگر کسی مردم بر او بی احترامی
 بر سر نمک سوز و عنق تلخ و ترکاری و غیره میگفتی خود را بازار خرید و بیاد روی و بی عزت و نسبت
 خود خیال نکندی و عاودستی بود که بوقت خزدن طعام قدری آب در ناخورش می انداختند
 اگر کسی باعث آن می پرسید میفرمودند تا ناخورش خود را بگیر ساخته ام خود خورم دیگر بر تو
 نفیست مریخی دعوت کرده بود و در طعام انداختن فراموش کردی حضرت
 معذور ایشان طعام خوردم و باز آمدند چنانچه دعوت را معلوم شد منقل شده بود
 شریف عذر نگار کردن گرفت وی حضرت فرمودند که من فرق لذت ملک و مرچ تقصید ام و قایت
 وی حضرت در هزاره و دو صد و بیست و هفت واقع شد سببه چهار خلفا سلسله وی جاری
 داشتند اول مرشد مرشد ما حضرت مافظ محمد موسی دوم سید سیدیک بن غلام محمد
 بن سید محمد سالم سوم سید خواجه بخش ساکن نالاکده چهارم صاحب زاده وی حضرت
 محمد بخش رحمة الله علیه و ذکر شیخ کلیم الله جهان آبا وی ایشان این شیخ حاجی
 نور الدین شیخ احمد بن حامد صدیقی بودند و صاحب مناقب المومنین مذکور از مخبر الا و لیکبر
 که نام پدر ایشان شیخ طیب بود و اصلش لاهور و در علم خود و هند سه مهارت تمام داشت
 و در قرآن شاه جهان در دلی آمده سکونت و زنده و آبا و اجداد ایشان از نجد بودند که در
 ترکستان است و ایشان از اصحاب و اجداد خلفاء شیخ می مدنی بودند تاریخ ولادت خود ایشان
 صد و هفتاد و کلیمی بلذغنی نوشته همین کرده اند که در بیست و چهارم جمادی الثانی سنه یک هزار
 و شصت بوده است و عمر شریف ایشان هشتاد و هشت رسیده بود و صاحبی که مذکور
 می گویند شیخ کلیم الله از کبار مشایخ زمان خود بود و از علوم مظاہر حضور ما تفسیر و حدیث نصیبی
 واقعی داشت تفسیری نوشته همی کلیم مردم بسیار از وی مستفید بودند و خوارق عادت
 از وی بظهور می آمد مرزا جانان مظہر رحمة الله علیه با تفسیر نقل کردند که روزی من ملاقات

شیخ محمد بخش

شیخ رفیع حج بخاری را در سن سیصد و آن حدیث مذکور شد که آنحضرت صلی الله علیه و سلم
فرموده است امر و ترش یلان را در دم که قصد رسوسه انداختن مردم است. او در خواستم او را
بسنونی بازگویند بنامی سهر بریندم تا که در کان جنبه با وی بازی کنند و حامی سلیمان بود او در دم
که در سینه بی تکلفا لا یجیبی الا بعد من تقوی ترجمه گفت سلیمان علیه السلام ای پروردگار و ملائکه
بر آن شاهشاهی که راست نیاید یکس را فریز من از وی دست برداشتم مرا گفتند بخاطر
من گذشت ای شیخ بر بیان معنی الفاظ حدیث کفایت خواهد کرد یا فایده دیگر از آن استنباط
خواهد نمود و آن فایده از کدام علم خواهد بود این خطره بخاطر گذشته بود شیخ رو بجانب من کرد
و گفت از اینجا فایده از علوم صوفیه مستنبط می شود و آن آنست که اگر شخصی بر شخصی بوجبی
تصرف کرده باشد شیخ دیگر را باید که بجا حفظ شیخ اول درین شخص تصرف نکند گویند ایشان
قرب ایام فوت خود از شاه سلیمان آباد این بیت بکلیف خود حواجه مصطفی که درارش در مراد آباد
است نوشت بیت اگر بسیر چرخ میروی قدم بر واری که بچرخ رنگ حنا میرود و بهار از دست
روی ازین بیت بزقرب اهل شیخ بی برده همان زمان از مراد آباد روانه شد شیخ از نزد
ایافت و چند روز در خدمت وی ماند و بدستوری بر او آباد باز آمد سنی الش آله تعالی
خاکش فرزند آمد و بوقت انتقال این بیت میخواندند بیت فبا خاطر عشاق مدد طلبی است
بخلوتی که نم یابد دوست بی اولی است. در روز شنبه بیست چهارم ربیع الاول سنه
هزار و یکصد و چهل و دو رحلت کردند و ذکر شیخ نظام الدین صاحب مناقب مذکور
از فرات ضیائی منسوب که نسب ایشان بجناب شیخ السیوح شیخ مشهاب الدین سهروردی
می رسد و ساکن قبه کاکور می و تقوی مکر او که از مضامین مبله لکنواست بودند و نیز
ایشان از ولایت آند و در آنجا سکونت اختیار کردند و هم دی از خیر الاولیا منسوب که مولود
و مولد ایشان عقبه مکر او بود که متصل انبیه میسود با ووه است چون شهره علم و تدبیر
شیخ کلیم الد جهان آبادی بسبع ایشان رسید بی طلب علم ظاهری در شاهجهان آباد

تذکره شیخ

تشریف آورده بمخدمت شیخ کلیم الله حاضر گیدند خدمت و رانی تحصیل علم ظاهر کردند بعد از
علم ظاهر به اقتصای سعادت تیل و استعدا از انی برای تحصیل علم باطن از شیخ کلیم الله
مشرف بیعت مشرف شدند و استفادہ علم باطن نمودند و از فیض محبت همتی مستفید
گشتند و کار کرده و خلافت یافت چون بولایت ملک و کهن عمر مرشدند در شهر چو در بلاد
قیام داشتند و صاحب آثار الصنادید میگوید که شیخ نظام الدین از اورنگ آباد تشریف
آورده و از شیخ کلیم الله خلافت یافت باز در اورنگ آباد تشریف بردند انشی و این سمیع
ایشانست در رعایت و لهاکوش نظام دین بدینا مفروش و ایشان جمع علوم ظاهر و باطن
و از اهل وجد و سماع و صاحب ذوق و شوق بودند و مردم بسیار از ایشان مستفید
شده چون عمر شریف بهشتاوه و در رسید بنجام اجل در رسید در آفر شب سستی و در از دم
و نیت اعیانیش ماه انتقال شیخ خود سینه یکپزار و یکصد و چهل و دو وقت یافتند و در
مدفون گشتند و چهار سیر در عقب گذاشتند اول محمد اسمعیل و دوم مولانا فخر الدین سوم
غلام معین الدین چهارم غلام کلیم الله رحمة الله علیه و کرم مولانا فخر الدین ایشانانی فرزند
ارجمند نظام الدین اورنگ آبادی بودند و نسب مادری ایشان بسید محمد کبیر و از میر
ولادت ایشان در اورنگ آباد سنه هزار و یکصد و بیست و شش بوده است و تحصیل علوم
ظاهر و باطن از پدر بزرگوار خود نموند و در عمر شانزده سالگی پدر بزرگوار ایشان ایشان را متعلق
عنایت فرموده فوت کردند و صاحب آثار الصنادید میگوید بعد فوت والده خود دل پروا
نشده و در اجمیر مشرف تشریف آوردند چند روز در آنجا قیام داشتند بعد از آن در سنه
جلوس احمد شاهی مطابق سنه یکپزار و یکصد و شصت و پنجاه نبوی در دهلی تشریف آوردند
و از ذات فایض الیرکات خود خلق را فیض علم ظاهر و باطن رسانیدند و از سال مرید و فخر
تا ایفات ایشان علم و فضل ایشان بر ظاهر است انشی ایشان در همین سال فخر الحسن ثبوت
ملاقات خواجہ حسن بصری با علی کرم الله وجهه نمیشد اند و عمر شریف بهشتاوه رسیده بود

بنویس بود سال که فرزند و بیرون نه شصت و پنج هزار صد انزدون به نمرودین با صد
 صد و سیصد و دهلی کنه را نوا بخشید به کردان مردک در وجودین به گشت و ملی
 چو چشم باروشن به در زمین سن بعد شش ماه در پاک پین شریف برده و در تذکره مذکور است
 مولوی محمد الدین امر و از مظهر آیات و مجمع کالات ظاهر و باطن ذات بکبرت اوست و آنچه حق سبحان و
 تعالی از علم کامل و عمل شامل و اخلاق سنیه و شمایل مرضیه هر دو می جمع نموده اقل دلیل است
 بر فضل و کمال دمی و بر جانی اکثر طالبان حق و درین زمان سبوی اوست و خلق بسیار با و س
 انتساب دارند و فیض ظاهر و باطن مبر باینده که کار ساز سایه ملیده پای او را بر مفاخر طالبان
 و سالکان مبسوط دارد و مرید والد خود است شیخ نظام الدین که در پیش شیخ کلید اله است بگویند
 وی در اورنگ آباد قیام داشت و در آن ملک مردم بسیار مرید و مشقه می بودند کونین شیخ
 کلیم الدین شیخ نظام الدین بولادت مولوی محمد الدین بشارت داده بود و گفت که مرا اینداری
 چنین دینان بر عرصه وجود ظهور آید و عالمی از وی سستفین خواهد شد این فقیر کبار و شاه جهان
 نغمه منش رسیده و بدولت نقای و نایب گردیده و بعد از آن اکثر مقامات بسیار عطا قایل گردید
 بعد که بر این سطر است و ششم جادوی الثانی سال هزار و یکصد و نود و نه زمین دار فاسد
 بر عالم با و دانسته رحمت کرد و عزت اله علیه تاریخ تخرشید و جهانی ذکر آن کاشف
 اسرار ناموسنی و واقف عالم روحانی و ملکه معارف
 مقام جبروتی و نایب کلام ربانی حافظ آیات قرآنی
 حضرت حافظ محمد موسی حضرت صاحب بر ما نکپور سے
 رحمته اله علیه مرید و خلیفه سید محمد اعظم بود چونکه از تحصیل علم ضروری قانع نشدند
 بعبادت ظهیری در فراغی و سنن و نوافل و غیره مشغول میباشند چون شوره در درخش ازلی
 ذات وی نهاده بود شوره نمودن باران بلاش در پیشی بر ناست بعدت و جوی بسیار
 در قعر رود پیر شریف رسیده بالهام قصبی بخدمت سید محمد اعظم حاضر شدند و بشرف حیات

شیخ کلیم الدین
 در پیش شیخ کلیم الدین

بر دست وی حضرت مشرف گردیدند و ریاضت شاکه و مجاهده کامل و زریذند بعد از آن حضرت
 پیر بزرگ فرموده غلطی عطا کردند و فرمودند که حافظ جیو تمام مریدان من بخوانند شما از حضرت
 مرشد ناموالا میفرمودند چون حضرت مسید محمد عظیم فوت شدند حافظ جی از حجه بردن را
 مریدان دیگر و اقربا جنازه را برای نماز آوردند حافظ جی نماز جنازه ادا کرده باز حجه رفتند
 مردمان گفتند حافظ جی از پیر محبت نداشتند بعد ازین نقل فرمود که روزی حافظ جی میفرمود
 که توی حیو قریب رسید مرید است نا انا چه و انا بعد از طی مراتب سلوک با چندین مریدان در
 با کلبه راقامت و زریذند و بر هدایت تعلق الهی گرفتار گشته و پیش ازین اکثر حجه و رطلت
 می بودند و خود خود را تادم و اسپین بے بود میدانشند و کلام تکلف و تعریف و تزویج
 خود از کسی پسند و دوست نداشتند چنانچه مرشد ناموالا سید امانت علی قدر الله تعالی
 سره دسید غلام معین الدین حیدر ابادی که در آنجا پادشاه فاموش مشهورانند سلمه الله تعالی
 تبارک و تعالی آوری حافظ صاحب در امر و هدیه با هم مشورت کردند باز با خود گفتند که ساکنان
 این دیار بکلام تکلفانه پیش آیند و حضرت ناموش شونده و حقی ما خوب نخواهد شد با
 با نامانند و وی حضرت حافظ صاحب چهار خاص طالبان حق را دوست میداشتند و با آنها
 عظیم کلام نشین میفرمودند اکثر طالبان خدا قریب و بعید نزد یک وی حضرت می آمدند
 اول آنها را ذکر چهار تعلیم میفرمودند و هم مرشد ناموالا میفرمودند که حافظ صاحب صحبت الفاظ
 کلمه نغزی و اشبات و اسم ذات و بمواضعات آن بملاحظه و معنی و بدوشد و تحت و فوق
 گوشش بلوغ می نمودند بعد بقدر استعداد طالب اسرار دقیق و کلام تو حید و ذکر محمد از الفاظ
 و فکر و تشبیه و تمثیل تعلیم میفرمودند و هم حرف بهت قلبی و توجه فکر علی حسب مراتب او میکردند
 و می انداختند و هم در حلقه ذکر جهر بر آواز ذکر ان القای نسبت میکردند و او از هر یک مهربان
 می شناختند اگر کسی در حلقه صبح و شام حاضر نبود بی چون در و پیشان بعد نماز اشراق برای
 قدم بوسی حاضر می آمدند پیر سیدی فلانی تو کجا بودی که حلقه ذکر معمولی حاضر نبودی

اگر محبت قوی بعرض نرسانیدی بنفرو زخمی و با قافله بیرون کردی و فتوحات بسواری آمد اگر
 از خرد و لوش و پوشش در ویشان باقی ماندی بسکینان و بیوگان قریب و بعد را میسر رساندند
 و حکایات کشف و کرامت وی حضرت بسیار اند این مختصر گمانش این ندارد مولانا میفرمودند حضرت
 حافظ صاحب تعلق نسبت باطنی بروانیت میراستی بسیار داشتند چنانچه روزی گفت بر من
 این کار شده لعن است سگی بر در قافله قیام داشت یک حصه طعام اورا مقرر شد و آن
 سوای حصه خود بر طعام دیگر خاقانه نظر میکرد بعد چند روز در ماه کاناک از در قافله غایب شد
 حضرت پرسیدند که کجا گویا است عرض کردند که ایام گمانت به راه داده گمان میگردد و از سگان جنگ میکنند
 فرمودند اکنون در اینجا آمدن نمیند بعد چند روز حاضر شد فرمودند که میان کلاوا اینجا بروید
 که پادشاه غیر خراب شدی و از سگان جنگ کردی و زخمی شدی او از اینجا بفرمندی روان شد
 بعد دیدی فرمودند که میان کلاوا ببینید که کجا رفت هر چند تلاش کردند نیافتند بوقت شام
 در ویشی دید که بر لب تالاب در کلاب سر را خزیده مرده افتاده است بخدمت عرض کردند فرمودند
 که در پارچه سفید پیچید و دفن کنند در باغ و دفن کردند و الله اعلم بالصواب و اوقات حافظ صاحب
 یکشنبه بوقت نماز ظهر تباریح شاستر و هم رمضان در هزار و دصد و چهل و هفت سال
 هجری واقع شد ششده اربعه اوقات اشاره بطرف حضرت مرشدنا و مولانا
 سید حضرت مولوی امانت علی قدس سره و حضرت سید غلام معین الدین سلمه الله تعالی
 عبداله شاه تهنائیسری سلمه و حضرت شاه جی جان الدشاه خانبوری رحمه الله و حضرت
 حاجی سکین شاه رحمانه فرموده بودند که در اینجا باشند حضرات ایشان بسبب تبرید و تفریق قبل
 آن نکرده بعد انکار ایشان روزی فرمودند مولانا محمد امانت علی فرمودند که مولوی چوپان
 پیر شاه چرمی بکنیم مولانا عرض کرد در حضرت سلامت بسیار خوب است افزایم همه در ویش
 علاج دیگر عرض کردند که اسباب خاقانه و نذر و نیاز حواله پیر شاه فرمایند که بدین چون
 که در عرضی است خدمت بسیار کرده بود و حسن عقیده اظهار نموده بود بدین سخن راضی شدند

و اجازت دادند بعد وفات وی حضرت درویشان و کسبهاستند و بر سندانها نهند و نذر
 دادند مولانا میفرمودند که حافظ صاحب دل او را افتاب کرده بود پس ازین از انکار
 آن اشاره افسوس نمود مولانا میفرمودند روزی حافظ صاحب بطرف پیر شاه مرف
 محبت میکرد نظر حافظ صاحب بسبب ضعف پیری نمائده بود من ایستد به ابر پیر شاه نشستم
 و نسبت را از در میان بجز و میکشیدم بعد ساعتی گفتند که پیر شاه همراه تو کسی دیگر است
 گفت حضرت جی مولوی می هستند بیاس خاطر من خاموش شدند مولانا هم حرف آن
 سمت از طالبان در بیخ می داشتند لیکن انبی نصیبی در حفظ آن از ما کوششی نیست رحم الله
 علیه ذکر خواجہ محب الهه باومی صاحب مقاصد العارفین می نویسد قدوة العارفین
 امام المحققین و ریای معارف تحقیق باران شریف توفیق محرم اسرار قدم نظیر آثار زن
 و انعم کاتب البامات الهی قلمی لوح رموزات در گامی قطب زمانیان و جهانیان شیخ کبیر
 خواجہ محب الهه آبادی قدس سره چون با مرشد حقیقی سلطان الکاملین شیخ کبیر شاه ابو سعید
 ابن نوز الحنفی گنگوہی متوسل شدند آنحضرت تلقین فرموده روزی چند حکم تجرہ کردند و بعد
 چند می فرمودند ای محب الہیاترا بخندارسانیدم و ولایت پورب توارزانی داشتیم عزیزان
 دیگر ملول خاطر شده عرض کردند که حضرت ما این را مدتی است با رحمت میکشیم و دیگر بطل
 وصال نمیرسیم و گامی در حق ما بان چنان نفرمودند و این مر و جید و لذت ریاضت ناچشیده را
 در طرقت العین چندین نعمت ارزانی داشتند فرمودند که محب الہی است که در یک دست
 چراغ و بیک دست آتش آورده همین که دم زدیم و روشش شد فلک نقشش
 الہی چون من آتش تو مار درین کار چو ناخبر که خداستیا سله جلدی کرده ای صاحب پیرش
 پیر پیرستی مشکل است بهر افعال و اقوال تابع اومی باید بود که تجبیت وی مثبت خداست
 و من انی الی قلب سلیم اعل اینجا است بر قول و فعل او اعتراف من نباید که او طیب مایه و دیگر
 صادق است و فعل علیکم یکتون الکتب پیر در خلد معرفت است هر که با سستی در آن در آید

بیست و یک باب

سیرت کنگ رخسار داران مائیت مولوی رومی ای علی از جمله طامات راقم
 بر گزین نوسایه لطف اله چون گرضی پیرین تسلیم شد به جمیع موسی زیر علم خضر و
 مبرکن بر کار خراسی بی نفاق به تلموذ و در اندازاقی که هر چه کشتی بشکند تو دم مزین
 هر که غفل را کشت تو موکن به دست اولحق چو دست خویش فولد پس بر آتة نوری آید پیران
 و باید دانست ریاضت هر یک بحسب استعداد وی است هر که را شدت مجاهده کثوره کار است
 محتاج بروی واجب و بر که را بقدر غلی ازی است و بر احوالی حصول بیشتر فرد و بر آنکس نزال
 پرستی کند به با او دولا پیسته کند به مستعد را در اقلندن ظلم است و ناستعد را
 پیش کشیدن چهل اما پیران جاهل بر عکس آن روند و یا همه طلبا را بیک نوع تلقین کنند و از
 شبهات تنبی شیخ کبیر موصوف در هشتاد اثنان و هشتاد الف و فوات یافت صاحب اقتباس
 افوار میرزا یوسف سوم بنده شیخ ابوسعید لنگوی قدس سره شیخ المشایخ شیخ
 محب صدیقی صدر پوری است و از اجده خلفای آنحضرت بود صاحب راه الاسرار مینویس چون
 شیخ محب اله از تحصیل علوم نقلی و عقلی فارغ شد او را طلب حق پدید آمد از غایت سوز طلب
 در دلی رفت باستانه حضرت قطب الدین گنجشاکاکی استخاره نمود و آنحضرت در معاینه دیده
 فرمود که بالفعل سلسله شیخ صابریه گرم است و بجانب شیخ ابوسعید اشارت فرمود
 بنا بر آن کجایت شیخ رفت و بشرف بیت مشرف گشت بعد از آن حضرت ابوسعید
 مرخاوم نمود که مجاهد نام داشت فرمود که بدین که استعداد محب اله بولایت کدام تنی
 مناسبت میدارد تا موافق آن مناسبت به پیشش کرده آید چنان معلومش گشت که
 که استعدادش را مناسبت بولایت موسوی واقع است وی کعبیت حال غده را بگفت
 پس حضرت شیخ ابوسعید محب اله را شغل نفی و اثبات و اسم ذات با نگاهداشت صورت خویش
 تلقین فرمود و در رابعین نشاند و بر اندکان از صفاتی باطن مخدرات نامفهومه و جواهری
 گشته و تجلیات ملکوتیه و جبروتیه نقد و ثبت وی شدند و تجلی ذات لاکت و نیز در عین اربعین

میرنگشت و حال آنکه شیخ و ابوباسم خوانان جو بیان همین بحسب بود چون از اربعین باده نامی اقصا
 خود پیش حضرت شیخ اظهار کرد و آنحضرت فرمودست که در آخرتبه خلافت عطا نماید و در دل
 محبت گذشت که هنوزش بشهوات نکشف که مقصود تحقیق طالبان این راه است نه رسیدن به
 پس برین کدام حالت مرالان خلافت تصور کرده برین خلافت میدهند چه سالک بحصول تجلیات
 صورتی و منوی که تعلق بملکوت و جبروت دارند لائق نمیشود چیزی که بحصولش شایان این امر
 سبک و آرق حاصل نشده است و مطلوب من همان چیست است که عباد از شهوات بگریزند
 الا کفایت مخفی نماید که خلافت شایخ در ریو لا مروج هفت فرسخ است بعضی از آن قبول
 و بعضی از آن قبول چنانچه ذکر کرده می آید خلافت اول الصلوة و دوم اجازه سوره جاما جهام
 و از آنجا بچشم ششم تکلف هفتم اولیة صالته آنکه بزرگی با امر الشیخ شخصی تعلقه خود گردید
 جانشین کرد و انداز فرج خلافت را صوفیان با صفا خلافت الهی نیز میگنند و اجازه آنکه برضاد
 خود وظیفه گیر و چنانچه رسم بر شایخ است و این فرج را خلافت رضای نیز نامند و اجامعا آنکه
 قوم بعد فوت پیر و ارفی یا مریدی را خلافت دهند و این را اقبالی گویند و این نزد شایخ
 رد نیست و دارنا آنکه شخص از چنان رفت و وظیفه را بجای خود نگذارد و اگر اقبالی کشاید
 این امر بود این شایخ منظورند شایخ اند و اگر حایان آن شیخ او را در باطن امر فرمایند و ابود
 که نزد صوفیان امر باطن جایز است و حکما آنکه بعد فوت بزرگه حاکم خلیفه نماید این را حکم
أَطِيعُوا اللَّهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ جایز مینماید و تکلف با شایخ
 یا به تکلف باشد این روا نباشد اولیة لیکه از نوع بزرگه تربیت و خلافت یا در این
 بزرگان با تقدم و اولیة است اند و محققان گفته اند چون سالک بغافل از رسول جبروت
 برسد نیز جایز است که بوسی خلافت عطا فرماید خدا آنکه بندگی شیخ ابوسعید شیخ و ابوسعید
 اجازت فرموده اند تکلیف و گیران با وجود این چون در دلش خطور کرد که مرید لائق خلافت
 بعد وصول مرتبه لاهوت شسته شود و من آن مرتبه رسیدن ششم من که باقی کمال است

مشاهده کرده مرا خلافت میدهند خست شیخ ابوسعید بر خطره و می شرف شد در حال خفته
 خلافت بمی پوشانیده دست بغا تمه بر داشت و توجیه باطن در کار وی کرد و موجود بود بر دست
 آنحضرت تجلی شکاف بر لب شیخ محب جسلوه کرده و به نور شیخ محب بفرماید و آرد گفت
 یا حضرت بس کن که مرا ز یاد ازین ستمدار و حوصله این شاه ز نیت پس آنحضرت توجیه ای می فرمود
 که مرتبه صحت عقل و تکلیف بدوی با نده و سخلو الحال گشت پس شیخ محب از دست حضرت شیخ
 ابوسعید گنگوی الحفی قدس سره و خرقه خلافت پیران پشت جنت سرشت پوشیده به موجب
 اجازتش باز در تعبیه صد پور آمد که وطن قدیم وی بود اما بودن آنجا مناسب حوال نفس
 نمیدید بعد از مدت بقسم توکل و تجرید از خانه بر آمد و بحیث دریافت سعادت زیارت حضرت
 شیخ محمد دوم عبدالحق در روم ملی بیاید این فقیر در آنجا بود از راه دوستی در منزل فقیر
 فرود آمد صحبت گرم و مصفا واقع شد و الطرار پسندیده او را مشاهده نموده بسیار
 مخطوط شد پس از چند روز از جانب حضرت محمد و مشارات نصحت یافت با اتفاق
 یکدیگر از روم ملی روانه شده بجهان رسیدیم چند روز بسبب الفت و محبت یگانگی در توقیف
 توقفت واقع شد در آن سفر سعید عبدالحق که آن شهر لمیه آباد رفیق او بخدمت وی که فیصل
 می نمود پس از آنجا متوجه بجان شمشیر آباد گردید در شهر مذکور سکونت نهادند و آنجا
 شهرت بسیار یافتند در احوال حال چند مدت فقر و فاقه پیش آمد اما اهتمام نیکو
 ورزید آخر کسالتش شد و در میان حقانی و معارف دستگاه تمام بهر سائید و سخن می آید
 گردید اکثر طهارت و قول که از مشرب ارباب حید انکار و شتند بغض او تربیت یافته شست
 خاص اقتیاد نمودند چنانچه کمال او در تصانیفش مثل اسوله و ابوجهی سوسا و در آنجا که
 که از وی اهتمام نموده بود بود است و آن این سه سوال کدام علم است که او مجاب گفته
 است جواب الحقیقه علم و عالم و معلوم کیست پس هر علمیکه مخالف تحقیق نیستی باشد جایز
 است بلکه سبب فقر و ابد و این و معلوم که مقصود از سوال اولی آنست که در این علم و این

طالب مطلوب هر دو فانی میشوند در یک گیر و در مرتبه بقا هر دو صفات یکدیگر باقی میگردد چنانچه
 فارسی میفرموده مصرع با رنگ یا رنگشتم با رنگ گرفت با سوال در عشق و در لغت و جمعیت
 جواب عشق عبارت از میل عاشق است جانب مشاهد محبوب در عبارت از سوز و فراق است
 در این طالب باصال پس موجب تنی در دست اگر کسی دارد و نبود او از تنی ممکن نیست سوال
 نماز بخاطر که حاصل شود جواب این نماز وقتی دست دهد که شغل باطن بر صلی مستولی شود
 نقش غیر از لوح دلش هم سازد و جز عشق چیزی دیگر منظور و منظور وی نبود الغرض حضرت
 شیخ مولیه عارفی صاحب هر دو فارغ از خواطر اغیار و محافظه و فائق طریقت و آداب شریعت
 بود چنانچه از اجوبه وی که بلا سطور آماده معلوم میشود پس کسیکه بر وی طعن میکند و نسبت باها
 از مرتبه بنیاید آن سخن علم بی بهره است که سخن وی قدس سره و فوایدش نمی آید و بر کمال
 همین دلیل بس است که مرید بندگی شیخ ابوسعید بود و بنظر فیض خاص آن حضرت مخصان آینه محمد
 مرآة اسرار میبود که حضرت شیخ محبت قریب بستان در اله آباد بر سجاده و ارشاد و تقیر
 بود عالمی کثیر از حسن تربیت کبریه هدایت ارشاد و رسید و بنا بر پنج ماه رجب روز شنبه
 برابر غرور و کتاپ سینه بگزار و پنجاه و هشت جرمی عالم بنفعا امید و در شهر مذکور مذکور گشت
 یکسپه خور و سال شیخ تاج الدین نام عقب که شسته بود و تا حال معلوم این فقیر نشده که
 از شیخ تاج الدین نسلی باقیانده و رحمة الله تعالیه و باید و نهست مولانا شاه عبدالفرید دهلوی در
 یک از استقار میونسید هر گاه که مذمت شیخ محب السلام آبادی که ظاهرش قدم در و او
 اما در میزند شیخ تمام الاکلام یافت غایت خداوندی حضرت شیخ احمد سرمندی با بر روی کار و
 بر علوم غریب بر ایشان القادر و من تعدیل الهما و انهی کلامه بشریف گویم چنانکه شاخص
 در استقار و دیگر میفرمایند علماء و متکلمین اکثر این مسئله یکی از و وجه است اول آنکه برین
 سبب کمال وقت و بار یکی مظهرات تعالیه عقیده بسیار بودی شیخ و در نظر آنها جل آن
 شجاعت همیشه نشد ناچار با آنها بخشین آمدند و در آن مسئله از عالم بر دست نهی

و چنانکه شیخ عبدالحق محدث دهلوی سخن حضرت مجدد را در فهم نیاید و ندانکار پیش آمدند و چنانکه میان
 شیخ ابراهیم مراد آبادی و شیخ داود گنگوهی شیخ یوسف در کشف وجود و ملامت آن شیخ یوسف
 کشف ابراهیم شیخ داود قبول نکرد و شیخ محمد صادق میان کشف این سرسره بیان میداشتند
 کشف شیخ ابراهیم شیخ داود را قبول کردند و شیخ یوسف افزودند که تو هم از خودمانده بودی که این
 یافت با هست ترا باید که از سر سلوک کنی نه قصیده ذکر شیخ داود گنگوهی شیخ ابراهیم مفصل در کتاب
 مذکور است شاید نگارنده این کتاب شیخ از همین قبلیه باشد و مولانا عبدالحق کمالی در شرح ششمی
 سلاطینم نظیر از قول ایشان بهم می آید و آن این است که علم و مشاهد و نوع حال است چنانکه شیخ
 محب السعدی سر در حضرت آن نهی ذکر شیخ عیسی شاه غصه الدین مقالی در این ذکر صبر و میونسند
 شیخ عیسی سر سر جد فقیر صاحب قنات و نقاد بوده و در شب به بیداری میخواست میگذاشت و
 خاصه دشت در در طلب فقر میکرد و در خدمت سجای آورد و بهر فقری که ستمساز حاکمیکرد
 میگفتی که اولاد من برادر حقیقی رسند و خود را در طریق ارباب نیافتند و حتی اولاد سکونت جمک
 در قریه است که اولاد که چنانکه متصل خیر آباد تولد تنبیه حقیقی شیخ محمدی جانجا بوده تولد بر یوسف خان
 شیخ عبد الجلیل نیز جانجا بوده بعد بموت و شوق اکابر قصه بهر گام توطن قصیه مذکور را در او سنجوا
 که بنیاد شمار بزرگی بنیاد شاه کالواد لیا بنیاد نهاد گفت که در قطب اولاد تو پیدا شوند تولد اولاد
 بزرگ شیخ حاکم شیخ عبدالحق که عم حقیقی است در آن قصیه بوده هم در مفر سنه کهنه از پنجاه چهار
 وفات یافت و قبرش در آن قصیه آنگه است ذکر شیخ محمدی البر آبادی و هم صاحب
 مقاصد العارفین میونسند تولد شیخ در چهاردهم شوال سنه کهنه است و یک بوده تا سنج و جهان
 آفتاب پر شد و در ماه و او اش شید شد و سال اربع جلوه اش بود و قدومه اکاملین بود
 ایشان تا ایام بلوغ بلوغ استمال داشتند و از بزرگوارش شیخ عیسی هر گامی مانع بازی نبود
 میشد صلا اثر پذیر میشد تا آنکه روزی از مره عیاشان سیرا ید تحمل نیارده هر دو دست گرفته تنبیه بود
 در قیام و دشواری تنبیه و نهایی چون ک غیرت ایشان گردید از خانه بیرون آمد و تحصیل علم کرد

در کتب
 کتب
 کتب

علوم محققان اهل هند و هندوستان است الهی سرور ایام در بر حصول کمال رسید و بدو تحصیل علم و ادب است
 بر وصول علم باطن بر گماشتند و در خیال ملازمت شیخ کبیر علی ابا عبد خلیفه شیخ ابو سعید بن ابی اوفی گنگوئی
 قدس سر راه را یافتند و دست او را در چمن بستند شیخ حکم گرفته دست او را دست ایشان از بند
 برین صحبت شیخ بدو عروج علی رسید و چارو مال صحبت شیخ حاضر بود و خدمتی که شمایان با بقدر رسانید
 روزی شیخ کمال التفات فرمود که عیبی اگر چه خود ندید می آید این کمال که در او نمی آید بود
 آوردی بی طالب مری که میر حق او چنین فریاد و لایم شتاق و جهاد و مظلومانه یک محنت ترک نموده
 در ایام تحصیل شیخ یکبار از منتهی الیزک رسید باز بعد از شیخ حاضر آمدند باز بگره باریت در تفانی
 بعد وفات والد بوطن سیدانه و جهاد البیض تامل سانی در چمن رضایت که با او با علم ایشان بود
 عازم کبریا شدند و در شنا وطن اختیار کردند چون طایفه شیخ شتیاق ملازمت ارباب کمال بی اعتباری
 داشت بملاقات بعضی از بزرگان قوم در سیر نهادند بهر شهر که میگذشت ملاقات اهل حال استقامت سید
 رفیق رفیق بر او آباد منزل فرمود و در آنجا در یافت گردید که میر عبد حکیم از خلفا شیخ عبد المجید در امر و چهره
 دارد و با پای شوق توجه با او نموده بود باریت فرزند شیخ الدین اولاد امرویی ملاقات نماید
 بنظور پوست و با هم مظلومند آمدن منی شدند و از جاه هر که آمد او قبول فرمود و از هر چه با کبریا بودند
 بعد چند می گریه بار او را در حضور کوه آمد او را در آن سفر فرزند سانه توجه کبریا شدند و بعد چند بار سوم
 با از اتفاق سیر فاد خیر و اتمه امیر امر و همه با غم امر و همه گردید نهمیه در سجا بر شیب است جمع اکابر که
 اراد داشتند التماس کنجی و توطن گردیدن امر و تهیه اطاق و شیخ فیض العبد را در حقی سجاد شهن
 شاه عبد المجید که از اولاد محمد بن خلیفه بود و در وقت شیب کی از آن بزرگوار سیر کناکت ایشان شنیدند
 ایام والد فیض یعنی شیخ حاد بر شیخ محمدی که بگرگشی شتعال است در ایام سید قدس سر راه
 و خرد و شیخ فیض العبد منسوب ایشان گشت از آن روز اتفاق سکونت در امر و در سجا بگره با کبریا استقامت
 سیر فرمود و گاه بی سیر ایت بندگان کرمی بستند چون آن کتاب آن ملک فتر از مطلع غمایتان بی طرح
 استهار می یافت درل حلسان بخار خازین و آخرا امر او شاه اورنگ علیا کبیر امیر او را از آنجا فرستاد

مشرف غامی بدینا بر آن متوجه گردانید که حکم ناقصش زیرایت حرمین شریفین گشت بر حکم ضرورت امر از زیارت
 خانه کعبه بسند چنانچه در سنه یک هزار و نود و هج میسر آمده الحمد لله علی ذلک بعد از ای دو حج با نیز اجبت این ملک
 کردند بعد رسیدن ایشان بپنده وستان باز غوغای عام آن طایفه مخالفان از سر نو سر فلک کشید تا آنکه یک
 مهر بر جس ایشان فرمود حق در قلعه اورنگ آباد بحسب مانده فرود سوم بر حسب یک هزار یکصد و هفتاد و هجری جهان
 فانی را پرورد کردند و تابوت ایشان بموجب امر بجان تقویض ولایت ابراراد رسانیدند و دفن کردند ششم
 تا سابع گفت گبوش دل من کس ز فیب : قطب زبان رفت سومی لامکان : **پدر شاه غصه الدین**
 ایشان در کتابت کوشه نویسنده که این بنده جرد فوش جام آن ساقی فام و عام هر مرد حقیقی شیخ محمدی است
 دور و دیباچان است اما بعد میگوید فقیر غصه الدین محمد امر و بی این شیخ محمدی همی بر گامی که چون مالک گرامی مرا
 در خدمت شریف مجلس عالی قبل گاه ارشاد پناه شیخ محمدی ابن شیخ محیی بر گامی همیشه ایام محبت حاصل بود و
 معانی عالی از زبان القبله ظاهر میشد بر این معانی ضمیر پدر بزرگوار و دیگر آئینه داران محل ان افتاب برت عکس
 انجلا میگرفت بعد وفات شیخ والد م سطوری چند در تحقیق بعضی مقدمات صوفیه فرزند بود در سنه یک هزار و
 و یازده باین کسرتین حال فرمود تا عبارت منضبطه المقدمات و واضح نماید این کسرتین کلمه **کتابت الانسان** و اول
 احسانا لا یاراده غم بران گماشت که زبان قلم او اگر چه از شرح آن مقدمات پیش اصحاب معرفت ارباب طالات
 ایهالی میوزنید تا شاید که خاطر مقدس وی تو جازین بی نقش بر شک بر گردانند لیکن با وجود پاس و رب زنی برین
 فقیر این معنی پر معانی فاینش شده حق سبحان تعالی هر یکی را ازین گروه در ایشان بوصفی بر لکن و بهر ولی باور
 معنی بخت کسی سر و دستش گویا کسی زعفران آتش جو یا دیکی در جوش خروش و دیگری زبریر یا بکل لب خاموش
 رنده نیز ازین مره مستور است و با خفای از مامور و موی انجمنی است که در هنگام طالب علمی شرفی رواقه
 قد برسی آنحضرت صلی الله علیه وسلم میشد و آن نیست دیدم که آنجانب ربانی تشریف فرموده اند و دریافته
 شد که از مدت شش ماه دران باغ تشریف میدارند با پوس حاصل کرده بگوش نبشتم و از آنکس درین مدت شش
 محرم زیارت ماندم بالفعال کمال سر در پیش انداختم و در انشای این حال روی مبارک بجانب من کرده
 فرمودند که ما شنیدی زین باجت بقدم بوس انیا مدی که هفت دفعه اینجمنی گشت ازین عتاب بیامان گشت

مشرف غامی بدینا

آخر خدا این تعریف خواستم چون از ان خواب بیدار شدم همان دم در خود حالتی دیگر را فهمیدم از تحصیل علم متوجه شدم
 گردید اگر گاهی به تعریف علیا بر سبقت کتاب اطلال میگردم مدعی حرفی نمی کشود برین استم که از رسول الله علیه السلام
 بعضی از مشاغل علوم ظاهری و مذکور آن منع فرموده چون تحصیل این علم در دم قرار نگرفت تا چاره فکر نکند تا
 هر چند مردم ترغیب میفرمودند در دم هیچ اثر از آن نمی شد لیکن پیش کسی کشف این اسرار نیامد و مردم باطل
 آن کو مشیدم از ما این واقع و علم برین مکشوف گشت که اخبار آن باعث متابعت نجایست و بیان
 این سال هم بر حال مسلم هر گاه که رازی از رازهای مخفی و خطا و از رازها نم حبه سبب مناب بر روی و علم نشسته و در
 کتب اسرار بر احوی عظیم و لذتی بسیم پیوسته از الام چون والد و اناکید فرمود تا چاره در سنه یکم از رویکهد و با نژده
 کتابت کردم و مقاصد العارفين نام نهادم و در سنه یکم از رویکهد و بست چهارم اهتمام بافت انبوی
 و در فصل خامس سلاخی کتابت کور میفرمایند که تقسیم وجود بر طوطی محققین است و لذت بلا اعتبار که هیچ وجه متصور
 و مشافست چون برنگی از الوان صفات مخصوص شود متصور بلکه محسوس گردد و لهذا محققان سنی معتقد
 در کتب ذات منبع کرده اند الا بوجهی که کلمه انصاف بصفتی بر آن جایز بود پس بحقیقت علم ذات معدوم است
 و آنچه بود و ایزد درک میکند بنفس الام و در آن صفتی است از صفات او و علم او عجز از علم او است حدیثی که
 رضی الله عنه فرموده العجز عن ذرک اللاد ذرک اولک بهم نفسی علی کرم الله وجهه میفرماید که مال الاغلاص کفوف
 الصفات و آن علم از خود جا بل شدن است و حدیث نبوی صلی الله علیه وسلم نیز شیرین این مقام است
 که من عرف الله فقد عرف نفسه و چنانچه کتب ذات معلوم نیست کتب صفات هم معلوم نیست چه محمد و امو غیر
 متناهی یکی درک تواند کرد و در علم الهی ذات و صفات هر دو از لا و ابدا و حاضر اند پس معرفت ذات نباشد
 مگر با اعتبار صفات و لهذا پیغمبر صلی الله علیه وسلم فرموده آیت بی علی متواتر القبح علی صور و النساء و کمال الایمان
 و ارشاد سالکان ذات را بصفتان بیان فرمودند و فرعون هر چند که با موسی علیه السلام سوال از ذات میکرد
 او جواب از صفات میفرمودند و آنچه معلوم میشود بواسطه ظاهره باطله صفتی از صفات اوست و ذات هرگز معلوم
 نه به اگر من حیث الاللاق بیان کنی هم نمکله قیود اوست حافظ عقاشر کار کس نشود و ام باز چنین
 کا بنا همیشه اوست است علم باه فلیک بالناظر فی الصفات این کشف اجنا همیشه آورده اند و از نجای است

که نیز باصلی السعید و سلم فرموده که هر حرفی که در کتاب الهی است پیش از آنکه بنویسد سالی با در کتاب آن
 هرگز نتوانی رسید از خود نیست شکر و بهستی است با هر یک از آنی نظیر که تو خواهی که بگفت شکر بگویی
 پس سخنانی که در آن گیر می خردست یکدیگر لازم خود که از چند لذت و دوی گشته در همین سرگویی
 سابقان بر طریقت سفری تازه دهند هر زمان یکیشی باز که گریه مست نمی بپوشد و روح
 اقدس را که عالی نظر و محبت بر سر گریه و انگیزه جان سماجی این نمودن چون محمود در صفت قبضه گری
 و گمان نبری که چون سوز نیست موجود نیست چه عدم علم موجب تم بود یا شاید نیز تو هم کنی که چون
 سجد بود و سجود بود چه عبادت راهم کلی نبرد نیست چنانچه در خبر است آن بعد از آنکه گناه آن علم که
 شرافت پاکیزه را که عبادت در حقیقت ششستن نقش غیرت از روح دل و متعلق شدن خلاق الهی
 اما که سلاک شریعت و شوهبت همه طلاقش از روت اوست چون حجاب بیاز میان بر خا ابدان و دید
 و بهر حدیثیکه هم تو نبار و خواهی است شاید که نتواند با طریق صفا باشد چه که صفا را طه استیسم
 در غیر ایشان خطر عظیم و آنچه در نهیم تو در نیاید به یکس از این طعن کشاکش که نبر از ساند سلا و از
 اینجا نیز باصلی السعید سلم در جواب شخصی که سوال از نتایج میگرد فرموده فقط عایک گنا گناه مطلق الوجود که
 اثر او در نفس هر یک گویند تازه و ظاهر نور شده تازه گویند هر است از قیود طلاق و قیود که از قیود نفس و غیر
 او تجرد و تنزیه نیز هر است و از او جهت است با سوسی تجرد و تنزیه که نتواند از نفس صفا است از آن حضرت
 است که در نفس از نیجات بلا اعتبار و محبت خوانند و جهت سوسنی ظهور و تقیید که کیف و طولن اشک از او است
 در اینجا وجود مطلق گویند با تقیید وجود و تقیید طلاق در نفس و تموم ثبات و ترجمه دوست مراتب
 باشد وجود مطلق را هم و در جهت است جهتی کلیه بدان اعتبار حقیقت و ایهت و کل گویند و نیز که با
 و هر چه در نظر نامند و ظهور مطلق بر چهار وجه است توه و ضلالت و جهالات و تقیید و موجودی است و هر چه در
 است در حقیقت و ظهور در هر کل جز در حقیقت نظر است و در هر حقیقتی هر یک یکی است و هر کل در حقیقت
 و نظری می آید جانب مبداء آید و با سوسی سلا و نیز در اول حقیقت اجمال مظاهر است من چش بی و
 سلا تقیید می در عکس عکس آن و هر جزوه کل است در هر کل فعلا اجزا و در عکس کل توه جود است

هر چه در مقابل و مع بر حقیقتی و نظیر را نقلی است که بواسطه عرض تعینات و تعینات و توقیم پیدا شده و اثر او در
 نقلی خوانند پس مقابل حقیقت یعنی است و مقابل نظیر نظیری کل مطلق و جزا جزو حقیقت چون پیدا شود و ثانی محمول
 در ثانی چون ظهور کند اول پوشیده شود و در نقلی میفرمایند در تجلیات اسما الهی اول قسمت نقلی را بر چهار
 بیان کنیم چهارم مقدمه قبل از شروع بمقصود تا بر سالک انگشتران تمام نقلی کند و در مورد آن محتاج و دیگر گفت نشود
 تقسیم اول نقلی یا ضمنی است و آن در چیزی و محلی باشد که اثر آن محلی فیه نامند و یا ضمنی آن چیزی باشد که اثر آن محلی
 بر خواننده تقسیم دوم نقلی معنی یا اثر است و اثر حقیقی گوئیم و یا تا اثر و اثر نقلی فعلی نامیم تقسیم سوم نقلی یا بعد
 و اثر مخصوص است یا عام است خواه آن صورت شخصی بود خواه نوعی و ضمنی یا آثار نامند و آن ظاهر تقسیم چهارم
 نقلی یا ذاتی است که خارج نفس باشد و یا نفسی که نفس است مقدار اول هر قسم در نقلی حقیقی بین آن اثر است
 که نقلی بدان شده و آن صورت حقیقت و نظیر است و در نقلی بین آن تاثیر دوم جمله اسما و صفات مخصوصه
 یک نوع نقلی نیست بلکه در بین مراتب نظایر نقلی اند باختلاف افرایع نقلی سوم جمله اکثر اسما و در نفس مخالف نقلی
 اسما است و در افرایع بحسب اثر و تاثیر خصوصاً عموم مندا تحقیق چهارم نقلی اسم فعل من حیث الفعل در نفس هم
 افضل است انقطاع بلکه نقلی صفات سلبیه در خارج نیست شدن اشیا است از قید هستی و در نفس کمال متز
 از نقل و غش در رفع وجود موسوم از میان هم سالک هر قدر می که چاه بر کند بقدر شرفی حقیقی ازین صفات بردی
 استجلی شود و مطابق آن ظهور آثار و تبدل احوال گردد و این نقلی نوعی فنا است که بحسب سه عمل سالک است
 صمدی خواهد با عبادت صفات باشد خواه بحسب طاعت مثلاً اگر صفت غفلت نقلی کند سالک بوجه نقلی که باعث صمد
 افعال فاسده و اعمال باطله بوفد فانی شود و اثر او که با خلاق حسنه باشند دست و بد مخصوص و مستانها که برود
 بود اگر صمدیت نقلی کند سالک با فقا از مورد عالم که ترجمه عبارت از دست حاصل شود و آینه جمال ملک ملکوت خود
 او گردد و این درجه اوسط از درجات ولایت است و چون شمس نقلی کند سالک از خود و از هر عالم و عالمیان
 فانی شود و از هستی هیچ اثری در وی نماند و این مقام لا موت است هر کس بدین مرتبه رسد بگین موجودات
 جبروتی و ملکوتی در خود مشاهده کند و هیچ حجابی نماند و هر کس که این صفات در غیر انسان نقلی نشود نمی بیند
 که بعد از آنکه و نبات از ذلالت رنگ فصل مثلاً حقیقت نقلی فنا و اثر است و لهذا نظیر مثال و مصدر کمال

طاعت اندک و چون عقاب این جمله صفات یک حقیقتی است و حقیقت و امتیاز بر مراتب قوه و ضعف عقاب
 تکلیفات اینها نیز یک است و امتیاز را باعتبار ارتفاع ذرایع ضعیف و قوی و اعلی این ذرایع از سایه غیر است بفضل
 یا بقول چنانچه سوره و نقل النفس مقصد و اضلال آن و آثار بدین خویش چنانکه زمانه و شرب خود تمار و کذب
 و بیه کفر و بجهت خداوند تعالی و اعلی آن اثبات برستی ماسواست پیش وی تعالی و تحمل اسما و لذت در خارج
 بعضی ضعیفتر محمدیه باشد و نیز عالم اجمال خوانند و چون این اسما و بزرگک تجلی کنند مرتب جمع الجمع او را حاصل شود
 و آن بودن و دانستن و در یافتن و شناختن و اثبات کردن خویش است بمعنیث ذاتیه بحسب تعین او و کیش
 که غیر از عالم سنگ بر خیزد و بر اولون بلون واحد نمایند و تفصیل مراتب با اجمال مبطل شود تا سالک عالم جبروت
 در خود مشاهده نماید پس مشاهده جبروت که اقصی درجه علم است حقیقت تجلی اسم علی باشد و تبیین تفصیل با اجمال از
 تجلی اسم می است و آن خروج است از منزل قیومیت بمنزل حیثیت و نمود و مدت الودان که رفع تعینات
 گذرانی است تجلی اسم بلیع و اثبات بعین ذات بحیثیت مذکور تجلی فرد است شناختن و دریافتن و دانستن و بودن
 از تجلی اسم اول و الود و هواد است پس کمال انکشاف و مدت بودن محض است بی عرض حیثیت تا کمال
 به هیاء و لا یکنه سوا و لا فوقه سوا و بعد کمال او شود و گمان نبری که تجلی این اسما و غیره انسان حاصل نیست چه کلمه
 اثبات تجلی نماید بدین اسما چنانچه گفتیم که وجود مطلق با جمله مراتب حاضر است در هر نظری که دیگری پس منظر
 آئینه کلی است صورت نوعی وی که بدان ممتاز است از ماسوا و خویش و مش او معدوم است و باعتبار
 دارد اعتباری اجمالی را اعتباری تفصیلی و صاحب بعیرت بسبب آن صورت من جهت الاجمال همان
 از صورت را بعینه بحیثیتی که غیر او مندرج بود تحت او اجمالاً و من جهت تفصیل انتقال کند بکلمات کلمات
 تفصیلاً چنانچه صاحب نظر صورت زید را بعد و دانسته که این زید است فقط و یا بملخصه در آن صورت
 انتقال نموده بسوی احوالی که عارض اند زید را در از منزه ثلثه و از آن احوال بسوی بیات انکال که موثر اند
 بدان احوال و از بیات بسوی آثار فزوی و انتقال تفصیلی با نام است که ملاحظه آنک باشد و حاصل همین
 مفهومیست کشف بصری است چنانکه در اولیا و انبیا که بیک نظر اسرار کبریا می شود معلوم میگردد و باقی نفس که
 بر خلاف او است و آن مخصوص است بطل صورت از عالم اشکال و همیشه و فوالم نجوم است پس صورت پرنده

از ذرات کاینات اقبال جمال محلی احد است و نیز واسطه الذات و باستان تفصیل علی اسم واحد است و باقی
 مسواکه کل تان انا محمدا و درین باب تلذذ و انعم و سنده لاج بین شیخ سعدی است قدس سره **فمن**
 برگ و درقان سبز و قهوه سیاه و در هر وقت که در کار و ای صاحبش بهر شکر باشد
 با هر شکر ترا حل حضرت شود و پیک فیض هر صورت ذلک الکتاب فی اللایحی یومیدانی که تا آنچون میانی
 بدانی و این همیشه می شناسد که در هر علم **اَلْاِنْسَانُ مَا لَمْ يَكُنْ مَخْرُوجًا مِنْ بَيْتٍ** تا تحقیق معلم
 بدست نشیند استفاده نما که بکلام سومی تو بنده بیست عالی کوشش باقی اختیار مختار است غرض اگر تفصیل
 نرسی تا فخر از دست ده و اگر بعین همین نرسی از پایه علم العین محو که العلم افضل الامور کلاما توبه و قبیح از ایشان
 با ما مزان محفل بجان خود نشسته بودند که کوشش از بالای دیوار آواز کرد که روز جمعه از این روز مجرب است نظر
 بخلص آن باید داشت ایشان بخانه می متوجه شدند درین انشای پارچه فروشی بسته تها نهادند و شکر بسته داشتند
 ایشان با سنگات آن امر کردند چون بسته را بکشادند دست خود بر تنها زدند و علی و زبیر و بالا کرده دیدند که کلاما
 کوشش از آن بر آمده بچانه بود اگر کفایت و باز چه ماده خود در پیوست فرمودند که از کشاد بسته نه عا برین بود
 که بسته کشاده که در فتنی حاصی شیخ الدین قاضی صاحب سینه کرد و میز بسین شیخ عضد الدین بکن او و سلطان انبیا زبیر از آن
 شیخ محمدی است عالم بود علوم شریعت و دیگر فنون غریبه و تصف بود و روح و تقوی و زهد و قناعت
 بود و عمل و با وجود عیال و اطفال قدم از دایره نکل میزدند نه نهار و هر چند حکام وقت خواستند برای وی وظیفه
 قرار دهند اعلام دادند داشت و مدت عمر بقره و فاقه گذرانید و تقیر روی بسیار مہارت داشت و حکایات
 عجیبی درین باب بسیار است و سال یکبار از وی کسود و شجاعت و در او بود که در مشرفه بقره می کردی که می رفت
 ما من گفت که برین جا ما فغان که درین ملک تسلط دارند و راه پیمان گفت خواجه رسید گفت که ما پیمان گفت
 این را عینا که پیمان اسل را بعد چند سال گفت از دوست که ام که گفت از دوست مرید گفت که ما را در آن سار
 این جلاویم از شر کفار بکوه زاین ما نم گفت آمدن مرید تا که زبیر شدنی است و خدا فرود جمل قاصد است شمار
 محفوظ دارد اتفاقا بعد وفات شیخ در سال هشتاد و پنج که رسیدید و یکسر و در آن مرید شاه عالم پادشاه
 را هر که رفت بمقابل ضابط خان آمدند پیر وزیر پیمان که شش بود که ضابط خان فرار نمود و در یکروز از آن

از آن وقت افغانان بدر رفت و حافظ حقیقی، جو جاب شایخ نارامع لواعی امون داشت روزی که بخدمت ائمه
 تعلیم آن عزیزم فرمود این علم موقوف بر تعلیم نیست زیرا که اقسام آن غیر محدود است و با ما تعلیم نمی آید بلکه
 دست بر شرف عالم مثال برگاه کسی آن عالم ناکشف کرد و تفسیر و تویا بر وفق حاجتشان کرد و تفسیر و تویای سید
 بر پنج بود فرمود گاهی چنان می باشد که خواب بر معبران ظاهر نماید و آن زمان در خاطر وی آئین و حدیثی گذرد
 و کسب مضمون آن تعبیر کند آئینی و دست به قلم رو بسند یکپار و یکصد و هفتاد و دو وقت با حاصل تاریخ
 او چه پرسید شگفت یافت که شد با مرند و کتیب شیخ عبد الهامی صاحب کتابه مذکور میگردد شیخ
 عبد الهامی قریشی از هجری مرید شاه مفضلین است متصف بود بصفت ملاح و تقوی و مردم ربا دوی
 مسیحیت بود با من بسیار مهربان بود آئینی ترزت علی مرید ایشان در کتابی که نام تاریخی آن معراج المؤمنین
 است مینویسد که از زبان والد ایشان شیخ محمد حافظ که از اعیان رؤسا و اعظم اکابر جملة قریشیان امر و باریه منقول است
 که نامه تب الهامی از سنین چهار ساله عمر داشت که روزی حضرت شیخ محمدی بقریصیافت بمانه والد ایشان
 آفرینت سیدان شد بعد از فراغ تناول طعام وقت نماز رسیده بود و حضرت شیخ بر فراسنند و وضو نموده برای
 او ای ایوانه متوجه شدند و در عبارت ظاهری شیخ علی عارض شد و بود و بسبب متفرق تمام سمت قبل از آن
 دایره ایشان بود و حضرت دست آن رعایا کعبه مقصود گرفته متوجه قبل ساختند همان وقت بزبان حضرت
 شیخ آفرینت که شیخ محمد حافظ خلف الصدق شما مقتدای منم گرد و عالمی را در طریق حق و سئوگی نماید از
 بر کلمات آن انفاست متبرک که در حق ایشان از زبان الهام ترجمان وی حضرت بر آمد تا ناز شد و تهنیت
 و خلاق و علامات حسن توفیقات از آن زمان واضح و لایح گردید و از همان وقت مهت بر بزرگ و بزرگ دوست
 از غفلت و هس کن نمود اگرشت اخرا لامر بعد ایامی معدود و والد بزرگوار ایشان از در کسب تحصیل علوم صوری
 که جعلی علم منویر مقدمه ایست قومی پیش معلم فرستادند ایشان از ارباب تعلیم و تلمذ تا مفرج العلوب
 بود و با بگستان اتفاق تحصیل افتاد روزی اتفاقا طفلان بخانه خود معلم مجامعی رفتند بودند در ایشان
 در کجا اهدی بنویز ناگاه در ویشی بطور سیلان پیدا آمد و هر کسی بر دل ایشان پیدا شد آن در ویش خیزی
 از منس خرونی از در نا بر آورده با ایشان داد که این را بخور ایشان از روی خوف بی تا بل بخلق فرود بردند

شیخ عبد الهامی

وان در پیش از نظر غایب گردید بگردی که آن از خلق فرو رفت و حشمتی و تفرقی تمام از مردم و ذوات ایشان
پدید آمد چنانکه بصر لرزیدند و از آشنایان بیگانه متفرق شدند و قاریخ الببال بعبادت و ریاضت مملوک مشغول گشتند
تا آنکه وقت کن رسید که مراد اولی و مقاصد مافی الضمیر اعلی بظهور گردید و زوی در حالت سیر مجرب و در روشی
تیم شاه نام مدعیاس میروزه گران در لایمی امر و سپه قیام داشت ملاقات شد چنانچه شاه تیم از ایشان فرمود
که مراد هم آمده که عبد البها دیر با خود و لری ایشان بپوشان روان شدند چنانچه در جای وقت نماز دیگر رسید
ایشان در نماز اشتغال نمودند در حالت نماز انوار بر دل ایشان طاری شده و استغراق تادیری واقع شد چنانکه
بخدمت شاه تیم ماندند و فیض محبت ایشان بدوق و شوق برداشتنند و در حجت و جوی محبوب خرمخارا
نورجی کاری نداشتند چون ایشان از باده طلب بر شمار بودند شاه تیم اسم خود و اسمای پیران خود بگفتند
و همون شاه سلیمان همون شاه غریب همون شاه مجنون همون شاه ذاکر سودانی و همون شاه نظام الدین
بلخی با ایشان بیاد داده فرمودند که شجره مرشدان من باشجو شاه عضد الدین بعدین پنج اسم و حادث است شما
از شاه عضد الدین معیت کنید و استغافرت نماید که مملوک بود رسید ایشان از بس خود می از جسم جان
خود غریب داشتند چنانچه چارم بر پاره پاره شده در حالت با مرده رسیدند بخدمت عضد الدین نایز شده و دست چپ
داوند و مرده شده نشی و در او ایل حال قریب نفع شایانی مشغول شده عرض کردند که جا ز بر رحمت الهی
در رسد و ما از زمین بر ماند فرمودند که بابا بار علایق بر دوش داری و در فقر و تنگدستی مانت فقیر خود را ز کار
رفتگان انگاری التماس نمودند که رعایت تمناسی ولی بنده آنست که اله تعالی مرا مثل سگان کوی حضرت
گرداند زانکه بر حصن حضرت دار و این کلمات در دل حضرت جا کرد از کمال عنایت بکلمات حقایق تو آ
و خلیفه برحق و نایب مطلق خود ساختند از سبب کالات و خوارق عادت شاه عبد البها دوی مد کتاب مذکور
مفصل مرقوم است این مختصر گنجایش آن ندارد صاحب تصنیفات باطن و اهل سمیت و توجه قوی بودند و خط
لمسا بر قلب شریف ایشان کم گذشتی و زوی خطره بر دل ایشان ظهور کرده بکلم قادر برحق فی العوالم
مطابق آن بظهور پیوست چنانچه مرشد با بار اتم میفرمودند که یکی را از زمین خود و در اس طاموش برای
کار زندامت فرموده بود و ندو با موشان کشتهای مردمان را میجو معنی چنانچه از ارمان شکایت این حال

پیش شاه صاحب برودند بچواب آن فرمودند که فرما من همراه شان بچراگاه خواهیم رفت روز دهم هرگاه
 ما موشان در کشت زاری واقعه شاه صاحب بسبب ضعف پیری نتوانند باز داشت آنگاه اجازت
 که اگر کسی شکایت خواهد نمود خواهیم گفت که را سان دیگر بخوردند بچرا این خیال دور اس ما بر شان از عالم فریب استند
 و مطلق نظره آنجناب بظهور رسید و از کمال صفائی باطن برضی منبر وی خطرات مردم مشکف می شدند چنانچه شخصی
 از ثقات با رقعه نقل میکرد که روزی زنان با کوی وی میگرددند حضرت شاه کل که ذکرش پیش حضرت علی
 مدعا جان حاضر بودند و در دل شاه کل گذشت که زنان نامحرم بای کوی حضرت میگفتند و آن بیستند و
 فرمودند که میان کل از آتش بریدن من نهند انتر نخواهد کرد و من بهان روز نگهبانی شما کرده بودم و در آن وقت
 بازداشتم و هم قن ناقل زبانی شاه کل میگفت که میفرمودند که بعد بست سال آن واقعه حضرت شاه عبدالعادی
 بر من طعن نمودند هم آن ناقل میگفت که روزی بر شاه کل واقعه مانند واقعه حضرت یوسف علیه السلام
 گذشته بود تاریخ وفات حضرت شیخ عبدالعادی روز جمعه چهارم رمضان المبارک سنه کثیره رو یکصد و نود
ذکر حضرت شیخ عبدالباری این شیخ ظهورالد و نیر شاه عبدالعادی چشتی صابری امر وی از روسان
 شیوخ صدیقی معروف بود که کینه بر گوارش ویرا فرادشانی وی شاه دست محمد از اسپه نوری شیخ ظهور الد
 و پیر و دانش و تربیت خویش میباشند و از دست محمد مجاهد و ریافت شاد می گرفتند و لباس گلیم پودنایند
 قوی حضرت را بجا بخت و ریاضات سهل تر از میز نمودند و لباس فاخر و زیب بدن وی می نمودند که طبیعت عبدالعادی
 بس نازک است تحمل ایضات شاد میگرد و وی هر دو حضرت از عمر ده و دوازده سالگی بخدمت جد امجد خود
 جاننش مافزوده انتساب نسبت پیشینه میرسد کرده سنوک آن طریق عالی تمام رسانیدند و بعد انتقال جد بزرگوار
 خود شاه عبدالباری قلم خود را لباس نوع بنوع آراسته میداشتند و باطن خود را از شهودی ننگ در کشت رنگ
 مشغول سجاده نشین جدا میزدند و از بهت و قوت نسبت حنیفه پیشینه خلفای خود را پر شور و پر زور
 ساخته حسن صورت و نیک سیرتش مشایخانه بود و در یازدهم شعبان بر فرزند مجوس کثیره دو صد و شش
 تاصل می شد و یک پشاه رحمان بخش و عقب گذاشتند و خلفای وی حاجی سید شاه عبدالرحیم و سید علی شاه
 دعای خیر العین و حافظ کل شهر رقم در آورده بود هر بزرگ و مجرد بود و شیخ محمد منیر اولین شاه و حافظ و کثیر

شیخ عبدالباری

بودند و هم فرار بر انوار وی و در قرب جوار از حدش واقع است تا قضا شاه علی حسین میگفتند که روزی مجلس
 پیرم شاه غلام حسین این اخوند فقیر میفرمودند که یک توپ شامیاید شکسته دیدیم و نیز همان وقت جز انتقال احوال
 عبدالکریم مذکور رسیدن شاه در دست محمد بعد انتقال به خود در قریه برای از ازان و مجربان استقامت تمام
 در ابلن قیام میداشت و جسم ظاهرش لباس رنگارنگ از شور من مشق سینه یکینیش پیر شور و رنگی بود
 مایل بظلم و وقایع اللیل بودند و از صاحب جماع و اهل وجد بودند و درین حال در قص و اردت ضد بدین سبک
 طاری می شد حضرت شاه عبدالهادی در قریه مذکور اکثر تشرف میداشتند بنا بران شاه دست محمد
 سکونت در آنجا اختیار کردند و هر سال عرس وی حضرت در آنجا میکردند و از ازان در درویشانرا و صلا و فقر را
 جمع نموده طعام میدادند و سماع غنا بر سر بران میکردند و بنیو لاشاه غلام مصطفی بر سر قدم قدیم عرس شاه در دست محمد
 در آنجا میگذشت و عرس حضرت شاه عبدالهادی بشمول دیگر اولاد و مناجار و هر روز وی میگفتند شاه در دست محمد
 پسری نداشتند در پیرو هم تقدیر کن بگذارد و صد و بیست هشتت و اصل حق گشتند و چهار خلیفه در عقبش
 سید امیر علی شاه و شیخ فتح محمد و حبیب شاه که این جمود قریب جوار مرارش در موضع بری به نون اند و امام بخش و قریب
 آنور شاه و رحمان بخش و عمره و دوازده سالگی مرید پیرزنگار خود شاه عبدالباری شد و بودند بعد انتقال به
 تعلیم در زیاب و جدام خود شاه دوست محمد و خلیفه پیر خود سید عالم علی شاه یافتند را تمیز از پیش مشرف
 شده بود در بزرگ و خوش اوقات بودند و در آن عمر سکر و سپهر وی غالب بود و هم در آن حال حیات
 خود را در مشغولی ناز و ادره سپهر دیند و بیست و هشتم موم حسن بگذارد و صد و بیستاد هجرت حق بگشتند
 در بنیو لاپسش شاه غلام مصطفی سجاده نشین وی بستند و در عمل اعمال و در علم پیر کردن تقوی و نقشهای
 نصیبی و از مریدانند و در طریق پیری و جدی مردم را تعلیم و تلقین می نمایند و هر سال عرس آبا و کرام دارند
 با جماع قهر میکنند سلاله نقالی هر که حضرت حاجی عبدالرحم از سادات رده یعنی افغانان بودند از بقعا
 استمداد جمعی از وطن خود در هندوستان بطلب علی تشرف آوردند اول انتساب نسبت باطن را بقا علی
 قادریه از شاه رحم علی را از افاض حضرت شاه تمیز سادهوری که یکی از کمالان هندوستان بودند میداشتند
 از تمیزات نر شاه رحم علی که در قصبه جلاسا است مشرف بوده بعد حاجی صاحبی بنصفی این بیت

دلدارم در بر دلدارم حوی با این تشکی مشک بر طرف خود کسبت مشتاق چینی که خاص تیره چینی است از حضرت شاه
عبدالباقی که وزیر شاه عبدالعزیز صابری امروزی تحصیل نمودند و بعد انتقال ایشان مصداق این بیت بود
چو دیده دیدید بارگردیدیر با نگردد و محقق از جمله سیر با بیعت جهاد با طریقت با جناب سید احمد صاحب
کرم حضرت حاجی مولوی محمد قاسم در مجلسی بار اتم نقل میفرمودند که چون هر دو ذات با برکات بعد از آن
مراقبه با هم می نشستند از جهت توبه ایشان بر جناب سید احمد صاحب نامی تقدیر که خاص اثر نسبت چینی است
ظاهر می شد و اثر توجیه جناب سید ایشان غلبه سکر و میداد در حقه اله عظیم و هم مولود صاحب سون با اتم بود که
از اهل علم نقل میفرمودند که عبدالخان رئیس نجیلا سار مدینه عقیدت کمش شاه رحم علی قدس سره برای دروزه
تقدیس ساه هم میگردند و قبل از تولد مولود که پسر خوانده آمد با دختر نهم ساه اند چون کیفیت آن جز از وی می پرسیدند
میگفتند که مرشد من مرا حوت و دختر پسر معاینه میکنند را اتم در اید و بود در بزرگ و خوش اوقات بودند
از اینجا اتم فر و اول بزرگان در عالم مثال ثابت میشود که صورت مثالی را معاینه میکنند حاجی شاه عبدالرحیم
در نسبت به هم فقیه کند که بود و صد و چهل و شش همراه جناب سید احمد مولوی محمد اسمعیل مرحوم و منصور و جناب
سکبان شریف شدند رحمه الله علیه و ذکر حضرت میانجی نوز محمد مولود مولود و در فن ایشان قضیه چینی است
و نسبت طریقت از حاجی عبدالرحیم شهید میداشند و از اولاد و احفاد حضرت شاه عبدالرزاق چینی نوزی
بودند و از اهل تحریر و تفرید و کمال تجرد و خور و نسبت باطن هر چهار طرق که از حاجی صاحب ایشان رسید
بود اتفاق میگردند و بر اتباع سنت آنحضرت صلی الله علیه و سلم حریفی بودند چنانچه بیست و سی سال تکلیف اول قضا که
اول نسبت و صاحبیت توبه بود و بعد و غیره که برای تعلیم اطفال اشتغال نمودند بطوری که کسی بدید حال ایشان
اطلاعی نمی بود مگر جناب حاجی امداد الرماوی باعث اشتباه ایشان شد و آن اینست که شورش طریقت
در سینه حاجی امداد الرماوی جوش زد و ارادت با درویشان مدلوله در شمس آنحضرت صلی الله علیه و سلم
مشاره ارادت آوردن با ایشان کردند باز شمس دیگر در حاجی صاحب نیز اشک با ایشان کردند حاجی صاحب
بر یافت مقام نشان ایشان مترو و تعمیر بود مدروزی بر ساطع شمس سوادت بر آستانه ایشان
نهادند و مشرف شدن بشمال مشرفین ایشان در یافتند که آن اشاره سراج منیر بر تپه صلی الله علیه و سلم

برایشان بود سر میز بنزدین نهادند و دست خود در تریح برست سپردند و گریه و زاری و چون
 مدوه بدست غسال سپردند و خطی بر جبین خود نوشته پیشکش کردند و اتباع امر ایشان نمودند
 لازم و واجب در اینست چون که مکتب و طلب و پیر بر تریح حقیقت بستند و شیخ ایشان را به دست
 کامل طالبان و در این وقت بعد تعلیم ظاهر و تلقین باطن با کلامی یاد داشت آگاه کردند و بکلمه الحق
 اشاره کردند و نائب مطلق خود نموده اجازت تلقین طالبان را دادند و در رحمة اللند تقاضا
 در چهارم رمضان که یکبار در دو پنجاه دین در جوار حق پیوستند و که حضرت حاجی اماد الله
 صاحب انوسا و شیخ فاروقی قصه سخنانی چون در این خلاص و غلیظه خاص حضرت بیان می
 نمود محمد قدس سره اند حاجی مولوی محمد قاسم صاحب ابرار قلم نقل فرمودند که شخصی گفت که چه است حضرت
 صلی الله علیه و سلم که در راهک و جمال آباد است حاجی امداد الله صبارا پوشیده سخنانی که در تفسیر آن
 ظاهر است که ایشان پیشش بیعت و آداب لایقت آرزیه و پیر است از و طالبان را اتباع سنت و
 علوم شریعت و آداب لایقت تعلیم و تلقین میفرمایند و خدمت خود از عالم رسانیده اند و از کسفری خود
 تقظیم ظاهر می اندوزد و این پسندند و تعظیم باطن امر فرمایند باید که دل خود را پیش پر از خطرات نگاه دارد
 از خطر و بیجا نب پیر سینه خود را صفتی را فرمود که گویند نسبت خیم اندران ماه کند و آنرا خیم بر خود لازم
 و واجب اند و معنی بقول که خدا صفا و روح اگر کند و در آه اب لایقت آنکه شیخ هر چه فرماید صفا
 و اگر حرکات و سکنتا شیخ در فهم می نگیرد و در قصه حضرت موسی حضرت علیهما السلام می کند شعری مجاز
 رنگین کن گرت پیر منان گوید که سالک نجر نمود ز راه درم نزل ماه و شرط بر در کتب فرم فرم است
 تا اینجا نظر مولوی صاحب موصوفی عبارت و بیان افاده است و باز هم مولوی صاحب از حاجی صاحب
 میفرمودند طالبی با بزرگی عرض کرد خندان یافتها کشیدم بمقصود رسیدم آن بزرگ گفت از این بزرگ
 مردن طالبان مرق بود سنگ بر دست خواهد که بر نزنند مطلوب نمود و آواز داد که گوید آن بزرگ
 که طالبان ما را هلاک میکند آن طالب بر خود را بان بزرگ چنانکه بود میان نمود آن بزرگ تقصیر
 در میگفت این شریعت هم گفتی و خود را خدمت نکند گفتی جواب این نیز میداد لبش شکر از لایق

سیدان استاد آن طالب صبح بود چنانکه شرح شد و تمامه آن علیه السلام دست میدان ارادت بسیار با نیت و سرنگدگی می بود و عشق و محبت حاجیه صاحبنا و جوش شیهه و دود سوز جگر سوزد و لم جانان که از دل عساکل از ساله و در غمناک ایشان شرح دیگر و دو گانه از سینه بکین ایشان بجز جینیز جوش

نیز در جوشن میشد چنانچه می ناید سنواید و عجب قصه بار بار بیان کن تا برین جوین کارگاه مراک

در آن روز که گویا دل جوین طیار کردن سوز جگر خدا کیو سلو اب تو گرم کرد هر تو نزد یک سیر مجوسی می ای کسی هر بیرون اظهار بر بردار و شکسته کرد تو	هر آنچه که میسوی بس کردن شرمند و زنگه شکر نه بجز این تو آن استم کرد غضب بر تپه بی نشان بود یکدیگر بی جز ترش او بخوار کرد بر این سینه آگاه کرد تو	آهنگ از نطق ناپسند که بیا گلی ای سیر سنگ سوری نو این صحنه دور دور و دور جوین از تجوین بطایب قرین تاب جو او پر دور حالا حاجیه صاحبنا در آن وقت صفا
--	---	--

در باقیام میدارند سله الله تعالی و حضرت حافظ محمد صانع صاحب نومی برت فید دعا علی خیر خلق مناه
خلیفه آذونانی میانجی نور محمد صبا اند که ذکر شریفش بالا گذشته حافظ صاحب با وجود اهل اوقات
شریف را بجز او نمیکذرانید و هیچ تعلق بر نیامد و اینها نه شتند و گاهی از حاجی امداد الله صاحب
جدامی روانه شتند هر دو صاحبان در سجده بی تهانه چون بر کجا عمر شریف گذرانیدند از کثرت
ذکر و عبادت هر وقت عالم متفرق بر ایشان طاری بودی و کرامات و عروق عادات از آن
حضرت اکثر نظمو رسیده اند و بسامردان و در لیسان از بركت دعای ایشان مطلب
نحوشان رسیده اند و مشهور بود که حضرت صاحب خدمت بودند چنانچه اکثر یاران
جناح چشم و رخورد جان میفرماند که در ایام عمر که آراخی کا بن وقت قیام لاهور عمر که با بن چشم خود دیده اند و
سکاه لاهور تیر مرتضی حضرت را که الود آمده میدیدند چون بدو وقت و تاریخ را مطابقت کردند و چشم که
روزیک حضرت را بود شریف میشد و در آن روز در شادریا دیگرها با وقت دیده بودند و راه عمر
شرف نهاد گری میشدند و که خواجه نور محمد مرید خلیفه سوانا نور الدین عارف بود این واقعه معلوم

باز

شهرت و ولایت در نهامی سلوک شریف و حج طلب و غیره نظایر آن بود و در زمان قاجار است از نام ایشان
 بهیچ است مولانا بنور محمد لقبی مؤد نام پدر ایشان بنیال است که از قوم کهرل بود قوم کهرل از توخم بود
 بود و چون از اجداد ایشان بود و تولد ایشان شب پرده رمضان است که بعضی چهل و دو روز پیش از آن بود
 که از چهار بطن شرق به هر که هست از ایشان چهار تقامت و زید که از نعمات بهاء و کبر است و
 ایشان بجز شش سالگی پیش از آنکه در مسو و مایه حفظ قرآن کرد و چون بن تمیز رسید و در بلده لاهور
 از غیره اسبگی کرد و بعد از آن در ملی آمد تحصیل علم ظاهر کرد و از شنیدن شریف آرمی لانا مدلی بخدمت
 ایشان رسید و چیز از ظاهر اندواری تحصیل علم باطن بر ذریع سلطان الشیخ دست بیت بدست حق
 پرست ملوانا دادند اول کسیکه ملوانا در ملی پیوسته شدند از ایشان دیند و تحصیل و کمال باطنی بفرست
 شرف گردید ملوانا سی چهار سال تخمینا در ملی بقید حیا قیام داشتند و ایشان شش ماه بطول بخود در راه
 ششماه در حضور سفر بخدمت ملوانا حاضر میبودند و در اول سفر پاک پل ایشان نیز همراه بود ملوانا کمال
 نظر عنایت بر ایشان نمود و میداد چنانچه حافظ شرف الدین امر بر ایشان کنانیده نمود و صحبت ایشان
 بیت غنت روزی شخصی از ایشان پرسید که علما تخطیم کفار میکنند و اول تخطیم مخرج کاسکین
 و حال آنکه در شریعت حقیقت مخالفت نیست فرمودند که نظر علماء بر کفر ایشان افتد و نظر اول علماء بر طهرت
 و حقیقت ایشان می افتد نه من حیث الکفر فرمودند بسیار کسانرا خطرا تعلق زین فرزند در راحت و تماشا
 مزاج می شود و باید که اسباب خطرات را ترک کند فرمودند باید که کم خوردن کم گفتن کم باخق خطاط
 نمودن اختیار کند و فرمودند اگر سالی خود را همیشه بخدمت خیر و نواذ می بیند و هر روز را در اول و اند
 کارش بر سر خیمه اگر در دروم را در دروم داشت و بیای قنار و فرمودند ولی باحوال او استقبال بشود
 توجه سلوک شود فرمودند که انسان کامل جان عالم است و فوت شدن او قنای عالم روزی کرد و در
 نفعی وجود بود فرمودند سلطان باهو در ابتدای حال بر پسر مبداری عاشق بود و فی خانه بر در سر
 او ساخته بود و در آنجا میبازد شب و وقت نیشب ق و دید مجموعی شد داد و در خانه خود خفته بود
 و در واژه خانه مجرب و بسته بود و خواجها چار شده آن فی خانه خود آتش داد که سال از خانه میران اند

آن سپهرم از خانه بر آن نام ایشان آن مجرب را و نیز دیدار او متع حاصل کردند و گاهی این بیت میخوانند
 بدیت گو که پیشدخی در عاشقیت نماند شراب کهنه با هستی و گمراه و گاهی میفرمودند
 مگر دمی نکشتی از غم عشق به آری شتر مست کشد با گرگان ایام فرزندان ایشان را بلکه عالم خوانند عمر ایشان
 بختت و سیال سید بود در سوخته و بی الهی سینه دو سو و پنج وفات یافتند در قریه که از مهاجرین است
 کرده است در فون گشتند و زنده در عقب گشتند اگر نور الهی ثانی نور محمد صوفی نور اولی صمد دیدار مانا
 بود و نور محمد دید پذیرد بود نور حسن دید قاضی اقل محمد بود و هم کتاب که در سبک بدقت اوستی اندی
 میان صاحب بخش خشتی مهابدی فرمود که در استقبال مولانا امین شایخ ذبی نجیدت مولانا سید محمد پیر سیم
 که کرد ام از خلفا و شاماجای تمام اند فرمود قبل ازین خواهد نور محمد اقامت مقام نمود و گردیدیم هم بر علم
 ایشان از ایشانید و که **خواججه سلیمان** بدین خلیفه خواهد نور محمد زمان شیخ وقت و اما طریقه نظامیه فرمود
 بودند در مرجع علمان خامم اکثر طلاب و خدا بخدمت ایشان میسرید و تعلیم اهل طریقه حقیقت یافتند
 و در شهر کمالا سلوک شسته به شسته پی میزند و از فیض صحبت ایشان مستفیض میگردد و بسکوت نشاند
 ملک نگر و قریه نوبه شریف بزرگ گردید و بزرگان من عام شهر معروف در مناقب محبوبین است نام
 پیر ایشان که ریاضان بن عبدالوهاب بن بود مولد و موطن ایشان قریه که در کوهی مکه که آن از
 نوبه هستی کرده بطرف مغرب قسمت و ایشان بجز چهار سالگی متمم گردید چون ستاد ازلی و تاسید کند
 همراه ایشان بود در عمر دوازده و یازده سالگی بشوق طالب طبعی در توبه بگذرد و علم فارسی خوانده تحصیل
 علم عربی با قبطی ساندند خواهد نور محمد متخلص اکثر شیخ ایشان از فرمود و بنود که شایه بازمی در دم تو خواهد
 افتاد در توبه غیره تشریف می آید و در بسیار بسیار دیگر و نه آخر کار بعد سی سال سال شهر لاریج طایفه
 سخیل شاه سلیمان اقدام بهت خود کرد که در سه رخ ساختند و برای خدمت شیخ دستاورد آنوقت عمر
 ایشان نوزده ساله بود بعد تعالی مولانا در پی رسید و تا چهل و نه بر فرار مولانا استکف بود پس از فاجعه
 چهل و نه خدمت پیروی میکرد و چهار رسید شیخ ایشان از ریاضات و مجاهدت او ذکر جبهه شهنوی پس
 از فاس و موقوف قلبی تعلیم فرمودند و ایشان بره شب که چهره آواز بلند میکردند و بعد نصف نهام

خواججه سلیمان

برای سبک کتب سلوک تعالی و معارف مثل ادب الطالبین و غیرت و الواجب و عشره کاطبه و فصوص الحکم و غیره که دست
شیخ خود می رفتند شیخ ایشان را با جرات آنحضرت صلی الله علیه و سلم خلافت دادند ایشان با اشاره جناب
رسالت ماب قبول نمودند ایشان اهل سماع و صاحب شوق و ذوق بودند و هم صاحب کتابت کور روایت میکنند
که گاهی در بعضی روزها در مشق و گذر بگرد و سوز دل چون از چشم می بایزند و گاهی در مشاهد و دست چشم
کشاده ویران می مانعند و تا میری چشم بسوی آسمان و اگر دهانش او می بودند شیخ ایشان را سبک نمی کرد
مردود و معتقد که راه کوه درگ و شور گذار است و دروان آن دیار مسافر از غارت میکنند طالبان راه
مغز داران را رسیدن مشکل است پس صاحب الحکم شیخ ساکن نوسه نینسیا مردوم ملک سگرد و قصبه نوسه عقیدت
بایشان میداشتند و مر می شدند و علی آن باریت حلقه گوش ایشان می گردیدند و تحصیل علوم باطنی میکردند
و ایشان را از عمر میشتاد و چهار سال عمر مشغولی اهل الودیدیت طلق الهمکاری نبود در رفتم صغر چشمی سنه زبیر
و در عهد و شفقت و بخت سخت سفر بستند و در نوسه نون گفتند که تا این سخن بگفت اوقات چشمتان بوده
درین زمان بنبرو ایشان میان آنه بخش بر بسند ارشاد ایشان نشسته اند طالبان راه ارشاد میکنند و از
آیندگان در روزگان آنجا معلوم کردید که کریم النفس و خوش اخلاق اند **ذکر رسیدن الدین اقبال بخاری**
بر اجبار الاضیاء است ارادت و خلافت از پدر خود رسید بکبر داشت و از برادر خود محمدوم جهانیان سیبغلال الهمکاری
بخاری نیز دارد و بعد از وی هم سجاده خلافت نشست و محمدوم جهانیان بزرگان مبارک میران که کوشی عالم
انفال مار انجلی مشغول داشت و شیخ را جو را بخود و وی پیوسته در عالم استغراق بودی و با خلق آبساط
و اختلاف مکر دی کذافی التاریخ الحمیدی بیشتر پیوندم بسلسله ارادت محمدوم بواسطه اوست و بعضی
بواسطه پسر او شیخ نام الدین محمدوم نیز پیوسته بزرگ بود و صاحب تعرف قبر او در اوست و وفات او در سنه
ذکر شیخ سارنگ در اوایل حال از امرای نامدار سلطان غیر در شاه بود و ولیده سارنگ که از ولایه
مشهوریند و ستانت آبادان کرده اوست و از فرقه ملسو که طریقی که مخصوص اهل حصول است بنیاد
در اول بخدمت شیخ قوام الدین نلیفه محمدوم جهانیان که در تربیت مریدان مقام عالی داشت و مقبول
در کلمه اوست افتاد و در پیشه و طریق مشغول باطنی و ذکر رضی از وی تلقی نمود و بعد از آن بزیارت عربین مشغول

شیخ سارنگ

شیخ سارنگ

من در علقه محبت شیخ پوست نهری که از شیوخ وقت بود و راه را از وی استفاده نمودم طریقت نمود و در آخر
 شیخ را جو قال فرق و امامت باه و دیگر آنکه از پیران طریقت به ایشان رسیده بود و بعد از آن سابقه طلبی به شیخ گستا
 زستاند شیخ سانگ از بزرگان دین هر سواد او بود و اینجا چونیت دست او داده باشد نهنگی شیخ بله بیکر پیش او
 بنام استاد شیخ بهرام الدین بزرگی بود که بسلسله سهروردیه تعلق داشت مگر آنجا می آمد شیخ سانگ
 بر قبول آن ترفیب نمود بعد از آن شیخ از قبول کرد و بان سعادتهای غیبی مشرف شد وفات در سن
 ۷۰۰ شیخ مینادی صاحب لایق و کلمه است نام او شیخ محمد است از صغیر بر ساید و این شیخ
 نام الدین بر درش یافت بعد از آن مرید شیخ سانگ گشته و کار کرده و در ایشان را لایق مفضل فرمود
 در احوال و در این مختصر گنجانیش آن ندارد و در ایشان در لکهنه است بزرگ و دیگر بزرگ شیخ سعد الدین
 بر بن خیر ابا دی مرید شیخ مینادی است بزرگ بود و حافظ مدد و شریعت و آداب طریقت همی عالی داشت
 و معروف بود بزرگ و بزرگ بود و این نیز بر طرفه هر خود حضور بود و موعود بود و بوجد و سماع عالم بود و معلوم شریعت
 و طریقت در علم خود و موعود تصنیفات دارد مثل شرح معراج و کافیه و محاسن ریز روی و امثال آن
 در رساله که نوشته است سخی بجمع السلوک بر فرزندان جلای که از لطفونات مخدوم جهانیان است
 این سخی از لطفونات و معاللات شیخ مینادی در وی درج کرده و در وقتی که از وی نقل میکند میگوید قال شیخ
 شیخ مینادی او ام المومنین و هر جا که می گوید قال شیخ سخی مراد از وی شیخ قوام الدین گزینوی است و در ظاهر
 بنا کرد مولانا اعظم است که از فضلاء و علمای عصر بود و پیر و شیخ مینادی نیز پیش مولانا آن عارف معارف
 بر قدمها بنده است پیر عرض میکرد که معلوم بندگی مخدوم است که طبع بنده تصحیح الفاظ این کتاب کافی است و در
 معانی خود خاصه احوال شریف ایشان است اکنون ملازمت درس معالی از برای چیست فرمودی که با
 دیانت است که با وجود علم بزرگ بقلکم و بعل خود گفتنا نمایند و در امر بیان بسیار از دنیا شیخ صفی بزرگ
 در صاحب فقه و دعوات و بر قدم پیر حضور و محو داشت و شیخ مبارک سندیکه که با حکام شریعت و اولیای طریقت
 موصوف بود و در شیخ سعد خیر ابا دی بود و از شیخ سالار مرید شیخ بهاء الدین جوینوری نیز تربیت یافته بود
 وفات او در شب ششم شیخ صفی مریدی بود و از انبال و باوصاف روی ایشان موصوف و باحوال ایشان

شیخ سانگ
 شیخ سانگ

محقق و دربار عظامت و بر سر شیخ مبارک سندی بود و از مریدان شیخ سعدی بود شیخ ابوالقاسم است که بغایت
 مستحضر بود و در سنگی که در حالی عبور می کرد از تشریف آورده بود بغایت تعظیم و تکریم نموده گشته و آن حضرت که است
 فردی بطور رسیده و بعد از سال که تشریف برده است از عالم رفت عزت الهی و ذکر میر عبد الواحد بلگرامی ایشان
 از جمله پیروان گان بار پروانه در کتابخانه اشفا است از شیخ محمد و یکی از اولاد او است میز بسکه در او این حال مرشح
 صفی الدین شایخ لوری بود وی او را در وقت فاقه خواند را در روز چون شیخ صفی ابنین عالم جلالت فرموده و
 شکرده ساله بود و از واقعه شیخ محبت مریدی شیخ حسین بن سکنده که بعد از نزول از وی است تر تیبانی فراوان
 و تصنیفات و تالیفات بسیار داشت چنانکه سالها شیخات بطور سوال و جواب رساله انظوم در بیان مسأله
 سلوک شرح تزیینت الارواح کتابت بل در سلوک عقاید و شرح کافیة الطریقین و غیره است تصنیفات دیگر اکثر عبادت
 از تصانیف وی آورده است علم و فضل وی بدان نظر است و در پی سستی و غفلت واسطه بسبب زنده شدن این عالم بود
 رضی الله عنهم پس در میان ایشان حضرت دو کتاب که در قوم اند که در آن کتاب است حاجی المومنین علی از اولاد و کتاب
 اگرام می نویسد و در ماه رمضان ششمین قلمزنی مایه و الف مولف و لوق در وی خدمت شاه حکیم المومنین قدس سره
 از زیارت کرد ذکر میر عبد الواحد قدس سره در میان آن شیخ مناقب آن فریاد بر بیان کرده و در مومنین و مدینه منوره
 بر سر توبه است و در واقعه پنجم که در محبت الهیه بود و در محافل قدس سال بناه با باب ششم جمع این اسما که در اول
 است ما فرزند درینا شغلی است که حضرت ابولبت ششمین کرده و فرمایند و گفتات تمام و در چون مجلس
 از صفت اله استفسار کرد که این شکی نیست که حضرت با او گفتات باین مرتبه دارند گفت میر عبد الواحد بلگرامی است
 و با و ت فرزند از علم او این است که سنابل تصنیف او در جناب جلاله علیه وسلم مقبول افتاده است و بعد از کتاب
 است نماز بر چهار فرغ است نماز عام عادت است مصرح هزار سال عبادت کند نمازی نیت سه
 و میر ششمین بر فراست است بنام با دل چو جانم بنومینش بر یکبار بسود با املوه الا تجفوه القلب قانع
 عبادت حکم صلو تمکم و سان کار نماز و ای است که در خواب بیداری و قضائیت بلکه لخط و لوسه
 و در کوفی الماکسی را که بنا است با بسیاری و ستمش بر چنین نماز است با مصرح نماز طاعتان
 ترک و جو هست با و نماز کاملان زمان است و زمان سه قیام و قعود و تکریم نیت با بر محو است

شیخ ابوالقاسم
 بلگرامی

و درین صحت بلکه کامل بنا بر اینست که بهماست که شرح آن با بجائی توان کرد که بر مقام جنس که خطرات اظهار وجود است کامل
 بر هر جا ساجد و سواست این نامزد من است در عین صحت و کمال آنکه هر چه در مقام مقامی دارد استخفی و مستتر است
 در این کلمات لفظی لفظی لفظی علی نسبتاً و طریقه مکتوبه و مکتوبه بها بواسطه اینی کلمه توحید و در مرتبه قرار بر زبانها
 ناملفوظ است و در مرتبه تصدیق هر دو بهائی مالمعروف و در مرتبه احوال باطنیهای ما از و مکتوبه مصنف رحمت الیه
 لفظی که در مرتبه قرار کرده و مکتوبه مخدوم فرو گذار شد بکلمه کلمه کردن بر سلام است و بر این تکالیف او کلام منوط
 و در مکتوبه برین قرار است و قرینه صحت مفهوم از عبارات مصنف است که میگوید و وضع لمعنی مضمون و بنا بر شده است
 یعنی لازم گردانیده شده است قبول آن کلمه توحید بر قابت و فوایحی بسیار بجهت تکمیل معنی فرد که جبر است از کفر و لغت
 و معاصی سبب مکتوبه و قرینه حذف است زیرا که از اوست در بر و از او از کفر و از او از اتفاق و از او از معاصی فالانرا
 من الکفر فی رتبته از او از اتفاق فی رتبته تصدیق و الا از او من المعاصی فی رتبته لا احوال لاق من لغتی برین
 لغتی توحید است و این است و بی اسم و آن کلمه توحید است نوع است که اسم چنانچه توحید تصدیق فقط است
 توحید و موت است و فعل توحید و فعل او است و آن در اوقات او صرف است و صرف توحید است
 و این توحید و فعلی است که از است و انسان بر طرف است ملازم است آن توحید مذکور بی نشان و بی کیفیت است
 الحروف مکتوبه من علامات الاسم و الفعل است و حلت آنجا است هم مضامین یکبار و مکتوبه اتفاق افتاد و جزای او بسیار
 پس در وقت گفتن شنید اولی میر عبد الحلیل ثانی سیفیر و ثالث سید محمد رابع سید طیب ذکر میر عبد الحلیل
 بن میر عبد الواحد از قید اول است و کله ایشان در ملکه ام اول وقت ظهر و در پیش است بر حسب تئیس سید محمد
 اتفاق افتاد آنحضرت صاحب بقوی بوده اند و کیفیات عالی داشته اند از ابتدا و او ان مسبب انما نشو و نما بمجنوب و والد
 بزرگوار خود بر تربیت یافت تا که در ایام شباب خود الهی رود و او دست از تکریم کشیده و سحر ایشا و دو دانه سال بر قدم
 بخورد و قصای عالم را سباحت کرد و از معلم نظم فیضیاریا بود و اشعار فات و صحرا بسید میر و دیوان میگردد و دیگر در زمان
 منجور و بعد از آنقصای چند سال و در سوره عرش شاه مدار که در مقدمه شاه از بگرام هر یک منزل است سیر کرد و در آنجا خود را
 خانه داشت اتفاق افتاد و در حالت نیمه خودی اتفاق محاذی خانه تو را بنفرد و خواهر او از او شناخت و گفت این را از عبد الحلیل
 و بی اختیار تا در خانه آمد و برادر را در آغوش گرفت بر چند خواست که کناره کشد لیکن بر عیادت صلح بر میان خود پذیرفت

توحید و فعلی است که از است و انسان بر طرف است ملازم است آن توحید مذکور بی نشان و بی کیفیت است

با زحمت گرفت بعد دو سال گذر او بر تنی که بچهار گروه انعام برده است افتاد در انجام دی نوزادان نظر آمد که کشید و در هیچ چیز نماند
 اینها را یکدک لایت مار برهه جو اول شده است در اینجا استقامت نماز و غیره در میان قافله کوهی مار برهه در زمان که در سیاه
 ولایت تاجی از بیطرف می آید با فقلار و فقرای ملایمه با استقبال مشتابید و آنحضرت از آنجا قصد شهر بنه زده بود که در آنجا اولام
 بیشتر قدم بوس سفین گشته و در آن مردی در پیش آمد و کان و فلک فی سینه سپید و شرف الف چنانچه در سیاه است
 مطابق برداختند و آنحضرت را در دفع آسب غیبه دست قدرت بسیار بود و سکونت در و ایشان در شهر مار برهه
 از زمان آنحضرت است وصال ایشان هشتم مهر ماه مسیح و خسیع و الف اتفاق افتاد و از انور در مار برهه است و فصل
 این ملاحظه کنایه کور قوم است و ایشان در آنجا پسر داشت و ذکر می رسید او کسین سپید و این پسر فرزند
 سماه میر عبد الجلیل است و در سخن بنام مولی موافق بود و در راه عجز و انکسار میرفت هیچ خود نمائی و خود پندی
 پیرامون و امن خالی از کینت و هیچ سایه بر او خود را میدید که باندیت هیچ هو می هم را و او از نیشده و این میر بنیز
 صوفیان تشبیه ال است و کسی که بگویم جانا و پیش می آمد بمقابل آن ملاحظه میفرمود اگر برای تغییر فرود و معارضه مطایبه
 وقت شدت گریا و سرمانها را از فرود و محنت موقوف میداشت و اجرت تمام در کمال حال می نمود و امیری از اداری عالمگیر
 شخصی به جای خویش فرستاد و آن عالمگیر گاه که بمنزل رسید دست ظلم دراز کرد و فقیری از فقرای میر سپید او را در محنت
 که شاه بر سر نام داشت با جماعه ای که در آن زمان عالم گرفت آن مستخرج و فعلت بر کینت نشسته بود و گفت فقیر
 قبول کن و در هیچ چیز زباده سفاهت مانده و ای در آن را بیرون کرد و با فقیر تا ستر گفت شاه بر بنیضه بقیه چوبستی
 که بدست داشت چیزی بر خود خواند و اشارت بکینت کرد که پادشاه او را زخم یا کینت را مکر این حرف گفت آن چوب بیله
 کینت زد و بیرون آمد آن عالم حیران ماند بعد از چهار روز خبر رسید که امیر صاحب آن مکان فلان روز از آنجا
 بیفتاد و بر دو جای در ضبط آمد و شرفا و غوا از دست آن عالم خلاصی یافتند آنم که بعد از آن چوبستی در کینت کینت
 فر قوم است وصال آنحضرت در بلگرام در ستم و سینه مسیح و سمن و الف اتفاق افتاد و از ایشان در بلگرام است
 سر راه سیم مجروران فخره الدین و ذکر می رسید محمد الترمذی الکالیپوی قدس سره و کاشف
 است اصل ایشان از سادات صحیح المنسبند است اما اگر ام او در مقام جانان هر سکونت داشتند و الدما جاب
 و جناب میر ابو سعید از وطن برآمد کالیپی طرح اقامت نجیته و تحصیل خدمت شیخ یونس نموده نموده کتب مجید نقل

حقیقتی است
 حقیقتی است

حقیقتی است
 حقیقتی است

عمر حاجوی و اکثر رطلعه در سن ششم حال اولیا گردانیدند و در مصیبت صورتی حاصل نمودند و توجه فراغ از شیخ جمال
 اولیا گرفتند و ششم شیخ موسی و شیخ محمد دم جانبان موسی و شیخ بهاد الدین شیخ سلار بدو و شیخ بهاد الدین
 جو پوری و شیخ محمد عیسی و شیخ فتح الله و شیخ محمد بن حکیم و در طلیعه شیخ نصیر الدین و شیخ
 مهد علیه طریقه چشتیه عالیست کرد و اجازت سلسله اربعه قادریه و سه درویشیه اریه باقیه و امانتی که از
 اسکال بر طرف رسیده بود و به توفیق نمودند از آنجا مسافر و فرمودند که ای فاضل فخر و دیگران که به سلسله شیخ
 آمد چون با کمال در سنیه با میر ابوعلی که در سن شصت و نهم از او این مجلس من نشینند درین آنجا از حضرت
 بر ترقیه سز و در نماز حضرت سید را وقت که در شین ترقیه چه این است میر ابوعلی از صدر مجلس جانب ایشان
 گاهی که در فرمودند بر بنیاد ایشان از شریف ایسان که بنیاد است مستی مشوق ترقیه و گفته که
 ترقیه ما از اینجا است و سب بود در حضرت سید عیسیه اندر تشریح خود را گفته و متوجه حالت نشسته نمود
 مسافر و در منزل میر ابوعلی را میگوید که ای سوار ایشان را جانب میکند تاگزیر بعد از این کبریا و تا مصلی ترقیه علیه
 نقیبه نمود حضرت میر ابوالکمال التفات طریقه را تلقین نمود حضرت سید کالی آمده سالها به این
 ششوی نمودند و بعد سال بار دیگر خدمت امیر قس سره سپید چهار ماه صحبت قدس فیضی و انوار
 نمودند و از جمله چهار و الا سفر حیرت که کشتن خواجه بزرگ قدس سره ضرور درین سلسله خلف اهل ایشان
 بر حیدر که سبوت بود چون بنیاد خواجه بزرگ شرف گشتند اندک بسوی او را دست و حضرت خواجگ
 در آن زمان تا هرگز منوال حمایت فرمود چون بافاق آمد آن دو تا بزرگ منوال در وقت در آنجا
 حافظ قرآن بود و سبک سلام اولیا بنصرت حضرت صاحب حاضر بود و منشی انشهر بود حضرت آملین ابیات
 مشوخی را ترتم کرد و نظر گفت حق اندر سفر هر جا که خواهد احوال طالب مرد شوخی قصد کنی کن که این مردان
 عزیج آید تو از آنرا دان کن هر که کار قصد کنم بایش گاه خواهد رسید می آیدش به قصد کعبه کن
 وقت حج بود چون که رفتی که هر چه شده قصد در حج دیدم بود در حج خوش ملائک هم نمود
 مجرب بر آمدن لفظ دست از زبان منشی لغوه مستانه از دامن آنحضرت حیرت و بطریقیکه مجرب
 ایشان بود که چون نوره میزند در حاضران سر است میگردانند و در پیشی فال سبب و می آید اند

با هر یک از کسی آساده گز او سبکتری میکرد او هم قناده هم سبکتر فاده و در آن شراب فاده و گویست میشد از سر
 بجز و بستن آن نمره مستانه او آن جان حافظ بهوش آفاده بعد از آن دیگر بهوش نشد تا نوزده ساعت مشهور است
 حتی که از نمره آن حضرت در چهار پامان نفس میبستگان و آن اثر سبک دوام با دل بر میان میبندد و در هر
 مجلس یک دل بود و مال از شک با تری میشد و در او از عمر عیسوی میشد بود و در مقام طبیعت کسی نمیگفتن و در
 لشکر بود و بنابر این است که چنانچه احیاء بود از عیسی علیه السلام آتق میشد احیاء طوبی ششمی است
 شود از منصفات شریف تفسیر سوره فاتحه و روح بعبار عربی و در ساله تحقیق روح و اسرار توحید و ارشاد
 الساکلین در ساله الفتا و عقائد صوفیه رساله اعلیٰ موصول در ساله و در است حضرت زینب صحت وجود
 میشد تنذیک در جمعه کیوی از بلش مبارک جدا شده بر نه حضرت فاده بود محمد فضل اله ابادی عرض
 کردند اگر اجازت شود نویسی بر دارم فرمودند بهتر شاه فضل آن موی را بدست خود داشته جانم از شما
 دادند هر چه آید و از موی مبارک آید از هم ات شنیدند و در جان فرائد اتی طاری میشد و در ششم شعبان
 در شب سینه احمد و حسین الف اتقال فرمودند و در کالی بدنون شنیدند میر غلام علی از او گفته
 تاریخ غوث عالم گانه آفاق میر سید محمد و نشان گفت تاریخ حلتش آن او در رفت
 قطب ان لبسوی جهان شیخ محمد فضل اله ابادی که حلقه حلقه میر تقی میر است نسبت ب حضرت
 عباس رضی الله تعالی عنده غنی میشد و فضائل صورتی سنوی میدشت و در عسبت و عیسا لکی بساد
 ارشد و میر صاحبید محمد فخر گشت و با اجازت و خلافت مستعد گردید طالبان مشیابار از زو غوغ
 دل از وقتند صاحب نیف بی و نارسبی بود و ما از نیم ذمی العجده و در جمعه چهارم و عشرين و نایت
 و الف نایب و در اله ابا و در فون گشت و در احمد سید محمد الکالی پوی قدس تعالی بیا
 ولایت محمد علی ایت محمد یاز غفوان جانی و نشود نماز و غرشد و نور لایت از جنین جالیون میباید
 فیاض تماشا از جمال سور و کمال مستور و در با هم از زانی و شسته جمیع صفات فضیه سمات و فضیه سیمیا
 شیکه نبل و ایتار و در و در غرض لطیف و بیت گذر شسته بیه تحصیل علم صورت سمیت بوالد شریف غم
 دادند و در عسبت و چهار سالگی بر سنده حضرت و از خود قدس بر نشسته و محال شد و تقیین م صند

حق تعالی و افزاین اعتبار و استبهار از زانی فرمود و سده کسید را قبله ما جابت جمع و شریف ساخت با
این دقیقه از وقایع قهر و تکسار فرمودی گذاشتند و چون افتاب عالینا بر توالفات بر هر کس کسان داشته
ما یوسف اعتراف حضرت والد ایشان در صحن حیات پدر خود بجماع و سرود طایفه می پرده افتند و توجیه آنجناب را
بسیار از بوی و بر هر کسی که نگاه توجیه میکردند بخیر و شومی افتاد یکی از مخلصان جامه دوخته بر سبیل نیار آورد
الکلیه که بلیس آن نوازش فرمایند وقت نماز جمعه پرشیده متوجه نماز شدند بعد نماز حضرت شاه و عظیم السی
نقشبندی بطول آستین فرمودند و حضرت شاه مذکور متراضی ملامت میفرمودند کسی که بروت کمان
در ایشان همای ایشان از آن مفرض بروت میگردیدند چنانچه درینجا بر آستین قفسه نمودند آنجناب آستین خود را بر
شان داد و آستین ایشان بدست خود گرفتند در آستین شاه عظیم السی تقدیر یافت نمودار شد که باوشت انفعال
ان گردید و آستین آنجناب بمانند دست بود در روز دهم صفر سنه اربع و ثمانین و مائده الف کفر اخذت نمودند و
کمالی استراحت فرمودند و در آنجا در عقب گذاشتند شاه افضل الدوله و سلطان مقصود و سلطان مسعود
شاه فضل القدوس سده فرزند و جانشین حضرت محمد جامع دانش صوری و معنوی و عامل کفر ظاهر
و باطنی ملکی بود بصورت بشیر عنقریبی و ولایت محکم بود ذوق و شوق از هر موزناوش میکرد و بذل و کرم
و سایر صفات رفیع پر تیرا تم داشته اند و قتی چهار شخص رسیدند و عرض کردند که دهلای ما از سوادت
سنگ سخت میدارد و در عمر گاهی نم از چشم مائی مانده بر آمده نام آنحضرت شنیده از مسافت بعید رسیده
ایک آنجناب این دست خط بوطن خود جالند هر می نوشتند و خط طولانی بود از آن خط دست گذاشته
چنان توجیه فرمودند که هر چهار بسمل و ارمی بپسندید و عکس تجلی چهره مبارک بر صورت نهایی ایوان که از قلمی سنگ
بچو آینه بودند تا قتی گرفت و آنها تا او بپس در حالت نیچودی و شورش و یکا مانند بعد افاقت بیعت بجا
آنجناب در چهاردهم ذی قعدة سنه اصد عشره و مائده الف وفات یافتند و کفر شیخ محمد سخی المعرف
شیخ خوب اله بر او زاده حقیقی دواماد و سجاده نشین شیخ محمد افضل الالبادی است قدس الله اسرارها
بحر مولج علوم شریعت و طریقت لغو جوان بر سیراب و در امن در پوزه گران کوچ طلب میرحیت او را
عظیم پداگشت و فارق عادات بسیار رسد و کتیب و رسایل کثیره تصنیف کرد خصوصاً کتیبات ایشان

حاشیه نظامی
ابوالفضل

در چهار جلد بر مانی است علی بر علف فطرت و کمال در یازدهم جمادی الاولی شب دوشنبه سده اربع و اربعین هجرت
 و الف در چهار حجت آسود و ذکر شیخ محمد فخر بمصدق نغز نایب انارک رب سجاد ابوین و فرخ اسما
 ساسی اصلین طبعین است صاحب صفات رشیده متاقت سید تشرع بدرجه کمال داشت بنیاد یک شاد و دست
 و شگفته پشانی بود و فتوح و ذخیره می ساخت و یگانگی با حسان بی درنج می یافت جوهر نغم و دکلم
 او بس عالی افتاده بود و در مقدمات غامضه علی سیرت تمام ترمی رسید در نایم خمی الحجزه زوکیه سینه
 اربع و سستی هجرت و الف رحلت نمود و در برهان پورا آسود صاحب کاشف الاستار گوید درینجا نیز پنجاه و
 حضرت ابوی قدس سره معززند قطب الدین تشریف آورده بود یعنی در ماه ذوالش قدس صفات
 را تم گوید بطریق ایشان از مریدان ایشان شیخ بدرالدین کمال دازنده یحییان نغاه علامه جلالی و از مریدان ایشان شیخ
 مهی جاریت و ذکر شاه سیرت الله الملقب بصاحب البرکات حضرت اولین را سپردند
 انجمن را سپرد اولین است شام از سیرت اشیا نشسته الکتبی دیگر تانیت میدانش خوش اهل حد سده
 ارشاد و هدایت جامع لغوت و محضایع لاینت مگر چه در این نشان بوقت رحلت خود و عبارت سجاد و نشستی
 و دیگر اعمال خانواده خوش شایسته فرموده بودند و اما شاه بان گفتا کرده دست بعیت بسید مرتبی بر سید
 عبدالنبی ابن بجزیب طیب واده ریاضات مشاوقه کشید خلافت سلاسل قادریه بر چشید و سهر و رویا ند کرده
 و از سید غلام مصطفی بن سید فیروز بن سید عبدالواحد بلگرامی و از سید شاه ننگ بلگرامی خلافت یافت آید
 که آباء و اجداد آنحضرت سید در همان چشید در دیده بوده اند چون ایشان از طفولیت بسبب شربت عشق فانی
 خوشیه پیدا شده بودند و در سلسله قادریه در پیشند و از خدمت دیگر اولیا نیز ترفیق نموده در هر فریق سایر
 و دیگر گشته خود را و لقب ریاضات اندازند روز از شش کوز روز نماز نداشتند و سال کامل بر مقدار
 آب و غلوس برنج افطار میفرمودند با وجود این غذا بقوت روحی سر و پا بر نیز بر محراب بر در حال انجمن
 در وقت سلوک با مشایخ و مقلدان هر شهر و دیار تحسب مصلوب می نمودند و طلب مقصود از هر کسی بر گز
 طاعت مومس بیزادگی بر خود روانید گشتند و از هر خرمی خوش اند میفرمودند درین زمان از جناب قدرت
 حضرت خوش الاظم قدس سره مدام فیض روحی محمد و معاون بوده است و براسطه فیوضات باطنی

در چهار جلد بر مانی است

در چهار حجت آسود

انانجام حاصل میشد و برین عرصه از ترجمت طالبان و رهنمائی کرمان حاجان کالپی قدس الله سر راهم گوش
 حق نبیوش بیکر سیدم خرم انجانموده بخدمت قبله آفاق نادى عشاق حضرت کشیده فضل الله صاحب السلسله
 رو در رو نمودند آن قدوة زمان مقدم ایشان را اگر امی داشته فرمود که ذات شهادت بهم امور صوری معنی
 بر معنی است و سلوک شما با استوار سید مرضی شوید و بجان خود قیام دارید حاجت تعلیم و تعلمت بیکر
 لغذات این سبب کلاز معطلات این راه بودند عنایت فرموده اجازت سلسله خلفه در راه خویش و در
 و سه پسر و عواید و ماریه محسنه خلافت با دیگر اعمال تفریش فرموده زیاده از دور و حکم استقامت نفرمود
 و از غایت عنایت بر زبان راند که جامی که ذات بابر کات شما استقامت داشته طالبان انجان آمدن
 باین صوب حاجت نیست و الا انجام خص شده در راه پره و شریف آوردند و سنی سال از مقام خود حرکت لغت
 الابدیت بارشاد سالکان بر داشتند و بیکر سلسله حاجان کالپی را جاری ساختند و با پسران واقرا و در راه
 قدیم سلسله قدیم آبا و اجداد خود نیز مرحمت میشد احوال فکر و مشغل و معاللات ریاضات و مشاغل
 توانا شربت و عملیات و خرق عادات و تصرفات و ذکر اسرار و نکات از تصنیفات و حال ظاهر یا پنهان
 انجانید کتاب کاشف الاستار مفصل مرقوم است تولد انجناب به بست و ششم جمادی الثانی سنه بیست و
 واقع شد و بعد عمر هفتاد و یک سال و چند ماه در شب دهم محرم الحرام قریب صبح سنه اثنین و اربعین و ماه
 و الفیفر و دس اعلی شتافت و فرزند شریف با کبند عالی و دیگر عمارت سنگین اولاد انجناب در راه پره ساخته
 را تم زیارت فرزند انجناب شرف شده است ذکر شاه آل محمد قدس سره ابن شاه بیکت الله
 پدید بر گوار صاحب کاشف الاستار تولد ایشان در یکرام در شهر دهم رمضان سنه یک هزار و یکصد و یازده
 یافت چنانچه پدر ایشان بلفظ ظهور تاریخ تولد ایشان یافته اند و چنانچه سبب خاتم ایشان است صریح
 ظهور آل محمد بیکت الله صاحب البرکات را با ایشان عنایتی خاص معنی واقف بود تمام عمر زیاده
 فیض بایه والد بزرگوار فیضها بوده بچگونه رواد و اجدادی ایشان نبود چنانچه گاهی در نماز جماعت در مسجد
 اتفاق میشد آنحضرت میفرمودند که امر و در حلاوت نماز نیا فتم انجناب نیز بکدی معروف بودند که بالاتر
 از ایشان است هر ده سال بر ریاضات تن و داده اند از جمله سال کامل در احتفان خلوة گنویین بوده

حضرت زین العابدین
 علیه السلام
 در راه پره

شش و چهار سال میشد که در نجات استقامت میداد و سال فقیر شصت و هفت کشید و نظر لطیفه غیبی میبندد
 و اکثر این رباعی میخواند رباعی گر گوهر حاجتی نسفتم هرگز بی در و گردگنه ز رخ شمرتم هرگز بی نوید نسیم
 در آستانِ محبت بی تزییرا که یکی را دو انگشتم هرگز بی عمری بحسرت گذرانیده ام و جای بحیرت و بیانت
 ام نه قلموسی از دوکان بیخا در گره نه پیشیزی ز یک کفت جواز خرم را ایگان حاصل نه تقیری با وجود
 این باغلاس همانیان و طلب زمان میگویند و عالیمان نوشت ارشاد و میخوانند من هم با این زهره غلام و خواهر
 و برسانته ام و ماتم خود داشته ام ای دل تو کجا میروی و کدام راه می پویی سه توی سوراخ دنیا
 وین و دیگر چی بخواهی بی دو عالم گم و در سبزی همان حاصل کنی خود را بی تو میدی شکایت میکنی چشم
 از کمیداری بی کرمی هم مقرر کن اگر سایل کنی خود را بی استغفر الله لاجل و لا قوة الا بالله این فقیر
 استغفر خدا و نخستین لقب با حق صاحب سببی بسید الله احمد دیگر معروف بستی صاحب سببی بسید الله جانش
 سوم شهبه سببی صاحب سببی بسید الله تعالی حق تعالی در عمر ایشان بركت دهد و به راز خویش شک
 سازد بحق محمد و آله و اولاد آنکه میرسد محمد مغربی که از اجلاس اوقات بلگرام و با فقراند در وقت باراجه آنجا
 سری تمام که کافر متعصب بود در بلگرام متوطن گردیدند در سنه اربع و عشر و ستاد بدستوری سلطنت
 شمس الدین القشغزینان اسلام را بر ابا قاربت عیال و سپاه بقتل رسانید تاریخ این فتح خداوند
 است و بعد سی و یک سال سید موصوف در چهاردهم شعبان سنه خمس و اربع و پنجاه و پنج بمقام قضا
 فرامیدان مرج البحرین فضایل سوری و معنوی در برخواه قطب الدین بختیار کاکی اوشی بودند
 حضرت شاه حمزه و وصیت نامه نذر ایام و مال پیش از ششماه نوشته در قلعه ان مخفی داشته بودند
 و آن انیت و وصیت نامه بالا بلند عشوهری سردناز من بی کوتاه کرد قصب عمر در این
 معلوم بندهای خدا سلمه الله باد که فقیر را سفر آخرت در پیش آمد آنچه حضرت جدی قدس سره آنرا فرمود
 چهار نوع ارقام فرموده اند آنچه را بسند است حتی الوسع در آن سعی باشند و بانام اوستی باشند
 و این جایب اجازت خلافت سلاسل ختمه مقرر دانند و او یکم و با سما اربعین و بشنوع و عا یکمانه
 و سور قرآنی و دیگر ادعیه و از کار و اشغال بمشافهه و غیر مشافهه مجاز و ما ذون بوده اند و هستند

و وقتی نشان شد رعیت خواهر از دست اید لازم داند و دست طمع استیمن تمامت پند و بلاه گفتا نماید که
 انقدر و راست شیخ المخطرات نیز گفته اند و کتب سلف و حقایق و او را در مشغول باشند و کمر سعی و در طریقه انقیاد
 ازل و جان استوار بر بندند و مشیون کمر بر افغان صین در امور و دنیوی لازم شناسند از آن روید گل و عام
 اندین باغ : که هم علوئس در باغ است و هم زراغ : اگر بنی بر روی مزن دم : که هم المیس با بیم
 آدم : دنیا گذشتی و گذارشتنی است لهذا با هر کس بر داشتنی است و اگر کسی از اهل او تعالی نظر او
 آید دست شما و امن او لیکن درین زمان المیت این امر مفقود و جنبیت موجود و بجزب زبانی و شیرین
 سانی کسی فرقیه نشوند که این مایه در هر وقت اغرض من الکبیرت لاهم بوده اند و فاجتوسالیان هرگز بتکلف
 نگنند بلکه نه نمایند که حکم چنین است بعد بست سال بوشن خواهد شد مالا مسداصل در حل و کاری ازین ابرهم پیشتر
 پس ازین و عامای بی بیگانه و خویش فقط گویند بعد بست سال ماگیر ایشان در ضبط انگیزان آمد بعد او فضل
 این و گذارشت گردید متمم و دیگر مگو بصحت حافظ کرده نیافت : که گم گشته که با ده تلخش با گفت
مغزل وقت آن آمد که غم لامکان بر پاکنم : این جهان و آنجهان را در هم و شید کنم : وقت آن
 که از بیاران تن بپوشم : غم سوئی درستان عالم باکنم : نغمه و غمائی در سیر لگی نمود : با رفیقان مالا انگ
 آن صحرانم : نقطه آخر باول می رسانم ای فلان : دوره قوسین را قرب با آذونی کنم : بعد همی را
 القرب و سوسه سازم بهم : این خیالات تو هم را بخود رسواکنم : نفس در اثبات و اثباتت در نفی کنی
 الا و الا را بهم آریم مالاکنم : رخش خود از الا و الا بر جانم این زمان : نران طرف بیدار مکان خیمه
 بر پاکنم : صورتی انبیه لای نفس آرم هر ون : طایر تله نشین را ماده عقناکنم : بجز داتا با خدای
 خویش گروم بهستان : بجز و آشوا از خدا با خدا کنم : سازتن را بشکم و این پر خانی جان در مرغ
 با صد نای هویت طغظه در ناکنم : حمزه قطع بوصل جان کنم یعنی نما : دوره نامرکز الهی را بنماکنم :
انتهی در چهار دم محرم سنه یکم از یکصد و نود و هشت بر همت حق بیست و کر اچی صاحب
 اسم شریف سبیل احمد بدو سجاده نشین بدو گوگرد حضرت شاه حمزه بود و شیخ المشایخ وقت
 خود شیخ آن زمان آوازه بزرگی و شیخت ایشان شنیده بخدمت ایشان می آمدند چنانچه

مشایخ زمانه
 مشایخ زمانه

حضرت شیخ غلام حسین صاحب دوه اخوند قیصر صاحب قس السلسله را چون بلازمت ایشان سینه بعد دریافت
 عرض بعد احوال تعظیم و تکریم ایشان بر خود لازم دانست در فیض صحبت خود در آوردند و تعلیم اسما را بعین
 و عا یمانی و دیگر اعمال و اشغال و ذکر و فکر نموده در پنج طریقه تادریه و حقیقیه تعلیم و سهپور دید و در انقضیه
 ابو العالی که از مشایخ خود رسیده بود مجاز و ماذون ساختند فرمودند که صاحب بیاد ده ایشان فرستاده
 حضرت فوٹ التقلین اند و پسند خاطر ایشان را ملحوظ میداشتند الغرض بر کمال بزرگی و اخلاق ایشان و تعظیم
 و تواضع فقرا و علماء و مسافران اتفاق است گویند پدر بزرگوار ایشان در حیات خود بر باضات و مجاهدات
 و شب بخیری و بر خواندن نماز معکوس ایشان را کوشش بلوغ میفرمودند و هر روز دریافت آن می نمودند اگر
 در قدر و شغل و ذکر و میداری شب از پسر ثانی خود در ایشان زیادتی می یافتند بفرموده خود طعام میفرستادند
 والا ایشان از این شفقت معزز و ممتاز میفرمودند و میگویند ایشان تا دوازده سال خود را در جای کوه
 نماز معکوس خوانده بودند و در پای مبارک ایشان نشان رس نمودار بود و وصیت نامه ایشان
 بندهای خدا سلم الله تعالی آنچه حضرت ابوی رحمة الله در وصیت نامه فرمودند این بران موافقت زاید
 و طریقه بصیبت بجز خاندان خود چو از پدر و چو از برادر و چو از خلفا، خاندان خود از جانی دیگر نکنند چو اگر کسک
 صحیح است سه بائی عمرا چه حاجت سر و صندوق است بی شمشاد خانه بر در باز که کمتر است بی فایده
 و استفاده را مضایقه نیست مع متاع نیک از هر دو کان که باشد بی در آداب سجد و خانقاه و
 در گاه بگویند و از باب است ملحوظ و از نا باب است محفوظ دارند که عمده کار شریعت است سه خلافت
 به سبب کسی ره گزینند بی که هرگز بمنزل نخواهد رسید بی در خدمت صادر و در تعظیم و تکریم و تکریم
 و فقر و علماء و فضلاء بگویند و آنچه از دست ایشان آید طلب یابن بر حرمت تمام متواضع شوند
 اگر ازین معنی از ایشان کسی راضی نخواهد شد موافق بر ایشان نیست و علم و عمل و پیش دارند کار نیست و کسب
 زباده این دو عالم به بیگانه و خویش و کار ازین بهم در پیش اسلام و فاطمه سالیانه بد تکلف نکنند بگویند
 کار شربت با بر یک نان جوین بکنند خدمت دارد صادر بصدق دل کنند من خدمت قدم و بر بند
 خفیه قایل باشند در رسم تقربت از سه روز زیاده ننمایند و روشنی و چراغان بعین آن از هر چه که این

عامی تکلف رواند و در تکلف و در شرح روانیت در بقدم بیع الاول سنه یکبار و دو صد و شصت و پنج
 بر حمت حق پیکسند و در قصبه ما بره فریب ابی خود و فون گشته و بیع پس در هفت نکل گشته
 و ذکر ستمه لیا صاحب اسم شریفی کمال برکات مرید و ما ذون از پدر خود شاه حمزه و از برادر کلاه
 خود سید آل احمد بودند بعد انتقال برادر موصوف میر سید ارشاد ایشان گشته و بر تقوی طهارت و بر
 طریقه آبا و اجداد خود مشهور و معروف بودند و رو پیر از دست نمی گرفتند و مس نمی کردند و اگر ناگاه
 اتفاق مس آن افتادی دست را همیشه میدیدند حافظ نصیر الدین بطلب خدا قصد قدم بوسی ایشان
 کرد چون قریب ما بره رسید راه گم کرد و پیچ بعضی را دیده راه پرسید آن پیر این را تا بدروازه ایشان رساند
 گم شد چون بلازمت ایشان مشرف شد دید که آن پیر به بر ایشان هستند و ایشان بودند بعد از پیر
 باطن ایشان فرمودند لطیف گو یاری بر و در آنجا باش حافظ صاحب کور هم در آنجا جان داد و قدم
 بیرون نهاد و ایشان حضرت در علم ظاهر و باطن نفسی و دافر و حقی کامل میداشتند و رست بقدم حضرت
 سنه یکبار و دو صد و پنجاه یک انتقال کردند و در حاطه روضه جدا مج خود و فون گشته سید کمال
 ولد ایشان مرید هم بزرگوار خود سید آل احمد هستند تا حال میر سید آبا و اجداد خود گشته اند و در طریقه
 سلف خود جاگ میزند عالم اند و سنه حدیث شریف از ملو شاه عبدالعزیز گرفتند و در خانه
 جمیده و صفات سنجیده نظیری ندارند و قی بزبانت بزرگان ما بره رفت بودم چون در خانقاه
 صاحب البرکات رسیدیم شمی را دیدم که آثار بزرگی و سیخت از سیما ایشان سپید است تسلیم نموده
 گشتم بعد دریافت حال بنده در یک حجره آن خانقاه جای دادند و کمال شفقت بزرگان و ذکر کمانه
 سرفراز فرمودند سلمه تعالی بسید صاحب عالم از اولاد صاحب البرکات که بخورد و سرکار نام دارند
 شیخ کریم النفس و با برکت و صاحب خود و ذکر هستند چون در خانقاه تشریف آوردند بمکات
 خود بنده راه مغز و ممتاز فرمودند بعد دریافت احوال بسیار شفقت و مهربانی مبذول فرمودند
 و حسب معمول خود نام نشان بنده در دفتر خود نوشتند سلمه تعالی بعد تحریر نهاد و دو م محرم
 سنه یکبار و دو صد و هشتاد و هشت بجوار حمت حق پیوست و ذکر میر سید دست محمد

در سنه یکبار و دو صد و شصت و پنج
 در سنه یکبار و دو صد و پنجاه یک

در سنه یکبار و دو صد و هشتاد و هشت

ایشان از خلافت ستر شدند و عمده خلفا و حضرت امیر ابو العلاء قدس سره را با خود حضرت امیر را بر چو نمیا
 زرد و عاقبت آنها را در نوایب معین الحق والبرین چشمی قدس سره رسیده بود با کل ایشان از عنایت فرموده
 بایرانات و ولایت و ایشار بقونین نمودند نقلت وطن اصل ایشان بر آن بود است تحصیل علوم ظاهر
 در دلی کردند بعد فراغ علم بطلب خدا در ملک نکال تشریف بزمه در خدمت مشایخ آن دیار حاضر می یافتند
 چونکه استاد ایشان عالی بود پی مقصود خود دنیا قند بعد تلاش بسیار از شخصی تشریف حضرت امیر شنیده
 قصد ابر آباد کردند چون مشهر کالی در میان راه آمدانجا یک کوزه مصری برای نذر حضرت امیر خرید
 نمودند و در مشهر ابر آباد رسیده بخدمت حضرت امیر حاضر شدند در آنوقت حضرت امیر از نماز ظهر
 فراغت یافته در محسن مسجد ایاران نشست بودند ایشان تسلیم بجا آورده آن کوزه مصری پیش
 نظر گذاریند حضرت امیر نام ایشان پرسیده فرمودند نزد فقیر بیکار آمده اید ایشان عرض کردند
 نام قاکار دوست محمد است و مشهره نیز می گویم حضرت شنیده از ملک نکال بطلب خدا حاضر
 امیرم حضرت امیر تبسم نموده و قدر مصری از آن خورده و باقی تقسیم کرده فرمودند که ایشان در پنج
 شیرین کردن ملازم است که من هم چون ایشان از شیرین کنم پس ایشان را توجعینی دادند و از اباده وحدت
 مست و صد هوش کردند چون ایشان بهوش آمدند نماز عصر و مغرب و صوا او کردند و چون آن بیعت کردند
 حضرت امیر خرقه و خلافت و شجره طریقت و طاکر ده فرمودند در مشهر بر آن پوز برید و طلا بخرارده
 نمایند ایشان عرض کردند حضرت از قدم لوسی خود جلد جدا نمایند چون اجازت اقامت یافتند در یک
 سال بخدمت حضرت امیر از نعلین بر داری و پاری کوبی و مگس بالی فیضها انداخته و بطرف بر آن پوز حضرت
 گرفت در ملک و کهن فیض باطن جاری کردند و مشهور معروف در آن ملک گردیدند و میم کبابی و ذرفاق
 مرشد خود گفتند در سبت ششم جمادی الثانی روز جمعه سیزدهم روز بخدمت حق پیوستند و شرفیست سال
 چهار و نود رسیده بود و نماز شریف در او رنگ اباد در تکیه مسافر شاه یا محمود شاه واقع است این برود
 از خلفا ایشان بودند و مسند نشین انجا ذکر شاه محمد فرما و خلیفه سوم رسیده و دست محمد
 قدس سره را بر پا بودند مولد ایشان مشهر دلی است و الد ایشان یکی از امرای بادرشاهی و مصوبه

ابو العلاء

سیرمان پر بودند گاهی گاهی معجزند محمد فرما و بخدمت حضرت سید جعفر می بودند در آن زمان عمر حضرت شاه گزیده
 دوازده یا سیزده ساله بود چون رابطه محبت در دل ایشان جای گرفت سوائی هم بر ای پد خود بخدمت حضرت
 سید جعفر آمدند و فیض محبت می پر بودند چون از خیال پدر ایشان واقف گردید با حضرت سید عرض کردند که من
 بجز این فرزند دیگری ندارم و ایشان از آمدن اینها از کار دنیا میکارند خواه کردید حضرت سید فرمودند که شما
 بر دو ایشان مانع آیم تا در دنیا نیاید چون منع کردند بر عشق که در توده سینه ایشان فروزگشته بود و بیرون
 نیامد چون پدر ایشان باز بار دیگر عرض مذکور کرد کردند حضرت سید فرمودند شما اینها سید که در حضور نگاهدارید
 دست بسته ایستاده گرد و وضو اینها که با دستانه بحضور ایشان ایستاده باشد آخر کار پدر ایشان را اجازت
 داد و منع نکرد بعد چند می ایشان در حلقه ارادت حضرت سید درآمدند و بیعت کردند و خرقه و خلافت
 یافتند و تاجات شیخ خود آستانه شیخ را نگذاشتند و شیخ و رب انتقال خود ایشان را وصیت فرمودند
 که بعد ما در شهر و ملی باش و طلاب خدا را تعلیم نمای چون ایشان بعد انتقال شیخ خود در دلی تشریف آوردند
 انس و جن شهره فیض عالم ایشان بشنیده و دیده آمدند و مرید شدند و فیض نسبت عالی ابو العلاء
 فرموده و پیردانشند و ایشان در آخر عمر کمال کثرت استتراق تریه از تکلیفات عالم تشبیه با کمال بر ایشان
 در چنان محبت غلبه نموده بود که خود را بر سندی مستند میدان می پرسیدند حضرت چو می جویند میفرمودند
 فرما و کجارت کنیز دینجا بود و چون حاجت بشریت فراموش میکردند مهربان با او میدادند تا بعد از فوت
 از تو به می ایشان مردمان بخود می افتادند و از فیض محبت و تربیت ایشان بمقام معرفت می رسیدند
 در سبب تخم جمادی الشافعی سندی یکبار و یکصد و شصت و شش و شصت یافتند فرار شریف بشهر دلی در منزل بود که
 واقع است و از اعظم و عمده خلفا و ایشان یکی مولانا برهان الدین خدا ناما بودند و دیگر مرید سید لاک اعظم
 و اکمل خلیفه ایشان حضرت شاه محمد منعم قدس الله علیه بودند و خلیفه اعظم و مرشد زاده حضرت مولانا
 برهان الدین خدا ناما حضرت شاه رکن الدین عشق بودند و ایشان نیز از حضرت شاه منعم هم اجازت
 و خلافت بودند و خلیفه حضرت شاه رکن الدین عشق حضرت سید خواجرا شاه ابو البرکات بودند و خلیفه
 حضرت شاه محمد منعم حضرت شاه حسن علی بودند و خلیفه حضرت شاه حسن علی حضرت حکیم شاه فرست

ابوالفضل

حضرت کریم پکی بودند و حضرت شاه قمر الدین حسین عظیم آبادی خلیفه اعظم حضرت سید خواجہ شاہ ابوالفضل
 بودند و نیز از حضرت شاه فرحت اللہ خرقہ و خلافت یافتند و مولد و موطن و مدفن ایشان عظیم آباد و کرم
حاجی سید عطا حسین عظیم آبادی ایشان مرید و خلیفہ و خواہر زاده شاه قمر الدین حسین بودند صاحب
 ذوق و شوق و اہل وجد و حال بودند و در غلبہ شورش مشق و محبت حرمین شریفین تو کرمی انگہ زبان ترک گفتہ
 بہر برکات انتقام شریفین غایب گردیدند و وقتی بہ تہرا و از عمر جوانی و آغاز بیری بجهت دوستی مشفق خلیفہ
 خوش خوئی اتفاق اقامت لکھ آباد افتادہ بود در آن زمان حاجی صاحب کجماز در آنجا شریفین شریفان
 بودند شنیدیم کہ در ویشی ابوالفضل از سفر حج و ریز شہرہ رونق افزودند و دیدار و ہر مکان مکالم اخلاق
 مجمع حسنات منشی غلام غوث صاحب کج حسیب و محبت بانو قہر و فضلا میدادند و فرکوش اناناد لکھ آباد
 فیض آیات حضرت امیر ابوالفضل قدس السیر و محبتی دارم ملازمت ایشان رقم چون رسم ملاقات نمایان
 کردید چنان شفاق و اخلاق مبدول فرمودند کہ ہر روز بخدمت ایشان میرسیدیم تا آنکہ الفقی و تعلق فرمود
 ہر روز گردید روزی فرمودند کہ ہر چہ نزد تو از طریقہ حسیبہ صابرینہ پیروی باشد ما را ہدیہ و آنچه کہ نزد ما نظر
 ابوالفضلای موجود است بگیر کی گفتہ جناب ہر چہ عنایت فرمایند و تعلیم نمایند ما قبول است لیکن من لیاقت
 تعلیم و تعلم آن ندارم العزیز در ہفتیم حمادی الثانی سنہ یکہار و دو صد و شصت و ستہ از ما و افکار اسرار
 در اقبابت طریقہ عالیہ ابوالفضلایہ اجازت و دلائل الخیرات و ترکیب توجہ دادن ہر چہ ہر طرف و شناخت کیفیت
 نسبت ہر چہ ہر طرف و شناختن ما وہ جنبی و سلوکی طالب معشورہ و اجازت نامہ نوشته دادند و ہمہ انہ
 چنانچہ مجبوراً آن رسالہ البیت اجازت نامہ خادم الفقرا عبد الرزاق الرشید عطا حسین غازی ابن سید سلطان
 محمد بن سید شاہ غلام حسین بنوی ابو الفضلای المنعمی مدرس السراہ مظہر البیان است اضی الطریقیت مایلف
 ملان مراد آبادی زاد الہ عرفان ازین بقیہ صحت احوال الفاظ و عبارات و اسناد و غرب دلائل الخیرات
 و خاک راہ شیخ السید محمد ابن سید عبد الرحمن شریفین الحسنی الملقب صاحب لیل الخیرات مغربی القلابی مقیم
 مال مدنیہ المنورہ فی روفتہ رسول البصالی الدعلیہ وسلم احمد آل مولف دلائل الخیرات ایشان از شیخ
 السید محمد ابن احمد الدعزی الشریف الحسنی ایشان از شیخ ابوالفضل الاعظمی ایشان از محمد بن ابوالفضل

این پنج ایشان از شیخ سید محمد المصطفی ایشان از سید عبدالقادر الفاسی ایشان از سید محمد بن ابی العباس
 و همگی ایشان از سلالی ایشان از سید عبدالعزیز تابع ایشان از مؤلف سید محمد بن سلیمان الخزرجی و بعضی
 الحسنی مغربی صحیح بودند و بجایز حصول کردند فقیر نیزه فلان محدود را اجازت داد و ایضا برادر طریقت فلان
 را از ابا باری بعد تعلیم ذکر و مشغول و مراقبه از تغییر سلسله قطبی پشتی ابو العلامه الشافعی القسریه حاصل کردند الحال از آن
 نازون گردانیدند و آنچه از فرزندانشان رسیده است بدین مأمور کرد و هر کس یک بار اودت صادق برای
 حصول این طریق عالی طالب این سلسله تعلیم نمایند بشرط معتقدال سنه و الجماعه و مشغول
 با و اهل و نفوز مناسبات و تدارک غذای ماهی باشند و در صیوم شب دو گانه صلوة العشق معمول دارند
 هر جا به مستقیم و از شدت عاقبت بجز گردانیدند از آن بطن اصلی خود عظیم ابادت شریف بردند تا حال احوال حیات
 موات ایشان معلوم نیست و ذکر آن سید السوات منبع حسنات حضرت میا نصیب
 شاه محمد حسین رحمت الهیه علیه اسم شریف شاه غلام حسین بود لیکن میا نصیب ششده خود
 را محمد حسین می نوشتند مرید و خلیفه حضرت شیخ عبدالکریم عرف او خوند فقیر و صاحب جی بود و در عالم بود
 بعلم شریعت و طریقت و اهل تقوی و دوع و صاحب صبر توکل پر در اتم ارادت ایشان میداشتند میان حضرت
 ظهور الحسنی فاروقی که یکی از بزرگان این شهر و مرید میا نصیب بودند که اکت خان صاحب علی محمد خان همی
 فاروقی که از روسای این شهر و مرید میا نصیب بودند سال در احوال میا نصیب حضرت اندران منسوب
 که محمد شرف علی صاحب و الد سیدی و مرشدی از سادات صحیح النسب شهر تبریز اند حضرت سیدی و مرشد
 میفرمودند و الد این فقیر در اوایل حال مجذوب بودند و از باعث بعضی وجوه وطن خود گذارند شاه جهان آباد
 مستوطن شدند و تولد فقیر هم در آن شهر اتفاق افتاد هر گاه که قریب هر چهارده سالگی رسیدم همراه والد خود روان
 شده بعد طی منازل و در سوئل بلبل رسیدم شاه قطب الدین خلیفه محمد زبیر بن محمد نقشبند که یکی از مقبول
 اهل سلک آن خطره بودند بخدمت ایشان حاضر شدم و الد این فقیر از ایشان بیعت کردند حسب اتفاق شاه جهان
 یک روز از راه کمال فکانش بطرف من متوجه شده فرمودند که شما هم یکی از مقبولان در گاه اهل خودیدند جهان
 دوست این فقیر را نیز دریافت کردید که دعای ایشان در حق من با جابت انجامید و در اوایل حال از والد خود علم

تبریز

نماز برداشت و نجابت و اشتغال باطن حاصل نمودم بعد از آن حضرت خواجه قطب الدین نجف را پیش
 مشرف گشته استقامت در زیرم عبده همراه والد خود و از شهر جریث یغ شده و حجه که مقابل مزار مبارک
 سلطان هند حضرت خواجو معین الحق و العین بود در پیشش سال اقامت گزیدم هم در آنجا والدین فقیر ازین
 عالم رخت سفر بر بستن بدان شهر بدون گشتن بعد بذات والد موم بر خاطر این فقیر نهایت رنج و الم طاری
 شد از آن گوید در سن یک هزار و دویست و پنجاه از طرف نونک روان اجیر شریف گشتم در میان راه با یکی از خواوانان کلاه
 خدمت علی نام ملاقی شدم از وطن ناک سار بر سید گفت مراد ابا و گفت شاه علام حسین بامیدانی گفتیم پسر آنحضرت
 ام گفت من شاگردم کیار در آن شهر ملاقاتشان نمودم شدم نماز عشاء آمدند چون باجر شریف رسیدم و بشرف
 زیارت خواجو بزرگ قدس سره مشرف شدم هر سیدم از میان خدمت علی مذکور کرد و اینجا حجه بود اقامت آنحضرت
 گفت تا حال موجود است و بنده را همراه خود گرفته از زیارت حجه شریف مشرف گردانید دیدم که بچه بردوان
 مشرف روی مسجد کبری بجانب جنوب است و مقابل آن روضه شریف سلطان هند خواجو معین الحق و الدین
 که آستانه ایست مسجد کجا مشرف واقع است پس از آن با و یا مسجدی که آن فقط بیست و سه است نشان داده و فرمود
 آن روضه شریف بجانب جنوب مایل گوشه جنوب واقع است گفت که آنحضرت در اینجا شمسند باز آمدیم مطلب
 قول که کوشی برویت حضرت خواجو بزرگ مشرف شده بلاء اسطرا انجذاب سعادت بیعت حصول یافت
 بعد بیداری عجایب تاثیر خود یافتن از آن روز به حال این فقیر حضرت خواجو بزرگ نهایت نظر الطاف سید شده
 بنیاد بر منوی زیارت شریف مریض و قریب مرگ رسیده بود پدرم در پیش این فقیر ادر مکان خود طلبیده
 در خواست شفای پسر خود نمودن فقیر متوجه خارج صاحب شده و سلب مرض مریض کرد و حال شفای
 هنگام استقامت آنجا اکثر طریق اشتغال و اعمال و طلسمات و الد خود و دیگر در ایشان انداخته و بعد چند وقت
 حضرت خواجو بزرگ سبب ایوب و بار رخت سفر بر بستم و تمی که در شام بجهان بودم بنام شاه نمودم نامی در پیش
 که در حضرت شیخ عبد الکریم بود فروکش شدم در و پیش موصوف کالات حضرت شیخ بر زبان خود آوردند
 با استماع آن نهایت زاری ملازمت شیخ گزیدم بعد چند روز بشهر ایپور رسیدم بجز حقه حافظ عبد الرحمن
 که در حضرت شیخ بود و استقامت کردم روزی همراه حافظ صاحب شرف اندوز ملازمت حضرت شیخ

به اندام از راه کمال نوازش بجا فاضل صاحب فرمودند که این درویش را در حجه و توحه و بعد از این فقیر هر روز
 در خدمت شیخ حاضر میشد روزی در وقت تنهایی کلمات چند بطریق تلقین ارشاد فرمودند همان وقت
 از توحه آنجناب ذکر کلمه لا اله الا الله از قلب من جاری شد و در صحبت اول مرتبه نانی اشخ تعلق به چهره
 خویش کشید و بعد چندی ارشاد شد که بعد نماز عصر در وقت مراقبه حاضر شده باشند پس بعد از آن شیخ
 در وقت مراقبه حاضر می آمد هم بمقتل آنجناب است ستم بعد ارشد که وقت شب کتاب حدیث شریف
 ازین فقیر مطالعه میکرد و باشند چنانچه بوجب شاد بجا آوردم و در حضور آن جناب تاثیر بر خود
 می یافتم شبی حضرت شیخ در وقت تنهایی متوجه بطرف این فقیر شدند و فرمودند که اگر اشغال
 با حق چشیتیه و قافیه نوشت بندید که از پیران ما بما رسیده اند و عرصه قلیل بشما خواهد فرست
 چنانچه در عرصه دو سال ایفای و عده فرمودند روزی برای آنوقت شغلی که از آن کشت است
 حین حاصل میشد تعلیم فرمودند عرصه که در کم سن طالب خدا هستم ازین شغلی گایسته داریم
 از بسماع این کلام نهایت رهنی شده پس مطالعه کتاب ارشاد اهل البین که در آن اشغالهاست
 بسیار مندرج اند اجازت دادند روزی بخدمت حضرت شیخ در مراقبه بودم که آنجناب
 یکایک سراز مراقبه برداشته فرمودند اجازت دعای سیفی میدهم و درین امر اشاره آنجناب
 پیران چشت می یابم عرض کردم که عرض و ملائذ که کسی شغل باطن ارشاد فرمایند از راه کمال
 سر در مخاطب شده فرمودند که من فقیرم خود را بتو دادم و در حق من و عاف نمود
 بعد یک روز طریق یک شغل بیان نمود و ارشاد کرد که بر حسین منصور علاج در حیل
 سال از استعمال این شغل حال فلبه کرد و بر شما و در دوازده سال فلبه خواهد نمود و سگر
 درین امر خفا ضرور است و در هشتم مفیده بسیار و نیز درین راه علم ظاهری
 لازم است روزی حضرت شیخ طریق نوشتن یک نقش تعلیم نمودند که حامل این نقش بروست
 جناب رسالت صلی الله علیه و سلم مشرف میشد و بعضی یاران خود را نوشته داد و آنها در حالت
 تزخ بر تو مبارک مشرف شدند بعد از آنکه در آنکه سبق کسب پس از آن من میداده باشند بوجب فرمود

بعمل می آورد و آنحضرت از توجه باطن بمن استفاده میرسایند و اکثر اوقات بر زبان
 من آید و آنکه اراده من بطرف ولایت است شما هم همراه این فقیر خواهید رفت بعد چند
 روز ازین دار فانی شریف فرمائی دل الهی باشد آن زمان منبیدم که مرا ازین سفر خبر دهی
 اوقات خود بود این فقیر بعد چندی در شهر اردو بهر رفته بز شاه عبدالعادی صاحب چهل روز
 استقامت کرد پسته در شهر مرا و آبا و آباء در مقام بغیا فروکش کردیدم مولف سال
 حضرت ظهور محسن محمد العبدینو کاتب اکوف در مقام بغیا سعادت قدمی موسی مشرف گشت
 چون نظر بر جمال باکمال آنحضرت افتاد عجب حالتی رو سے داد که در تحریر نیاید و کاش
 اوقات بیخودت حاضر میشدم روزی کلمات چند بطریق تلقین ارشاد فرمودند بعد چندی
 استخاره بر موجب فرموده آنحضرت کردم که چند صوفیان بطریق حلقه ذکر هر میگویند من
 مستقل آن هستم و ام شخصی دست رهنمون گرفته در حلقه بر و ناگاه دیدم که آنحضرت
 در آن مشرفیت دارند و میفرمایند که دست گیرنده شما حضرت شیخ عبدالکریم اند که شما را در راه
 خود جا و اندوخت صبح بخیرت آنحضرت حاضر شدم تمسک کرد پس ازان حالات شرب من کردم
 پس انان وقت محبت آنحضرت تلبیک کرد بعد چند روز انفاط تعلیم ارشاد فرمودند کلام اول همین بود
 که اتباع شرع شریف در ظاهر و باطن بقدر استطاعت خود سجا از ذکر بیجا ترک آن نشود و از
 هر دست در که در اتباع شریف نعل راه خواهد یافت همانقدر از مرتبه طریقت در خواست و بر حسب
 آیه کریمه **لَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ فَيَنقُصَ مِنكُم مَّا كسَبْتُمْ لَكُمْ** الله بگویم سینه خود را و حسد و کینه و حسی دنیا
 و جاه پاک کشید شب و روز از یاد خدا غافل نشوید سگرم قوی و دیانت و علم تو منبع و کرامت بر خیزد
 دوستی مقبولان الهی بر خود لازم گیرید چهارم ذکر پاس نفاس پنجم ذکر غنی و اشبات ششم سبل
 معنی که بهتم بتفصیل کلمه دهمی آن چنانچه اظهار در شریعت نماز و حیره فرض است و در طریقت نزد
 صوفیان خود را فانی کردن فرض همین است رستم گوید والد بزرگوار میفرمودند چنانچه خلق عظیم
 با مریدان خود میفرمودند که کسی با کسی برافتنش خود و تجلیت نداند و میفرمودند همان این دوستی

است که نزد ما می آیند و هم والد میفرمودند اگر کاهنی تخته تعلیم نبردیم میفرمودند چه جز ما نگویند
 کمزور و آید که تخته تعلیم بنیاد و راه آید و هم والد میفرمودند سبب سخن جن خلق و کلام شیرین
 ما را لائق صحبت کسی نگذاشتند والد بزرگوار وقت ذکر حضرت ایشان چشم بر آب میزدند
 و فات و می حضرت ششم ربیع الثانی در سن هزار و دویست و هشت واقع شد و در محله
 بنیاد منحللات مراد آباد دفن گشت **فخر حضرت شاه عبدالعظیم شاه غلام علی**
رحمہ اللہ علیہ صاحبزاده مولوی عبدالغنی فرزند ثانی شاه ابوسعید رساله در ذکر
 حضرت شاه غلام علی و پدر و برادر و خودتالیبت نمود و فایده جمیع علم علیهم در آن مینویسد که ارشاد
 حضرت ایشان در عین حیات خود یکدیگر شده که شاید در شاخ سابق در بعض افراد اگر شده
 باشد بر بعد نمی نماید از قصاصی روز و شام تا یکدیگر همین فارم شرق تا مغرب فلغائی حضرت ایشان
 و رعیت حیات منتشر شده اند آری مشک الشنت که خود بوییدند آنکه عطار گوید ولادت شریعت
 حضرت ایشان در سن هزار و یکصد و پنجاه و هشت در قصبه بنیالک ضلع پنجاب بطبره آمد تاریخ ولادت
 شریفش از مطهر جو بر می آید نسب شریف به حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ الکریم والد شریف شاه
 عبدالمطیعت مروی قرمان و مجاهد بوده اند که علیها جوش داده میخوردند و در حجر انقشہ فکر حضرت
 می نمودند پیر ایشان شاه ناصر الدین قادیانی بودند فرزند پیر ایشان و نیز فرزند ایشان جناب شیخ
 عقب عبید گاه محمد شاهی در حضرت و علی واقع بست از نسبت چیشینه و غلایه نیز منتهی نگذاشتند
 چه بل روز کامل خواب نکردند و شب نیک میخوردند و نیت زوره هم برای رحمت نفس نیکو و قابل
 ولادت آنحضرت حضرت اسد اللہ الغالب اسحاقی دیدند فرمودند ما نام پس خود را بنام من عهد بعد
 تو را پیر ایشان نام نهادند چون حضرت ایشان بسن تیز رسیدند تا با خود را غلام علی شهبوسا خوانند
 و الله شریعت بزرگی با آنجواب دیدند که فرمودند زناکش عبدالقادر نهدیدت لیس که گوید پیران
 بزرگ حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ علیہ باشند هم آنحضرت که مرور بزرگ بودند و
 یکماه قرآن مجید حفظ نمودند بکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبدالسلام نهادند والد آنحضرت بر

تاریخ حضرت

اخذ تبعیت از پسر خود که صحبت از حضرت علیہ السلام بودند حضرت را از طرف طلبیدند از تقصای الهی
 آن بزرگ و شریف سید الشان که یازدهم رجب بود انتقال فرمودند و الله ماجد فرمودند و بار سجدت
 طلبیدند و بدویم تقدیر بنموده الحال هر جا که بودی شام شمارسد اخذ طریقہ کینند بزرگان که در دلی و دولت
 مستعین بودند آنها را و نیستند حضرت صیار الله و شاه عبدالعزیز و و خلیفہ حضرت خواجہ میرزا محمد
 میر درد و فرزند خواجہ ناصر و مولوی فخر الدین شاه نانو و شاه غلام سادات چشتی و دیگر اخذ
 یافتند و در سنه هزار یکصد و هشتاد و یک عمر شریف بست و سال بود و خاتمه شریف شهید رسیدند
 اول حسبالحیاء از برای خود عیش بستانی یافتیم سرزمینی بود منظر آسمانی یا چشم غرض سعادت
 فرمودند جانیکه ذوق و شوقی باشد آنجا بیعت کینند اینجا سنگیست که کسبیدن است عرض نمودند
 منظر است فرمودند مبارک است پس بیعت ساقند حضرت ایشان در احوال خود نوشته اند چه اصول
 مناسبتی بجا آید بیعت در خانه آن تا در بیعت مبارک حضرت شهید نمودم تلقین و طریقہ
 نقشبندیہ مجرب و فرمودند پانزده سال در طریقہ ذکر و مراقبہ شریف سادات یافتیم بعد این کینند
 را با جازت مطلقه بنواختند و اول ارادت تر و دو مشتم که شغل و طریقہ نقشبندیہ سلیم رضای حضرت
 غوث الاعظم باشد یا نه و دیدم که حضرت غوث الثقلین در مکانی تشریف دارند و مجامع آن مکان
 مکانی است که حضرت شایسته نقشبندی تشریف میدارند رحمة الله علیه میخایم که نزد حضرت نقشبندی
 حاضر شوم فرمودند مقصود خداست بر و بر مضائقه نیست میفرمودند درین طریق پانزده روز است
 دست شکسته باشکسته و بینی درست بقینی بیعت و مرتبه عشق بجناب سرور کائنات داشتند
 برگه و نام شریف میگرفتند بیامی میشدند یکبار خادم قدم شریف بترک آب آورد و گفتم سایه رسول
 خدا اصل الله علیه وسلم بر فوات ایشان باشد از شنیدن این کلام بدیاب شدند و بگو
 میرد و سینه پیشانی آن خادم دادند فرمودند که من که باشم که سایه رسول خدا بر من باشد
 و آن خادم را این خدند میفرمودند من صورت حضرت خواجہ نقشبندی حضرت مجد و معائنہ سے
 بنیم یکبار یک پہلو مثل شد استند او از روح مجد و نمودم همون وقت صورت شریف

ایشان را مصلحتی در سپردن کل آن بیماری سلب نمودند میفرمودند که اگر بپوشید که کبرستان
 زوق محبت اندسب و در دست که دل را کنگ شوق می آرد و پرده از چهره میار خرق میسازد و
 گز که نامتوسلان سلسله نقشه نیکو که باوه نوشان جام مودت ایم حدیث و در و دست که قلب را
 گو تاگون اذواق می بخش میفرمودند که در کمالات جمل عربانی میشود و بدان مقام ضعیف ملک
 سبزه باس محمودی نیست هر چند مصلحت حصول نیست میفرمودند چنانکه صاحب مال زمین
 هست بر نودمان چمنین ترک حلال فرض است بر عارفان مؤلف گوید عمل مو فیان بر غیر نیست
 میفرمودند صوفی دنیا و آخرت را پس پشت انداخته متوجه مولی گشته ملولوی ملت عاشق
 زلبتما جد است عاشقان را مذمب ملت خداست میفرمودند زوال عین است که سالک
 انا گفتن نتواند چنانکه خواجہ احرار رضی اللہ عنہ فرمودند انا الحق گفتن آسان است و انا را ازل
 کردن مشکل است میفرمودند که گفتند است که امتیاز بر خیزد و جزوات حق بیسج در لفظان
 مسطور صلاح گوید که گفتند بدین البید و اللف و جب که می و عندا لکین بیج به بر و شنبه
 بست و دو م صغر نمود اشراق در سینه زار دو صد و چهل در اشراق مشاهده حق ازین
 و ابر ملال انتقال فرمودند **حضرت مافط کامگار خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ**
 از سید و خلیفه حضرت شاه محمد حسین سرسندی بود حضرت محمد طبر الحسن در سال خود در
 میان صاحب را سید محمد اشرف نام ترمذی و تولد حضرت ایشان بر شاه جهان آباد
 شاید والدینیا صاحب یا آبا و اجداد وی حضرت از ترند آده سکونت سرسند افتیا کرده
 باشد و تولد وی حضرت در شاه جهان آباد باشد مگر در بودن آنحضرت از سادات ترند
 هرگز شک نیست مگر تحقیق این امر در ذکر وی حضرت باستی لیکن بعد مگر بر ذکر آن حضرت
 شجره منظومه مع تاریخ فوت حضرت چشتیه نقیض خاص و بدستخواص آنحضرت نوشته
 ویدم که در آن مینویسند تمام شد شجره طیبه پیران چشت اهل بیست قدس اللہ سراریم معنی
 اللہ تعالی عنہم اجمعین را هم انقر انقر گنگه کار محمد حسین سرسندی قدوسی پیش او

بفرمائیش حافظ عبد الرحمن صاحب حافظ کامکار خان صاحب در قوم خود و خانزاده و در اصلاح اخلاق
 خان ببالغ سروا قدم و قره را گویند و بعد وی نامدار خان رئیس سردار پنجتار بود و پدر و غیره خان
 در هند و تان آمد و سکونت ملک که شهباز و زید حافظ صاحب موسوف بقفقوی و بهارت بودند
 و در اتباع شرع شریف رعایت کما حقہ داشتند میا صاحب در مرض وفات حافظ صاحب را
 طلبید و اجازت دادند و فرمودند که از اشارت پیران اجازت داد و هم نه فقط از جانب حافظ
 صاحب بلکه از اوقات محویت استخراق غالب بودی اتفاق است که در مجلس سماع نمی رفتند
 در ایام عزیمت شیخ خود در مجلس سماع حاضر نشدند و در سبب که قریب بروصه پیروی است نشسته
 بودند و الا آن سرانید نیز شعری ذوق و شوق افتاد و بعد در مجلس گمان انگلیس برآمدند بعد اقامت
 خود باز بسجده رفتند و ششصد روز می شیخ محمد حسین که یکی از مریدان اسخ الاغنیاء میا صاحب
 بودند از اقامت فرمودند که حافظ صاحب در سبب محله خود نماز گزیدند و بنده و من و دوگوشه سخن
 مسجد این شعر بالجان نوش خواندم که معی بودیتایمی که کلامی مسجد از شدتین و حافظ خود
 در قرض بودند بعد اقامت مرگ گفتند که اینچنین شعر در مسجد گفتن شما انشا بد که نام شروع اند تا و با جوار
 ندادم و قبول نمودم است چهارم صفر در سبب هزار و دو صد بیت و نه ازین دار فانی بدیار
 جاودانی رفت سفر لبش زیر دیوار شرقی روضه سر خود مدفون گشت قرآن عالم علوم
عقلی و نقلی و عاریف اسرار خفی و جانی
سید مولوی محمد امان علی
حسینی حشمتی صابری و سی رحمة اللہ علیہ برید و از جمله غلامی حافظ محمد موسی
 پاکبازی رحمة اللہ علیہ بودند و از اتباع معنون جوانی از بهر واجب محترم بودند و تحصیل علوم
 ظاهری و پیر سرگازی معروف اول آداب شریعت و طریقت از صحبت حضرت شاه غلام حسین و محمود
 علیه حضرت اخوند قیر صاحب یافته بودند بعد وفات وی حضرت فیض صحبت حافظ کامکار خان
 صاحب که طریقه حضرت شاه غلام حسین بود بر داشته بودند رحمة اللہ علیہم و از بکرت صحبت این هر دو
 بزرگوار کامل انجمنی غلام و محبت سکر و نموده بود که بعد کسب از فوت پیرو حافظ کامکار خان

حضرت سید محمد باقر از آن حضرت مولانا تقی‌نصای استدا و جمعی در تحصیل علوم باطن کرامت مستند بر خود
 و طهارت کفر و ریش می یافتند میشتافتند مگر از کسی حصول مدعا نگردیدند تا چارپا شایه جهان ابا و شریعت
 برده و تحصیل علوم ظاهر معصوم شدند و در اکثر اوقات در عین مطالعه کتاب بلا حلقه مقصود مستغرق
 می بودند که از پرتوی صحبت آن هر دو بزرگ چشمتیه حال استغراق غایب شده بود همین حال از عالم ظاهر
 فراموش یافته با بطلب طلب علمی متوجه گردیدند حافظ بانکی صاحب رحمه الله که یکی از دوستان
 مولانا و مرید مجاز و دافون حضرت حافظ موسی رحمه الله علیه بودند چون طلب فقیر در ایشان کمال یافتند
 همراه ایشان شده بخدمت حافظ صاحب عمه العود را بکلمه رسیدند مشرف گردیدند و ایشان را بخدمت
 حافظ صاحب حاضر کردند چون حافظ صاحب متوجه ایشان کمال دیدند و بطریق خود تحصیل کردند
 و تعلیم فرمودند و مولانا و مرشدنا مجاهده در ریاضت در ذکر جبر بسیار کردند چنانچه زکوات یک شکر
 چند بار و او ندر و زمی از راه میفرمودند چون نفس در ذکر موقوف گشتی کردی یا خواب آوردی
 گوشت جسم خود را از دست خودی مالیدم تا خواب رفع گردد و بعد از آن حافظ صاحب رحمه الله علیه
 خلافت دادند و بر حبله بریدان و خلفا ممتاز ساختند چنانکه یک تخت در حجره شریعت برابر عار پای
 خود بر نشستن ایشان نهادند همیشه بر آن نشانیند و میفرمودند که مولوی حیوان از اراوت
 شما ترو این جانب ما را فرستید حضرت ایشان از بزرگت صحبت دی حضرت یافتند آنچه یافتند و
 رسیدند بمقامی که رسیدند حضرت مولانا و مرشدنا در زمانه خود امام شیتیه پیشین و اهل شریعت
 و طریقت بر حقیقت بودند اما با این رسوم مقصود نمیشدند و با این رسوم مشایخ بودند که جاهل و دروغ
 را عزیز میباشند و از این نفی بودند که معاملات ایشان درست و صدق و صفا بود و صاحب
 مقام بودند که ایمان حقیقی و هر عبارتی که بر خود مقرر کردند تا لب گویا از انوفت نکردند و هم صاحب
 بودند که از حق بدل بریز میباشند از خود فانی بودند و التوفیک که آداب و اسلطان و تقیه و انزال و
 هم اهل شریعتان عشق و ترک کاسه العذی بود و در خالق و معارفه بیان شایع میفرمودند و زمی بر سیم
 که حضرت این شرح معنی دارد که کس علم حق در عالم صوفی نگردد و این سخن کی با و مردم شود و فرمودند من

میگویم فعل حق و فعل صوری کم نشود و در کلام لغت و اشارات نیز لطیف بود و روزی بطرف راقم متوجه
 شده فرمودند لا اشاره بود بر عینیت فنا شود و بر کل موجودات یعنی عدم است و عدم علم است روزی فرمودند
 که من لایحیون حکم کردین در زمین یک نقطه باقی نماند و از غیبت خود او فرمودند و نظر ندارد و بحیرت شما که
 در آن با حضور خود بخود نیست و تعلیم نیز کلام مختصر میفرمودند تا طالب متفرقه نیفتد روزی سوال کردی
 فرمودند نمی بینید یعنی ببینید و این اشاره بخود کرد و از آنچه همه حالها و حضورند و این حضور حضور غیبت
 و این در زمین نیست شکل است و احوال این گناه را در هوا انفس گرفتار بود و جیب این بیت است
 هوی و مستان شمت را چه سود از هر کمال که خضر از آب حیوان نشسته می آرد و سکندر را و قوه بر شترها
 در خیر این اثری قوی و هشت روزی عباس خان در حرم که یکی روسای این شهر بود و از راقم میگفتند
 چون مرید مولانا شد هم پیش وی برای تو جد گرفتن نشستم این خطره در دلم آمد که این چنین کردی
 که تر شدی من اینها غیبش می در بندم پیدا شد و هم گمان بروم که از خود میگویم و بعد از گفتنش خطبه کرد
 اکنون فهم کردم که این از خود نیست بلکه از کسی دیگر است بعد از آن خوشتر رفت چون بهوش آدم دیدم
 که بالینی پیش من نهاده است شاید که سر من بسبب جنبش بسیار بزرگ میخورد که حضرت مولانا با این
 نهاده و روزی حضرت ایشان اندر خانه راقم نشسته بود کسی گفت که عباس خان بر دستباده اند
 حضرت بیرون تشریف آوردند دیدم که عباس خان سر خود را بر قدم مبارک حضرت نهاده بود میگفتند
 وی گریسته غمگین آمدی دل نشنیدم چون مولانا از وطن مرخص نموده سجده عطفه صد مرتبه را بکند
 خانه میبندد و در طاعت میسریدند حافظ صاحب میفرمودند که مولوی جی بعد مدت چند ماه آمده بود
 چون مدت ایام ماضی را بر عرض میسازیدند فرمودند که اکنون مولوی جی بعد چندین وقت غلبه پیش آمده
 کلام مثنوی غایب است چون حضرت اشیا را قابل فهم کلام خود میسازند کلام میفرمودند حضرت مرشدنا بر طرف تشریف
 حاصلین موجود و برگزیده شایسته بودند آنچه از فتوح آمدی بر زبان طالبان که ایما و باریت داشتند فرمودند
 همه بستان را و دیگر سکینه را از پیشه او برد جاندا تا با می آید و بر فرزند انگه نشود و کلام ایام بر فرار میگردانند
 از آنجا وطن می آید و بار او با این تشریف از آن میفرمودند و فرمودند که در آنجا بکترین دانشمندان و فراد طالبان که از ایشان

بودی هیچ خرد و نون آنها از نبرد خود کردی کسی باز ندای تکلیف کسی مانده شتی اگر کسی ابرام را بطریق خود
 کردی تا قبول کردی طالبان فقیر را دوست داشته و در ماندگان هم خودی و بر تو طاعت خود و سبکی کردی
 خودی مسافران خسته از این بیگانه شتی و کمال شفت بیمار داری بجان کردی و دومی در میندان از نبرد خود را با جانی
 دیگر بگوشش تمام برسانیده داد و در کار خیر خلق خدا و کار خیر دینی مشرک و کافر دوست نداشتی و در وقت کلام
 حقین خود را تعیین بلفظ ناموس خود نمودی و کلام تو حیدر را پسند کردی و گاهی در بیان سخن تو حیدر است
 نسبت مستر شده از ابوجهود و قعود را آوردی و طلب بار القدر استعدا و انبیا القادریست نمودی و اکثر بزرگان را
 از در عشق مشوق و ذوق حق میراند کسی از پادشاهی سخن در میان جمعیت مستغرق بودی و در تو بر ایشان
 حضرت فنا بر طالب نیرطاری شدی هر که داند داند و ایشان حضرت غلصان خود را از تعلیم و مروت و کرامت و شایسته
 اند و بان بفرمان تو از کیم پوشش شستی میت همه حاصل ناکند از کوشش شستی نیست و مشرب وی حضرت خود بود
 و نماز پنج وقت با جماعت در مسجد باخسوع و حضور او نمودی و اشراق به داشت و دیگر از اول هم مسلک کردی
 و نماز جماعت با عرض موت فوت نکرد و از راه الاموال نامد شد تا قلم از تحریر زبان از تو فرموده عاجز است و از
 عالم محسوست بحالم ملکوت و در سنه یک هزار و دو و صد و شصت و هجری در راه ذلیقه تباخج نوزدهم خیزت سفر بستند
 و در راه و هر که مولد و وطنی حضرت بود مد تون گشتند و همه فرزندان و عقب گذار شدند و از حسب
زاده مولوی محمد انوار الحق فرزند اکبر حضرت مولانا اسپد محمد امانت علی حرمه الله علیه و آله
 و سما و ایشان پدر بزرگوار خود هستند بعد حصول علم ضروری و تکمیل فن طبابت تکمیل رسیده اند و خلق عظیم
 که در علم سیم بر خلق و عوامان پدر بزرگوار خود بنده و ل میدارند و خلق ازل ایشان از بر خلق عظیم خلق کرده و از روز
 ازل در دنیا و شان نهاده و از بکرت حجت پدر بزرگوارش نیز از سپید پیش در ذات شان تکمیل شده و در سامانی پیش هر
 تعصبات و قریات بعالجه خود ایشان آیند و رجوع نمایانند و شفای یابند و محبت می برابند و پدر بزرگوارش رسیده
 ایشان را بشاره توجه حاصل نگارند و اگر بکنند و حسد بعضی صفت و پاک گردانند و بسیار است حق و ذکر و فکر و تعلیم
 ساخته بزور قوت نسبت خود و کم قدرت و عرفان در لوش انداخته از نسبت الهی چه پدید آید انسان را بر اول
 تعالو که مخلقت الخیر و الا انشیا لا یعبدهون و مراد الله و اولیو من یعبدهون لیعبدهون است ایشان را

اگر کسی دادند و ایشان اظهارت لباس مع بدن و اندام احتیاطاً تمام میسایند چغریات آنهاست مزاج
 از او دوگی حسن و خفاشاک فرس و کمانز پاک صاف میدارند و پدر بزرگوارش نیز طبعیت المزاج بودند
 چنانچه گفته اند کلاؤدیکر لایبیه و نماز نیز مثل پدر بزرگوار خود و بهنگی و آهستهنگی و خود میگرداند و وقتی رقم
 و ایشان در قصبه گنگو شهر لیت سجدت حضرت مولانا و مرشد نامی بودیم من ایشان بر فراز حضرت تالیع
 حضرت روح الامیر علی بودیم نوری بیخ حضرت مرشد نامی بود که لوار تو بر فراز حضرت قبل السلام تیب بود و عرض نمودم علی حضرت است
 بیکه از حال آنکه نیز پیش از استماع سخنم خوش شدند و فرید کردند و در طبع در لیت سخن نیز توبه میگرداند و از ادوات آنرا و ایشان
 بسیار محظوظ بود و گاهی از راه شفقت پدری ایشان را اقوار میفرمودند و میفرمودند که در سینه ایشان
 نهاده ایم سر سبز خواهد شد مخلصان میزند میدارند ایشان را اللہ تعالی آنرا تمام شکر طور بر نوزاد خواهد گردید
صاحب خیر و ثانی را نیز بار او تشمرید نمودند و در سینه نهانی از اسرار حق در سینه فرزندار جمید خود حفظ
 است و حق نهان کردند اندر آن حال ایشان تغییر و مقیدل شد صاحب خیر و ثانی فرزند دلیند
 اطهار الحی را از خرد و مسالکی در سفر و حضر همراهی میداشتند و تعلیم میکردند ایشان هم برید پدر بزرگوار
 خود دادند و ایشان بر سه حضرت مثل پیر نادگان دیگر زعم پیرا دوگی ندارند و بر هیچ چیز مستتر شدند
 و اللہ بزرگوار خود طمع ندارند و تکلیت نمیدهند و بندگان پدر بزرگوار خود را از اهل علم ظاهر و باطن و فقر و غریبا
 تطهیر و تکویم میکنند و از کمال بنده نوازی خود را بر اینها فرزند نهند نیز تعلیم خود را از اینها خواستند **مطلب**
مولانا و مرشد تا سید نجابت علی ساکن شاه آباد را در هر پنج وقت نماز از بركت صحبت ایشان
 حضرت وجد و حال طاری میشدی حضرت مرشد نامی فرمودند آن وجد و حال ایشان از کثرت ورزش
 شغل و رو در شریف پیداشده بود و در زمانه حیات حضرت مولانا سفر آقو قه قول کرد و در حقه اللطیف
امام شاه سالک امر و همه مولانا و مرشد نامی فرمودند شغلی که از تعلیم میکردم و ادوات آن شغل
 بروی زود ظاهر میشدی او نیز در حیات حضرت مولانا فوت کرد و در حقه اللطیف **عنايت**
 ساکن طغر و مسالک و بزرگ و کامل الاقفا و بودند حالات ادوات ایشان معلوم نیست رحمه اللہ علیہ
سعدت اللہ شاه سالک امر و همه بر اکثر احوال مولانا توفیق دارند و از قدیمان خدام صادق اعتقاد

وقت توبه قومی دارند مولانا دیوبند زمین سلیمان میفرمودند هر کلام باریک تعلیم دقیق در زمین او
 می آید سلطه الهی بود مگر بر نوازد سنه هزار و دویست و هشتاد و هشت فوت کرد و بعد از آن حضرت
 خدا شکر حضرت مولانا است وقتی مولانا در آن کلبه شریف در عرض شده بود ز غدا ومان میسر زنگ گاشته
 ایشان منقطع کرده بودند در آن حال عمامه و کمره ویرا دادند و حاجی عبدالعزیز شاه را که تکلیف محذو بناها نظر
 صاحب اند و بر روز شنبه شمالها قار و بر تعلیم تنها باطن وقت اند فرمودند که عبدالرحیم امینده الله تعالی
 باطن از شما نماید تعلیم نمایند حضرت عبدالعزیز شاه کلاه طلب گنجند از دست خود بر سرش نهادند و فرمودند
 که این کلاه کلاه خواجگان چیست است که شمارا داده میشود و چشم پر آب شدند تا شیری بود که همه حاضران
 میگردستند را قلم بزبالین جلای و در شدی حیران ستاده بود میان سعادت ایشانند که عرض نمودند
 فلان بر بالین حضرت است با و هت نام بنده گرفته فرمودند آنچه فرمودند در آن مص تاسه روز کلام کرده
 بود و از سر و صاحب حضرت بهاد علی شاه که برای ایجاد حضرت تشریف آورده بودند میفرمودند
 در قلم بودن کیفیت قلب شکر خداست باز فرمودند تا ناله روز از شخصی را اثبات توحید کلام و گفتند
 گو در میان ما اند آخر الا فضل خدا شد یعنی افضل الهی حضرت غالب آمدند آن مغلوب شد غلام احمد خان
 در سفر و حضر از فردا لکی بخدمت حضرت حاضر ماند نگاه گاه از ایشان مزاج میکرد کسی را تعلیم
 نیکند بخیل نیست و فغانست سحر و تهای را دوست میدارد سلطه الهی تقالی در سفر ششم عبدالرحیم
 و غلام حبیب بر دو حضرت حضرت حاضر بودند افسوس بر دو حضرت مرشدان در ششمین نظر ملاقات
 حضرت شیخ احمد قدس سره بود میفرمودند حضرت شیخ احمد عالم با عمل بودند وقتی صاحب روح و حرمین
 از دنیا و ابل آن نسبت بی علمی و صحبت و حضرت پیدا می شد می رسول شاه شیری
 ابل حال و صاحب جذب بودند شنیدیم که در ششمین مریدان ایشان ماند و ملاحظه گرفته ذکر چه میگردیدند
 حضرت مولانا میفرمودند رسول شاه بارگاه خانه خود برده بود تا سه نوره در آنجا ماندیم خانه او نه کرده از
 مکان حضرت شیخ احمد رحمه الله است و دو معتقد شیخ احمد بودند او معتقد شیخ گز ایندم شنیدیم
 بعد رحمت حضرت مولانا از کشته رسول شاه باز در آن کلبه بوی بیت حاضر شده بودند و بعد از آن زمین

صحبت بر داشته و خدمت یافته بخانه خود رفتند که زن میگویند که من بعد از آن صحبت یافت کردید و بعد
 احاطه رسیدن لغتی ساکن شمر بستند بعد بی آن تحصیل علوم متداوله میدادند و تحصیل سلوک فرستیدند یا از ابا و
 اجداد خود دیدند و از ابا و اجداد خود دیدند و از ابا و اجداد خود دیدند و از ابا و اجداد خود دیدند و از ابا و اجداد خود دیدند
 بود و در تیره سیری و فقری خود و جاه زعم برزادگی از سر بر کرده خاک بر سرش ریخته از رسول شاه طریقه
 چشیده اند که در چون حضرت مولانا همیشه سیر میکنند به ستر نماز رسول شاه با زیر بخت مولانا
 بیعت کردند و در سلسله چشت اهل بیعت و قبل شدند و از زمین صحبت آن مستغنی گشتند و قبیله
 مولانا را که سیر فرزند سید محمد خود را بخدا متشیر همراه میکردند مولانا فرمودند که این خود سلامت بعد از سال
 باید فرستاد و چنانچه فرزند مذکور در عرض موت حضرت مولانا رسید حضرت فرزندان خود را فرمودند این
 بزرگ زاده است خاطرش طوطی دارند و در حیات حضرت مولانا اگر خطوط بدیش بشتیاق خاطرش طوطی
 بعد فوت مولانا رحمه الله علیه با سر جمعیت و ارادت تاریخ آنقا نشن منظم نوشته است

<p> و اصحابان را مقصد جان عارفان را کوبه بود بهر اهل کمال و معتبر اسهل شهود مخزن اسرار حق و حاجی قنبر و محمود زبان عرب هر دو کسم پاک زودناش نمود با وی راه زمان او از کمال جو و جو قلب جملة کائنات و سیئات بود </p>	<p> و در دنیا شدند و دنیا پیشوای اسهل بود سید صوری یعنی مولانا مسنوی مطهر الفاروق و موجب اظهار حق چون امین گنج اسرار نبی بود و عمل فیض جو را کن منوریه الاله لعل المین گفت با نفع سال میلش شش از روی کمال </p>
--	---

محمد بن علی بن محمد الساکن مراد آباد با حسن صحبت شیخ خردیای مقامت در کوه قها و کمال تمام حکم نامه
 و در آخر شرف کبر از آن زیکه تعلیم یافته اند اما حال فوت نکردند و صلح را دوست میدادند و جبر و قهر بسیار میکنند
 مولانا محمد بن سنان مراد آباد بر مولانا محمد بن سنان مراد آباد بر مولانا محمد بن سنان مراد آباد
 عالم متولد و معتقد اند و در علم توحید و مذهب اهل طائفت و جلیقه فقر استند اکثر علمای اهل بیعت
 میگویند بعضی از بزرگ تدریسش تحصیل علوم فرقت یافته در سن یازده سالگی این مذهب و روشی میدهند سر راه

براسته حضرت مولانا مرشد زانها و مذکور که حضرت مولانا ابریشان کمال شغفت و مهر بانی سیدان پیششند
 بتعلیم فکرو فکر بلند سرسوز ساختند و کلام متعان از ایشان بیان میفرمودند و از سخن متحقق مستفیض میگرفتند
 و سخن لطیف و نکات دقیق و قول تحقیق و دقائق معنات و توحید اکثر از ایشان میفرمودند و در عرض تعالی
 با جازت سلسل خود ممتاز گردانیدند بنسب صدق و سستی و سحر بر ذرا و پیچیدم همه سخن کبزار و دو صد و شصت و
 در شصت سفر آخرت کردند محمد علی مولوی عید الخیر نسا کن امر و مهر و ان صباغ و خوش طلاق و صاحب شوق
 و ذوق اندک تحصیل علوم ظاهر از مولانا احمد حسن موصوف میدارند و فیض باطن از ملازمت مولانا و مرشدان و
 سره بر داشته اند و مولانا چون غایت مجتهد اطاعت مصلحت ظاهر و باطن در ایشان دیدند ایشان را نیز از اجازت
 داده اند بلکه در تعالی مولانا و مرشدان نیز تعالی عاقله محمد موسی صاحب قدس سره اکثر مباحث از اجازت فرمود
 کردن و نام خدا تعلیم فرموده و اندک اکثر از ایشان بر کلامی و بیانی منسک که از زبان فرشتگان عاقله صاحب شوق
 و التعلیم می یافتند از مولانا و مرشدان تحقیق آن می نمودند و می بینیدند که در سفر اصحاب و علی شاه
 مرید و غلیظه و جانشین حضرت نور علی شاه و مرید حضرت محمد عرووی مرید حضرت خواجہ عبدالمدودی غلیظه حضرت
 شاه چه بیک قدس سره بستند و کسبیکه که در بیست برده گروه غریب و یار تبار فیلسف بر مقام دائره مشرفه که سکر
 شایه چه بیک بود و اقامت میدارند و میرسد عالی اوشان شسته اند و بعضی تبرکات آنحضرت در آنجا میدارند
 و با حسن اخلاق در ایشان کثیره لایمبول سابق جمع میدارند و آندانی ده مذکور با حسن تعبیر و تامله بوشان و
 مہمانان مشرف مینمایند و بر ذات خود و بجز مزیات صرت بچکار بعد از آنند و مہذب الاطلاق موجب الفقرا
 و سکرین مہمان دوست بستند و اهل تکلیف اندک در امور مرتزده از عالی کالی می گردند و بر حال خود مستقیم مینمایند
 مولانا میفرمودند فلان ساین بهادر علی شاه در بیوم و غموم کمال خود میانه چنین تسلک با ن غیر نسبت و این نیز
 از فیض صحبت مولانا مستفیض گشتند و تعلیم یافتند و اندک مشرف خوانده اند اکثر امور بدعات اینجا
 از فحش مولانا منع کرده اند و صاحب شوق و ذوق و وجدان در تمام دوسه مرتبه زیارت و قدس موسی این برودند
 شد که در امدت عالی ایشان از بر حشر پستان این زمان پاکتر دستلا با کرامت و اولاد و اگر سید حسین الدین
 مرید و غلیظه حضرت عاقله محمد موسی غمره غلیظه از سادات بر بستند بر بر طریقه است به چهار منزل شریفه را با نام

از کتب معتبره

از کتب معتبره

به انصاف است و سایر علما و شوق و محبت این تحصیل علوم با این عزت سفر اختیار کردند بطریق تجدید و تکرار
 و مبرور وقت پیش گرفته در جبهه شریفیت کسیدند تا آنجا بخت حافظ صاحب فرزند چون حافظ صاحب
 آثار نظر از وی ظاهر و بابر و در انتصاف به زهد و قناعت دیدند که گفت حفظ خود در آرزو و تقابل با بر طاعت
 که روز در این انس کسرتش را خود بفرقه فاقه و محبت شاد و شکست داده گوشت گرفته بتعلیم شیخ خود را مشغول
 نمیداشتند و مجاهدات در ریاضات مفر و تقرا دوست و غیره در دورشی از بر شرف ایشان ظاهر و واضح میگردد
 و کلام کم میگفتند و در طلقه در ایشان بوده و اگر چه میگردد و در بعضی حال شیخ خود آهست و رام و سپید شدند
 و کلاه بی در را با او داده بسجده از آن که بر کفاره دریا واقع است سکونت میکردند و اکثر در گوشه عزلت و
 تنهایی میبودند و من هم بخدمت شریف و مرفه و محال بقصد زیارت خرمین فراموشی رام و سپید آمد و بمنزل مقصود
 رسیدند از کلام دنیا خاموش شدند و پس از آنجا مراجعت بوطن اصلی خود کردند و در جبهه را با اندک آهست فرزند
 و بعد مدت دراز زیارت شیخ خود چنین اندر شدند و بعد از آن در رام و بکشوریت آوردند و در کجا بر اجتناب و
 نشسته فاقه شیخ خود و در این آنجا خوییده و وقت کرده بار بکعبه آرا تا شریف بر و نده از خطوط و این کلام
 بپدید آرا و شنیده میشود که تا آخر زنده هستند و فتوییه آنجا بر میکنند و از آن صفت مینمایند و در میان
 اهل بیت و فریب آنجا بر ایشان جمع می آیند و شاه خاموش میگویند و ایشان بشمار در حقایق و معارف میفرمایند
 بعد از قاضی سایه بلند پایه ایشان را برضار ق طالبان و سنگین بسط دارد و رام و سپید بکلیان کسان ایشان
 میمانند کسی که نشسته اند و طایفه اسن جاری میدارند بعد تحریر بنام چهارم و بقصد نه بجزارود و منتهی او پشت
 فوت کردند و در او با بگویند که در میان محدثان مرید میان امیر و او که از اینجا رفته در جمید را با زید شدم بر خود
 کجا داد و در فون گشت نشسته اند و مرید کزیر میکنند و اگر حاجی قلام علی شاه مرید و بجا حضرت
 حافظ محمد موسی رحمة اللہ بود و در رام و سپید سجد میمانند و در طابا بنا التیام ذکر چه میگردد و اکثر جوانان
 امر و مبراد است بوی می آوردند و در طابا غرض بکمال نگ کرده و در طابا نشن داخل بوده و اگر چه میگردد
 در آن زمان از بزرگت محبت ایشان از رور و دیوار سجد او در اللہ مدعی آمد و در بر کعبه و با نارا و بر و فکر لا اله الا
 اللہ شنیده میشد کسی و فاش بکنز ارو و معد و پنجاه و دو و دو م جلدی اول و اول عقب سجد مذکور در بر بجز
 کعبه شریف است

کعبه شریف است

حضرت سید زکریا شاه بر جای ایشان نشستند و در بعد فوت وی از ایشان نشستند و ذکر احمد علی شاه
 مرید حضرت حافظ صاحب موصوف بستند مجازا و از آن دو ساکن آمدند و شیخ عباسی از و حاجی المومنان
 شریفین هستند با وجود اهل و عیال آزاد و مجرد و بی تکلف نیست میکنند و در آخر اشغال او دست میدارند
 و تحصیل علم ضروری هم میدارند سلمه القاسمی ذکر مولوی امام الدین مرید و خلیفه حضرت
 شاه غلام علی رسیدند از اولاد و خواجه مودود و چستی و عالم بودند و تقوی و متوکل و مولود وطن
 و مدفن ایشان امرودیه است بعد نماز فجر از راقبه و اشراق فراغت یافته از تفسیر حدیث و فقه و غیره
 در سن که در ویر و جمعه و عطف میفرمودند و بعد ظهر با رطل البعلی از اسبق میدارند و پس از حضرت
 مستقیم علم باطن بنمیزدند و توجه میدارند با وجود اهل و عیال بر فقر و فاقه میگذرانند و پسری
 اظهار حال نمی نمودند راقم از زیارتش مشرف شده بود و فائش در سنه یک هزار و صد و پنجاه و شش
 و ششم واقعه ۱۲۵۶ واقع شد مولوی که کتبش فرزند ایشان مرد بزرگ و صالح اند و از تحصیل
 علوم مشرفت یافته اند حاجی امین الدین شاه مرید و مجاز و مازون از مولوی امام الدین رحمه الله بود
 بعد تحصیل علم ضروری اشغال اشغال و بطال و کتب تصوف مثل مکتوبات حضرت مجدد اوست
 ثانی و مضمون کتبش استند هر که ویرا دیدی دستی که مر و فقیر و بزرگ است از راقم کمال الهی است
 رحمه الله علیه حافظ مهربان علی مرید و مجاز و مازون حضرت مولوی امام الدین و از سادات امرودیه و
 اولاد حضرت شاه ولایت آنجا هستند و علوم دینی و کتب متداوله ویر و ذکر و اشغال طرفه خود کمال
 تمام و بر طالع کتب سلوک موفیه رحمه الله علیه و اشغال تمام میدارند از سیاهی نورانی ایشان
 بزرگی و صاحب کتب بر و با می شود سلمه القاسمی حیدر علی رحمه الله مرید و خلیفه حضرت شاه غلام
 علی بودند رحمه الله علیه نور او در کتب بسیار مانده بود و اشغال و مر راقبه و تلاوت کلام الله میگذرانیدند
 و بر ملاقات کسی نمی رفتند و از دنیا قابل آن میگردیدند هر که بخودش میرفتی و همچون سبکی و کلام فرموده
 یکا یک التیاده سلام علیک گفته اند و کلام مرید فقید زوری من گفتند فر و ساکنی بخودش رفتند و در میان یک
 و کلام فرمودند که گواهی خند و عجب از کسی را به بخشش من نگنستم

شیخ عباسی

شیخ عباسی

شیخ عباسی

سے خدا مولوی صاحب را بخش فرمودند کہ گویای خدا عبدالحی با بخشش من کفتم ای خدا مولوی صاحب
 بخشش باز فرمودند چنین گویای خدا عبدالحی را بخشش من بدل گفتم تا آنکہ فرموده ایشان گوی ترا
 لدا از ندنا چا گفتم ای خدا عبدالحی را بخشش در آن سخن صحیح و درست بود و در چند دانه امر و در آن
 چیزه دادند من و فاش معلوم نگردید و در سخن صحیح مدنون گشتند ذکر حاجی عبداللہ شاہ
 ایشان از اہل علم و حضرت حافظ موسی قدس سرہ ہستند حافظ صاحب از اہل ابائی تعلیم تو لغوی ایشان
 میفرمودند ایشان از یکدیشین تفریق تاکر ساوا مشغول مشاہدہ قومی استیہ اندتقات راوی اندکہ
 روزی کمال نقیاب من کہ گاہی بروردن ایشان طاری میشود از بلندی مسجد کہ دفاتقا شیخ ایشان از تع
 خود را آن کہ بختہ است سرنگون اندختند بعونہ تعالی ایسی رسید بشیر علی خان صاحب کہ علم میں
 مراد اباد و اراک و امداد و امداد حضرت شیخ ابراہیم ادرہم فی قدس السدرہ ہستند بخیل علم ظاہر ہم میدارند و از
 مدت مدید تبارش در ویشی کہ ماند گذشتگان مرشد کامل و کمال باشد بودند بیادری طالب سنیہ کبریا
 و وصہ ہشاد و شش در تہا میسر رسیدن ایشان از جامع اوصافا ہری و اہلن یافتند و مع شیخ نجیب
 کہ ہم ہم تعجب بود ستاد اند و بہت گشتند چنانچہ خان صاحب معلوم زد و کہ ایشان چنان نوشتہ اند کہ سنیہ
 چون ہر کہ خاکساک ہتا میسر شدیم و کل مثالی ایشان مولا ناسیدہ نامی مولوی محمد اہل تعلیم قدس سرہ بصورت مبارک
 حضرت حاجی عبداللہ شاہ صاحب بصدق بقافی جوہر ہم ہم المصنایح منطبق آفتاب و شیخ نجیب اللہ رحمت مشرف بہ
 شود آرزوی او عرض نمودم آنوقت قبول شد اہل اطراف اہل بقیام گاہ رحمت نمودم و بہ وقت خود ہم
 سنجید گفتیم کہ مرشد ذی قوت باطنی و ذی شان ظاہری یعنی ہم و ایشان کہین ہستند این نیز گفتم کہ بشرط
 ظہیر ایشان بر نفس شاہ امام علی محمد اللہ رحمت خواہم کرد من بعد از دست ایشان بر قدمی کہ کردید و نہت دنیا
 تا زلت خوانند و نہ ہمید نرم ہمیدہ اوزن جوابات حضرت شاہ مدار رحمہ اللہ کہ بطریق سواد اللہ
 قاضی مشہد البین دولت آبادی رحمہ اللہ فرمودند بودند بعرض خواندن برستم دادند این حدیث کہ
 اللہم احسنی سیکان و تہنی سیکان و اشرفنی فی زمرۃ الکاین عظیم در آمد اندم ہمیدیم کہ رحمت
 ایشان متیل و قال ما شکفت گردید بعد ما بہت میفرمایند عصر آن روز کہ بجز دست فرستہ ہم

در این کتاب
 در بیان
 در بیان

بقاعده بعد بر دستیم در همین مجلسه شباه امام علی و محمد و بعضی دیگر که انفس کالج بود و خود سوار کردید و کار
 خود تغییر و تنوع سرور بودیم که ایشان حضرت سر بر شسته فرمودند و از کلام خود و کلام دیگران بسیار متذکره و محبت
 ششم گفت و محبت الی الله است که در همین شب پنجیم البتة اشاره بزرگ فرمودند و باوقوت نرفت تا سه
 حصه تغلب او پیدا کردید و در وی که بتاخیر حقه سر بر نیز دلپس از بزرگ آن هنوز را ترورد و در خود نمی بینید
 از زندگی حضرت بسیار در همیشه سلمه الله فرمودند که بسیار در پیش دیدم و در و رسیدیم چنان
 با خدا و بخیر و می ترافتم تو می التماسه ندیده ام طالبان خدا را چنین بر شد باید که بسبب نمی
 طالبان صداق سلسله محبت چنان کم کرده اند که یا منتقل ساخته اند زینت است کسی که بزرگ خدا
 و قبل فرمایند بعد عبادت اندوزی تسلیم سلمه باطن بعرض حضرت ترود بودم که در خواب گلبانک ملان
 موصوف قدس سره بگوئیم رسید که کار شما تمام گردید من بجزه حضرت توجه بسوی شما میداشتم
 صبح که بخت حضرت ایشان رفتیم به تقسیم فرمودند از راه وطن است بر وید حضرت ایشان
 سلمه الله و مولانا رحمه الله که از جناب عاقص صاحب قدس سره خلافت یافته اند بوجه غلبه محبت از
 جانبین معارفت بر فاسته از نیجاست که حضرت ایشان شیخه نام حضرت مولانا رحمه الله نوشته
 و اعد و حضرت مولانا توجه حضرت ایشان از انسوب بجزه فرمودند حضرت ایشان بر نماز پنجگانه
 بیرون حجره می خواندند اکثر آنها از دوران بزمه و مثل سخن دیداشتمیم تحقیق طلب تبیینان و تجمیری فرمایند گین
 که از نسبت سال عقب مبارک ایشانمی بسته شده چند نفره بمیدین حال این با وی زمان می نویسیم
 اگر دام دل آگاه و بیکجا جمال شاه عبداللہ و بیکجا محاب تیرگی جب پیش آید و نورخ چرخ راه و بیکجا
 جان من ایمان من بجز تو حمید اهل تفرید حقیقت که از عرفان طراز شایسته ایمان بهار امکان است با
 شمع هدی چرخ یکی فرزند محاب دوی سوز طلعت کثرت ربا نور وحدت نام معنی حکم شریعت
 رشت طوطی حقیقت مطهرشان جمالی عالم عالم الی مشرف خطرات جنان فریل تعلقات
 این و آن ذمی غرم بلند خاک را می پسند با می بخت بر او خاک چین نیاز بر خاک ره نورد
 میدان جیروت یکم تا ز عرصه لاجوت میند یاد کرد و معنی آورده و بر منزل تا شانش نسیم

در طرفین کسوت و در این کسوت که در طایفه سلیمان تداوم آنها تسلیم با الکتی اسس و مصلحتی است بر روی کسوت
 بیاندازند که در این کسوتی با جگر خیزها به کسوت پیوسته شده است که با جگر اسس پیوسته در کسوت است
 صاحب آثار الصنادید میگوید زبیده مقبولان بارگاه الهی سید صاحب علی معروف بسید خورشید خورشیدی
 سادات عظام و زبیده اهل خانان حشمت بودند والد ایشان شیخ و نسیه الدین است بی این شاه غلام سادات
 حشمتی این شیخ عبد الواحد عرف نواب بشارت خان برادر حقیقی قطب العارفین حضرت شیخ محمد حشمتی
 بودند حشمتی ایشان اصحبت اکثر مشایخ معاصر و کسب معین باطن کردند لیکن اهل طریقت و حقیقت
 از ویله معیت جدا بود خود شاه غلام سادات حاصل نموده سجادین با ایشان گردیدند و سلسله فاضلان
 طریقه ایشان نیست که شاه غلام سادات خلیفه شاه محمد رضوی خلیفه شیخ محمد حشمتی و وی خلیفه شیخ
 ابراهیم رامپوری که از مضامین سهار پیوسته و وی خلیفه شیخ ابو سعید گنگوهری بودند والد ایشان
 با ستر ضامی پدر خود بر سنده ملاقات متکون شده بیعت و ارشاد طریقه باطن و مشغولت تصفیه اوستی درین
 حیات پدر خود و ستر خاسته اختیار کردند بعد انتقال می جلد ایشان ایشان را بر سنده ملاقات فرزند خود
 نشانیدند و هم چنان شیخ فرج و ساختند و مرصون لنگر و انعقاد مجالس عرس عزت مساکین و خیر گیری مساوات
 اتقوا یعنی ایشان کردند و بیان سخاوت و طاعت عبادت ایشان از تحریر قلم بر دست نهی ایشان
 سکونت و اهل طریقه حشمتی مشرب بودید در خرف سیه و متابعت شریعت محمدیه صلی الله علیه و سلم استند
 و از آنست که عمر شریف شمسیت رسیده بود و چهارم ربیع الاول سنه یک هزار و دویست و سی و نهم است
 حق پیوستند و در خانقاه که خود برای درو در مسکین شهر ساخته بودند مدفون گشتند و آن خانقاه
 قریب شهر نزد کور و دریا گنج واقعست و اگر فرزندان آن خود فقیر صاحب حمته الکریمیم
 پس کلان صاحبزاده نوزالدین از شکم جاریه بود تعلیم باطن از پدر بزرگوار خود یافت بودند
 در کار و بار بازاری بیوگان و محتاجان سرگرم بود اگر کسی بیوه یا محتاج سودا می خرید
 ویرا که برای اومی آورد می پسندند و می کرات و مرآت و اسپس کردی و بازار اوردی و ملال بر
 خاطرش پسندند آشتی و خود از تکلیف و دانشش بجز نبردی و ذکر چهار زیبا خوش آوازی

کسوتی است که در این کسوت

کسوتی است که در این کسوت

گروهی در قسم در سن بی تمیزی از دیدارش مشرف شده بود همه التعلیه در ماه ربیع سینه یکبار
 در و صد و پنجاه و دو ذقات یافت صاحبزاده ثانی غلام شاه و صاحبزاده ثالث غلام حسن
 قدس سرسماز بی صاحب بود تا این جهت مردمان هر دو ایشانرا کلان مخرد میگویند صاحبزاده غلام شاه
 ساپد بزرگوار وی برای تعلیم ظاهر حضرت شاه غلام حسین که خلیفه وی بود سپرد که ذکر ایشان بالا گذشت
 روزی صاحبزاده غلام شاه با اشاره استاد موصوف از پدر بزرگوار خود طلب نام خدا عرض نمود و درش
 فرمود ترا کسی فحاشی کرده است خوب بیانشین گشت شفقت بطلب پیش نهاد و اسم ذات تسلیم
 کرد و صاحبزاده موصوف در زمان فوت پدر بزرگوار خود مرثیه یا سه ساله بود بعد اتمام پدر بزرگوار و
 همه تر شدن و میرا برسد پیش نشان خود بانشین ساختند را رقم از زیارت ایشان نیز مشرف شده
 بود جوان خوش رو و دطاهر و باطن شرم و در کمال جمال عبودت مشایخ بودند و مصدق حدیث
 شریف که اهل التجربه بد در ذرات سادگی حافظ محمد علی مرد بزرگ و صادق بود از رقم میگفتند روزی
 در آخر شب که کرات بخواب دیدم که رئیس مامور فوت کرده و دیدم که اهل و عیال والی را میپوشانند
 و در سج آن برای نماز فجر در مسجد درآمد شنیدم که صاحبزاده غلام شاه انتقال کرده و رحمة اللطیفه
 حضرت در زمانه نواب احمد علیخان غفر الله تعالی هفتم میاوی الثانی سینه یکبار و دو صوف چیل جمعا
 ذقات یافت صاحبزاده ثالث حضرت غلام حسین قدس سره جمال صورت و کمال معنی و کرامت
 چون در مجلس نجین می نشستند همگی ویرای دیدند و همه شایخ و امیر و رئیس شهر را میپوشانند
 تعظیم و کرم بلوغ بیکروز ایشان بود که عیال علم ظاهر و بی انتسابت باطن طریقه تشیخ
 صاحبزاده قدوسی از خلفا پدر بزرگوار خود حاصل نمود یعنی حافظ عبدالرحمن و صاحبزاده عبدالقادر
 و حافظ محمد و ملا دریاخان و اخوند شاه زمان و بعضی اجازت از حضرت شاه غلام حسین بعد
 در سنه هزار و صد و سست و نه برای زیارت بزرگان در و ملی مفته بود در آنجا از ملا شاه
 عبدالغفر نیز اجازت تلاوت قرآن و اول امل خیرات حاصل نمود و از مولانا شاه عبدالقادر برادر
 مولانا شاه عبدالغفر نیز قدس سره با طریقه تشیخ یاد کرد و میان صاحبزادگان از امثال طریقه

چشمتی و قاریه و غیره نوشته دادند بعد از آن بقصیه طبره رفتند و از سبب الحورن همی
 طریقه قادییه و اجازت دعا کیستی و اعمال و غیره دریافتند پس از آن مثل پدر بزرگوار خود بودند
 ارشاد شستند صاحب سماع بود گاهی در قفس و بعضی آمدند و آن حال رنگ جبهه مبارکش متغیر شد
 و از دست خود سینه خود را می لاییدی و پیرهن ایچاک کردی در الوقت بر حاضران مجلس تاثیر می نمود
 و صاحب سبب بود و بعضی مخلصان خود از امیر و امام معتقدان خویش در پنج خدمتی اگر او کار براری آن
 مسکین کردی از و ناخوش شدی در لادت او خیال نکردی و عدم منفعت خود را از او لحاظ نمودی
 رحمة الله علیه در میان حضرت ذوق شوق پیدا شستند و آنکه در اندیشه میسرند بر دست مبارکی
 و شفقت نمودی از آنجمله که پدر بزرگوار من از ایشان مجاز بود اجازت دعا کیستی و اعمال دیگر
 بود که بعد از انتقال شیخ خود صحبت از ایشان و شستند صاحب خرد و معروف اکثر تشریف شریف بر اباد
 آوری و بعد یک سال در ایام من خدمت شاه غلام حسین محمد السدی آمدند و تصانیح کردند مشرب
 ایشان چشمتی بود نوزدهم رمضان سنه کبیر و صد و پنجاه و نه وفات یافت حکامی سید و کوشش
 که امیر خان مرید حضرت لغو در تقیر رحمة الله علیه بود پدر او که یکی از وسای رام پور بود در حاضر بود
 صاحب ادب و طایع آدمی و با زبان نادمی آنکارش قید نمود و با برنجیر کرد و بعد چندی شتم گرفته وی را
 رانی داد و بار سجده نمودند صاحب حاضر آمد کرات و مرآت چنین چنان شد کسی او گفت قسم بخوری
 و بازمی آئی جواب داد شتم عاشق اعتباری ندارد رحمة الله صاحب خرد و رابع او در صاحب غلام سید
 انبی بی صاحب دیگر بودند خانه نشین و مجرد و آزاد و بیو و در رحمة الله علیه در حضرت شاه در گاهی
 را امپوری مرید و فیلیه حضرت شاه حافظ جمال السدی مرید و خلیفه حضرت شاه قطب الدین که در ایشان
 بالا گذشت وی مرید و خلیفه خواجہ محمد بر بود در رحمة الله علیه حضرت صاحب خرد و مولوی عب العزیز
 در رساله مذکور میسید حضرت شاه در گاهی استغراق بحری و شستند که وقت نماز مردان آگاه میکرد
 و حاضران و ولی بودند و دست نه از سبب پنجاب منتهی که از و صد شصت و هجرت متولد شدند تا پنج و ده
 معائن حق است از عبدالمی محمد و ایام طفولیت ایشان از بعد رسیدن از آن بر آمدند و در اینک شستند

شستند صاحب خرد

چون بس نیز سید قدر می افتاد هم سپید بروج جز کلام الصدق شریف از کسی خواندند و نماز می کردند
 باز مغرب شد و در بزرگ و دشمن تقاضای نمودند که وقت نماز افتاد تمیزش باز میباشند
 و اندر طریقه و صحبت و طریقه قادیه از احوال جمال الصدق و ملاقات از اغنیای فرمودند از کسی
 بوقت خواب ایشان رویه در چاه و ایشان بته میرفت بوی عکارت ایشان را می آمد و در قفسه دریا می
 انداخت تا نظریتی که در کس نماید که است یکی از مخلصان ایشان را شیر پیش آمد ایشان را می کرد و طایفه نزار
 زدند که در وقت شخصی از فرزند خانه است بسوزد و در بخت تاریخ وفات ایشان مات طلب مورخی عن امر الصدق
 عزرا ایشان و در طلبه مهور واقع است فکر شاه ابو حنیفه رحمه الصدق در سال مذکور نوشته است
 حضرت شاه ابو سعید بن حضرت صفی القدر بن حضرت غریز القدر بن حضرت عیسی بن حضرت سعید بن
 بن حضرت خواجه محمد مصوم بن حضرت محمد و خلف ثانی رضی الله عنهم ولادت شریف و دوم و بیست و نه ساله
 یکبار او و یکسره فرمود و شمش در بلده مصطفی باو عرت راه بود بطور آمده علل شریف ایشان از ابتدای
 عمر بر صلاح مالو گشته می نمودند که در ما و اهل عمر و بلده لکن سوگند واقع شده در وی بود که کمتر بر زمین
 میداشت مگر بوقت آمدن پدرش در صورت خود میگردش پس سید که ترا میباشند چون ایشان را
 می بینی تمسک کنی گفت وقتی باشد که ایشان را منصبی حاصل شود که مرجع قاصد خود کرد و فرقی نکند
 قال در عمر و سالگی تقریباً قرآن شریف حفظ فرمودند و بعد از آن که در آن کار بیستیم علیه الرحمه حاصل
 نمودند نیز فرمودند بعضی از بزرگان در محرم فرمودند که در آن وقت از آن بزرگان بجز آنکه در آن وقت از آن بزرگان
 شد و حاصل نمودند که در آن وقت از آن بزرگان بجز آنکه در آن وقت از آن بزرگان شد و حاصل نمودند که در آن وقت
 و گاه بی سیدند شاه بر حال ایشان عنایت فرمودند در چند روز اجازت و خلافت دادند
 ایشان را شورش بعد کمال پیش شد و مردان بسیار جمع آمدند و در حلقه میروشی و در جلوسیا میسر
 و صحیح فرموده ما علی نسیم بر پیشد چونکه نسبت محمد در این امور واقع میشوند و بعد از آن در قاضی نیست
 نماند و مثل صحابه کرام در کمال هندوگی و اسودگی هر یک بر میسر میسرند و سخن ایشان قرآن و حضور ایشان
 نماز و شیوه ایشان را بر با شسته و در وی عن انکسار کرد و حالات صحبت باشد علیه الرحمه بر این سوال

توضیح

یا فتند و نیز حضرت ابی ادریس را سپرد و دیده بودند که عرض ایشان خود را بدین رسایند و ایشان کتبی در بجا
 ایشان و الله بانی بی صاحب و بر مقدمه خدا طلبی فرستادند و ایشان جویش کمال تعلیم فرستادند و
 معلوم شد که حضرت شاه قاسم علی بن ابی طالب این کتبی است که حضرت سید مرتضی قبول داشتند و نیز حضرت شاه و درگاه
 ازنده بود و نیز فرمودند که این کتبی را در وقت از ایشان بر می آید و در وقت از ایشان بر می آید و در وقت از ایشان
 میفرمودند که هرگز نسیب من نرسید و ایشان در محبت پیر اول خود را رسم بود و در چنانچه شخصی غیبت
 حضرت شاه در گامی در مجلس حضرت ایشان از آن حضرت از آن حضرت از آن حضرت از آن حضرت از آن حضرت
 از آن حضرت از آن حضرت از آن حضرت از آن حضرت از آن حضرت از آن حضرت از آن حضرت از آن حضرت
 که در وقت بود لیکن آن خبر که بر اینست و در اصل شد پس از آنکه کرامات ایشان همین حساب رساله مذکور
 میسوزید چون حضرت ایشان از من آنرا حق گشت حضرت والد و دیگر بود و در خط و کلام و طلب
 ایشان فرستادند مقصود همین بود که بر جای ایشان نماند من چهل تا یک کتوب مرقوم میشود
 در این ولای این فقیر را مرض فاش منفعت بجز می رسیده که طاقت ایشان نماند و در وقت از آن
 است بسیار از آن است جلد نیز روز از برسانند می بینم که منصب آخر مقامات بر آن زمان شما متعلق
 و در بسیاری سابق دیده بودیم که شما بر چهار پائی نمانستند و در قیومیت شما عطا کردند سوسه
 شما قابل توجهات غیر بود و تجلیسی نیست معلوم نماند مقامات که در طریقه امام ربانی رضی الله
 عنیه است که در حضرت حافظ ابو سعید صاحب سلمه الله با این مقامات دستبستی بهر ساینده اند
 پس میگوید دست ایشان که بهتر از دست من است دست من است بیعت بخدمت ایشان که اقوال
 از اینهاست بیعت من است الله تعالی مبارک فرماید انما امرت انما امرت انما امرت بجای حضرت
 ایشان نشسته اند تا سال تقریباً ده است طالبان فرمودند و تلخی و سختی و فقر و فاقه بسیار پیشین
 و رسال کثیره و در صد جهل و در عزم حرمین شریفین نمودند و دوم با سوم و چهارم در سلب کلام و نقل
 شدند و نیز شروع حرمین در شهر محرم و در او در مجال بعد فرست از زیارت حرمین شریفین
 رجوع بجای وطن فرمودند و بیعت و او در معان بر بلده تلک و دخل شدند بین ظهر و عصر و مردم

حیدر القدر زور شنبه انتقال فرمودند تا بوقت شرف غیث را نقل بر علی کردند بعد چهل و نه شب مبارک از مشهد
 بر آورده در لحد نهادند چنان معلوم میشد که معین وقت غسل داده اند و هیچ تغییر نبود و پنبه که در زیر لحد
 نهایت خوش بود داشت مردم بزرگ بر او نزدیک تربیت حضرت ایشان در نون شدند تا یکم وفات
 سوگواری سبب آنرا گفته اند امام و مرشد شاه بوسعید سعید بر فرزند چو شد و اسهل جناب خدا اول
 شاکسته و منور گفت تا شرف سون محکم دین نبی فدا دزد پا بیسان محمد صغر که تا سه طعام سنگر ایشان
 بود و باز از قم میگفتند که وقتی مرا قبضی شده بود از حضرت مرشد من بودم فرمودند که در بازار برو
 خدا بچه کسی بخرد بمن که کم این از من بخواهد بعد از تو بود حضرت پیر نقیض بیضا بیدل گردید سه
 برمی سباده رنگین کن گویت پیرخان گوید که ساکت بخبر بنویز راه و رسم نمر لهاره لکم و اثر مان در
 تو تک بود بوقت شب زیارت ایشان مشرف گشته بود و صاحبزاده ثانی ایشان مولوی عبد الغنی که از
 ایشان بود دید فوت پدر بزرگوار خود چند ماه در آنجا ماند از استقامت شجاعت و حضرت حاضر شد
 و مو از جهت هم سنه گی با اقامت بجال داشتی و گرشاه احمد سعید رحمة الله علیه
 در رساله مذکور بر آوردی است فرزند اکبر حضرت شاه ابو سعید است و ولادت ایشان در سنه ۱۰۱۷
 و در رساله مذکور در و او تاریخ ولادت مطهر بزرگان سببیت و الدار خود حفظ کلام شریف فرمودند
 و علو مقامی که مولوی فضل امام غنی شرف الدین غیر با خوانند و عیالیت شریف از تلازم حضرت شاه
 عبد القدر زوجه الدمشق رشید الدین خان و غیره خوانند و سلوک طریقه محمودیه از حضرت ایشان یعنی حضرت شاه
 خلام علی و الدار حاصل نموده و عیالیت و خلافت مشرف گشته اند از علم ظاهر و باطن بهره رسانیدند
 حضرت ایشان در رساله خود چنین نوشته اند احمد سعید فرزند حضرت ابو سعید علم
 و حفظ قرآن مجید و احوال نسبت شریفی قریب نسبت بود الدار خود همی کلام الشریف و نیز حضرت ایشان
 در کتابت اقام فرمودند الدار علی شاه چهارگس سلامت و اما که از ابتلا موت بهتر از قریب
 حضرت ابو سعید سعید که ما با احمد سعید جلاله الدتعالی خود در آن احمد را ف الدت بشارت الدت
 الدت شریف الدتعالی و در این چهار بزرگ برکت عطا نماید و موجب راج طریقه نماید و گرشاه احمد

حضرت ابو سعید

این انجمن ایشان بعد از وفات والد قانم مقام خیرین شد و علی بن از بنهند و خراسان رو بایشان آوردند
 حسب صلح خود فراموش کردند خلفای ایشان در ساله قندار و خرمین شهره تمام دارند حمد الله علیه
 شیخ سیف الدین سپهر خرمی محمد مصوم بن حضرت مجید حیدر عظیم این اندام قانم زیارت کبار بود
 رفته و مشرف با بوس ایشان مشرف شده است پس در ایام احوال بعنایت که پناه موفقت فرمودند که سعادت
 نسبت ایشان چون منبع و حرات سلطنت یافته است حضرت ایشان را پیشتر محبت غلبه می فرمودند پس
 که با مشغول هستند و حقیقت باقی فرمودند در هیچ اولاد و در ششمین بنیه کنیز او بود و بقیادت
 در مدینه منوره که حاجی پند شد در شرف بیعت با او بود و در آن وقت که حضرت محمد صلی الله علیه و آله
 رسید حضرت شاه قانم سیف الدین با او دیدی دار اهل شیخ فاروقی بود و نیز قلیل جدا بود خود قناعت نمود
 تا از ششمین اندکی که روزی نکات و آزار و بیعت میکردند کار فروری خود از دست خود میکردند که شرف
 در ششمین تکلیف نمیدادند و عمر شریف قریب بود که رسید بود که غلبه فی و اثبات با حسن م تا وقت که در
 بعد حافظ کمال خان حمزه الدین تمام عمر شیخ خود ایشان میکردند و بنامی روضه و عکارات خانقاه شیخ خود
 از طرف علی بن سیف الدین که مرید سرسنگ الامتداد حضرت شاه بودند ایشان از حسن بن خرمی ساخته است نیز خرابی با
 مخلصان و دستاورد خود قانم کیسان بودند احوال حضرت شاه قانم سیف الدین که با انکاشته ام
 اکثر از رساله تصنیف ایشان است را قانم اجازت دعای سیفی و اعمال خیر از ایشان از پدر بزرگوار خود یافته است
 ایشان از ابناء واجداد خود فارسی خود و در ابا و اجداد ایشان سنگا بعد از اجازت اعمال و طریق و اعمال
 خوانی بود تا زمان ایشان جاری ماند اکنون بزوات ایشان ختم گردید تا پنج سبت چهارم در سبت چهارم
 بعد صد و بیست و هفت زیر دیوار شرفی اعطاء روضه پیر خود موقوف گشتند و ذکر حافظ محمد محمود
 مرید حضرت شاه قانم سن بود و در ابتدای ایام جوانی سجدت حضرت شاه رسید بود تا زمان ایام پد
 حضرت شاه حاضر بودند بر خود و لایم و در جب گردانیدند بعد انتقال شاه خود تا پنجاه سال تقریباً که برین نظر
 العصر سردار دولت بخت شاه می نهادند و دولت مسعود خود را قضا کردند تا آنکه زیر دیوار شرفی اعطاء نمودند
 در شرف خود آنها را در روزی شاه بی حیدر شاه از وی حضرت پرسیدند که حافظ صاحب برین زیارت

تفسیر بر این حدیث

تفسیر بر این حدیث

انقدر باره خودی آید یا نه شاره حضرت ایشان فرمودند که از وی حاضر نشد بودم و در خواب فرمودند
 که حافظی بیهوشی پیش شده باشد که نماید شرمش را شده منکران شدم و گاهی اگر دستش از روی
 در خواب بیدار آن میفرماید و وی انقدر همیشه برین استقامت میکند قویا در مسائل در
 دیگر مسائل فروریج عین و درینا آنچه فرزند از جنده ایشان معلوم میگرد که تا بیخ التفصیل امان همه فرمایم
 آورده جلدی ساخته نزد خود میدارد و حضرت حافظی بعد از نماز فجر در محراب اهل بیت و غیره میخواندند پس از آن
 در نوشتن فتاوی آن روز در کار خود به خانه مشغول میبودند بعد از طعام فرغت یافتند قیلوله نمودند
 و نماز ظهر را ساخته بر فراز حضرت شیخ خود میفرستند و نماز عصر در آن سجده بر فراز ایشان است و یاد در سجده
 محله خود میخوانند و بعد از نماز مغرب قدری طعام بخورند و پس از نماز عشاء او در در شریف میخوانند
 وی حضرت این سال در چات خود بر گز ترک نموده خواندن دعا و درود و شریف در وقت به بخار میبرد
 اگر بصیرت کسی بسیار یافت اندر شد مسجد کاشی بر فراز پیروز فرموده یعنی تا آنکه بچرخ بچرخ و هم شوالی
 بر در صمیمه ظاهر آید کرده و بقلبه نموده در دست یکبار و در وقت شمش و شش خشت سفر بستند و در
 دیوار غربی محله رفته شیخ خود در آن گشتند رحمة اللطیفه ذکر شاه جی عبدالمشاه مرید خان
 خاص با خلاص حضرت شاه علام حسین رحمة اللطیفه بودند از عمر خردسالگی با علم اجمالی آن بزرگوار حضرت
 قدس سره بر بردند بعد تعالی و بی حضرت خاک استانه وی بر روی خودی لایقند و دستش از بزم شیده
 و یای خود را از گردیدن در آن شکسته و در نماز و خاتمه شیخ خود را با استقامت تمام مکرر تکرار بنشینند
 و از بزرگت صحبت شیخ خود اتباع شیخ شریف بدل بسیار رسیدند علماء و فقرا از شریعت و طریقت را در شیخ
 پیش می آمدند و طالبان از دستگیری میکردند و تعلیم ذکر و سنن که میفرمودند و درت عمر در تکرار گنجد میخوانند
 چیزی آنک بسیار میکردند و مجلس سماع به وجود شوق مخلوب می بودند و هر روز در عهدش فکر و مشغول
 مشغول میشدند چون در آخر عمر رسیدن مرض نوشته و لغو و در میان بسا نماز جماعت از حجره در سجده
 شریعت که در فعل خاتمه شیخ وی است و تا نداند اکثر نماز عشاء را و کرده و دست رحمت نموده بیداری بودند
 بعد از آن میفرمودند مرا بر نماز عشاء میدادند و آنرا خواندند و در آن عرض نمیدادند که نماز عشاء حضرت ادا کرده اند

شیخ ابوالحسن
 شیخ ابوالحسن

بشیرتیه صاحبزادگی

چون مریدان حضرت شیخ زکریا درین حال دیدند با هم گفتند حضرت شیخ زکریا درین حال مشغول بکند و فرمود که
 بشیرتیه جانم که در وقت نماز میگردد درین وقت بسیار شیخ زکریا را در میان ما بجهت آوردند
 مشغول بود که در این مشغول بود که روح پرور از خود تبارخ دو اوستاد هم نشان در سینه کبوتر آورد و در وقت نماز
 و شش زیر خاک و بلیز در دوازده خانقاه پیروز و سر نیاز نهاد و در فوج گشت و در شاه جی حسن الدین شاه
 مرید حضرت شاه غلام حسین بود و در او اهل عمر جوانی بخود حضرت شاه سعیده بودند از انروز از تربیت
 صحبت شیخ حضرت بر دل وی دنیا در شده بود و روز شنبه در صبح اشتغال از ذکر که بسیار داشت
 و محب الفقرا و سگین جهان بود چنانچه اکثر فقرا و صاحب مرتبه و اهل فطرت بر ملاقات برخانه وی می آمدند
 و وی تعلق خاطر داشت و محبت شیخ خود که محقق داشت و بجز انتقال شیخ در این نسبت باطن شیخ خود بسیار
 بود و شیخ نیز توجه خاطر داشت و وی بکمال تمام مرید داشت چنانچه اکثر امور دینی و دنیاوی در محال باطن
 و بر این شیخ خود که مشغول میبود و در وقتی که والد هم همراه مولانا در مشهد برای ملاقات وی تشریف می برد
 بودند و والد بعد از صحبت میفرمودند که چون برخانه وی رسیدیم ملاقات کردیم فرمود که مشب میافساید
 یعنی پیر ایشان فرموده اند که شاه جی گوشه بود تیار و در یک سینه لاین خوردن نوشته اند می بندد و حرکت
 بر حال رفتن محبت و شفقت بزرگان میفرمودند روزی صحبت دینی شد بودم تذکره بزرگان
 میان آمد فرمودند شیخ سلوان رفته پرسیدم که سر کریم کجا رفته اند کسی گفت که چهارمزلوی غلام حسین
 یکسپه در گراب و جملت افتاده است برای برآوردن آن رفته اند و باز فرمودند که جانوران اینجا
 پیر کریم پیر کریم میگویند من بقیصای منور و معنی خود بدگفتم شاید شاه جی صاحب در زندگی آن بزرگ
 برای ملاقات وی سلوان رفته باشند و در یک شب چگونه رفته اند آن بزرگ تنها چگونه چهار را
 برآورده اند و در آن کثیر را همراه خود برده باشند و سمندر انچه احوال است شاید نیست سعیده را بطور باطل
 کرده رفته باشند و شاه جی هم با این طور سلوان رفته باشند و الحمد لله کلام کامل در این روز نداشتیم
 بعد از چند مدت شنیدیم شخصی در ایام آورده گفت که چهارمزلوی غلام حسین میفرمودند که چون کلاه
 بسین وی حضرت رسید فرمودند که این شخص کلاه آورده است چنانچه در میان آن تر خود و در وقت شب

سلطان منصفه فاقه در کت تعرف فاقه ایشان در نیند و جبار ایشان را بر ایشان از طرفان هلاکت بر
 اندر فرست که می نیند چون اولو کعبه بر مکان خود نشینت اوروند ملا خود امام الدین محمد العسکری ملاقات
 رفتند و اقامه نمودند آنچه شاه جمعی صد فرموده بودند پیش می میان نمودند و اولو کعبه فرمودند است چنین است
 که شخصی نیکو بود و از توجه بر این نجات یافتیم حکایت کاشفات شاه جمعی بسیار اندر تاریخ هشتم حرم
 احرام - سنه ۱۱۷۰ و مخرج بیست پوره در غزل گشت که مولد و وطن بیست اندر سپهر بر رفته کرده و در
 قصبه با سپهر واقع است ذکر ملا اخوند امام الدین مرید اخوند فخر صاحب بودند از اخوند
 صاحب تعلیم و اثر و فکر ابتداء انتهای یافته بودند و در کت رسانیدند و فلان قدر که شش میسر کردند
 سبق علم فقه طالب علم از میا و در روزی مولانا و مرشد نامین فرمودند در تعرف و ذکر ایشان که
 روزی بیان کردند که پیش ملا صاحب کرده فرمودند این فکر از نامی فکر است در میان ایشان مولانا
 محبت و ارتباط کامل و تمام بود شاید که مولانا از ایشان کتابی در علم فقه خوانده باشند و در کتاب
 و اندر رحمت می انداختند بلکه از راه شفقت یک فکر نیز تعلیم فرمودند و متوجهی ایشان نیز از بر مکان خود می
 بردند و بزرگ خود می بینستند و علم و مکر میگردانند و ایشان نیز غیریت می داشتند مثل سپهر خود
 می بینستند و ایشان همیشه فخر میگردانیدند و در چنانچه تعلیم را که نیند از مردمان گرفته و دوخت کنایند
 در موسم گرام هم با بر منبر را میگردانند در رحمة العلیهم و از خلیفه فادریش مرید حضرت شاه غلام
 بود و در سخن تیر از از می کمالی داشتند بحیثیت او از خلیفه می گفتند در رابطه که انهم پیدا کرده بود تا آنکه
 دیگر از نیز مشاهد حضرت شیخ خودی گنایند و در ظاهر صورت مشابه رسول شاه میان بود و الفاظ و
 کلمات از خود احوار و وضع ساخته فریدان تعلیم میکرد و پیرا و نه اجازت میگردان داده بودند
 آن الفاظ و تعلیم کرده بود و اولاد می گفتند که میان صاحب می فرمودند خلیفه را نام خدا تعلیم کرد و امام چنان که
 دیگر از او دیگر و خلیفه شیخ خود را همه کلمات میگرد و در میان او هم میگرد و در حضرت شیخ
 او را چه باشد از بر میگرد و در میان او هم میگردند از حرکت خود باز نمی آمدند و وقتی خلیفه در راه
 آمده بودند و اولاد از سخن پیش او متع کردند و سخن پوشیده اند از او پیش او فرمودند ششم نیندی

نزد او شسته بودند گفتند که این پسر پهلوان است او مرا زاده کرده گفتم پسران احوال نبراج و الا شد زنده بودی
 از ششم روز ختم روزی مرا ناله بر آگاهی فرستاده بودند که در آن مکان اتفاقا که او را با خاف و گش بود
 و یونان که کنه نداشتند اندو اسلام کردند و ششم را چای اسلام کردند و ششم بعد یک حکم گرفت که اگر
 برادر زاده بعد بروی وقت غمزده مرتبه دره و شریف خوانند و باشند و بعد از آن ده بار این کلمات
 بخوانند تو اینست میم موم نصیر اول موم صبح اول و بعدد اینها اسم کوس کنیز موم موم موم موم
 پیش او آریا که دم و بدل گفتن ای هم من این ما را آخر بهم خوانند و بعد از این سبب از چند سال فوت کرد
 و در کرت پور که این مسلی او بود و در فغان گشت و او را در میان او را در میان نوشه میگویند از آنکه مرید این
 این غلط بسیارند لالت هر لوشه هر بود روح موم موم موم موم موم موم موم موم موم موم موم موم موم موم موم
 او در اکثر شهرت پور بنگین پر گنده اند و در راه بابو نیتند فراده ازین احوال بسیار است لالت
 بیان نیست لغو باید من شریطان **و از حضرت شاه سلیمان** که در میان خود و در وقت شاه جی عبدالدین
 اند و بلکه ویرا شاه جی قائم مقام در جات خود کرده بودند و بعد از آن شاه جی میان محمد طهر حسین
 سجای شاه جی از شاه ند و دیگر سرش استند در این صالح و خوش خلق اند و اوقات خود را در ذکر و در
 میگذازند همه اتهام عرض شاه جی و حضرت شاه غلام حسین قدس سرها و در آن شکست سخن خانها
 و سجود و در سر و میدارند که میان محمد طهر حسین شاه جی در جات خود این کار را او سپرد کرده بود
 و مولی سلطان خرج غرس بر پوست دی نهاد بودند چون در عمر خود سالگی بخدمت شاه جی آمد بودند تا
 حال بر در خاقان پیشین خود بر نیاز نهاده مثل شیخ خود است بکل میکنند در اهل دنیا می آید و در سلیمان
 که در غلام حسین **خان حضرت** شاه حمله آمد و در غلیظه صاحبزاده حضرت غلام حسین بودند
 که ذکر در پیش بالادست حضرت فقیر شاه از افاضات و در دنیا خان میگویند بودند قوم کوچ و در دیگر خان
 فقیر و در خدمت اند که در هادی از بزرگی ایشان است قبای حاج از تن دور اندخته خرقه فقر در بر
شیرین در صخره و شیخ وی ایشان را در کمال مجاہد ریانت دیدند بر و عرض خود فقیر بر خود
 در میان فقر و بطلان و غارت و کلاه خرقه خوش و ساخته طبق فقیر شاه گر فایند رقم نیز میان آن

شیرین صاحب کعبه بود که

شیرین صاحب کعبه بود که

در اینجا حاضر بود وی و حضرتان عالی بجز بروی و خوب صورتی شهید بودند و در ایام پیری و تقوی است
 جمال در پوشی همیشه صورتش خوش بود و عین جوانی لباس فاخره خود را بجا نگذارد که رسم ایشان
 بجا آورده همیشه در میدان نیز همان لباس پوشی از نر و خود خردیده همیشه نیند مذکبه بعضی مریدان
 طعام نیز بر زمین مقرر میکردند و در حلقه میدان سر حلقه بوده ذکر جبریا و از بلند سخن خوش تعلیم میدادند و
 میکردند تا هیچ نیز در هم شوال سینه بگزار و دو صد وقت درخت سفر سبزه و در راه ابا و بیکه کاغذی
 که وی در اینجا خاققا هم ساخته بود مدقون گشت **ذکر حافظ علی حسین** مرید صاحبزاده حضرت
 قداح حسین سپرد اولی حضرت فقیر شاه و بخار و مادون از غلیظه پیر خود محمد دقان و جانشین پدر بزرگوار خود هستند
 سلسله در خان و جوانی و خوش خلق اند و مریدان پدر بزرگوار وی ایشان جمیع می آیند و تعلیم تلقین ذکر
 و شغل او را و غلیظه میبایند و ایشان خود نیز دستگیری طالبان میکنند و عاصی حرز زامانی و چهل اسما و او را و
 دیگر با نهاد تمام بخوانند و در شش فکر و فکر طریقه آنها در همه و همیشه بنمایند و بر اجمال حب جن و غیره و در
 سیدارند و خلق را از ان فیض میرسانند و در خانقاه پدر بزرگوار خود سب و محراب و روضه پدر خود و شکر کرده
 و عرس وی میکنند و آید و درندگان عرس را طعم بخوراند و سماع را دوست میدارند و رقص و می کنند و
 در رقصه با هر تشریف شریف می برزند و مان و پیرزادگان آنرا تعلیم و تکریم این میکنند سلسله اعدای
ذکر صاحبزاده مولانا محبت فرزند ثانی شاه ابو سعید حمزه العبد است نسبت باطن از پدر بزرگوار
 خود دارند و تقوی و طهارت مشهور است و همیشه شمه از ان نیست از نو که لیساری بریده هفتاد قبل
 نیکو دند و آینه که در بازار فروخت میشود نمخوردند که فراموشند گان از ان تا کان بیع به بیع فاسد خرید
 مینمایند و در آداب شریعت و طریقت و حفظ حقیقت مثل آبا و کرام و پیران عظام خود موصوفت از احوال
 شریفیت طریقت ابل گفین اند و در حقیقت استقامت احوال خود بکن میدارند و بهر همی پدر بزرگوار خود و حاصل
 سعادت حج بیت الله الحرام و سعادت زیارت سیدانام علیه الصلوٰة و السلام حاصل نموده و بی شک محبت
 که در این ایشانت همراه رکاب پدر بزرگوار خود که در کعبه می باشد بودند در بلده کنگ سید زاده آنجا که
 پدر بزرگوار وی استعدا در جلی ایشان را در آرزوی غایب و باطن حظیم دیدند که ظهور این سلسله از بی

شیشه ها بر روی

در این سلسله

کامل ایشان خواهد گشت نسبت به مجرب و در نهاده ایشان همواره در روز ارتحال با اجازت
 سلسله خاص خواهد شرفت گردانیده فوت کردند چنانچه صاحبزاده موسوی و سراله خود بنویسند و بعد
 سکرات موت شروع شد و وصیت پذیرد باین لالین با تبايع سنت اجتناب اهل دنیا فرمودند و فرمودند
 اگر بر دایم دنیا خواهی رفت ذلیل خواهی شد والا ایشان چون بگمان بر دروازه تو خوانند غلطید و فرمودند
 ما را که شرف تعالی او را در سبیده ترا اجازت دادیم بعد از تعالی والد خود چند ماه در لوکل اقامت داشتند در آن
 نیز دوران مانع لوکل بود اکثر بگزارت ایشان میرسیم و در هر پنج وقت نماز جامع سجده ملائمتی میگردانند و در وقت
 سبزه عذار ایشان نور سبیده بود چون ایشان با نوشتن خط بنام برادر گلان خود منظور بودی بر آن خط نوشتن
 مرا میطلبیدند و بعد موت دراز در دایم رسیده بجز متشن رفتن بر سنا ایشا نوشتند دیدم بعد از اوقات فرا
 بشناختند و معانته و مصاحبه کردند و هلاق نموده در فاقه جا دادند و صیانت کردند چند روز
 در اسبها ماندند اوقات ایشان را مشغول تعلیم علم ظاهر و باطن ایستادند چنانچه بعد از نماز فجر راقبه میگردانند و پس
 از اشراق از توجه دادن مردمان فراغت یافته درس کتب حدیث شریف می نمودند و بعد از قبول
 و نماز ظهر قرآن علم فقه و غیره میگردانند پس از آن نماز عصر و اساتذت بارطالعان خدا را تعلیم باطن و
 القامی نسبت میگردانند و از کلام دنیا و اهل آن اجتناب میدهند تا در ادم الصیحت کرده بودند که از
 صحبت مشایخ این زمان بر مراد بزرگان وقت نوشتن بهتر است در سن کبیر از دو صد و هفتاد و چهار
 در وقت آشوب اهل بخت بکرمین شیرین نمودند و در دیده منوره بر زیارت رسول مقبول علیه السلام
 فیض اندوز میبندند پیش سیدنا و شفیعنا علیه السلام تعلیم ظاهر و باطن بنمایند و شریف و در وقت
 حبیب الله صلی الله علیه و سلم در برابر مسجد مقدس حجه برای اقامت ایشان داده اند و سلسله استخوان
 مشایخ این حکومت اما یکی از بزرگان اسرار محسن حافظ قرآن و حافظ خوش بیان عالم فاضل
 و اصول و داندانه باریکی و لامل معقول و مدرس علم صافی و کلام و در سن گذشته بعضی بافت تمام
 و من کلام الله و محدث حدیث رسول الله جامع جمیع علوم تشریح احوال العلوم و مقتضات با فلاح حسن
 هستند که شیخ حدیثی و صاحب طبع صدیق ساکن نانوئیه عالی اسکنوت در پائین بر بی میگردانند و در بعضی علوم ظاهر

در شاه جهان آباد حاصل کرده بودند پس ایشان چون جوش علم باطن در سینه بیکتیه ایشان شورش آورد
 متلاشی در پیشی گردیدند سمند مهت خود را در میدان خدمت دو سکه در پیش یافتند آخر کار بخدمت شاه
 مولانا عیسی مرصوف رسیدند مقصود خود را عرض داشتند او شان فرموده طالبی باید که اعتقاد خود را
 در این نحو بنویسد بخدمت در پیشی رسیده تا فائده تام حاصل آید والا غیر این حاصلی نباشد بعد از اظهار این
 استخاره ارشاد ساختند و ایشان حسب الامر بسخنماره پرداختند بعد از آن ارادت در این سخن خود را بخدمت
 او شان عرض کردند و دست ارادت با صدق عقیدت در دست حق پرست او شان دادند **طریقت**
 کردند و از برکت صحبت این بر علی که حکم ناموا حاجت است علم یافتند و از تعلیم توحید خاص از آن مستفید شدند
 بعد شریف بردن او شان بجز این شهر بفرستند ایشان در سن یکصد و دو و هشتاد و سوم بر درستان برفت
 الحکام اسلام احرام تنه سجده کردند و پیشانی سودند و از شوق و ذوق طوبت نموده و عمره آوردند و از علم بزرگ
 بلکه گویان بواوی عرفات دیدند و حج ادا کردند پس آن بزمینه منوره حاضر شده بر در بزمین السلام
 سید خیر الانام علیه الصلوٰة و السلام بجمه دادند و به نیاز تمام آداب کوشش و سلام بجا آوردند و بعد از
 حدیث شریف من زار قبر حمی و حبیب که شفاعتی بزیارت سید کائنات علیه الصلوٰة و التحیات است
 اندرگشتند و در مسجد مقدس نماز با جماعت ادا کردند و باز در آن مقام شریف و صحبت شیخ خود گرفتند
 نسبت لطیف اثر بلین بر داشتند و اجازت یافتند و ما ذون گردیدند بعد از آن مقام مرحمت نمودند
 حال برکن خود را در این سفر در دست سلسله است که دیگر مرید با اعتقاد شیخ محمد حسین و مخلص مولوی متنا
 درین شهر هستند تعلیم باطن شیخ را و سیاه نبات خود دانسته در ورزش آن مشغول اند و آزاد و مجرور و گویا
 تنها نمی نیست میکنند و اوقات است حاضری و از تلاوت کلام الله و مطالعه کتب فقه و غیره میگذرانند
 در فن شاعری بزبان فارسی وارد و نظیری ندانند و صاحب دیوان فارسی آنرو هستند چنانچه چند بیت از
 قصیده که در مع شیخ خود نوشته اند در اینجا نقل کرده میشود **قصیده** چرا باشد که استایم جهان جان
 جانپوش که در افروزش پروردگست جان جان جانپوش بود چون برق تجلی چون زنی یکش و فرزند
 شعله طریقت تابان خنده پناش بود تا سینه او مشرق افروز سجانی هلال افروز نماید تکر و در گردن پناش

بر فرم اهل عالم بر جریمه نین عام او شبیه روز است منع بازگشتن کار در پیش عباد و حبیب آن شاه زنگ
 گیسو در مصیبت است تین نشان آید که دانش او نگذشت کلک را در نه پاک خوشتر است
 نماید بود هم بر خوان چشش ملک صورت ملک سیرت ملک فیت ملک عفت مراد از در چشم است
 نیز خوانم چو دانش بود چون سیند و فکر عشق تحقیقی را سر او بدوان گفتن چو آب که بر عافش با آسمان
 وجود حق شکر ریز شهو آید بهستان عرفان نعمت طوطی باش فرد در آتش عشق تحقیقی باطنش
 که باشد سیند اش تنور و جوش شوق طوفانش بیاد حق بود از بسکه در شوق فراموشی نگارستان
 عالم یک طراز لوح نیایش سرمه گر رتبه نعین او شیدت می سودم بیای حضرت عبد الغنی یگان دانش
 خدا همی یا شایسته کافر می رام که تنگ کافر می دان که خواهم سماش نیند را جنتی بر ماندگان
 قبله عالم تمنا بر درت نامد بدل خون گشت از پیش او گویم **عشق** مملکت ایشان می خرد
 آبر و فرزند رشید حضرت شاه احمد میر محمد علی در میر در جانشین پدر بزرگوار خود هستند و در حفظ
 الحد و سبیل علوم ظاهری و فرائع علم دینی پدر بزرگوار ایشان نیز تحصیل تعلیم باطن و کفایت حمایت محضند
 و او کار و انکار در مجال طریقه خود و طرق دیگر تعلیم نمودند و طی الطائف سسته و میر مرتب سلوک و عروج
 و در امور عبودیت گنایند که خلافت طریقه افش بندید بجدید مشرد و به است در حیات خود چون استیگی
 و شایستگی ظاهر و باطن در ایشان ملاحظه کردید و یافتند در سلسله خاص خود و سلسله دیگر که اسناد
 آنها از پیران عظام خود میدهند ایشان را اجازت و خلافت دادند و نامطب لوق خود گردانیدند
 و بصیحت بدوام ذکر الحد و وصیت با تبار سنت اقتباب اهل برعت و دنیا فرمودند و حق صاحبزاده خود
 سجدت عم بزرگوار قرابتی خود و مولوی ارشاد حسین که در کفر نفی عنقریب خواهد آمد در بلده مصطفی آباد
 عرف امپور که وطن مسلی پدر بزرگوار ایشان است تشریف شریف آورده بودند و اب جلی درین محله
کتاب علی بن ابی طالب در رئیس بلده مذکور در عهد ولید که تحصیل علوم ظاهری عالی طلبی در شمسند که تحصیل
 علم باطن که عرفان نام و ایمان کامل بران توفیق میشوی نمید نمایند درین حال او از تشریف آوری او شای
 بسبب ایشان رسید به نیاز تمام کمال بواسطه لانا موصوف سر اراوت برستمانه فیض از ایشان شایند

عشق مملکت ایشان می خرد

صاحبزاده معروف از آنجا که در احاطه عظمت ارشاد و طریقه باطن بر امری و غیرت قوت نیست
 در سلسله نقشبندیه مشاک کرده و در تنهای سلوک طریقه مجددیه نروده و در طریق تحصیل آن طریقه تعلیم
 طاعت ایشان در دوام جمادی الاخری سنه کبیر از دو سوی هفت در بلده لکه بنو واقع گردید و در آن زمان که در
 او باقی تشریف میداشتند از راه زیارت حرمین شیرصفین گردید وقت وقوع ایشان پذیر بر گوار ایشان تا
 در واره شهر برآمده اند و نیز فرموده و عامه حضرت شاه غلام علی رحمه الله تعالی ایشان پوستاندند و در کتابت نام
 حضرت بجهت ایشان از مقام فرمودند که فرزندی انوری ارشادی با نطق مشهور گشته است هر کس که شوق
 به شرافت ایشان برید شود که بهشت این رحمت من است پس صاحبزادگان و شوق دانه و حاله و حاله و در حد
 و دائم مشاق سکونت مدینه شریف بود و در حاله نمودند تا لکه در حلی در راه سفر سنه کبیر از رود مسند
 و هند و چهار راه پذیر بر گوار خود تنهایی خود فخر گردیدند و در کوی طلوس سکونت میدادند و خوشی
 حال ایشان بیاد آمدنیت سه که در ادعای که از کوی یاد بر بخیزد و پنجاهتیم که از اخبار خبر سیزد
 مولوی محمد ظاهر براد ایشان در مقامات احدیه بنییدند حضرت پدید بر گوار در عرض خود حواله توبه برین
 بایشان نمودند و در حیات پذیر بر گوار در حرم شریف بجای دی توجیهات صحیح و مخام می نمودند و از راه
 ازین که در فضیلت خواهد بود در دلی انوار بزرگی از جدید ایشان ظاهر و باخبر دیده است و از بعضی محرم
 و معروف کمال حسن عقیدت سعادت دارین خود دانسته ندانند بخودت ایشان هر سال ارسال میدنند
 بعد تحریر هذا رسنه کبیر از دو صد و هشتاد و هفت رحمت حق پیوستند و در که معجزه در فوکن گشتند
 شریف بیخجا که یک سیده بود ماده تاریخ هفتدهم از آنجا که ذکر مولوی ارشاد حسین
 حافظ آیات شریفی و وقت امر ربابی مندر کلام العرب الکلین محدث حدیث السیلین مدس فخر در
 مننده و دقایق معتول المند مقفی و متوجع اکثر اوقات خود را بدین تدریس میگذازند لعل بر غیرت و تقی
 اقبال سقت میدارند و سلاب بر کمال استوار و علمی ایشان متوجع اند و لکن طلب علم از تدریس سینه مستفیض
 میشوند و علم فضل ایشان از کتابت انصاف لکن که در رو کتاب بسیار سخن تصنیف کرده اند بر این است
 در کتابت بلن از حضرت شاه احمد سعید رحمه الله سعید از زبان غیب است راست

این کتاب در
 کتابخانه
 ...

صدوی نیز نیرازند و باعث همت آن تجارب طایر روح ایشان بر مدار بر روح متعالی که دلی نبود و کسب از حق
 است میدارد و ایشان از وی اقتباس انوار و برکات حاصل نموده تعقیبیه باطن و تزکیه نفس من موجود بود
 مراتب سلوک تا حاصل اشتغال میدارند و وقتی مولانا صوفی عازم حرم محترم شدند در آن حال مخوفه شد
 گذر شده لیکن استانه بوسی خانه کعبه نازگرویدند و حج او نمودند بجزارت خدام حالت بیکه جسم
 گشتند و احرام آن حرم کرم خیر اله نام بستند چون بان مقام شریف رسیدند بسجده و در حالت
 ششخ خود فیض اندرگز دیدند و از برکت صحبت او مشان برکات و انوار کیفیات انعام شریف حاصل
 کردند چون مقدر صحبت از آن مقام کردند مشتم ایشان از خلایق و نیابت خود فرمودند تا طالبان آن صحبت
 گرامی ایشان بهره و پیشانی از آن مقام حضرت یافته بر امپو که وطن ایشان است رسیدند حال بسند ایشان
 مثل ابا و اجداد خود شسته اند و در جملاب علم شریعت و طریقت بستند و رئیس مبله مذکور تعلیم و تکریم
 ایشان سعادت و این خود میدارند از سوی محمد منظر در رساله مذکور بنویسند که محمد رشاد حسین علیه السلام
 از اکابر محاسن اجداد خلفاء حضرت ایشان اند یعنی شاه احمد سعید و نسب ایشان ابو اسفند شاه محمد کبیر
 بخصت محمد و سید حضرت ایشان مع خوش استعدادی ایشان مثل ظاهر بسیار میفرمودند بالظاهر
 بی نهایت و لطف شای مخصوصه که فقیر هم رشک می برد و سر بلند می می کشیدند و در آنک هم خوب ارادند
 و وقتی نسبت اند صاحب بدین تعلقات مذکور بنویسند شاه محمد کبیر علی اهل السعیر و اصغر اولاد حضرت
 محمد و است این محمد و زاده اش شاه از آن لقب شد که شاه سکنه در می نظر عنایت و طوفانیت شامل
 این صاحبزاده بر فرزند وارثت و بشیوه القاب اجداد اجداد خود این قره العین شاه خوانده بود و
 تشبیه ایشان به کبیری آن بود که پیش از ولادت آن محمد و زاده حضرت ایشان ملامت مذکور در خانه
 تو سپسک آید کبیری که یعنی نام قرار زنده دارد و چون متولد شد بان نام کسی گردید و همواره از بس غفلت
 و علم استعداد آن قره باهره ولایت خبر میدادند تا آنکه این لوز دیده بین تربیت حضرت ایشان
 بهشت نشسته ملک لفظ قرآن مجید نود و در آن سن کودکی از و جمع میل علم فقهی و معنی دیده می شد و
 با ستادش را بلا مشا به یکیش که از بس طفل نفس ندیده و نشینده روزی فرمودند بنما طر آمد

که محمد سیدی نیز چون برادران خود از این جهت بهره دیگر و اما چه باید کرد که اطفال معامله اهل مایس
 نزد یک این گفتند در این شفقت آب چشمه مبارک جمع شد بعد از انتقال حضرت ایشان پس از تمامی
 حفظ قرآن باین ترتیب برادران بزرگوار تحصیل علوم بیستول و بیستونقول باخبر ساینده و ملایه ایشان از
 قامت و رفتار چشمه و ابرو بود البرزگوار خویشش باست تمام دارد و از دلایل قبول آن محترم
 زاده آنست که بنیره حضرت باقی باشد در نظر خواجه کلان خواجه محمد علی در سلسله ائمه اهل
 و اقباعه و در جباله کناح آن گوهر شسته دلالت منسک گردیده است آتیمی و در رساله
 مذکور است محمود رنگ زیب بخدمت ایشان می رسید و استفاد می نمود و بلکه بسیار دیهات
 نیاز ایشان کرده و در مرتبه شرف زیارت مرین شریفین در یافتند آن ولادت شاه
 محمد سیدی در سنه یک هزار و دویست و چهار روز و اوقات در سنه هزار و نود و شش واقع شد
ذکر عنیم شاه مرید و خلیفه شاه در گاهی که ذکر شریفش بالا گذشت
 بودند رحمة الله علیهما و مولد و موطن و مدفن ایشان رام پور است عالم بودند متقی و متوکل بود
 کثرت اهل و حبیال بر دروازه اهل دنیا نمی رفتند و در تعلیم ظاهر و باطن خود را مشغول میشدند
 و اکثر نواب احمد علیخان رئیس بلده مذکور شایخ و فخر ادا میگرداند و ایشانرا هم سواری کرد
 فرستادند و مرصن شریف آوردی میشدند ایشان گاهی در آنجا شریفی نمی بودند و گاهی در آنجا
 فخر و قافه خود بر زبان می آورد و در مرصن موت کمال بهوشی در وقت نماز بهوش می آمدند
 و نماز او میکردند و در یازدهم ربیع الاول سنه یک هزار و دویست و هفت و هفت و هفت یافتند و پیشتر
 در دروازه خود در من حجره مسجد مدفن شدند **ذکر محترم خان** عرف وی فقیر می بود خسیل است
 عرب بودند و خلیفه مرزا علی بابا خان و عمر در آن یافتند بودند و ککن را سپور و متاد است و بیست شریفیت
 در وقت بودند و در وقت جوانی سو و اگر می اسپان میکردند و در عهد پیری و فقیری گیاه کشیده می نمودند
 و کار بر او حسیلن آمد میگردد چنانچه بیرون شهر رفته شسته به نیرم و غیره مسکینان بر سر خود
 پهناده تا بدر دروازه شهر می رسانیدند چون صنعت پیری کمال رسید خانه نشین شدند

در سنه یک هزار و نود و شش

در سنه یک هزار و نود و شش

و در مرض فوق و سوزاک ملحق گردیدند روزی با ششم فرمودند که پرسنگ نیزه که از محل قادر به بران
 می آید بر لذاتی می فریاد و هیچ مانند از را اید امید اوند و شکستند از زرگی و نوازلت و ریاست
 از بشیره که و هویدا بود بر هر شغل ذکر که از شیخ خود تعلیم یافته بودند و در شش بجای تمام بران میباشند
 بود از اشتغال هم بر ایشان هر می شدند وقتی با ششم فرمودند که مولوی سیدین محدث را با نصیحت کردی
 اش در خواب آنحضرت علیه السلام و لم فرمودند که مسلم تو بترس که ای اطلاع از انصیت میکنی وقتی مولانا
 در می شد تا در امپور شریف میباشند برای ملاقات ایشان شریف برودند ششم بنیوت شریف
 حاضر بود بعد ملاقات صورتی هر دو بزرگو از بعضی مشغول شدند و از ظاهر بر باطن توجه فرمودند تا دیر
 دراز کشیدند قیام فرموده ماندند چون هر دو بزرگو از سر برداشتنند ایشان با مولانا گفتند که پیش شما
 با وجود حضرت و کبر سنی من شورش و فغان پیدا میشود و میخواهم که نفرماز غلبه این مرتبت شما
 مولانا کمال الحافظت قوت نسبت ایشان با ششم بیان فرمودند و فاشش در نسبت بر پنج جاده ای الادی سینه
 بجز بارود و صد شصت بیعت واقع شدند و بیرون شهر مذکور رفتند گشت مولوی جمال الدین وطن
 اصلی ایشان الامور بود و سینه نزد و عالم العیون عقلی در کتب و حدیث با شکر که شاه جلایز از پدر وی
 مولانا شاه ولی الله شریف علی خوانند و از نسبت است بابت این مذکور مولانا فخر الدین که ذکر شرفش با کمال گشت
 میباشند و مرجع خلق تمام و عام در وقت خود بودند شیخ ایشان ابون را امپور ایشان از حضرت
 و فرمودند که در اینجا باش چون ایشان حکما آمدند و سکونت کردند که از امیر غریب سردار رئیس شهر مذکور
 مرید و متقدم ایشان شدند و بقتل و کمال ایشان همه متفق بودند و بکار هم سلسله منصفت چنانچه
 بر آن تعلیم هر کس را کس میخواستند و این سری بود و در بعضی اشعار منصف شیم خود اول مرتبه که او را بعید
 حیات ایشان بر امپور رفته بود از ناواقفیت فدا الی اخطاف جوئی بنیوت ایشان فرسیده بود
 در نسبت و ششم جاده ای الادی سینه که از دو عدد و چهل و دو وفات یافتند و قریب در راه بود
 مذکور در گفتند زیرا که مولوی امینا احمد از همان اول مولوی در مولد شریف شهر مذکور بود
 بنده سگلی از علم ظاهر سنی را یافته بعرفند و سگلی در مولانا فخر الدین مذکور میباشند باطن از علم ظاهر

سینه نظامیه

کتاب سینه نظامیه

خود یافته بیکم شیخ خود از دلی تشرفیت آورد و چون بر بی اختیار کردند و در طریقه قادریه از سید علی
 بعد دادی که قبرش در ایستادت محبت کرد و نگذشت که اوقات محبت بر ایشان غالب بود
 کلام توحید بسیار میفرمودند که کسی کم درین زمان گفته است چنانچه شعایر این از کلام درین بیست
 حاجت بر بیان نیست گویند پنجاه سال با مریدان شریف میفرمودند و ریاضات بسیار کردند
 او چنان تقاره فرمودند که آوازش از هندوستان درگذشته و در کابل قند باره و سحر او چنان
 رسید مولانا و مرشد تافل فرمودند که یکی از اهل تشیعیه مجلسی او و همیشه نام بر بی با بدین نفس ایشان
 بتقریبی سیست قبل ازین بر شایخ پیش این آمدند و تکلیف دهن محاسن او در ایشان انکار فرمودند گفتند
 اگر شماست لوی نمویید و با بیان خود هر وقت لاچار عرض آنها قبول فرموده و تیغ باطن خود را آلوده
 داخل محاسن نمود چون محاسن آنها میباید که میشد و صوفیان در عین و خوش درآمدند و آنها که
 پیروز بر سامان رسانیدند ایشان بر دوش بر که دست خود نهاده این شعر خوانند که بگوش گل چه
 سخن گفته که خداست و لبست چه فرموده که مالان است آنکس بر زمین است وی غلطی می شود و غوغا
 محاسن او در عیان پشیمان شده بر فاسته و گنجینه گویند مریدان و خلفا ایشان را کت که در بالا
 بودند و هستند و بعضی در دیار پارس و اوزان اهل ذوق و متون هستند چون لیم بنیاد و صفت رسید
 در مشتمل جمادی الثانی شش ماه را در و صد و پنجاه و فاخت یا و در غلقه خود مد فون شدند ما لا
 نشدند اکبر ایشان بر جای ایشان شیخ نظام الدین شسته اند و طریقه ایشان جاری میدارند و فکر شاه محمد
 دیو از خلفای خود فقیر صاحب بود که ذکر شریفین بالا گذشت را رقم درین تمیز از دیداری شریف بود
 است فقر حقیقیه بسیار بر آرزو می نمود و میگردد گوئی مصداق این شعر بودم و بیتها اینست
 نهان عشق ز مردم لیکن از روی رنگ رخ و خشکی لب راجه علان چه سوسا قوت بالینه قوت هر ی غیر
 که حکایات زود آوری وی درین و پیکر شهوت روزی را رقم در جای است ما و بود میر و علی بک
 که جمال تو شش درین شهر شهوت و در طاعت قوت وی بیان میکنند که بر پیش قوتش دست خود
 پیشش بر روی صانع را در درگاهت سجده و سبکی رفتند تا که رفت آن نوست

شیخ محمد علی قادری

گفتسم میان صاحب گذاریدم گفتم شکسته میشود و انتهی گویم آری کمال قوت لطیفی وی در پرده
 طاقت ظاهری اظهار کرامت می نمود دریا زدیم جادی الا اول عشر صدمه سیزدهم وفات یافتند و در
 موضع پیدلی که بطرف شمال از راه پوروه کرده است مدفون گشتند و ذکر جمعی **سین** نام وی کمال الدین
 و عشر سیزدهمی میان مرید و خلیفه شاه در گاهی بود که ذکرش بالا گذشت و در محبت عقیده شیخ وقت
 خود و نظری که داشتند و تمیز بر وجه شیخ خود وی ساخته اند و هر سال عرس او شان میگردند و در
 شغل اشغال تا دو مگر خود را مشغول داشتند و از تیرگان غلام چلبانی خان رساله وار بودند که طی
 از اعظم روسای راه پور بوده است و وی ترک دنیا کرده تفرضتیا کردند و چهارم رمضان سنه یکم
 و دو صد و شصتا و چهار وفات یافتند و **کراخونیک** از اولاد عباس بیگ مکره اند و هر یک بودند و در
 و خلیفه شاه در گاهی بودند و اهل جد و جماع و در بیگانه زدند و مترقی با جواب می دادند که من اجازت
 سماع از شاه صاحب میدارم مولد در وطن وی نجاب بود در ستم رمضان عشر ششم صد سیزدهم
 وفات یافتند و در احاطه فرار شیخ خود مدفون گشتند و **کراجی سعادت**
 از اصل لسل سعادت لوتکالوزان بودند در روز سالگی پدر و مادرش دیر همراه خود که معلم بر دند باز
 مراجعت بوطن در میان راه پدرش دیر تنها گذاشته فوت کردند و مادر او قبل از رسیدن که
 در راه فوت شده بود وی همراه دیگران بوطن در قبضه مکرور رسیدند اقربای وی از نزدیک
 شنیدند و چون سعادت از لی مدوگارا بود بطن را گذاشته در مراد ابا و قسریع آورده **محمد**
 سید خان قیام نموده چغیری از علم مشرف و سخن خواندند بعد دو صد سال در بلده راه پور فرقه تحصیل
 علم ظاهری مشرفی کردند و بهم در اوقت طالع بلخی بخدمت میان فیض شاه حاکم که ذکر شریف بالا
 گذشت رسیدند و در پیشه بید روزی چند بجزید و تفرید را دست داشته در خلوت جلالت
 تحصیل علم باطن می نمود و بهم در خیال تکلیفات و ریاضات و مجاہلات بسیار کشیدند اما در راه
 و در سن شیخ را گذاشته بودند و در مراتب و مقامات خود را مشغول میباشند تا آنکه مشیخ ویرا اجازت
 و صلاحیت دادند و نسبت آن شیخ چند کس را ارشاد کردند و بعضی را اجازت دادند و عالم ارک

سید محمد

سید محمد

سید محمد

نسبت زنده و مرگی خوب می فهمید و بر در ایل دنیا می گردید تا آنکه عمر خود را در حجره مسجد خود گذراند و بعد متاهل شدن چند سال در نسبت به رمضان سینه تراود و صد و هفتاد و هشت فوت کردند وزیر قوم مشیم خود را فون گشتند و یک سپهر عقرب گذاشتند و با هم بسیار مهربان بودند بر گاه بمبارا و اباد نندی مسجد نیکو فر کوش میشدندی و از مودت بقیم سنگی که با من بود و غریبا را بقدم خود مشرف می ساختندی ذکر محراب **اصحاب** شهر ری نسبت خان و دست برای حال در فرقه نیا میان نوکری میکردند و بظاهر لباس بر طرز پادگان بودند در باطن سینه شعور عتق حقیقی میباشند و در پرده طلب مقصود اسلی ریاضات و مجاہدت میکشیدند و صحبت سالکان و مجذوبان می بر داشتند لیکن در حجت و جو درویش سالک کامل طیبو و ذالفرض نام نامدار خان رحمه الله علیه شنیدیم بخدمتش در پنجاب رسیدند که سلسله ایشان سیصد و سی و سه ساله جمال السد رحمه الله علیه را میور می رسد چو که فالصاحب صوف را حاجت ریاضات و مجاہدت بنویسند و را اول و پایه تقرب است نسبت بقدمت مجذوبه و مذاتش ممکن ساخته باشد و شکر اجازت و وفلاقت داده خصمت کردند ایشان از اینجا خصمت یافته و بر بلده کویل و سا و اباد و غیره و در اثر وی که مسکن بدفن ایشانست بتعالیم ظاهر و باطن مشغول گشتند و در باطن خود تامل داشتند که چند کس از شرک توبه کردند و برکت فیض صحبت ایشان موعود گردیدند و مشغول باسلام شدند و تا حال بر تعلیم ظاهر و باطن ایشان ببل و جان مشغول اند و ایشان عالمی قوی داشتند و قوت توهم ایشان در ستر شان اثری بلین داشت تا آنکه یکی از علمای محول بود و شاگردان خود را بر آرزو و ان اثر توجیه نزد ایشان فرستادند و ایشان بیخبری از توجیه و تکرار توجیه با وجود ایشان برکت فیض توجیه ایشان اگاهی کل باطن یافتند و توجیه را حاصل نمودند و ایشان بفساد و معتقد و مطیع ایشان شدند تا آنکه فیما بین استاد و شاگردان نوعی شکر بخی افتاد و استاد موعود شقی و متورع بودند و هر کس اطیع الله و اطیعوا الرسول و اوله و آله و صحبه و من تبعهم باحسان عشق نفا کردند و تسلیم خانی خود را خست و موعود شناع با سنی را حاضرید کرد و در حقه الله علیه

فصل در بیان مجاہدت

و از مریدان خالص صاحب کلمه مولوی حسین شاه بخاری تخلص بی شکن ابو ذر که اوقات ایشان از کتاب
 شلعت الهی بود که در رسد کتاب اندر من نالین کرده اند بر ظاهر نسبت حاجت بیان نیست درین سال سبز
 یکبار در دو صد و پنجاه و پنج وقت تخریر برآشید و شد که ایشان در ملبه به پال فوت شد از فغان
 صاحب صوفی بارتهم بسیار مهربانی و شفقت میفرمودند اول ملاقات من با او در شهر اکبر آباد و باز
 هنگام حجت اکبر آباد در ملبه کول شده و بعد او شان براد آباد آمد غریبانه از قصد و مخموش
 ساختند روزی از من فرمودند پیش ازین فقیری بودم یعنی قبل از پیروی در میرید در گوشتم آوار گشاید
 که بر خیز وقت نماز فجر هست سید قربان علی رسید فضل حق بر او برادر سلک اترولی از خرد سالگی
 خادم خوش عقیدت ایشان هستند و بخت تزوج ایشان در کجکنت تعبیه اترولی این برادر برادر شدند
 و خالص صاحب در مرض فوت سید قربان علی را طلبیدند و پیش خود نشانده مریضت گردند و خلافت
 و خرقه دادند تا تمام خود ساختند و بعد همان مرض سینه بکنند و دو دو و شتاب فوت کردند و در تقصیر
 در فغان شدند و در فرزند از جنند و عجب گذار شدند با جمعی تاریخ تعین مولوی حسین شاه را در فرزند
 که بر فرزند شرفش کند بهت نیست را با این مذهب که جا بود که بعد حکمت هفت روز تعین باومی بین تا اکتبر
 سال سفر و کسم شرفش گویم بدست حدی جناب عبدالعزیز است و دیگر از تاریخ تعین سید
 فضل حق که از هم بر فرزند شرفش کند بهت نیست بدان نوشته می آید که در کیش بنی سراج
 سیکرم وقت ندال و در محرم شد ازین دار فاسوس می ارم و در فراق صوری آن ترو و اهل وفاد
 بود و طالب یکی در برنج و انوده و الم هم بر تکریش سر زانت فرود کردید گفت که یکبار ابل طریقت قبل از کلام
 بعد فوت ایشان اتفاقا در اکبر آباد رفته بودم و سید قربان علی آن زمان در آنجا بود و از جهت معرفت
 سابقه بلا حالتش رفته ایشان را سینه بریان و زنده گریان دیدم و فرمای آه آورده بود و او شنیدیم
 بل من مزید با دلسله الحدی قماری ذکر خلیل احمد خان صاحب ساکن در شاهی پور نسبت باطن تعلیم و در
 شریف سلوه تخمینا از آن حضرت صلی الله علیه و سلم میباشند و علی سلوک خود در خواندن آن درود
 نمودند از اهل قضا و اجتهاد بودند و صاحبان درود و دعا که تعلیم می فرمودند و در حال حاجت استگاری در آن

...
 ...

در دو دفتر است بلامحل معنی ملا محمد و الا الله شاه را نیز مودت حضرت مولانا سید محمد حسن آن جناب سبست
 برید و خلیفه ایشان فرمودند با آنکه ای بود در آن زمان کلام توحید میان فرمودی که مستحسان میرزا محمد
 و هم بپرستم فعل فرمودند که وقتی ایشان در ایام مولودت تشریح کتب تفسیر مولانا سید محمد حسن آن جناب
 بجزای ایشان با خود و در آنکه چیزی می یافتند در این کتب تفسیر مولانا سید محمد حسن آن جناب
 میان حدیث فرمودند و عید وی مریدان شدند و در بعضی اوقات در محال طلبه توحید بر مردم آن زمان
 ایشان گفتن نتوانستند و در آن زمان که جناب پیر احمد از وی در شا بهیامین تشریح بر فرمود مولود محمد
 استنبیل که جناب بر ملاقات این نزد در میان کلام گفتن نام ذات پاک ایشان از مولودت و ملاقات
 که بسپر گزینان بود در شاه فرمودند یعنی نام ذات پاک را گویند مولود محمد استنبیل گفتند که رسالت پیام
 اسم ذات میخواندند در شا گفتن نتوانستند و در آن زمان که مولانا ولایت نبوت عابرا بر میگفتند
 ساکن شدند که هیچ گفتند و در زمان امام الکبیر در شا بگزاراد بپرستم نقل کردند که وقتی در شا بهیامین تشریح
 فرمود من سخن ایشان این رقم طلب نبی و من بلکن بپرستم این عرض دهم فرمودند فرایا سید فرزا
 ز فتم زمین جانکه کرد و کیفیت آن بر بیان نمی آید و هم درین حال بے قصد خیالی مولانا فخر الدین کاشغرین گفتند
 این فطو سماع گذر شده بود که مخالف صاحب موصوف مرا بگذاشته فرمودند که شما در طایفه مولانا سید محمد
 گفتند بر من در طایفه ایشان فریاد فرمودند و فریب بود که کار شما با تمام رسد اما صورت مولانا پیشین
 آمد مولانا آن صورت شرم آمد در سینه دهم نیز رحمت حق بپرستم مولانا محمد حسن موصوف خلیفه ایشان از اهل
 و ذوق بود و در صحبت مولانا شاه عبدالعزیز یافته و نظیر اطلاق حسن بود و از در سبب تحقیق شتوی مولانا
 روحی و فیضی وافر داشتند و اکثر لغات اشعار آن بر میا و میخاندند و حلی انان بر میگذاشتند و مستطاب
 سوز و گداز می نمودند با هم و دیگر ابدا از برکت صحبت و مستفیض شده است و بیانات دمودند که ریافتند
 وی در خفته هم شعبان سینه کبر او دود و در صحبت و محبت وفات یافتند و در شهر کبر اباد در وقت
 ناصر احمد خان برید و خلیفه پدر خود خلیف احمد خان صاحب موصوف بود و در اقامت در شا بهیامین تشریح
 ایشان رسیده دید که لباس درویشان گذاشته اند و آثار بزرگی بر ما صیبه وی بود پس از

ملازم است با حسن خلق و عاقبتی نسبت که در کیفیت آن سیردان از تحریر واقعه است و در روز کعبه ماندند و در
 وقت صبح هشام از بکر بجهت فرستادن سیاحتی سیاحتی میگرداند چون در ایل عربی و اهالی پیرا رسید
 کلمات توحید از میفرمود و در بخیار و در شایسته سخن اسم ذات همانند نموناستند و در آن تفسیر حال با طاهر بلند
 فرمودند گفتند نام که در تکبیر اول میگویند یا انکه اتی ابو لکن بیان طلبند منون شاعر شریف مولانا روحی
 میفرمودند و ترجمه آن نموناستند و اشاره بان میگردند وقت حضرت در اجازت مع خود بجزند کور و او در
 در محل اجابت آن ملاحظه و در جمله بجا بجا پناه کما حق تعالی فرمود و حضرت که در پس از دو سال از آن
 در میوه و تشنه است او در دو روز در دو روز اول سینه بکبار و در صد و شصت و شصت بر سر در اجازت باقی
 در حیا و سبب خود زیر و لایحه است که غلیظه می از ابل شوق و ذوق و برادر زوجه می بود
 مدقون گشتند رحمه الله تعالی علیه و هم در آن زمان در مشایخ چهار تن بود که بخت مولوی محمد
 غلیظه حضرت شاه غلام علی محمد می تهنه الله علیها و علیها السلام می بود چون تسلیم او نمودند ششم مستر شد
 بیجاک و می پیش از کلام از وی اشاره نمودند یعنی این فلان است که خدمت ناظر محمد خان نادر را با او
 آمده است و استم که قبل ازین میان انفرادان تو خدمت خالصا حبیب از ما شنیده اند و از آن عالم
 که در اهل مشبه و جودیه و مشهوره با جهنم است یعنی وی حضرت چند کلمات نسبت خالصا حضرت بود
 که بجز آن آمد بعد از ساعتی وی حضرت بلطفه مریض صرف بخت گردند و از سر وی که است
 فرمودند مرد بزرگ و صاحب نسبت گفتند و ابل طسره لغت مجودیه بودند و در چهار وجهها که
 بسیار یافته رحمه الله تعالی علیها و در هفتاد و هشتاد و در صد و شصت و در چهار
 بر حمت حق میگویند و در بلده مذکور مدقون گشتند حجت صحیفه در فلان باد و او در
 تنی خرم خانهها کردند و رفتند و در **احمد صلی الله علیه و آله** که از اخبار اولاد شاه عالم الله ساکن را می بود و گویند
 شاه عالم الله بد ریافت آنکه رسالت پناه در چشمه فاطمه زهرا معنی الله عنها سنگ است از این داده بود یا
 ملا برین زنده بود و حقی رقم در چهار تن بود جزمت مولای و در مشبه کلا حاضر بود حکیم معنی اللدین ساکن شهر مذکور
 که با سدی وی خواجه و خشک بود می غلیظه حسینه صاحب و در وی مولانا را در هر دو روز آن محل است

همراه مولانا حاضر بودم حکیم صاحب زبانی سید صاحب نقل کردند که فرمودند جدم دعای کرده بودند
 که الهی اولاد مرا چنین دینا ندی که ترایا دندارند و فرمودند که روزی مرا لب شسته بودم نماز را
 طلب و شستگان بر دم که نشاید برای خرج روزینه طلب میدارند و در دل گفتم که دعای صاحب
 ایشان باجا رسید که از فلان سخن ما را فرصت عبادت میسر نیاید بخانه رفتیم و بر فراز آنجا رفتم مرثب شدیم
 که جسم لطف از قبر بیرون برآمد و در قبله دست بر کتفه در حق من حاضر نمودند از آن زمان تا حال
 دنیا از من برود استی و او اهل حال جناب سید احمد و زید شرفی طالع جلی از برای برلی در دلی شریف آورد
 و در سجده که با وی آمد به جا نشسته عبد القادر حاضر شدند و چیزی از علم منبر و نحو خوانند اما علم من
 علم باطن بیشتر بود پس کتبت شاه عبدالغفور زجره الکر سید نمودم بدیدند و در بریدند و شاه علی
 مرید پدید فرود شاه عبد الرحمن در آن مجلس و کمال این بر سه بزرگوار از لغت یافت ایشان از علم من
 حاجت بر بیان منیت در روز اول امیر شاه ولی الله صوفی شیخ الامام شاه عبدالرحیم صاحب
 که در آنجا شریف او علم خواجهد خرد گشت شیخ احمد اسیر نری و شیخ الهاد و تو ابتر سام الدین محمد خواجهد باقی و
 از سید ابوالحسن شیخ آدم الدین صیغ شیخ احمد اسیر که صاحب خواجهد باقی و دانشم اهل کلمه الله
 صحبت الکریم صحبت الامیر ابوالعلاء بن محمد در آن جناب سفر کردند و از خدمت خدا شنیدند که من
 حاصل کردند پس آن در لشکر فواید غیاث بهادر ترسند بجهه ترک دنیا کرده بجایت و در میان ما
 نموده تکمیل باطن کردند و باز در دلی شریف آوردند مولوی محمد سمیع مولوی شکر باقی
 آنجناب استخوانا حرمه شدند که حضور ملک نماز مکه شود و جناب پیر تاجان این واقعه شده تسمیه نمودند و فرمودند
 که شب در حیره دو کعبه نماز کسب من گذارید پس ایشان نماز بگذاردند بعد از آن هر دو در کعبه نماز و
 جدا خواندن فرمودند چون ایشان نیت نماز بستند از بر تو صحبت و در به این آنجناب صاحب دستمراق
 ماندند صبح آن متفکر گشته هر دو مراد بخواستند و بخواستند که بخواهند جم کرده اند و پیش از آن هر دو
 گرفتند چون در راه با تو شریف آوردند را تو خرد سال بود و مشاغل ایشان در آنجناب در خط
 تازه پس آنجناب از راه گلکته در بیابان رسیدند بعد از آن صحبت خانه که قصد جهاد نموده باز از راه نکور

بند و ستان لشکر آرد و زنده کسانان بر ستار بر کوهین جهاد تعلیم غلام نمود و غیر عام کردند و غیر
 نویسر و این نیکو بجهت تقدیر نمودند و آنچنان بهت این جنس حکم خنید که مسلمانان یا چند برادر بود
 و در پدیدار و پدیدار روز خرد از هیچ زوجه را گذارشته به راه انتخاب پس انتخاب جوق جوق از راه
 بطرف مکه آن زمان در سواد و پدیدار و پدیدار شدند و بر آقا خدا و رسول جان مال خود را بی سبیل الله فرود
 و مسلمانان کثیر در کثیر فرادند و فرستادند و چنانچه در هم فرستند نیز از و در مسجد اولی شده جوی مسلمانان بلبره اولی
 سبب نسیه هزار و پنجاه و هفت پیمه و شصت آنه بخیرت انتخاب اسرار شد و از درویش شد و بی انتخاب
 معلوم کردید که اهل هند و مسلمانان را با و رسیدند و تهرود لیری غازیان جنگ با آنها مسلمانان در سواد
 خراسان هندوستان محمود و در سواد و در این شهر کمالش آن نماند آخر کار مسلمانان به خوار گشتند
 فجار با شوقی و سپهر لیبی افغانان بر عهد و بی وفا و تنه کار دلی و میان کمال لیبی و در سواد مسلمانان از
 بالای کوه ناخست کردند و غازیان کماحت شمار شدند و با خنند و مولوی محمد اسماعیل و او شجاعت و
 شهنشهر و مولوی سید کمال ازین معرکه در راه کمال لیبی و تنه کوزه فوت شده بودند و احوال
 شهنشهر از زلفه مانع از سید محمود و در این شهر از بعضی استبدادگان کتب اشعری
 که پس از استبداد بندگان معرکه استاده بود معلوم کردید که از ضرب بندوق که بر کرد ان جناب
 درین جنگ رسیده بود و برین میدان جنگ نشسته و بیرون آمدند و گویند شخصی من از تو کم کرد
 بر پشت فرود سوار کرده بر دو این معرکه در سواد و بر پشت معرکه نشسته بپشت از و دو صد و چهل و
 شش واقف شد که در ظاهر کتاب مراد استقیم این عبادت مذکور است باید که انوار است
 بر سبب این لیبی رسیدند و ظاهر ظاهر بود تا آنکه حضرت ایشان را بپولمانا اشعری عبد الرحمن
 در طایفه رفت نشندید و سبب سعادت حاصل شد و ازین جمیع توجیحات او شان حکام
 پس مشگرت را و بنوعی که سبب کلمات طریق نبوت و مقامات طریق ولایت بر حسن و
 جلوه گردید اول و آن معنی آن معاملات نیست که حضرت ایشان جناب رسالت
 آب را بنام دیدند و آن جناب به خرابیست مبارک خود حضرت ایشان را بخدا سپردند

بومستی که یک یک تمام بدست مبارک خود گرفته در وجه حضرت ایشان می نهادند بعد از آنکه میخواستند
 و نفس خود را از آن رویای محض فایز یافته و همین واقعه است برای سلوک طریق نبوت صحت حاصل شد بعد از آن
 روزی علی رضی الله عنه جمله فاله الزهر رضی الله عنه را بخواب دیدند پس علم رضی حضرت ایشان نزد حضرت
 غسل دادند و شست و شو کردند و در مثل شست و شو کردن ابا و اطفال خود را جناب سید العباسی میخواستند
 بر سر حضرت ایشان پوشانیدند پس بهین واقعه بحکامات نبوت نهایت جلوه کردید و عنایت رحمان در تربیت
 فرزندان بلا و طهارت احدی متکفل حال ایشان شد تا آنکه روزی حضرت علی علیه السلام است اینان را بر سر
 خاص خود گرفته و چیز را از امور قدسیه پیش روی ایشان کرده فرمود که ترا همین داده ام و چیزی نمی دیگر
 خواهم داد و حضرت ایشان را نسبت به حق گفته یعنی حیثیتیه قادریه لغوشندید حاصل شده است نسبت
 قادریه و فتنشندید پس بیانش آنکه بسبب سبب سیرت جبات آنجناب است تا روح مقدس جناب
 نور الشقیلین و جناب خواجه سید الدین فتنشند متوجه حال حضرت ایشان گردید و تا قریب یکماه فی الحال
 تنازعی در این بین روحین مقدسین در حق حضرت ایشان مانده زیرا الله هر واحد ازین هر دو امام تعاضد
 جذب ایشان تا کلمه سومی خود میفرمودند تا آنکه بعد از آن زمان تنازع و وقوع مصاحبت بر سر آنست
 روزی هر دو روح مقدس بر حضرت ایشان جلوه کردند و تا قریب یکماه هر دو امام نفس
 ایشان متوجه قومی قنایه زور آور میفرمودند تا آنکه در میان یکپس حصول نسبت هر دو طرفه تعیین
 ایشان گردید و آن نسبت حیثیتیه پس بیانش آنکه روزی حضرت ایشان بصورتی قدس و منور حضرت
 خواجه خواجگان خواب قطب الدین بغدادی را که کای قدس سره الغر نیز تشریف فرما شدند و بر سر دست
 مبارک ایشان مراتب نشیندند و این اثنا بر وجه خروج ایشان ملاقات تحقیق شد و آنجناب
 بر حضرت ایشان توجی بس قومی فرمودند که بسبب آن توجیه ابتدای حصول نسبت حیثیتیه تحقیق
 شد بعد در مدتی اینین واقعه روزی در مسجد الکبریا ای واقعه بلده دلی در جماعت از مستفیدان
 خود نشسته بودند و یکجا کاتب الحرمین هم در سلک عقبه بوسان مخمل هدایت منزل مشک بود
 بعد از آن مخمل سبک بپوشیدند و فرود برده بودند و حضرت ایشان بر همه مستفیدان توجیه فرمودند

مجد القراض محفل ملائکه الحسن بکات الحوت متوجه شد فرمودند که در عرض مهل و عاصبت غنایت خود
 بلا واسطه مدعی اقتدا نسبت به شیشه با ازانی و نهدت من بعد آن در تلقین و تعلیم طریقه شیشه بازو
 حوت و زینتی و طب الی پیشه ولی الله که ششم ابو العین شاه عبدالرحیم فاروقی بودند و نسبت این از آن
 باور با هم کسی کافر میگردیدند و فواجب الی کجین با کالی در معامله باطن برایشان فرمودند و ترسی میخواستند
 و از طب الیین نام کنی در سنه یک هزار و نهصد و هفتاد و چهار وفات یافتند علامت عالمی نام تاریخی مولانا
 شاه عبدالعزیز در سنه یک هزار و دو صد و دو و نه یکشنبه منتهی وفات یافتند و اگر شاه لاجوردی
 اشم رفیق عمید بودند و ایشان سجاد و شین بعدا بودند و نسبت باطن و نسبت ایشان
 بیازده و واسطه بسید حضرت عبدالعزیز لاجوردی فرزند حضرت خورشید اعظم مسالمت مسالمت مسالمت
 هزار سید عبدالعزیز در قصبه گره است که از این راه که فرسنگ است گویند از قصاصی الی پیشه آن انتقال
 کرده بود و از فراق آن فرزند از جنب غربت سفر اختیار کرده از تعداد و سینه سنان شریف شریف
 آورده و اهل العتیر ایشان را بگویند چون در شاه جهان آباد رسیدند مولانا فخر الدین در مطهر جاویدان
 و غلبه شاه شاه آبادانی و میران نافه و بیشتر علی محال تعظیم و نامیرم نموده با لکی ایشان را بر
 دوش نهادند و اهل طریقه اخوندزاده صاحب سبک گویند که ایشان هم با لکی شاه لاجوردی را بر دوش نهادند
 و حضرت شاه لاجوردی حلقه دگر از مریان ایشان شنیده فرمودند که اخوندزاده شاه لاجوردی را بر دوش نهادند
 از اهل طریقه شنیده گرفته اید قدس العبد سرایم و گویند تصرفی داشته اند که در شهر بهر مرقبه که
 می رفتند در سینه غریب آن شهر با لکی ایشان را بر دوش نهادند و نزاره پیش می آوردند چون در شهر
 رسیدند و از آن بنیض المدخان غفر الله له در سینه شهر نذر سعادت و این خود هسته مکلف
 شش خور و دیدند و ده آنجا لور ایشان را چاکه داوند و رایوه ازین هم ایشان را فرمودند غیبی کثیر در
 گشتی رسید تا هر چه بر فقر آید مالد میگردند و ثقات ناومی اند که کمال توجه و نسبت و دم غوث
 بلکه اکثر موردی و نویی از حضرت ایشان بگشتند میشدند بهشت که کثرت آنها آن مجاز باشند
 عیان نقل مشهور است که تمسیر سجادان میگردد و فری و الهام و کاشفه و یا از حسبت و در ایشان با

تاریخ

معلوم گردید که عمارت مسجد بنام امیرالمؤمنین و زود و از مملکت خانه بیرون آمدند و هماران با و فرود آمدند و در آنجا
 آنا با با که گنجه کلام ایشان بود و فرود آمدند چون همه هماران و فرود آمدند و در آنجا عمارت آن مسجد
 حال بنیفا و بعد از آن از سر نو آن مسجد تعمیر ساختند چنانچه در احاطه پیغمبر مقبره ایشان در شهر بنام کور تا حال
 است تاریخ انتقال صاحب سید قطب معظّم چنانچه در دو مان عزّت اعظم جنات از روح یا گشت دارد
 میگذشتند دو چهار از محمد بن سید خلیفه داشتند اول خلیفه مولوی امجد علی که ذکرش فیضی است و بعد از او
 مولوی نیاز احمد بریلوی مؤتمن الفصحی اکبر آبادی ذکر مولوی امجد علی سید صاحب الغفر و الغفر و الغفر
 شیخ ابوالفتح طریقه قادری مولوی امجد علی ابن مولوی سید احمد جعفری خلیفه الاعظم سید الساجد بود و
 اول طریقه ایشان میگویند که بارشاد و جناب سید ابی سید الدبیر تعلیم ایشان از فقه بود و در
 تشریح آدود و در ایشان برست پنجاه هفت سید عاق بن امام جعفر صادق علیه السلام میر شیخ
 عبدالحق محدث و بلومی در رساله مذکور بالا میگوید که سلسله جعفر صادق رضی الله عنه از پنج تن اولاد
 موسی باقی مانده و از آنجمله یکی سید حقیمت مولود وطن مدفن ایشان اکبر آباد است در دوم سید الاطلس
 یکبار و دو صد و شش وفات یافتند و در مدینه قدیم واقع اکبر آباد مدفن گشتند و اکبر و علم خلیفه ایشان
 در امام ایشان سید تقی نورالدین بودند و حالا در بنیره ایشان اول سید علی شاه و دینار و امیر زمانی
 سید سید علی شاه فقیر باغراز و اکرام تمام در اکبر آباد سکونت می دارند سلمه الله تعالی و سید مظفر علی شاه
 طریقه قادری بر مدینه و کوشیتیه نظامیه از شیخ نظام الدین سلمه الله علیه حضرت مولوی نیاز احمد بریلوی رحمه الله
 حاصل نموده و از جایزه طلبات تعلیم و تعلیم میفرمایند و نیز حضرت بران میکنند رقم وقت قامت اکبر آباد
 کجا که گاه در مجلسین میرفت و از اخلاق ایشان هست اند و میگشت ذکر علم نورالدین ایشان از اول
 سید بودند و مرجم خلاق خاص عالم و اکثر موزن معتقد ایشان بودند و وطن و مدفن ایشان
 اکبر آباد است و در طریقه قادریه میرد خلیفه حضرت مولوی سید علی بودند و میرد خلیفه سید
 پیدا گاه بود و در این جهت تیری در باره میرت اسحاق حمیده قولی و سلسله سید میرد میباشند اگر از سلسله
 خطایست و فتوحی در حق ایشان سرزد و با تمام آن نمی پردازد سید بلکه عرض کن خیرت را سید گشت

و در

و در

بلخ می نمودند از سی صد تان این شهر است که در حدیقه الدیله بودند **ششصد** که در ماه خرداد در آنجا
 هم نگه داشتند و در آنجا این خدمت ایشان را دیده است و در جهت نفس و در مقدم حجت دوستان
 پسند می داشتند و برای تعلیم هر شخص بر آنها مستند و علم را در دست میباشند و چون
 یکی ازین فرزندانش را خواستند و میخواستند تا از در دیوان خانه استقبالش مینمودند و بر بالائی
 میایستادند و بالین سینه او میگذاشتند و بوقت رخصتس همراه او تا بدر واره میفرستند و در آخر سفر
 او یکتیه ترک کرده و بلا پنجه را در دیوان خانه خود فرستاده و چون بار دیگر از راه اباکله بفرستی
 بگذشت ایشان رسیدم من فرمودند شرم دارم که من بپسند گیرند و نه شنیدم و من خدا بر من شنید
 انبار آب و طلا گسترانیدم که در روزن مریدان میشدند و فاضل مهرا در ماه ربیع الثانی در سال
 قاضی بسیار مردمان و زنان می آمدند و مریدان میشدند و ایشان در ضبط اوقات و صفات معاملات
 نظایر خود میباشند چنانکه بعد از اسی نماز پنجگانه است که در شهرال کبیر می بودند و بعد از آن نماز فجر از درود
 و دعوات مثل حرز یابی و غیره فرغند یافته و نماز اشراق خوانده با دوستان و محبتیان بکلام میشدند
 و بعد از شش کیس از طعام تناول میفرمودند و بعضی مخلصان نیز در بیوقت آمد و رفت میشدند یا بنها
 نیز بی بیعت می پرده میزدند و بعد از اسی نماز پنجگانه فرستادند یافته است حرمت میفرمودند پس از باقی یافتند
 یکماه اس روز خوابید باید بود و از طهارت و وضو فریخت یافته می شنیدند بعضی شان که معمول است
 بر فراست آنان اینوقت بود نماز عصر بجماعت با ایشان ادا مینمودند و ایشان نماز مغرب بجماعت و بعد از
 ساخته بار بجان خود و در حجت نمود و بعد یکساعت از در زین و غیره فرصت یافته برای تناول طعام
 از دیوان مکان می فرستاد من بعد بیرون میفرستاد آورده مریدان معتقد از تعلیم و تلقین علم باطن میگردند
 روزی بیستم فرمودند که وقت نماز برای اینها نگاه داشته ام بعد از آن نماز عشق بجماعت خوانده و از اواز
 فرستاد یافته سحر بجا می فرستادند هر که را میفرستند که در شهر دیگر در دیوانه کله را به پیر میباشند
 که در آنجا اینها حاضر شود و تم فریب سال گاهی ترک آن اوقات ایشان ندیده میگویند که فرزند کله ایشان
 شش جوان خوشتر و قابل الاتق و اهل علم بود و فرستادند که در دهستان اندران از دهستان شمرات خود مریدان

گردند و بقصد نماز و عقاب الهی صبر کردند خراج فرزند را در خود راه نهادند در سبست و موم صغیر در سبست وقت
 ایستادند نیکو کرد و وصت زینهارا و وصفت خست سفا اخوت بستند و یک فرزند محسین را علی در عقب
 گذاشتند و همین نزد ولید ایشان سید علی که اهلان با فرزند فقر است اطلاق با غلمان مجربان میدادند
 و جاشین بر بزرگوار خود بستند و در حرامی طایفه ایشان مشغول اند و اجرامی طایفه سادات قادر
 و صفات معاشی ظاهر بی باطنیه مثل بر بزرگوار خود میدادند و با عز و کرام تمام مرادات پدید
 خود شب و روز رونق افزودند مشغولند و طایفه بوسنت پدید آفریدند و بیگانه اند و پدید بزرگ در حیات خود
 ایشان از اخلاق و اجازت و ادب و عبادت این آثار نسبت زهد زایران و محمود حشیم شب خیزان
 از چشم و روی ایشان پدید آید و آیات شان شوکت سیادت از بشیر و جبین این ظاهر
 آتش کاسله الدنغالی نقل مریدان پدید که لباس نازند و مان عامیث در پیش تیر مشرد و بهر از
 علم نماند و کار و کلام خلاف عقل و فعل میکند چنان مردم متراف و خواننده و نذرت و بیاعت
 ظاهر تیر سیدان در میرد و متعذران مردان شینیم که او را قطب الاقطاب گویند و میزند و میخوانند که او قطبیت
 میدید هر چنانچه بعضی بعضی بدان کسان قطبیت داده است و آنم در صورت پیری صغیف مردمان را میخواند
 مردگان را قطب نیز مینماید چنانچه شوهران بیوگان را نیز مینماید که تحقیق است که آنها را با آنها نیز مینماید
 و میگویند این مردمش صحت و مرتبه بنا از عزت میلد و و ملائکه را تعلیم میکند و در شب برات حساب آن
 میگردد و اگر امانا تبیین نام مردم گرفته می بیند و روح برگردن قابل که آن پیر اقلیفه مولانا فزاد
 میگوید الغرض و نس از دوستان شرم بدیدن آن پیر تقدر آنم در شده بود و ولید دیدن آن پیر با
 من بیان مینمودند شبی بهیچ پرس در حجره آنم در شسته بودیم ناگاه آن مرد گفت که شاه جوئی
 آیت بیرون روید بیرون روید بیرون آیدیم بجه چون در حجره نشستیم دیدیم پیر صغیف را که بر مینه
 ریش در آن گلیتمیده و عطییده است چون آن پیر سخن گفتن آغاز کرد بعضی کلام دادیم بنمیدیم بعضی کلام او را
 مردم بنمیدیم جواب در زبان الهی داد و بعد که پس آن پیر از حجره بیرون آیدیم و میرفتیم ناگاه دیدیم که آن
 پیر گلیتمیده بر مینه غایت دیدیم و شخصی از آن آن ملائکه که قطب تقدیم سکونت و وطن خود است

بزرگواران در روزنامه خبر قبله ولایت خود آن مرد را می رسد که در هیچ از بقدر افعال می پندند و در آن
 تاریخ از بقدر مرد و در آن شب مذکور از گفته آن مرد نوشته قبله مذکور ولایت خود پیش آن سرخاوند که درین
 اولی اهل حرامی پیدا اند و هفت و ده سال سابقه دیدند و از این سال شصت و یکم آن شخص بزرگوار عرضی از بقصد ولایت
 خود است که گفته بشهر دیگر رفته بود و هیچ پاره از آنجا تجدید نمی گشته و بقصد مذکور از آنجا احوال را گزارش می نمود
 نیست که چندان افعال حرامی همچو کازانیدن و شینیدن که ازین روز پنجشنبه و شنبه و قمری جمع نموده است و آن
 تعدادی از کتب و کتب میگویند که آنکشتان علامت ترک لغزش و صفای قلب حاصل آید و این قطب را یک کشتان
 عالم از عرض در روز پنجشنبه میگرد و دو قطب است تمام علم زشتیها آن مرد میبیند و گویند کسی را
 گناه پنج ساله گسی را ده ساله آید و میباید و مردم خاص عالم ازین امر متعجبند و زمان طعن و از بسکند
 و ظاهر است که آن خلاف قول و فعل تقدیر و نشان از اینست و الله اعلم لکل شیء و است بزرگی محقق بار
 بیان فرموده که شخصی بود که مردم خاص عالم بعد از او پیشتر جهان بیان نموده که پدرم قریب برگ عمل
 معمولی خود را وصیت کرده و گفت که چون در پایت خانه روحی معمول خود را می که سوره فاتحه را میگویند و خود را
 و بر گویا استم دارم کرده عمل فایده خود را صاف گشتی این روح مخلوقات بر نشت بر تو خواهد بود چون در
 خانه سوره مذکور را میگویند من خاندان مروی را دیدم گفته ام که گشتی گفت تا نام تو را طلبدی ای پس خجند خدا
 عزوجل از آن کوه خدای که کرده است بخاکم خود را بال منبها آیینین گراه اکثر اند و خود را فیه میگویند
 و مردم نادان آنرا کمال میدانند گفت است پس سیدیم از والد بزرگوار خود علیهم السلام بن شاه ساکن شهر
 با بزرگی و فقیر می شهبور پیری شمس را بود مردان ذمی علم داشتند مروی و خود را بود مذکورند که هر دو
 از هم بزرگی نفسی است و در حیات خود قبری گشته اند و بود و اندران می نشست معلوم است دلان چه میگویند
 مرا و آن سنجاست که هر آن با هم نقل فرمودند که بلازم شخصی از کوشان ابدیم هر دو بر سر مقدس علیهم السلام بن شاه
 بودند روزی آن شخص مذکور را گویند ای که حضرت مذکور است که میگرداند در روزش آن مشغول ام اما مرا
 در چشم نشود می گزید و گفت تنها بیار با تو مکتب خواهد گفتم چون آن هر دو بر سر مقدس تنها شدند گفت آن
 است که که شاد شویم نوشته داویم آن همه با قابل لعن باید نیست مروی گفت بجا است همین گفته با

مانده بود که هر سراج کجاست نگردید که چون آن شخص مرید او را ببیند آید که از پلای کوه
 خور و پنج باب را درم میان نمود از استماع این حال بعد از سه سال اعتقاد بر او درم از آن پیشگفت آن که می آید
 پدر بزرگوار هم سالها پیش صاحب از اهل علم بزرگ و متقی بود و در چاند پور سکونت می داشتند و در حضرت
 مولانا و مرشد نام فرمودند که احسان شاه سستی دارند الا آن از سینه فقیر نیست و بی بخت قدر موی حضرت
 مرشد می مرا اتفاق سفر ما یکدیگر نیست افتاده بود و در منزل چاند پور بخدمت ایشان رسیدم و در آن زمان شرفی برده
 عین ایشان را مثل گردیده بود پس منم گفتم این ظاهر است بخت بزرگانه فرموده مرا و چون من در حضرت که انکار
 کردم بعل نکر و در کمال پرسیدم که حضرت از کدام بزرگ بعیت میدارند فرمودند که از امام اربعین مرشد
 لیکن پس از آن ظاهر گردید که او فضی بود و در نزد یک کس تغییر فتنه ام پدیدگی دل نگردید گفتند آن
 است بیجا طریقه سهروردیکه او قرآنیم کرده بود و نیز میگویم در باب نسبت ایشان آنکه که حضرت مولای فرمود
 بودند چنان بود و این نسبت ایشان از بزرگ آن استیجات بود مولانا روحی فرمایند **سه سالها** باید که ستر
 آدمی و شمش کارگردار پیش کنی **پیر سیر** هر دو را دیدیم خانه نشین بودند و متوکل و باطهر و خوشنویس
 و فخر نبودند و هر دو مشرف بودند بر اولاد و کثرت و مرید عدالت و صورت و لباس مانند شایخ و علمای
 داشتند و احاطه تسلیم نمودند و نوش را بقدر فاقه گوشمالی میدادند و بکار و ملاحظه شریف مشغول میشدند و هر دو
 تارک مسلوه بودند و استعمال آب نیکو دندند آنکه عمل بول و فغانط می شویند میانی شویند مرید چیزه
 آن علم ظاهر نسبت بسیار مقرر بود قرآن مجید را بجا رسیده پس میگفت در خوف و انفاذ آیات قرآن بود
 را کلام الهی نسبت میگفت هر شب چهارچ حصیف زمان را کوفته کاغذ میسازند و بر آن خود می نویسند و میگویند
 این کلام است خود با بلند و نهار روز می پرسیدیم از او که جوگیان بر آیتها و مجاہدت بطور خود بر منزل قرب الهی
 رسیدن گفت هر که بطریق دین خودی سلوک کند بقام مولی میرسد لغو باید تا قبل آن در مشقت و طریقت
عمر علی علیه السلام گمراه است باید نیست که مقصود هر چه است **طریقه** حصول آن مقصود هر شیء را بعد
 جست چون پیغمبر یا خاتم النبیا اندکند بطریقه حصول آن مقصود پیغمبر یا ناسخ و فاقم طرق پیغمبر نیست پس اگر
 کسی بخواهد حصول آن مقصود و طریقت دیگران داند کا فکر در **طریقه** حقیقه توابع وی را بشیرتیر شدند

و ترمبند می بندند و گلیم می پوشند و بعضی از آن سوای شراب قلیان و غیره می کشند
 و تارک موم و صلوة اند و الفاظ انحرافی خلیفه را تعلیم باطن در حق خود میدهند و آن عینت
 الیه لست لست لست لست لست لست لست لست لست لست لست لست لست لست لست لست لست
 طوط و سجده میکنند و خود را خلیفه شاهی میگویند و مردم آنها را نوشه شاهی میگویند خلیفه
 را دیده بودیم زاده ازین الفاظ دیگر مثل نوشه بود غیره در ذکر خلیفه آورده ایم خود را بلند من شتر بدست
 اشیطان ذکر کرده است **رسول شاه** تا بجایان ادومی ریش و بشیر و بایر و تیره شدند و پاره
 سفید مانند کلاه آنداوان بر سر می خندند و ترمبند می بندند و فاکتق در روی می مالند
 و سگات شراب غیره می نوشند و قال تو حیدر و جودی بهمال بیشتر میدارند و بعضی از آن قلیت طعام
 و ترک منام نیز میکنند و تارک صلوة اند و هیچ اعمال ظاهری نمیکنند و وقتی مرا همراه حاجی حکامین
 صاحب ابوالحیای برای زیارت کباب سفره ملی خنتاد چون بدین می رسیدیم بر بالای خانه مکان
 اشتنا و حاجی صاحب تا سکه چهار فرما ندیم و در آن مکان یک صغیره بقره چهار انگشت از حاجی دیگر بلند
 بود و حاجی صاحب بر آن سخن گفتند و زوی ناگاه بمقصود دردم خطره گذشت که ریش خود تیر شتم حاجی صاحب
 بیان نمودم گفتند بلی همین دردم گذشته بود این خوابگاه این شستگاه خلیفه رسول شاه است و این
 همه مکان شست بر عاقبت میدان اوست و با آنکه در آن زمان او زنده نبود یکی از مردان او هم در آنجا
 نبود لغوف باید متبها و من اثر اشیطان و ناله و توالیه



با شیخ ذکر پیشوای شیخی ایسه ذکر و احوال اکابر شطاریه و کتیب مذکور بالا و پیشوای امام حسن
 اخبار الاتحیاد و اقتباس الانوار حال شیخ عبداللہ شطاریه چنان مینویسند که در کتب دین سلسله ملک شطاریه
 آمد شیخ عبد اللہ شطاریه بود و اولاد شیخ شهاب الدین سهروردی است او در سال است مشهور در بیان سیرت شطاریه
 و او کار و اشغال و مراقبات و در اول رساله نسب خود تا شیخ شهاب الدین سهروردی می نرسد
 ذکر میکنند سلسله اداوت وی از پنجم واسطه شیخ نجم الدین لاهیجی میرسد طوط شکت ظاهر بطن
 و دست مرشد وقت خود بود و در بعضی از کار و اشغال که مخصوص سلسله شطاریه است متعین و منفرد

پیروی دفت رحمت نمودن بنده بوستان صحت کرده بودیم چاکه میری کوس معرفت آنجا اگر در آن
 که کسی که طالب خدا باشد بیاید تا ارشاد نمایم و پیش هر شاخ کعبی بادوی خواهی گفت که
 اگر شاه چیزی دارد بمن ایشار نماید الا آنچه ما داریم در پنج نیت پس می باصوفیان بیاید از
 تعلق شیخ را از ولایت روان گشت در هر شهر و قصبه که میرسد مثل طوک خیمه بار یا کرده فرد
 می آمد و موافق دعوت و حکم پی خود در هر شهر که میرسد نقاره مینزد و ندا میداد که طالبی است
 که بیاید تا او را بخند راه نمایم و با هر فرقه سلوک همینود چون در مجلس بی نشست هر سوگناه میکرد
 و میگفت که اینجا تخته سیاه که عبارت از طالب علماء پرست بیاید اعتقاد باشد تا سحر و جادو
 گفته شود و چون رفته رفته منزل دمی در باغ شکر نکلید و آن شد شهرت گرفت حضرت مخدوم
 حسام الدین با نکلید روی در باجی سید حامد شد و شاه سید دمی هر سه بزرگ یکجا نشسته بود
 بودند مخدوم حسام الدین از کمال بردباری فرمود که شیخ عبد الله سا فرست و منم
 سنا نشسته که من بریدن شیخ روم پس در حال برخاست با هر دو بار مذکور در روان گشت چون شیخ
 عبد الله آمدن ایشان آگاه شد از خیمه برآمد و گفت می رسم که ما و از ازش نفر برادر شیخ حسام
 خیمه بساط من بسوزد پس طافات کرده با هر دو رسیده و خوشی گشته بعد از ساعتی شیخ عبد الله
 موافق رسم خود اظهار نمود که توجه کرده چیزی مرا بفرمائید که طالب علم والا آنچه من از پیران خود با
 ام حاضر است مخدوم شیخ حسام الدین از کمال استغنا و قوتی جواب کرد که من آن قسم چیزی ندارم
 که بخدمت شما اظهار نمایم و آنچه از پیران خود یافته ام از طلا لعد آن فارغ نشده ام که چیزی دیگر ارشاد
 بسیارم شیخ عبد الله و از جواب چندی مخدوم حالی خوش شد و گفت الحمد لله در هر سوگناه
 یک عارف کامل او دیدم که بهای معش از کونین گرفته است بعد از آن شیخ عبد الله چون مشهور
 اکثر رومان تربیت بیدانند یله روی تربیت یافته مروی بزرگ بود نفسی با برکت و شجاعت و شجاعت
 او را اثری کمال بود چنانچه درین ملک کفر سلسله والی الآن جاریست گویند که چون طالبی
 باومی آمد بر اینی استخوان عقل و هوش و دماغ با نان خورش بر اینی او دینت را در کسی آردی

بر میگشت تا به پند که دی نان با با حاج ترشین بر خوردی یکی از این باقی ماند مگر بزنجیر و ایلوس
 فرست و پوش پارسی او بساخت چیزی از طریق ذکر باطن میفرمود و اگر رسید بد که یکی از دیگر
 باقی ماند این دلیل بر عدم ضبط احوال و بیخبری او میکرد و چیزی از جنس دعوات و او را در آنچه
 در ظاهر نعلق و مشتبه باشد می آموخت و صاحب برآه الا سهر در میگوید اول کسی که در سلسله
 طیفوریان موصوم بلیقه شطار گشت شیخ عبد الله بود و معنی لفظ شطار تیز رو است و در اصطلاح
 صوفیه علم شطار شغل باطنی را گویند که اگر کسی آن شناختی اند و با ما حاصل میشود چون
 این شغل علم شطار را کما حقه عمل نمود با آن صفت او صوت گشت از آن زمان پیروی شیخ محمد رضا
 او را مخاطب بنام شیخ عبد الله شطار گردانید از آنوقت سلسله شطاریه انتشار یافت و میرزا
 او نیز با این لقب مشهور شدند و شیخ محمد عیون گوایاری از اکل خلفا سلسله وی است و وفات
 شیخ عبد الله شطار در سنه و قبر او در ورن قلعه نزد دست رحمة الله علیه شیخ بهمن شطاری
 از اولاد شیخ عبد الله شطار است در زمان سلطان کندر که کس سنجیت و ارشاد و تربیت میفرمود
 در بر طریقه نظام السان لغض سبک زد و کس سلسله حسینیه بخاریه میگویند که منشأ و جمیع فرق صوفیه
 حضرت علی کریم الله وجهه اند تخصیص شطار سلسله سادات ایشانند سید السائین کبار آن
 سلسله سادات بخاریه و منشأ است مقاماتش حضرت سید جلال محمدوم جبهانیان بخاری
 الله خوارق عبادات از وی صادر شده که هیچ یکی ازین ملافه تا سزاخان ظاهر نشد و بر احوال
 و اجازت از پیش پهل چند شایع اهل ایشان رسیده و در ظاهر تریب و ایشاد عالم از شیخ کریم الله وجهه
 بن شیخ بابا الدین ذکر یا سهروردی و از شیخ نصیر الدین محمود شیبی چون غریب باقیته و در
 خاندان وی همین دو سلسله جاری اند و سیوم خانواده سادات این بیت نیز جاریست و نسبت
 این بیت شش تنگی لغض و پیواری لذت اوست و حقیقت این نسبت کینیتی است که حاصل کننده است
 در نفس ناطقه از قسم ششمی بفرستگان با دیدن عالم جبروت ذکر آقا بر سلسله با در کتب مکتوبه
 این کتاب نیز نیامده اما صاحب اخبار الاخیار ذکر مخدوم جبهانیان میکند سید جلال الدین بخاری

لقب او محمد دوم جهانیان است جامع استیلا علم و ولایت و سیادت او میر شیخ رکن الدین
 ابو الفتح دیشی است و خلیفه خلیفه العزیز الدین محمود بلانام عبدالمعتمد یا نعمی رحمة الله علیه در کعبه منکر
 صحبت شسته و در خزانه جلای که از موقوفات اوست از وی بسیار نقل میکنند سیاحت بسیار کرد
 و از بسیاری اولیا نعمت و برکت یافته و شهرت که وی بر سر اسما نقد کردی نعمتی که اگر کسی
 بستدی یعنی چندان توجه و خدمت کردی که انگاس بی اختیار میشد و در اوان بهر نعمتی که در
 و در تاریخ محمدی مینویسد که وی اول خرقه از عرق شیخ صدر الدین بخاری پوشید و کلاه را
 و خرقه تبرک از شیخ الاسلام سید المحدثین شیخ عقیف الدین عبدالمطری در حرم مشرف
 نبوی علیه السلام و التیجه پوشید و مدت دو سال در صحبت او ملازم بود و کتاب خواند و در
 کتب سلوک پیش او تلمذ نمود و اخذ طریقت کرد و تلقین گرفت و شیخ عقیف الدین فرمود که نظر
 راندن شما موقوف است در گازرون چون سید بگازرون رسید شیخ امام الدین بر او شیخ الاسلام
 امین الحق الدین گفت که شیخ امین الدین در وقت حلت مرا وصفت کرده است که سید جلال
 تصد ملاقات من کرده از اجاره دستان می آید شیطان در انشاء راه او را دروغ باز نهد
 که امین الدین با سرای مستعار در اقرار خرامید سید جلال بخاری طرف کعبه مبارک رفته است
 مراجعت در گازرون خواهد رسید یا در اسلام من برسانی و سجاده و مقرأض من بدو همی
 مجاز و خلیفه من گردانی شیخ امام الدین همچنین کرد سید السوات ازان بهر با اجازه انوار
 استغاده کرد و بازگشت و از شیخ الاسلام رکن البقی و الدین خرقه تبرک پوشید و در عهد محمد
 منصب شیخ الاسلامی و سنده خانقاه محمدی و بوستانی با مضامین مخصوص گشت و بعد از
 گاه ترک همه کرده سفر کعبه مبارک اختیار کرد و او خلیفه چهارده خانواده بود و در کعبه
 فیروز کرات از اجاره در حضرت زبلی آمد و فیروز در اسم اعتقاد و اخلاص آنچه با بیکجای آورد
 استی محمد دوم جهانیان اباحضرت علیه قادیان محبت است و وی صوامی سلسله مذکور سمرقند
 بیگوبه که من فلان او دیده ام و وی شیخ شهاب الدین صفور و وی را وی شیخ عبدالقادر

جیلانی را نقل است که وی روزی شصت و دو آتش از جامی بر خاست شتی خاک برگرفت
 شیخ محی الدین عبدالقادر را با آواز بلند بر خواند و خاک بجانب آتش انداخت فی الحال آتش
 پست شد و لاوت محذوم شب برات سند سب و جماعه وفات او روزی قربان سنه خمس و
 شائین و جماعه و مدت عمر مقنا و موشت گویند امیر سید علی مهدانی با وی طاقی شده اند
 سلسله زاهدیه نشاء این سلسله از خواجہ بدر الدین نواب است وی مرید و خلیفہ فخر الدین
 است و وی خلیفہ خواجہ شہاب الدین در اخبار الاخبار است شیخ شہاب الدین حق گوئی
 سپهر الدین نواب است او را حق گو از ان لقب است که سلطان محمد بن تغلق حکم کرد که مرا محمد
 عادل گویند او از بیعی محض بود او ابا کرد گفت ما ظالمات را عادل خوانیم گفت سلطان محمد
 او را از قلعه دلی در زیر انداخت قبر او هم در زیر قلعه است و اصل این سلسله از شیخ ابوجام
 گازی است و ذکر کبار این سلسله بنظر نیامده سلسله صفویہ نشاء این سلسله از شیخ صفو
 الدین اسحاق است و اصل این سلسله از شیخ ابوجیب هروردی و جنید نبادیست که در کاه
 این سلسله سوامی و ذکر شیخ ابوجیب جنید در کتب مذکور نیامد چنانچه که نیست لیکن صاحب اخبار
 الاخبار ذکر جلال الدین تبریزی که پیش از زاهدان بر اسم گیلانی است و وی پیش از شیخ صفو
 اسحاق صفویست مینویسد شیخ جلال الدین تبریزی قدس سره از اکمل مشایخ است در فو
 القواد نقل از سلطان المشایخ میکند که شیخ جلال الدین تبریزی مرتضی ابوسعید تبریزی بود
 از وفات پدر خود است شیخ شہاب الدین هروردی افتاد و خدمت تمامی کرده که هیچ بنده در مری
 میفرستد و گویند که شیخ شہاب الدین ہر سال بسفر حج رفتی چون پریشده بود و ضعیف تر شد کہ
 را می دادند چندان بر مزاج او موافق نبود است شیخ جلال الدین تبریزی نوعی کرده بود
 کہ دیکه انی دو یکی بر سر کرده میبرد و آتشی در ان کرده چنانچه سرد و نسوزد تا چون شیخ طعام
 طعام گرم پیش بر وی و وی بخوابد طب الدین شیخ نباد الدین مودت داشت گویند شیخ
 جلال الدین تبریزی شیخ نباد الدین ذکر با ما هم سیاحت بسیار کرده اند تا وقتیکہ شیخ

که شیخ فریدالدین عطار را در آنجا بود رسیدند شیخ بیاوردیدین را در دوش چنان بود که چون بر لب
 صیرمید بعبادت مشغول میشد شیخ جلال الدین سهرشهری برآمد شیخ فریدالدین عطار را
 که نشسته است محو انوار کمالات او شد چون بنوا نگاه باز آمد شیخ بیاوردیدین گفت که امروز
 شاه بازی را دیدم که از خود فرم شیخ بیاوردیدین فرمود که جمال با جمال برپا کردی گفت
 که با وجود او اینچ چیز یاد نیامد از آن تاریخ باز در میان شیخ جلال الدین شیخ بیاوردیدین
 مفارقت افتاد و نظیر فوائد الفوائد نقل میکنند که شیخ جلال الدین تبریزی که توی بجانب شیخ بیاوردیدین
 ذکر یازده ستاره است در آنجا نوشته است *سَنَ أَحَبَّ أَتَى ذَا النِّسَاءِ لَمْ يَفْجَأْ أَبَدًا وَنُشْرِيَتْ* که
 هر که دل صنعت بند و گوئی قصار عبد الله نیاید نیز از جوامع الکمل که از طغیانات سیه کج و دوزخ
 است مینویسد که شیخ فریدالدین بختگر کوک بود و شیخ جلال تبریزی بدیدن او دلداناری
 بدست او داد و او هم بر او آخر خلق محبت کرد و یکدیگر را افتاده ماند وقت انظار هم بدان اند
 کشتاد آنروز فرید در ترقی بالترقیات با خود گفت که اگر آن تمام آثار خودم چنان بود
 چون آنچه قطب الدین پیوست است حکایت کرد و خواهد فرمود با فرید چه بود هم در آن یکدیگر
 بود که برای تو دهنده بود و تفسیر الاولیا مینویسد که در انشاء آنکه میان شیخ فرید بختگر شیخ
 جلال تبریزی سکالید بیفت شیخ فرید بغایت جا به جا به دشت چهار باد میزد و شیخ بدین
 پیرانین محل از ارپاره میوشید شیخ جلال دریافت فرمود که در وینشی در کنار باغعلیم
 بود هفت سال از در تن شیخ فوطه دشت خاطر محمد از نه تا چه شود سلطان المشائخ می
 فرمود که شیخ جلال تبریزی ازین در ویش مراد نفس خود دشت تبر شیخ جلال الدین تبریزی در
 بنگال است نزار و تبریک بر رحمة الله علیه وعلیم سلسله عهد رسد ذکر اکابر این سلسله
 و کتب مذکوره زیاده ازین نظر نیامده الملقب بعید روس نام او سید عبدالست از خوانواده
 سهروردیه نیز خرد خلافت دخت و سلسله نسب او حضرت امام جعفر صادق رضی الله عنه
 میشود و کلمات حقائق و خوارش عادات از وی بظهور می آید سلسله او در دیار عرب و ایران

کجوات احمد آباد بسیار فخر است شیخ علم الهدی شیخ مبارک الدین محمد خراسانی درین سلسله بودند
 سلسله قلندریه چند فرقه اند از هر سلسله که خود را نسبت بشرب قلندریه کرده اند چنانچه در
 سفر مایه بیت مازور پانجم و یازدهم زمانست و این سخن داند کسی که گوشناست و دیگر شاه قلندریه
 و شاه حسین علی شیخ شمس الدین تبریزی و مولانا روم و شیخ فخر الدین عراقی و حافظ شیرازی
 بسیار از شاه بازان هر سلسله قلندریه مشرب بوده اند و ابوالان اکثر در همین مشرب چشیده
 و همیشه در آراستگی باطن میگویند و در لغت است که بخدمت مولوی روم جامع فی التماس است
 که شیخ صدر الدین قولی نیز در اجتماع بود مولانا رومی گفت ما مردم ابدال هم هر جا که میر
 می شیم پیغمبریم امامت را اهل بصورت و تکلیف لائق انداخته اند شیخ صدر الدین که در تالامام شد
 اکثر خواجهان چست ابدال بوده اند و هر حلقه چشتیان خواجه احمد ابدال بودند و اخبار ابدال
 است شاه خضر مشرب قلندریه داشت حاصل در دست و کرامات و خوارق عادت بسیار
 از وی بود وی اندک هر چند که رسم انابت و بیعت از وی ظهور نیامده بود چون بهندوستان
 آورد و در آن زمان شیخ الاسلام خواجه قطب الدین بختیاراوشی به صد جرات بود و توجه انابت
 او آورد و خواجه کلاه و خرقه را هم بمنزل او فرستاد و رخصت کرد و بعد از آن او را بجانم جو خور
 اتفاق سفر افتاد چون در سر هر پور رسید شاه قطب مرید او شد شاه خضر بعد از عطا می خلافت
 بشاه قطب متوجه روم شد و الی الآن در هندوستان سلسله او بر پاست سلسله او قلندریه
 است انشی رحمة الله علیه صاحب اقباس الانوار میگوید بعد خلافت خواجه وی تغییر باطن قلندریه
 نداد و بعضی از رسائل سلسله قلندریه مینویسد که شاه خضر رومی نسبت باطن از عبد الغزالی
 صلواته رسالت پناه صلی الله علیه و سلم یافته دوی اسرار باطن انا حضرت صلی الله علیه
 و سلم و در شیخ این سلسله همین است و امید علم شاه نجم الدین قلندریه شاه قطب بنیاد دل از
 مریدان او است شیخ محمود قلندریه لکنوی شیخ عبدالرحمن لاهوری درین سلسله بودند و این
 سلسله را حشیه قلندریه گویند شیخ علی اول الدین علی احمد صابر و خلیفه او شیخ شمس الدین در سر هر پور

کسی در از وی رسید جعفر کی که از خلفا و نقیبا الدین محمود چراغ دلی اندو مستور و یک غلامی
 رکن الدین سهروردی و قطب ابدالی مخدم شیخ احمد عبدالحق رودولوی همین شرب عالیقدر
 و شکر رحمة الله علیه شاه نعمت الله ولی و سوا که قلندریه آورده است که صوفی منتهی چون
 رسد قلندریه رود و ذکر قلندریه است که زو بهر عالم مستحق است وین قلندریه انا که او بر هر عالم
 دنیا قلندریه که بشارت میدهد بدو تجوید علم قلندریه و عمل قلندریه و راه قلندریه است عشق
 بهو الله و هم از لطائف قدسی که تصنیف شیخ رکن الدین ابن شیخ عبدالقادر گنگوپی است
 و وی از عوارف المعارف نقل نمائید که فرموده قلندریه را که طیب قایم سرور و در حضور حق
 درست پیش آمده است سکر حال و مستی باطن ایشانرا مالک شده است بنا بر آن ایشان در وقت
 اعمال ظاهری از نوازل و آداب و در تبادل لذات مباحات دنیاوی بخصت شریع باکلی
 و برود حضور باطن خود و گفتا که همانند ما فرائض را ترک نمیدانند و هم در لطائف قدسی شیخ رکن الدین
 از بد خود نقل نمائید که فرموده شیخ الشیخ رهایت کرده که حفظ فرائض قلندریه فرموده اما
 را دیده ایم که در ترک فرائض با که کشتند چنانچه راقم در مکتوب پنجاه و پنج حضرت ایشان دیده
 میفرمایند این رویش از زبان شیخ حسین بن بر بوری مرید سید تقیم الدین مرید شیخ ماسلم الدین الشیخ
 نظام الدین اولیا و خلیفه سید خضر که هر دوی قلندریه خراسانی شنیده است که بعضی مریدان
 بودند و میبندند و خواهند بود که سالهاست که در طهارت مشغول اند چون از طهارت فارغ
 در نماز در آیند الوضوء انفصال و الصلوة اتصال مترین سخن است و ایشان نظام نماز
 می گویند و در ترک صلوة بظاهریج التفات نمی آید در ندر و زمی این رویش حضرت
 خود شیخ محمد خضر الدین جو بوری نیره شیخ ناشیخ فرید گنجشکر عرض داشت که شیخ حسین نماز نیکو از
 شیخ فرموده اند ما گوئیم که شیخ حسین نماز نیکو از شیخ حسین یک بگستانی در ایجاد اتصال
 ایشان راه قلندریه دارند و راه تصون استی و هم از لطائف قدسی می نویسید که میگویند غیر
 ترک فرائض از قلندریه حین الطاهر است که حقیقتی ایشانرا مستبد روحی عفا فرموده

و قدرت داده که بتجدد ابراج در یک حال بکوت خود چند جا بنامند اگر چه در وقتی در مقامی ترک و انصراف
 ایشان همیشه بود و تواند بود که بعد از آنوقت در مقامی دیگر واقف بجای آورده بنام و یا آنست که در بعضی نشان
 که با تکلیف است خلق بر پادشاهت مشغول شده اند و بر مشوره تکلیف شریعت چنانچه بر محبت
 پیش ایشان هم بخصت شرح غیر تکلف شده اند اگر چه در حین الظاهر در بعضی امور و بوشیاری در ایشان دیده
 چون بعضی نشان تکلیف است ندادند و غیر تکلف است سلسله مدارایه بنام این سلسله از حضرت بر بیع الدین
 مدارست عمر شریفش که صد است و دو ولادت در سنه هفتصد و شصت و نه و وفاتش در بیستم جمادی الاول
 بروز جمعه در سنه هشتصد و پنجاه و هشت و واقعه در اجبالا اخیر است شاه بر بیع الدین در غایت اول
 در عجب اطوار از وی نقل میکنند گویند که وی در مقام صمدیت که از مقامات سالکان است بود تا
 و دوازده سال طعام نخورد و ولباسی که یکبار پوشیده بار دیگر احتیاج بتجدید غسل او نشده اکثر کار
 برقع بر پوشیده بود وی گویند که هر که نظر بر جمال و اقتاد وی بی اختیار سجود کرد وی سلسله او سبب
 برین باجهتی دیگر هیچ و شش واسطه حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم می پیوندد و بعضی مدارای
 بر سینه او از حضرت منتسب و ایند تا قاضی شهاب الدین در ولت آبادی در عجم او بود و بعضی چیزهای دیگر
 اصلی ندارد و از قبائل الانوار است که در سلاسل ایام محمودی که قاضی شیخ محمود در سلاسل مدارست
 می آرد مدار این ابو سحاق شامی در ولت موسی علیه السلام و از فرزندان مارون علیه السلام
 و شاگرد حذیفه شامی بود و ولایت و زبور و انجیل او در سبب و در راه از انان گویند که
 وقت خود بود و در انجیل و در شاه از روح امیر المؤمنین علی کرم الله وجهه حاصل شده بعضی
 نسبت ارادت و بر اسب موسی طیفو شامی لاحق میکنند و این راست نمی آید چرا که در زمان سفیر
 شامی و در بیع الدین مدار تفاوت بسیار است انتهى باید دانست که از ذکر بزرگان خانانواده
 چهارده و سیزده کتاب بنام است و ذکر کار بر دو سلسله منگوره که ازین سیزده اند و
 بالا یافته نشد لهذا آوردن آن درین کتاب متعذرا ماند و اسما و کبار آن سلسله در بیان
 خانواده گذشت و ذکر آن بزرگان که در مراد آبا و مدفون اند محمود این عالم که مرید شیخ استیم

(Handwritten marginal note or signature)

مراد آبادیت کشف الاسرار که مقولات ایشان جمع کرده است می نویسد سید السادات جناب
 شیخ المشائخ حضرت سید ابراهیم صیغی اچینی مرید و فیلیف شیخ محمد صادق گنگو می است از وطن و مولد
 خود که سبزه دار است بی اطلاع بدو خود برائی تحصیل علم ظاهر سینه و ستان شریف آوردند
 و در ضلع پشاور و چند روز سبق خوانی فرموده مقوله حضرت شیخ سیف و چند حضرت ابوالکاسم
 سید عبدالباری در پشاور یکجای ساکنت من شریف آوردند و بر سعادت وطن با نفع فرمودند و در
 پیر روانه وطن شدیم کمال چند ماه در سبزه دار گذشت بدو حاضر بودیم و چیزی از علم ظاهر تحصیل
 نمودیم بعد مدت مذکور را الدین این تغییر رحمت حق بپوشیدند و در همان ایام از قوم و برادرانش
 پوشیده باراده تحصیل علم از خانه برآیدیم و راه بخارا گرفتیم در راه شخصی گفت امی جوان
 بخارا میری گفتیم به بخارا و قصد تحصیل علم دارم گفت که راه بخارا از یوسف مذنب شده است در
 خاک سینه و ستان فتنه تحصیل علم نمائی از انجا و در طرف پشاور آوریم و علم صرف خواندیم
 در راه پشور تعلیم علم گرفتیم بعد از مدت چند در سلطان پور از شیخ نور محمد نیر و در ویژه جیشی علم نحو
 و فقه بخواندیم بعد روزی چند در ویش با جامه های رنگین آمدند پرسیدیم با چه جامه های رنگین
 کرده اند گفتند ما در ویش ایم گفتیم در ویش که امی گویند گفته اند که ترک عادت کند و بر عادت ادا
 احکام دین مستقیم باشد از نوای احقر از نمایه گفتیم هر مسلمان سبب طاعت بجامی آرد پس اینها
 میان در ویش غیر آن چیست گفتند بلکه در ویش آنکه با وجود استقامت بر اعمال ظاهر نیست
 از اینجهان قدم فراتر نهاده در طلب مشاهاذات پاک بگذرد فکر و بسط مرشد کامل در آید تا ظهور
 با بعد در وصول الی الله روانه نماید که فتنه های جمیع مقاصد است گفتیم درین زمان کسی اوستاد علی
 است گفته عالم خدای بزرگان موسست از آن جمله شیخ آدم که مرشد ماست و در ترقین این علم مستثنی
 است بعد چندی در قصبه بنور خجرت شان حاضر شد م اول نصیحت آغاز کردند که در سلسله
 ما خود اچکان فتنه بدید ذکر هر دو جسم هم نمکنند که یکجا یک بی اختیار از زبانم ذکر هر چه برآید و از آن
 ذکر سبب اند که حاصل آید و فتنه از خود و تقابل بعد رومی مژده و علم یقین بر سستی قرار گرفت

تو اجداد شخصی بگفت نصیحت شیخ را شنیده یکبیک تداوم کرده و سوسه سلطان شیخ را با
 چون آنحال از خود خبر داشتند علم حقیقت بر علم حجاز غلبه نمود علم هستی ظاهر را از نظر مرتفع
 بجزئی معلوم و مشهود نمود و نگاشت ادب شیخ تنویر نمود و اناناسد زوم شیخ آدم غفر الله له اشک
 را شنیده انگش از جزو فرمود که هرگز تو و دیگر کسی متعرض حال و نشوی که مغلوب الحال است و از
 خود و خبر ندارد و با او از زبانان بریندی از ان تمام شب در آنحال مستغرق بودم چون با تو
 شیخ غفر الله له مرگفت آنکه از زبان شیخ آنحال جذب بر آمده بود و در آنحال هیچ تغییری نبود
 بر این شیخ ظاهر شماردی داده بود یا بر همین شیخ ظاهر آنعلم قرار گرفته بود گفت هیچ تغییری و تبدیلی را
 نداده بود بر همین شیخ ظاهر آنعلم قرار گرفته بود و خود بر بوده بود گفت بسیار خوب که تغییری بر این شیخ
 نیانند الا سده راه شامیته چنانچه بایزید قدس الله سره درین مرتبه تغییری برین شیخ ظاهر رود
 بود تا سی سال شیخ با برتبه دیگر نشده بود بعد از سی سال مرتبه دیگر گشود و سی و سه روز که وقتی عمر
 شیخ آدم غفر الله له رسیدی با ما را نشسته بودیم که یکایک مری با جلال کمال متور از زبانها فرار شده
 تا که بر در آن مسجد از هوا وزد آمد و تو صبحین فرمود از دیدن جلال آنست و در موش شد بعد از آن
 مرا بخوابد محاط ساخت که فلانی تو در اینجا چنان نشسته توانی ای جانان تو نیست بجز دریا
 همراه ما شو گفتم تا که بستی فرمود حسن شیخ ام گفتم اسم شریف چیست فرمودند ناظر محمد در ظاهر نا
 آنحضرت محمد صادق بود چون بیوش آدم از شیخ آدم نصیحت شده و طلب آنذات دیدم بعد چند روز
 بر در خانقاه علیار رسیدم چون نظر آن جمال نداختم نشستم و خود را قربان ساختم بمو قوت
 سرانقص که ندانم در او در سال در آن خانقاه سکون در دیدم تا که بانها جوانان رسیدم و نظر
 چنانچه این شرف شدیم تفصیل آنجمله در سال مذکور فرمودم و چیزی ازین بیان نماند که
 پیر ایشان بالا گذشت و میفرمودند چون آنحضرت بس برده شد نامت شمش ماه در خانقاه قرار
 گرفت بعد مدت مذکور در دم گذشت که بگردد مدینه منوره بر دم حکم شده که مرد هنوز کار کرد
 بعد مصلحت یکدم که ناک شود بر دم صاحبزاده شیخ داؤد فرمودند شمار بر دستمان قامت گونید

گفتم قبول داریم هر جا که فرمایند اقامت گیریم فرمودند شما از طرف حق حکم گیرید شیعیان دین ما را نماند
 کردیم حکم شد که بر بنیید چون نظر کردم دیدم که شهر است نوآباد که خانه های او در قلعه از گل خام است و
 در میان بیست و در آن باغ چاه است و من یک کناره آنجا ایستاده ام جامی بلبل است از آنجا تا کجای
 شهر که چهار بار از مسجد بختری آیند از دین آنجا دلم خوش میشود و آرام میگردد چون شد نسبت
 صاحبزاده التماس کردم که ما را جامی اقامت در واقع نموده است اما نام او طرف او نمیدانم
 پس از من در فزاده حضرت گفتم که کس از باران همراه من در او نرسد از آنجا را می شنیدم فیه
 در شهر ام و سبانه بدیدیم بهوان منتهولی که قریب را و آباد است سیدیم بنیجام در ر بود
 حال انا آباد است دیدم خلفا و اربعه و سپردن گیاره شماره بسوی مراد آباد کرد و نرسد رخ بسوی
 مراد آباد آوریم چون داخل شهر شدیم روز جمعه بود در جامع مسجد رسیده نماز جمعه ادا نمودیم بعد
 فریغ نماز در خاطر آمده که آن باغ و چاه در کوی جامی شهر و قلعه باید دید که در گنگو همین نموده بودند
 پس از جامع مسجد بر آمدیم و در باغ رسیده بر همان چاه ایستاده شدیم و گفتم صدق الله و رسول الله
 خوش شدیم و شیرینی طلبیده بروح پیران فاکه خوانده بر همان چاه و رلال باغ تا یکماه اقامت
 گرفتیم شبی وقت صبح بر کناره و ریگه متصل باغ است از مشربیه طهارت میکردیم جامی بلند بود در آن
 مولود از محل ستم خان مرحوم که بوشم افتاد که با ساجش میگفتند مصرعه از خار غریق بود در
 دارم خار ما از شنیدن این خبر چه خوشتر رسد و سوز و سوگند سینه ام افتاد و ستم از مشربیه بلبلید مصرعه
 گفتم اگر میگفتند از آنجا می بلند در دریای افتاد بعد ساعتی آنجوش و سوز نرودند در دل گفتم
 که مکان چه طهر است روز دیگر از اینجا خواهم افتاد چون که مولود اندرون محل ستم خان اکثر سرد و میگردد
 و از اینجا آواز شنیده میشد پس از آنجا برخاسته در باغ و دلتان مرحوم آدم در آنجا یک مکان
 ناشش ماه گذرانیدیم روزی شخصی از مخلصان ما گفت من نسبت شما در شهر ام و سبانه نماز
 اشرف سادات کرده ام مرا خوش آمد گفتم چه کردی پس حکم بر آوردگار کشیدندم این
 در ساله نیکو باریست میگونی شاه بخورد که قریب و بر بلده را میریت از خفا و ایشان بودند از

که آنجا که فریب محل رستم خانی و هم است که شیخ موصوف بر آن قیام گرفتند تا تحریر نامه اندرون دریا
 ایستاد و هفت بعد یکسال از آن دو سوم پنجاه سال از سیل دریا مندم کرده بدین از عهد بزرگوار خود شنیدند
 که آنجا که لال باغ است و نیز چاه دیگر بطن شمال آنجا هم اندرون دریا ایستاده و هم جدم میفرمودند که
 باغ دیگر است زمین را ازین چاه معنی بودیم و ذات شیخ موصوف در سیم حادی انسانی سینه کله از او شنیدند
 و یک واقعه شد تاریخ مرجع اولیا است ابراهیم بود که هفت دور روضه که بسمت جهرا اندرون شهر کور است
 در آن گنبدی گونید که آنرا در حیات ایشان بریدی تعمیر ساخته بود و حوالی آن اولاد ایشان سکونت اند
 از جهت محمد پسر زاهدان مشهور است و که شیخ علاء الدین میگونید که صاحب لایت شهر مراد آباد
 در آنجا از ابای شیخ کور بیابانی بود که ایشان در آنجا سکونت میداشتند تا حال از برکت ایشان در آنجا
 شهر کور آباد گشته و میگونید از خلفا خواججه عبدالرحمن ختیبی اندوه سر ایشان در شب شب برات میگردد و در
 بطن شهر کور در سیم صد پیران کور بظرف غیب واقع است و که شاه محمد مکمل اسم با سسی نام
 اولاد ایشان محمد افضل متوطن صنم این آباد در عهد محمد شاه بادشاه بنگلش معاش در دومی آمده بسبب کار
 نواب میر احمد خان هو که بنام نواب سی رویه یا هواری ملازم گردیده کشمیر بود روزی در ویش مجد
 وار در گردید و طعام طلب نمود محمد افضل حاضری که بود پیش آورد و زوجه او از آن مجذوب سوال اولاد
 نمود و مجذوب بعد تناول طعام گفت که کاغذی و ظلمه و داتی بیار حاضر آورد و زوجه او از آنجا رو پیوست
 یکصد رویه برین بکشد و پنجاه رویه سده در تخط کرد و گفت چهار دختر و دو فرزند یکی از آن دنیا دارد
 و دیگری فقیر کمال صاحب امر خواهد بود بعد چند مدتی سند صوبه داری مراد آباد بنام نواب مرقوم از
 حضور سلطان عنایت شد چون اتفاق مداخلت نواب مراد آباد افتاد محمد افضل ابه نیابت خود ممتاز
 و سلیح یکصد و پنجاه بقولی صد رویه مشاهده اش مقرر نمود و بموجب فرموده آن مجذوب چهار دختر
 بقولی پنج هم در مراد آباد پنجاه محمد افضل تولد شدند و و پسر نیز هم درین شهر بیکانات قلعه ستم خان
 بوجود آمدند کمان تر از آن محمد علی دنیا دار و خور و تر شاه محمد مکمل صاحب امر از غرض که شاه محمد مکمل
 ازین شعور با وجود ثروت ظاهری در محلی با مورد نیوی متوجه نشده محترم میبود و همیشه خدمت نظر از آنجا

گنبدی گونید که آنرا در حیات ایشان بریدی تعمیر ساخته بود و حوالی آن اولاد ایشان سکونت اند

خواه سالک خواه مجذوب مثل شاه عضدالدین و شاه عبدالهادی و شاه تیم و شاه ساد
 مجذوب شاه فیض سعد و ملکن شاه و خورم شاه مست اعقاف و آذرف و شسته استفاضه تقصیر و
 چون شیخ سجد افضل بر حکومت امر و به فرزند بشرف بیعت شاه عضدالدین شرف گردید شاه
 محمد مکمل و آن ابابکر بن بنبروه ساکنی بود در روزی والد وی با خود بخدمت شاه عضدالدین
 بر دهن عرض نمودند که این نیز بسبب آنجناب مشکب گردد محمد مکمل عرض نمودند که سفارش من
 بشاه عبدالهادی باید فرمود حضرت قسم نموده فرمودند که من هم لائق شما هستم عرض کردند که
 خود مرشد من و دانشمند لیکن جاوید خاطر من بدان طرف بسیار است وقتی آنحضرت در باره محمد مکمل
 ارشاد کردند آنوقت بزبان شاه عبدالهادی گذشت کسی که در شرف بیعت را شیخ نیست در طریقت
 ثابت خواهد بود و بعد حضرت شاه عضدالدین فرمودند که این ابابکر سفارش منست بعد از آن
 آنحضرت محمد مکمل را بسبب کثرت نوافل مطلق ساختند بطوریکه در رکعت اول سوره علی بنحو سجده
 تصور کند که سهر برایشی حضرت احدیت است و اوقات را وی اقامه و جو یا اس احکام شرع مذیب
 ملائمه و زنداند و شستند که زمان فاحشه را شرح معمولی او میدادند و میگفتند که اشتب و کسی در
 در حق فلان کسی مشغول بدعا نماز و بیع شرع و بیع و شترانیز بود و بدینجا که بپوشید خود را برای
 فروخت چند روز در بازار برود و با شتریان میگفتند که اگر سینه شیر خود را خو وینو بند کسی آنرا
 شخریدی آخر مخلصی خریده برود و نانش در مقیم حیب سینه کینه از او در عدد و بست واقع
 و در احاطه نجه قبر میر احمد خان مذکور که عقب سجده عبد گاه مراد آباد واقع است در فون استند
 پر خود و در گوشه جنوبی و غلی احاطه مذکور تا ریخ کلمه سیاد خدا صحرایش سوزید و شست
 و شش و کز خفی و حلی و سالک خدا صابر بر رخ و بلا و واقف راز بنی کاشف سر علی و
 بر سر سید این نام نفس بر دست راه و او بر حال لاله زور علی بر که شدی پیش ابا بول بر آرز
 و رضی شود و مشکل او محبسی به سال از فانی که م چون یکجای از شرف گفت که حدیث شود شاه مکمل
 پس حضرت غلام شیخ نیز در حیاتش شش ماه و حالت حدیب شش ماه و حیات سلوک میانند در حال

جذب تعلق بر بنده میبود و بدو بروج مقامی بود و ندکه در آن فرستی نباشد تیز بیچ نیز نبود چه جامی است
 پوشی پیرزاده پدش شاه سبج مجذوب بن شاه عصفه الدین فرموده بودند باید روی که فرزند
 در خانه تو متولد بود شش ماه برای تو و شش ماه برای ما بود و در حال سلوک مقید بلباس صوم
 و صلوة میبود و کشف و کرامات نیز از وی ظاهر میبود و اقامت در خور و سالگی میرا در هر دو حال دیده
 بود و میگفتند در حالت جذب زرخانه خود و شکرند که رگ گشته هنوز از احوال و یکی بیچ نیز رسیده
 نوکر شاه قطب میگویند که رسیده تا در یه دینب سید بودند و در عهد افغانان در شهر مراد آباد تعلق
 آوردند چنانچه قریب فرار ایشان مسجد و چاه تعمیر نواب و نند یا خان مرحوم است و فائش و چهارم و چهارم
 الادلی واقع شد زیاده از این معلوم شد قبر ایشان در احاطه بخت بطرف گوشه غربی و جنوبی شهر
 مراد آباد و در هم فرسنگ از آبادی واقع است نوکر شاه جمال حاجی رفیع الدین خان صاحب فرزند
 میبوسید بمال الله مرید خود است فتح الله داد و شاه قطب عم و گیش مریدان پدر وی اند محمد
 و سلسله ارباب ایشان بشاه عبدالرزاق ^{حقیق} میرسد از اول عمر مجرب بود و از علم ظاهر بقیه
 ضرر و ضعیفی نداشت و تقاضات و توکل و تشریح و تفرع متصف بود ابتدا اما آخر که عمرش بهشتا رسید
 از سکر خود کم برآمده و بنسب جدی و دیگر زنده و زبده مرتبه بر وی غالب بود که در تمام عمر کوفت است
 خود بخوبی میخورد و از الوان طعام اخر از تمام ذیست بلکه بر یک لون نماند تنها بسیر میبرد و تا آنکه حکام
 وقت با وی جوع داشتند لیکن آنکه خضری نگرفتند مگر از مردان خود و عم خود که اکثر آنها محتضر بودند
 که بر آنها دشوار نباشد قبول میکرد و بر همان قناعت ذیست آخر عمر از چند سال که ماده فالج بر زبان
 ریخته تمام کلامش متعذر بود و ششم رمضان سال نود و چهارم از نامه ثانی عشره وفات یافت
 را تم گوید مصنف رساله خیر البیان میبوسید اما بعد جمال محمد مکر بن عبدالرزاق العالومی را
 همچنین انوی میباید که بعضی فقرات که از حضرت شاه العالمین ابو عبد الله شاه عبدالرزاق
 همچنین انوی بوقوع می آمد از ساد می ایام طاعت ثانی بیع الثانی که ما زده هم بود الا با و رسال سبج
 او نیز از چیزی شرح کرده و ماده سال برین سال که که نامش خیر البیان است جمع ساختیم و کرسند

ص ۵۲

ص ۵۲

مشهده شد تا در شاهی العالمین ابو محمد احمد شاه عبدالرزاق بر صغیر هندی جلوه گری فرمود و حضرت شاه
 اعظم ابو جعفر خیالی محمد حسن ابن حسن طاهر بر آنچه بهم و ما ذون آبی بود و آنچه در سیر سلوک از قبل از
 مشایخ نفیست سیده بود همه را بحضرت شاه العالمین بیگام و زبان بقصد فرمود بعد از نگاه با شیخ
 قادریه حرمت فرمودند و هم از سلسله صحور دریه و قطاریه و اولاد ایشان به مجاز ساختند و بعد
 از آن شیخ امیر محمد مودود و لاری خرقه خلافت قادریه حرمت فرمود بعد از ایشان میر سید
 اسمعیل خرقه قادریه عطا فرمود و بعد از آن آوان حضرت راجی سید نور مالک پوری طرف سلسله
 جامه عطا فرمود و حضرت عفت الثقلین حضرت شاه العالمین را خطاب فرزند مخاطب
 و رضاند اند که سلسله دیگر پیشتر متوجه شوند از نجیب شاه العالمین در نسخه صیغه المهرت
 پیشتر جوره قادریه داخل ساختند و سلسله یومی دیگر مرکز القات کرده اند چون سلطان خود را که
 جمال العارفین ابو البرکات بندگی شاه محمد نام داشتند صاحب مقام خود ساختند و در مثال از آن
 از اجازت مشایخ قادریه از چند جا می که بحضرت شاه العالمین بریده بود و از طرف مشایخ اوسیه
 چشتیه کمال الحق شیخ حسین طاهر کمال میرند نیز نوشته اند چنانچه جمال العالمین بندگی شاه محمد
 پنج پسر بودند آنجناب همان مثال را بفرزند اعظم خود ابوالفتح شیخ مکرم از اجازت نمودند
 حرمت فرموده بودند شیخ مکرم ابوالفتح را غیر از اولاد و تشریح همان نامند آنجناب همان مثال
 از جانب خود نوشته با اجازت از خاندان قادریه و دیگر خانواد نامی اولاد چشتیه و صحور در
 و طبقاتیه برادر حقیقی ولی النعمی ام قطب الزمان ابوالکرم شیخ مرکزی محمد سلیمان بنده تعالی که
 امر وزیر سایه ذات شریف است عنایت کرده و قائم مقام خود ساختند شعاع سحر جوره
 بر او معرفت از حضرت طایف است که شاه العالمین عبدالرزاق است و محمد زوشده و من زلذمانی
 ابوالبرکات کنیت گرامی کسی که بود بی همتا درین سطح و زایل اندیشه مکرم ابوالفتح
 بر آن سجاده اکنون مستقیم است مرکزی شیخ کان شاه کریم است ابوالکرم آمده آن قطب و در آن
 حکمی گفته از کلا ارجیلان و خدا یا چون ضعیف زانو است و جمال امده کی از بندگانش

در اخبار الاخبار است شاه عبدالرزاق مرید و خلیفه شیخ محمد حسن است وی از شاخ قادیان است و از
 خوارق و کرامات بسیار نقل میکنند بسیار صاحب کمال بود و حال طمانح داشت و او را اهل تحصیل علم
 کرده بعد از آن مشرب عشق و محبت بر وی غالب آمد و از مجاهده بر مرتبه مشاهد رسیده گویند
 او را با حضرت علییه قادیانیه سستی کمال بود و میوه سطره ما ذون و مشارع میشد و او را در صبر بر
 و تحمل بلا قدمی راسخ بود وفات شاه عبدالرزاق در سنه شصت و اربعین بحکم الله بوده است
 و محمد حسن پسر بی بی طاهر است از جانب چویشی است لیکن ارتباط او بسلسله قادیانیه بر محمد غالب است
 و گاهی شعر میگفت چون از خلوت بر آمدی بنزدان دیده تعجب کردی و تکبیر بر آوردی و مسلمانان
 هم در میدان او را شاه خوانند و میگویند در مقام حبس نهصد و چهل و چهار روزات یافت و ذکر
 شاه بولاقی خلیفه جلیظ المد مرید مولینا رسته علی صاحب اسب و کرمه بیک در سطره مرید حضرت
 بودند و بهیت المعرفه میفوسید نام نامی شاه بولاقی لقب گرامی بولن کنیت سامی بولاقی خلف
 اشرف خواجا احمد بن ناصر علی متوطن قندهار شکر کوش هم با حلیم و ایشان با سالار سعید و غازی است
 یک جدی دارند مگر ایشان با حلیم و ایشان سالار مشهور اند گویند در اجداد ایشان دو برادر
 بودند با شاه آنوقت یکی را با حلیم و دیگر را سالار خطاب میشدند و او را او هر دو همین خطاب
 جاری ماند چنانچه مشهور است هفتاد و سالار و هفتاد و دو پایم بوده اند هر دو قوم از اولاد حضرت جعفر طیار
 نقل است که روزی در مجلس شریفی ذکر سماع بیان آمد فرمود که مذہب فقیر لار و لاکه است و در
 بزرگی رسید باقرانکه سلسله اش از نسبت و سطره با سید عبدالرزاق میرسد که فرزند پنجم غوث
 الثقلین اند و لاوتش در سنه پانصد و شصت و شصت است و تاریخ وفاتش تمام عالم پس محمد باقر حکیم
 عالم صلی الله علیه و سلم و بموجب امر بمرید حضرت غوث الاعظم صرف برای تعیین حضرت شاه
 بولاقی از بغداد و در سنه رونق افزا گردیدند لغت ظاهر و باطن موافق بود و امر حضرت شاه بولاقی
 نخست عید باز بصوب مرغوب بغداد تشریف بردند حاجی رفیع الدین خان صاحب تذکره سید
 شاه بولاقی از کمالان و توجیح بود در ابتدا ساحت بسیار کرده بود شاه لال نام درونشی در

فناویح

و اسیر کنی که اکثر آن مسکینان است چهار روز است که در آن شب سحر می شود و آنچه از نفس ما طبع می
 بود و خودش حاصل آن را بعد بدو آباد آمد و وطن گزید و هم در آن آباد وفات یافت رحمه الله
 و قبر وی معروف است زیاده و تیرک به گویند از بسکه تو وضع و کسوفش و تحریب ظاهر مردی ظاهر
 با را بنزد آن شهر رفتی و بر لایه ای که بنامه شهرم باکاه یا باری دیگری آمد آن بار را بر گردن خود
 انبیاوی و ماخانه آنکس رسانیدی یکبار مردی سپاهی او را به بیچارگرفت و با خود برگردن او نهاد
 و تا منزل همراه برود او را کسب کرد او هرگز از حال خود اظهار نکرد و روز دیگر وقت که خود پیش آن
 ساجدیفت با را و برداشت و بنزل رسانید و همچنین هر روز گاه می آمد و بار را بنزل رسانید تا
 آنکه بلا مهور رسید وی بر ساری دراز گوش نگاه داشتی در بر همان سوار شدی و هرگز تکلف
 بخو راه ندادی و آنکه که او را دیده اند خوارق عادات از وی نقل میکنند سپه کلان او شاه
 را فقیر دیده بود مردی بود با ذوق و شوق و حسن اخلاق ایضا در بیت معرفت است
 شریف در یکمتر و چهل و سه هجری عمر شریف بود و شش سال وفات شریف بعد از پنج
 و شصت و هفتصد و سی و یکم سال بگذراند و کسب و سی و نه هجری در عهد محمد شاه و شاه طهماسب
 سال تاریخ او گفتا خود مرشد مرشدت نقل است که چون مردمان در تلاش مقام مقبره شریف
 متر و شدند شیخ شهباز گفت که روزی من همراه حضرت بودم آنکه از مراد آباد بطرف غرب
 انجاصد یک گروه از آبادی شریف بودند در آنجا بر کناره دریای رامکنگ تکیه فقیری بود چون
 حضرت را دید آن فقیر دست خود را بر پیشانی نهاد و روان شد پرسیدم گفت امانت بزرگ است تا این
 همین بودم که این آمد مکان گذارتم و حضرت در جیب آن کرد و آنجا رفتند و تعریف و سعادت و این
 دو کتبی آن مکان بیان میفرمودند که امات و کلمات ایشان در کتاب مذکور مفصل مرقوم اند این
 گنجائش آن ندارد آن مکان مذکور بطرف گوشه غربی و شمالی شهر مراد آباد واقع است هزار برابر آن
 در آنجا در احاطه محله المهرن الشمس است شیخ شهباز مرید شاولاتی بود قبر وی بطرف شمالی
 شهر مراد آباد و بر کناره دریای شهر واقع است حضرت حافظ محمد امیر میرزا با احوال و خصلت

۵۰۴۵

حضرت شاه بولاق بودند و ما خود تعلق اولاد مرد از اذ و ابراهیل را بشاد بودند و مولدش قصبه کاندله
بود و سکن در سن ^{۱۰۰} و شصت و هفتاد و یک سال و بزرگی وی اتفاق چنانچه در تذکره مذکور است که
حافظ محمد امین مرید شاه بولاقی است و رایتی اچا کرمی میکرد و در لباس سیاه گری میکرد
خداوند تعالی مشغول میبود با آخرا غلبه حال ترک تعلق کرد و بنامی بروی سجانه اقبال نمود ^{العیون}
طالبان حق برای استفاده و استفاده با وی رجوع دارند تمامی همت وی از ابتدا بر افاده
واقع میبند آن بخلی است معروف است هر کسی که حاجتی از وی شود کتی در حال کتی پیش آمد و وی
رجوع نمود اگر چه آن با وی آشنا نباشد البته سجانه او نیست و شفاعت صاحب حاجت کرد
تا کل در سنا مرام و اصلاح مراد وی سعی نمود و یکبار شخصی را از زنده شود که مسکن است
تا که آباد زیاده از پانزده روز راه است بر روی نه با این شخص ^{۱۰۰} بود نه با آنکس که در اول
بود لیکن چون پیش مقصود بر رضای حق سجانه تعالی بود بی مضائقه تا آنکه آباد نیست و در
تضامی حاجت محتاج سعی نمود و درین ایام که من می از نو سخا کرده و ضعف بر بدن تنالی
در بنشیند و حق مشغول میباشد و از چند سال بر او آباد هم که سابق بر سال زیارت پیخود
می آمدنی آید مگر درین ایام تحریر این اوراق آمده بود و خانه فقیرانم بقدم خود مشرف نشد
انتهی در نیم ربیع الاول سنه کینار رود و صد و یک جرئت حق پیوست و تاریخ سال انتقال ^{۱۰۰}
رضی الله عنه است و ذکر حضرت شاه غلام احمد صاحب برنالت و مرید و عاشقین
حافظ محمد امین مدوح بودند بعد انتقال حافظ صاحب تر شد افش خرقه وی بوی پوشیدند
سلوک باطنی بدین نحو حاصل نموده بودند و جهت نسبت و توجه تویید شدند و تقریبات از نظر
می آمدند اگر چه لباس صوفیانه نداشتند و از مرقد شنیدیم که چند آن تحصیل علم طلبین هستند و از
کلام وی علم و بهی منموم میشد چنانچه عبارت و معنای فصوص از دیگری شنیده ^{۱۰۰} مطهرش
میفرمودند و هم آثار بزرگی و فخری از ما صید وی میبوده بود و بطریق پدر بزرگوار خود ^{۱۰۰}
عرض حضرت شاه بولاقی بر او آباد و تشریف می آوردند و بر فراز شاه مدوح فرود گشته ^{۱۰۰}

در خوردن سالگی زیاده از مشرف شده بود و سینه پر از زردی و جاری سینه شد دست منجمت
 بگردان و دو صدوی او شش گشتند و در زنبور و زردی نمودن شدند تاریخ سال نو خوش طبعی است
 او که حضرت شاه غلام پولن ابن شاه کریم الله ابن شاه رحمت الله ابن حضرت شاه
 ابوالقاسی بود و سلسله و طریق جبار مجبور از خال خویش شاه غلام احمد اخذ نمودند و هم از آن
 مازون مجاز بودند صاحب اوقات و خوش اخلاق و قرآن خوان بودند و طریق شریف و ارشاد
 سپید شدند و بسیار کس از وی فیض میبردند و در خاقانها خود و اردو و در اطعام میدادند گویا
 که لشکر خانه وی حضرت سفره عام بود چنانچه در دست در بیع میدادند چنانچه در
 ایام قدر میبندی در لشکر خانه وی حضرت دست و دشمن می آمدند و طعام می خوردند و شیر
 و وی حضرت با کسی حاجتی و کاری نداشتند و سوار و مسکن بود و طمش قصد سواره بود و سوار
 در ایام عرس جبار مجبور خود در مراد آباد تشریف می آوردند و راقم زیارت وی حضرت
 در دوم ربیع الاول سنه یک هزار و دو صد و هفتاد و شصت بر حمت حق میسپندند و در جزیره اندی من
 بدو گشتند در ایام قدر میبندی بحرم انگر و عثمان حاکم امارت میکردند و طعام میدادند
 خیر خواه باعث گرفتاری و رسانیدن وی حضرت و جزیره مذکور شده بود که قصه آن مشهور
 است و وی حضرت اندران قید مطلق از قیودات تعاقبات و مقید در رضا و قضاء الهی بودند
 گویا که این مرد و شعر بر آن حال وی حضرت مصدق بودند بنیت خون کرده ایم کسی که گشته ایم
 جرم همی که عاشق درون گشته ایم به بیت بحیر عشق توام میکند و غوغای تو نیز بر سر امام آگوش
 عاشق است تا تاریخ زمین دار فنا چو زیت پسته باشد خلد برین مقام بسکن تا تاریخ وصال آن مرد
 ما دای جهان غلام پولن رحمة الله علیه فرزند و پند وی حضرت محمد عاشق جوان صالح
 و خلیق و صاحب بیت مثل پدر بزرگوار خود اند ایوم در راه بود سکونت میدادند و طریق اب
 و چه خود سلوک میکنند و رعایت سلسله حضرت ایشان خود میدادند و تعلیم اندازند
 سلسله تعالی شاه محمد حسین ابن بزرگوار ایشان بطرف شمالی داند رودن شهر مراد آباد

که ذکر شریف بالا گذشت واقع است و که شاه چپ مجبور وار همه آزاد بودند تخریب و تفریب
روست میباشند و حافظ قرآن مجید بودند شخصی پذیر خود که شاکر در برادری حافظ نور محمد بود
و بر اسم دیده بود و بار اتم میگفت که نوم می شیخ و اصلش لامبور بود و پدر می شروت و دنیا می سید
و سپری نداشت در ویشی باید روی گفت در خانه تو چهار سپه مشو له شوند لیکن باید سپه اول ماراد
و نامش غلام رسول خواهی بنام پدر روی قبول دو عده کرد همچنان شد که آن در ویش گفت بود چون
که بپسول بودند بنی سید باید خود گفتند در ویش بوجبه عده شمار امطلبه بدوشن با سپه دیگر
حافظ نور محمد و بر اخعت کرد چون وی در مراد آباد رسیدند بخدمت در ویشی که بجه کاغذیان
میساند آمدن آن در ویش گفت نام تو غلام شاه نهاده اند و من ترا غلام رسول خواهم گفت بعد از
آن در ویش گفت نزد پادشاهی نیست اما کلاه و خرقة بتو دوام باید که بعد من آنرا خواهی پوشید
بر این دو فاش آن کلاه بر سر و خرقة در بر کردند خاموش شدند و از آن بعد کلام الهی بر یاد میخواندند
و از کسی کلام نمیکردند لیکن با بر اندرند که خود کلام خود می میگفتند آنها که ویرا دیده بودند بزرگی
و فقیری او متفق بودند و اتم از جد و پدر خود هم تعریف او شنیده بود و قبرش با این قبر سیردی
بطرف مشرق شهر مراد آباد برکناره در یاد محله کاغذیان قریب بقبره میان فقیر شاه که ذکرش بالا گذشت
واقع است و بر کس آن واقف نداشت و چند کس از آن واقف اند و که شاه لطف احمد حاجی
رفیع الدین خان صاحب در تذکره مینویسد شاه لطف از خلفا پیر محمد لکنه نسبت که او در علوم نظام
شاکر در مولوی عبدالقادر و در طریقت مرید عبدالصباح است و تخریب و درج و توکل و قناعت
قدیمی را سخ داشت منازل را بعد تقیف اوست و فوات او بعد هزار و یکصد آخر عهد اولنگ است
و شاه لطف احمد در اصل از فرزندان شاه عبدالعزیز است که قبر او در امر و هیت برای طلب علم لکنه
رفت و در خدمت شاه پیر محمد تحصیل علوم نمود و مرید شد و کار کرد و خلافت یافت مولانا عبدالقادر
قریب وقت رحلت خود پادشاه پیر محمد گفت اگر همراه شما جوانی نامش تبارک دنیا آمده باشد بطلبید
مذکور زیرا حاجت کرده بعد از آنکه پیر محمد را با فرزندان مولانا عبدالقادر بود و شاه لطف احمد

بجز که عفران پناه ملا عصمت است بر او باو آمد و سکونت در زمین و در اینجا او را از زندان بیرون آوردند
 آمدند و هم در راه او را بجز حجت حق پرست چنین شنیدند که در ایام کجی ملا عصمت است در زندان که
 باو شاه در دکن بود و نواب عظمت الملک خان حکومت مرادآباد و ما مور بود و وزی شاه لطف آ
 بلا قات نواب و برادر گلان بی مولوی محمد شاگرد که آمد در اثناء سخن گفتن دست برداشت
 و گفت فاتحه خوانید که مولوی عصمت الله از دنیا رحلت کرد همین زمان روح ایشان
 از پیش من گذشت و گفت من از اینجا در که شتم حاضران مجلس ازین سخن برآسیدند لیکن
 چون عقیدت بروی کمالی داشته اند از ضابطت چاره ندیدند و فاتحه خواندند و چون بعد از
 بسیار خبر آمد و آتوق که شاه لطف الملک گفته و در جمیع سال شهر او یکصد سوزده چون مقابله
 نموده مطابق یافته اند و وی در اول که مرادآباد آمدندی متوکل سپهر بود و طبعه عین است
 آخر الامر ملا عصمت آمد و در ایام حکومت خود مبالغه کرده چند صد جریب زمین برای حضرت
 اوی مقرر کرده و دی مقتضای لار و لاکه آنرا قبول نمود و بگرفتند آن مقید نشدند بعد از آن
 چون محمد زین خان حکومت اینجا منصوب شد و اطلاق سکنه این بلاد را قرق نمود و هر یکی بقصد
 استخلاص آن جبهه و چند میکرد و سود داشت و شاه لطف الملک اصلا در استخلاف من خود بی
 نمر و حرف شکایت نربان نراند بعض معتقدان بی و در بنیاب بادی گفتند گفت حاج
 سابق با ما آشنا بود و از طرف خود آن زمین را با او اد الحمال که دیگری ایجاد می آمد و با ما آشنای
 ندارد اگر قرق نماید که انظلم از وی بر ما رفته که حاجی شکایت به آخر کار رضا و تسلیم می گای
 کرد و محمد زین خان بعد دریافت حال خود بخاند وی آمد و عهد خواست و تمام غلّه حاصل آن زمین
 را بر او با سه کار خود بار کرده بخاند ایشان شنید و بعد وی چند سال سپردی شاه عزیز آمد
 که عالم و صالح و متورع بود و جانشین بی ماند و شاه عهد امده که شمر میگفت و طاعت مخلص میکرد
 را هم گوید این شایسته است بدست و الدبزرگوار رفته و در یک شهر نامه اسماعیل را چون لاری می برآه
 گویم بنده بنویس بر پیشانیم و انتی بسیر گلان شاه لطف الملک بود و الحمال خاندان شاه بر کجی

تقرض شد و کسی نماند که بر طریقه اسلام خود باشد و وفات شاه میر محمد بعد از آن در کعبه آخر
 عمود و رنگ زینت است را تم گوید وفات شاه لطف الله و سبب منتهی حادی الاول و شیخ
 فرزند اندرون شهر مراد آباد و بطرف جنوبی فریب مقبره اصالت خان واقع است و او را
 فریب تبروی سکونت میدارند و کرسطان قطب الدین میگویند که از امیران ملک
 بود و میگویند قبایل از آبادی شهر مراد آباد با کفار شرکین در بیات اینجا خاک و شهید گشت شهید
 اصحابی درین شهر حیدر آباد مدفون اند و در سلطان میر غیب هم میخوانند اینجست محمد غیب
 است عرض می در چهارم شب بوقت نصف شب میشود و قبرش در محله نوکرا ندره در شهر واقع
 و کرا و احاطه پنجه تیر است و کرس شاه منیر مجذوب بودند میگویند خوش خوراک و خوش پوشاک و
 مزاج و متوطن شاهجهان آباد بودند و در شهر مراد آباد سکونت میداشتند و کشف ایشان اکثر مجرم
 انشادی چنانچه بعد از گوارم میفرمودند که وقتی تقریب عورت سکلف ایشان بودم چون در مکان
 تشریف آوردند فرمودند مکان پنجه خواهد شد چون بعد از آن در از بعد از گوارم آن مکان را پنجه
 تقریب ساختند فرمودند که بعد از شمس سال فرمود و حضرت شاه منیر نظیر آید ظاهر است گامی اول
 را او تعلقات کشف میگردد و در ظهور آن تعداد ماه و سال تکشف میگردد و وفات ایشان در پنجه
 انشانی واقع شده و قبر ایشان قریب مکان قاضی شهر مراد آباد است و کرس خانیفه نظر محمد تیر از
 یکدواز بود و ساکن شهر مراد آباد در گورستان تاریخی قبری دیده بود از آن بعد از آن تعلقات کرد و
 شاه عضد الدین بن گورگر در بیابان و جواد اهل و عیال قدم بقاعته و توکل را سبب است کسی میفرود
 می مطلع گردیدی صاحب ذوق و شوق بود و در مجلس سماع نظر نمی برد و بسیار توی
 بر زبان بودی و در باب حق چنان مشغول بود که مشغولی از بنده او ظاهر بود و میگوید اینها که در
 بر بزرگی و فقر او میفرمود آنگونه که ماده فالج بر دست و پا و زبانش سخنی زبان از کلام متعذر ماند
 قبل موت از نصف شب زبانش بزرگ بود که لاله الله بعد از جاری گردید و بعد از آن حال فوت کرد
 و در شب خود زبانش مشرف میشد و بوقت غسل موت هم ویرا دیده بودم و بعد از آن چهره اش

تقریب
 پنجه

بود و در ویم ماه شعبان سنه تسلسم وفات یافت و در محله اندرون شهر مراد آباد و پیش مردانه مدفون شد و ذکر **خواجه مصطفی** حاجی رفیع الدین خان صاحب قریه مذکوره مینویسد که
مصطفی از اولاد **خواجه بزرگ** بهاء الدین نقشبند است از دو لقمه زاده کلان لاجور بود و هم در آن
سببی بهم رسید که دل را از دنیا سوشند و در خدمت شیخ کلیم الله که در آن ایام در لاجور بود مقید
و با جازت وی از شاهجهان آباد راه آنگاه آمد سکونت در زین فقیر و صغر سن و بیره دیده است
بصورت نوزانی داشت گویند شیخ کلیم الله قریب ایام فوت خود از شاهجهان آباد این بیت بوی
بیت اگر بسیر چنین بر روی قدم بردار که همچو رنگ خنابید و بیمار از دست + وی از این بیت بر
قریب جیل وی بی برده همان زمان از مراد آباد روانه شد و شیخ را زنده یافت و چنانچه در روز
وی ماند و بسوگروی بر آید و باز آمد و پس از آنکه عمر دراز یافت بود در سال هزار و یکصد و پنجاه
شش وفات یافت و در همین سجده که خود بنا کرده مدفون شد شیخ عبدالرحیم مرید و خلیفه وی
پس از وی جانشین وی شدند و زیاد در جیل سال هجده خود شست و بنزد قناعت در رضا
تسلیم گذرانید و با وجود عیال کثیر التی کبسی نبرد و وظیفه وادرا قبول نکرد و با منقوی مولانا که
او کلام شیخ شفق حال داشت در ماه ربیع الثانی سال سیوم از صد سیزدهم وفات یافت
تبر **خواجه مصطفی** در مسجد وی اندرون شهر مراد آباد در محله مغرب پویش شهر و معروف است و قبر
شاه عبدالرحیم هم برابر قبر وی است و ذکر **سید غلام قلندر** رسید بودند و مرید و طرفه
قلندر بود و وی بچند واسطه بعد از مدتی در راه رسید فرخ سیرا بر اسمی انگور معرفت
و می بخ دیدات جاگیر معرفه کرده بود چنانچه تا حال آن جاگیر بر اولاد وی جاریست و عمر در آنجا
در عهد قباب و فندیان زنده بود در ماه جمادی الثانی وفات یافت قبرش در مراد آباد محله اولاد
کویان واقع است رحمه الله علیه جمیع ذکر **سماع شیخ** محدث در باب العبدین شرح مشکوه
مینویسد و من عاينت مني الله عز وجل ان ابا بكر دخل عليهما وعندهما جارتان في ايام بني
عايشة كذا ابو بكر ادبر روي و نزل روي و در ذكره بود نماز دختر کان انصار در روز نالی من

تبر خواجه مصطفی

تبر خواجه مصطفی

که در روز عید اضحی یازدهم تشریق اند که قصابان در قریان یعنی سر و دست میگویند و وقت میزنند و قصابان
گویا با گله میزنند و بعضی گفته اند که تفران یعنی ترفسان است یعنی نفس میگویند و تفران
بمرض کبخی بی سیر کردن آن و در وقت بضم و ال و فتح نیز آمده در ذوقی است قول است
بضم سباع و او را در بعضی حرام علی الاطلاق و صحیح است که در عید و اولی الاثم و آنچه در حکم است
سباع است و فی روایت تغنیان با نقایات الاضمار یوم نبیات و در روایتی آمده است
که سر و دست میگویند و جاریه با شکاری که گفتگو کرده بودند میان یکدیگر گفتند که در میان
اشعار حرب و شجاعت انصاریها که عادت شجاعانست عبات نام موضعی است یا قلعه است
زمان آن شکار میخوانند و آن در وصف حرب و شجاعت بودند و ذکر فواصخ منکرات که در آن
ذکر آنها بود و روایتی از صحیح بخاری بعد از تغنیان گفته اند **و لیساً بضعین** یعنی غنا سگ و
و ذات آنها سنی بود که در غنا حرفت آنها باشد و غنا را خوب خوانند گفت و مشهور و معروف بود
باشند و با غنایان بودند از اهل طایفه چنانکه در خانه های خیری میگویند **والبنی صلی الله علیه و سلم**
سقیهم برفقه در آن حضرت صلی الله علیه و سلم پوشید و عید بود و خود را بجامه خود قهرتجا او بود
پس شمع کرد و زجر نمود آن دو جاریه را ابو بکر و در صحیح بخاری آمده که گفت ابو بکر ای زمار شیطان
سیرتت در پیغمبر و زمار التی که سیرتت از اهل غنا مثل بنی در باب دست ماست آن غنا است
شیطان بجهت آن کرد که وی مشغول میگردد و با او را بنده و او را باز میدارد از یاد خدا **لکشف**
البنی صلی الله علیه و سلم عن وجهه فقال **رحمها یا ابوبکر فانهما آیام عید** گفت بگو او ایستار او
بر آنکه این آیام عید است اکل شرب آیام ضیانت فرج کس و در آن آن چه بنویسد و در صحیح بخاری
روایتی چنین از مسلم آمده است یا ابوبکر آن کس که تو عید کنی از عیدنا متعلق علیه به آنکه ایست
است که رشک میکنند بدان اهل سباع در اوجت غنا و شنیدن آن در آنچه از آنچه است
منظر انصاف میشود تصدق اخصاف متبادر میگردد و آنست که ابو بکر صدیق انکار کرد
منفی شد و بفرمان او منع و زجر کرد از آن بجهت آنچه مقرر بود در ذوقی از حضرت و در آنست

و گمان برود که شیخ ناگردان آنحضرت صلی الله علیه و سلم از آن ارجحت عدم علم بود بر آن
نوم با غفلت با این نحو است که گوییم فرصت آن نشده و ندانست که آنحضرت آنرا تقریر نموده و در
پشته است درین روز چیزی از آن را و لهذا فرمود قاتلها الیوم تعدوا و او کبریا بن فریق تفصیل علم
چون در پیش لالت کرد حدیث بر اباحت مقداری از آن و در زعید و غیر آن از مواضعی که مباح است
در حرمی فرج و سرور و تنگ نیت که این در ماده مخصوص بر وجه مخصوص است و از اینجا اباحت علی
الاطلاق لازم نیاید مگر بقیاس بر آن دان جا نیز است مگر بر تقدیر عدم نفس و منع آن محل نزاع است
و انصاف آنست که نفسی قطعی بر حرمت آن علی الاطلاق چنانچه بر حرمت زنا و شرب خمر آمده تا
نشده است و تحقیق تصریح کرده اند بعضی از متاخرین محدثین که حدیثی بر حرمت غنا صحیح نشده است
و بعضی عمدا گفته اند که یافته نشده است و یعنی قطعی بر حرمت آن و نیز بر اباحت آن و اصل در
اباحت است و با وجود آن شک نیست که در اجماع اعتبار بدان در استقامت آن برخلاف طریقه تبلیغ
و فقهارا و درین باب نشدیده و تعصب بیاریست مگر مقصود ایشان چنین نموده و سد و فرایض صحیح
آنست که قول اهل علم کبرایست آنست و اندا علم و شیخ محدث در شرح مشکوٰه مینویسند عن عائشة
رضی الله عنهما قالت قال رسول الله صلی الله علیه و سلم اعلفوا فی الکلیح شکارا کعبید این عقیده
شعری را که کلاخ است و اخرجوه فی المسکین و دیگر دانید انرا در سیمی و داعیه بر اعلیه بالذکر
در نریند بر آن و فشار واه الترمذی و قال بها حدیث غریب عن عائشة رضی الله عنهما قالت
رقت امرأة الی رجل من الانصار فرستاده شدند فی که نوز و من بود بسوی مردی از انصار
و زفاف عروس انبوه بر فرستاد و فقال بی الدیوس گفته پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم ای کما
معکم لیه است جبراه شما همو فان الانصار یحببم للیهو زیرا که بدست می انصار خوش می
ایشان را بهو می را بهو می دوست و ایوا اصل یعنی باز نیست از اینجا بر اباحت سرور و عروس
و زفاف معلوم میشود و زیاده برین آنکه آنحضرت صلی الله علیه و سلم خوششستن آنرا انصاف
ما سلم و مقرضت و از ظاهر عبارات معلوم میشود که خوششستن ایشان را دائمی بود چنانچه

بود و ما هم بزاده التجاری و مخزن عاریشه رضی الله عنهما فالت عذری جباریه من الافصار زودتجا
 بود و در من اختصری از افصار که تزویج کردم و بزنی دادم او را فقال رسول الله صلی الله علیه و آله
 یا عایشة لا تقنینی اسی عائشة نسرو و نسکینی یعنی نیفرانی که سرود کنند فراق هم الهی من الافصار
 مخزن الافصار زیرا که این قبیل از افصار دوست میدارند سرود را و راه اجتناب از صحیح است که در این کتاب
 بجای مهله در تشدید موحده که از آن حدیث است و صحیح خود و صحیح محدث در شرح مشکوٰۃ
 میگویند عن ابی امامة قال قال النبی صلی الله علیه و سلم و امرنی عزوجل بحمل المعازف و امر کر
 پروردگار من عزوجل بیاطل کردن و پاک گردانیدن و کما نمایند معازف بعین مهله
 و زامی و فاجمع معروف بعین مهله و زامی و فالت سرود یعنی چغانه زنده و در قاموس گفته
 معازف ملامی مانند عود و طنبور جمع عرف یا معرف بر وزن منبر عرف راجح آواز ملامی آن
 در مختصر نهایه گفته عرف لغت معازف و آن دوف و جز آن از آنچه زود میشود و بعضی گفته
 اند که بر لغت عرف است و المزامیر جمع مزامیرت غناد و زمره و زمره کردن بقصب و تقصید که بر
 غنا کنند زارة و زمار گویند و توضیح کرده است نودی حرمت آنرا در غزالی سیل کجوازان
 و این حدیث دلالت بر حرمت آن دارد چه اینها و قدیم الزمان از رسوم و عادات اهل مشرق
 و بطالت بودند و فقها گفته که غنا با آلات مطرب حرام است و مجرب صوت مکروه است و از
 زمان احنفیه سخت تر است که امت آن و تحقیق و تفصیل این مسئله در موضع خود است نهی
 و زنده عشاق است واضح باو که اجناس ساز از چهار قسم بیرون نیست یکی انگار و سنده
 مثل مین و طنبور و رباب و قان و آن و امثال آن و دوم زنده سنده باشد و محمل بود از چهار قسم مثل
 طنبور و قناره و مردنگ و دانه و دوف و دوف جلال دار و امثال آن سوم انگار و چهارم سنده
 سوم سنده و دو ساز را هم زنده و بنوازند مثل صم و حیره و گینه و گره و زلفنون چهارم انگار
 کشتن هم بدان نوازند مثل کوشخانه و سرنا و قناریه و امثال آن و در تفصیل
 و مزامیر و او تا از قدیم اهل علم و لغت مختلف بوده اند اتفاق آنها بر امر واحد نایب شده

است که آن قطعاً حرام باشد و در حرمت مطلق با حسن خاص امیر رضی طعمی وارد نشده
لهذا وقوع اختلاف در اصل و در تقیاس نیز امیر ثابت است شیخ عبدالحق محدث دلموی در شرح
سفر السعادت مینویسد متن در باب دوم طعم صحیح شیخ وارد نشده شرح مراد خصوص سماع
غنا است یا عامتر از غنا و فرامیرست و در زوم هر یکی از آن احادیث وارد شده خطیب از

امیر المؤمنین علی رضی الله عنه آورده بني الحسن بن عبد الله في لؤب البعج وعصر الزبارة و
وازابن مسعود الغنا يثبت النفاق في القلب كما يثبت الماء البقلة وازدبلي ورسنداز این

این لفظ آورده الغنا واللغو يثبتان النفاق في القلب كما يثبت الماء العسبنون وسخا و
در مقاصد حسنه گفته و لا یصح یحیی در کتاب مذکور احادیث مسطور اند و زی بعض حدیث ضعیف

و زی بعض مثنوی مرقوم است قوله این احادیث است که در زوم و فرامیر و طاسی و اورد
در امثال آن احادیث دیگر نیز آمده و شاید که توکلونی ترک نیست که در بیان احادیث

که می بین حکم بر نفع آن کرده اند و تصحیح بصحت آن ننموده و بعضی از آن قبیل است که بصحت
حکم کرده اند چنانچه در ضمن بیان اشارتی بدان کرده شد مدعا می مصنف آنست که حدیث صحیح

در نیاب نیامده اگر آنرا درسی بسیار تا حقیقت حال معلوم شود بدانکه بعد از قطع نظر از آنکه حد
ضعیف بعد و طرق بر تبه حسن و حسن مرتبه صحیح در نیاب حدیث جاریست است که بعضی

مردم آنرا در اثبات اباحت نیز میارند و انصاف آنست که مدلول وی درم است مگر در بعضی
ایام مثل ایام عید و مانند آن و الفاظ آن چنانکه در صحیح بخاری و مسلم آمده اینست که عائشه

سگیوید رضی الله عنها که در آمد بر من رسول الله صلی الله علیه و سلم و نزد من دو جباریه
بودند که تقنی میکردند بقبائل و اجناس پس ایله اوقتا و آنحضرت بر جابه خواب و بگوید امید روی

سپارک خود را پس در آمد بگوید رضی الله عنه پس منع کرد و مراد گفت فرما در شیطان مانده
پس بخندار و امیداری پس آنحضرت روی مبارک ما بگوید آورد و گفت بگردان این در خنده کارا

چا بگوید که در روایت دیگر آمده که مراد بگوید که در جباریه بود که غنا میکردند و در ایام

منی و در وقت منیر و منیر و آن ایام مناسبت است و آن ایام مناسبت است
 همه روایات بخاری و مسلم اند اکنون باید دید که چون کبیر صید غنار از فرار شیطان گفت و آنحضرت
 صلی الله علیه و سلم او را میزدن میزدند و گفت که اینچنین گویند که این فرار شیطان نیست و حرام نیست
 بلکه چه گفت منع کن یا ابابکر ایشان را ازین که امر در عید است این حکم را که هر تفسیری و تزییف است مطلق
 همان دعای خیال مکن در روز عید از لهو و سهر و اینقدر جا بجز باشد خصوصاً و نظر کن خود
 سالان را اگر تفسیری کنند در حمار که در آن بخش ذکر شده و امثال آن نباشد بخوانند در این خصوص
 ابوبکر صدیق چون تقریب تقیاده بود و سابقه بیان از شایع نیافته میدانست اکنون تقریب
 وقوع این قضیه معلوم کرد و نیز آنحضرت خود شنیدن آن عقیده شده و ابوبکر را نیز بر آن تقریب نمود
 بلکه تعارف زد و بهجتی در زیاب اشارتی فرمود پس مناسبت آن چه باین حدیث مناسبت نمود
 اجابت و خصمت آن در بعضی احیان مثل ایام عید و مانند آن یا بودن او حرام و فرار شیطان
 و غیر این اوقات را این معنی نیز در اقصای ظاهر است از حدیث کمالاً کفخی و حدیث صورت آن
 عنوانی فی الدنيا و الاخری فریاد عید لغتیه و در تفسیر عید مصیبه که گذشت نیز قبول سوطی
 صحیح است دیگر حدیث معارف که در صحیح بخاری آمده که آنحضرت فرمود صلی الله علیه و سلم
 که در امت من اقوام پیدا آیند که استحلال کنند حر را کبیره حرامه یعنی فرج که مراد از آن
 ایجازناست و حریر او معارف را یعنی آلات طلاهی را که فرامیرست پس اگر استماع معارف
 و آلات طلاهی حرام نباشند اطلاق استحلال بر آن ذکر او با جز و حریر چه معنی دارد
 اتصال سخنان و این حدیث این خرم ظاهری را که از علما و متأخرین محدثین است بحکم
 که درین باب وارد سخن است و شرح تحقیق این مقام تفصیلاً طلبید و موقوف بودید
 هستی هم بعد تشریح و تحقیق این حدیث شارح گوید پس این حدیث صحیح باشد از جهت
 اتصال و تمامه علما و محدثین برین اندال این خرم که ایشان گفته که اتصال این حدیث معلوم
 نیست زیرا که بخاری قال شام گفت نه حدیثا و از قال شام سماع این حدیث از وی صحیح

معلوم نگردد و انهمی و هم بعد تصحیح آنچه بدست شایخ گوید اکنون شاید که در کونی که برین است
است بدانکه از کسی که بره افغانان و احتیاطا در دو واژه که تصحیح نگاشته است
در سینه که در وی شریع و خلاف راه که در سینه یا قطع نظر از راجح مرجوح خبر بگردد و در وقت
تنبه و درین سینه هم میان فقها و مشایخ شریع از هم میان شایخ طریقت بیکدیگر اختلاف است
و هر که تصحیح احادیث و اقوال فقها و سلف کند بداند که متعارف و مشهور میان ایشان است
و اگر است آن بود و غایت توجیه و تطبیق است که آنرا مقید و معطل بطریق بود و لعاب بدان نظر
آنکه این فعل در آن زمان متعارف و شعرا و اهل نسق و فقهی بود و چون بعد از آن جمله از ارباب
دیانت و ذوق و وجدان دو لهجه بگفت لغات نامشروعی که سماع غناد و زنفوس و قلوب
و آثار مکانی بواجب و احوال کند در آن افتادند و لعل و لعل گزیده سوره اول
و احوال ایشان بحال زمار در آن خارج بوده باشد و با هم آنچه در اینجا سماع میگردد این است که خبر
سماع علی الاطلاق و دلیل قطعی از ضروریات دین ثابت نشده و محمول احتیاطا و اختلاف طریقه
اتباع و هم که آن را بطریق علم و بحث و احادیث و آثار و احوال اثبات کند بحکم گفتار است و این
بطریق سکر و غلبه شوق و سطوت حال مساوی شود و معذور بر چه از مردم اهل ادب و توجع
بی ملاحظه و مسالوات آید مگر دانند در مراجع التبت بدانکه درین سینه اختلاف بسیار است
و حدیثا قولاً و فعلاً بعضی با بعضی متوقف و مشروط مانده و گفته اند که شاید اینکار کند و آنکار کند و بدانکه
سماعی که مشارالیه است بقول جن سبحانه *الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الْقَوْلَ تَتَّبِعُونَ* احسنه و
بقول می تعالی *وَإِنَّمَا يَتَّبِعُونَ مَا أَقْبَلُوا إِلَى الرَّسُولِ لِيُتَّبِعُوا* احسنه و
سماعی که در میان این سخن و حواری میگردد که این سماع است که متفق علیه است و حقیقت است او و مخالف است
در وی و در اهل ایمان و این سماع شکی نیست از پروردگار کریم و اختلاف و در سماع
از قصائد است با سخنان مطربه موسیقی و در نجاست کثرت اقوال و مابین احوال بعضی از آن
بشعر و بعضی و فخری و در بعضی بدان موعود و آنرا حق و اضع شمارند و هر دو خطا اند در

طریق علم بطریق الهی ایضا باجمود در خفاست بلکه یکی در بی خفاست و ایشان انکار میکنند
 اشهر انکار رسولک میکنند تعصب و غنا و احسان میکنند فعل آنرا بزرگ و کبار و عفا و آنرا بکفر
 و زندقه و الحاد و این احوال است و خروج است از طریق اعتدال و انصاف و نمی باید بر آن
 که خصوصاً در موقع خلاف و در طریق مجتهدین است و ایشان میگویند که ثابت نشده است و تحریم
 آن حدیث صحیح و نقل صحیح بلکه هر چه وارد شده است در بیابان از احادیث یا موضوع است
 یا مطعون یا مجتهدین آیات قرآنی اگر چه تفسیر کرده اند آنرا بعضی مفسرین پیغمبری که دلالت میکنند
 بر حرمت غنا اما آنرا بر طاعت و محال دیگر هم هست که ذکر کرده اند غیر ایشان از علماء و چون
 ثابت گردد حرمت ثابت شود و حل اباحت بدلالت نزل می سجانه و اصل کلمه الطیبات و بعضی
 گویند ثابت نشده است نه بر حرمت و نه اباحت آن دلیل قطعی شرعی پس سندی نمی گردد و بر اصل
 و شیعه که خطر است یا اباحت سیوم ساده صوفیه و مذنب ایشان در بیابان مختلفه لغو
 استیجاب آیه و بعضی اجتناب کرده و بعضی مباشرت نموده و باید که انکار ایشان مستحب
 و اجتناب و تشدید اقوی باشد زیرا که مذنب ایشان اخذ بغیرت و احتیاط در افعال و احوال است
 و جمیع اوقات و احوال ولیکن بر بعضی از ایشان غالب آمده و مع و شوق و سکر و محبت و صفح
 و وجد و بیجان و حکم ایشان حکم والد و سکران است و میگویند که اصح و شهر از امام مالک و
 و شافعی و ابو حنیفه و احمد و جمعا اند قول بکراهت است و اطلاق حرام نیز آمده و گفته اند که
 باباحت که به ایت کرده شده است غنا و سماع آن از جماعه کثیری از اکابر صحابه که در ایشان
 چندی از عشره مشبهه اند هم غیر از ابوعبید بن جراح و ابوعبید بن جراح و ابوعبید بن جراح و ابوعبید بن جراح
 و این که از ارباب زهد و تقوی و علم و عبادت بودند نقل کرده شده است و بیابان ایشان
 در آیات و حکایات که کفایت است در آن و این شک معلوم گردد که ائمه دین و اکابر اهل
 مختلف بودند و آن امام عبید بن جعفر رضی الله عنهما سماع غنا از کسی نهی فرمودند
 نقل کرده است آنرا که اجماع کرده است و این جمله از فقها و حفاظ و ارباب فقه و علم

عبد البر و استیجاب گفته نیندی وی بغنا با سی بود امیر المؤمنین و از زمان عم دی علی
 ابن ابیطالب و میرفت وی رضی الله عنه در خانه جمعی که از مغنیات بود و سوگند خورد
 بود که تغنی نکنند بر امی هیچ کسی مگر در خانه خود پس تغنی کرد بر امی و جوست که سیاه و خانه
 وی یعنی الله عنه بشنوا ند اورا و کفارت و پدازیمین خود پس منع کرد وی رضی الله عنه
 اورا از آن و گفته اند که بود نزد مر عبد المد بن جعفر را جواری که تغنی میکرد و نود و هجود میزد
 بر امی وی و آورده اند که سعید بن المسیب کیبا فضل تا باینست در زوه میشد بوسی شل در دروغ
 می شنیدند شمار او مستند و میشد سماع آن و همچنین سالم بن عبد الله بن عمر و قاضی شریح شنید
 غنا از کنیزکان با جلالت قدر که بر سن وی و سعید بن جبیر که از اعظم تابعین است شنید از
 جباریکه که تغنی میکرد و رفت میزد و همچنین عبد الملک بن حربی که از علماء و حفاظ و فقها و عبدا که
 اجماع است بر عدالت و جلالت وی که بی شنیدند شمار او میدیست الحان را و ابراهیم بن
 مرزی بود امام عصر خود و زرقه در و است غنی شنوایند طبع را حدیث تامی شنوایند ایشان را
 غنا و نسوی داد و مجلس شریف تجلیل غنا و حکایت کرد از صاحب تذکره که پرسیده شد امام ^{حجرت}
 در سفیان ثوری از غنا پس گفتند هر دو نیست غنا از کبار و نند از اسود صناعه و نقل کرده اند
 که امام ابو حنیفه را همسایه بود که هر شب میخواست و تغنی میکرد و امام گوش میدیست به تغنی او
 الی آخره چون گوش داشت امام بغنا می آو و نمی نکرد اورا و ولایت کرد بر اوست ^{حجرت}
 بان دروغ و تقوی که داشت محل توان کرد و مگر بر اجابت و گرفته نشده است محرم مگر از مقتضای آن وی
 نفس قول می حکایت کرده شده است از امام ابو یوسف که حاضر شد مجلس شنید را می بود و غنی ^{حجرت}
 از سماع پس گفت در این تمام علم را در بلا خود که مگر نیستند آنرا و نمی شنید از آن و گفت مگر
 ندید و آنرا اگر عامی با جابجای غنای غلط الطبع و پرسیدند از ابراهیم بن سعد لکن احوال مالک ^{حجرت}
 خبر داد و مرا که دعوتی بود در پیش بر جمع را با نوم خوف بود و دعوی که تغنی میکرد و نود و هجود ^{حجرت}
 بدان و هر دو با مالک و بی مگر چه بود و تغنی میزد و الله اعلم و آنچه نقل کرده شده است از ^{حجرت}

رحمه الله که گفت منبشوند از امرنا سغان محمول است بر غنائی که مقرر است بوسی منکر جمعا
 القول الفصل الامام شافعی رحمه الله گفته است غزالی که تحریم غنا مذمبا نیست و منع کردن خدین
 از مصنفات و براندریم در الفصحی تحریم دینی و ذوات و ابو منصور بغدادی گفته که مذمب می آید
 سماع است در روایت کرده است ابو منصور بغدادی از یونس بن عبد اللطیف که شافعی استصحاب کرد
 سراسر بوسی مجلس که در وی گفته بود که تقنی میکرد و چون فارغ شد منتهی گفت ایبا خوش گروای تو
 این را گفته ام گفت اگر هست نیگونی نیست ترا حسن صحیح یعنی خوش و مشت غنا علامت سلا
 طبع و حسن است با خوشی سخن نشان اعوجاج طبیعت و نقصان حسن از اینجا معلوم میشود که دلیل
 شرعی بر حرمت و کراهت آن نیست اگر آن بود خوش و مشت طبع آنرا چه فایده کردی در تاثیر غیر
 بهجکس اسخو نیست و با جمله تحقیق میگوید است از قول و فعل شافعی چیزی که صریح است در احکام
 نیست فعلی تحریم پس تحریم از جهت عارض باشد نه از جهت معنی که در ذوات غنا است اما امام
 بن جنبل صحیح شده است روایت کردی شده است غنا را از دپهر خودش که نام دومی صالح
 است روایت است از ابو العباس شافعی که میگفت شنیدم صالح بن احمد بن حنبل که میگفت بودم
 سر کج دو دست میشستم سماع را و بودیدین که مانوش میشدت آنرا پس وعده کردم از این خنده را
 که بشد که نزد من نشینی پس باید نزد من باشتم که خواب کردیدین پس شروع کرد این خنده در غنی
 پیش شنیدم آوار بای را بر بام پس بر آیم بالای بام و دیدم پدر خود را بالای بام که میخورد
 دوام در زیر فعل دست و دمی میخورد بالای بام گویا که نفس میکند و مثل این قصد اخذند
 احمد بن حنبل نیز منقول است از ابان در و بر اباحت سماع نزد دومی رحمه الله و آنچه منقول است از
 مخالفین محمول است بر غنائی مذموم مقرر بخش و منکر حکایت کرده اند از داود طاسی که حاجی
 میشد سماع را و است میشد پشت او در سماع بعد از آنکه منحنی شده بود از کبر سن و بود دومی رحمه الله عالم
 تقیه نفسی تمیذ امام اعظم ابو حنیفه کوفی در ساله است درین باب تفسیر کرده این ظاهر و نقل کرده است
 صحابه و تابعین بر آن در توفیق کرده با سانسیدی که در او روایت کرده است یونس بن عبد اللطیف

که پرسیدم از شافعی از اباحت سماع را پس گفت نیدانم هیچ کی را از اصحاب که در
 دار و سماع را اگر آنچه در ادوات است و گفت یکی ابن معین که از اصحاب علمای
 است که می آید بهم یا یوسف یا جسون را پس تحدیث میکرد مار او رخا نه و جاری او منتر
 میفرموده را در خانه و دیگر ایشان علماء لغات از اهل حدیث اند که مخارج اند در صحاح و کتبه
 عبد الغریب سلمه یا جسون که مفتی اهل مدینه بود و روایت می کنند ایله از وی و
 شیخ کرده اند از وی و همچنین حضرت می کردی و شود و بعضی حنفیه گفته لایات
 در اعیان و سایر اوقات سرور سباحه را اختیار کرده است از از علماء متقین شیخ السلام
 ابو محمد بن عبد السلام و صاحب وی شیخ محمد بن ذوق العبد گفته است صاحب
 اقتناع که تحقیق بودند صوفی جماعه از اهل فقه و حدیث و معرفت با انواع علوم شرعیه
 مثل استاد ابو القاسم نشه می شیخ ابو طالب کلی و شیخ شهاب الدین بصحرودی ذکر
 کرده اند ایشان در رسائل و تصانیف از آنچه دلالت میکند بر اباحت سماع قولاً و فعلاً
 را بود جنید رضی الله عنه فقیه که فتوی میداد بر مذهب ابو ثور و حکایت کرده است از
 تشهری و بصحرودی و غیره که می گفت نزول میکند رحمت برین طائفه و در هر موضع
 نزول زیرا که نمی خورد مگر نزد فاقه و نزد محاورت و مکالمت زیرا که تکلم می کنند در مقام
 صدیقین و انبیاء و مرسلین و نزد سماع زیرا که ایشان همیشه نزد بوجد و هوش و حق و حکایت
 از علماء جماعه صحابه درین باب حکایات که اکثر آنها را ذکر اند در کتب قوم بر آنکه صاحب
 استماع ذکر کرده است در سماع سه قول را حرمت و کراهت و اباحت و ذکر هر یکی
 هر مذهب با ترجیح کرده مذهب اباحت را چنانکه مدعی اوست و جواب داد از استدلال
 و مشکلات و حرمت و کراهت و اطلاق کرده در اثبات مذهب اباحت و اثبات کرده از آن
 بکنایه سننه و اجماع و قیاس و وجه قیاس آنکه چون تابش شد و سننه صحیح جواز تنفی نظر
 پس در شعر نیز جایز باشد سماع آنکه تنفی در قرآن انارت میکند حزن و شوق را و سماع

مینمایند شیوع و تخصص را و این در شمار می آید که شستن اندر بطاعت و مناجات و زهد و ریاضت
 و رعیت و آخرت و شکر و توبه و محبت الهی تعالی و تقدس و متابعت حضرت رسالت نبی صلی
 الله علیه و سلم نیز جایز باشد و صاحب امتناع در آلات و فرامی سخن کرده و گفته
 که معروف مذنب ایما را بعد حرمت فرامیست و با وجود آن از بعضی علماء اندر مشافعی
 و اصحاب نظواصر و غزالی و امثال می خلافا نقل کرده و انواع آلات و فرامی ذکر کرده
 اما وقت مختلف نیست بعضی مطلق مباح گفته و بعضی مطلق حرام و بسته و بعضی فرق کرده
 در جهال و در غیر آن و مصواب اباحت اوست در نکاح و بعضی اعلان آن بر ساحت
 پوشیده است که بعضی فی است نیز اختلاف پیدا کرده دیگر از فرامی عود است که از باربغ نیز گویند
 و بار دارد که آنها را نیز می گویند و در می نیز اختلاف تا ذکر کرده و گفته که معروف
 مذنب را بعد است که زدن آن و شستن آن حرام است و رفته اند طائفه از علماء و بجز آن
 حکایت کرده شده است که در آمد عبد الله بن عمر بر عبد الله بن جعفر پس یافت نزد وی
 جاری را که میزد عود پس گفت عبد الله بن جعفر مر عبد الله بن عمر ایامی می درین گفت
 لا بأس لهذا نقل کرده اند سماع آنرا از عبد الله بن زبیر و معویه بن ابو سفیان و عمر بن
 العاص و سنان بن ثابت و از غیر صحابه عبد الرحمن بن حسان و خاربه بن زید که از فقهاء
 سنده مدینه است و نقل کرده است او است و ابو منصور از زهری و عید بن المسیب و
 بن ابی رباح و شعبی و عبد الله بن ابی عقیق و اکثر فقهای مدینه مطهر و حکایت کرده است
 جلیل از عبد العزيز بن ماجشون که وی خصمت میکرد و عود و ابراسیم سعد فتوی داد
 با باحت سماع و عود و صاحب امتناع همین عود را اصل ساخته و فرامی و دیگر را بر آن
 کرده و با عود می درین باب از وسعت و خلاصت خالی نیست و اجتماع آلات و فرامی
 نقل کرده و گفته اختلاف است در میان قائلین تحریم که آن کبیره است یا صغیره و متاخرین
 از شافعی بر بند که صغیره است این چند کلمه از کتاب مذکور نقل کرده شده اند علیه

در حقیقت حال مستناب اختلاط آن بنیاید که سرد و شینیدن و آلات مزاج میزدن در دریا
ندیم کار و بار بقیه در و لایمان و فاسقان و شراب خواران بودند و در حدیث صحیح
آمده که آنحضرت صلی الله علیه و سلم فرمود و شتا ده شده ام من و امر کرده شده ام من که
مخو کنم معارف را که نام آن است و مزاجی است و منی گنم از شراب نمر و زنا و در اصل
نام غنا است و ذکر وی در باب ملاهی میکنند و بعد از محمود سخن آمار این امور در دفع آفات
این منکرات چون آن رسم و عادت نماید مسلمانان در مصالحان و پارسایان نیز در آن افتادند
و از آن مخطوطات شدنی ملاست بغسق منکرات و مخالفت با اهل فسق و فجور و جماعه دیگر
چون دیدند که این عادت مساقان است، مشایختی بحال ایشان دارد و خوف آنکه بساوستی
آنجانب کشد اجتناب نمودند و آنکه محدثان گویند که نبی از شاریع به ثبوت نه پیوسته بر هیچ
صدیقی درین باب بصحت رسیده بعد تقریر آنکه در اینصورت باصطلاح این طائفه منکرات
مراد آن خواهد بود که نبی آن علی الاطلاق و تحریم آن لذات ثابت نشده چنانکه از نمر و زنا و امثال
آن و آنکه بعضی از اهل ظواهر گفته اند که هیچ صدیقی وارد نشده این سخن خیالی از کفار نیست
و مثال این حال تقصیر طرف و ادانی است که آنها را حتم و فرقت و تغییر و دو نام است که
در وقت اباحت خمر استعمال آن مکررند و شراب در آن می خوردند و چون شراب آم
استعمال این ادانی و خوردن شراب و دیگر در آن چندگاه حرام ساختن از برای محمود وقع
آمار آن در چون حرمت خمر ثابت و مقرر شد و اجتناب بجمع و تعلق آثار و علاست آن نماید
منع و منی از آن ادانی نیز نمایند و باز جو در آن علماء و ائمه دین دو فرقه شدند جمعی منع بر
از استمال آن ادانی و قومی بچیز دیگر که ذکر فی موضع در مابین ضمیمه نیز مانند این دو فرقه
قومی بنظر عادت شرعیند که این صورت نشان اهل فسق است منع و رسم احتیاط
گرفته ایستاد و جمعی نظر بر معنی و حقیقت حال نداشتند که اگر بجلاست فسق و منکرات
حرام و اگر نه چنین است مباح و الله اعلم و الله اعلم بعد از آن تقصیب و تشدد وی در میان

آدم با نفعان از او کردند و مرکبان آنرا مطلقا منسوب بفسق و کفر و زندقه دانستند و هم میجان
 هر یک از آنها از اطاعت حرف و عبادت محض گرفتند و تمامه اوقات را مشغول آن و مشغول
 آن بدان ساختند و محبها و معرکهها گرفتند و هر دو طائفه فرق میان اهل اهل و اهل نکردند
 و شسته انصاف که معنی آن نصف علی و نصف لک است از دست دادند و طریقه
 ادب که حقیقت آن نگاهداشتن حد بر چیزی است نگاهند شدند و نشانها اختلافت
 که جمعی نظر بر تائید و تقویت نمودند و بواطن افتاد و از جا رفتند و قومی را جواز و عدم جواز
 فقهی در نظر آمد بر جای خود ایستادند و شیخ ابن عربی میگوید که نشان تاثیر قرآن در بیان
 است که لغت و بغیر فنا یکسان باشد با و آنکه بنحیه تاثیر کند تاثیر قرآن نیست این تاثیر نیست
 این سخن عالی از تکلف نیست از معنی و زور تر است چنانچه در حدیث آمده است که زینب زلفت
 با صدای کرم و کسبان بودن و صورت حال خارج از دائره امکان است مگر کسی که مشهود و مکتوب
 مجرودات و صفت الهی باشد فائده صاحب امتناع گفت که چون بنا کرد این بر کعبه
 نباشد بیکرند آنرا فرس و دم و لغتی میگویند بالحقان خود شنیدند آنرا از مغنیان عرب
 نقل کرده اند آنرا ابرو و پشت کسی که بلند کرد طویس بود و گویند که پیش از نقل این غناء
 موسیقی و عرب انواع حسن صوت بود مثل نضب و نشید اعراب و حداد و کبانی و این مقام
 همه سباع اند اختلاف نیست هیچ یکی را در آن و بر این مقام عمل میکنند در غناء و موسیقی
 آنرا که قائل اند بچهرت آنچه منقولست از صحابه و تابعین و غیرهم از سلاطین چنانکه از
 سیاق اخبار و آثار ظاهر میگردد و نیز از بعضی صحابه مثل عبدالله بن جعفر و غیره مقام
 اخفاء و موسیقی نیز از جواری مرویت و میگویند که در می رضی الله عنه از مغنیان نیز
 می شنیدند و بعضی اقسام غنا همه یکی است و راجع بصوت حسن است و تفاوتی نیست
 نعم و تفاوت قرآن تفاوت میکند که غناء موسیقی تطبیط و تغیر بسیار است این همه
 گفته شد ولیکن در لغتی و استماع آن از حقیقت امتناع سید رسل صلی الله علیه و آله

و اقتضای اصحاب آنحضرت که بطریق تقرب و تعبد بر آن اجماع مسکونه باشد
خلجان باقی است جواب همانست که محل مقام آنحضرت متعالی است و دیگران را او
و شارب مختلف افتاده بر بعضی جانب توزیع و اتفاقا غالب آمده و احتیاطا در
وقت شده و ذوق و جمیعت در عبادت و طاعات دست داده و بر بعضی مسکون
و مستی غلب کرده و ذوق و شوق ایشان در سماع افتاده مدعا آنست امری است
مختلف فیه و در امری مختلف فیه عیب یکدیگر نباید کرد هر کس را بحال خود باید گذاشت
و بیکم اظہر صیغہ النبوا ھدی سیدنا و اسد اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب و
اسد و سلم علی سید الخلق محمد و آلہ و صحابہ و اتباعہ اجمعین ہدایہ طریق الحق و محی علوم
البدن شو و در کشف المحجوب است یکی از اصحاب ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہم
گفته کہ گفت رضی اللہ عنہم کنت فی عصایہ فیہا ضعفاء المہاجرین و ان بعضهم
بعضا من العری و قاری یقرأ علینا و نحن نسمع لقراءتہ قال فحما رسول اللہ
السلام حتی قام علینا فلما رآہ القاری سکت قال سلم فقال باذاکم تصحون فقلنا یتوالی
اسد کان قاری یقرأ علینا و نحن نسمع لقراءتہ فقال انبی علیہ السلام الحمد للہ الذی جعل
فی امتی من امرت ان انفسی سمعتم قال ثم جلس و سئل بعد لیس فیہا ثم قال ہدیہ کذا
فتحقق القوم فلم یعرف رسول اللہ علیہ السلام منہم احد قال و کان ہذا ضعفاء المہاجرین
صلی اللہ علیہ وسلم ابشر ضعتا لیک المہاجرین بالفتوزہ القائم یوم القیامۃ یزخرون
قبل ان غنیا یکرم نصفہ یوم کان مقداره خمس ہادیہ عام من باکر و سی یووم از فقر و مہاجرین
کہ ایشان بعضی از اندام خود پوشیده بودند بعضی دیگر از برینگی و قاری بر ما سبب
استماع میکردیم ترات و بر این پیغمبر علیہ السلام باید در سدا ایستاد چون قاری یرا دیر خاموش
پیغمبر علیہ السلام بر ما سلام کرد و گفت شما اندر چه کار بودید گفتیم رسول اللہ
سماح میکردیم قرآن خواندن او را ایضا گفت پیغمبر علیہ السلام الحمد للہ کہ اندر ما

من گردهی آنزدیکه مرا بفرموده اند صحبت ایشان صبر کنم نگاه اندر میان نشست چون یکی از ما توفیق
 ما بر ما بود که در پس حلقه گردن داین کرده و کس اندر میان آن حلقه پیغمبر علیه السلام از ایشان با نیمی
 شناخت انگاهه مرا ایشانرا گفت بشارت مرگ ما را باد ای درویشان مهابر چه پیغمبر دزی تمام اندر
 روز قیامت که اندر آن شب پیش از تو نگران پیروزه آن با نصد سال شد و این خبر را بچند روز
 مختلف ببار ما ما اختلاص اند عبارت است معنی همه درست و یکی است انبسی و قال الشيخ العطار
 ما بصدقه شهاب الدین اسمرودی فی العوارف اخباراً بوزعه طاهر عن والده ابی الفضل
 الحافظ المصعبی قال اخبارنا ابو منصور محمد بن عبد الملک المطهری السمری قال ابنا ابو الفضل
 بن منصور بن نصر الکافذی اسمرقندی اجاره قال حدثنا ابی نعیم بن کلب قال حدثنا ابو کریم
 بن سحاق قال حدثنا سعید بن عامر عن عبد الغزیز بن صهیب عن انس بن ابی اده عن قال کننا
 عند رسول الله صلی الله علیه و سلم اذ منزل علی جبرئیل فقال یا رسول الله ان نهاراً استک
 یدخلون الجنة قبل الاعداء انصف یوم رجب سائیه عام فخرج بیار رسول الله صلی الله علیه و سلم
 فقال انکم من مشید ما شیاً فقال بئرونی نعم یا رسول الله فقال ما یت فانشا البدری شعیر
 قد سعت جبهه الیها کیدی + الخ ترجمه از ما نعمت گزیده دارم جگر می + کور که کند پیغمبر منی اثر
 جز دوست که شیفه عشق بریم + افسون و علاج من چه دانند گری + فتوا جبرئیل آمد
 صلی الله علیه و سلم پس جگر و پیغمبر خدا و رقص کرد اصحابی همراهی تا که افتاد چاد
 از دوش مبارک و می پس وقتی که فارغ شدند پیغمبر کسی طرف خانه خود گفت معاویه این
 ابوسفیان چه نیکوست لعب تو یا رسول الله پس گفت پیغمبر خدا امب یعنی چنین کلام مکن با
 معاویه نیست بزرگ انگس که بچند وقت شنیدن ذکر دست شرم بشود و در سوره
 صلی الله علیه و سلم پس فرمود که ای کسانیکه حاضر و ندایا صبر با چندی نشناختید بکامین
 تمام و کمال از کتاب ترقی القلوب عظیم خواهد آمد و جواب سوال شفی مرزا جان مولانا
 شاه و غیره در بومی پس شنید استماع غنا و محرو از غرامیه و ملاسی در نوبت منفی حرمه آمد

علیه روایات مختلفه اصح است که جائز است و در آن هم جائز است و احادیث کثیره
 موید این روایات است انشی و احادیث صحیحین سماع آن حضرت صلی الله علیه و سلم در آن
 صحابه کرام مخصوصا علیه السلام در کتب صحیح در او زوده یافته اند و مختلفه بسیارند الا اول
 عن ابن مالک ان النبی صلی الله علیه و سلم من بعض ارقیه المذیبه که پیغمبر خدا بگذشت
 بسوی بعضی که جهای مدینه فاذا هو یجوز اهل یثرب من یثرب من ناکاه رسید برقرار که
 میزدند و در او میغشیدند و میگردیدند و میگفتند شعر سخن بخوار من نبی النجاره چندان
 محمد بن جبار اسی خوشحال محمد را صلی الله علیه و سلم از جهت همسایه فقال النبی
 صلی الله علیه و سلم انی ارجو ان یس فرموده پیغمبر خدا که من دوست میدارم شمارا از جهت این
 فردی که از انقات محمد بن سبت الثانی عن الربیع بنت معوذ بن غفره قالت جاز العقی
 صلی الله علیه و سلم فدخل حین علی مردیست از ربیع دختر معوذ بس غفره که از انشا آورد
 گفت ای پیغمبر خدا این مرد وقتی که بنا بر من واقع شده یعنی بعد از نشنیدن نامت مجلس
 بر شاهی گفتم یک تنی بنشینت بر سب من مانند شستن تو بقریب من نمیکند چیزی است
 انما یقرن بالذات پس دخترکان که از او بودند در آن شروع کردند و میزدند و در آن
 ابامی یوم جزو بدیه میکردند که از آن گذشته بودند از یزدان مار و زبرد و در آن
 شمارا خبر بود که بدان شمع میکردند بر قبال او قائل احدی من چون گفت یکی از ایشان
 در دنیا بنی عیلم مافی غده و در میان ما پیغمبر است که سیدان چیزی را که فرذا باشد فقال علیه
 و سلم انی ارجو انی کنت لقولین بکذا را این سخن را بگو آنچه میگفتی قبل یعنی سماع که بدان
 می برد و اتقی مشغول باش از جمله انباری فی کتاب الکحاح و این حدیث نیز در صحاح و ابوال
 عثمان سکنه الثالث عن عائشه رضی الله عنها قالت روت امرأة اخی رجل من الانصار الخ
 تشریح این حدیث از شرح سکه که گشت و از آن نقل است که درین حدیث است معلوم میشود
 که اطلاق ابو برغنه و اطلاق صحیح است را العی عن ابن عباس قال انکنت عائشه تقریه لبا

من الانصار نجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو جهم القفاة فانو نعم كالحا كرهه
 زني را عايشه از اهل قرابت خود كه از انصار بود پس آيد پيغمبر صلى الله عليه وسلم پس فرمود
 فرستاديد آن دشمنه را يعني بخانه زوجه مردمان گفتند آري قال ارسلتم مع عبا من
 يعني قالتم لا فرموده است تا و يد باو كسي را كه تقني كند عايشه گفت كه نه قال رسول
 صلى الله عليه وسلم ان الانصار قوم تميم غزالي فلو بعثتم معها سن يقول انبئناكم انبئناكم
 انبئناكم حياكم فرموده پيغمبر صلى الله عليه وسلم بدتي كه انصار قومي اند كه در ايشان غزالي
 بسيار است يعني عيب پشعها و مطر به بار ميبارند پس كاش ميگرست تا و يد حجب آن غزوي
 شخصي را كه ميگفت و او را ميگردانين مضمون كه بطريق تهديد و مباركبادي گفته ميشه
 آي پيغمبر آي هم پس زنده وار و ما را خدا تعالي و زنده وار و شمارا اخراجه اين ما زني
 كتاب الكناح الحاخمس عن عايشه رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم قال
 فلا تخه بتيه كالت غنما مر و سبت از عايشه صدقيه رضي الله عنها بدستي كه پيغمبر خدا
 صلى الله عليه وسلم فرموده در حال فلان زن شده كه نميده بود زوجه عايشه پرورش ميازد فقال
 انبئنا ان الي زوجها عايشه گفت كه هر دو سب خنده است تا و يد ام اور اعرف زوج او قال
 انبئتم معها بجانته تغرب بالوت و يعني فرمود پس چرا نفرستاديد حجب آن دختری كه ميبرد
 و ف را و مي بسيد قالته عايشه تا و انقول قل انبئناكم انبئناكم انبئناكم انبئناكم انبئناكم
 گفت كه چه ميگفت يعني آن سینه فرموده كه ميگفت انبئناكم انبئناكم يعني آن كه مات كه بالاله
 اخبره الحافظ تقي الدين محمد بن شيخ العالم محمد بن علي بن حبيب القشيري في كتابه
 التسلخ بسنده و اين حديث متقلب اللفظ و المعنى با حلويت سابقه است كما في السهو
 و عايشه انبئناكم انبئناكم انبئناكم انبئناكم انبئناكم انبئناكم انبئناكم انبئناكم انبئناكم
 اباحي شناسي اين زن را كه گفت عايشه زايي پيغمبر خدا فرمود اين مضمون فلان قوم است
 دوست مبادي كه بسرايد بر ايشي تو بسرايد بر ايشي او فقال النبي صلى الله عليه وسلم

قد نفع شیطان مخیر بنیاس فرمود پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم که دم گریه شیطان
 در روزهای منی او صاحب نموده عشاق گوید مراد از نفع شیطان در مخیر بنیاس کنایه آنست که
 در عیال نفس می است که آن در وقت سلاخیدن خود در حالت کمال طرب و خلعت و سحر
 راه کند و عیال نفس که از عمل شیطان است سلوک نمود و ظاهر است که این حالت اگر حالت
 تر کن خواهد بود و ذکر تسبیح کردن عارض شود و معنی است و در حدیث آمده است آنچه در
 بین است شیطان الرجیم بر نفع و نفع و نفع و نفع کبر آمده است از امیر المؤمنین فاروق اعظم
 رضی الله عنه در کمال بخاری و اگر این جمله اخیر دلالت بر حرمت غنا کند منافی صدر حدیث
 خواهد است که نفع حدیث است فتنه و الا کن من الغافلین و الا انسانی السامع عن بنی بده بن
 الاسلمی رضی الله عنه قال خرج رسول الله صلی الله علیه و سلم فی بعض مشایخه فلما اصر
 یحیی بن یزید و اذ تعالمت ما یسأل الله انی کنت تدکت ان ربک الله ما لای ان امرت
 بیکت بل کت و اتستی از بریده بن الجصم الاسلمی که از شما میر صحابه است گفت برو
 آمد آنحضرت و بعضی غزوات خود پس آن هنگامی که برگشت آنحضرت از غزاه آمد آنحضرت
 زنی سیاه چش بود و بارگش سیاه بود پس گفت آن زن بدستی که مذکر کرده ام اگر
 باز گرداند مرا خدا تعالی از سفر سلامت که بزیم پیش تو و فراد و گویم چه است
 شما وانی کردن بقدم تو و سلامت تو نذر میمان من کند است فقال رسول الله
 گفت پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم ان کنت نذرت فافری اگر هستی تو نذر کرده پس
 رفت راه و الا خدا و اگر نذر کرده پس من بدانکه علماء را در وقت زدن اختلاف است
 سیاح و اینها مذموم است و بعضی مکرده گفته مطلقا و بعضی سیاح خوانده اند و بعضی را
 و مانند آن از سرور طبعی مشروع و مذموم است و مختار همین است و بعضی آنچه جلال
 دارد و نذر و نذرتی نبوده اند که اول مکرده است با اتفاق و این حدیث دلیل اجابت
 ضرب و ن است زیرا که آنحضرت صلی الله علیه و سلم امر کرد بوفائی نذر و نذر است

و نقر شده است که نذر می باشد اگر بجزی که از جنس طلعت و زنت است و این است
 بهر راسته و نذر و ضعیف گانی است بدون آن صباح و نذر با مباح جا بر است و اما با معتصیت
 جا زنت با نفاق پس لالت کرد حدیث بر اجابت مزب و ن بلکه بر نود او سب و در
 سخن نیه هم بچندین نذر زیرا که سرور مقدم تلویت رسول خدا اصلی الله علیه و سلم
 و سطلعت دی قرحت و عبادت است گرد سب بر آنکه سماع عبادت است
 بنسب مباح است اگر خالی باشد از نذنه کفوا فاولوا و آنحضرت صلی الله علیه و سلم توفیر نکرد
 بزرگ نسی و همین فرمود که اگر نذر کرده بزودن و ن بزرگ یا بجهت آنکه نغنی و نذر نذرت
 بود چون حکم و ن ذکر کرد حکم وی نیز معلوم شد یا بجهت آنکه نغنی مباح است شبیه
 که است در و نعت و ن و اگر او را نیز نذر کرده کن فانه مفعولت که نغزب گشت
 آن زن که میزد و ن را نعل ابو بکر و بی نغزب پس آمد ابو بکر رضی الله عنه و حال آنکه
 آن زن میزد و نصل علی و بی نغزب بعد از آن در آمد علی رضی الله عنه و آن زن
 و ن میزد و نصل عثمان و بی نغزب پس نذر آمد عثمان رضی الله عنه و وی میزد و ن
 و نصل عمر بعد از آن در آمد عمر رضی الله عنه فالقبت الدن تحت استیما پس انداخت آن
 زن و ن را زیر و بر خودم قعدت علیها بنهر شست بر و ن و پنهان کرد و نعل
 رسول الله پس گفت پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم ان شیطان لیما ف نکت با عمر
 بدستی که شیطان بر آینه بدست از نوای عمرانی کنت خالی و بی نغزب بدستی
 بر و ن شسته و وی میزد و نصل ابو بکر و بی نغزب ثم و نصل علی و بی نغزب ثم و نصل
 عثمان و بی نغزب علما و نکت انت یا عمر القبت الدن پس نیکو در آمدی نذر آمد
 وی و ن را راده القندی و قال بذ حدیث حسن مجیم غریب اشکال درین حدیث
 که چگونه نقر کرد و آنحضرت فعل آن زن را نخت بلکه امر کرد او را بر این و بچندین نذر و نصل
 ابو بکر و علی و عثمان و نام برد آنرا و آنحضرت شیطان جواب بگوید که چون اعتقاد کردی

در نخستین سوره رسوله صلی الله علیه وسلم سلام است یعنی از خدا بوجب شکر گذاری و سوره
 و شادمانی و در واقع بجهت است امر کرد و او را بوفای بندگی و بیرون آمدن دین و
 بیعتت تقاضیست و از گرفتاریت با سنجاییت لیکن حاصل منبذ بادنی و اقل آن در جوانی و در
 سجا و زکر و دیگر کرده کشید و موافق آنرا در سنت آمدن معرفت آنحضرت آنچه گفت اشارت
 کرد به شرح زیادت است مگر از آن و در وقت آن بی ضرورت و صریحاً منع نکرد و با هم میگویند
 ترک کردن آنحضرت و در جاریه را که در ایام منی مشرفان شده رضی الله عنهما و تنبی مسکون
 و عدم تعدد آن یک حدیثی آن ظاهر است از جهت بودن ایام عید پس حالت شکر
 بعضی اقتضای استمرار میکنند و بعضی میکنند زیاده ذکر کرد این کلام را توشیحی و نقل کرده است
 از وی طبعی الله اعلم التامش قالت عائشة رضی الله عنها دخل علی ابوبکر رضی الله عنه
 و عندهی جاریتان من جواری و شرح این حدیث از مدارج النبوت بالا گذشت و هم در مشکوٰۃ
 مذکور است التامش عن محمد بن حاطب بن محمد بن حاطب که صحابی است از امام
 جمیع عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فضل ما بین الرجال و الحرام الذی و الصدق فی النکاح و
 التوفی و این با هم و النساء فی نزل است و در بیان طایفه ای که نکاح است و حرام که زمان است
 زدن آنرا و در شرح روایت نکاح یعنی سید بن العاصی شرح عائشة رضی الله عنها قالت
 رسول الله صلی الله علیه وسلم اعلموا ان ذی النکاح و حبسوه فی المساجد و امرتوا علیه بالذی
 انکحوا لکن ابان بعد شری را که نکاح است و بگردانید آنرا در مسجد و زنی بر آن و نهاده
 الذری و قال به حدیث غریب و هم از شرح مشکوٰۃ بالا گذشت الساجد علی
 عن جابر بن عبد الله قال دخلت علی قریظ بن کعب را بی مسعود و الا انصاری فی عرس و اذا اجاب
 یقین نقیضت امی ساجی رسول الله صلی الله علیه وسلم و اهل بریفیل بذاعنکم قالوا
 فاشبع عتاد ایشیت فاذیبت فاذیبت فی فی اللهب عند العرس و اه النساء و که انی مشکوٰۃ
 صاحب مدارج النبوت پیشین در مشکوٰۃ آورده است که ابو مسعود انصاری رضی الله عنه که او را بی

تریگویند بسبب آنکه در هر دو بر حاضر بود و بچیت آنکه عسکر و می بر بود و صحابی دیگر از
 اعیان صحابه با هم نشسته بودند و سماع غنا میکردند مردی بود که حاضر بود و شنیدن ایشان
 غنای را بر وی گران آمد و انکار نمود و می صحابی رسولی آمد انما اسی و دو یا و کلمه
 علیه و سلم شناسود می شنود ایشان گفتند که میخواهی که توبه کنی یا با ما پیشین بودی اگر نه
 بر و اذن داده است ما را پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم که بشنویم در این سخن و می بود که گفتی
 آن با اتفاق است بالاتر ازین عبد البدر جمع خبر که با یکبار سماع و شغوف بود و معاویه نیز مادی
 شریک و موافق بود و با وی بود و موجب میشود زین معاویه الهما انکار کرد بر عبد الله و عیب گرفت
 بروی و گفت معاویه حال آنست توبه معتقدی بوی روزی دیگر عبد الله بخانه معاویه
 آمده نماز بسیار گذارد و تعبید می کرد معاویه باز نش گفت این مالگر که چه میکند پس آن انکار
 باز آمد انبی و ازینجا معلوم شد که بعد از آن حضرت صلی الله علیه و سلم صحابه سماع غنا میکردند و گفتند
 که اذن داده است ما را پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم پس بعد در شادی و معلوم شد اطلاق
 چنین سماع هم می آید و هم معلوم شد که هر چه حرام نیست الشافی عشره در فقه عشاق است
 روشی الحافظ محمد ابن طاهر فی کتاب تصفوة التصوف بسنده الی عبد الله بن ابی بکر
 عائشه رضی الله عنهما حدیثه انه کان مع عبد الله صلی الله علیه و سلم امره تعقی فاستاذع من
 السخاوات رضی الله عندهن فالتت الدف و قامت فدخل عمر و ابی بنی صلی الله علیه و سلم یضحک فقال
 یا بنی انت و امی ما اضحکک یا رسول الله فذکر له ان یخبر فقال لا ابرح حتی اسمع ما کان یسمع رسول
 الله صلی الله علیه و سلم فتبیح و اخرج ابن طاهر به علی الجوزی و قال لولاسن روایه بکار ابن عبد الله
 حکمت مصعبه و انقضه جانی الصبیحین لکن بکار شکم فیه انسی کلامه و قال شیخ الاکرم العالم الامام
 الحق کمال الدین ابو الفضل جعفر ابن قریب الا و تومی الشافعی حرره الله علیه فی الاستماع
 بعد ذکر حدیث المذكور و الکلام لی بکار غیر قدح فیه و قد ذکره ابو حسان فی کتاب النکاح و
 قال ابن الجوزی لا نعلم قد خانیه و رواه الخلیف من روایه عبد الرزاق عن بکار رسول الله

نسیه براد آخر بیس طرین ابن طاہر و رواہ الحافظ العالم النقی محمد بن اسحق الفارسی
 فی تاریخ کتبه بن غیر طریق الخلیف و غیر طریق ابن طاہر فقال حدثنا ابو یحیی عن ابی سبیر
 حدثنا محمد بن جبر حدثنا عبد الجبار بن اورد و سمعت ابن ابی ملیکة يقول قال عائشة
 الحدیث نفسی ذال طریق عبد الجبار بن اورد و بل بکار نقیة اشقی ترجمه حدیث نیست که روایت کند
 حافظ محمد ابن طاہر در کتاب خود که صفوة القویون است باسناد خودش که مسلسل است تا
 عبد الله بن ابی ملیکة گفت عبد الله که بدستی که عائشة و فی الحدیث حدیث کرده است
 که بقیة ابو زینی نزد رسول خدا صلی الله علیه و سلم که آننی بیکر و پس طلب اذن کرد و در آن
 خطاب رضی الله عنه پس انداخت سفینه فذکره ف را و بر خاست پس داخل شد و در آن
 خطاب رضی الله عنه و آن حال که بنی صلی الله علیه و سلم ضحک میکرد پس گفت عمر بن
 خطاب قربانت شود پدر و مادرمین یا رسول الله چه چیز بخنده آورد و ترا این گفت آنحضرت
 صلی الله علیه و سلم حدیث حال را این گفت عمر رضی الله عنهما سمعت ناکه نشنوم اینان
 که شنیده است رسول خدا صلی الله علیه و سلم پیش شنید همچنان نقطه احتجاج کرده است این
 باین حدیث بر جواز غنایاوت را گفته که اگر در روایات بکار ابن عبد الله بنوری هر آینه
 حکم کرد و صحت حدیث مذکور و لاحق میگردم آنرا با جادیشی که در صحیح بخاری و در صحیح مسلم
 اندک لیکن کلام کرده شده است در بکار یعنی در بودن او موافق شراط حدیث صحیح گفتگو است لیکن
 صاحب اشاع مظنه کلام مذکور رفع نموده میگردد که کلام در بکار غیر قریح است و در وی
 در حدیثی که ابن حبان او را در کتاب خود منجمد لغات ذکر کرده دوم آنکه ابن جوزی نیز گفته که
 منید انم تدریج در بکار سهیم آنکه خطیب بن جبریت را به حدیث عبد الرزاق از بکار نقل
 کرده و ضعف او در حدیث بحیث راوی دیگر گفته که او نیست در طریق ابن طاہر پس بکار
 نزد خطیب هم از لغات ثابت شد و قطع نظر از تقاضا بکار ظاهر که در تاریخ کتبه باسناد صحیح
 هم در حدیث را از عبد الجبار بن اورد و بل بکار روایت کرده و عبد الجبار نقیة بالانفاق پس

در وقت حدیث خود در سنه ۱۰۰۰ شمسی باقی نماند مخفی مباد که این حدیث بر آن ماطع است
 مراد نام شکرین را و پیش است جمله نامی تعصبین که مخصوص میگردد انداجت سماع غنا
 بیایم اعیان و تقریبات سرور مباحه بدانکه این جمله احادیث مذکور در اجابت غنا از قسم
 اند یا از قسم حسان اجتماع بجهت و قسم نزد جمیع محدثین و فقها صحیح است انسی مولانا شاه
 عبدالغیر زولوسی در کفیه صد و پنجم تخفیف اثنا عشر بنویسد که غنا و مقرون بآلات لهو و
 نغمه میرای جماع فقها حرام است و شایع عظام و کبر، صوفیه غنا، محرم نشنیده و بان عزت
 کرده بلکه سید الطائفه جنید بغدادی گوید بانه بطالان فریج برزوق فاسی گوید
 سماع حرام کانتیته یعنی سماع عند الاضطراب و آنچه نزرگان اهل سنت
 شنیده اند از او خوب ثوال با مضمون موافق اگر کسی خوف فتنه نمودن باشد بوده
 نه از امر و خوش شکل و نه زن اجنبی که دیدنش باعث شهوت شود و اگر سماع
 ایشان از جنس نکر حجت و نمار تشویق بطاعات یاد که بجز در اصل که در
 از طباق است بر حالات مجبین در غلوا می محبت بود و این قسم غنا را حرام گفشن
 مخالف شرع بلکه مخالف مذہب خود ایشان نیز هست شیخ مقتول در کتاب کدر
 ذکر کرده است که بجز الغنا الشریط فی العرس عجايب نسبت که از سماع و طماع نغمه
 امامیه چیز نیست که سر سرایه نسا و خمیر منق است و هو ان يكون المسموع امرأة ولا يكون
 عبداً ولا يكون شعری الیجا، ولا يكون کذاباً فی شرح القواعد ترجمه آنکه سماع
 کننده زن باشد نه مرد و شعر و ریچو نباشد فائده در اینجا مایل باید کرد که سماع از
 چه قدر و چه زیادت دارد بر سماع از مردانتهی و در نفحات الاشیق است شیخ الاسلام
 گفت عباس فقیر مرا گفت که شیخ ابوبکر الطرسوسی السمری گفت که بکجه میمان
 کسی بودم نیز میان کهنه کی و شت که چیزی بدینواست خواند کینک بچاند شعیر
 لامنی نیک گفته فاعلوا و اکثر او ترجمه یعنی مراد عشق و طاعت کرد و قدیله

و کم و بیش گفتند و گفت ملامت نکرد و محمد تو مگر نه ایست من نهی است بر سده توست
 و در پیشی بر پاشی خاسته باگی چند نزد و گفت که ملامت نکرد و محمد تو مگر تو این حرف
 نگفت و بنفقا و در بنت از دنیا شنید ان سلام گفت که ابو عبد الله با گو گفت که ایوب بن حجاز
 و خازنی بکله در سماع بود گویند چیزی بخواند پیارسی دمی بر خاست با پشت راست
 انگاه گفت تغییر از تو و بنفقا و به پیش شد و بر بنت همانا که انحنای بوده در
 پشت دمی که بجزارت و جذب به برفته و مدیوان معصود و مجبور است ایستادن با شیخ
 الاسلام گفت که ابوالقاسم ساجح با تومی در مغانی بود گویند بر خواند شعر کل بیت
 ساکینه غیر محتاج الی الشراج و جهک المیون حجتنا + یوم بانی الناس بالحق + لا انا
 المدنی فرحانیم + ادعو منک بالفرح + ابوالقاسم ساجح دست رشت بر دشت و باک
 زد و بنفقا و دیگر سبند برفته بود ترجمه یعنی در هر خانه که تو ساکن دی باشی بنیاد
 بچراغ نیست و جهک المیون یعنی روی مبارک تو حجت است در آن روز که مردم جمعا
 از نماز طاعت و عبادت لا اناج المدنی ندمه را خداستعالی خلاصی در لواز می که از تو
 خلاص خواهیم شیخ الاسلام گفته که یکی از طائفه گفت در دنیا بود حادثه بود که مردم از
 بیرون فتو بودند من در مسجد بودم در کعبه انسخه بر روی دیگر بود گویند در آمد و روشن
 گفته چیزی بگو دمی خواند شعر الفیث یعنی دین الحب معرفه + لا یقضى ابد او یقضى الا ب
 لاخر جن من الدنیا و حکم + بین الجوانح لم یشرع احد به آن در پیش بنفقا و مطیبه تا دو نماز
 انگاه بیار مید چون بگردد رفته بود ترجمه یعنی یا فتم میان خود و محبت تو دشمنانی هست
 که بسزایید آن دشمنانی ناوتی که اید بسر آید و این وجود دیگر و زیرا که ابد زمانی است غیر
 متناهی از جانب آمده چنانکه ازل زمانی است غیر متناهی از جانب گذشته و غیر متناهی
 را تا ناسی قبل نقض و محبت متعلق بود بحال یعنی بیرون خواهیم رفت از دنیا و حالی که
 شما در میان پیوسته نزدیک سینه قرار گرفته و هیچکس آن شعور نیست شیخ الاسلام

گفت که ذوالنون مصری در شبلی و خراز و بوزگرمین نوری و ابو الحسن مزاج همه در
 سماع برفته اند جمیع الله تعالی ستن از ایشان سرور برترند و غیر از ایشان بوده
 نیز از مشایخ در میان که سماع نرفته اند چه در سماع قرآن و چه در سماع غیر آن شیخ الاسلام گفت
 که در سماع که دیدار آنرا بود و در گوش با بود و دیده با بود چه جامعی طاقت و شوق
 ایضا ابو بکر مصری گوید که نام وی محمد بن ابراهیم است با جنید بودم و ابو الحسن نوری
 و جماعتی از مشایخ صوفیان و قوال چهری میخواند نوری برخاست و رقص میکرد و در جنید
 نشسته بود نوری فراسر جنید آمد و گفت برخیز و این آیت بخواند **اِنَّمَا يَكْتُمُ اللّٰهَ لِمَنْ**
يَشَاءُ جنید گفت **وَتَمَّتْ الْجِبَالُ فَجُودًا** و **وَمِمَّا كَرِهَتْ السَّمْعَابُ**
 ابو بکر مصری این آیت بخواند بطریق تفریض یعنی اجابت میکنند و نشانتر میگردد از
 سماع آنانی که سمع قبول دارند جنید گفت یعنی جماعت که ممکن در ثابت قدم اند چون حال
 می بینی ایشانرا سمع خود غیر شکر چنین نیست بلکه ایشان در حرکت معنوی سریع اند چون
 حرکت ابرو بینی صاحب نمکین دیگر است و صاحب تلون دیگر و همه در نعمت است مولانا نوری
 روزی میفرمودند که آواز باب آواز صریح باب نیست که میشنوم منکری گفت که نیز همان
 آواز می شنوم چونست که چنان گرم میشویم که مولانا خدمت مولانا فرمود کلا و حاشا
 آنچه میشنوم آواز باز شدن درخت و آنچه وی میشنود آواز ترا شدن است انبی چه
 خوش گفته اند **شعر صریح باب نیست از باب شنوم + تو بس در دوزخ باب شنوم**
 و هم مولانا در شنوی میفرماید **مثنوی** **لیک بد مقصودش از بانگ ربان**
بچو مشتاقان خیال آن خطای ناله سدا و تهدید اول + چیزی که ناز بدان با قور کل و پس
غذای عاشقان آمد سماع + کاندرو با خیال جتماع + قوتی گیر و خیالات ضعیف که
صورت گردد از بانگ صغیر + آتش عشق از نو آگشت تیره + آنچه ناکه آتش آن جز تیریزد یعنی
عارفان که نغمه بار شنونده جزو بگذارند و سوسوی گل روند + در شرح مثنوی مولانا روم

سوالنا عابد العلی خبر العلوم نیند غرض ازین تقریر بیان علامه استعاره است
 و بیان انسان کامل و منشی حقیقی فی ظاهرت بوجه دیگر زیرا که مولوی قدس سره از باب
 سماع بودند و سماع آوازانی میفرمودند و حضرت ایشان از وقت سماع فی حالات عظیمه
 وار میشدند و معارف کثرت میشدند و در تفحیح مذکور است که مولوی قدس سره فرمودند
 که آواز رباب آواز میر بر پایه بیست است ما میشنویم آواز باز شدن و بیست چنانکه از
 استماع کلام انسان کامل اهل نهم را حالات عظیمه پیدا میشوند و معارف جسیه حاصل
 میشود و میشنود پس استعاره کرده اند لفظی را برای انسان کامل و این مناسب است
 مولوی و دیگر از باب سماع است قدس سره ابراهیم آتشی و در مقاصد العارفین است
 گویند حرکت افلاک مثل رقصی است که اهل حال بواسطه بوارق قدسیه و شوارق انبیین
 بوسطه اشراق انوار بر بزم فلک رب النوع اوست و فلک بواسطه بر اشراقی مستعد
 مناسب آن اشراق و بواسطه حرکت مستعد اشراقی دیگر است چنانچه صوفیه را در سماع فنون
 عظیمه میشود و در اخبار الاخیار است شیخ عثمان سیاح مرید شیخ رکن الدین ابو الفتح است
 ذوق و سماع بود بارها در مجلس شیخ نصیر الدین محمود حاضر شدی و سماع کردی ایضا
 نقل است از شیخ نظام الدین که فرمود از شیخ ضیاء الدین رومی شنیده ام که مرابری
 او را در سماع حالی بود و ذوقی بود بعد نقل او را در خواب دیدم که در شب مقام رفیع یافته
 نمودم نشسته است تعینت آنقام کردم و پرسیدم چرا منموشتمه گفت اینهمه یافتم فالله
 و حالی که در سماع بود منی یا هم ایضا شیخ برهان الدین محمود ابی النجیر سعد البانی رحمه الله
 علیه از کابر علماء وقت سلطان غیاث الدین بلبن بود و موصوف بود و فو نور علم و دانش بود
 و سماع جامع بود میان علوم شریعت و طریقت و عوی مشارق حدیث را نیز میفهمیدند
 کرده بود نقل است که او بارها گفتی خدا عزوجل مرا از هیچ کبیره نخواهد پرسید مگر از یک کبیره از
 پرسیدند آن کبیره کدام است گفت سماع جنگ است که جنگ را بسیار شنیده ام و این است

اگر باشد هم شوم قبر او در دلی جانب شرقی غرض شمس است که از آنجا نوره نگریند بزار بر سر خاک قبر او با طفلان بخوردند تا سبب مزید علم گردد و در اقتباس الانوار است حضرت شیخ افغان قدس سره در جواب ملا عبدالقوی بعد از دلائل قویه فرمودند آری سرود و دیگر مقرران بشر و مشق باشد نزدیک همه حرام است و سرود و دیگر عشق و محبت مولی بیغزاید با اتفاق مباح است و بعد روایت صاحب امتناع که بر اباحت فرامیست و فرمودند اگر چه پیران عالیشان ما فرمایند شنیده اند بلکه تصنیف هم روا نمیشد انتی یعنی آنکه حرمت او از نفس قطعی باشد اما در حرمت مطلق باجتماع خاص فرامیست قطعی وار و نشده باید داشت که آواز زدند در گوش مبارک آنحضرت صلی الله علیه و سلم رسیده است و بر حکم حضرت شیخین در عود و در بر و در باب تعصبات و حکایات از بزرگان ثابت است و اختلاف حل و حرمت هم در اباحت طبل غازیان بر محل خود و اباحت طبل مخنثان ثابت نیست و مفصل این اجمال از شرح مشکلات و مدارج النبوت و کیمیای سعادت و مقامات مظهری درین کتاب بطور استراحت برینست که در ختلاف حلت و حرمت عمل بر عینیت و اولی اولی است و خاص درین زمان و اول محمد اسمعیل شهید و زحاکه کتاب جراط المستقیم بنویسند باید داشت که سماع و غناء می فرمایند کثرت احتیاط آرزو بدین شهور اگر چه ممنوعات شرعی نیست لیکن امثال این امور را در حق ساکنین حق خصوصاً در حق طالبین جاه نبوت خللی از خلل هم نباید تمیید یا نش آنکه امثال این امور در حق منتهبان مفسرت و هم در حق منتهبان اما در حق منتهبان بقرین قلب با سماع غناء منجر بار کتاب جماع فرامی میشود و در احتیاط امار و در خلوت سجده شکر می کشند اما در حق منتهبان سوخ چیزی در سویدایمی قلب بنبیت ایشان سم قاتل است و تعلق با بار و از پیشین میل میشود اما عدم تصریح آنجناب تخریم امثال امور بنا بر حکمت خاصه نیست بلکه آنکه امور پرچم مفسده از مفاسد شرعیه بالفعل مشتمل نیست پس اگر نبی صریح از امثال این امور در شرع وارد میشد قطع نظر از ظهور مفاسد و مفسرت آن ارتکاب معصیتی شرعیه محرم بود

بر این امور لازم می آید بنا علیه بر شعاری بگراییم امتثال این گفتار کرده
 پس طالب حق را باید که التفات صمیم قلوب خود را بر آن نماید آری اگر بطریق
 التفاتی امتثال این امور پیش آید بجا هر ت با نکار آن امور ضرورت و تقصیر
 بجای فاعلان آن جا نرفته تا تشدد فی الدین و تحريم حلال لازم نیاید انتمی در کیمیا
 سعادت است آنکه با سرود و در باب و جنگ در ربط و چیزی از رود مایان می براتی بود
 که از رود مایان آمده است آنکه خوش شامایان خوش سبب آنکه این عادت شراب خورگان
 و هر چه با ایشان مخصوص است حرام کرده اند به تبعیت شراب آن سبب که شراب را با
 و در آرزوی آن بچنانکه انا طبل و شامین و در آن اگر چه در آن جلاجل بود حرام
 که در چیزی نیامده است و این چنین و آنست که این نه شعار شراب خورگان است انا
 و طبل و شامین حرام بود که شعار ایشان است و آن طبل در از بود میان با یک و هر دو
 سپهرین آنها شامین اگر بسبب فر بود اگر نباشد حرام نیست که شبانه را عادت بوده
 که زود اند و شامی میگوید و دلیل بر آنکه شامین حلال است که آواز و گوش رسول صلی
 الله علیه و سلم آنگشت در گوش کرد و ابن عمر رضی الله عنهما گفت گوش دار چون
 دست یار و مرا بخزده پس خصمت دادن ابن عمر را ناگوش دارد و دلیل آن شامی است
 است اما انگشت در گوش کردن رسول الله صلی الله علیه و سلم دلیل نیست که او را در
 وقت حال بوده باشد شریف در زنگوار و نه است باشد که آن آواز او را مشغول کند که
 سماع اثری دارد و در جنبانیدن خود حق سبحانه تعالی تا نزدیک نرساند کسی که درین
 آن کار نباشد و این بزرگ بود با ضافت با حال ضافت که ایشان را خود انجام نمود
 آنکسی که عین کار بوده باشد که سماع او را شاغل بود و در حق او نقصان بود و این کار
 سماع دلیل حرام نبود که بسیار سماع که از آن دست باز نماند با دستور می دانند
 و دلیل صحت بود قطعاً که آنرا هیچ وجه دیگر نبود انتمی حضرت شاه غلام صلی الله علیه و سلم

منظری نبویست که مرزا صاحب میفرمودند عمل بغیرت نمودن و تقوی کردن در وقت سخت
 مستعد است که معاملات تباه شده و عمل موافق شرع گویا موتوف گردیده اگر بر طبق روایت
 نقد و اظهار تقوی عمل نموده آید در آن محذورات امور بدعت اجتناب کرده شود بیا غنیمت است
 و میفرمودند السماع یورث الرثة والرثة تجلب الرحمة ترجمه غنا پیدا میکند وقت قلب را در وقت
 قلب کشیده رحمت را پس آنچه موجب رحمت الهی باشد چه احرام بود و در رحمت فراموشی است
 مگردن در اعواس صباح گفته اندونی را کرده روز می رسول خدا صلی الله علیه و سلم
 در راهی میقتند آوازنی بسبح مبارک رسید گوش خود بند فرمودند و بعد از آن بر عجز میفر
 بود او را بعد بیستماع از نکردند پس معلوم شد که کمال تقوی در احتراز از چنین آواز است
 بزرگان نقشه بندید که عمل بغیرت معمول دارند و از خصصت اجتناب از سماع بر نهی نمایند که در
 حوازی غنا علما را اختلاف است و ترک مختلف فیه و اولی همچنین از کمال تقوی ذکر بعضی
 اختیار نموده ذکر چه موتوف داشته اند انهمی در مکتوب ۲۸۵ حضرت مجدد استماع
 و وجه جماعه را مانع است که بتقلب احوال و تبدل اوقات تصف اند و متی حاضر اند و متی غایب
 گاهین را وجد اند و گاه فاند ایشانند ارباب قلوب که در مقام تجلیات صفاتیة از صفی بعضی
 و از همی با سببی منتقل و متحول اند مگر احوال نقد وقت ایشان است و نشئت آمال اصل
 مقام ایشان در احوال در حق ایشان مجال است و سترار وقت و نشان نشان منتفع را
 در وقت اند و زمانی در وسط فهم آباء و الوقت و مغلوبه ارباب تجلیات ذاتیه که تمام از مقام
 قلب آمده بقلب قلب پیوسته و بکلیت از قیبت احوال متحول احوال محو گشته اند
 محتاج سماع و وجد نیستند چه وقت ایشان دائمی است و حال نشان سمدی
 لایزال لا وقت لهم ولا حال بهم آباء الوقت و از باب التکلیف و هم الواصلون الذین
 لا رجوع لهم اصلا و لا نقه لهم تطعافن لا نقدره لا و محمد له اگر سوال کنند که حضرت بول
 علیه الصلوای السلام فرموده لی سمع الله وقت ازین حدیث مفهوم میشود که وقت

داخلی نمیشود جواب گویم بر تقدیر صحت این حدیث بعضی از مشایخ از نیوخت وقت
 خواسته انامی لی مع العده وقت ستم فلا شکل جواب دیگر گویم که در وقت کفایت
 خاصه ایمان دست مید بر تواند بود که اند وقت وقت نام و برود و لغز و آن کفایت
 نخواهند این زمان نیز اشکال مرتفع میشود طالع از مستهیان اند که بعد از وصول بر چه
 کمال و حصول مشاهده جمال لایزال ایشان را برودت تو بیست مید بر تسلیم تا محال
 میشود که از عروج بنازل وصول باز میدار و چه بنازل وصول هنوز در پیش از نازل
 عروج دارند آرزوی کمال قرب در نیوخت سماع ایشان اسود منده است و حرارت بخش
 هر زمان بعد سماع ایشان را عروجی بنازل قرب میسر میشود و مبتدای سماع و حدیث است
 و منافی عروج چند بشرط واقع شود و اعنی بالمبتدی من لا یکن من باب القلوب
 و ارباب القلوب مستوطنین من المبتدیین و المنتهین هو الطافی فی اللحد
 الباقی با صد و هو الراصل المکمل و الماتقی و رجاک بعضها فوق بعض و الوصول
 الا تکمل قطبها ابد الایمن ارتفاع سماع مشروط بشرط است از جمله آن عدم عقبات
 کمال خویش اگر تمامی خویش معتقد است محبوس است آری سماع او را نیز بخوی عروجی
 اما بعد از تشکیل از مقام فرود می آید و شرط در کتب اکابر استقیمه الاحوال که خوا
 المعارف و نحوه بنشین شدند و اکثر آنها در این وقت منقاد است بلکه این سماع
 در قص که در وقت شایع نیست و این نوع اجتماع که درین آوان شعارت گشته
 شک نیست که مضر محض است انهی را تم گوید از دیده انصاف باید دید بر چه سماع
 نامردمان فی زمانه و شماتة العدم است خواجہ عبدالعزیز جامی او نیز از اصحاب
 صاحب اذواق مولانا سعد الدین بود و از اخفاد شیخ الاسلام جام قدس سرها
 در ربنا و نیز در یک جدا است بخانه مولانا عبد الرحمن جامی را از امامت کرده سفر
 نیز رفته بود و در آن سفر کابر و افاضل بسیار با وی هم راهی کردند و آن سفر از

است و صاحب در امر برنگاشته که در آن سفر چون گذر خواهد به نیر از اتمام روزی از
 سفری این بیت سرگوشش هوش آید و سپهر منیم از تکینید و یوسف تمی چه کنیم
 خواهد مقدار در این بالا است چون فرود آمد بدو ز انوی ادب بزرگین نشست غالباً
 خواهد بر اشتغال او امی نوافل بسیار بود و در او می درویش مقلد شریعت مومنین بود
 و بعضی مقامی مقلد طریقت کا فر کرد و باید که برگفتار ایشان عمل کند و بر کار ایشان را نکند
 حضرت شیخ هاشم عبدالقدوس در مکتوب صد و پنجاه و نهم در حضرت سماع مراد را میفرماید
 بدو آنکه شوق سبحانی و ذوق ربانی در وقت سماع که ذوق عارفان در وقت شوق
 عاشقان برت دست میدهند و مانند سعادت ابدی خوانند حضور مجلس سماع عارفان را
 برای سعادت این دولت است هر که با او ذوق در سماع مطلوب مردان
 که شوق ایشان و طلب است چون آن شوق بفضول آمد دست دهد آن شوق در کار شود
 باید که طالب این ذوق این شوق در کار شود و در تو اجد آید و شکر کرد و در طلب آن
 ذوق و شوق شود و اگر خود را از آن ذوق و شوق باز دارد و از ذوق و شوق توجع خود
 را باز داشته باشد نشاید که آنوقت خود را بخورد و آرد و خود را از آن باز دارد که آن جرمان
 عظیم است طالبان سالها خون خمرده اند بعد از بدین دولت و باین شرب سید اند ما
 باید ساخت تا وقت چه ذوق دهد و شوق کجا برده باشد که از مکان در لاما مکان کشید و شکر
 دهد و صوفی این الوقت اینجا گفته اند که صوفی در پی وقت خود میزد و مطلب خود حاصل
 میکند و با دست یگانه میشود ولی مع المذوق و در شوق این قوت است و ذوق
 این وقت سبحان بعد که ام دولت از ذوق و شوق ربانی بلندتر است که خود را از آن
 باز دارند و از دست بخورد باز آرد اجتماع دوستان خدا تعالی حضور ایشان را
 سماع از جهت طبع این دولت است تا از برکت مجلس سماع و دلها مردان عیار مجلس را
 ذوقی در نماید و شوق دست دهد باید که مخلص و صادق بود و مشکلف نباشد

حضرت مصطفیٰ صلی الله علیه و سلم در شوق ربانی و ذوق سبحانی و عشق دوست مخلصین
و سماع در داد و با چهار صد یاران در تنواجد آمد چندان تو اجد کرده که رواه کرده است که با کعبه
افتاد و عشق را بنیاد نهاد و گفت ای کبریم من کم نیته بزرگتر از حبیب شعرا من بود و گفت
حبیب الله کعبه می + فلا طیب لهما ولا راقی + الی آخره خواججه قطب المدین قدس سر
برین بیت جانداوند کشتگان خنجر تسلیم را + هر زمان از غریبان دیگر است +
که امام مرشدند که جان خود در ذوق و شوقی بازند مشرب این بچاره و یاران این بچاره
این مشرب است + مرغ و کاک ایشان ابوالوقت نیز اند تا وصحت رفت خود اقامت شرع
کرده اند و نماز با وقت گذارده اند و جمعه و جماعت نک نکرده اند که هر چه یافتند از دور
اقامت شرع یافتند و هر دولت که داشتند از دولت اقامت شرع داشتند چندان
نباید افتاد که از وقت یافتند و مساوت روی آرد که شیطان را وصل بود و بعضی مبتدیان
این واقعه پیش آید و العیاذ بالله من ذلک پس مواز تقنع و تکلف دور دارند و در شوق
ربانی و سبحانی در کار آید هر چند تنزه سه حرمان رو نیست تنزه از هواست نه از خطوط
بدوق و شوق سبحان و خطوط باش که مطلوب جانست و از نهاد و در باش که آن با حتما
ای برادر پیران مریدان صادق را دست گرفته در سماع در آرد و نهد و اجازت دادند تا ایشان
در سماع آمده اند و بعضی شوق شوک گشته اند و ادب است که لایقی المریدان بجز که همین می باشد
و چون اذن شیخ باشد ماذون گردد و در حضور غریب سماع شود و شوکر گردد و در وقت
آید و تا انقضای عالم این مشرب خواهد بود چندین شاخ کبار که اهل سماع بودند و تو
کرده اند باذن شیخ کرده اند امی برادر غیر چه خواهی کرد و با غیر چه خواهی بود خدا این با
غیر من مباش و هر چه خواهی باش محمد معین الدین شمس بن خواججه خاند محمد بن
میر سید شریف که از اولاد خواججه علی اوالدین عطار ختن خواججه بآوال تقی است
رحمة الله علیهم در کتاب مرقی القلوب می آرد و سخن آنست رضی الله عنه قال کما عهدت

الصلوة الصلوة عليه وسلم اذا نزل عليه جبرئيل فقال يا رسول الله ان فقراؤنا منك يطول
 الحجة قبل لا علينا ونصف يوم وهو سمانه عام ففرح به رسول الله صلى الله عليه
 وسلم فقال انكم من شدينا شيئا فقال بدوي نعم يا رسول الله فقال مات فانشا الله
 شعرا فقلت حية الهوك كبدري + فلا طيب لها ولا راق + الا الحبيب الذي شققت
 فينذره قسبي وثراقي + فتواجده رسول الله صلى الله عليه وسلم وتواجده اصحابه
 سقطوا واحده عن تنكبته لا فرغوا اذى كل واحد الى مكانة قال معاوية بن ابي سفيان
 ما اتيتكم يا رسول الله فقال يا معاوية ليس بكريم من لم يتهر عند سماع
 ذكره الحبيب ثم اقسامه واورسوا رسول الله صلى الله عليه وسلم من حاضرهم باربع مائة
 قطعة فهذا الحديث اورزناه مشندا احكامنا وناه ووجهناه وقد نكلم في صحته
 اصحاب الحديث وما وجدناه شيئا نقل عن رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا
 وحب اهل الزمان وساعهم واجتماعهم وبتدبير الاله وانا احسنه من حج الصوفية
 واهل الزمان في ساعهم وقرنهم الحرق وتسميتها لوصح انتمى ومين تحقيق انكوت
 حضرت يحيى سبيري خوابها آواز بخاست كه صاحب عوارف فرموده اند كه چون
 پارچه صوفى در حالت خواب بر زمین یافتند بازگرفتند آنرا بر و حرام است و صوفى بزرگ
 آن پارچه را قسمت کند یا سلم کسی اید و در نفعات است شیخ ابو عبد الرحمن
 گوید كه ابو سهل معلوكى را از اسماء پرسیدند گفت سبب اهل الحقائق و سبب اهل
 العلم و بگردد اهل الفسق و الفجور شرح یعنی اهل حقیقت را اسماء محبوب است بنا بر آنكه
 با اسماء با جذب حالتی نیکو کنند و یاد فرغ حالتی رودی و علمار امباح است زیرا كه اگر
 مستحب نشود در جمالت نیکو اما بودی حالتی رودی كه سبب نكند و فساق و مجازا كه
 زیرا كه اسماء با جذب حالتی رودی كند كه خیال فاسده ایشان ثبوت گیرد انتمى زمان
 دى محمد بن سلیمان الصعلوكى الفقیه كان امام و مقربى علوم اشرفیه و هم در نفعات

خواجہ ابوالحسن خرقانی گفته اگر کسی سرود گوید بآن حق را خواهد سپهر از آن بود که
 قرآن خواند و بآن حق را نخواهد شرح زیرا که بر سر هر دو می فائده مرتب گردد
 و در قرآن خواندن هیچ فائده مرتب گردد و در تذکره الاولیاء است که خواجہ شیخ
 ابوالحسن خرقانی هرگز سماع نکردی شیخ ابوسعید زیارت او آمد بعد طعام خورد
 شیخ را گفت مستوری هست که چیزی گویشیم گفت ما را برو ای سماع نیست لیکن بر
 موافقت تو این سخنم پس نو الایمان بدست منی گفته شیخ در عهد عمر پیش ازین یک
 نوبت سماع کرده بود پیش شیخ ابوسعید گفت ای شیخ وقت است که بعضی شیخ
 برخاست دستهاستین بجنبانید و صفت بار قدم بر زمین برود بوار خائنه برخواست
 و در پیش آمدن شیخ ابوسعید گفت باشی بس کن که بنا تا خراب شود و بس گفت سلفیت
 شدانی که استمان زمین بر موافقت تو در فصل آید شیخ گفت سماع کسی سماع است ای بالا
 موسی عرش کشاده بنید از زیر عرش ناکت الهی پس اصحاب را گفت اگر شمارا گویند که
 این تعویج را می کنید گویند بر موافقت تومی که برخاسته اند و ایشان چنین باشند
 در کتب نود و سیوم حضرت یحیی بنیری است بدانند که چون دلها و سرها خزان اسرار
 و معاون جوارب معانی است و شمال نهان بودن آن اسرار و جوارب و لبها چون
 زبان بودن آتش است و آهن و سنگ و سماع پدید آورنده آن اسرار است
 از دلها پس ظاهر نشود از دل سماع مگر آنچه در وی بود از اینجا بدان هر که را سماع
 بود بر وی خداوند عزوجل مشتاق بود و بقای می و سماع در حق وی محو است
 مشوق ویرا چون که است محبت و عشق ویرا و بیرون آورنده است آتش سینه ویرا
 از نهان گاه و ظاهر کننده است مراحوال شریفه را از مکاشفات و عطا کلمات
 که در جوارب نماید بدانند هر که را ازین نعمت حظی است و آن احوال شریفه را بزبان می گویند
 و بعد خوانند اینجا سماع حلال بود بلکه مستحب بلکه گفته اند لازم که این قدمی باشد

که هر چه در عالم نازل بود چون بسبح خداوند این قدم رسیده گردد و چه او از آنها خود
مصرح به درسه بگردد در سماع بیت و در شی حال احادیث آمده است یکی از صحیح
برامی دلیل اینجا بود که روایت کرده شده است از انس رضی الله عنه
که گفت نزد یک رسول بودیم علیه السلام که بهتر جبرئیل صلوات الله علیه در رسید پس گفت یا
رسول الله بشارت مرز که در و نشان است تو در آید و در بشت پیش از اغنیا با بصد
سال و آن نیم روز بود پس حضرت رسالت بدین بشارت خوش گشت گفت در میان شما
کسی است که شعری بخواند پس بروی گفت است با رسول الله گفت بسیار آگاه بود
این بیت خواند شعر قدسعت حینه العوج کیدی + فلا طیب لها ولا راقی حواله
الذوق تغنفت به به فونده رقیعی و تریاتی به پس رسول علیه السلام تواجده کرد جمله صحابه با او
تواجده کردند و او ای مبارک از دوش مبارک بیفتاد پس چون فارغ شدند دهر کسی
سجای خویش قرار گرفت پس معاویه بن ابی سفیان گفت چه نیکو بازی شماست یا رسول
الله فرموده یا معاویه یلین بکریم من لم یبزر عنده سماع ذکر الحبيب گفت و در باش
معاویه کریم بنود و صحر که بشنیدن ذکر دوست و جنبش نیاید پس در مبارک او را
تصنعت کرد در بر حاضران همچو بار صدیر کاله را رقم گوید و نیز همین تحقیق در مکتوبی از
مکتوبات حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوهری مرقوم است ایضا و باشد که سماع مجرب
آواز بود نه بر معنی بیت آخر شنیده حکایات شتران عرب که میگرد آواز چنان است
میگردند که با بارگران چندان برودند انکار این انکار مشاهده است محروم بی نصیب
از لذت سماع تعجب کند مثل تعجب کردن عقیق از لذت مباشرت و تعجب کردن
جاهل از معرفت خداوند این چنین شخص از شهر او میان خارج است و دست
بر دست زدن اصل آنست که روایت کرده اند از عتبه الغلام رضی الله عنه
که گفتی بدین نیکوست بردست دیگر میزد و چنانکه در کتابان او نظرات خون

جکیه دارو خواجه ابو سعید الخیر نقل است که گفت در پیش حسن در سماع دست بر هم زدند
شهوئی که بر دست باشد از وی بیرون شود و چون بای بر زمین رود شهوئی که
بر بای بود بریزد و چون لغو زند شهوئی که اندرون باشد بیرون رود اما آنکه
نفره زند و سماع رود بود وقتی که غلبه وجد در باطن پدید آید چنانکه خویش نگاه نتواند داشت
شیخ عبدالرحمن سلمی این جمله را جمع کرده است اندر کتاب السماع و در تفسیر فتح الغریب است
که چون مال حضرت ابوبکر صدیق در راه حبیبیت اشغالی با بکلیه تمام شد و تشریف برد
یا منت روزی گلپی ایجابی کورته و رنگو انداخته او را با هم مربوط ساخته و مجلس
آنحضرت صلی الله علیه و سلم حاضر شده بودند حضرت جبریل نازل شد و پرسیدند
که یا محمد ابوبکر را با وجود این مال داری چه حال شد که باین لباس نشسته است حضرت
صلی الله علیه و سلم فرمودند که همه مال خود را بر من و در راه من خرج کرده بفلس شد
حضرت جبریل گفت که خدا تعالی ابوبکر را اسلام فرموده است و می پرسد که چگونه
درین فقرات من راضی هستی یا که در حق داری حضرت ابوبکر را بشیندن این حالتی
روداد که بر مثال رباب جد دست شده میگفت که من چه قسم که درت ببارد و گار
خود و اوم و بار بار با او از بلند همین نغمه راضی سرانیدند که انا عن ربی راضی انا عن
ربی راضی اتمی و در کیمیا سعادت است **عن علی ان رسول الله صلی الله علیه و سلم**
قال یا علی انت منی و انا منک فحبل من غیر خدا با علی گفت تو از منی و من از تو علی
از شادی این رقص کرد و چند بار بای بر زمین زد چنانکه عادت عرب باشند
که در شادی و نشاط کنند و قال **سجف شہیت خلقی و خلقی منی و همی نیست**
و با جعفر رضی الله عنه گفت تو بمن مالی بخلی و خلق او نیز از شادی رقص کرد و قال
صلی الله علیه و سلم هر چندین عارشته انت **اخوانا و مولانا فحبل منی و همی نیست** و زمین
چار ترضی الله عنه را گفت تو برادر و مولای مالی از شادی رقص کرد و پس کسی که

که بیگویند که این حرام است خطای کند بلکه غایت این نیست که بازمی باشد باز می
 حرام نیست و کسی که آن سبب کند که آن حال که در اول و پسدایم آید قوی تر شود و محمود
 است انتهى و کان بنده الاقصی فی عمره القضاء و مثل البنی صلی الله علیه وسلم
 که کفایت عماره بنت حمزه ثمالی می یاعم یاعم فدنا و لها علی فاختصم فیها علی زین العابدین
 فاعطاه یحضر انتهى ثمالی ابن مایه حدیث است اسم بن عمار و محمد بن الصباح قال احذنا
 عبد العزیز بن ابی خادم حدیثی ابی عن عبد الله بن مسعود عن عبد الله بن عمر بن الخطاب
 رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو علی المنبر یقول بانذا عجا ربان الی عجا ربان ابن
 الکبیر بن ثمالی وکیل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن نبینه و عن تساره حتی
 نظر رسول الی السیر تحریک من سفل حتی اتی اقول ساقط هو رسول الله صلی الله علیه
 و رسالتهم بن عمار من رجال السنه غیر مسلم صدوق و محمد بن الصباح بن سفیان
 ابو حنیفه التاجر صدوق ابن ابی ظالم سلمه ابن دنیا صدوق نصیب من رجال السنه
 و ابوه فقیه عا با من رجال السنه و عبد الله بن مسعود فقیه مشهور من رجال السنه غیر الزبیری
 ایضا و کاتب قطب عالم است شیخ جلال لایح باد برادرم شیخ عبد الرحمن امده سی
 که گویند گان چیری می گفتند خاست اخویر اشوق ربانی و ذوق سبحانی در اینتراز
 آورد و در هر طراک کشید و در تواجد انداخت الحمد لله درین فرح این فقیر بنیان سرفرح
 گشت که در حق نیاید و در کون گنجند که حضرت مصطفی صلی الله علیه وسلم میفرماید و من
 بکم من ثم یهتبر بکم العجیب چون دوست خدا و اشوق در آید در ذوق بجنبه نورشوق
 وی بشرف و عزب گیرد و فریاد و همیشه در جبات و سمات بر آن سماع مستغرق باشند
 و این نعمت در خانوادہ پیران جنت نباده اند و اعراض پیران بر جنت پیران سماع
 و صفای جاری دارند اشقی را فرم گوید سخن مردان و نند دیگری چه دانند تا قدر
 آنچه گوید دیده گوید حضرت عبد الحاق محمد دانی فرمودند سماع بسیار کن که سماع بسیار

لفظی بود بد آورد در وقت بسیاری سماع دل را بیدار اند و بر سماع انکار کن سماع
 را اصحاب سماع بسیار اند چنانچه در ذکر ایشان گفته است و در کشف المحجوب است مدینه
 را اندر طبائع حکم نامی مختلف است بچنانکه ارادت اندر دلها مختلف است و ششم
 که کسی آنرا حکم قطع کند و در جمله سماعان برود و گروه اندکی آنکه معنی شنوند و گویند
 آنکه صوت شنوند و اندرین هر دو اصل فائده و آفات است ز آنچه شنیدن اصوات
 خوش غلبان آن معنی باشد که اندر مردم مرکب بود اگر حق بود حق و اگر باطل بود
 باطل کسی را که مایه در طبع نسا بود آنچه مشهور همه نسا و باشد و حکمی بمعنی اندر حکما
 و اؤد علیه السلام میاید آنکه صوت شنوند و گروه شدند یعنی آنکه از اهل شقاوت
 بودند بر امیر اطمینان شایسته و آنکه اهل سعادت بودند بصوت و او ماندند و بعضی
 اهل معنی بودند بصوت و اؤد و غیره اندر پیش ایشان نبود از آنچه همه حق را میدیدند اگر فرما
 در پیشینند می اندران هر فتنه از حق دیدند می و اگر صوت و اؤد شنیدند می اندران
 از حق شنیدند می تا از کل باز ماندند می ندیدی نفرین الحارث کلام خدا شنید و گفت اؤد
 اساطیر الاولین و عبدالعزیز بن ابی سرح که کاتب وحی بود گفت فقبارک الله است
 الحاقیقین و انون مصری گوید سماع وارد حق است که دلها را بیدار میکند و بر طلب حقیقت
 هر که آنرا تحقیق شنود بحق راه یابد و هر که بنفس شنود اندر زندقه افتد و مراد آن نیست که سماع
 علت وصل حق است بلکه مراد آنست که سماع مایه نامعنی شود و صوت مجرد و دل وحی حاصل
 حق با حضرت حاجی شریف زندانی فرمودند که در انشای سماع صفائی و ضیائی تقاضا
 حاصل میگردد که هیچ چیز بر شنیده نماند از عالم اسرار و درون دل مشهود و الا حسد و کینه و
 و غش یکی زوال می پذیرد و بسوی عرش کرمی میل کند و اگر کند اهل سماع از وی هزار
 و او را اهل سماع بخود نپذیرد زیرا که با غیر بر دست حضرت علامت شاذ و بیوری میفرمایند سر
 بیوای نفس شنیدن در دست نیست و سماع تشریت از اسرار آلهی در دل عاشق فرود

آید که بسبب آن از همه بیگانه شود و دیوانه در سماع و تواجمی آید و کشف المحجوب است
 میان محققان در سماع اختلاف است گروهی گفته اند سماع آلت غیب است که اندر شاهانه
 سماع محال باشد پس سماع آلت مبتدیان باشد تا از برآنگذند تا منی خلقت جمیع باشد
 و باز گروهی گفته اند که سماع آلت حضور است چنانکه دل را وصل محبت است و سر را
 مشاهده و روح را وصلت و تن را خدمت باید تا گوش از غیر تعبیبی بود و چنانکه چشم را
 از رویت و گویند سماع آلت حضور است که غایب خود غایب است و غایب منکر بود
 منکر آن اهل آن نباشد اصل سماع چون آفتاب با که بر همه چیز تابان اما بر نظر غیر
 مرتبه وی از آن ذوق و شرب بچشمی را می فرود و یکی را مینوازند و یکی را می گذارند و تن
 جمله بر سه مرتبت اندکی از مبتدیان و دیگر متوسطان و سه دیگر کاملان بدانکه سماع از
 حق است مبتدیان نائل حدیث حق نباشند مگر آنرا اثر می باشد بجزرت و قهر چنانکه
 گروهی اندر سماع بیوشش شوند و گروهی بپاک شوند و هیچ کس نباشد الا که طبعش از حدت
 بیرون شود و اضطراب مبتدیان اندر حصول دارد حق تعالی بدو از آن بیانش که
 ایشان مرا از مخالف است چون آن هنوارتر شود مبتدی اندران سکر شود و باید بداند
 وجود وجود مصدرا ندیک یعنی اندوه و دیگر یعنی یافتن و ناعمل مرد و یکی خردیست
 فرق نتوان کرد و مراد این طائفه از وجد و وجود ایشانست و حال باشد اندر سماع
 که یکی مقرون اندوه باشد و دیگر موصول یافت مراد و حقیقت اندوه نقد مجموع
 و منع مراد باشد حقیقت یافت حصول مراد پس وجد بر سرست بیان طالب مطلق
 وجود و فعلی است از محبوب بحسب و نزدیک این وجد اصابت الهی باشد مردل را
 یا از قرب یا از طرب و وجود از ازلت غنی بود از دل و مصداق مراد آن باشد و صفت
 واجد اما حرکت بود در غلبان شوق و در حال حجاب و اما سکون در حال مشاهده
 در حال کشف گروهی گویند که وجود صفت مردان است و وجود لغت عارفان و گروهی

گویند که جد حرقت بریدان شهید و وجود حقیقه معیان و درجه معیان بلندتر از مریدان باید آید اما با حقیقت
تمام تر باشد از حرقت اندر طلب و نمایی کشف نگردد و بجز در حکایت و آن نسبت که روزی شیخ علی حیدری
از او میگویی یافت گفت ایها شیخ چه بود و است گفت من طلب جد شب گفتم لا اله الا الله و بعد طلبش از
اندرون سخن گفتم انداز آنچه آن کی نشان از وجود او دیگری اشارت بوجد کرد و نزد یک سخن قبول
بسیه است از آنچه چون بنده بشناخت که میباید از جنس او نسبت اخوه او و از آن کرد و درین سخن گفته اند
در بعضی شهرت کیمیا رسیده است بدانکه از دستکار است و دل آدمی چنانکه آتش در آتش سنگ در میان که
بزخم آهن بر سنگ آن آتش آشکارا گردد و همچنین آتش سماع آواز خوش موزون گوهر دل را بجنباند و
چیزی پیدا آورد بی آنکه آدمی بدان اختیار می باشد اما میگویم که حکم سماع از دل باید گرفت چه سماع
بسیج چیز دلی نیاز و که نباشد بلکه از آنکه در دل باشد بجنباند و هر که اول چیزی بود که آن شرح محبوب
است و قوت آن مظلوم است چون سماع آواز زیادت کند او را تو باشه و هر که اول باطنی بود که در
شرح مذموم باشد او را سماع عقاب و هر که اول از سر و غالی است لیکن بسبیل بازی شنود و حکم طبع
بان لذت یا بد سماع او را سماع است مثل انبست که کسی را که دوستی حق تعالی غالب شده باشد و بعد
عشق رسیده سماع او را هم بود بدانکه در سماع معتد است اول فهم و آنگاه وجد و آنگاه حرکت
ذهنی در نسبت القدس است خواهجه کلان و همدی که نام ایشان محمد است ابن مولانا خواجگی احمد
انحصار و افتقار و همت و بوجد و سماع رغبت فراوان چنانکه اگر جمعی سوار شده خوش آواز آن
روزی فوازان در رکاب با وجود اسمان بودند سی و بعضی بر و ثیمان در رقص سماع هندی مولف
کتاب هند اسکان شهر است که در مشن از هزار تا می برافزای بزرگان محصور است و سمت
غرض از قصه در کوشکهای انگریزان آباد و همش رقیش از آب روان و دیوار است زاری
شاداب تر و تازه همت جویش از شجرهای بار دار پرثمر و صحرای سیراب سبز و اندر روش
از برکت کرامت قبور بزرگان هموار از ابتدا ای ای تا غافل هر گاه کسی آید از هموای آن تاب
جراحی نیار و الغرض آن خطه سر و سماع از بابی و یکس در عشق خیز شورانگیز حسن ابد و ابد

ہشت الحمد اور اولاد آخر کہ ہند و کریمہ کتاب مذکور آخر عشر شہر ذیقعد ۱۱۱۱ کبیر اردو
وہشتاوششویج ہی پر یہ تمام حدیث نامی دربر گرفت + فقط

خاتمہ الطبع

الحمد صد وانته کہ کتاب ستلاب انوار العارفین تالیف زبدۃ اہل اقیان صلاحیہ ارباب
عرفان مقبول بارگاہ کونین جانظ محمد حسین صاحب شہتی مبارکی قدوسی ساکن مراد آباد
کہ نامی عمر خود را حصول مذاق معنی گذرانیدہ و شجرہ توحید و تخریر پنجمان در فرزند
و مانیدہ کہ بمصدق عمایم کہ باغیر اجفت گردیم + در عالم تجدد بسر بردہ اند و یاہ
جمادی الآخرہ ۱۱۱۱ ہجری علی صاحبہا الف الف تحیہ و سلام از زیور طبع آراستہ گردید
مؤلف سہل اللہ تعالیٰ از احوال خود مشرور و بیجاہ بر نام آگفا فرمودہ مرد سہرا شہان
و ہمہ تن اخلاق و یگانہ آفاق اند باطلاد فقر از دخصاص سے بازند و اما قانون رقت
قلبی را بضراب سوز سینہ می نوازند اللہم حمظہ و بارگت سے عجز و انیز واضع باد کہ مؤلف
از تحریر کتاب سال ہشتاد و شش دست کشیدہ بود چون طبعش بغور اتمام دست یافت
بعض وقایع بعد اتمام کتاب نیز ضمیرہ کتاب ساخت و از ہمین بہت کہ ناظرین در کتاب
بعض جا خواہند یافت کہ وفات فلان کس بعد تحریر ہذا در سال ہشتاد و شش رود و فقط
و احوال و عنوان ان الحمد للہ رب العالمین و صلے اللہ علی خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد
و آلہ و صحابہ جمیعین +

قطعہ تاریخ طبع از سید قاسم علی خواہان بیلو

مخزن ذکر صفیاء بیہ		کیون نہ مرغوب ہوزمانے کو
لکھہ کہ تاریخ اولیاء بیہ		سر سہار سوتای خواہان

۲۹۷۶۷

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یہ دیرانہ لیا جائے گا۔

۵/۱۱/۲۶
علی معتمد
۲۰/۱۱/۲۶

۱۷۸۸۰

۱۔ اے اراکین مجلس! میں نے اس کتاب کو لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ
 اس میں جو غلط فہمیاں اور غلط خیالات پھیل چکے ہیں ان کو
 دور کرنے اور صحیح فہم پیدا کرنے کے لیے اس کتاب کو لکھا گیا ہے۔
 ۲۔ اس کتاب میں جو غلط فہمیاں اور غلط خیالات پھیل چکے ہیں ان کو
 دور کرنے اور صحیح فہم پیدا کرنے کے لیے اس کتاب کو لکھا گیا ہے۔
 ۳۔ اس کتاب میں جو غلط فہمیاں اور غلط خیالات پھیل چکے ہیں ان کو
 دور کرنے اور صحیح فہم پیدا کرنے کے لیے اس کتاب کو لکھا گیا ہے۔
 ۴۔ اس کتاب میں جو غلط فہمیاں اور غلط خیالات پھیل چکے ہیں ان کو
 دور کرنے اور صحیح فہم پیدا کرنے کے لیے اس کتاب کو لکھا گیا ہے۔
 ۵۔ اس کتاب میں جو غلط فہمیاں اور غلط خیالات پھیل چکے ہیں ان کو
 دور کرنے اور صحیح فہم پیدا کرنے کے لیے اس کتاب کو لکھا گیا ہے۔
 ۶۔ اس کتاب میں جو غلط فہمیاں اور غلط خیالات پھیل چکے ہیں ان کو
 دور کرنے اور صحیح فہم پیدا کرنے کے لیے اس کتاب کو لکھا گیا ہے۔
 ۷۔ اس کتاب میں جو غلط فہمیاں اور غلط خیالات پھیل چکے ہیں ان کو
 دور کرنے اور صحیح فہم پیدا کرنے کے لیے اس کتاب کو لکھا گیا ہے۔
 ۸۔ اس کتاب میں جو غلط فہمیاں اور غلط خیالات پھیل چکے ہیں ان کو
 دور کرنے اور صحیح فہم پیدا کرنے کے لیے اس کتاب کو لکھا گیا ہے۔
 ۹۔ اس کتاب میں جو غلط فہمیاں اور غلط خیالات پھیل چکے ہیں ان کو
 دور کرنے اور صحیح فہم پیدا کرنے کے لیے اس کتاب کو لکھا گیا ہے۔
 ۱۰۔ اس کتاب میں جو غلط فہمیاں اور غلط خیالات پھیل چکے ہیں ان کو
 دور کرنے اور صحیح فہم پیدا کرنے کے لیے اس کتاب کو لکھا گیا ہے۔

